اَبْوَابُ الْكُسُوْفِ

بَابُ ٦٦٣ الصَّلٰوةِ فِي كُسُوْفِ الشَّمْسِ ۞

سورج گرہن کے وقت نماز پڑھنا۔

٩٧٩۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتّٰى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْنَا فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَصَلُّوْا وَادْعُوْا حَتّٰى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ ۞

حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے کہ سورج کو گرہن لگ گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی چادر کو گھسیٹتے ہوئے مسجد میں داخل ہوگئے۔ پس ہم بھی داخل ہوگئے تو آپ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں، یہاں تک کہ سورج صاف ہوگیا۔ آپ نے فرمایا کہ سورج اور چاند کو کسی کی موت کی وجہ سے گہن نہیں لگتا۔ جب تم اُسے دیکھو تو نماز پڑھو اور دعا کرو یہاں تک کہ وہ درست ہو جائے۔

٩٨٠۔ حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا ۞

قیس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سورج اور چاند کو کسی آدمی کی موت کی وجہ سے گہن نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب اُسے دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور نماز پڑھو۔

٩٨١۔ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَصَلُّوْا ۞

اصبغ، ابن وہب، عمرو، عبدالرحمٰن بن قاسم، ان کے والد محترم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سورج اور چاند کو کسی کی موت اور زندگی کی وجہ سے گہن نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب تم انہیں دیکھو تو نماز پڑھا کرو۔

٩٨٢۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ زِيَادٍ

عبداللہ بن محمد، ہاشم بن قاسم، شیبان ابومعاویہ، زیاد بن علاقہ سے روایت ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ

www.alahazratnetwork.org

بن علاقة عن المغيرة ابن شعبة رضي قال كسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم مات ابراهيم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشمس والقمر لا ينكسفان لموت احد ولا لحياته فاذا رايتم فصلوا وادعوا الله ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گہن لگا، جس روز کہ حضرت ابراہیم (آپ کے صاحبزادے) نے وفات پائی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک سورج اور چاند کو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گہن نہیں لگتا۔ جب تم اُسے دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔

باب ۶۶۴ الصدقة في الكسوف

۹۸۳ - حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة انها قالت خسفت الشمس في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم بالناس فقام فاطال القيام ثم ركع فاطال الركوع ثم قام فاطال القيام وهو دون القيام الاول ثم ركع فاطال الركوع وهو دون الركوع الاول ثم سجد فاطال السجود ثم فعل في الركعة الاخرى مثل ما فعل في الركعة الاولى ثم انصرف وقد تجلت الشمس فخطب الناس فحمد الله واثنى عليه ثم قال ان الشمس والقمر ايتان من ايات الله لا يخسفان لموت احد ولا لحياته فاذا رايتم ذلك فادعوا الله وكبروا وصلوا وتصدقوا ثم قال يا امة محمد والله ما من احد اغير من الله ان يزني عبده او تزني امته يا امة محمد لو تعلمون ما اعلم لضحكتم قليلا ولبكيتم كثيرا ۔

سورج گرہن کے وقت صدقہ دینا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ آپ کھڑے ہوئے تو لمبا قیام کیا۔ پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا۔ پھر کھڑے ہوئے تو لمبا قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر رکوع کیا تو لمبا کیا اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سجدہ کیا تو لمبا سجدہ کیا۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا جیسے پہلی رکعت میں کیا تھا۔ پھر فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ پس لوگوں کو خطبہ دیا تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی۔ پھر فرمایا بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، جن کو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ جب تم اُسے دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو، تکبیر کہو، نماز پڑھو اور صدقہ دو۔ پھر فرمایا اے اُمّتِ محمد! خدا کی قسم، اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا کوئی نہیں جبکہ اُس کا بندہ یا اُس کی لونڈی زنا کرے۔ اے اُمّتِ محمد! اگر تم جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم کم ہنستے اور زیادہ روتے۔

باب ۶۶۵ النداء بالصلوة جامعة في الكسوف

۹۸۴ - حدثني اسحق قال اخبرنا يحيى ابن صالح قال حدثنا معاوية بن سلام بن ابي سلام الحبشي الدمشقي قال حدثنا يحيى ابن ابي كثير قال اخبرني ابو سلمة بن عبد الرحمن بن عوف الزهري عن عبد الله بن عمرو قال لما كسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم نودي ان الصلوة جامعة ۔

سورج گرہن کے وقت الصلوٰۃ جامعۃ کہہ کر ندا کرنا۔

اسحاق، یحییٰ بن صالح، معاویہ بن سلام بن ابو سلام حبشی دمشقی، یحییٰ بن ابو کثیر، ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف، زہری سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو اِنَّ الصَّلٰوۃَ جَامِعَۃٌ کے لفظ سے ندا کی گئی۔

www.alahazratnetwork.org

بَابٌ ٦٦٦ خُطْبَةِ الْإِمَامِ فِي الْكُسُوفِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَأَسْمَاءُ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٩٨٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ قَالَ فَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَكَبَّرَ فَاقْتَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَامَ وَلَمْ يَسْجُدْ وَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ كَبَّرَ وَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا هُوَ أَدْنَى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ ثُمَّ قَامَ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ هُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلٰوةِ وَكَانَ يُحَدِّثُ كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ إِنَّ أَخَاكَ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ بِالْمَدِينَةِ لَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ الصُّبْحِ قَالَ أَجَلْ لِأَنَّهُ أَخْطَأَ السُّنَّةَ ۔

بَابٌ ٦٦٧ هَلْ يَقُولُ كَسَفَتِ الشَّمْسُ أَوْ خَسَفَتْ وَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَخَسَفَ الْقَمَرُ

٩٨٦ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ

نمازِ کسوف میں امام کا خطبہ پڑھنا۔ حضرت عائشہ اور حضرت اسماء نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ دیا۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب ـــــ احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، ابن شہاب، عروہ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں سورج کو گرہن لگا تو آپ مسجد کی طرف نکلے اور لوگ آپ کے پیچھے صف بستہ ہو گئے۔ پس تکبیر کہی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طویل قرأت پڑھی۔ پھر تکبیر کہی اور طویل رکوع کیا۔ پھر سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہا، کھڑے ہو گئے اور سجدہ نہیں کیا اور طویل قرأت پڑھی جو پہلی سے کم تھی۔ پھر تکبیر کہی اور طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہا۔ پھر سجدہ کیا۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا۔ چنانچہ پورے چار رکوع اور چار سجدے کیے اور فارغ ہونے سے پہلے سورج روشن ہو گیا۔ پھر کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے پھر فرمایا کہ یہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں۔ کسی کی موت یا حیات سے انہیں گرہن نہیں لگتا جب تم انہیں دیکھو تو نماز کی طرف لپکو۔ کثیر بن عباس نے بحوالہ حضرت عبداللہ بن عباس اسی طرح سورج گرہن کے روز حدیث بیان کی جیسے حدیث عروہ بحوالہ حضرت عائشہ ہے۔ میں نے عروہ سے کہا کہ جب مدینہ منورہ میں سورج گرہن ہوا تو آپ کے بھائی نے دو رکعتیں صبح کی نماز سے زیادہ نہیں پڑھیں۔ فرمایا کہ ان سے سنت میں غلطی ہوئی۔

سورج گرہن کو کسوف کہے یا خسوف جب کہ اللہ تعالیٰ نے وَخَسَفَ الْقَمَرُ فرمایا ہے۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی جب کہ سورج کو گرہن لگا۔ آپ کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی اور طویل قرأت پڑھی۔ پھر رکوع کیا اور طویل

www.alahazratnetwork.org

فَقَامَ فَكَبَّرَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَامَ كَمَا هُوَ ثُمَّ قَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً وَهِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهِيَ أَدْنَى مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُولَى ثُمَّ سَجَدَ سُجُودًا طَوِيلًا ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ سَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ إِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلٰوةِ ۔

بَابُ ۶۶۸ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ عِبَادَهُ بِالْكُسُوفِ قَالَهُ أَبُو مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۹۸۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهُ لَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ الْوَارِثِ وَشُعْبَةُ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يُونُسَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهِمَا عِبَادَهُ وَتَابَعَهُ مُوسٰى عَنْ مُبَارَكٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهِمَا عِبَادَهُ وَتَابَعَهُ أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ ۔

بَابُ ۶۶۹ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فِي الْكُسُوفِ ۔

۹۸۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَهُودِيَّةً جَاءَتْ تَسْأَلُهَا فَقَالَتْ لَهَا أَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِي قُبُورِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ

رکوع کیا۔ پھر سر اٹھا کر "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہا اور اسی طرح کھڑے رہے۔ پھر طویل قرأت پڑھی جو پہلی سے کم تھی۔ پھر رکوع کیا تو طویل رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر دو طویل سجدے کیے۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا۔ پھر سلام پھیرا تو سورج روشن ہو گیا تھا۔ پھر خطبہ دیتے ہوئے سورج اور چاند کو گرہن لگنے کے متعلق فرمایا کہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی موت اور زندگی سے انھیں گرہن نہیں لگتا۔ جب تم اسے دیکھو تو نماز کی طرف لپکو۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ سورج گرہن کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ اسے حضرت ابو موسیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ انھیں کسی کی موت کے سبب گرہن نہیں لگتا بلکہ ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے — عبدالوارث، اور خالد بن عبداللہ اور حماد بن سلمہ نے یونس کے حوالے سے یہ ذکر نہیں کیا کہ ان کے ذریعے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ متابعت کی اس کی موسیٰ، مبارک، حسن، حضرت ابو بکرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہ ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اور متابعت کی اس کی اشعث نے حسن بصری سے۔

سورج گرہن کے وقت عذاب قبر سے پناہ مانگنا۔

عمرہ بنت عبدالرحمن سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک یہودن کچھ مانگنے آئی تو اس نے کہا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عذاب قبر سے بچائے۔ حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا لوگوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہوگا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس سے خدا کی پناہ۔ پھر ایک روز صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہوئے تو سورج کو گرہن لگ گیا اور آپ چاشت کے وقت

www.alahazratnetwork.org

مَرْكَبًا فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَرَجَعَ ضُحًى فَمَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ ظَهْرَانَي الْحُجَرِ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ وَقَامَ النَّاسُ وَرَاءَهٗ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ وَانْصَرَفَ فَقَالَ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ ثُمَّ اَمَرَهُمْ اَنْ يَّتَعَوَّذُوْا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ؕ

لوٹ آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو حجروں کے درمیان سے گزرے۔ پھر نماز پڑھنے کھڑے ہوئے اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ آپ نے طویل قیام کیا۔ پھر رکوع کیا تو طویل رکوع کیا۔ پھر کھڑے ہوئے تو طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر اُٹھے اور سجدہ کیا۔ پھر کھڑے ہو کر طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر اُٹھے اور طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر اُٹھے، سجدہ کیا اور فرمایا جو اللہ نے چاہا۔ پھر لوگوں کو حکم دیا کہ وہ عذابِ قبر سے پناہ مانگیں۔

بَابٌ ۴۷۶ طُوْلِ السُّجُوْدِ فِي الْكُسُوْفِ ؕ

نمازِ کسوف میں لمبے سجدے کرنا

۹۸۹ — حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو اَنَّهٗ قَالَ لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْدِيَ اَنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةٌ فَرَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ سَجْدَةٍ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ سَجْدَةٍ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ سَجْدَةٍ ثُمَّ جَلَسَ حَتّٰى جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ قَالَ وَقَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا سَجَدْتُّ سُجُوْدًا قَطُّ كَانَ اَطْوَلَ مِنْهَا ؕ

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ کہہ کر ندا کی گئی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک رکعت میں دو رکوع کیے۔ پھر کھڑے ہوئے تو ایک ہی رکعت میں دو رکوع کیے۔ پھر بیٹھ گئے یہاں تک کہ سورج روشن ہو گیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے کبھی ان سے طویل سجدے نہیں کیے۔

بَابٌ ۴۷۷ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ جَمَاعَةً وَّصَلّٰى لَهُمُ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ صُفَّةِ زَمْزَمَ وَجَمَعَ عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَصَلَّى ابْنُ عُمَرَ ؕ

نمازِ کسوف باجماعت پڑھنا اور حضرت ابن عباس نے لوگوں کو صفۂ زمزم میں نماز پڑھائی اور علی بن عبد اللہ بن عباس نے انھیں اکٹھا کیا اور حضرت ابن عمر نے نماز پڑھائی۔

۹۹۰ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا نَحْوًا مِّنْ قِرَاءَةِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ آپ کھڑے ہوئے تو طویل قیام کیا گویا سورۃ البقرہ کی قرأت کے برابر۔ پھر رکوع کیا تو طویل رکوع کیا۔ پھر اُٹھے تو طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سجدہ کیا۔ پھر کھڑے ہو کر طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم

www.alahazratnetwork.org

الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ ثُمَّ رَاَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ عُنْقُوْدًا وَّلَوْ اَصَبْتُهٗ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَاُرِيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ مَنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ اَفْظَعَ وَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوْا بِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ قِيْلَ اَيَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدٰهُنَّ الدَّهْرَ كُلَّهٗ ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ ۔

پھر اُٹھے اور طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا پھر سجدہ کیا اور فارغ ہو گئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جنھیں کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا جب تم یہ چیز دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم نے اس جگہ آپ کو کوئی چیز لیتے دیکھا پھر ہم نے آپ کو پیچھے ہٹتے دیکھا۔ فرمایا کہ میں نے جنت دیکھی تو ایک ٹہنی پکڑ لی۔ اگر میں اُسے لے آتا تو تم اُس میں سے رہتی دنیا تک کھاتے اور مجھے جہنم دکھائی گئی تو میں نے آج جیسا بُرا منظر کبھی نہیں دیکھا تھا اور میں نے دیکھا کہ اُس میں زیادہ تر عورتیں ہیں۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کس وجہ سے؟ فرمایا کہ اپنے کفر کے باعث۔ عرض کی گئی، کیا وہ اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ فرمایا کہ خاوند کی ناشکری کرتیں اور احسان کا انکار کر دیتی ہیں۔ اگر اِن میں سے کسی پر سارے زمانے کے احسان کر دو، پھر تم سے کوئی کمی ہو جائے تو کہے گی میں نے نہیں دیکھا کہ آپ نے میرے ساتھ کوئی نیکی کی ہو۔

ف: اِس حدیث سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ نماز پڑھاتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنت اور دوزخ کا مشاہدہ بھی فرمایا اور دونوں کے حالات بھی مشاہدہ فرمائے۔ اِس سے معلوم ہو رہا ہے کہ آپ کی یہ شان ہے کہ ایک ہی وقت میں کئی طرف توجہ ہو سکتی ہے۔ دوسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ جو نگاہیں جنت اور دوزخ تک پہنچ جاتی ہیں اُن سے زمین و آسمان کی کونسی چیز چھپ سکتی ہے! نگاہِ مصطفیٰ یقیناً شمال، جنوب، مشرق اور مغرب تک دیکھتی ہے جبکہ جنت و دوزخ کی نسبت دُور نہیں ہیں۔ تیسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دستِ اقدس جنت کی ٹہنی تک پہنچ جاتا تھا تو زمین و آسمان کی کونسی چیز تک نہیں پہنچ سکتا۔ چوتھی بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ پروردگارِ عالم نے اپنے محبوب کو جنت عطا فرما دی ہے ورنہ آپ تَنَاوَلْتُ عُنْقُوْدًا اور لَوْ اَصَبْتُهٗ نہ فرماتے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

بَابُ ۶۲۲ صَلٰوةُ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الْكُسُوْفِ ۔

مردوں کے ساتھ عورتوں کا نمازِ کسوف پڑھنا۔

۹۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنِ امْرَاَتِهٖ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهَا قَالَتْ اَتَيْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَاِذَا النَّاسُ قِيَامٌ يُصَلُّوْنَ وَاِذَا هِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّيْ

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس آئی جب کہ سورج کو گہن لگا ہوا تھا۔ لوگ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے اور وہ بھی کھڑی ہو کر نماز پڑھ رہی تھیں۔ میں نے کہا، لوگوں کو کیا ہوا! انہوں نے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور سبحان اللہ

فَقُلْتُ مَا لِلنَّاسِ فَاَشَارَتْ بِيَدِهَا اِلَى السَّمَآءِ وَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقُلْتُ اٰيَةٌ فَاَشَارَتْ اَیْ نَعَمْ قَالَتْ فَقُمْتُ حَتّٰى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ فَجَعَلْتُ اَصُبُّ فَوْقَ رَأْسِي الْمَآءَ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ كُنْتُ لَمْ اَرَهُ اِلَّا وَقَدْ رَاَيْتُهُ فِي مَقَامِي هٰذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ مِثْلَ اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ لَا اَدْرِيْ اَيَّتَهُمَا قَالَتْ اَسْمَآءُ يُؤْتٰى اَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهٗ مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ اَوْ قَالَ الْمُوْقِنُ لَا اَدْرِيْ اَیَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَآءُ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ جَآءَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى فَاَجَبْنَا وَاٰمَنَّا وَاتَّبَعْنَا فَيُقَالُ لَهٗ نَمْ صَالِحًا فَقَدْ عَلِمْنَا اِنْ كُنْتَ لَمُوْقِنًا وَاَمَّا الْمُنَافِقُ اَوِ الْمُرْتَابُ لَا اَدْرِيْ اَيَّتَهُمَا قَالَتْ اَسْمَآءُ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُهٗ ؎

بَابٌ ٦٧٣ مَنْ اَحَبَّ الْعَتَاقَةَ فِي كُسُوْفِ الشَّمْسِ ؎

٩٩٢ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَآءَ قَالَتْ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ فِي كُسُوْفِ الشَّمْسِ ؎

بَابٌ ٦٧٤ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ فِي الْمَسْجِدِ

٩٩٣ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً جَآءَتْ تَسْاَلُهَا فَقَالَتْ اَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَاَلَتْ عَآئِشَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِي قُبُوْرِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَآئِذًا بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ مَرْكَبًا فَكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَرَجَعَ ضُحًى فَمَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کہا میں نے کہا، نشانی؟ انھوں نے اشارے سے ہاں کی۔ میں کھڑی رہی تو بیہوش ہونے لگی پس میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی۔ پھر فرمایا۔ کوئی چیز ایسی نہیں جو میں نے نہیں دیکھی تھی مگر وہ اس جگہ پر دیکھ لی یہاں تک کہ جنت اور دوزخ بھی اور مجھ پر وحی کی گئی ہے کہ قبروں میں تمہاری آزمائش ہوگی۔ فتنہ دجال جیسی یا اُس کے قریب نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے کونسی بات فرمائی۔ تم میں سے ایک کو لایا جائے گا اور اُس سے کہا جائے گا کہ اس شخص کے بارے میں تیرا کیا علم ہے؟ پس اگر وہ ایمان والا یا یقین والا ہوا۔ معلوم نہیں حضرت اسماء نے کونسا لفظ فرمایا۔ تو کہے گا کہ یہ اللہ کے رسول محمد مصطفیٰ ہیں جو ہمارے پاس نشانیاں اور ہدایت لے کر تشریف لائے۔ پس ہم نے ان کی بات قبول کی۔ ان پر ایمان لائے اور پیروی کی۔ اُس سے کہا جائے گا کہ آرام سے سو جا۔ ہمیں معلوم تھا کہ تو یقین والا ہے۔ اگر وہ منافق یا شک کرنے والا ہوا۔ معلوم نہیں حضرت اسماء نے کونسا لفظ فرمایا۔ تو کہے گا کہ مجھے معلوم نہیں۔ میں نے لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سُنا تو میں نے بھی وہی کہا۔

جو سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنا پسند کرے۔

ربیع بن یحییٰ، زائدہ، ہشام، فاطمہ سے روایت ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم فرمایا۔

مسجد میں نمازِ کسوف پڑھنا

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک یہودی عورت کچھ مانگنے کے لیے آئی تو اُس نے کہا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عذاب قبر سے بچائے۔ حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ لوگوں کو اُن کی قبروں میں عذاب دیا جائے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُس سے خدا کی پناہ۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کے وقت سوار ہو کر نکلے تو سورج کو گرہن لگ گیا اور آپ چاشت کے وقت لوٹے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو حجروں کے درمیان سے گزرے تو نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔

www.alahazratnetwork.org

وَسَلَّمَ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ الْحُجَرِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَقَامَ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ سُجُودًا طَوِيلًا ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ وَهُوَ دُونَ السُّجُودِ الْأَوَّلِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَتَعَوَّذُوا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

آپ کھڑے ہوئے تو طویل قیام کیا پھر طویل رکوع کیا۔ پھر سر اُٹھایا تو طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا پھر سر اُٹھایا تو طویل سجدہ کیا۔ پھر کھڑے ہوئے تو طویل قیام کیا جو پہلے سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سجدہ کیا جو پہلے سجدوں سے کم تھا۔ جب فارغ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا جو اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر لوگوں کو حکم دیا کہ وہ عذاب قبر سے پناہ مانگیں۔

بَابٌ ۷۵ لَا تَنْكَسِفُ الشَّمْسُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ رَوَاهُ أَبُو بَكْرَةَ وَالْمُغِيرَةُ وَأَبُو مُوسَى وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ۔

کسی کی موت یا زندگی سے سورج کو گرہن نہیں لگتا

اسے حضرت ابو بکرہ، حضرت مغیرہ، حضرت ابو موسیٰ، حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر نے روایت کیا ہے۔

۹۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا۔

مسدد، یحییٰ، اسماعیل، قیس، حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سورج اور چاند کو کسی کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب ایسا دیکھو تو نماز پڑھا کرو۔

۹۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ وَهِيَ دُونَ قِرَاءَتِهِ الْأُولَى ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَدُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی۔ پس لمبی قرأت کی پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا۔ پھر سر اُٹھایا تو لمبی قرأت کی اور یہ پہلی قرأت سے کم تھی۔ پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سر اُٹھایا تو دو سجدے کیے۔ پھر کھڑے ہوئے تو دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا۔ پھر کھڑے ہوئے تو فرمایا۔ بے شک سورج اور چاند کو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ کی نشانیاں میں سے دو نشانیاں ہیں جو وہ اپنے بندوں کو دکھاتا ہے۔ جب تم اسے دیکھو تو نماز کی طرف لپکو۔

لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ يُرِيْهِمَا عِبَادَهٗ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ

بَابُ ۶۷۶ الذِّكْرِ فِي الْكُسُوْفِ رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ

۹۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا يَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ السَّاعَةُ فَاَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى بِاَطْوَلِ قِيَامٍ وَّرُكُوْعٍ وَّسُجُوْدٍ مَّا رَاَيْتُهٗ قَطُّ يَفْعَلُهٗ وَقَالَ هٰذِهِ الْاٰيَاتُ الَّتِيْ يُرْسِلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَكُوْنُ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ وَلٰكِنْ يُّخَوِّفُ اللّٰهُ بِهَا عِبَادَهٗ فَاِذَا رَاَيْتُمْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَدُعَائِهٖ وَاسْتِغْفَارِهٖ ۝

سورج گرہن کے وقت ذکر کرنا۔ اِسے حضرت ابن عباس نے روایت کیا۔

ابو بُردہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، سورج کو گرہن لگا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں ڈرتے ہوئے چلے جیسے قیامت آگئی ہو۔ پس مسجد میں تشریف فرما ہوئے اور نماز پڑھی، بہت ہی لمبے قیام، رکوع اور سجود کے ساتھ۔ میں نے آپ کو ایسا کرتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔ اور فرمایا کہ یہ نشانیاں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے، یہ کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ جب تم ایسی کوئی بات دیکھو تو اللہ کے ذکر، دعا اور استغفار کی طرف دوڑا کرو۔

بَابُ ۶۷۷ الدُّعَاءِ فِي الْكُسُوْفِ قَالَهٗ اَبُوْ مُوْسٰى وَعَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۹۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ ابْنَ شُعْبَةَ يَقُوْلُ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ فَقَالَ النَّاسُ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَادْعُوا اللّٰهَ وَصَلُّوْا حَتّٰى يَنْجَلِيَ ۝

سورج گرہن کے وقت دعا کرنا۔ اِسے حضرت ابو موسیٰ اور حضرت عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

زیاد بن علاقہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا، جس روز حضرت ابراہیم (صاحبزادہ رسول اللہ) فوت ہوئے تو سورج کو گرہن لگ گیا۔ لوگوں نے کہا کہ یہ ابراہیم کی موت کی وجہ سے گہن لگا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ ان کو کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ جب تم ایسا دیکھو تو اللہ سے دعا کرو اور نماز پڑھو یہاں تک کہ روشن ہو جائے۔

بَابُ ۶۷۸ قَوْلِ الْاِمَامِ فِيْ خُطْبَةِ الْكُسُوْفِ اَمَّا بَعْدُ

وَقَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللّٰهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ ۝

امام کا خطبۂ کسوف میں امّا بعد کہنا — ابو اُسامہ، ہشام، فاطمہ بنت منذر، حضرت اسماء نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ پس آپ نے خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی جو اُس کی شان کے لائق ہے۔ پھر فرمایا، امّا بعد۔

بَابُ ۶۷۹ الصَّلٰوةِ فِيْ كُسُوْفِ الْقَمَرِ

چاند گرہن میں نماز پڑھنا

www.alahazratnetwork.org

۹۹۸ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ۞

محمود، سعید بن عامر، شعبہ، یونس، حسن سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔

۹۹۹ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْمَسْجِدِ وَثَابَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ فَانْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ وَإِنَّهُمَا لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَصَلُّوا وَادْعُوا حَتَّى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ وَذٰلِكَ أَنَّ ابْنًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ مَاتَ فَقَالَ النَّاسُ فِي ذٰلِكَ ۞

حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو آپ اپنی چادر کو گھسیٹتے ہوئے تشریف لائے یہاں تک کہ مسجد میں جلوہ افروز ہوئے۔ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے تو آپ نے اُن کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور سورج روشن ہو گیا۔ فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، انھیں کسی کی موت کے باعث گہن نہیں لگتا۔ جب ایسا ہو تو نماز پڑھو اور دعا کیا کرو، یہاں تک کہ وہ دور ہو جائے اور یہ اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حضرت ابراہیم نامی صاحبزادہ فوت ہوا تو بعض لوگوں نے یہ بات کہی تھی۔

بَابٌ ۶۸۰ الرَّكْعَةُ الْأُولَى فِي الْكُسُوفِ أَطْوَلُ ۞

نمازِ کسوف میں پہلی رکعت زیادہ لمبی ہو۔

۱۰۰۰ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي سَجْدَتَيْنِ الْأَوَّلُ أَطْوَلُ ۞

عمرہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ نماز کسوف کی دو رکعتیں چار رکوعوں کے ساتھ پڑھیں اور پہلی رکعت زیادہ طویل تھی۔

بَابٌ ۶۸۱ الْجَهْرُ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْكُسُوفِ

نمازِ کسوف میں جہری قرأت کرنا

۱۰۰۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نَمِرٍ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَهَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْخُسُوفِ بِقِرَاءَتِهِ وَإِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَتِهِ كَبَّرَ فَرَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُعَاوِدُ الْقِرَاءَةَ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَغَيْرُهُ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ کسوف میں قرأت جہر سے کی۔ جب قرأت سے فارغ ہوئے تو تکبیر کہی اور رکوع کیا۔ جب رکوع سے اُٹھے تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اور رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہا۔ پھر نمازِ کسوف میں دوبارہ قرأت کی یعنی دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے ـــ اوزاعی وغیرہ، زہری، عروہ، حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو ایک آدمی نے اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ کے ساتھ

الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ مُنَادِيًا اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِىْ رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ نَمِرٍ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ مِثْلَهٗ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَقُلْتُ مَا صَنَعَ اَخُوْكَ ذٰلِكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مَا صَلّٰى اِلَّا رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ الصُّبْحِ اِذْ صَلّٰى بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ اَجَلْ اِنَّهٗ اَخْطَاَ السُّنَّةَ تَابَعَهٗ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ وَسُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِى الْجَهْرِ ۞

نماز کی۔ آپ آگے بڑھے اور چار رکوعوں اور چار سجدوں کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں۔ عبدالرحمٰن بن نمر نے ابن شہاب سے اسی طرح سنا ہے۔ زہری کا بیان ہے کہ میں نے عروہ سے کہا۔ آپ کے بھائی جان حضرت عبداللہ بن زبیر نے کیا کیا کہ صبح کی نماز کی طرح دو رکعتیں پڑھیں جب کہ انھوں نے مدینہ منورہ میں نماز پڑھی۔ فرمایا کہ ان سے سنت میں غلطی ہوئی۔ متابعت کی اس کی سلیمان بن کثیر اور سفیان بن حسین نے زہری سے جہر کے بارے میں۔

اَبْوَابُ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

سجدۂ تلاوت کا بیان

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

بَابُ ۶۸۲ مَا جَآءَ فِىْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ وَسُنَّتِهَا ۞

قرآن کریم میں تلاوت کے سجدے اور ان کا سنت ہونا۔

۱۰۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْاَسْوَدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ بِمَكَّةَ فَسَجَدَ فِيْهَا وَسَجَدَ مَنْ مَّعَهٗ غَيْرَ شَيْخٍ اَخَذَ كَفًّا مِّنْ حَصًى اَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهٗ اِلٰى جَبْهَتِهٖ وَقَالَ يَكْفِيْنِىْ هٰذَا فَرَاَيْتُهٗ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا ۞

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں سورۂ والنجم پڑھی اور سجدہ کیا تو جو آپ کے ساتھ تھے انھوں نے بھی سجدہ کیا سوائے ایک بڈھے کے کہ ایک مٹھی کنکر یا مٹی لے کر اسے پیشانی سے لگایا اور کہا کہ میرے لیے یہی کافی ہے۔ پس میں نے بعد میں اسے دیکھا کہ کفر کی حالت میں قتل کیا گیا تھا۔

بَابُ ۶۸۳ سَجْدَةِ تَنْزِيْلِ السَّجْدَةِ ۞

سورۂ تنزیل میں سجدہ کا ہونا

۱۰۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِى الْجُمُعَةِ فِىْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةَ وَهَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ ۞

محمد بن یوسف، سفیان، سعد بن ابراہیم، عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے روز نماز فجر میں سورۂ الم تنزیل السجدہ اور ھل اتی علی الانسان یعنی سورہ الدھر پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ ۶۸۴ سَجْدَةِ صٓ ۞

سورۂ صٓ میں سجدے کا ہونا۔

۱۰۰۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَّاَبُو النُّعْمَانِ

سلیمان بن حرب اور ابوالنعمان، حماد بن زید، ایوب، عکرمہ سے

أَبْوَابُ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

سجدۂ تلاوت کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

بَابُ ٦٨٢ مَا جَآءَ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ وَسُنَّتِهَا ۝

١٠٠٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْاَسْوَدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ بِمَكَّةَ فَسَجَدَ فِيْهَا وَسَجَدَ مَنْ مَّعَهٗ غَيْرَ شَيْخٍ اَخَذَ كَفًّا مِّنْ حَصًى اَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهٗ اِلٰى جَبْهَتِهٖ وَقَالَ يَكْفِيْنِيْ هٰذَا فَرَاَيْتُهٗ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا ۝

بَابُ ٦٨٣ سَجْدَةِ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ ۝

١٠٠٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْجُمُعَةِ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةَ وَهَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ ۝

بَابُ ٦٨٤ سَجْدَةِ صٓ ۝

١٠٠٤ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ وَاَبُو النُّعْمَانِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

قرآن کریم میں تلاوت کے سجدے اور ان کا سنت ہونا۔

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں سورۂ والنجم پڑھی اور سجدہ کیا تو جو آپ کے ساتھ تھے انہوں نے بھی سجدہ کیا سوائے ایک بڈھے کے کہ ایک مٹھی کنکر یا مٹی لے کر اسے پیشانی سے لگایا اور کہا کہ میرے لیے یہی کافی ہے۔ پس میں نے بعد میں اسے دیکھا کہ کفر کی حالت میں قتل کیا گیا تھا۔

سورۂ تنزیل میں سجدہ کا ہونا

محمد بن یوسف، سفیان، سعد بن ابراہیم، عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے روز نماز فجر میں سورۂ الم تنزیل السجدہ اور هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ یعنی سورۂ الدہر پڑھا کرتے تھے۔

سورۂ ص میں سجدے کا ہونا۔

سلیمان بن حرب اور ابو النعمان، حماد بن زید، ایوب، عکرمہ سے

www.alahazratnetwork.org

قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صٓ لَيْسَ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُوْدِ وَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيْهَا ۔

بَاب ۶۸۵ سَجْدَةِ النَّجْمِ قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۱۰۰۵۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ سُوْرَةَ النَّجْمِ فَسَجَدَ بِهَا فَمَا بَقِيَ اَحَدٌ مِّنَ الْقَوْمِ اِلَّا سَجَدَ فَاَخَذَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ كَفًّا مِّنْ حَصًى اَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ اِلٰى وَجْهِهٖ وَقَالَ يَكْفِيْنِيْ هٰذَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَلَقَدْ رَاَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا ۔

بَاب ۶۸۶ سُجُوْدِ الْمُسْلِمِيْنَ مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكُ نَجَسٌ لَيْسَ لَهُ وُضُوْءٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْجُدُ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ ۔

۱۰۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ وَرَوَاهُ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ اَيُّوْبَ ۔

بَاب ۶۸۷ مَنْ قَرَاَ السَّجْدَةَ وَلَمْ يَسْجُدْ

۱۰۰۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ اَبُو الرَّبِيْعِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَاَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَزَعَمَ اَنَّهُ قَرَاَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيْهَا ۔

۱۰۰۸۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَاْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ ۔

روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: سورۂ صٓ کا سجدہ تاکیدی سجدوں میں سے نہیں لیکن میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔

سورۂ والنجم کا سجدہ۔ اسے حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورۂ والنجم پڑھی تو سجدہ کیا اور لوگوں میں سے کوئی باقی نہ رہا مگر اس نے سجدہ کیا، سوائے اُن میں سے ایک آدمی کے کہ ایک مٹھی کنکریاں یا مٹی لے کر پیشانی سے لگالی اور کہا کہ میرے لیے کافی ہے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ میں نے بعد میں اُسے (امیہ بن خلف کو) دیکھا کہ کفر کی حالت میں قتل کیا گیا تھا۔

مسلمانوں کا مشرکوں کے ساتھ سجدہ کرنا اور مشرک ناپاک ہے اُس کا کوئی وضو نہیں اور حضرت ابن عمر بغیر وضو بھی سجدہ کرلیا کرتے۔

مسدد، عبدالوارث، ایوب، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورۂ والنجم کا سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ مسلمانوں اور مشرکوں، نیز جنوں اور انسانوں نے سجدہ کیا ـــــ روایت کیا اسے ابراہیم بن طہمان نے ایوب سے۔

جس نے آیتِ سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا۔

سلیمان بن داؤد ابوالربیع، اسماعیل بن جعفر، یزید بن خُصیفہ، ابن قسیط، عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ اُنھوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو فرمایا۔ اُنھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور سورۂ والنجم پڑھی تو آپ نے اس میں سجدہ نہیں کیا۔

یزید بن عبداللہ ابن قسیط نے عطاء بن یسار سے روایت کی ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے سورۂ والنجم پڑھی تو آپ نے سجدہ نہیں کیا۔

www.alahazratnetwork.org

باب ۶۸۸ سجدة اذا السماء انشقت

۱۰۰۹ - حدثنا مسلم بن ابراهيم ومعاذ بن فضالة قالا حدثنا هشام عن يحيى عن ابي سلمة قال رأيت ابا هريرة قرأ اذا السماء انشقت فسجد بها فقلت يا ابا هريرة الم ارك تسجد قال لو لم ار النبي صلى الله عليه وسلم سجد لم اسجد ٭

سورۂ انشقاق میں سجدہ

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو دیکھا کہ سورۂ انشقاق پڑھی اور سجدہ کیا۔ میں نے کہا: اے ابو ہریرہ کیا آپ نے سجدہ کرتے ہوئے دیکھا؟ فرمایا کہ اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو سجدہ کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی سجدہ نہ کرتا۔

باب ۶۸۹ من سجد لسجود القارئ

وقال ابن مسعود لتميم بن حذلم وهو غلام فقرأ عليه سجدة فقال اسجد فانك امامنا فيها ٭

جس نے قاری کے سجدے کی وجہ سے سجدہ کیا۔

حضرت ابن مسعود نے حضرت تمیم بن حذلم سے فرمایا جو لڑکے تھے اور ان کے سامنے آیتِ سجدہ پڑھی کہ سجدہ کرو کیونکہ اس میں تم ہم سے آگے ہو۔

۱۰۱۰ - حدثنا مسدد قال حدثنا يحيى قال حدثنا عبيد الله قال حدثني نافع عن ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ علينا السورة التي فيها السجدة فيسجد ونسجد حتى ما يجد احدنا موضع جبهته ٭

مسدد، یحیی، عبید اللہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: جب نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہمارے سامنے ایسی سورت پڑھتے جس میں سجدہ ہوتا تو سجدہ کرتے اور ہم بھی سجدہ کرتے یہاں تک کہ ہمارے بعض کو تو پیشانی رکھنے کے لیے جگہ بھی نہ ملتی۔

باب ۶۹۰ ازدحام الناس اذا قرأ الامام السجدة ٭

جب امام آیتِ سجدہ پڑھے تو لوگوں کی بھیڑ لگ جانا۔

۱۰۱۱ - حدثنا بشر بن آدم قال حدثنا علي بن مسهر قال اخبرنا عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ السجدة ونحن عنده فيسجد ونسجد معه فنزدحم حتى ما يجد احدنا لجبهته موضعا يسجد عليه ٭

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم آیتِ سجدہ پڑھتے اور ہم آپ کے پاس ہوتے تو آپ سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کرتے۔ پس ہمارا اتنا ہجوم ہو جاتا کہ ہم میں سے بعض کو پیشانی رکھنے کے لیے جگہ نہ ملتی جس پر ہم سجدہ کرتے۔

باب ۶۹۱ من رأى ان الله عز وجل لم يوجب السجود

وقيل لعمران بن حصين الرجل يسمع السجدة ولم يجلس لها قال أرأيت لو قعد لها كانه لا يوجبه عليه وقال سلمان ما لهذا غدونا وقال عثمان انما السجدة على من استمعها وقال الزهري لا يسجد الا ان يكون طاهرا فاذا سجدت و

جس کے نزدیک اللہ تعالٰی نے سجدۂ تلاوت کو واجب قرار نہیں دیا۔

حضرت عمران بن حصین سے کہا گیا کہ ایک آدمی آیتِ سجدہ سنے اور اس کے لیے نہ بیٹھے۔ فرمایا کہ تمہارے خیال میں وہ اس کے لیے بیٹھتا۔ گویا اس پر واجب نہ ہونا۔ حضرت سلمان نے فرمایا کہ ہم اس لیے نہیں آئے۔ حضرت عثمان نے فرمایا کہ اس پر بھی سجدہ ہے جو اسے سنے۔ زہری نے کہا کہ سجدہ نہ کرے مگر جب باوضو ہو۔ جب تم سجدہ کرو اور سفر میں نہیں بلکہ حضر میں ہو تو قبلہ کی جانب منہ کرو۔ اگر تم

www.alahazratnetwork.org

لا سفر وانت في حضر فاستقبل القبلة فان كنت راكبا فلا عليك حيث كان وجهك وكان السائب بن يزيد لا يسجد لسجود القاص ۔

سوار ہو تو پھر تمہارا منہ خواہ کسی طرف ہو اور سائب بن یزید قصہ گو سے آیتِ سجدہ سُن کر سجدہ نہیں کرتے تھے۔

۱۰۱۲ - حدثنا ابراهيم بن موسى قال اخبرنا هشام بن يوسف ان ابن جريج اخبرهم قال اخبرني ابو بكر بن ابي مليكة عن عثمان بن عبد الرحمن التيمي عن ربيعة بن عبد الله بن الهدير التيمي قال ابو بكر وكان ربيعة من خيار الناس عما حضر ربيعة من عمر بن الخطاب قرا يوم الجمعة على المنبر بسورة النحل حتى اذا جاء السجدة نزل فسجد وسجد الناس حتى اذا كانت الجمعة القابلة قرا بها حتى اذا جاءت السجدة قال يا ايها الناس انما نمر بالسجود فمن سجد فقد اصاب ومن لم يسجد فلا اثم عليه ولم يسجد عمر وزاد نافع عن ابن عمر ان الله لم يفرض السجود الا ان نشاء ۔

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابن جریج، ابوبکر بن ابو ملیکہ عثمان بن عبد الرحمٰن تیمی، ربیعہ بن عبد اللہ بن ہُدیر تیمی۔ ابوبکر نے کہا ربیعہ بہترین لوگوں میں سے ہیں، جب ربیع تیمی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں حاضر ہوئے تو وہ جمعہ کے روز منبر پر سورۂ نحل پڑھ رہے تھے، جب آیتِ سجدہ آئی تو نیچے اُترے اور سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی سجدہ کیا۔ یہاں تک کہ جب اگلا جمعہ آیا آپ بھی وہی سورت پڑھی اور جب آیتِ سجدہ آئی تو فرمایا:۔ اے لوگو! ہم سجدے سے آگے گزرتے ہیں جس نے سجدہ کیا تو اچھا کیا اور جو سجدہ نہ کرے تو اُس پر کوئی گناہ نہیں اور حضرت عمر نے سجدہ نہ کیا ـــــ نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سجدے فرض نہیں کیے ہیں بلکہ یہ بات ہماری مرضی پر منحصر ہے۔

باب ۶۹۲ من قرا السجدة في الصلوة فسجد بها ۔

جس نے نماز میں آیتِ سجدہ پڑھی اور سجدہ کیا۔

۱۰۱۳ - حدثنا مسدد قال حدثنا معتمر قال سمعت ابي قال حدثنا بكر عن ابي رافع قال صليت مع ابي هريرة العتمة فقرا اذا السماء انشقت فسجد فقلت ما هذه قال سجدت بها خلف ابي القاسم صلى الله عليه وسلم فلا ازال اسجد فيها حتى القاه

ابو رافع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نمازِ عشاء پڑھی۔ انھوں نے سورۂ انشقاق پڑھی اور سجدہ کیا، میں عرض گزار ہوا کہ یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ میں نے اس پر ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے سجدہ کیا تھا لہٰذا ہمیشہ سجدہ کرتا رہوں گا یہاں تک کہ اُن سے جا ملوں۔

باب ۶۹۳ من لم يجد موضعا للسجود من الزحام ۔

جو بھیڑ کے باعث سجدہ کرنے کے لیے جگہ نہ پائے۔

۱۰۱۴ - حدثنا صدقة بن الفضل حدثنا يحيى بن سعيد عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرا السورة التي فيها السجدة فيسجد ونسجد حتى ما يجد احدنا

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ سورت پڑھتے جس میں سجدہ ہوتا تو سجدہ کرتے اور ہم بھی سجدہ کرتے، یہاں تک کہ ہم میں سے بعض کو تو پیشانی رکھنے کے لیے جگہ بھی نہیں ملتی تھی۔

مَكَانًا لِمَوْضِعِ جَبْهَتِهِ ۔

أَبْوَابُ تَقْصِيرِ الصَّلٰوةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ ٦٩٤ مَا جَاءَ فِي التَّقْصِيرِ وَكَمْ يُقِيمُ حَتَّى يَقْصُرَ ۔

١٠١٥ ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ وَحُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَقْصُرُ فَنَحْنُ إِذَا سَافَرْنَا تِسْعَةَ عَشَرَ قَصَرْنَا وَإِنْ زِدْنَا أَتْمَمْنَا

١٠١٦ ـ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى ابْنُ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ قُلْتُ أَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئًا قَالَ أَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا ۔

بَابُ ٦٩٥ الصَّلٰوةِ بِمِنًى ۔

١٠١٧ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ ثُمَّ أَتَمَّهَا ۔

١٠١٨ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحٰقَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنَ مَا كَانَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ ۔

١٠١٩ ـ حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ صَلَّى بِنَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ بِمِنًى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَقِيلَ فِي ذٰلِكَ لِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ

نمازِ قصر کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قصر کے متعلق حکم اور کتنے قیام پر بھی قصر کرے۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُنیس روز ٹھہرے اور نماز قصر کرتے رہے۔ لہٰذا ہم سفر میں اُنیس روز تک قصر کرتے رہتے ہیں اور جب زیادہ دن ہو جائیں تو پوری پڑھتے ہیں۔

یحییٰ بن ابو اسحاق سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا، ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف نکلے تو آپ دو دو رکعتیں پڑھتے یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ میں لوٹ آئے۔ میں نے کہا، آپ مکہ مکرمہ میں کچھ ٹھہرے؟ فرمایا کہ اُس میں دس روز ٹھہرے۔

منیٰ میں نماز پڑھنا

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر کے ساتھ اور حضرت عثمان کے ابتدائے خلافت میں بھی، پھر وہ پوری پڑھنے لگے۔

ابو الولید، شعبہ، ابو اسحاق، حارثہ سے روایت ہے کہ حضرت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حالتِ امن کے اندر منیٰ میں دو رکعتیں پڑھائیں۔

ابراہیم سے روایت ہے کہ میں نے عبدالرحمٰن بن یزید کو فرماتے ہوئے سُنا، حضرت عثمان بن عفان نے ہمیں منیٰ میں چار رکعتیں پڑھائیں۔ یہ بات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہی گئی تو اُنہوں نے إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہنے کے بعد فرمایا، میں نے

اَبْوَابُ تَقْصِيْرِ الصَّلٰوةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ ٦٩٤ مَا جَاءَ فِي التَّقْصِيْرِ وَكَمْ يُقِيْمُ حَتّٰى يَقْصُرَ

١٠١٥ ـ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ وَّحُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَقْصُرُ فَنَحْنُ اِذَا سَافَرْنَا تِسْعَةَ عَشَرَ قَصَرْنَا وَاِنْ زِدْنَا اَتْمَمْنَا

١٠١٦ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ قُلْتُ اَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئًا قَالَ اَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا ؞

بَابُ ٦٩٥ الصَّلٰوةِ بِمِنًى ؞

١٠١٧ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ صَدْرًا مِّنْ اِمَارَتِهٖ ثُمَّ اَتَمَّهَا ؞

١٠١٨ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ عَنْ وَّهْبٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنَ مَا كَانَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ ؞

١٠١٩ ـ حَدَّثَنِيْ قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ صَلّٰى بِنَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ بِمِنًى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَقِيْلَ فِيْ ذٰلِكَ لِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

نمازِ قصر کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قصر کے متعلق حکم اور کتنے قیام پر بھی قصر کرے۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُنیس روز ٹھہرے اور نماز قصر کرتے رہے۔ لہٰذا ہم سفر میں اُنیس روز تک قصر کرتے رہتے ہیں اور جب زیادہ دن ہو جائیں تو پوری پڑھتے ہیں۔

یحییٰ بن ابو اسحاق سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا، ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف نکلے تو آپ دو دو رکعتیں پڑھتے یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ میں واپس آ گئے۔ میں نے کہا، آپ مکہ مکرمہ میں کچھ ٹھہرے؟ فرمایا کہ اُس میں دس روز ٹھہرے۔

منیٰ میں نماز پڑھنا

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو دو رکعتیں پڑھیں اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر کے ساتھ اور حضرت عثمان کے ابتدائی دور خلافت میں بھی، پھر وہ پوری پڑھنے لگے۔

ابوالولید، شعبہ، ابواسحاق، حارثہ سے روایت ہے کہ حضرت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حالتِ امن کے اندر ہمیں منیٰ میں دو رکعتیں پڑھائیں۔

ابراہیم سے روایت ہے کہ میں نے عبدالرحمٰن بن یزید کو فرماتے ہوئے سُنا، حضرت عثمان بن عفان نے ہمیں منیٰ میں چار رکعتیں پڑھائیں۔ یہ بات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہی گئی تو انھوں نے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہنے کے بعد فرمایا، ہم نے

www.alahazratnetwork.org

فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ أَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ فَلَيْتَ حَظِّيْ مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور میں نے حضرت ابوبکر صدیق کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور میں نے حضرت عمر بن خطاب کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ کاش! میں جانتا کہ ان چار میں سے دو مقبول رکعتیں ہمارے حصے میں آجائیں۔

باب ۶۹۶ كَمْ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّتِهِ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دورانِ حج کتنے روز قیام فرمایا۔

۱۰۲۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ لِصُبْحِ رَابِعَةٍ يُلَبُّوْنَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَّجْعَلُوْهَا عُمْرَةً إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ تَابَعَهُ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ۔

ابوالعالیہ براء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب چوتھی ذی الحجہ کو حج کا تلبیہ کہتے ہوئے آئے تو آپ نے انہیں حکم دیا کہ اسے عمرہ بنالیا جائے مگر جس کے پاس قربانی کا جانور ہو۔ متابعت کی اس کی عطاء نے حضرت جابر سے۔

باب ۶۹۷ فِيْ كَمْ يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّفَرَ يَوْمًا وَّلَيْلَةً وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ يَقْصُرَانِ وَيُفْطِرَانِ فِيْ أَرْبَعَةِ بُرُدٍ وَهُوَ سِتَّةَ عَشَرَ فَرْسَخًا۔

کتنی مسافت پر نماز قصر کرے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دن رات کی مسافت کو سفر کا نام دیا ہے جبکہ حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس قصر کرتے اور روزہ چھوڑتے چار برد کے سفر پر اور وہ سولہ فرسخ ہوتے ہیں۔

۱۰۲۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ قُلْتُ لِأَبِيْ أُسَامَةَ حَدَّثَكُمْ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ۔

اسحاق، ابواسامہ، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی عورت تین دن کا سفر نہ کرے مگر اپنے محرم کے ساتھ۔

۱۰۲۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا إِلَّا مَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ تَابَعَهُ أَحْمَدُ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مسدد، یحییٰ، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی عورت تین دن کا سفر نہ کرے مگر اپنے محرم کے ساتھ ـــ متابعت کی اس کی احمد، ابن مبارک، عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

۱۰۲۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُنِ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ لَيْسَ

آدم، ابن ابو ذئب، سعید مقبری، ان کے والد ماجد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کے لیے جائز نہیں ہے جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتی ہو کہ ایک رات دن کا سفر کرے اور اس کے ساتھ اس کا محرم نہ ہو ـــ

www.alahazratnetwork.org

مَعَهَا حُرْمَةٌ تَابَعَهُ يَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَسُهَيْلٌ وَمَالِكٌ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛

بَاب ۶۹۸ يَقْصُرُ إِذَا خَرَجَ مِنْ مَوْضِعِهِ

وَخَرَجَ عَلِيُّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ ؓ فَقَصَرَ وَهُوَ يَرَى الْبُيُوتَ فَلَمَّا رَجَعَ قِيلَ لَهُ هٰذِهِ الْكُوفَةُ قَالَ لَا حَتّٰى نَدْخُلَهَا ؛

۱۰۲۴ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ الظُّهْرَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ؛

۱۰۲۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ الصَّلٰوةُ أَوَّلُ مَا فُرِضَتْ رَكْعَتَانِ فَأُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَأُتِمَّتْ صَلٰوةُ الْحَضَرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ فَمَا بَالُ عَائِشَةَ تُتِمُّ قَالَ تَأَوَّلَتْ مَا تَأَوَّلَ عُثْمَانُ ؛

بَاب ۶۹۹ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا فِي السَّفَرِ ؛

۱۰۲۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ قَالَ سَالِمٌ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ وَزَادَ اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَالِمٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ قَالَ سَالِمٌ وَأَخَّرَ ابْنُ عُمَرَ الْمَغْرِبَ وَكَانَ اسْتُصْرِخَ عَلَى امْرَأَتِهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلٰوةُ فَقَالَ سِرْ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلٰوةُ فَقَالَ سِرْ حَتّٰى سَارَ مِيلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ

متابعت کی اس کی یحییٰ بن ابو کثیر اور سہیل اور امام مالک مقبری نے حضرت ابو ہریرہ سے۔

قصر کرے جب اپنی بستی سے نکل جائے۔

حضرت علی بن ابوطالب نے قصر پڑھی اور وہ گھروں کو دیکھ رہے تھے جب واپس لوٹے تو اُن سے کہا گیا۔ یہ کوفہ ہے۔ فرمایا کہ جب تک ہم داخل نہ ہو جائیں۔

محمد بن المنکدر اور ابراہیم بن میسرہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ میں نمازِ ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور نمازِ عصر کی ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں پڑھیں۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ پہلے پہل دو دو رکعتیں ہی فرض ہوئی تھیں۔ پس سفر کی نماز تو برقرار رہی اور حضر کی نماز بڑھا دی گئی۔ زہری کا بیان ہے کہ میں نے عروہ سے کہا۔ حضرت عائشہ کس طرح بڑھاتی تھیں؟ فرمایا کہ انھوں نے تاویل کی جیسے حضرت عثمان نے تاویل کی تھی۔

سفر میں نمازِ مغرب کی تین رکعتیں پڑھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب سفر میں جلدی منظور ہوتی تو مغرب میں تاخیر کرتے یہاں تک کہ اسے اور عشاء کو جمع کر لیتے۔ سالم کا بیان ہے کہ جب سفر میں جلدی ہوتی تو حضرت عبداللہ بن عمر بھی اسی طرح کیا کرتے ــــ لیث، یونس، ابن شہاب، سالم سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر مغرب اور عشاء کو مزدلفہ میں جمع کر لیا کرتے۔ سالم کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر نے مغرب میں تاخیر کی کیونکہ انھیں اپنی اہلیہ محترمہ یعنی حضرت صفیہ بنت ابو عبید کے سخت بیمار ہونے کی خبر ملی میں نے اُن سے کہا۔ نماز۔ فرمایا کہ چلتے رہو۔ پھر اُن سے کہا، نماز فرمایا کہ چلتے رہو یہاں تک کہ دو یا تین میل چل کر اُترے اور نماز پڑھی۔ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی

www.alahazratnetwork.org

قال هكذا رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يصلي إذا أعجله السير وقال عبد الله رأيت النبي صلى الله عليه وسلم إذا أعجله السير يقيم المغرب فيصليها ثلاثا ثم يسلم ثم قلما يلبث حتى يقيم العشاء فيصليها ركعتين ثم يسلم ولا يسبح بعد العشاء حتى يقوم من جوف الليل ۔

باب ٧٠٠ صلوة التطوع على الدواب حيثما توجهت ۔

١٠٢٧۔ حدثنا علي ابن عبد الله قال حدثنا عبد الأعلى قال حدثنا معمر عن الزهري عن عبد الله ابن عامر عن أبيه قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يصلي على راحلته حيث توجهت به ۔

١٠٢٨۔ حدثنا أبو نعيم قال حدثنا شيبان عن يحيى عن محمد بن عبد الرحمن أن جابر بن عبد الله أخبره أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي التطوع وهو راكب في غير القبلة ۔

١٠٢٩۔ حدثنا عبد الأعلى ابن حماد قال حدثنا وهيب قال حدثنا موسى ابن عقبة عن نافع قال كان ابن عمر يصلي على راحلته ويوتر عليها ويخبر أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يفعله ۔

باب ٧٠١ الإيماء على الدابة ۔

١٠٣٠۔ حدثنا موسى ابن إسمعيل قال حدثنا عبد العزيز بن مسلم قال ثنا عبد الله بن دينار قال كان عبد الله بن عمر يصلي في السفر على راحلته أينما توجهت به يومي وذكر عبد الله أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يفعله ۔

باب ٧٠٢ ينزل للمكتوبة ۔

١٠٣١۔ حدثنا يحيى ابن بكير قال حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن عبد الله بن عامر بن

طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ پہنچنے کی جلدی ہوتی۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ جب آپ کو پہنچنے کی جلدی ہوتی تو مغرب کی اقامت کہہ کر نماز پڑھ لیتے۔ سلام پھیر کر کچھ دیر ٹھہرتے۔ پھر عشاء کی اقامت ہوتی اور نمازِ عشاء کی دو رکعتیں پڑھتے۔ پھر سلام پھیر کر نمازِ عشاء کے بعد نوافل نہ پڑھتے، یہاں تک کہ آدھی رات کو قیام فرماتے۔

سواری پر نوافل پڑھنا خواہ اُس کا منہ کسی طرف ہو۔

علی بن عبداللہ، عبدالاعلیٰ، معمر، زہری، عبداللہ بن عامر سے روایت ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سواری پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا خواہ اُس کا منہ کسی طرف ہوتا۔

ابو نعیم، شیبان، یحییٰ، محمد بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اُنھیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نفلی نمازیں سواری پر بغیر قبلہ رُخ بھی پڑھ لیا کرتے۔

عبدالاعلیٰ ابن حماد، وُہیب، موسیٰ بن عقبہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سواری پر نماز پڑھ لیتے اور اُسی پر وتر پڑھ لیا کرتے اور بتلاتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح کر لیا کرتے تھے۔

سواری پر اشارے سے نماز پڑھنا

موسیٰ بن اسماعیل، عبدالعزیز بن مسلم، عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سفر میں سواری پر نماز پڑھ لیتے خواہ اُس کا رُخ کسی طرف ہوتا اور اشارہ کرتے۔ حضرت عبداللہ نے ذکر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح کر لیا کرتے تھے۔

فرض نماز کے لیے سواری سے اُترنا

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو

www.alahazratnetwork.org

رَبِيعَةَ اَنَّ عَامِرَ بْنَ رَبِيعَةَ اَخْبَرَهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الرَّاحِلَةِ يُسَبِّحُ يُوْمِئُ بِرَأْسِهِ قِبَلَ اَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِي الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَةِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ سَالِمٌ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُصَلِّيْ عَلٰى دَابَّتِهِ مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُسَافِرٌ مَا يُبَالِيْ حَيْثُ مَا كَانَ وَجْهُهُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ اَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَيُوْتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ اَنَّهُ لَا يُصَلِّيْ عَلَيْهَا الْمَكْتُوْبَةَ ۔

سر کے اشارے سے سواری پر نفل نماز پڑھتے ہوئے دیکھا خواہ سواری کا رخ کسی طرف ہو جاتا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرض نمازوں میں ایسا نہیں کیا کرتے تھے ـــــ لیث، یونس، ابن شہاب، سالم نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب مسافر ہوتے تو رات کے وقت سواری پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے اور پرواہ نہ کرتے خواہ اس کا رخ کسی طرف ہوتا ـــــ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نفل نماز کو سواری پر پڑھ لیتے خواہ اس کا رخ کسی طرف ہوتا اور اسی پر وتر بھی لیکن آپ فرض نماز کو اس (سواری) پر نہیں پڑھا کرتے تھے۔

۱۰۳۲۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُصَلِّيَ الْمَكْتُوْبَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ۔

معاذ بن فضالہ، ہشام، یحییٰ، محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی سواری پر نماز پڑھ لیتے مشرق کی طرف منہ کر کے۔ جب فرض نماز پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو سواری سے نیچے اتر آتے اور قبلہ کی جانب رخ فرما لیتے۔

ف: سواری پر نماز پڑھنے کے بارے میں چند باتیں یاد رکھنا ضروری ہے۔ (۱) نفل نماز چلتی ہوئی سواری پر بھی ہو جاتی ہے خواہ سواری اونٹ، گھوڑا وغیرہ ہو یا ہوائی جہاز اور ریل گاڑی وغیرہ۔ اس صورت میں جدھر سواری کا منہ ہے ادھر منہ کر کے نماز پڑھے قبلہ رو ہونا ضروری نہیں۔ (۲) فرض نماز چلتی ہوئی سواری پر نہیں ہوتی، ہاں ٹھہری ہوئی سواری پر ہو جاتی ہے لیکن قبلہ رو ہونا ضروری ہے ورنہ سواری سے اتر کر نماز پڑھے۔ (۳) نماز وتر چلتی ہوئی سواری پر پڑھنے منسوخ ہیں۔ ان کا حکم اب فرضوں جیسا ہے (۴) اس حالت میں مؤکدہ سنتوں کا حکم فرضوں کے ساتھ اور غیر مؤکدہ نوافل کے ساتھ ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ

www.alahazratnetwork.org

پارہ — ۵

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

باب ۷۰۳ صَلَاۃِ التَّطَوُّعِ عَلَی الْحِمَارِ

۱۰۳۳ — حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا ھَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ سِیْرِیْنَ قَالَ اسْتَقْبَلْنَا اَنَسًا حِیْنَ قَدِمَ مِنَ الشَّامِ فَلَقِیْنَاہُ بِعَیْنِ التَّمْرِ فَرَاَیْتُہٗ یُصَلِّیْ عَلٰی حِمَارٍ وَّوَجْھُہٗ مِنْ ذَا الْجَانِبِ یَعْنِیْ عَنْ یَّسَارِ الْقِبْلَۃِ فَقُلْتُ رَاَیْتُکَ تُصَلِّیْ لِغَیْرِ الْقِبْلَۃِ فَقَالَ لَوْلَا اَنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَلَہٗ لَمْ اَفْعَلْہُ رَوَاہُ ابْنُ طَھْمَانَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔

گدھے پر نفل نماز پڑھنا

انس بن سیرین سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا استقبال کیا جبکہ وہ شام سے آرہے تھے۔ پس ہم ان سے عین التمر کے پاس ملے پس میں نے انھیں گدھے پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور رُخ کسی اور طرف تھا یعنی قبلہ سے بائیں جانب۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں نے آپ کو قبلہ رُخ کے علاوہ نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ فرمایا کہ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی نہ کرتا — روایت کیا اسے ابن طہمان، حجاج، انس بن سیرین، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

باب ۷۰۴ مَنْ لَّمْ یَتَطَوَّعْ فِی السَّفَرِ دُبُرَ الصَّلٰوۃِ وَقَبْلَھَا ۔

۱۰۳۴ — حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ وَھْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنَّ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ حَدَّثَہٗ قَالَ سَافَرَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا فَقَالَ صَحِبْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَرَہٗ یُسَبِّحُ فِی السَّفَرِ وَقَالَ اللّٰہُ جَلَّ ذِکْرُہٗ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ ۔

جو سفر میں نماز کے بعد اور پہلے نوافل نہ پڑھے۔

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، عمر بن محمد، حفص بن عاصم سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سفر کیا تو فرمایا، میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ (سفر میں) رہا ہوں لیکن میں نے سفر کے دوران آپ کو نوافل پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے (۳۳ : ۲۱)

۱۰۳۵ — حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عِیْسَی بْنِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ اَنَّہٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَانَ لَا یَزِیْدُ فِی السَّفَرِ عَلٰی رَکْعَتَیْنِ وَاَبَا بَکْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ کَذٰلِکَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ ۔

عیسیٰ بن حفص بن عاصم کا بیان ہے کہ میرے والد ماجد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا ہوں تو آپ سفر میں دو رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے نیز حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی اسی طرح کیا کرتے۔

www.alahazratnetwork.org

باب ۷۰۵ مَنْ تَطَوَّعَ فِي السَّفَرِ فِي غَيْرِ دُبُرِ الصَّلَوَاتِ وَقَبْلَهَا وَرَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي السَّفَرِ ۔

جس نے سفر میں نماز کے بعد اور اُس سے پہلے نوافل پڑھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سفر میں فجر کی دُو رکعتیں پڑھیں ۔

۱۰۳۶ ـ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ مَا أَنْبَأَنَا أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الضُّحَى غَيْرُ أُمِّ هَانِئٍ ذَكَرَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِي بَيْتِهَا فَصَلَّى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فَمَا رَأَيْتُهُ صَلَّى صَلَاةً أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى السُّبْحَةَ بِاللَّيْلِ فِي السَّفَرِ عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ ۔

ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سوا ہمیں کسی ایک نے بھی نہیں بتایا کہ اُس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نمازِ چاشت پڑھتے ہوئے دیکھا۔ اُنھوں نے بیان کیا کہ فتح مکّہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے کاشانۂ اقدس میں غسل فرمایا اور آٹھ رکعتیں پڑھیں۔ میں نے آپ کو کوئی اور نماز اتنی ہلکی پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر رکوع اور سجدے پورے کیے ــــ لیث، یونس، ابن شہاب، عبداللہ بن عامر سے روایت ہے کہ اُن کے والدِ محترم نے اُنھیں خبر دی اُنھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سفر کے دوران رات کے وقت سواری کی پیٹھ پر نوافل پڑھتے ہوئے دیکھا خواہ اُس کا رُخ کسی طرف ہو جاتا۔

۱۰۳۷ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَبِّحُ عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ يُومِئُ بِرَأْسِهِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ ۔

ابوالیمان، شعیب، زہری، سالم بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی سواری کی پیٹھ پر سر کے اشارے سے نوافل پڑھ لیا کرتے خواہ اُس کا رُخ کسی طرف ہوتا اور حضرت ابن عمر بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

ف: اِس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ دورانِ سفر بھی نفل پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معمول تھا لہٰذا جو حضرات دورانِ سفر صرف فرضوں کا پڑھنا ضروری بتاتے ہیں کہ باقی نمازوں کی معافی کا اعلان کر دیتے ہیں اُن کی بات درست نہیں ہے۔ دورانِ سفر میں پوری نماز پڑھی جائے۔ ہاں اضطراری حالت میں نفل نماز ترک کی جا سکتی ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ ۔

باب ۷۰۶ الْجَمْعُ فِي السَّفَرِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ ۔

سفر میں مغرب اور عشاء کو جمع کر لینا۔

۱۰۳۸ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، سالم سے روایت ہے کہ اُن کے والدِ محترم نے فرمایا، جب آگے پہنچنے کی جلدی ہوتی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مغرب اور عشاء کو جمع فرما لیا کرتے ــــ ابراہیم بن طہمان، حسین معلّم، یحییٰ بن ابوکثیر، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر و عصر کو جمع کر لیا کرتے اور جب جلدی میں ہوتے تو مغرب اور عشاء کو بھی جمع فرما لیا کرتے ــــ حسین، یحییٰ

www.alahazratnetwork.org

يَجْمَعُ بَيْنَ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ إِذَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ سَيْرٍ وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَعَنْ حُسَيْنٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ وَتَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ وَحَرْبٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ حَفْصٍ عَنْ أَنَسٍ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

بن ابو کثیر، حفص بن عُبید اللہ بن انس سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء کو ملا لیا کرتے۔ متابعت کی ہے اس کی علی بن مبارک نے حرب، یحییٰ، حفص، حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جمع فرمائیں۔

بَابُ ۷۰۷ هَلْ يُؤَذِّنُ أَوْ يُقِيمُ إِذَا جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ ۔

جب مغرب و عشاء کو جمع کریں تو کیا اذان و اقامت کہی جائے!

۱۰۳۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ قَالَ سَالِمٌ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَفْعَلُهُ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ وَيُقِيمُ الْمَغْرِبَ فَيُصَلِّيهَا ثَلَاثًا ثُمَّ يُسَلِّمُ ثُمَّ قَلَّمَا يَلْبَثُ حَتَّى يُقِيمَ الْعِشَاءَ فَيُصَلِّيهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُسَلِّمُ وَلَا يُسَبِّحُ بَيْنَهُمَا بِرَكْعَةٍ وَلَا بَعْدَ الْعِشَاءِ بِسَجْدَةٍ حَتَّى يَقُومَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ ۔

سالم سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب سفر کے دوران پہنچنے کی جلدی ہوتی تو نمازِ مغرب میں تاخیر کر لیتے، یہاں تک کہ اُسے اور نمازِ عشاء کو جمع کر لیتے ـــــ سالم نے فرمایا کہ حضرت عبد اللہ بھی ایسا ہی کرتے کہ جب پہنچنے کی جلدی ہوتی اور مغرب کی اقامت ہوتی تو اُس کی تین رکعتیں پڑھتے پھر سلام پھیر کر تھوڑی دیر ٹھہرتے یہاں تک کہ عشاء کی اقامت کہی جاتی تو دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیتے اور ان کے درمیان کوئی ایک رکعت بھی نہ پڑھتے اور نہ نمازِ عشاء کے بعد یہاں تک کہ آدھی رات کو قیام کرتے۔

۱۰۴۰ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ يَعْنِي الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ۔

اسحاق، عبد الصمد، حرب، یحییٰ، حفص بن عُبید اللہ بن انس نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں ان دونوں نمازوں کو جمع فرما لیا کرتے تھے یعنی نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء کو۔

بَابُ ۷۰۸ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ إِلَى الْعَصْرِ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ فِيهِ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرنا ہو تو ظہر کو عصر تک مؤخر کرے

اس سلسلے میں حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۱۰۴۱ - حَدَّثَنَا حَسَّانُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حسان واسطی، مفضل بن فضالہ، عقیل، ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرتے تو ظہر میں عصر کے

وَسَلَّمَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَاِذَا زَاغَتْ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ ۔

وقت تک تاخیر کر لیتے۔ پھر دونوں کو جمع کر لیتے اور جب ڈھل جاتا تو ظہر کی نماز پڑھ کر پھر سوار ہوتے۔

ف: چونکہ فرمانِ خداوندی ہے۔ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا۔ (۴:۱۰۳) لہٰذا ہر نماز اس کے مقررہ وقت کے اندر پڑھنی ضروری ہے۔ ہاں حج کے دوران مجبوراً نمازوں کو ملانا پڑتا ہے جو فعلِ رسول کے تحت ہے باقی کسی وقت کسی ضرورت یا مجبوری کے تحت دو نمازوں کو ایک نماز کے وقت میں ادا کرنا جائز نہیں ہے۔ اس حدیث میں بھی یہی ہے کہ ظہر کی نماز اس کے آخری وقت میں پڑھی اور عصر کی نماز اس کے ابتدائی وقت میں ادا کی۔ گویا دونوں نمازیں اپنے اپنے وقت کے اندر ادا کی گئیں۔ یہ نہیں ہوا کہ دونوں نمازوں کو ایک ہی نماز کے وقت کے اندر ادا کیا جاتا۔ اس سلسلے میں بعض علماء نے بڑی غلط فہمی پیدا کر رکھی ہے جس کو مٹانے کی غرض سے سرمایۂ ملت کے ایک نگہبان اور چودھویں صدی کے مجدد، امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء) نے اس مسئلے کی بڑی محققانہ اور عدیم المثال تحقیق پیش کرتے ہوئے حاجز البحرین کے نام سے ایک تاریخی رسالہ لکھا تھا۔ یہ رسالہ فتاویٰ رضویہ، جلد دوم کے اندر موجود ہے۔

بَابٌ ۷۰۹ اِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ مَا زَاغَتِ الشَّمْسُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ ۔

۱۰۴۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَاِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ ۔

جب سورج ڈھلنے کے بعد کوچ کرے تو نمازِ ظہر پڑھ کر سوار ہو۔

قتیبہ، مفضل بن فضالہ، عُقَیل، ابنِ شہاب سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرتے تو نمازِ ظہر میں عصر کے وقت تک تاخیر کر لیتے۔ پھر اُترتے اور دونوں کو جمع کر لیتے۔ اگر کوچ کرنے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو نمازِ ظہر پڑھ کر پھر سوار ہوتے۔

بَابٌ ۷۱۰ صَلٰوةِ الْقَاعِدِ ۔

۱۰۴۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِهٖ وَهُوَ شَاكٍ فَصَلّٰى جَالِسًا وَصَلّٰى وَرَاءَهٗ قَوْمٌ قِيَامًا فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ اَنِ اجْلِسُوْا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا

۱۰۴۴ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَقَطَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَرَسٍ فَخُدِشَ اَوْ فَجُحِشَ

بیٹھ کر نماز پڑھنا

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے کاشانۂ اقدس میں نماز پڑھی اور شکایت کے باعث آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھی۔ آپ نے اُنھیں اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا، امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ رکوع کرے تو رکوع کرو اور جب سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ۔

زُہری سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے سے گر پڑے تو آپ کا دایاں پہلو زخمی ہو گیا یا چِھل گیا۔ ہم آپ کی خدمت میں عیادت کی غرض سے حاضر

www.alahazratnetwork.org

شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُودُهُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا قُعُودًا وَقَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ۝

۱۰۴۵ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ أَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَكَانَ مَبْسُورًا قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ قَاعِدًا فَقَالَ إِنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ وَمَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلَّى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ ۝

بَاب ۷۱۱ صَلَاةُ الْقَاعِدِ بِالْإِيمَاءِ ۝

۱۰۴۶ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ وَكَانَ رَجُلًا مَبْسُورًا وَقَالَ أَبُو مَعْمَرٍ مَرَّةً عَنْ عِمْرَانَ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ مَنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ وَمَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلَّى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ نَائِمًا عِنْدِي مُضْطَجِعًا هَاهُنَا

بَاب ۷۱۲ إِذَا لَمْ يُطِقْ قَاعِدًا صَلَّى عَلَى جَنْبٍ وَقَالَ عَطَاءٌ إِنْ لَمْ يَقْدِرْ أَنْ يَتَحَوَّلَ إِلَى الْقِبْلَةِ صَلَّى حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ ۝

۱۰۴۷ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ الْمُكْتِبُ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ بِي

ہوئے تو نماز کا وقت ہو گیا تو آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم نے بھی بیٹھ کر پڑھی فرمایا کہ امام اسی لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تکبیر کہو اور جب رکوع کرے تو رکوع کرو اور جب سر اٹھائے تو سر اٹھاؤ اور جب سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے تو تم رَبَّنَا وَ لَکَ الْحَمْدُ کہو۔

اسحاق بن منصور، روح بن عبادہ، حسین، عبداللہ بن بریدہ، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا — عبدالصمد، ان کے والد ماجد، حسین، ابن بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، جنہیں بواسیر کی شکایت تھی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے متعلق پوچھا تو فرمایا، اگر کھڑا ہو کر پڑھے تو افضل ہے اور جو بیٹھ کر پڑھے تو اسے کھڑا ہونے والے کی نسبت نصف ثواب ہے اور جو لیٹ کر پڑھے تو اسے بیٹھ کر پڑھنے والے کی نسبت نصف ثواب ملے گا۔

بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھنا

عبداللہ بن بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، جنہیں بواسیر تھی اور ایک دفعہ ابو معمر نے فرمایا کہ حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو بیٹھ کر نماز پڑھے۔ فرمایا کہ جو کھڑا ہو کر پڑھے تو افضل ہے اور جو بیٹھ کر پڑھے تو کھڑا ہونے والے سے نصف ثواب ہے اور جو لیٹ کر پڑھے تو اسے بیٹھنے والے سے آدھا ثواب ہے۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ نائماً سے مراد یہاں میرے نزدیک لیٹ کر ہے۔

جب بیٹھ کر نہ پڑھ سکے تو لیٹ کر پڑھ لے۔ عطاء نے فرمایا کہ اگر قبلہ کی طرف منہ نہ کر سکے تو چاہے جدھر منہ کر کے نماز پڑھ لے۔

عبدان، عبداللہ، ابراہیم بن طہمان، حسین مکتب، ابن بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، مجھے بواسیر تھی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز کے متعلق پوچھا فرمایا

بَوَاسِيرُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ ٭

بَابُ ۷۱۳ إِذَا صَلّٰى قَاعِدًا ثُمَّ صَحَّ أَوْ وَجَدَ خِفَّةً تَمَّمَ مَا بَقِيَ وَقَالَ الْحَسَنُ إِنْ شَاءَ الْمَرِيضُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَائِمًا وَرَكْعَتَيْنِ قَاعِدًا ٭

۱۰۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا لَمْ تَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلٰوةَ اللَّيْلِ قَاعِدًا قَطُّ حَتّٰى أَسَنَّ فَكَانَ يَقْرَأُ قَاعِدًا حَتّٰى إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّرْكَعَ قَامَ فَقَرَأَ نَحْوًا مِّنْ ثَلَاثِينَ آيَةً أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً ثُمَّ رَكَعَ ٭

۱۰۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ وَأَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ نَحْوٌ مِّنْ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهَا وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ سَجَدَ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ فَإِذَا قَضٰى صَلَاتَهُ نَظَرَ فَإِنْ كُنْتُ يَقْظٰى تَحَدَّثَ مَعِي وَإِنْ كُنْتُ نَائِمَةً اضْطَجَعَ ٭

بَابُ ۷۱۴ التَّهَجُّدِ بِاللَّيْلِ وَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ ٭

۱۰۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ طَاؤُسٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَ

کر کھڑے ہو کر پڑھا کرو۔ اگر اس کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر اور اگر اس کی طاقت بھی نہ ہو تو اپنی کروٹ پر (یعنی لیٹ کر پڑھ لینا)

جب بیٹھ کر پڑھے پھر تنگی یا مرض میں کمی محسوس کرے

تو باقی نماز کو پوری کرے۔ حسن کا قول ہے کہ اگر مریض چاہے تو دو رکعتیں کھڑا ہو کر اور دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھ لے۔

ہشام بن عروہ کے والد ماجد کو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رات کی نماز بیٹھ کر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا، یہاں تک کہ جب عمر رسیدہ ہو گئے تو بیٹھ کر قرأت کرتے اور جب رکوع میں جانے کا ارادہ ہوتا تو کھڑے ہو جاتے اور تیس یا چالیس آیتوں کے قریب قرأت کر کے پھر رکوع میں جاتے۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، عبداللہ بن یزید اور ابوالنضر مولیٰ عمر بن عبیداللہ، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے اور بیٹھے ہوئے ہی قرأت کرتے۔ جب آپ کی قرأت میں سے تیس یا چالیس آیتوں کے قریب رہ جاتیں تو کھڑے ہو جاتے اور انھیں کھڑے ہو کر پڑھتے پھر رکوع اور سجدہ کرتے۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے۔ جب نماز سے فارغ ہو جاتے تو دیکھتے، اگر میں جاگ رہی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے اور اگر میں سوئی ہوئی ہوتی تو لیٹ جاتے۔

رات کو تہجد پڑھنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اور رات کے کچھ حصے میں تہجد پڑھو، یہ خاص تمہارے لیے زیادہ ہے (۱۷: ۷۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو تہجد پڑھنے کھڑے ہوتے تو کہتے: اے اللہ سب تعریفیں تیرے لیے ہیں تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا قائم رکھنے والا ہے تیرے لیے سب تعریفیں ہیں اور آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کی بادشاہی تیرے لیے ہے اور

www.alahazratnetwork.org

لَكَ الْحَمْدُ لَكَ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ
وَلَكَ الْحَمْدُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ
الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ
حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَّمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ
اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ
وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا
اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ
اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَوْلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَ عَبْدُ
الْكَرِيْمِ اَبُوْ اُمَيَّةَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ سُفْيَانُ
قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِيْ مُسْلِمٍ سَمِعَهٗ مِنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

بَاب ۷۵۱ فَضْلِ قِيَامِ اللَّيْلِ ۔

۱۰۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَّحَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ
عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيْ حَيٰوةِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاٰى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلٰى رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَنَّيْتُ اَنْ اَرٰى رُؤْيَا فَاَقُصَّهَا عَلٰى
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ غُلَامًا شَابًّا
وَّكُنْتُ اَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُ فِي النَّوْمِ كَاَنَّ مَلَكَيْنِ اَخَذَانِيْ
فَذَهَبَا بِيْ اِلَى النَّارِ فَاِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ وَ
اِذَا لَهَا قَرْنَانِ وَاِذَا فِيْهَا اُنَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ
اَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ قَالَ فَلَقِيَنَا مَلَكٌ
اٰخَرُ فَقَالَ لِيْ لَمْ تُرَعْ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى حَفْصَةَ
فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ
فَكَانَ بَعْدُ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ اِلَّا قَلِيْلًا ۔

سب تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں، تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا نور ہے اور تیرے ہی لیے سب تعریفیں ہیں اور تو برحق ہے تیرا وعدہ برحق ہے، تیرا دیدار برحق ہے، تیرا کلام برحق ہے، جنت برحق ہے دوزخ برحق ہے، نبی سارے برحق ہیں، محمد مصطفیٰ برحق ہے اور قیامت برحق ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے حضور گردن جھکا دی، تجھ پر ایمان لایا، تجھ پر بھروسہ کیا، تیری طرف متوجہ ہوا، تیری خاطر جھگڑا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا، پس مجھے بخش دے جو میں نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا اور جو چھپا کر کیا اور جو علانیہ کیا۔ تو ہی سب سے پہلے ہے اور تو ہی سب کے بعد ہے، نہیں ہے کوئی معبود مگر تو اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں سفیان، عبدالکریم ابو امیہ، اور نہیں ہے طاقت اور قوت مگر اللہ کے ساتھ۔ سفیان، سلیمان بن ابو مسلم، طاؤس، حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

رات کے قیام کی فضیلت

سالم سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں جب کوئی خواب دیکھتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور بیان کرتا۔ مجھے بھی تمنا ہوئی کہ کوئی خواب دیکھوں اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کروں۔ میں ان دنوں نوجوان لڑکا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مسجد کے اندر سویا کرتا تھا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ دو فرشتوں نے مجھے پکڑ لیا اور مجھے جہنم کی طرف لے گئے۔ وہ کنوئیں کی طرح پیچ دار تھی اور اس کے دو ستون تھے اس میں کچھ لوگ ایسے بھی تھے جنہیں میں جانتا ہوں۔ پس میں کہنے لگا میں جہنم سے اللہ کی پناہ لیتا ہوں۔ پھر ہمیں ایک دوسرا فرشتہ ملا۔ اس نے مجھ سے کہا کہ نہ ڈرو۔ میں نے یہ خواب حضرت حفصہ سے بیان کیا فرمایا کہ عبداللہ اچھا آدمی ہے، کیا ہی اچھا ہو کہ وہ رات کو نماز پڑھا کرے۔ اس کے بعد وہ رات کو نہیں سوتے تھے مگر تھوڑی دیر۔

www.alahazratnetwork.org

باب ٧١٦ طُوْلِ السُّجُوْدِ فِيْ قِيَامِ

١٠٥٢ - حدثنا ابو اليمان قال اخبرنا شعيب عن الزهري قال اخبرني عروة ان عائشة رضي الله عنها اخبرته ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي احدى عشرة ركعة كانت تلك صلاته يسجد السجدة من ذلك قدر ما يقرأ احدكم خمسين آية قبل ان يرفع رأسه ويركع ركعتين قبل صلاة الفجر ثم يضطجع على شقه الايمن حتى يأتيه المنادي للصلوة۔

رات کے قیام میں لمبے سجدے کرنا

ابوالیمان، شعیب، زہری، عروہ سے روایت ہے کہ انھیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور اپنی اس نماز میں آپ سجدے ایسے کرتے جتنی دیر میں تم میں سے کوئی پچاس آیتیں پڑھے، اس سے پہلے کہ وہ اپنا سر اٹھائے اور آپ نماز فجر سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے اور پھر اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن حاضر بارگاہ ہو کر آپ کو نماز کی اطلاع دیتا۔

باب ٧١٧ ترك القيام للمريض

١٠٥٣ - حدثنا ابو نعيم قال حدثنا سفيان عن الاسود قال سمعت جندبا يقول اشتكى النبي صلى الله عليه وسلم فلم يقم ليلة او ليلتين۔

١٠٥٤ - حدثنا محمد بن كثير قال اخبرنا سفيان عن الاسود بن قيس عن جندب بن عبد الله رضي الله عنه قال احتبس جبريل عليه السلام على النبي صلى الله عليه وسلم فقالت امرأة من قريش ابطأ عليه شيطانه فنزلت والضحى والليل اذا سجى ما ودعك ربك وما قلى۔

مریض کا قیامِ لیل کو ترک کرنا

ابونعیم، سفیان، اسود سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو ایک یا دو راتیں قیام نہ فرمایا۔

اسود بن قیس سے روایت ہے کہ حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کچھ دن رُکے رہے تو قریش کی ایک عورت نے کہا، ان کا شیطان ان سے تنگ آگیا ہے۔ پس وحی نازل ہوئی "چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ ڈالے کہ تمھیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا نہ مکروہ جانا (۹۳: ۱ تا ۳)"

باب ٧١٨ تحريض النبي صلى الله عليه وسلم على صلوة الليل والنوافل من غير ايجاب وطرق النبي صلى الله عليه وسلم فاطمة وعليا عليهما السلام ليلة للصلوة

١٠٥٥ - حدثنا ابن مقاتل اخبرنا عبد الله اخبرنا معمر عن الزهري عن هند بنت الحارث عن ام سلمة رضي الله عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم استيقظ ليلة فقال سبحان الله ماذا انزل الليلة من الفتنة ماذا انزل من الخزائن من يوقظ صواحب الحجرات يا رب كاسية في الدنيا عارية في الآخرة۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رات کی نماز اور نوافل کی ترغیب دینا بغیر واجب قرار دئے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ اور حضرت علی علیہما السلام کو رات کی نماز کے لیے جگایا۔

ابن مقاتل، عبداللہ، معمر، زہری، ہند بنت حارث نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رات بیدار ہوئے تو فرمایا۔ آج رات کتنے فتنے نازل کیے گئے ہیں اور کتنے خزانے اتارے گئے ہیں۔ ہے کوئی جو ان حجرے والی عورتوں کو جگائے دنیا میں کتنی ہی ملبوس ہونے والی عورتیں آخرت میں ننگی ہوں گی۔

www.alahazratnetwork.org

ف: اس حدیث سے تین باتیں معلوم ہو رہی ہیں۔ پہلی بات یہ کہ فتنوں اور رحمتِ الٰہیہ کے خزانوں کو نازل ہوتے ہوئے کوئی نہیں دیکھ سکتا کیونکہ یہ نظر آنے والی چیزیں نہیں ہیں۔ لیکن نگاہِ مصطفیٰ سے وہ بھی پوشیدہ نہیں اور آپ انہیں بھی نازل ہوتے ہوئے دیکھ لیا کرتے تھے۔ دوسری بات یہ کہ شب بیداری آپ کو بہت مرغوب تھی جس کی آپ ترغیب دیا کرتے تھے۔ تیسری بات یہ کہ عورتیں اگر ایسا لباس پہنیں جس میں اُن کے جسم کی ہیئت نظر آئے۔ خواہ باریک ہونے کے باعث یا تنگ ہونے کی وجہ سے تو وہ قیامت میں ننگی ہوں گی۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

۱۰۵۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَلِیُّ بْنُ حُسَیْنٍ اَنَّ حُسَیْنَ بْنَ عَلِیٍّ اَخْبَرَہٗ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَرَقَہٗ وَفَاطِمَۃَ بِنْتَ النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَیْلَۃً فَقَالَ اَلَا تُصَلِّیَانِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنْفُسُنَا بِیَدِ اللّٰہِ فَاِذَا شَاءَ اَنْ یَّبْعَثَنَا بَعَثَنَا فَانْصَرَفَ حِیْنَ قُلْنَا ذٰلِکَ وَلَمْ یَرْجِعْ اِلَیَّ شَیْئًا ثُمَّ سَمِعْتُہٗ وَھُوَ مُوَلٍّ یَضْرِبُ فَخِذَہٗ وَھُوَ یَقُوْلُ وَکَانَ الْاِنْسَانُ اَکْثَرَ شَیْءٍ جَدَلًا۔

حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رات اُن کے اور فاطمہ علیہا السلام کے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ کیا تم دونوں نماز نہیں پڑھتے؟ میں عرض گزار ہُوا کہ یا رسول اللہ! ہماری جانیں اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہیں، جب وہ ہمیں اُٹھانا چاہے تو اُٹھ جاتے ہیں۔ جب ہم نے یہ کہا تو آپ لوٹ گئے اور ہماری طرف بالکل متوجہ نہ ہوئے۔ پھر میں نے سُنا کہ آپ ران پر ہاتھ مار کر فرما رہے تھے۔ اور انسان سب سے بڑھ کر جھگڑالو ہے (۱۸: ۵۴)

۱۰۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ اِنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیَدَعُ الْعَمَلَ وَھُوَ یُحِبُّ اَنْ یَّعْمَلَ بِہٖ خَشْیَۃَ اَنْ یَّعْمَلَ بِہِ النَّاسُ فَیُفْرَضَ عَلَیْھِمْ وَمَا سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُبْحَۃَ الضُّحٰی قَطُّ وَاِنِّیْ لَاُسَبِّحُھَا۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی عمل کو ترک کر دیتے حالانکہ اُس کا کرنا آپ کو محبوب ہوتا۔ اس ڈر سے کہ لوگ اس کام کو کریں گے تو اُن پر فرض کر دیا جائے گا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ چاشت بالکل نہیں پڑھی (پابندی سے) لیکن میں اُسے پڑھتی ہوں۔

۱۰۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی ذَاتَ لَیْلَۃٍ فِی الْمَسْجِدِ فَصَلّٰی بِصَلَاتِہٖ نَاسٌ ثُمَّ صَلّٰی مِنَ الْقَابِلَۃِ فَکَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوْا مِنَ اللَّیْلَۃِ الثَّالِثَۃِ اَوِ الرَّابِعَۃِ فَلَمْ یَخْرُجْ اِلَیْھِمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَاَیْتُ الَّذِیْ صَنَعْتُمْ وَلَمْ یَمْنَعْنِیْ مِنَ الْخُرُوْجِ اِلَیْکُمْ اِلَّا اَنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَیْکُمْ وَذٰلِکَ فِیْ رَمَضَانَ۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، عروہ بن زبیر نے اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز پڑھی تو لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر آپ نے اگلی رات نماز پڑھی تو لوگ اور زیادہ ہو گئے۔ پھر تیسری یا چوتھی رات بھی اکٹھے ہوئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کی طرف تشریف نہ لائے۔ جب صبح ہوئی تو فرمایا۔ میں نے دیکھا جو تم نے کیا اور مجھے تمہارے پاس آنے سے نہیں روکا مگر اس اندیشے نے کہ یہ تم پر فرض کر دی جائے گی اور یہ رمضان المبارک کا واقعہ ہے۔

www.alahazratnetwork.org

ف : اس حدیث سے واضح ہو رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ دو یا تین روز نماز مسجد میں پڑھی جس میں بعض صحابۂ کرام بھی آپ کے پیچھے آ پڑھتے تھے ، وہ نماز تہجد تھی اسے خواہ مخواہ نمازِ تراویح ثابت کرنے اور پھر تراویح کی آٹھ رکعتیں منوانے پر زور لگانا درست نہیں ہے یہ اُن حضرات کی ایسی کاوش ہے جس کی تائید ان لوگوں سے پہلے اُمتِ محمدیہ کے کسی فریق نے بھی نہیں کی ۔ تراویح کا معاملہ الگ ہے جو اگرچہ سُنّت سے ثابت ہے لیکن اُس کا مسجد میں باجماعت پڑھنا ، ہمیشہ پڑھنا اور بالاتفاق بیس رکعت پڑھنا ، یہ خلفائے راشدین اور صحابہ کرام کی سنّت ہے ۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

بَابٌ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَرِمَ قَدَمَاهُ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَتّٰى تَفَطَّرَ قَدَمَاهُ وَالْفُطُوْرُ الشُّقُوْقُ اِنْفَطَرَتْ اِنْشَقَّتْ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قیام کہ پیروں پر ورم آجاتا ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ، یہاں تک کہ قدم مبارک پھٹ جاتے ۔ اَلْفُطُوْرُ یعنی اَلشُّقُوْقُ جیسے اِنْفَطَرَتْ سے اِنْشَقَّتْ ہے ۔

۱۰۵۸ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَقُوْمُ لِيُصَلِّيَ حَتّٰى تَرِمَ قَدَمَاهُ اَوْ سَاقَاهُ فَيُقَالُ لَهٗ فَيَقُوْلُ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا ۔

زیاد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھنے کھڑے ہوتے تو آپ کے پیروں یا پنڈلیوں پر ورم آجاتا ۔ آپ سے کہا جاتا تو فرماتے ، کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں ؟

بَابٌ مَنْ نَامَ عِنْدَ السَّحَرِ

جو صبح کے وقت سوئے

۱۰۵۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّ عَمْرَو بْنَ اَوْسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ صَلَاةُ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوٗدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهٗ وَيَنَامُ سُدُسَهٗ وَيَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا ۔

علی بن عبداللہ ، سفیان ، عمرو بن دینار ، عمرو بن اوس سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اُنھیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا ، اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پیاری نماز حضرت داؤد علیہ السلام والی ہے اور سب سے پیارا روزہ صیامِ داؤد ہے ۔ وہ نصف رات تک سوتے اور ایک تہائی رات قیام کرتے اور پھر چھٹا حصہ سوتے نیز وہ ایک روز روزہ رکھا کرتے اور ایک روز چھوڑ دیا کرتے ۔

۱۰۶۰ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَشْعَثَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوْقًا قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَيُّ الْعَمَلِ كَانَ اَحَبَّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الدَّائِمُ قُلْتُ مَتٰى كَانَ يَقُوْمُ قَالَتْ يَقُوْمُ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ ۔

مسروق سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کونسا عمل زیادہ محبوب تھا ۔ فرمایا کہ جو ہمیشہ کیا جائے ۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ کب قیام فرماتے ؟ فرمایا کہ اُس وقت قیام فرماتے جب مرغ کی اذان سُنتے ۔

۱۰۶۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَشْعَثِ قَالَ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ قَامَ

محمد بن سلام ، ابو الاحوص سے روایت ہے کہ اشعث نے فرمایا ۔ آپ جب مرغ کی اذان سنتے تو کھڑے ہو جاتے اور نماز پڑھتے ۔

www.alahazratnetwork.org

فَصَلّٰى ۔

١٠٦٢ - حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ ذَكَرَ اَبِيْ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا اَلْفَاهُ السَّحَرُ عِنْدِيْ اِلَّا نَائِمًا تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

بَاب ۷۲۱ مَنْ تَسَحَّرَ فَلَمْ يَنَمْ حَتّٰى صَلَّى الصُّبْحَ ۔

١٠٦٣ - حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَسَحَّرَا فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سَحُوْرِهِمَا قَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى قُلْنَا لِاَنَسٍ كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سُحُوْرِهِمَا وَدُخُوْلِهِمَا فِي الصَّلٰوةِ قَالَ كَقَدْرِ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِيْنَ اٰيَةً ۔

بَاب ۷۲۲ طُوْلِ الْقِيَامِ فِيْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ

١٠٦٤ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتّٰى هَمَمْتُ بِاَمْرِ سَوْءٍ قُلْنَا وَمَا هَمَمْتَ قَالَ هَمَمْتُ اَنْ اَقْعُدَ وَاَذَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

١٠٦٥ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ ۔

بَاب ۷۲۳ كَيْفَ كَانَ صَلٰوةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَمْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ۔

١٠٦٦ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ

موسیٰ بن اسماعیل، ابراہیم بن سعد، ان کے والد ماجد، ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں نے بوقت سحر آپ کو اپنے پاس نہیں پایا مگر سوئے ہوئے یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو۔

جس نے سحری کھائی اور نہ سویا یہاں تک کہ صبح کی نماز پڑھی۔

یعقوب بن ابراہیم، روح، سعید، قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سحری کھائی۔ جب دونوں سحری کھا کر فارغ ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔ ہم (قتادہ وغیرہ) نے حضرت انس سے کہا کہ ان کے سحری سے فارغ ہونے اور نماز شروع کرنے میں کتنا وقفہ تھا؟ فرمایا کہ جتنی دیر میں آدمی پچاس آیتیں پڑھے۔

رات کی نماز میں طویل قیام کرنا

ابووائل سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک رات میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ برابر کھڑے رہے یہاں تک کہ میں نے برا ارادہ کیا۔ ہم نے کہا کہ کیا ارادہ کیا؟ فرمایا۔ میں نے ارادہ کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بیٹھ جاؤں۔

حفص بن عمر، خالد بن عبداللہ، حصین، ابووائل نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کے وقت تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے منہ کو مسواک سے صاف کر لیا کرتے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کیسی تھی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں کتنی نماز پڑھا کرتے تھے؟

ابوالیمان، شعیب، زہری، سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت

www.alahazratnetwork.org

الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ قَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ ۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ رات کی نماز کس طرح ہے فرمایا کہ دو دو رکعتیں اور جب تمہیں صبح ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت کے ساتھ وتر بنا لو ۔

۱۰۶۷ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ صَلٰوةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يَعْنِي بِاللَّيْلِ ۔

مسدد، یحیٰی، شعبہ، ابو جمرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز تیرہ رکعتیں ہوتی تھی یعنی رات میں ۔

۱۰۶۸ ۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ سَبْعٌ وَتِسْعٌ وَإِحْدٰى عَشْرَةَ سِوٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ۔

اسحاق، عبید اللہ، اسرائیل، ابو حصین، یحیٰی بن وثاب، مسروق سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو فرمایا ۔ سات اور نو اور گیارہ رکعتیں، فجر کی دو رکعتوں کے علاوہ ۔

۱۰۶۹ ۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى قَالَ أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا الْوِتْرُ وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ ۔

عبید اللہ بن موسیٰ، حنظلہ، قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے جن میں وتر اور فجر کی دو رکعتیں بھی ہوتیں ۔

ف : شروع میں وتر کے بارے میں یہی معمول تھا کہ تہجد کی نماز پڑھ کر اس کے ساتھ وتر کی ایک رکعت ملا کر سب کو وتر بنا لیا جاتا تھا ۔ اس وقت دیگر نوافل کی طرح نمازِ وتر بھی نفلی نماز شمار ہوتی تھی ۔ اسی لیے وتر کی رکعتیں روایات میں مختلف آئی ہیں ۔ اس روایت کی رو سے وتر کی تین رکعتیں ثابت ہوتی ہیں یعنی تہجد کی آٹھ رکعتیں، وتر کی تین رکعتیں اور سنتِ فجر کی دو رکعتیں ۔ آخر میں وتر کی نماز نفلی نہیں بلکہ فرضوں سے ملحق یعنی واجب قرار پائی اور وتر کی تین رکعتیں پڑھی جاتی تھیں ، جیسا کہ دیگر روایات سے ثابت ہے ۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ ۔

بَابٌ ۲۴۷ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ وَنَوْمِهِ وَمَا نُسِخَ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ

وَقَوْلِهِ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا نِصْفَهُ أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيلًا إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْأً وَأَقْوَمُ قِيلًا إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا وَقَوْلُهُ عَلِمَ أَنْ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رات کو قیام کرنا اور سونا اور جو رات کے قیام سے منسوخ ہوا ۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے : "اے جھرمٹ مارنے والے ! رات میں قیام فرماؤ ۔ آدھی رات یا اس سے کچھ کم کرو یا اس پر کچھ بڑھاؤ اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو ۔ بے شک عنقریب ہم تم پر ایک بھاری بات ڈالیں گے ۔ بے شک رات کا اٹھنا وہ زیادہ دباؤ ڈالتا ہے اور بات خوب سیدھی نکلتی ہے ۔ بے شک دن میں تو تم کو بہت سے کام ہیں ۔ ــــــ اُسے معلوم ہے کہ اے مسلمانو !

www.alahazratnetwork.org

لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ
مِنَ الْقُرْاٰنِ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى وَ
اٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ
فَضْلِ اللّٰهِ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا وَمَا
تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ
هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُمَا نَشَاَ قَامَ بِالْحَبَشِيَّةِ وِطَاءً قَالَ
مُوَاطَاةُ الْقُرْاٰنِ اَشَدُّ مُوَافَقَةً لِّسَمْعِهٖ وَبَصَرِهٖ
وَقَلْبِهٖ لِيُوَاطِئُوْا لِيُوَافِقُوْا ؕ

۱۰۷۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ
مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى نَظُنَّ اَنْ لَّا يَصُوْمَ مِنْهُ وَيَصُوْمُ حَتّٰى
نَظُنَّ اَنْ لَّا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا وَّكَانَ لَا تَشَاءُ اَنْ تَرَاهُ
مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْتَهٗ وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَيْتَهٗ
تَابَعَهٗ سُلَيْمَانُ وَاَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ حُمَيْدٍ ؕ

بَابٌ ۷۲۵ عَقْدِ الشَّيْطَانِ عَلٰى قَافِيَةِ الرَّاْسِ اِذَا لَمْ يُصَلِّ بِاللَّيْلِ ؕ

۱۰۷۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَاْسِ اَحَدِكُمْ اِذَا هُوَ
نَامَ ثَلٰثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ
فَارْقُدْ فَاِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ
تَوَضَّاَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ صَلّٰى انْحَلَّتْ عُقَدُهٗ
فَاَصْبَحَ نَشِيْطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَاِلَّا اَصْبَحَ خَبِيْثَ
النَّفْسِ كَسْلَانَ ؕ

تم سے رات کا شمار نہ ہو سکے گا تو اُس نے اپنے کرم سے تم پر رجوع فرمائی اب قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اتنا پڑھو۔ اُسے معلوم ہے کہ عنقریب کچھ تم میں سے بیمار ہوں گے اور کچھ زمین میں سفر کریں گے، اللہ کا فضل تلاش کرنے اور کچھ اللہ کی راہ میں لڑتے ہوں گے۔ تو جتنا قرآن میسر ہو پڑھو اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو اچھا قرض دو اور اپنے لیے جو بھلائی آگے بھیجو گے اُسے اللہ کے پاس بہتر اور بڑے ثواب کی پاؤ گے" حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نَشَاَ حبشہ کی زبان میں ٹھہرنے کو کہتے ہیں اور وِطَاءً سے مراد مُوَاطَاةُ الْقُرْاٰنِ یعنی کان آنکھ اور دل سے زیادہ موافقت رکھنے والا۔ لِيُوَاطِئُوْا سے لِيُوَافِقُوْا۔ مراد ہے۔

حمید سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی مہینے میں روزے چھوڑتے تو ہم گمان کرتے کہ اس میں روزے نہیں رکھیں گے اور روزے رکھنے لگتے تو ہم گمان کرتے کہ اب اس میں سے ایک بھی نہیں چھوڑیں گے اور تم اگر آپ کو رات کے وقت نماز پڑھتے ہوئے دیکھنا چاہتے تو دیکھ لیتے اور اگر سویا ہوا دیکھنا چاہتے تو دیکھ لیتے ــــــ متابعت کی اس کی سلیمان اور ابو خالد الاحمر نے حمید سے۔

جب رات کو نماز نہ پڑھے تو شیطان کا گدی پر گرہ لگا دینا۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی سوئے تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے اور ہر گرہ پر پھونک مارتا ہے کہ سو جا ابھی بہت رات باقی ہے۔ اگر وہ جاگ اٹھے اور اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ اگر وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اگر نماز پڑھے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور صبح کے وقت وہ خوش و خرم اور ہشاش بشاش ہوتا ہے ورنہ صبح کے وقت طبیعت اُچاٹ اور افسردہ ہوتا ہے۔

www.alahazratnetwork.org

١٠٧٢ - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّؤْيَا قَالَ أَمَّا الَّذِي يُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ فَإِنَّهُ يَأْخُذُ الْقُرْاٰنَ فَيَرْفُضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوبَةِ.

مؤمل بن ہشام، اسماعیل، عوف، ابو رجاء، اسماعیل، عوف، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب کے بارے میں فرمایا: جس کا سر پتھر سے کچلا جائے تو یہ وہ شخص ہے جو قرآن مجید کو یاد کرتا ہے اور پھر اُسے چھوڑ دیتا ہے اور فرض نماز کو چھوڑ کر سو جاتا ہے۔

بَابٌ ٢٦ إِذَا نَامَ وَلَمْ يُصَلِّ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ.

جو نماز پڑھے بغیر سو جائے تو شیطان اُس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے۔

١٠٧٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقِيلَ مَا زَالَ نَائِمًا حَتّٰى أَصْبَحَ مَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَقَالَ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ.

مسدد، ابو الاحوص، منصور، ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور ایک شخص کا ذکر ہوا تو کہا گیا کہ وہ ہمیشہ صبح تک سویا رہتا ہے اور نماز کے لیے نہیں اُٹھتا۔ فرمایا کہ اُس کے کان میں شیطان پیشاب کر دیتا ہے۔

بَابٌ ٢٧ الدُّعَاءِ وَالصَّلٰوةِ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ وَقَالَ كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ أَيْ مَا يَنَامُونَ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ.

رات کے آخری حصے میں دعا کرنا اور نماز پڑھنا۔

ارشادِ ربانی ہے، "وہ رات کو کم سوتے ہیں" یہ مَا یَنَامُوْنَ کا مترادف ہے۔ "اور سحر کے وقت استغفار کرتے ہیں"

١٠٧٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَأَبِي عَبْدِ اللهِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ يَقُولُ مَنْ يَّدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَّسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ.

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، ابن شہاب، ابو سلمہ اور ابو عبداللہ الاغر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ہمارا رب تبارک و تعالیٰ ہر رات کو آسمان دنیا کی طرف نزولِ اجلال فرماتا ہے جب کہ رات کا تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے اور فرماتا ہے۔ ہے کوئی جو مجھ سے دعا کرے کہ اُس کی دعا کو قبول کروں۔ ہے کوئی جو مجھ سے سوال کرے کہ اُسے دوں۔ ہے کوئی جو مجھ سے معافی چاہے کہ اُسے بخش دوں۔

بَابٌ ٢٨ مَنْ نَامَ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَأَحْيَا اٰخِرَهُ وَقَالَ سَلْمَانُ لِأَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا نَمْ فَلَمَّا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ قَالَ قُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلْمَانُ.

جو رات کے پہلے حصے میں سوئے اور آخری میں جاگے

حضرت سلمان نے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا، سو جاؤ۔ اور جب رات کا آخری حصہ ہوا تو کہا، کھڑے ہو جاؤ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، سلمان نے ٹھیک کہا۔

www.alahazratnetwork.org

١٠٧٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ صَلٰوةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ يَنَامُ أَوَّلَهُ وَيَقُومُ آخِرَهُ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَرْجِعُ إِلٰى فِرَاشِهِ فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَثَبَ فَإِنْ كَانَ بِهِ حَاجَةٌ اغْتَسَلَ وَإِلَّا تَوَضَّأَ وَخَرَجَ۔

ابوالولید، شعبہ، سلیمان، شعبہ، ابو اسحاق، اسود سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رات کی نماز کیسی تھی؟ فرمایا کہ حضور پہلے حصے میں سوتے اور آخری حصے میں کھڑے ہو کر نماز پڑھتے۔ پھر اپنے بستر کی طرف لوٹتے جب مؤذن اذان کہتا تو اٹھتے اور اگر حاجت ہوتی تو غسل کرتے ورنہ وضو کر کے تشریف لے جاتے۔

باب ٧٢٩ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رمضان وغیرہ میں رات کا قیام۔

١٠٧٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي۔

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، سعید بن ابو سعید مقبری، ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رمضان المبارک میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کیسی ہوتی تھی؟ انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے، چار رکعتیں پڑھتے تو اُن کے ادا کرنے کی خوبصورتی اور لمبائی کے متعلق کچھ نہ پوچھو۔ پھر تین رکعتیں پڑھتے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ فرمایا: اے عائشہ! بے شک میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن دل نہیں سوتا۔

ف: اس حدیث سے ثابت ہو رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تہجد کی زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعتیں پڑھی ہیں اور اُن کے بعد جو تین رکعتیں پڑھتے تھے وہ نمازِ وتر ہوتی تھی۔ ان تہجد کی آٹھ رکعتوں کو تراویح بتانا نِرا مغالطہ ہے۔ یہ آٹھ رکعتیں تو وہ ہیں جو رمضان اور غیر رمضان جملہ مہینوں میں پڑھی جاتی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معمول بنا کر نمازِ تراویح تو پڑھی یا پڑھائی ہی نہیں ہے۔ نیز یہ بات بھی اس حدیث سے معلوم ہوئی کہ سوتے میں بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دل نہیں سوتا تھا یعنی آپ خواب کی حالت میں بھی اپنے اور امت کے حالات سے بے خبر نہیں ہوتے تھے۔ لہٰذا بیداری کے اوقات کا تو پوچھنا ہی کیا۔ معلوم ہوا کہ آپ ہر حالت میں شانِ یکتائی رکھتے تھے۔ یعنی آپ کی ہر حالت ہی نرالی تھی۔

١٠٧٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ جَالِسًا حَتّٰى

محمد بن مثنیٰ، یحییٰ بن سعید، ہشام کو ان کے والد ماجد نے خبر دی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے نہیں دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کی نماز میں ذرا بھی قراءت بیٹھ کر پڑھتے مگر جب عمر زیادہ ہو گئی تو بیٹھ کر قراءت کرنے لگے اور جب

www.alahazratnetwork.org

إِذَا كَبِرَ قَرَأَ جَالِسًا فَإِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ السُّورَةِ ثَلَاثُونَ أَوْ أَرْبَعُونَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهُنَّ ثُمَّ رَكَعَ ۔

بَابٌ ٣٠ فَضْلِ الطُّهُورِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَفَضْلِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

١٠٧٨ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجٰى عِنْدِي أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُورًا فِي سَاعَةِ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُورِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أُصَلِّيَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ دَفَّ نَعْلَيْكَ يَعْنِي تَحْرِيكَ ۔

بَابٌ ٣١ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّشْدِيدِ فِي الْعِبَادَةِ ۔

١٠٧٩ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا حَبْلٌ مَمْدُودٌ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هٰذَا الْحَبْلُ قَالُوا هٰذَا حَبْلٌ لِزَيْنَبَ فَإِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حُلُّوهُ لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ فَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ ، قَالَ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ عِنْدِي امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ قُلْتُ فُلَانَةُ لَا تَنَامُ بِاللَّيْلِ تُذْكَرُ مِنْ صَلٰوتِهَا فَقَالَ مَهْ عَلَيْكُمْ مَا تُطِيقُونَ مِنَ الْأَعْمَالِ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوا ۔

بَابٌ ٣٢ مَا يُكْرَهُ مِنْ تَرْكِ قِيَامِ اللَّيْلِ

کسی سورت سے تیس یا چالیس آیتیں رہ جاتیں تو انھیں کھڑے ہو کر پڑھتے اور پھر رکوع کرتے ۔

رات دن باوضو رہنے کی فضیلت اور رات دن میں وضو کرنے کے بعد نماز پڑھنے کی فضیلت ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال سے نماز فجر کے وقت فرمایا ، اے بلال مجھے اپنا وہ امید افزا عمل بتاؤ جو تم نے اپنے دور اسلام میں کیا ہو کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے جوتوں کی آواز سنی ہے ۔ عرض گزار ہوئے کہ میرے نزدیک تو امید افزا ایسا کوئی عمل نہیں ہے ماسوائے اس کے کہ رات یا دن کی کسی بھی ساعت کے اندر میں نے وضو کیا تو اس کے ساتھ نماز ضرور پڑھتا ہوں جس کا پڑھنا میرے لیے لکھا جا چکا ہے ۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ دَفَّ نَعْلَيْكَ ۔ سے جوتوں کی حرکت مراد ہے ۔

عبادت میں جو مشقت اٹھانا مکروہ ہے ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو دو ستونوں کے درمیان رسی بندھی ہوئی تھی ۔ فرمایا کہ یہ رسی کیسی ہے ؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یہ رسی زینب کی ہے ۔ جب تھک جائے تو اس سے لٹک جاتی ہے ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ، اسے کھول دو ۔ تم میں سے جو بھی نماز پڑھے تو اپنی خوشی سے پڑھے اور جب تھک جائے تو بیٹھ رہے ۔ ہشام بن عروہ کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ، میرے پاس بنی اسد کی ایک عورت تھی ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو فرمایا ، یہ کون ہے ؟ میں عرض گزار ہوئی کہ فلاں عورت ہے جو رات کو نہیں سوتی اور اس کی نماز کا ذکر ہوا ۔ فرمایا کہ جانے دو ، تم پر وہی اعمال ہیں جن کی تم میں طاقت ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتا جب تک تم اکتا نہ جاؤ ۔

جو رات کو قیام کرتا ہو تو پھر اسے ترک کر دینا

www.alahazratnetwork.org

لِمَنْ كَانَ يَقُومُهُ ۔

مکروہ ہے۔

١٠٨٠ - حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُبَشِّرٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ وَقَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْعِشْرِينَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ مِثْلَهُ وَتَابَعَهُ عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ۔

عباس بن حسین، مُبَشِّر، اوزاعی، محمد بن مقاتل ابوالحسن، عبداللہ، اوزاعی، یحییٰ بن ابوکثیر، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، اے عبداللہ! فلاں شخص کی طرح نہ ہو جانا کہ پہلے رات کو قیام کیا کرتا تھا اور پھر رات کو قیام کرنا ترک کر دیا ـــــ ابن ابوالعشرین، اوزاعی، یحییٰ، عمر بن حکم بن ثوبان سے روایت ہے کہ مجھ سے ابوسلمہ نے اسی طرح حدیث بیان کی ـــــ اور متابعت کی ہے اس کی عمرو بن ابوسلمہ نے اوزاعی سے۔

باب ٣٣

عبادت میں میانہ روی اختیار کرنا

١٠٨١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ قُلْتُ إِنِّي أَفْعَلُ ذٰلِكَ قَالَ فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ عَيْنُكَ وَنَفِهَتْ نَفْسُكَ وَإِنَّ لِنَفْسِكَ حَقًّا وَلِأَهْلِكَ حَقًّا فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ ۔

ابوالعباس نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ تم رات کو قیام کرتے اور دن کو روزہ رکھتے ہو۔ عرض گزار ہوا کہ واقعی میں ایسا کرتا ہوں۔ فرمایا کہ جب تم یہ کرتے ہو تو تمہاری آنکھیں بھی کمزور ہوں گی اور تمہاری طبیعت بھی سست پڑے گی، جب کہ تم پر اپنی جان اور اپنے گھر والوں کا بھی حق ہے لہٰذا روزے رکھو اور چھوڑ بھی دیا کرو، قیام کرو اور سویا بھی کرو۔

باب ٣٤ فَضْلِ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى ۔

رات کو اُٹھ کر نماز پڑھنے کی فضیلت

١٠٨٢ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ قَالَ حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا

جُنادہ بن ابواُمیّہ نے حضرت عُبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو رات کو اُٹھے اور کہے، ”نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی بادشاہی ہے اور اُسی کے لیے سب تعریفیں ہیں، وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اللہ پاک ہے اور نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اور نہ طاقت ہے اور نہ قوت مگر اللہ کے ساتھ“ پھر کہے، ”اے اللہ

www.alahazratnetwork.org

بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي اَوْ دَعَا اسْتُجِيبَ فَاِنْ تَوَضَّاَ قُبِلَتْ صَلَاتُهُ۔

١٠٨٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي الْهَيْثَمُ بْنُ اَبِي سِنَانٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقْصُصُ فِي قَصَصِهِ وَهُوَ يَذْكُرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخًا لَكُمْ لَا يَقُولُ الرَّفَثَ يَعْنِي بِذٰلِكَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ ۔۔

وَفِينَا رَسُولُ اللّٰهِ يَتْلُو كِتَابَهُ ۔ اِذَا انْشَقَّ مَعْرُوفٌ مِنَ الْفَجْرِ سَاطِعُ
اَرَانَا الْهُدٰى بَعْدَ الْعَمٰى فَقُلُوبُنَا ۔ بِهِ مُوقِنَاتٌ اَنَّ مَا قَالَ وَاقِعُ
يَبِيتُ يُجَافِي جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ ۔ اِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْمُشْرِكِينَ الْمَضَاجِعُ

تَابَعَهُ عُقَيْلٌ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدٍ وَالْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

١٠٨٤ - حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَاَيْتُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّ بِيَدِي قِطْعَةَ اِسْتَبْرَقٍ فَكَاَنِّي لَا اُرِيدُ مَكَانًا مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا طَارَتْ اِلَيْهِ وَرَاَيْتُ كَاَنَّ اثْنَيْنِ اَتَيَانِي اَرَادَا اَنْ يَذْهَبَا بِي اِلَى النَّارِ فَتَلَقَّاهُمَا مَلَكٌ فَقَالَ لَمْ تُرَعْ خَلِّيَا عَنْهُ فَقَصَّتْ حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى رُؤْيَايَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَكَانُوا لَا يَزَالُونَ يَقُصُّونَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا اَنَّهَا فِي اللَّيْلَةِ السَّابِعَةِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَتْ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ۔

بَابُ ٣٧٥ الْمُدَاوَمَةِ عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

١٠٨٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ اَبِي اَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكٍ

مجھے بخش دے“ یا اور دعا کرے تو قبول کی جائے گی اور اگر وضو کرے تو نماز قبول کی جائے گی۔

ہیثم بن ابو سنان سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا جبکہ وہ واقعات بیان کر رہے تھے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کر رہے تھے اور کہا کہ تمہارے بھائی حضرت عبداللہ بن رواحہ لغو بات نہیں کہتے مثلاً:۔

(۱) ہم میں اللہ کے رسول ہیں جو اُس کی کتاب پڑھتے ہیں جبکہ روشن فجر طلوع ہو جاتی ہے (۲) ہمیں جہالت کے بعد راہِ ہدایت دکھائی اور ہمارے دل یقین رکھتے ہیں کہ انھوں نے جو فرمایا وہ واقع ہوگا (۳) وہ رات گزارتے ہیں تو بستر سے اُن کی کروٹ جُدا ہوتی ہے جبکہ مشرکین بستر پر بوجھ بنے رہتے ہیں۔ — متابعت کی اس کی عقیل نے اور زبیدی، زہری، سعید اور اعرج نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک کے اندر خواب میں دیکھا کہ گویا میرے ہاتھ میں ریشمی کپڑے کا ایک ٹکڑا ہے میں جنت میں جس جگہ جانا چاہتا ہوں وہ مجھے اڑا کر لے جاتا ہے۔ میں نے دیکھا کہ میرے پاس دو فرد آئے اور وہ مجھے جہنم کی طرف لے جانے لگے۔ انھیں ایک فرشتہ ملا اس نے کہا، نہ ڈرو اور اسے چھوڑ دو۔ پس حضرت حفصہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دونوں میں سے میرا ایک خواب بیان کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، عبداللہ اچھا آدمی ہے کاش! وہ رات کو نماز پڑھا کرے۔ پس حضرت عبداللہ رات کو نماز پڑھنے لگے اور لوگ برابر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور اپنے خواب بیان کرتے کہ وہ (شبِ قدر) آخری عشرے کی ساتویں رات ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میں دیکھتا ہوں کہ آخری عشرے کے متعلق تمہارے خوابوں میں مطابقت ہے۔ پس جو اُسے تلاش کرنا چاہے وہ آخری عشرے میں تلاش کرے۔

فجر کی دو رکعتوں کی پابندی کرنا

عبداللہ بن یزید، سعید بن ابو ایوب، جعفر بن ربیعہ، عراک بن مالک، ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا

www.alahazratnetwork.org

بن مالك عن أبي سلمة عن عائشة رضي الله عنها قالت صلى النبي صلى الله عليه وسلم العشاء ثم صلى ثماني ركعات وركعتين جالسا وركعتين بين النداءين ولم يكن يدعهما أبدا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء پڑھی۔ پھر آٹھ رکعتیں پڑھیں اور دو رکعتیں بیٹھ کر اور دو رکعتیں (فجر کی) اذان و اقامت کے درمیان۔ انہیں آپ کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔

باب ۳۶ الضجعة على الشق الأيمن بعد ركعتي الفجر۔

فجر کی دو رکعتوں کے بعد داہنی کروٹ پر لیٹنا

۱۰۸۶۔ حدثنا عبد الله بن يزيد قال حدثنا سعيد بن أبي أيوب قال حدثني أبو الأسود عن عروة بن الزبير عن عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا صلى ركعتي الفجر اضطجع على شقه الأيمن۔

عبداللہ ابن یزید، سعید ابن ابو ایوب، ابو الاسود، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب فجر کی دو رکعتیں پڑھ لیتے تو اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے۔

باب ۳۷ من تحدث بعد الركعتين ولم يضطجع۔

جو دو رکعتوں کے بعد بات چیت کرے اور نہ لیٹے۔

۱۰۸۷۔ حدثنا بشر بن الحكم قال حدثنا سفيان قال حدثني سالم أبو النضر عن أبي سلمة عن عائشة رضي الله عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا صلى فإن كنت مستيقظة حدثني وإلا اضطجع حتى يؤذن بالصلوة۔

بشر بن حکم، سفیان، سالم ابو النضر، ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز پڑھ لیتے اور میں جاگی ہوئی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے ورنہ لیٹ جاتے، یہاں تک کہ نماز کے لیے بلائے جاتے۔

باب ۳۸ ما جاء في التطوع مثنى مثنى ويذكر ذلك عن عمار وأبي ذر وأنس وجابر بن زيد وعكرمة والزهري رضي الله عنهم وقال يحيى بن سعيد الأنصاري ما أدركت فقهاء أرضنا إلا يسلمون في كل اثنتين من النهار۔

نوافل کی دو دو رکعتیں پڑھنے کا بیان۔ حضرت عمار، حضرت ابوذر، حضرت انس، جابر بن زید، عکرمہ اور زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے یہی منقول ہے اور یحییٰ بن سعید انصاری نے فرمایا کہ میں نے اپنی سرزمین کے فقہاء کو نہیں پایا مگر وہ دن میں ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے۔

۱۰۸۸۔ حدثنا قتيبة قال حدثنا عبد الرحمن بن أبي الموالي عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا الاستخارة في الأمور كما يعلمنا السورة من القرآن يقول إذا هم أحدكم بالأمر فليركع ركعتين

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں کاموں میں استخارہ کرنا سکھایا کرتے جیسے قرآن مجید کی سورت سکھاتے۔ فرماتے کہ جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ دو رکعت نفل نماز پڑھے، پھر یوں کہے۔ اے اللہ میں تجھ سے تیرے علم کے ذریعے بھلائی طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت

www.alahazratnetwork.org

مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي قَالَ وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ ۔

کے سبب طاقت چاہتا ہوں اور تیرے عظیم فضل میں سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا۔ تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو چھپی باتوں کا خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ کام میرے دین، میری معاش، میرے اخروی معاملے یا انجام کار میں میرے لیے بہتر ہے تو اسے میرے لیے مقدر فرما دے اور میرے لیے آسان کر دے، پھر اس میں مجھے برکت دے۔ اور اگر تیرے علم میں یہ کام میرے دین، میری معاش، میرے اخروی معاملے یا انجام کار میں میرے لیے بُرا ہے تو اسے مجھ سے دور رکھ اور اس سے مجھے دور رکھ اور میرے لیے بھلائی کو مقرر فرما دے خواہ کہیں ہو۔ پھر مجھے راضی کر دے۔ فرمایا اور اپنی حاجت کا نام لے۔

ف: ہر اہم کام سے پہلے استخارہ کرنا سنت ہے۔ یہ گویا خدا سے مشورہ لینا ہے۔ چار رکعت نفل پڑھنے کے بعد مذکورہ دعا پڑھی جاتی ہے اور نمازِ استخارہ پڑھنے والا اس دعا کے بعد بارگاہ خداوندی میں اپنی حاجت عرض کرے۔ اللہ رب العزت اس کی رہنمائی فرمائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

١٠٨٩ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ بْنَ رِبْعِيٍّ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتَّى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ ۔

مکی بن ابراہیم، عبد اللہ بن سعید، عامر بن عبد اللہ بن زبیر، عمرو بن سلیم زرقی حضرت ابو قتادہ بن ربعی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو نہ بیٹھے یہاں تک کہ دو رکعتیں پڑھ لے۔

١٠٩٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ ۔

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، اسحاق بن عبد اللہ بن ابو طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں پھر تشریف لے گئے۔

١٠٩١ - حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ ۔

ابن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، سالم سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ دو رکعتیں ظہر سے پہلے، دو رکعتیں ظہر کے بعد، دو رکعتیں جمعہ کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد۔

١٠٩٢ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو

آدم، شعبہ، عمرو بن دینار، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما

www.alahazratnetwork.org

بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَوْ قَدْ خَرَجَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ.

سے روایت ہے کہ خطبہ دیتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو یا نکل آیا ہو تو چاہیے کہ دو رکعتیں پڑھ لے۔

١٠٩٣ - حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَيْفٌ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ أُتِيَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ مَنْزِلِهٖ فَقِيْلَ لَهٗ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَخَلَ الْكَعْبَةَ قَالَ فَأَقْبَلْتُ فَأَجِدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ وَأَجِدُ بِلَالًا عِنْدَ الْبَابِ قَائِمًا فَقُلْتُ يَا بِلَالُ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَأَيْنَ قَالَ بَيْنَ هَاتَيْنِ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فِيْ وَجْهِ الْكَعْبَةِ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَوْصَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَقَالَ عِتْبَانُ غَدَا عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ مَا امْتَدَّ النَّهَارُ وَصَفَفْنَا وَرَاءَهٗ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ.

مجاہد سے روایت ہے کہ کوئی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی رہائش گاہ پر گیا اور انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ انہوں نے فرمایا۔ میں آیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لا چکے تھے۔ میں نے حضرت بلال کو دروازے کے پاس کھڑے ہوئے پایا۔ میں نے کہا، اے بلال! کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعبہ میں نماز پڑھی؟ کہا۔ ہاں۔ میں نے کہا، کہاں؟ کہا کہ ان دونوں ستونوں کے درمیان پھر باہر تشریف لائے اور دو رکعت نماز کعبہ کے سامنے پڑھی ــــ امام ابو عبداللہ بخاری کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے نماز چاشت کی دو رکعتوں کی وصیت فرمائی۔ حضرت عتبان نے فرمایا۔ اگلے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر میرے پاس تشریف لائے جب کہ دن چڑھ چکا تھا ہم نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔

بَابُ ٣٩ الْحَدِيْثِ يَعْنِيْ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

فجر کی دو رکعتوں کے بعد بات چیت کرنا۔

١٠٩٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِيْ وَإِلَّا اضْطَجَعَ قُلْتُ لِسُفْيَانَ فَإِنَّ بَعْضَهُمْ يَرْوِيْهِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قَالَ سُفْيَانُ هُوَ ذَاكَ.

ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو رکعتیں پڑھا کرتے۔ اگر میں جاگ رہی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے ورنہ لیٹ جاتے۔ میں نے سفیان سے کہا۔ بعض انہیں فجر کی دو رکعتیں بتاتے ہیں؟ فرمایا کہ یہی بات ہے۔

بَابُ ٤٠ تَعَاهُدِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَمَنْ سَمَّاهُمَا تَطَوُّعًا

فجر کی دو رکعتوں کی پابندی اور جس نے انہیں نوافل کہا۔

١٠٩٥ - حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مِنْهُ

بیان بن عمرو، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، عطاء، عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نوافل میں سے کسی اور نماز کی فجر کی دو رکعتوں سے زیادہ پابندی نہیں کیا کرتے تھے۔

تعاهدا على ركعتي الفجر۔

باب ٧٤١ ما يقرأ في ركعتي الفجر

١٠٩٦۔ حدثنا عبد الله بن يوسف قال اخبرنا مالك عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي بالليل ثلاث عشرة ركعة ثم يصلي اذا سمع النداء بالصبح ركعتين خفيفتين۔

فجر کی دو رکعتوں میں کیا پڑھے؟

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے۔ پھر جب اذان سنتے تو صبح کی دو ہلکی پھلکی رکعتیں پڑھا کرتے۔

١٠٩٧۔ حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا محمد بن جعفر قال حدثنا شعبة عن محمد بن عبد الرحمن عن عمته عمرة عن عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم ح وحدثنا احمد بن يونس حدثنا زهير حدثنا يحيى هو ابن سعيد عن محمد بن عبد الرحمن عن عمرة عن عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يخفف الركعتين اللتين قبل صلاة الصبح حتى اني لاقول هل قرأ بام الكتاب

محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، محمد بن عبدالرحمٰن، ان کی پھوپھی جان عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم —— احمد بن یونس، زہیر، یحیٰی بن سعید، محمد بن عبدالرحمٰن، عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کی نماز سے پہلے ان دو رکعتوں کو ہلکی پھلکی پڑھتے یہاں تک کہ میں کہتی۔ کیا صرف سورۂ فاتحہ کے ساتھ پڑھی ہیں!

باب ٧٤٢ التطوع بعد المكتوبة

١٠٩٨۔ حدثنا مسدد قال حدثنا يحيى بن سعيد عن عبيد الله قال اخبرنا نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم سجدتين قبل الظهر وسجدتين بعد الظهر وسجدتين بعد المغرب وسجدتين بعد العشاء وسجدتين بعد الجمعة فاما المغرب والعشاء ففي بيته قال ابن ابي الزناد عن موسى بن عقبة عن نافع بعد العشاء في اهله تابعه كثير بن فرقد وايوب عن نافع حدثتني اختي حفصة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي سجدتين خفيفتين بعد ما يطلع الفجر وكانت ساعة لا ادخل على النبي صلى الله عليه وسلم فيها تابعه كثير بن فرقد وايوب عن نافع وقال ابن ابي الزناد عن موسى بن عقبة عن نافع بعد العشاء في اهله۔

فرض نمازوں کے بعد نوافل

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو دو رکعتیں ظہر سے پہلے، دو رکعتیں ظہر کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں جمعہ کے بعد اور مغرب و عشاء کی اپنے گھر میں —— ابن ابوالزناد، موسیٰ بن عقبہ، نافع نے بَعْدَ الْعِشَآءِ فِیْ اَهْلِهٖ۔ روایت کی متابعت کی اس کی کثیر بن فرقد اور ایوب نے نافع سے۔ انھوں (حضرت ابن عمر) نے فرمایا کہ مجھ سے میری بہن حضرت حفصہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجر طلوع ہو جانے کے بعد ہلکی سی دو رکعتیں پڑھا کرتے اور اس وقت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کاشانۂ اقدس میں داخل نہیں ہوا کرتا تھا۔ متابعت کی اس کی کثیر بن فرقد اور ایوب نے نافع سے اور ابن ابوالزناد، موسیٰ بن عقبہ نے نافع سے بَعْدَ الْعِشَآءِ فِیْ اَهْلِهٖ۔ روایت کیا ہے۔

www.alahazratnetwork.org

www.alahazratnetwork.org

بَابٌ ۷۴۳ مَنْ لَمْ يَتَطَوَّعْ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ

۱۰۹۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الشَّعْثَاءِ جَابِرًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيًا جَمِيعًا وَسَبْعًا جَمِيعًا قُلْتُ يَا أَبَا الشَّعْثَاءِ أَظُنُّهُ أَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ قَالَ وَأَنَا أَظُنُّهُ۔

جو فرض نمازوں کے بعد نوافل نہ پڑھے

ابو الشعثاء جابر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، آٹھ رکعتیں اکٹھی اور سات رکعتیں اکٹھی۔ میں عرض گزار ہوا، اے ابو الشعثاء! میرے خیال میں ظہر کے اندر تاخیر اور عصر میں جلدی کی ہوگی نیز عشاء میں جلدی اور مغرب میں تاخیر کی ہوگی! فرمایا کہ میرا بھی یہی گمان ہے۔

بَابٌ ۷۴۴ صَلَاةِ الضُّحَى فِي السَّفَرِ

۱۱۰۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ تَوْبَةَ عَنْ مُوَرِّقٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَتُصَلِّي الضُّحَى قَالَ لَا قُلْتُ فَعُمَرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَأَبُو بَكْرٍ قَالَ لَا قُلْتُ فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِخَالُهُ۔

سفر میں نماز چاشت پڑھنا

مورق سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ کیا آپ نماز چاشت پڑھتے ہیں؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا اور حضرت عمر؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا اور حضرت ابو بکر؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم؟ فرمایا کہ میرے خیال میں وہ بھی نہیں۔

۱۱۰۱ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى يَقُولُ مَا حَدَّثَنَا أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى غَيْرُ أُمِّ هَانِئٍ فَإِنَّهَا قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فَلَمْ أَرَ صَلَاةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ۔

عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ ہم سے کسی نے حدیث بیان نہیں کی کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز چاشت پڑھتے ہوئے دیکھا سوائے حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے۔ انہوں نے فرمایا کہ فتح مکہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے کاشانۂ اقدس میں داخل ہوئے تو غسل کیا اور آٹھ رکعتیں پڑھیں۔ میں نے آپ کو اس سے ہلکی پھلکی نماز پڑھتے ہوئے ہرگز نہیں دیکھا سوائے اس کے کہ آپ نے رکوع اور سجدے پورے کیے تھے۔

بَابٌ ۷۴۵ مَنْ لَمْ يُصَلِّ الضُّحَى وَرَآهُ وَاسِعًا

۱۱۰۲ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّحَ سُبْحَةَ الضُّحَى وَإِنِّي لَأُسَبِّحُهَا۔

جو نماز چاشت نہ پڑھے اور اس میں وسعت جانے۔

آدم، ابن ابو ذئب، زہری، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز چاشت پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا لیکن میں پڑھتی ہوں۔

بَابٌ ۷۴۶ صَلَاةِ الضُّحَى فِي الْحَضَرِ

قَالَهُ عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حالت حضر میں نماز چاشت پڑھنا۔

اسے عتبان بن مالک نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

www.alahazratnetwork.org

۱۱۰۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الْجُرَيْرِيُّ هُوَ ابْنُ فَرُّوْخَ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ بِثَلَاثٍ لَا اَدَعُهُنَّ حَتّٰى اَمُوْتَ صَوْمِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّصَلٰوةِ الضُّحٰى وَنَوْمٍ عَلٰى وِتْرٍ ؕ

ابو عثمان نہدی سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ مجھے میرے خلیل رحمتِ دو عالم نے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے کہ مرتے دم تک انھیں نہ چھوڑوں۔ ہر مہینے میں تین روزے رکھنا، نمازِ چاشت پڑھنا اور سونے سے پہلے وتر پڑھ لینا۔

۱۱۰۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَنَسِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيَّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَكَانَ ضَخْمًا لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَا اَسْتَطِيْعُ الصَّلٰوةَ مَعَكَ فَصَنَعَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَدَعَاهُ اِلٰى بَيْتِهٖ وَنَضَحَ لَهٗ طَرَفَ حَصِيْرٍ بِمَآءٍ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ فُلَانُ بْنُ فُلَانِ بْنِ جَارُوْدٍ لِاَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى فَقَالَ مَا رَاَيْتُهٗ صَلّٰى غَيْرَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ ؕ

انس بن سیرین سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرمایا کہ انصار میں ایک بھاری جسم آدمی تھا وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا کہ میں آپ کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتا۔ پس اُس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے کھانا تیار کیا اور آپ کو اپنے گھر بُلایا اور آپ کے لیے چٹائی کے ایک سرے پر پانی چھڑکا، تو آپ نے اُس پر دو رکعتیں پڑھیں فلاں بن فلاں بن جارود نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ چاشت پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ اُس روز کے علاوہ میں نے کبھی آپ کو پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

بَابٌ ۴۷ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ ؕ

نمازِ ظہر سے پہلے دو رکعتیں

۱۱۰۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَفِظْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِيْ بَيْتِهٖ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ فِيْ بَيْتِهٖ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَكَانَتْ سَاعَةً لَّا يُدْخَلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا حَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَطَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دس رکعتیں یاد کر رکھی ہیں یعنی دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں اس کے بعد اور دو رکعتیں مغرب کے بعد اپنے گھر میں اور دو رکعتیں عشاء کے بعد اپنے گھر میں اور دو رکعتیں صبح کی نماز سے پہلے اور اس وقت کوئی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کاشانۂ اقدس میں داخل نہیں ہوا کرتا تھا مگر مجھے حضرت حفصہ نے بتایا کہ جب فجر طلوع ہونے پر مؤذن اذان کہتا تو آپ دو رکعتیں پڑھتے۔

۱۱۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ تَابَعَهُ ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ وَّعَمْرٌو عَنْ شُعْبَةَ ؕ

محمد بن منتشر کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعتوں اور صبح کی نماز سے پہلے دو رکعتوں کو نہیں چھوڑا کرتے تھے — متابعت کی اِس کی ابن ابو عدی اور عمرو نے شعبہ سے

بَابٌ ۴۸ الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ ؕ

نمازِ مغرب سے پہلے نماز پڑھنا

www.alahazratnetwork.org

١١٠٧- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ الْمُزَنِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً ۔

ابو معمر، عبدالوارث، حسین، ابن بریدہ، حضرت عبداللہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، نمازِ مغرب سے پہلے نماز پڑھا کرو تیسری دفعہ فرمایا کہ جو چاہے، یہ ناپسند فرماتے ہوئے کہ مبادا لوگ اسے سنت قرار دے لیں۔

١١٠٨- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَرْثَدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْيَزَنِيَّ قَالَ أَتَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ فَقُلْتُ أَلَا أُعْجِبُكَ مِنْ أَبِي تَمِيمٍ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقَالَ عُقْبَةُ إِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فَمَا يَمْنَعُكَ الْآنَ قَالَ الشُّغْلُ ۔

مرثد بن عبداللہ یزنی سے روایت ہے کہ میں حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ کیا آپ کو ابی تمیم کی بات حیران نہیں کرتی کہ وہ نمازِ مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے ہیں۔ حضرت عقبہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں ہم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اب آپ کو کیا چیز روکتی ہے؟ فرمایا کہ مشغولیت (روکتی ہے)۔

بَابُ ۴۹ صَلٰوةِ النَّوَافِلِ جَمَاعَةً ذَكَرَهُ أَنَسٌ وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

نوافل باجماعت پڑھنا۔ اسے حضرت انس اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

١١٠٩- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّهُ عَقَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا فِي وَجْهِهِ مِنْ بِئْرٍ كَانَتْ فِي دَارِهِمْ فَزَعَمَ مَحْمُودٌ أَنَّهُ سَمِعَ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُنْتُ أُصَلِّي لِقَوْمِي بِبَنِي سَالِمٍ وَكَانَ يَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ وَادٍ إِذَا جَاءَتِ الْأَمْطَارُ فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهُ قِبَلَ مَسْجِدِهِمْ فَجِئْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ إِنِّي أَنْكَرْتُ بَصَرِي وَإِنَّ الْوَادِيَ الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَ قَوْمِي يَسِيلُ إِذَا جَاءَتِ الْأَمْطَارُ فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهُ فَوَدِدْتُ أَنَّكَ تَأْتِي فَتُصَلِّي مِنْ بَيْتِي مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مُصَلًّى فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَفْعَلُ فَغَدَا عَلَيَّ

حضرت محمود بن ربیع انصاری سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔ فرماتے کہ میں اپنی قوم بنی سالم کو نماز پڑھایا کرتا جبکہ میرے اور ان کے درمیان ایک نالہ حائل تھا اور جب بارشیں ہوتیں تو میرے لیے مسجد تک جانا دشوار ہو جاتا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میری نظر کمزور ہے اور وہ نالہ جو میرے اور میری قوم کے درمیان ہے جب بارشیں آتی ہیں تو بہنے لگتا ہے اور میرے لیے پہنچنا دشوار ہو جاتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ تشریف لائیں اور میرے غریب خانے میں نماز پڑھیں تاکہ اس جگہ کو میں نماز کی جگہ بنا لوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایسا کروں گا۔ اگلے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دن چڑھے تشریف لائے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجازت مانگی تو میں نے آپ کو اجازت دے دی۔ آپ بیٹھے نہیں بلکہ فرمایا کہ تم اپنے گھر میں کہاں چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں! پس میں نے ایک جگہ کی

www.alahazratnetwork.org

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ فَاسْتَاْذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنْتُ لَهٗ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى قَالَ اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ فَاَشَرْتُ لَهٗ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ اُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ وَصَفَفْنَا وَرَاءَهٗ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا حِيْنَ سَلَّمَ فَحَبَسْتُهٗ عَلٰى خَزِيْرَةٍ يُصْنَعُ لَهٗ فَسَمِعَ اَهْلُ الدَّارِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ فَثَابَ رِجَالٌ مِّنْهُمْ حَتّٰى كَثُرَ الرِّجَالُ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ مَا فَعَلَ مَالِكٌ لَا اَرَاهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ ذَاكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ ذَاكَ اَلَا تَرَاهُ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ فَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ اَمَّا نَحْنُ فَوَاللّٰهِ لَا نَرٰى وُدَّهٗ وَلَا حَدِيْثَهٗ اِلَّا اِلَى الْمُنَافِقِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ قَالَ مَحْمُوْدٌ فَحَدَّثْتُهَا قَوْمًا فِيْهِمْ اَبُوْ اَيُّوْبَ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَتِهِ الَّتِيْ تُوُفِّيَ فِيْهَا وَيَزِيْدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَلَيْهِمْ بِاَرْضِ الرُّوْمِ فَاَنْكَرَهَا عَلَيَّ اَبُوْ اَيُّوْبَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَظُنُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا قُلْتَ قَطُّ فَكَبُرَ ذٰلِكَ عَلَيَّ فَجَعَلْتُ لِلّٰهِ عَلَيَّ اِنْ سَلَّمَنِيْ حَتّٰى اَقْفُلَ مِنْ غَزْوَتِيْ اَنْ اَسْاَلَ عَنْهَا عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنْ وَجَدْتُّهٗ حَيًّا فِيْ مَسْجِدِ قَوْمِهٖ فَقَفَلْتُ فَاَهْلَلْتُ بِحَجَّةٍ اَوْ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ سِرْتُ حَتّٰى قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَاَتَيْتُ بَنِيْ سَالِمٍ فَاِذَا عِتْبَانُ شَيْخٌ اَعْمٰى يُصَلِّيْ لِقَوْمِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَاَخْبَرْتُهٗ مَنْ اَنَا ثُمَّ سَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ فَحَدَّثَنِيْهِ كَمَا حَدَّثَنِيْهِ اَوَّلَ مَرَّةٍ۔

طرف اشارہ کردیا جو مجھے پسند تھی کہ آپ اس میں نماز پڑھیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی اور ہم نے آپ کے پیچھے صف بنالی تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور سلام پھیر دیا۔ آپ کے ساتھ ہم نے بھی سلام پھیر دیا۔ آپ کو خزیرہ کھانے کے لیے روک لیا گیا جو آپ کے لیے تیار کیا جا رہا تھا جب ہمسایوں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے غریب خانے میں ہیں تو لوگ ٹوٹ پڑے یہاں تک کہ گھر میں مجمع لگ گیا۔ ان میں سے ایک آدمی نے کہا، مالک کو کیا ہوا کہ وہ نظر نہیں آتا! ان میں سے دوسرے آدمی نے کہا، کیونکہ منافق ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کو دوست نہیں رکھتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ایسا نہ کہو، کیا دیکھتے نہیں ہو کہ اس نے رضائے الٰہی کے لیے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا ہے۔ اس آدمی نے کہا، اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، ورنہ خدا کی قسم ہم نے تو اس کا رجحان اور اس کی گفتگو منافقوں کے ساتھ ہی دیکھی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے جہنم پر وہ شخص حرام کر دیا ہے جس نے رضائے الٰہی کے لیے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا۔ حضرت محمود کا بیان ہے کہ میں نے کچھ حضرات سے یہ حدیث بیان کی جن میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے میزبان حضرت ابو ایوب بھی تھے، اس غزوہ کے دوران جس میں انہوں نے وفات پائی، سرزمین روم میں اور یزید بن معاویہ ان پر حاکم تھا۔ حضرت ابو ایوب نے مجھ پر اعتراض کیا اور کہا، خدا کی قسم میں گمان نہیں کرتا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہو۔ یہ بات مجھ پر گراں گزری اور میں نے منت مانی کہ اللہ تعالیٰ مجھے سلامت رکھے اور اس غزوہ سے لوٹا تو حضرت عتبان بن مالک سے پوچھوں گا اگر میں نے انہیں ان کی قوم کی مسجد میں زندہ پایا۔ پس میں واپس لوٹا تو میں نے حج یا عمرہ کا احرام باندھ لیا پھر چل دیا یہاں تک کہ مدینہ منورہ پہنچا تو بنی سالم میں گیا۔ حضرت عتبان بہت بوڑھے اور نابینا ہو چکے تھے اور اپنی قوم کو نماز پڑھا رہے تھے۔ جب انہوں نے نماز سے سلام پھیرا تو میں نے انہیں سلام کیا اور بتایا کہ میں کون ہوں۔ پھر میں نے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اسی طرح بیان کی جیسے پہلی مرتبہ بیان کی تھی۔

www.alahazratnetwork.org

بَابٌ ۷۵۰ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

١١١٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ وَعُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا، تَابَعَهُ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ.

گھر میں نوافل پڑھنا

عبدالاعلیٰ بن حماد، وُہیب، ایوب اور عُبیداللہ، نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنی نمازوں کا کچھ حصہ اپنے گھروں میں پڑھا کرو اور انھیں قبریں نہ بناؤ ــــ متابعت کی اس عبدالوہاب نے ایوب سے۔

بَابٌ ۷۵۱ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ

١١١١ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ قَزَعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَرْبَعًا قَالَ سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً ح حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى.

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت۔

حفص بن عمر، شعبہ، عبدالملک، قزعہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے چار مرتبہ سُنا فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا اور اُنھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں حصہ لیا ــــ علی، سفیان، زہری، سعید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کجاوے نہ کسے جائیں مگر تین مسجدوں کی طرف۔ (۱) مسجد حرام (خانۂ کعبہ) (۲) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد اور (۳) مسجد اقصیٰ (بیت المقدس)

١١١٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ رَبَاحٍ وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ.

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، زید بن رباح اور عُبیداللہ بن ابوعبداللہ الاغر، ابوعبداللہ الاغر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری مسجد کی نماز دوسری مسجدوں کی ہزار نمازوں سے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کی نماز کے۔

بَابٌ ۷۵۲ مَسْجِدِ قُبَاءٍ

١١١٣ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ لَا يُصَلِّي مِنَ الضُّحَى إِلَّا فِي يَوْمَيْنِ يَوْمَ يَقْدَمُ بِمَكَّةَ فَإِنَّهُ كَانَ يَقْدَمُهَا ضُحًى فَيَطُوفُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ وَيَوْمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَأْتِيهِ كُلَّ سَبْتٍ فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَرِهَ

مسجد قباء کا بیان

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز چاشت نہیں پڑھتے تھے مگر دو روز۔ ایک جس روز مکہ مکرمہ پہنچتے کیونکہ وہ اس میں چاشت کے وقت پہنچتے۔ پس بیت اللہ کا طواف کرتے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھتے اور دوسرے جس روز مسجد قباء میں جاتے اور اس میں وہ ہر ہفتے کو جاتے اور جب مسجد میں داخل ہو جاتے تو یہ ناپسند کرتے کہ نماز پڑھے بغیر اس میں سے نکل آتے۔ وہ بیان فرمایا کرتے کہ رسول اللہ

www.alahazratnetwork.org

أَنْ يَّخْرُجَ مِنْهُ حَتّٰى يُصَلِّيَ فِيْهِ قَالَ وَكَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَزُوْرُهُ رَاكِبًا وَّمَاشِيًا قَالَ وَكَانَ يَقُوْلُ إِنَّمَا أَصْنَعُ كَمَا رَأَيْتُ أَصْحَابِيْ يَصْنَعُوْنَ وَلَا أَمْنَعُ أَحَدًا أَنْ يُّصَلِّيَ فِيْ أَيِّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ غَيْرَ أَنْ لَّا تَحَرَّوْا طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا ۞

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس میں سوار ہو کر اور پیدل تشریف لایا کرتے۔ وہ فرمایا کرتے کہ میں اسی طرح کرتا ہوں جس طرح میں نے اپنے ساتھیوں کو کرتے ہوئے دیکھا اور میں کسی کو منع نہیں کرتا خواہ وہ رات اور دن کی جس ساعت میں چاہے نماز پڑھے سوائے اس کے کہ سورج طلوع ہونے اور سورج غروب ہونے کے وقت قصد نہ کرے۔

بَابٌ ۵۳ مَنْ أَتٰى مَسْجِدَ قُبَاءَ كُلَّ سَبْتٍ ۞

جو ہر ہفتے کو مسجدِ قباء میں آئے

۱۱۱۴ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْ مَسْجِدَ قُبَاءَ كُلَّ سَبْتٍ مَاشِيًا وَّرَاكِبًا، وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَفْعَلُهُ ۞

موسیٰ بن اسماعیل، عبدالعزیز بن مسلم، عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد قباء میں ہر ہفتے کو پیدل اور سوار ہو کر تشریف لایا کرتے اور حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے۔

بَابٌ ۵۴ إِتْيَانِ مَسْجِدِ قُبَاءَ مَاشِيًا وَّرَاكِبًا ۞

۱ مسجدِ قباء میں پیدل اور سوار ہو کر آنا

۱۱۱۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْ قُبَاءَ رَاكِبًا وَّمَاشِيًا زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ فَيُصَلِّيْ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ۞

مسدد، یحییٰ، عبیداللہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد قباء میں سوار ہو کر اور پیدل تشریف لایا کرتے ــــ ابن نمیر، عبیداللہ نافع سے یہ بھی مروی ہے کہ اس میں دو رکعتیں پڑھا کرتے۔

بَابٌ ۵۵ فَضْلِ مَا بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمِنْبَرِ

قبرِ انور اور منبرِ رسول کے درمیانی حصے کی فضیلت

۱۱۱۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ ۞

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، عبداللہ بن ابوبکر، عباد بن تمیم حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے کاشانۂ اقدس اور میرے منبر کا درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

۱۱۱۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

مسدد، یحییٰ، عبیداللہ، خبیب بن عبدالرحمن، حفص بن عاصم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے کاشانۂ اقدس اور میرے منبر کا

www.alahazratnetwork.org

وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِيْ عَلٰى حَوْضِيْ ؕ

درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

ف: نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے کاشانۂ اقدس اور آپ کے منبر شریف کے درمیان والی جگہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منبر آپ کے حوض پر ہوگا۔ لفظ حَوْضِیْ سے معلوم ہو رہا ہے کہ خدائے ذوالمنن نے حوضِ کوثر آپ کو دنیا میں ہی عطا فرما دیا تھا جیسا کہ سورۃ الکوثر میں ارشادِ باری تعالٰی ہے کہ اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ یعنی بے شک ہم نے تمہیں کوثر عطا فرما دیا۔ کوثر کی اگرچہ بہت سی تفسیریں ہیں جن میں سے ایک تفسیر حوضِ کوثر بھی ہے یعنی اس آیت میں پروردگارِ عالم نے فرمایا ہے کہ اے محبوب! ہم نے تمہیں حوضِ کوثر عطا فرما دیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

بَابُ (۵۶) مَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ؕ

۱۱۱۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ سَمِعْتُ قَزَعَةَ مَوْلٰى زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ بِأَرْبَعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْجَبْنَنِيْ وَآنَقْنَنِيْ قَالَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ يَوْمَيْنِ إِلَّا مَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ وَلَا صَوْمَ فِيْ يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوتَيْنِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْأَقْصٰى وَمَسْجِدِيْ ؕ

بیت المقدس کی مسجد

قزعہ مولٰی زیاد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ کو چار مرتبہ بیان فرماتے ہوئے سنا جو مجھے بہت پیارا اور دلکش محسوس ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا عورت دو دن کا سفر نہ کرے مگر اپنے خاوند یا محرم کے ساتھ اور دو دنوں میں روزہ نہ رکھا جائے یعنی عید الفطر اور عید الاضحٰی کو اور دو نمازوں کے بعد نماز نہ پڑھے یعنی صبح کی نماز کے بعد یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اور عصر کے بعد یہاں تک کہ غروب ہو جائے اور کجاوے نہ کَسے جائیں مگر تین مسجدوں کی طرف یعنی مسجدِ حرام، مسجدِ اقصٰی اور میری مسجد کی طرف۔

بَابُ (۵۷) اِسْتِعَانَةِ الْيَدِ فِي الصَّلٰوةِ

إِذَا كَانَ مِنْ أَمْرِ الصَّلٰوةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَسْتَعِيْنُ الرَّجُلُ فِيْ صَلٰوتِهٖ مِنْ جَسَدِهٖ بِمَا شَاءَ وَوَضَعَ أَبُوْ إِسْحَاقَ قَلَنْسُوَتَهٗ فِي الصَّلٰوةِ وَرَفَعَهَا وَوَضَعَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَفَّهٗ عَلٰى رُصْغِهِ الْأَيْسَرِ إِلَّا أَنْ يَّحُكَّ جِلْدًا أَوْ يُصْلِحَ ثَوْبًا ؕ

نماز میں نماز کے کسی کام کی خاطر ہاتھ سے مدد لینا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ نماز میں جسم سے جو چاہے مدد لے۔ ابو اسحاق نے نماز میں اپنی ٹوپی رکھی اور اُسے اُٹھایا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنی ہتھیلی کو اپنے بائیں پہنچے پر رکھا مگر جلد کو کھجا لیتے اور کپڑے کو درست کر لیتے۔

۱۱۱۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهٗ أَخْبَرَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهٗ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِيَ خَالَتُهٗ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ عَلٰى عَرْضِ الْوِسَادَةِ

کریب مولٰی ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے انہیں بتایا کہ انہوں نے اُمّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے پاس رات گزاری جو اُن کی خالہ تھیں۔ فرمایا کہ میں بستر کے عرض میں لیٹ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم طول میں لیٹے اور آپ کی اہلیہ محترمہ بھی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سو گئے یہاں

www.alahazratnetwork.org

اضطجع رسول الله صلى الله عليه وسلم واهله في طولها فنام رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى انتصف الليل او قبله بقليل او بعده بقليل ثم استيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم فجلس فمسح النوم عن وجهه بيده ثم قرا العشر آيات خواتيم سورة آل عمران ثم قام الى شن معلقة فتوضا منها فاحسن وضوءه ثم قام يصلي قال عبد الله بن عباس رضي الله عنهما فقمت فصنعت مثل ما صنع ثم ذهبت فقمت الى جنبه فوضع رسول الله صلى الله عليه وسلم يده اليمنى على راسي واخذ باذني اليمنى يفتلها بيده فصلى ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم اوتر ثم اضطجع حتى جاءه المؤذن فقام فصلى ركعتين خفيفتين ثم خرج فصلى الصبح ۔

باب ۷۵۸ ما ينهى من الكلام في الصلوٰة ۔

۱۱۲۰ ـ حدثنا ابن نمير قال حدثنا ابن فضيل قال حدثنا الاعمش عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله رضي الله عنه قال كنا نسلم على النبي صلى الله عليه وسلم وهو في الصلوٰة فيرد علينا فلما رجعنا من عند النجاشي سلمنا عليه فلم يرد علينا وقال ان في الصلوٰة شغلا ۔

۱۱۲۱ ـ حدثنا ابن نمير قال حدثنا اسحاق بن منصور السلولي قال حدثنا هريم بن سفيان عن الاعمش عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه ۔

۱۱۲۲ ـ حدثنا ابراهيم بن موسى قال اخبرنا عيسى عن اسماعيل عن الحارث بن شبيل عن ابي عمرو الشيباني قال قال لي زيد بن ارقم ان كنا لنتكلم في الصلوٰة على عهد النبي صلى الله عليه وسلم يكلم

تک کہ نصف رات گزر گئی یا کم و بیش۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور بیٹھ گئے اور چہرے کو ہاتھ سے مل کر نیند کے اثرات مٹائے پھر سورۂ آل عمران کی آخری دس آیتیں پڑھیں۔ پھر ایک لٹکی ہوئی مشک کی طرف اُٹھے اور اچھی طرح وضو کیا۔ پھر نماز پڑھنے کھڑے ہوئے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں کھڑا ہوا اور میں نے بھی اسی طرح کیا۔ پھر آکر آپ کے پہلو میں کھڑا ہوگیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست راست میرے سر پر رکھا اور میرا دایاں کان پکڑ کر اُسے اپنے ہاتھ سے دبایا۔ پس دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں اور پھر وتر۔ پھر لیٹ گئے یہاں تک کہ مؤذن حاضر ہوگیا۔ آپ کھڑے ہوگئے اور دو ہلکی پھلکی رکعتیں پڑھیں۔ پھر تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھی۔

نماز میں جو کلام کرنا منع ہے۔

علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ہم نماز میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتے اور آپ ہمیں جواب مرحمت فرماتے، جب ہم نجاشی کے پاس سے لوٹے اور آپ کو سلام کیا تو ہمیں جواب نہ دیا بلکہ فرمایا کہ نماز میں مشغولیت (خدا کی طرف) ہے۔

ابن نمیر، اسحاق بن منصور سلولی، ہُریم بن سفیان، اعمش، ابراہیم، علقمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

ابراہیم بن موسیٰ، عیسیٰ، اسماعیل، حارث بن شبیل، ابو عمرو شیبانی سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک کے اندر ہم نماز میں کلام کر لیا کرتے اور ہم میں سے ہر کوئی اپنے ساتھی سے حاجت بیان

www.alahazratnetwork.org

أَحَدُنَا صَاحِبَهُ بِحَاجَتِهِ حَتّٰى نَزَلَتْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ الْاٰيَةَ فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ ۔

بَابٌ ۷۵۹ مَا يَجُوْزُ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالْحَمْدِ فِي الصَّلٰوةِ لِلرِّجَالِ ۔

۱۱۲۳ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَّحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَاءَ بِلَالٌ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ حُبِسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَؤُمُّ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ اِنْ شِئْتُمْ فَاَقَامَ بِلَالٌ الصَّلٰوةَ فَتَقَدَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَصَلّٰى فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ فِي الصُّفُوْفِ يَشُقُّهَا شَقًّا حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ الْاَوَّلِ فَاَخَذَ النَّاسُ بِالتَّصْفِيْحِ قَالَ سَهْلٌ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا التَّصْفِيْحُ هُوَ التَّصْفِيْقُ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِيْ صَلٰوتِهِ فَلَمَّا اَكْثَرُوا الْتَفَتَ فَاِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفِّ فَاَشَارَ اِلَيْهِ مَكَانَكَ فَرَفَعَ اَبُوْ بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَاءَهُ وَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى ۔

بَابٌ ۷۶۰ مَنْ سَمّٰى قَوْمًا اَوْ سَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى غَيْرِهِ مُوَاجَهَةً وَّهُوَ لَا يَعْلَمُ ۔

۱۱۲۴ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الصَّمَدِ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ التَّحِيَّةَ فِي الصَّلٰوةِ وَنُسَمِّيْ وَيُسَلِّمُ بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَسَمِعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُوْلُوْا اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَاِنَّكُمْ اِذَا

کر دیا یہاں تک کہ آیت نازل ہوئی، "نمازوں کی حفاظت کرو" (۲ : ۲۳۸) پس ہمیں خاموش رہنے کا حکم فرما دیا گیا۔

نماز میں مردوں کے لیے سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنے کا جواز۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف کے درمیان صلح کرانے تشریف لے گئے اور نماز کا وقت ہو گیا تو حضرت بلال نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رُکنا پڑ گیا لہٰذا آپ لوگوں کی امامت فرمائیں۔ فرمایا، اچھا اگر آپ حضرات چاہتے ہیں۔ پس حضرت بلال نے نماز کی اقامت کہی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے بڑھ کر نماز پڑھانے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور صفوں کو چیرتے ہوئے پہلی صف میں آکھڑے ہوئے۔ لوگوں نے اَلتَّصْفِيْح شروع کر دی۔ حضرت سہل نے فرمایا، جانتے ہو اَلتَّصْفِيْح کیا ہے؟ یہ ہی تالی بجانا ہے اور حضرت ابوبکر نماز میں ادھر اُدھر نہیں دیکھا کرتے تھے۔ جب زیادہ بجائیں تو متوجہ ہوئے اور دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صف میں ہیں۔ آپ نے انہیں اپنی جگہ رہنے کا اشارہ فرمایا۔ حضرت ابوبکر نے اپنے ہاتھوں کو اٹھا کر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہا اور پھر پیچھے کو اُلٹے پاؤں لوٹ آئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے اور نماز پڑھائی۔

جس نے کسی قوم کا نام لیا یا نماز میں کسی کو مخاطب کیے بغیر سلام کیا اور وہ جانتا نہ ہو۔

عمرو بن عیسیٰ، ابو عبد الصمد عبد العزیز بن عبد الصمد، حُصین بن عبد الرحمٰن ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نماز میں تحیت کہتے، نام لیتے اور ایک دوسرے کو سلام کیا کرتے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ سُنا تو فرمایا کہ یوں کہا کرو۔ تمام زبانی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں اور بدنی اور مالی بھی۔ سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ جب تم نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ کے ہر نیک بندے کو سلام کر لیا۔ خواہ

www.alahazratnetwork.org

تَعْلَمُوْا ذٰلِكَ فَقَدْ سَلَّمْتُمْ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ لِلّٰهِ صَالِحٍ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؁

باب ۷۶۱ التَّصْفِيْقِ لِلنِّسَآءِ ؁

۱۱۲۵ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ ؁

۱۱۲۶ حَدَّثَنَا يَحْيٰى اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ ؁

باب ۷۶۲ مَنْ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى فِيْ صَلَاتِهِ اَوْ تَقَدَّمَ بِاَمْرٍ يَنْزِلُ بِهِ رَوَاهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؁

۱۱۲۷ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ يُوْنُسُ قَالَ الزُّهْرِيُّ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ الْمُسْلِمِيْنَ بَيْنَا هُمْ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَاَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُصَلِّيْ بِهِمْ فَفَجِئَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَنَظَرَ اِلَيْهِمْ وَهُمْ صُفُوْفٌ فَتَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَنَكَصَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَظَنَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ اَنْ يَّخْرُجَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَهَمَّ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ يَّفْتَتِنُوْا فِيْ صَلَاتِهِمْ فَرَحًا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَاَوْهُ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ اَنْ اَتِمُّوْا ثُمَّ دَخَلَ الْحُجْرَةَ وَاَرْخَى السِّتْرَ وَتُوُفِّيَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ ؁

وہ آسمان میں ہو یا زمین میں۔

تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے

علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنا مردوں کے لیے اور تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے۔

یحییٰ، وکیع، سفیان، ابوحازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنا مردوں کے لیے اور تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے۔

جو نماز میں پیچھے کو ہٹے یا کسی کام کے لیے آگے بڑھے۔ اسے حضرت سہل بن سعد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ پیر کے روز جب مسلمان نماز فجر میں تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں نماز پڑھا رہے تھے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے سامنے ہوئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے کا پردہ ہٹا دیا۔ آپ نے انہیں صف بستہ دیکھ کر تبسم ریزی فرمائی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیچھے ہٹنے کا ارادہ کیا یہ سمجھتے ہوئے کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لانا چاہتے ہیں اور مسلمانوں نے اپنی نماز توڑنے کا ارادہ کیا خوش ہو کر کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ پوری کرو۔ پھر حجرے میں داخل ہو گئے، پردہ گرا دیا اور اسی روز وفات پائی

ف: اس حدیث میں جو واقعہ بیان کیا گیا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزِ وصال کا ہے۔ معلوم ہوا کہ آپ نے پیر کے روز دن کے وقت وصال فرمایا تھا۔ اس حدیث میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ بلافصل ہونے کا بڑا واضح اشارہ موجود ہے۔ حضرات خلفائے راشدین میں بالاتفاق سب سے پہلا نمبر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کا ہے جنہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی امامت کے لیے نامزد فرما دیا تھا۔ اسی لیے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا کہ

www.alahazratnetwork.org

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کو ہمارا دینی امور میں امام بنا دیا تھا تو ہم نے اپنے دنیاوی امور میں بھی انھیں اپنا امیر بنا لیا۔

بَابٌ ٧٦٣ إِذَا دَعَتِ الْأُمُّ وَلَدَهَا فِي الصَّلٰوةِ ۔

جب نماز میں ماں اپنے بیٹے کو بلائے۔

١١٢٧ب وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادَتِ امْرَأَةٌ ابْنَهَا وَهُوَ فِي صَوْمَعَةٍ قَالَتْ يَا جُرَيْجُ قَالَ اللّٰهُمَّ أُمِّي وَصَلَاتِي قَالَتْ يَا جُرَيْجُ قَالَ اللّٰهُمَّ أُمِّي وَصَلَاتِي قَالَتْ يَا جُرَيْجُ قَالَ اللّٰهُمَّ أُمِّي وَصَلَاتِي قَالَتْ اللّٰهُمَّ لَا يَمُوْتُ جُرَيْجٌ حَتّٰى يَنْظُرَ فِي وَجْهِ الْمَيَامِيْسِ وَكَانَتْ تَأْوِي إِلٰى صَوْمَعَتِهِ رَاعِيَةٌ تَرْعَى الْغَنَمَ فَوَلَدَتْ فَقِيْلَ لَهَا مِمَّنْ هٰذَا الْوَلَدُ قَالَتْ مِنْ جُرَيْجٍ نَزَلَ مِنْ صَوْمَعَتِهِ قَالَ جُرَيْجٌ أَيْنَ هٰذِهِ الَّتِي تَزْعَمُ أَنَّ وَلَدَهَا لِي قَالَ يَا بَابُوْسُ مَنْ أَبُوْكَ قَالَ رَاعِي الْغَنَمِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت نے اپنے بیٹے کو آواز دی اور وہ اپنے عبادت خانے میں تھا۔ والدہ نے کہا: اے جریج! اس نے کہا: اے اللہ! میری والدہ اور نماز۔ والدہ نے دوبارہ کہا: اے جریج! کہا: اے اللہ! میری والدہ اور میری نماز۔ والدہ نے سہ بارہ کہا: اے جریج! اس نے کہا: اے اللہ! میری والدہ اور نماز۔ والدہ نے کہا: اے اللہ! جریج نہ مرے یہاں تک کہ کسی زانیہ کا منہ دیکھ لے۔ عبادت خانے کے قریب ایک عورت بکریاں چرایا کرتی تھی۔ اس نے لڑکا جنا۔ اس سے کہا گیا کہ یہ لڑکا کس کا ہے؟ کہا کہ جریج کا ہے، وہ اپنے عبادت خانے سے اتر آئے تھے۔ جریج نے کہا کہ وہ عورت کہاں ہے جو یہ دعویٰ کرتی ہے کہ وہ میرا بیٹا ہے۔ کہا: اے بابوس! تمہارا باپ کون ہے؟ لڑکے نے کہا کہ ایک چرواہا ہے۔

بَابٌ ٧٦٤ مَسْحِ الْحَصَا فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں کنکریاں ہٹانا

١١٢٨ ۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَيْقِيْبٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً ۔

ابونعیم، شیبان، یحییٰ، ابوسلمہ، حضرت معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس شخص کے بارے میں فرمایا جو سجدہ کرتے وقت مٹی برابر کرے۔ فرمایا کہ اگر کرتا ہے تو ایک دفعہ کرے۔

بَابٌ ٧٦٥ بَسْطِ الثَّوْبِ فِي الصَّلٰوةِ لِلسُّجُوْدِ ۔

نماز میں سجدے کے لیے کپڑا بچھانا

١١٢٩ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا غَالِبٌ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يُمَكِّنَ وَجْهَهُ مِنَ الْأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ ۔

بکر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سخت گرمی میں نماز پڑھتے اور ہم میں سے کسی سے اپنی پیشانی زمین پر ٹھہرائی نہ جاتی وہ کپڑا بچھا لیتا اور اُس پر سجدہ کرتا۔

بَابٌ ٧٦٦ مَا يَجُوْزُ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلٰوةِ ۔

نماز میں کتنا عمل جائز ہے

١١٣٠ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، ابوالنضر، ابوسلمہ سے روایت ہے کہ

www.alahazratnetwork.org

عن ابی النضر عن ابی سلمۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت کنت امد رجلی فی قبلۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی فاذا سجد غمزنی فرفعتھا فاذا قام مددتھا ۔

۱۱۳۱ ۔ حدثنا محمود حدثنا شبابۃ حدثنا شعبۃ عن محمد بن زیاد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ صلی صلوۃ قال ان الشیطان عرض لی فشد علی لیقطع الصلوۃ علی فامکننی اللہ منہ فذعتہ ولقد ھممت ان اوثقہ الی ساریۃ حتی تصبحوا فتنظروا الیہ فذکرت قول سلیمان علیہ السلام رب ھب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی فردہ اللہ خاسئا ثم قال النضر بن شمیل فذعتہ بالذال ای خنقتہ وفدعتہ من قول اللہ یوم یدعون ای یدفعون والصواب فدعتہ الا انہ کذا قال بتشدید العین والتاء ۔

باب ۷۶ اذا انفلتت الدابۃ فی الصلوۃ وقال قتادۃ ان اخذ ثوبہ یتبع السارق ویدع الصلوۃ ۔

۱۱۳۲ ۔ حدثنا ادم حدثنا شعبۃ حدثنا الازرق بن قیس قال کنا بالاھواز نقاتل الحروریۃ فبینا انا علی جرف نھر اذا رجل یصلی واذا لجام دابتہ بیدہ فجعلت الدابۃ تنازعہ وجعل یتبعھا قال شعبۃ ھو ابو برزۃ الاسلمی فجعل رجل من الخوارج یقول اللھم افعل بھذا الشیخ فلما انصرف الشیخ قال انی سمعت قولکم وانی غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ست غزوات او سبع غزوات وثمان وشھدت تیسیرہ وانی ان کنت ان اراجع مع دابتی احب الی من ان ادعھا ترجع الی مالفھا فیشق علی

۱۱۳۳ ۔ حدثنا محمد بن مقاتل اخبرنا عبد اللہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں اپنے دونوں پیر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قبلہ کی جانب پھیلائے رکھتی اور آپ نماز پڑھ رہے ہوتے ۔ جب سجدہ کرتے تو مجھے دبا دیتے تو میں انہیں ہٹا لیتی اور جب آپ کھڑے ہو جاتے تو پھیلا لیتی ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک نماز پڑھ چکے تو فرمایا: شیطان میرے سامنے آیا اور میری نماز تڑوانے پر بڑا زور لگایا ۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر تسلط دیا تو میں نے اُسے پچھاڑ دیا اور ارادہ کیا کہ اسے ایک ستون سے باندھ دیا جائے یہاں تک کہ صبح ہو اور لوگ اسے دیکھیں تو مجھے حضرت سلیمان علیہ السلام کا یہ کہنا یاد آ گیا ۔ اے رب! مجھے ایسی بادشاہی عطا فرما جو میرے بعد کسی کو نہ ملے (۳۸ : ۳۵) پس اللہ تعالیٰ نے اُسے ذلیل کر کے لوٹا دیا ۔ نضر بن شمیل نے فذعتہ کہا ہے ذال کے ساتھ یعنی میں نے اُس کا گلا گھونٹا اور فدعتہ ارشادِ ربانی یوم یدعون ۔ یعنی دفع کرتے ہیں، کی طرح ہے جبکہ صحیح فدعتہ ہے کیونکہ عین کی تشدید اور تاء کے ساتھ ہی کہا گیا ہے ۔

جب نماز کے دوران کسی کا جانور بھاگ جائے ۔

قتادہ نے فرمایا کہ اگر چور کسی کا کپڑا لے جائے تو چور کا پیچھا کرے اور نماز چھوڑ دے

ازرق بن قیس سے روایت ہے کہ ہم اہواز میں حروریہ (خارجیوں) سے جنگ کر رہے تھے ۔ جب میں ایک نہر کے کنارے پر تھا تو ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا اور اُس کے گھوڑے کی لگام اُس کے ہاتھ میں تھی ۔ سواری بدک رہی تھی اور وہ اُس کا پیچھا کر رہا تھا ۔ شعبہ نے کہا کہ وہ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے ۔ خارجیوں میں سے ایک آدمی کہہ رہا تھا ۔ ذرا اس بوڑھے کی کرتوت تو دیکھو جب وہ بزرگ فارغ ہوئے تو فرمایا: میں نے تمہاری بات سُنی اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چھ سات یا آٹھ غزوات میں شرکت کی سعادت پائی اور میں اگر اپنی سواری کے ساتھ لوٹا تو یہ بات مجھے اس سے پیاری ہے کہ میں اسے چھوڑ دوں اور یہ اصطبل چلی جائے اور مجھے دشواری ہو ۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا

www.alahazratnetwork.org

أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ سُورَةً طَوِيلَةً ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ بِسُورَةٍ أُخْرَى ثُمَّ رَكَعَ حَتَّى قَضَاهَا وَسَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ فِي الثَّانِيَةِ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوا حَتَّى يُفْرَجَ عَنْكُمْ لَقَدْ رَأَيْتُ فِي مَقَامِي هٰذَا كُلَّ شَيْءٍ وُعِدْتُهُ حَتَّى لَقَدْ رَأَيْتُ أُرِيدُ أَنْ آخُذَ قِطْفًا مِنَ الْجَنَّةِ حِينَ رَأَيْتُمُونِي جَعَلْتُ أَتَقَدَّمُ وَلَقَدْ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ وَرَأَيْتُ فِيهَا عَمْرَو بْنَ لُحَيٍّ وَهُوَ الَّذِي سَيَّبَ السَّوَائِبَ ٥

سورج کو گرہن لگا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھنے کھڑے ہوئے اور ایک لمبی سورت پڑھی۔ پھر لمبا رکوع کیا۔ پھر سر اُٹھایا تو دوسری سورت شروع کردی۔ پھر رکوع کیا اور پورا کیا اور سجدہ کیا۔ پھر اسی طرح دوسری رکعت میں کیا۔ پھر فرمایا کہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، جب تم اسے دیکھو تو نماز پڑھو یہاں تک کہ وہ ہٹ جائے میں نے اس جگہ پر ہر چیز کو دیکھ لیا جس کا مجھ سے وعدہ کیا گیا ہے اب دیکھ لیں میں نے ارادہ کیا کہ ایک خوشہ توڑ لوں جب کہ تم نے مجھے آگے بڑھتے دیکھا اور میں نے جہنم کو دیکھا کہ اُس کا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے جب کہ تم نے مجھے پیچھے ہٹتے دیکھا اور میں نے اُس میں عمرو بن لحی کو دیکھا جس نے سائبہ کی رسم نکالی تھی۔

بَاب ٧٦٨ مَا يَجُوزُ مِنَ الْبُصَاقِ وَالنَّفْخِ فِي الصَّلٰوةِ وَيُذْكَرُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو نَفَخَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُجُودِهِ فِي كُسُوفٍ ٥

نماز میں تھوکنا اور پھونک مارنا جائز ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو سے منقول ہے کہ نمازِ کسوف میں سجدے کے دوران نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھونک ماری تھی۔

١١٣٤ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَتَغَيَّظَ عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ أَحَدِكُمْ فَإِذَا كَانَ فِي صَلٰوتِهِ فَلَا يَبْزُقَنَّ أَوْ قَالَ لَا يَتَنَخَّمَنَّ ثُمَّ نَزَلَ فَحَتَّهَا بِيَدِهِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِذَا بَزَقَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْزُقْ عَلَى يَسَارِهِ ٥

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد کی قبلہ والی دیوار میں بلغم دیکھا تو مسجد والوں پر ناراض ہوئے اور فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس کے سامنے ہوتا ہے لہٰذا نہ تھوکے یا بلغم نہ پھینکے۔ پھر اُترے اور ہاتھ سے اُسے کھرچ دیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی تھوکے تو چاہیئے کہ اپنے بائیں جانب تھوکے۔

١١٣٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلٰكِنْ عَنْ شِمَالِهِ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى ٥

محمد، غندر، شعبہ، قتادہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو نماز میں ہو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے۔ پس وہ اپنے سامنے نہ تھوکے اور نہ اپنے دائیں جانب بلکہ اپنے بائیں جانب، بائیں پیر کے نیچے تھوکے۔

بَاب ٧٦٩ مَنْ صَفَّقَ جَاهِلًا مِنَ الرِّجَالِ فِي صَلٰوتِهِ لَمْ تَفْسُدْ صَلٰوتُهُ فِيهِ

جس نے بے خبری سے نماز میں تالی بجائی تو اُس کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔

اس کے متعلق حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

www.alahazratnetwork.org

سهل ابن سعد رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم ۔

باب إذا قيل للمصلي تقدم أو انتظر فانتظر فلا بأس ۔

۱۱۳۶ - حدثنا محمد بن كثير أخبرنا سفيان عن أبي حازم عن سهل بن سعد رضي الله عنه قال كان الناس يصلون مع النبي صلى الله عليه وسلم وهم عاقدو أزرهم من الصغر على رقابهم فقيل للنساء لا ترفعن رءوسكن حتى يستوي الرجال جلوسا ۔

باب لا يرد السلام في الصلوة ۔

۱۱۳۷ - حدثنا عبد الله بن أبي شيبة حدثنا ابن فضيل عن الأعمش عن إبراهيم عن علقمة عن عبد الله قال كنت أسلم على النبي صلى الله عليه وسلم وهو في الصلوة فيرد علي فلما رجعنا سلمت عليه فلم يرد علي وقال إن في الصلوة شغلا ۔

۱۱۳۸ - حدثنا أبو معمر حدثنا عبد الوارث حدثنا كثير بن شنظير عن عطاء بن أبي رباح عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم في حاجة له فانطلقت ثم رجعت وقد قضيتها فأتيت النبي صلى الله عليه وسلم فسلمت عليه فلم يرد علي فوقع في قلبي ما الله أعلم به فقلت في نفسي لعل رسول الله صلى الله عليه وسلم وجد علي أني أبطأت عليه ثم سلمت عليه فلم يرد علي فوقع في قلبي أشد من المرة الأولى ثم سلمت عليه فرد علي فقال إنما منعني أن أرد عليك أني كنت أصلي وكان على راحلته متوجها إلى غير القبلة ۔

باب رفع الأيدي في الصلوة لأمر ينزل به ۔

۱۱۳۹ - حدثنا قتيبة حدثنا عبد العزيز عن أبي

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے ۔

جب نمازی سے کہا جائے کہ آگے بڑھ یا انتظار کر اور اُس نے انتظار کیا تو کوئی مضائقہ نہیں۔

ابوحازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ۔ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور وہ چھوٹی ہونے کے باعث اپنی ازاروں کو اپنی گردنوں سے باندھ لیا کرتے ۔ پس عورتوں سے کہا گیا کہ وہ اپنے سروں کو نہ اٹھایا کریں یہاں تک کہ مرد سیدھے ہو کر بیٹھ جائیں ۔

نماز میں سلام کا جواب نہ دے

علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتا جب کہ آپ نماز میں ہوتے اور مجھے جواب مرحمت فرما دیتے ۔ جب ہم لوٹے (حبشہ سے) تو میں نے سلام کیا اور آپ نے جواب نہ دیا بلکہ فرمایا کہ نماز میں مشغولیت ہوتی ہے ۔

عطاء بن ابو رباح سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ایک کام کے لیے بھیجا میں گیا اور اُسے کر کے واپس لوٹا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کو سلام عرض کیا ۔ آپ نے جواب مرحمت نہ فرمایا ۔ میرے دل میں خیال آیا جو اللہ ہی بہتر جانتا ہے ۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہو گئے کہ میں نے دیر کر دی ۔ میں نے پھر سلام عرض کیا ۔ آپ نے پھر جواب مرحمت نہ فرمایا ۔ میرے دل میں پہلے سے زیادہ خدشہ پیدا ہوا ۔ پھر سلام کیا تو آپ نے جواب دیا اور فرمایا کہ مجھے جواب دینے سے اس بات نے روکا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا ۔ آپ اپنی سواری پر اور بغیر قبلہ رُخ تھے ۔

نماز میں کوئی ضرورت پیش آئے تو اپنے ہاتھوں کو اُٹھانا ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

www.alahazratnetwork.org

حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِقُبَاءَ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فِيْ اُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَحُبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَآءَ بِلَالٌ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حُبِسَ وَقَدْ حَانَتِ الصَّلٰوةُ فَهَلْ لَكَ اَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ اِنْ شِئْتَ فَاَقَامَ بِلَالٌ الصَّلٰوةَ وَتَقَدَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَبَّرَ لِلنَّاسِ وَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ فِي الصُّفُوْفِ يَشُقُّهَا شَقًّا حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ فَاَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيْحِ قَالَ سَهْلٌ التَّصْفِيْحُ هُوَ التَّصْفِيْقُ قَالَ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمَّا اَكْثَرَ النَّاسُ اِلْتَفَتَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ اِلَيْهِ يَاْمُرُهٗ اَنْ يُّصَلِّيَ فَرَفَعَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَآءَهٗ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَاَيُّهَا النَّاسُ مَا لَكُمْ حِيْنَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلٰوةِ اَخَذْتُمْ بِالتَّصْفِيْحِ اِنَّمَا التَّصْفِيْحُ لِلنِّسَآءِ مَنْ نَّابَهٗ شَيْءٌ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ لِلنَّاسِ حِيْنَ اَشَرْتُ اِلَيْكَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَا كَانَ يَنْبَغِيْ لِابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ اَنْ يُّصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی کہ قباء والے بنی عمرو بن عوف کے درمیان کچھ شکر رنجی ہے۔ آپ اپنے اُن اصحاب میں صلح کروانے تشریف لے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رُکے رہے اور نماز کا وقت ہوگیا۔ حضرت بلال نے آکر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا اے ابوبکر! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تو رُکنا پڑ گیا اور نماز کا وقت ہو گیا تو کیا آپ لوگوں کی امامت کریں گے؟ فرمایا: ہاں اگر تم چاہتے ہو۔ پس حضرت بلال نے نماز کی اقامت کہی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے بڑھ گئے اور تکبیر کہی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور چلتے اور صفوں کو چیرتے ہوئے پہلی صف میں آکر کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے تالی بجائی۔ حضرت سہل نے فرمایا کہ اَلتَّصْفِیْحُ وہی تالی بجانا ہے اور حضرت ابوبکر نماز میں اِدھر اُدھر متوجہ نہیں ہوا کرتے تھے۔ جب زیادہ تالیاں بجائیں تو متوجہ ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا آپ انھیں اشارے سے حکم فرماتے ہیں کہ نماز پڑھاتے رہو حضرت ابوبکر نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور اُلٹے پیروں پیچھے ہٹ گئے یہاں تک کہ صف میں کھڑے ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے تو لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب فارغ ہوئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ نماز میں کوئی بات پیش آجائے تو تالیاں بجانے لگتے ہو تالی بجانا تو عورتوں کے لیے ہے اور جس کو نماز میں کوئی بات پیش آئے تو اُسے سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنا چاہیے پھر حضرت ابوبکر کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے ابوبکر! جب میں نے تمہاری طرف اشارہ کیا تو تمہیں کس چیز نے روکا کہ لوگوں کو نماز پڑھاتے رہتے؟ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ ابن ابو قحافہ کے لیے مناسب نہیں تھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔

ف: اس حدیث سے ایک تو یہ بات معلوم ہوئی کہ نماز کا وقت ہو جانے پر اگر امام موجود نہ ہو تو جس دوسرے آدمی کو لوگ پسند کریں وہ امامت کر سکتا ہے۔ دوسری یہ بات معلوم ہوئی کہ دورانِ نماز اگر امام کو کسی ضروری بات کی جانب متوجہ کرنا پڑ جائے تو مرد سُبْحَانَ اللّٰہِ کہیں اور عورتوں کو تالی بجانے کا حکم تھا لیکن عورتوں کا مردوں کے ساتھ باجماعت نماز پڑھنا قرونِ اُولیٰ میں ہی بند کر دیا گیا تھا۔ تیسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ نماز میں قیام کے وقت اگرچہ سجدے کی جگہ پر نظر رکھنا سنت ہے لیکن اس وقت تمام صحابۂ کرام سجدے کی جگہ سے نگاہیں ہٹا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھنے لگے تھے اور انہوں نے تالیاں بجا کر حضرت ابوبکر صدیق

www.alahazratnetwork.org

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ کی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ نماز پوری ہونے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام سے یہ نہیں فرمایا تھا کہ تم دورانِ نماز میری طرف کیوں متوجہ ہوئے اور کیوں مجھے دیکھنے لگے تھے؛ آپ ایسا کیوں فرماتے جبکہ محبوبِ پروردگار کی جانب متوجہ ہونا ہی تو عبادتوں کی جان اور روحِ ایمان ہے۔ جو نماز میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خیال کو گدھے بیل کے خیال سے بدتر اور شرک بتاتے ہیں حقیقت میں وہ ایمان کی چاشنی ہی سے ناآشنا ہیں۔ اُن سے صرف یہی کہا جا سکتا ہے۔

لطفِ مے تجھ سے کیا کہوں زاہد!
ہائے کمبخت تو نے پی ہی نہیں

باب ۷۷ الْخَصْرِ فِي الصَّلٰوةِ ۔

۱۱۴۰ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نُهِيَ عَنِ الْخَصْرِ فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ هِشَامٌ وَأَبُو هِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۱۱۴۱ ۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نُهِيَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا ۔

نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا

ابوالنعمان، حماد، ایوب، محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا گیا ہے ——— ہشام اور ابوہلال، ابن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

عمرو بن علی، یحییٰ، ہشام، محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ منع کیا گیا ہے کہ آدمی کوکھوں پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھے۔

باب ۷۸ يُفَكِّرُ الرَّجُلُ الشَّيْءَ فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنِّي لَأُجَهِّزُ جَيْشِي وَأَنَا فِي الصَّلٰوةِ ۔

۱۱۴۲ ۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ سَرِيعًا دَخَلَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ ثُمَّ خَرَجَ وَرَأَى مَا فِي وُجُوهِ الْقَوْمِ مِنْ تَعَجُّبِهِمْ لِسُرْعَتِهِ فَقَالَ ذَكَرْتُ وَأَنَا فِي الصَّلٰوةِ تِبْرًا عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ أَنْ يُمْسِيَ أَوْ يَبِيتَ عِنْدَنَا فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ ۔

۱۱۴۳ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرٍ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُذِّنَ بِالصَّلٰوةِ

نماز میں آدمی کا کسی چیز کو سوچنا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں لشکر کا بندوبست کرتا رہتا ہوں اور میں نماز میں ہوتا ہوں۔

ابن ابوملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ عصر پڑھی۔ جب سلام پھیرا تو جلدی سے کھڑے ہو گئے اور اپنی کسی زوجۂ مطہرہ کے پاس تشریف لے گئے۔ پھر تشریف لائے اور لوگوں کے چہروں پر جلدی کے باعث حیرانگی کے اثرات دیکھ کر فرمایا۔ مجھے نماز میں سونے کا ایک ٹکڑا یاد آگیا جو ہمارے پاس تھا۔ میں نے ناپسند کیا کہ وہ ہمارے پاس شام کرے یا رات گزارے لہٰذا میں نے اُسے تقسیم کرنے کا حکم دے دیا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان ہوا نکالتا ہوا پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے یہاں تک کہ اذان کی آواز سنائی

www.alahazratnetwork.org

أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِيْنَ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ أَقْبَلَ فَإِذَا ثُوِّبَ أَدْبَرَ فَإِذَا سَكَتَ أَقْبَلَ فَلَا يَزَالُ بِالْمَرْءِ يَقُوْلُ لَهٗ اذْكُرْ مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتّٰى لَا يَدْرِيَ كَمْ صَلّٰى قَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِذَا فَعَلَ أَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ وَسَمِعَهٗ أَبُوْ سَلَمَةَ مِنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ؁

۱۱۴۴ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ النَّاسُ أَكْثَرَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ فَلَقِيْتُ رَجُلًا فَقُلْتُ بِمَا قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَارِحَةَ فِي الْعَتَمَةِ فَقَالَ لَا أَدْرِيْ فَقُلْتُ لَمْ تَشْهَدْهَا قَالَ بَلٰى قُلْتُ لٰكِنْ أَنَا أَدْرِيْ قَرَأَ سُوْرَةَ كَذَا وَكَذَا ؁

بَاب ۵۷۷ مَا جَاءَ فِي السَّهْوِ إِذَا قَامَ مِنْ رَكْعَتَيِ الْفَرِيْضَةِ ؁

۱۱۴۵ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهٗ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ مِنْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ وَنَظَرْنَا تَسْلِيْمَهٗ كَبَّرَ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ سَلَّمَ ؁

۱۱۴۶ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهٗ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنَ اثْنَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ لَمْ يَجْلِسْ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ ؁

نہیں دیتی جب مؤذن خاموش ہو جائے تو آجاتا ہے۔ جب اقامت کہی جائے تو بھاگتا ہے جب وہ خاموش ہو تو آجاتا ہے اور برابر آدمی سے یہی کہتا رہتا ہے کہ یہ بات یاد کر جو اُسے یاد نہیں ہوتی یہاں تک کہ اُسے یاد نہیں رہتا کہ کتنی نماز پڑھی ہے۔ ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ایسا کرے تو بیٹھا ہوا دوؔ سجدے کرلے اور اسے سُنا ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

محمد بن مثنیٰ، عثمان بن عمر، ابن ابو ذئب، سعید مقبری سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ کثرت سے روایت کرتا ہے۔ میں ایک آدمی سے ملا اور اُس سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گزشتہ رات نمازِ عشاء میں کونسی سورتیں پڑھی تھیں؟ اُس نے کہا، مجھے معلوم نہیں۔ میں نے کہا، کیا آپ موجود نہیں تھے؟ کہا، کیوں نہیں۔ میں نے کہا کہ مجھے معلوم ہے کہ حضور نے فلاں فلاں سورتیں پڑھی تھیں۔

جب فرض کی دوؔ رکعتوں کے بعد کھڑا ہو جائے تو سجدہ سہو کس طرح کرے؟

عبد اللہ بن یوسف، مالک بن انس، ابن شہاب، عبد الرحمٰن اعرج سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں کسی نماز کی دوؔ رکعتیں پڑھائیں اور قعدہ میں بیٹھے بغیر کھڑے ہو گئے، لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ جب نماز پوری کرلی اور ہم نے آپ کے سلام پھیرنے کو دیکھا تو آپ نے سلام پھیرنے سے پہلے تکبیر کہی اور بیٹھے ہوئے دوؔ سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، یحییٰ بن سعید، عبد الرحمٰن اعرج سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر کی دوؔ کے بعد کھڑے ہو گئے اور ان کے درمیان میں نہ بیٹھے۔ جب آپ نے نماز پوری کرلی تو دوؔ سجدے کیے۔ پھر اس کے بعد سلام پھیرا۔

www.alahazratnetwork.org

باب ۷۷۶ إذا صلى خمسا

۱۱۴۷ - حدثنا أبو الوليد حدثنا شعبة عن الحكم عن إبراهيم عن علقمة عن عبد الله رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى الظهر خمسا فقيل له أزيد في الصلوة فقال وما ذاك قال صليت خمسا فسجد سجدتين بعد ما سلم

باب ۷۷۷ إذا سلم في ركعتين أو في ثلاث فسجد سجدتين مثل سجود الصلوة أو أطول

۱۱۴۸ - حدثنا آدم حدثنا شعبة عن سعد بن إبراهيم عن أبي سلمة عن أبي هريرة رضي الله عنه قال صلى بنا النبي صلى الله عليه وسلم الظهر أو العصر فسلم فقال له ذو اليدين الصلوة يا رسول الله أنقصت فقال النبي صلى الله عليه وسلم لأصحابه أحق ما يقول قالوا نعم فصلى ركعتين أخريين ثم سجد سجدتين قال سعد ورأيت عروة ابن الزبير صلى من المغرب ركعتين فسلم وتكلم ثم صلى ما بقي وسجد سجدتين وقال هكذا فعل النبي صلى الله عليه وسلم

باب ۷۷۸ من لم يتشهد في سجدتي السهو وسلم أنس والحسن ولم يتشهدا وقال قتادة لا يتشهد

۱۱۴۹ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك بن أنس عن أيوب بن أبي تميمة السختياني عن محمد بن سيرين عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم انصرف من اثنتين فقال له ذو اليدين أقصرت الصلوة أم نسيت يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أصدق ذو اليدين فقال الناس نعم فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى اثنتين أخريين ثم سلم ثم

جب پانچ رکعتیں پڑھ لی جائیں:

ابوالولید، شعبہ، حکم، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھا دیں۔ عرض کی گئی کہ کیا نماز بڑھ گئی ہے! فرمایا کہ کیا بات ہے! عرض کی کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔ آپ نے سلام پھیر لینے کے بعد سہو کے دو سجدے کیے۔

جب دو یا تین رکعتوں پر سلام پھیر دے تو سہو کے دو سجدے نماز کے سجدوں جیسے کرے یا ان سے لمبے!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی اور سلام پھیر دیا۔ ذوالیدین آپ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا نماز کم ہو گئی ہے! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: کیا یہ سچ کہہ رہے ہیں! لوگ عرض گزار ہوئے، ہاں۔ پس آپ نے آخری دو رکعتیں پڑھیں اور پھر دو سجدے کیے۔ سعد کا بیان ہے کہ میں نے عروہ بن زبیر کو دیکھا کہ مغرب کی نماز میں دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا اور کلام کیا، پھر باقی نماز پڑھ کر دو سجدے کیے اور فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا۔

جو سہو کے دو سجدوں کے بعد تشہد نہ پڑھے اور سلام پھیر دے۔ حضرت انس اور حسن تشہد نہیں پڑھتے تھے۔ قتادہ نے کہا کہ تشہد نہ پڑھے۔

محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو رکعتوں پر نماز سے فارغ ہو گئے۔ ذوالیدین عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ذوالیدین سچ کہتے ہیں؟ لوگوں نے کہا، ہاں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آخری دو رکعتیں پڑھیں، پھر سلام پھیر کر تکبیر کہی اور اپنے سجدوں جیسا یا ان سے لمبا سجدہ کیا۔ پھر سر مبارک اٹھایا۔

www.alahazratnetwork.org

كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ ❖

۱۱۵۰ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِمُحَمَّدٍ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ تَشَهُّدٌ قَالَ لَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ❖

سلیمان بن حرب، حماد، سلمہ بن علقمہ کا بیان ہے کہ میں نے محمد بن سیرین سے کہا، کیا سہو کے سجدوں کے بعد تشہد ہے؟ فرمایا کہ حضرت ابوہریرہ کی حدیث میں تو ہے نہیں۔

بَابٌ ۷۷۹ مَنْ يُكَبِّرُ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

جو سہو کے سجدوں کے لیے تکبیر کہے

۱۱۵۱ ـ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاَكْثَرُ ظَنِّيَ الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ اِلٰى خَشَبَةٍ فِيْ مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلَيْهَا وَفِيْهِمْ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَهَابَا اَنْ يُكَلِّمَاهُ وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَقَالُوْا اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ وَرَجُلٌ يَدْعُوْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ اَنَسِيْتَ اَمْ قُصِرَتْ فَقَالَ لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ قَالَ بَلٰى قَدْ نَسِيْتَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَكَبَّرَ ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَهٗ فَكَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ ❖

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں دن کی کوئی ایک نماز پڑھائی۔ محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ میرا زیادہ تر یہی گمان ہے کہ عصر کی دو رکعتیں پھر سلام پھیر دیا۔ پھر ایک لکڑی کے پاس جا کھڑے ہوئے جو مسجد کے سامنے تھی اور اُس پر ہاتھ رکھ لیا۔ لوگوں میں حضرت ابوبکر و حضرت عمر بھی تھے لیکن بات کرتے ہوئے ڈرے اور جلدی والے چلے گئے اور کہا کہ نماز کم ہو گئی۔ ایک شخص جن کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذوالیدین کے لقب سے پکارا کرتے، وہ عرض گزار ہوئے، کیا آپ بھول گئے یا نماز کم ہو گئی؟ فرمایا کہ نہ میں بھولا نہ کم ہوئی۔ عرض کی بلکہ آپ بھول گئے۔ پس آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور سلام پھیرا پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کیا اپنے سجدوں جیسا یا اُن سے لمبا۔ پھر سر اُٹھایا اور تکبیر کہی۔ پھر سر رکھا اور تکبیر کہہ کر سجدہ کیا، اپنے سجدوں جیسا یا اُن سے لمبا۔ پھر سر اُٹھایا اور تکبیر کہی۔

۱۱۵۲ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ الْاَسْدِيِّ حَلِيْفِ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِيْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ فَلَمَّا اَتَمَّ صَلَاتَهٗ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ فَكَبَّرَ فِيْ كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهٗ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوْسِ تَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي التَّكْبِيْرِ

حضرت عبداللہ بن بحینہ اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو بنی عبدالمطلب کے حلیف تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ ظہر میں کھڑے ہو گئے جبکہ بیٹھنا چاہیئے تھا۔ جب آپ نے نماز پوری کر لی تو سہو کے دو سجدے کیے اور ہر سجدے کے لیے بیٹھے ہوئے تکبیر کہی، اس سے پہلے کہ آپ سلام پھیرتے۔ لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدے کیے یہ اُس کے بدلے میں تھا جو آپ قعدہ کرنا بھول گئے تھے۔ تکبیر کے بارے میں اس کی ابن جریج نے ابن شہاب سے متابعت کی ہے۔

بَابٌ ۷۸۰ اِذَا لَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى ثَلَاثًا اَوْ اَرْبَعًا سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ❖

جب یاد نہ رہے کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو بیٹھ کر دو سجدے کرے۔

۱۱۵۳ ـ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے اور اُس کی ہوا نکلتی جاتی ہے، یہاں

www.alahazratnetwork.org

صلى الله عليه وسلم إذا نودي بالصلوة أدبر الشيطان وله ضراط حتى لا يسمع الأذان فإذا قضي الأذان أقبل فإذا ثوب بها أدبر فإذا قضي التثويب أقبل حتى يخطر بين المرء ونفسه يقول اذكر كذا وكذا ما لم يكن يذكر حتى يظل الرجل إن يدري كم صلى فإذا لم يدر أحدكم كم صلى ثلاثا أو أربعا فليسجد سجدتين وهو جالس ؞

تک کہ اذان سنائی نہیں دیتی جب اذان ختم ہوتی ہے تو آجاتا ہے۔ جب اقامت کہی جائے تو دوڑ جاتا ہے اور اقامت ختم ہونے پر آجاتا ہے۔ یہاں تک کہ آدمی کے دل میں وسوسے ڈالتا ہوا کہتا ہے کہ فلاں فلاں بات کو یاد کرو جو اُسے یاد نہیں تو تھیں یہاں تک کہ آدمی بھول جاتا ہے کہ اُس نے کتنی نماز پڑھی ہے۔ جب تم میں سے کوئی بھول جائے کہ اُس نے کتنی نماز پڑھی، تین رکعتیں یا چار تو بیٹھا ہوا سہو کے دو سجدے کرے۔

باب ۷۸۱ السهو في الفرض والتطوع وسجد ابن عباس رضي الله عنهما سجدتين بعد وتره ؞

فرائض و نوافل میں سجدۂ سہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وتر کے بعد دو سجدے کیے۔

۱۱۵۴ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن ابن شهاب عن أبي سلمة بن عبد الرحمن عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن أحدكم إذا قام يصلي جاء الشيطان فلبس عليه حتى لا يدري كم صلى فإذا وجد ذلك أحدكم فليسجد سجدتين وهو جالس ؞

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان آجاتا ہے اور اُسے بھلاتا ہے یہاں تک کہ یاد نہیں رہتا کہ کتنی نماز پڑھی ہے۔ جب تم میں سے کوئی اس صورتِ حال سے دوچار ہو تو وہ بیٹھا ہوا سہو کے دو سجدے کرے۔

باب ۷۸۲ إذا كلم وهو يصلي فأشار بيده واستمع ؞

جب نماز کے دوران کلام کرے اور ہاتھ سے اشارہ کرے اور اُسے سُنے۔

۱۱۵۵ - حدثنا يحيى بن سليمان قال حدثني ابن وهب قال أخبرني عمرو عن بكير عن كريب أن ابن عباس والمسور بن مخرمة وعبد الرحمن بن أزهر رضي الله عنهم أرسلوه إلى عائشة رضي الله عنها فقالوا اقرأ عليها السلام منا جميعا وسلها عن الركعتين بعد صلوة العصر وقل لها إنا أخبرنا أنك تصلينهما وقد بلغنا أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عنهما وقال ابن عباس وكنت أضرب الناس مع عمر بن الخطاب عنهما فقال كريب فدخلت على عائشة رضي الله عنها فبلغتها ما أرسلوني فقالت سل أم سلمة فخرجت إليهم فأخبرتهم بقولها فردوني إلى

کُریب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس، حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر نے انھیں حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس بھیجا اور فرمایا، ہم سب کا سلام عرض کرنا اور اُن سے عصر کے بعد دو رکعتوں کے متعلق پوچھنا اور عرض کرنا کہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ آپ انھیں پڑھتی ہیں جبکہ ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے منع فرمایا ہے اور حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں ان پر حضرت عمر کے ساتھ لوگوں کو مارا کرتا تھا۔ کُریب کا بیان ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ پیغام پہنچایا جس کے لیے مجھے بھیجا تھا۔ انھوں نے فرمایا کہ حضرت اُمِ سلمہ سے پوچھو۔ پس میں اُن حضرات کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن کا ارشاد عرض کر دیا۔ انھوں نے مجھے حضرت اُمِ سلمہ کے پاس وہی پیغام دے

www.alahazratnetwork.org

أُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُونِي بِهِ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْهُمَا ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيهِمَا حِينَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي حَرَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُومِي بِجَنْبِهِ قُولِي لَهُ تَقُولُ لَكَ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ سَمِعْتُكَ تَنْهٰى عَنْ هَاتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِي عَنْهُ فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَإِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ۔

کو بھیجا جو حضرت عائشہ کے لیے دیا تھا۔ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے منع فرماتے ہوئے سُنا ہے۔ پھر میں نے نمازِ عصر پڑھ لینے کے بعد آپ کو انھیں پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ آپ تشریف لائے اور میرے پاس انصار کے بنی حرام میں سے ایک عورت تھی۔ میں نے آپ کی طرف ایک لونڈی کو بھیجا اور اُس سے کہا کہ آپ کے پہلو میں کھڑی ہو کر عرض کرنا کہ یا رسول اللہ! اُمّ سلمہ کہتی ہیں کہ میں نے آپ کو ان سے منع فرماتے ہوئے سُنا اور آپ کو انھیں پڑھتے ہوئے دیکھ رہی ہوں! اگر آپ ہاتھ سے اشارہ کریں تو پیچھے ہٹ جانا۔ لونڈی نے یہی کیا تو آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا اور وہ ہٹ گئی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا اے بنتِ ابو اُمیّہ! تم نے عصر کے بعد دو رکعتوں کے متعلق پوچھا ہے تو میرے پاس عبد القیس کے لوگ آئے جن کے باعث میں ظہر کے بعد دو رکعتیں نہ پڑھ سکا۔ یہ دو وہی ہیں۔

بَابٌ ۷۸۳ الْإِشَارَةِ فِي الصَّلٰوةِ قَالَهُ كُرَيْبٌ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نماز میں اشارہ کرنا۔

کریب، حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۱۱۵۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ أَنَّ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فِي أُنَاسٍ مَعَهُ فَحُبِسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَاءَ بِلَالٌ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حُبِسَ وَقَدْ حَانَتِ الصَّلٰوةُ فَهَلْ لَكَ أَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ فَأَقَامَ بِلَالٌ وَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَبَّرَ لِلنَّاسِ وَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ فَأَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيقِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلٰوتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ الْتَفَتَ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پتہ لگا کہ بنی عمرو بن عوف کے درمیان کچھ شکر رنجی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کچھ لوگ اپنے ساتھ لے کر اُن میں صلح کروانے کے لیے تشریف لے گئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رُکنا پڑا اور نماز کا وقت ہو گیا۔ حضرت بلال نے آ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا۔ اے ابوبکر! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو رُکے ہوئے ہیں اور نماز کا وقت ہو گیا تو کیا آپ لوگوں کی امامت کریں گے؟ فرمایا، ہاں اگر تم چاہتے ہو۔ حضرت بلال نے اقامت کہی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آگے بڑھ کر تکبیر تحریمہ کہی جب کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور صفوں میں سے چلتے ہوئے پہلی صف میں کھڑے ہو گئے لوگوں نے تالی بجائی لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز میں ادھر اُدھر توجہ نہیں کیا کرتے تھے۔ جب لوگوں نے زیادہ تالیاں بجائیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حکم دیتے ہیں کہ نماز پڑھاتے رہیں۔ حضرت ابوبکر نے ہاتھ اُٹھا کر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہا اور اُلٹے پاؤں پیچھے آ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے اور

www.alahazratnetwork.org

اللہ علیہ وسلم یامرہ ان یصلی فرجع ابوبکر رضی اللہ عنہ بیدیہ فحمد اللہ ورجع القہقری وراءہ حتی قام فی الصف فتقدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی للناس فلما فرغ اقبل علی الناس فقال یایہا الناس ما لکم حین نابکم شیء فی الصلوۃ اخذتم فی التصفیق انما التصفیق للنساء من نابہ شیء فی صلوتہ فلیقل سبحان اللہ فانہ لا یسمعہ احد حین یقول سبحان اللہ الا التفت یا ابا بکر ما منعک ان تصلی للناس حین اشرت الیک فقال ابوبکر رضی اللہ عنہ ما کان ینبغی لابن ابی قحافۃ ان یصلی بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب فارغ ہوئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا اے لوگو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ نماز میں کوئی چیز دیکھتے ہو تو تالیاں بجانے لگتے ہو۔ تالی تو عورت کے لیے ہے۔ اگر نماز میں کوئی چیز دیکھو تو سُبْحَانَ اللّٰہِ کہو، کیونکہ جو بھی سُبْحَانَ اللّٰہِ سُنے گا وہ ضرور متوجہ ہوگا۔ اے ابوبکر! تمہیں کس چیز نے روکا کہ لوگوں کو نماز پڑھاتے رہتے جبکہ میں نے تمہیں اشارہ کیا تھا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے، ابن ابو قحافہ کے لیے یہ مناسب نہیں تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھے

۱۱۵۷۔ حدثنا یحیی بن سلیمان قال حدثنی ابن وہب حدثنا الثوری عن ہشام عن فاطمۃ عن اسماء قالت دخلت علی عائشۃ رضی اللہ عنہا وہی تصلی قائمۃ والناس قیام فقلت ما شان الناس فاشارت برأسہا الی السماء فقلت ایۃ فقالت برأسہا ای نعم۔

فاطمہ سے روایت ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئی تو وہ کھڑی ہو کر نماز پڑھ رہی تھیں اور لوگ بھی کھڑے تھے۔ میں نے کہا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے سر کے ساتھ آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے کہا، کوئی نشانی؟ انہوں نے اپنے سر کے ساتھ ہاں کہا۔

۱۱۵۸۔ حدثنا اسمٰعیل قال حدثنی مالک عن ہشام عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتہ وہو شاک جالسا وصلی وراءہ قوم قیاما فاشار الیہم ان اجلسوا فلما انصرف قال انما جعل الامام لیؤتم بہ فاذا رکع فارکعوا واذا رفع فارفعوا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے کاشانۂ اقدس میں نماز پڑھی اور شکایت کے باعث بیٹھ کر اور لوگوں نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر۔ آپ نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا۔ امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب رکوع کرے تو رکوع کرو اور جب سر اٹھائے تو سر اٹھاؤ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

کتاب الجنائز

جنازوں کا بیان

باب ۸۴۷ فی الجنائز

جنازوں کے بارے میں

ومن کان اٰخر کلامہ لا الٰہ الا اللہ وقیل لوہب بن منبہ الیس لا الٰہ الا اللہ

جس کا آخری کلام لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہو۔ وہب بن منبہ سے کہا گیا کہ کیا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ جنت کی کنجی نہیں ہے؟ فرمایا، کیوں نہیں

مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لَيْسَ مِفْتَاحٌ اِلَّا لَهٗ اَسْنَانٌ فَاِنْ جِئْتَ بِمِفْتَاحٍ لَهٗ اَسْنَانٌ فُتِحَ لَكَ وَاِلَّا لَمْ يُفْتَحْ لَكَ ۔

۱۱۵۹ ۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا وَاصِلُ الْاَحْدَبُ عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ اٰتٍ مِّنْ رَّبِّيْ فَاَخْبَرَنِيْ اَوْ قَالَ بَشَّرَنِيْ اَنَّهٗ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِيْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ ۔

۱۱۶۰ ۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيْقٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّاتَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ وَقُلْتُ اَنَا مَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ ۔

بَابُ ۸۵ ۔ الْاَمْرِ بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ ۔

۱۱۶۱ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَشْعَثِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَّنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَنَهَانَا عَنْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ وَالْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْقَسِّيِّ وَالْاِسْتَبْرَقِ ۔

۱۱۶۲ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ تَابَعَهٗ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَرَوَاهُ سَلَامَةُ عَنْ عُقَيْلٍ ۔

لیکن کوئی ایسی کنجی نہیں جس کے دندانے نہ ہوں۔ اگر تم دندانوں والی کنجی لے کر گئے تو کھل جائے گا ورنہ تمہارے لیے نہیں کھلے گا۔

معرور بن سوید نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور مجھے بتایا یا فرمایا کہ مجھے بشارت دی کہ میری اُمت سے جو مرے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا، اگرچہ زنا اور چوری کرے۔ کہا اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو مر جائے اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا کہ جو مر جائے اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

جنازوں کے پیچھے جانے کا حکم

سُوید بن مُقرن سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا ہے یعنی جنازے کے پیچھے جانے، بیمار کی عیادت کرنے، دعوت قبول کرنے، مظلوم کی مدد کرنے، قسم پوری کرنے نیز سلام اور چھینک کا جواب دینے کا حکم فرمایا اور چاندی کے برتنوں، سونے کی انگوٹھی، ریشم، دیباج، قسی اور استبرق کے کپڑے پہننے سے منع فرمایا۔

محمد، عمرو بن ابوسلمہ، اوزاعی، ابن شہاب، سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔ سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، جنازوں کے پیچھے جانا، دعوت قبول کرنا اور چھینک کا جواب دینا — متابعت کی اس کی عبدالرزاق نے اور کہا کہ ہمیں معمر نے خبر دی اور روایت کیا اسے سلامہ نے عقیل سے۔

www.alahazratnetwork.org

باب ٧٨٦ الدُّخُولِ عَلَى الْمَيِّتِ بَعْدَ الْمَوْتِ إِذَا أُدْرِجَ فِي كَفَنِهِ

١١٦٣ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى فَرَسِهِ مِنْ مَسْكَنِهِ بِالسُّنْحِ حَتَّى نَزَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَتَيَمَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسَجًّى بِبُرْدِ حِبَرَةٍ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ أَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ ثُمَّ بَكَى فَقَالَ بِأَبِي أَنْتَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَا يَجْمَعُ اللَّهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ أَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِي كُتِبَتْ عَلَيْكَ فَقَدْ مُتَّهَا قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَالَ اجْلِسْ فَأَبَى فَتَشَهَّدَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَمَالَ إِلَيْهِ النَّاسُ وَتَرَكُوا عُمَرَ فَقَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ إِلَى الشَّاكِرِينَ وَاللَّهِ لَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُونُوا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ حَتَّى تَلَاهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَتَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاسُ فَمَا يُسْمَعُ بَشَرٌ إِلَّا يَتْلُوهَا ۔

١١٦٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ اقْتُسِمَ الْمُهَاجِرُونَ قُرْعَةً فَطَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ فَأَنْزَلْنَاهُ فِي أَبْيَاتِنَا فَوَجِعَ وَجَعَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَلَمَّا تُوُفِّيَ وَغُسِّلَ وَكُفِّنَ فِي أَثْوَابِهِ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ

میت کے پاس جانا جب کہ مرنے کے بعد اُسے کفن میں لپیٹ دیا گیا ہو۔

ابوسلمہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُنھیں بتاتے ہوئے فرمایا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے سُنح والے گھر سے گھوڑے پر سوار ہو کر آئے اُترے اور مسجد میں داخل ہوئے۔ لوگوں سے بات نہ کی یہاں تک کہ حضرت عائشہ کے پاس پہنچے وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتے تھے جنھیں یمنی چادر اُڑھائی ہوئی تھی۔ چہرۂ مبارک کھولا، پھر جھکے اور آپ کو بوسہ دیا۔ پھر رو پڑے اور کہا: یا نبی اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں جمع نہیں کرے گا۔ جو موت آپ کے لیے لکھی گئی تھی وہ وارد ہو چکی۔ ابوسلمہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ حضرت ابوبکر نکلے اور حضرت عمر لوگوں سے باتیں کر رہے تھے۔ انھوں نے کہا کہ بیٹھ جاؤ تو انھوں نے انکار کر دیا۔ پس حضرت ابوبکر نے تشہد پڑھا تو لوگ ان کے پاس آ گئے اور حضرت عمر کو چھوڑ دیا فرمایا: اما بعد جو تم میں سے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عبادت کرتا ہے تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وفات پا گئے اور جو تم میں سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ زندہ ہے، وہ نہیں مرے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نہیں ہیں محمد مگر ایک رسول، شاکرین تک (۳: ۱۴۴) خدا کی قسم گویا لوگ جانتے ہی نہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے۔ یہاں تک کہ حضرت ابوبکر نے اس کی تلاوت کی تو جس شخص نے بھی سُنی وہ اسے پڑھنے لگا۔

حضرت اُمّ العلاء انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی کہ جب مہاجرین کو قرعہ اندازی کے ذریعے تقسیم کیا گیا تو حضرت عثمان بن مظعون ہمارے حصے میں آئے۔ ہم انھیں اپنے گھروں میں لے گئے لیکن انھیں ایک جان لیوا بیماری لاحق ہوگی جب اُنھوں نے وفات پائی اور غسل دے کر اُن کے کپڑوں میں کفنا دیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میں نے کہا: اے ابوالسائب! آپ پر اللہ کی رحمت ہے۔ میں آپ کے متعلق گواہ ہوں کہ

www.alahazratnetwork.org

رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ فَشَهَادَتِيْ عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيْكِ أَنَّ اللّٰهَ أَكْرَمَهُ فَقُلْتُ بِأَبِيْ أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَنْ يُكْرِمُهُ اللّٰهُ فَقَالَ أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِيْنُ وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَرْجُوْ لَهُ الْخَيْرَ وَاللّٰهِ مَا أَدْرِيْ وَأَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِيْ قَالَتْ فَوَاللّٰهِ لَا أُزَكِّيْ أَحَدًا بَعْدَهُ أَبَدًا ۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو عزت دی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں عزت دی ہے؟ میں عرض گزار ہوئی، یا رسول خدا میرا باپ آپ پر قربان، اللہ اللہ کس کو عزت دے گا؟ آپ نے فرمایا کہ ان پر موت وارد ہو چکی اور خدا کی قسم میں ان کے لیے بھلائی کی امید رکھتا ہوں لیکن خدا کی قسم اگرچہ میں اللہ کا رسول ہوں لیکن اپنے آپ تو میں بھی نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ عرض گزار ہوئیں تو خدا کی قسم اس کے بعد میں کبھی کسی کی پاکی کا دعویٰ نہیں کروں گی۔

ف ۱۔ اِس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو فرمایا ہے کہ خدا کی قسم، میں بھی نہیں جانتا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ میرے ساتھ کیا ہوگا۔ اِس ارشادِ گرامی میں درایت کی نفی کی گئی ہے یعنی خدا کے بغیر بتائے اپنے آپ تو میں بھی نہیں جانتا۔ یہ بات لفظ مَا أَدْرِيْ سے صاف معلوم ہو رہی ہے۔ علاوہ بریں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس انصاری عورت سے جو فرمایا کہ وَمَا يُدْرِيْكِ أَنَّ اللّٰهَ أَكْرَمَهُ ۔ یہ بھی اسی مفہوم پر دال ہے کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں عزت دی ہے؟ نیز اگلی حدیث میں تو ما یفعل بی کی جگہ مَا يُفْعَلُ بِهٖ ہے۔

۱۱۶۵ ـ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ مِثْلَهُ وَقَالَ نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ عُقَيْلٍ مَا يُفْعَلُ بِهٖ وَتَابَعَهُ شُعَيْبٌ وَعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ وَمَعْمَرٌ ۔

سعید بن عفیر نے لیث سے اسی طرح روایت کی اور نافع بن یزید نے عقیل سے مَا يُفْعَلُ بِهٖ روایت کیا ہے اور متابعت کی اس کی شعیب اور عمرو بن دینار اور معمر نے۔

۱۱۶۶ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قُتِلَ أَبِيْ جَعَلْتُ أَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهٖ أَبْكِيْ وَيَنْهَوْنِيْ عَنْهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْهَانِيْ فَجَعَلَتْ عَمَّتِيْ فَاطِمَةُ تَبْكِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْكِيْنَ أَوْ لَا تَبْكِيْنَ مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رَفَعْتُمُوْهُ تَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب میرے والد ماجد کو شہید کر دیا گیا تو میں اُن کے چہرے سے کپڑا اٹھا کر رونے لگا۔ مجھے منع کیا گیا لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے منع نہیں فرمایا۔ میری پھوپھی جان حضرت فاطمہ بھی رونے لگیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم روتی ہو یا نہیں روتی ہو لیکن فرشتے اپنے پروں سے برابر ان پر سایہ فگن رہیں گے یہاں تک کہ تم انہیں اٹھاؤ گے۔ متابعت کی اس کی ابن جریج نے کہ مجھے ابن المنکدر نے بتایا اور انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔

بَابُ ۷۸۷ الرَّجُلُ يَنْعَى إِلَى أَهْلِ الْمَيِّتِ بِنَفْسِهٖ ۔

کسی کے مرنے کی اُس کے ورثاء کی طرف سے خبر دینا۔

۱۱۶۷ ـ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ

اسماعیل، امام مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی کے فوت ہوتے ہی اسی روز خبر دی جس روز کہ انہوں نے وفات پائی۔ آپ جنازہ گاہ کی طرف نکلے، لوگوں نے صفیں بنائیں اور آپ نے

www.alahazratnetwork.org

وَكَبَّرَ اَرْبَعًا ۔

۱۱۶۸ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيْبَ وَاِنَّ عَيْنَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَذْرِفَانِ ثُمَّ اَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ مِنْ غَيْرِ اِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهٗ ۔

چار تکبیریں کہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جھنڈا زید نے لے لیا۔ وہ شہید کر دیئے گئے پھر جعفر نے لے لیا۔ وہ بھی شہید کر دیئے گئے۔ پھر عبداللہ بن رواحہ نے لے لیا۔ وہ بھی شہید کر دیئے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک آنکھوں سے آنسو رواں تھے، پھر بغیر امیر بنائے اُسے خالد بن ولید نے لے لیا اور اُسے فتح رحمت فرما دی گئی۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں بیٹھ کر جنگ موتہ کے علمبرداروں کی خبر دیتے رہے کہ اب جھنڈا فلاں نے سنبھال لیا ہے۔ اب وہ شہید ہو گئے ہیں۔ غرضیکہ آخر تک وہیں سے بتا دیا کہ اب سیف اللہ حضرت خالد بن ولید نے جھنڈا اٹھا لیا ہے۔ حالانکہ انہیں سپہ سالار بنایا نہیں گیا اور اللہ تعالیٰ نے اُن کے ہاتھوں فتح دے دی ہے۔ یہ نگاہِ مصطفیٰ کی معجز نمائی ہے کہ آپ کی نگاہوں میں دُور و نزدیک کا معاملہ قدرت نے یکساں کر دیا تھا۔ جس طرح آپ نزدیک کی چیزوں کو دیکھتے تھے اسی طرح دُور کی چیزیں بھی آپ کو نظر آتی تھیں۔ یہاں تک کہ زمین پر بیٹھ کر آپ جنت و دوزخ کا بھی مشاہدہ فرما لیا کرتے تھے جیسا کہ بعض احادیث مطہرہ میں ایسے مشاہدوں کا ذکر آیا ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ ۔

بَابُ ۷۸۸ ـ الْاِذْنِ بِالْجَنَازَةِ وَقَالَ اَبُوْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اٰذَنْتُمُوْنِيْ ۔

۱۱۶۹ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَاتَ اِنْسَانٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَمَاتَ بِاللَّيْلِ فَدَفَنُوْهُ لَيْلًا فَلَمَّا اَصْبَحَ اَخْبَرُوْهُ فَقَالَ مَا مَنَعَكُمْ اَنْ تُعْلِمُوْنِيْ قَالُوْا كَانَ اللَّيْلُ فَكَرِهْنَا وَكَانَتْ ظُلْمَةٌ اَنْ نَّشُقَّ عَلَيْكَ فَاَتٰى قَبْرَهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهِ ۔

جنازے کی اطلاع دینا۔

ابو رافع نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم نے مجھے اطلاع کیوں نہ دی۔

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، ایک آدمی فوت ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کی عیادت کیا کرتے تھے، وہ رات کو فوت ہوا تو لوگوں نے رات ہی میں دفن کر دیا گیا جب صبح کے وقت آپ کو بتایا تو فرمایا، تمہیں کس نے منع کیا کہ مجھے بتا دیتے۔ عرض گزار ہوئے کہ رات کے باعث ہم نے ناپسند کیا کہ آپ کو مشقت میں ڈالیں کیونکہ رات اندھیری تھی۔ آپ اُس کی قبر پر گئے اور نماز پڑھی۔

بَابُ ۷۸۹ ـ فَضْلِ مَنْ مَاتَ لَهٗ وَلَدٌ فَاحْتَسَبَ وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ

۱۱۷۰ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ النَّاسِ مِنْ مُّسْلِمٍ يُّتَوَفّٰى لَهٗ

اس کی فضیلت جس کا بچہ فوت ہو جائے اور وہ صبر کرے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، صبر کرنے والوں کو بشارت دو۔

ابو معمر، عبدالوارث، عبدالعزیز، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگوں میں سے کوئی مسلمان نہیں کہ جس کے تین بچے فوت ہو جائیں جو سن بلوغ کو نہ پہنچے ہوں مگر

www.alahazratnetwork.org

ثَلَاثٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ ۔

اللہ تعالیٰ اُسے جنت میں داخل کرے گا، بچوں پر فضل و رحمت کے باعث۔

۱۱۷۱ ـ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النِّسَاءَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ لَنَا يَوْمًا فَوَعَظَهُنَّ وَقَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَ لَهَا ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ كَانُوا حِجَابًا مِنَ النَّارِ قَالَتِ امْرَأَةٌ وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ وَقَالَ شَرِيكٌ عَنِ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عورتیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئیں، ہمارے لیے ایک دن مقرر کرکے نصیحت فرمایا کیجیے۔ آپ نے فرمایا کہ جس عورت کے تین بچے فوت ہوجائیں وہ اُس کے لیے جہنم سے آڑ ہوں گے۔ ایک عورت عرض گزار ہوئی اور دو؟ فرمایا کہ دو بھی ——— شریک ابن اصبہانی، ابوصالح حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ جو سنِ بلوغ کو نہ پہنچے ہوں۔

۱۱۷۲ ـ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوتُ لِمُسْلِمٍ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَيَلِجَ النَّارَ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا ۔

علی، سفیان، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، نہیں فوت ہوتے کسی مسلمان کے تین بچے مگر وہ قسم پوری کرنے کو جہنم کے اوپر سے گزرے گا۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے کہا، تم میں سے ہر کوئی اس کے اوپر سے گزرے گا۔

بَاب ۹۰ ـ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلْمَرْأَةِ عِنْدَ الْقَبْرِ اصْبِرِي ۔

قبر کے پاس بیٹھی ہوئی عورت سے کسی مرد کا کہنا کہ صبر کرو۔

۱۱۷۳ ـ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ عِنْدَ قَبْرٍ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو ایک قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی۔ فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور صبر کرو۔

بَاب ۹۱ ـ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَوُضُوئِهِ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ

وَحَنَّطَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ابْنًا لِسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَحَمَلَهُ وَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الْمُسْلِمُ لَا يَنْجُسُ حَيًّا وَلَا مَيِّتًا وَقَالَ سَعْدٌ لَوْ كَانَ نَجِسًا مَا مَسِسْتُهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ لَا يَنْجُسُ ۔

میت کو بیری کے پتوں والے پانی سے غسل دینا اور وضو کرانا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سعید بن زید کے صاحبزادے کو خوشبو لگائی، اُسے اٹھایا، نماز پڑھی اور وضو کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مسلمان ناپاک نہیں ہوتا خواہ زندہ ہو یا مُردہ۔ سعید نے فرمایا کہ اگر ناپاک ہوتا تو میں اُسے ہاتھ نہ لگاتا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مومن ناپاک نہیں ہوتا۔

۱۱۷۴ ـ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت اُمِّ عطیہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ

www.alahazratnetwork.org

مالك عن أيوب السختياني عن محمد بن سيرين عن أم عطية الأنصارية رضي الله عنها قالت دخل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم حين توفيت ابنته فقال اغسلنها ثلاثا أو خمسا أو أكثر من ذلك إن رأيتن ذلك إن رأيتن ذلك بماء وسدر واجعلن في الآخرة كافورا أو شيئا من كافور فإذا فرغتن فآذنني فلما فرغنا آذناه فأعطانا حقوه فقال أشعرنها إياه يعني إزاره

باب ۷۹۲ ما يستحب أن يغسل وترا

۱۱۷۵ - حدثنا محمد حدثنا عبد الوهاب الثقفي عن أيوب عن محمد عن أم عطية رضي الله عنها قالت دخل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نغسل ابنته فقال اغسلنها ثلاثا أو خمسا أو أكثر من ذلك بماء وسدر واجعلن في الآخرة كافورا فإذا فرغتن فآذنني فلما فرغنا آذناه فألقى إلينا حقوه فقال أشعرنها إياه فقال أيوب وحدثتني حفصة بمثل حديث محمد وكان في حديث حفصة اغسلنها وترا وكان فيه ثلاثا أو خمسا أو سبعا وكان فيه أنه قال ابدأن بميامنها ومواضع الوضوء منها وكان فيه أن أم عطية قالت ومشطناها ثلاثة قرون

باب ۷۹۳ يبدأ بميامن الميت

۱۱۷۶ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا إسماعيل بن إبراهيم حدثنا خالد بن حفصة بنت سيرين عن أم عطية رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في غسل ابنته ابدأن بميامنها ومواضع الوضوء منها

باب ۷۹۴ مواضع الوضوء من الميت

۱۱۷۷ - حدثنا يحيى بن موسى حدثنا وكيع عن سفيان عن خالد الحذاء عن حفصة بنت سيرين

عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جب آپ کی صاحبزادی کا انتقال ہوا تو فرمایا کہ اسے تین یا پانچ مرتبہ غسل دینا اور مناسب نظر آئے تو اس سے بھی زیادہ اور مناسب نظر آئے تو بیری کے پتوں والا پانی استعمال کرنا اور آخر میں کافور یا کافور کی کوئی چیز لگا دینا۔ جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دینا۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ کو اطلاع دی گئی۔ آپ نے ایک کپڑا دیا اور فرمایا کہ یہ کپڑا اسے لپیٹ دو۔

مستحب ہے کہ طاق مرتبہ غسل دیا جائے۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں۔ فرمایا کہ اسے تین یا چار پانچ مرتبہ غسل دینا یا اس سے بھی زیادہ، پانی اور بیری کے پتوں سے اور کافور کو آخر میں رکھنا۔ جب فارغ ہو جائے تو مجھے اطلاع کر دینا۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ کو اطلاع کر دی گئی۔ آپ نے اپنی ازار دی اور فرمایا کہ اسی میں لپیٹ دو۔ ایوب کا بیان ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے حفصہ نے حدیث محمد کی طرح اور حدیث حفصہ میں ہے۔ اسے طاق دفعہ غسل دینا یعنی تین، پانچ یا سات مرتبہ اور اس میں آپ نے یہ بھی فرمایا۔ داہنی جانب اور اعضائے وضو سے شروع کرنا اور اس میں ہے حضرت ام عطیہ نے فرمایا۔ ہم نے کنگھی سے سر کے بالوں کے تین حصے کر دئے۔

میت کی داہنی جانب سے شروع کرنا

علی بن عبداللہ، اسماعیل بن ابراہیم، خالد بن حفصہ بنت سیرین نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کے غسل کے وقت فرمایا، داہنی جانب سے ابتدا کرنا اور اعضائے وضو سے۔

میت کے اعضائے وضو سے شروع کرنا

یحیی بن موسی، وکیع، سفیان، خالد الحذاء، حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، جب ہم

www.alahazratnetwork.org

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا غَسَلْنَا بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا وَنَحْنُ نَغْسِلُهَا ابْدَءْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی صاحبزادی کو غسل دینے لگیں تو آپ نے ہم سے فرمایا، اور ہم غسل دے رہی تھیں کہ داہنی جانب اور اعضائے وضو سے ابتدا کرنا۔

بَابٌ ۷۹۵ هَلْ تُكَفَّنُ الْمَرْاَةُ فِيْ اِزَارِ الرَّجُلِ ۔

کیا عورت کو مرد کی ازار کا کفن دیا جاسکتا ہے؟

۱۱۷۸ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمَّادٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَنَزَعَ مِنْ حِقْوِهٖ اِزَارَهٗ وَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ ۔

حضرت امِ عطیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی صاحبزادی فوت ہوئی تو آپ نے ہم سے فرمایا اسے تین یا پانچ دفعہ غسل دینا اور مناسب نظر آئے تو اس سے بھی زیادہ جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دینا۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ کو اطلاع کر دی۔ آپ نے کمر سے ازار کھول کر فرمایا کہ اسی میں لپیٹ دو۔

بَابٌ ۷۹۶ يُجْعَلُ الْكَافُوْرُ فِيْ اٰخِرِهٖ ۔

آخر میں کافور ملانا

۱۱۷۹ ۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ اِحْدٰى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ قَالَتْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حِقْوَهٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ وَعَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِنَحْوِهٖ وَقَالَتْ اِنَّهٗ قَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ قَالَتْ حَفْصَةُ قَالَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَجَعَلْنَا رَاْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ ۔

حضرت امِ عطیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی وفات پا گئیں تو آپ تشریف لائے اور فرمایا۔ اسے تین یا پانچ دفعہ غسل دینا یا مناسب نظر آئے تو اس سے بھی زیادہ اور ہو سکے تو پانی اور بیری کے پتے ہوں اور آخر میں کافور ملانا یا کافور والی کوئی چیز۔ جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دینا۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ کو اطلاع کر دی۔ آپ نے ہمیں اپنی ازار دی اور فرمایا کہ اسی میں لپیٹ دو ــــــ ایوب، حفصہ نے حضرت امِ عطیہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ اس میں ہے کہ آپ نے فرمایا، تین، پانچ یا سات دفعہ یا تمہاری رائے ہو تو اس سے بھی زیادہ حفصہ نے حضرت امِ عطیہ سے روایت کی ہے کہ ہم نے ان کے سر کے بالوں کے تین حصے کیے۔

بَابٌ ۷۹۷ نَقْضِ شَعْرِ الْمَرْاَةِ وَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ لَا بَاْسَ اَنْ يُّنْقَضَ شَعْرُ الْمَيِّتِ

عورت کے سر کے بال کھولنا۔ ابن سیرین نے کہا کہ میت کے بال کھولنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

۱۱۸۰ ۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَيُّوْبُ سَمِعْتُ حَفْصَةَ بِنْتَ سِيْرِيْنَ قَالَتْ حَدَّثَتْنَا اُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهُنَّ جَعَلْنَ رَاْسَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ

احمد بن عبداللہ بن وہب، ابن جریج، ایوب، حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے کہ ہمیں حضرت امِ عطیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے بتایا کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی صاحبزادی کے سر کے بال کھول کر تین حصوں میں تقسیم کیے۔ پہلے غسل دیا اور پھر انہیں تین حصوں میں تقسیم

www.alahazratnetwork.org

نقضنه ثم غسلنه ثم جعلنه ثلاثة قرون ٭

باب ۷۹۸ كيف الإشعار للميت وقال الحسن الخرقة الخامسة تشد بها الفخذين والوركين تحت الدرع ٭

۱۱۸۱ - حدثنا أحمد حدثنا عبد الله بن وهب أخبرنا ابن جريج أن أيوب أخبره قال سمعت ابن سيرين يقول جاءت أم عطية رضي الله عنها امرأة من الأنصار من اللاتي بايعن قدمت البصرة تبادر ابنا لها فلم تدركه فحدثتنا قالت دخل علينا النبي صلى الله عليه وسلم ونحن نغسل ابنته فقال اغسلنها ثلاثا أو خمسا أو أكثر من ذلك إن رأيتن ذلك بماء وسدر واجعلن في الآخرة كافورا فإذا فرغتن فآذنني قالت فلما فرغنا ألقى إلينا حقوه فقال أشعرنها إياه ولم يزد على ذلك ولا أدري أي بناته وزعم أن الإشعار الففنها فيه وكذلك كان ابن سيرين يأمر بالمرأة أن تشعر ولا تؤزر ٭

باب ۷۹۹ هل يجعل شعر المرأة ثلاثة قرون ٭

۱۱۸۲ - حدثنا قبيصة حدثنا سفيان عن هشام عن أم الهذيل عن أم عطية رضي الله عنها قالت ضفرنا شعر بنت النبي صلى الله عليه وسلم تعني ثلاثة قرون وقال وكيع قال سفيان ناصيتها وقرنيها ٭

باب ۸۰۰ يلقى شعر المرأة خلفها ٭

۱۱۸۳ - حدثنا مسدد حدثنا يحيى بن سعيد عن هشام بن حسان قال حدثتنا حفصة عن أم عطية رضي الله عنها قالت توفيت إحدى بنات النبي صلى الله عليه وسلم فقال اغسلنها بالسدر وترا ثلاثا أو خمسا أو أكثر من ذلك إن رأيتن ذلك واجعلن

کیا۔

میت کو کس طرح لپیٹا جائے۔ حسن کا قول ہے کہ پانچویں کپڑے سے دونوں رانیں اور سُرین کے نیچے والا حصہ باندھا جائے۔

ابن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو انصار کی ایک عورت تھیں اور شرفِ بیعت حاصل کیا تھا، اپنے بیٹے سے ملنے کے لیے بصرہ تشریف لائیں لیکن وہ نہ ملا تو ہم سے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں۔ فرمایا کہ اسے تین یا پانچ یا اس سے زیادہ مرتبہ غسل دینا اور مناسب نظر آئے تو پانی اور بیری کے پتوں سے اور آخر میں کافور ملانا جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کرنا۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ نے ہماری طرف اپنی ازار ڈال دی اور فرمایا کہ اس میں لپیٹ دینا اور اس سے زائد کچھ نہ ہو۔ مجھے نہیں معلوم کہ آپ کی کونسی صاحبزادی تھی۔ راوی کا گمان ہے کہ الاشعار سے مراد لپیٹنا ہے ابن سیرین بھی عورت کے لیے اسی طرح حکم دیا کرتے کہ لپیٹی جائے اور ازار نہ باندھی جائے۔

کیا عورت کے بالوں کی تین لٹیں بنا دی جائیں؟

اُمِّ ہذیل سے روایت ہے کہ حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے بالوں (سر کے) کو تین لٹوں میں تقسیم کر دیا تھا ـــــ وکیع سے روایت ہے کہ سفیان نے فرمایا، ایک پیشانی کے بالوں کی اور دو دائیں بائیں طرف کی۔

عورت کے بال اُس کے پیچھے کی طرف ڈال دیے جائیں

حفصہ سے روایت ہے کہ حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کا انتقال ہو گیا تو آپ نے فرمایا، اسے بیری کے پتوں کے ساتھ طاق مرتبہ غسل دینا یعنی تین یا پانچ یا اس سے زیادہ دفعہ اور اگر مناسب سمجھو تو آخر میں کافور یا کافور کی کوئی چیز ملا لینا اور جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دینا جب

www.alahazratnetwork.org

فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَضَفَرْنَا شَعَرَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ وَأَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا ۔

بَابُ ۸۰۱ الثِّيَابِ الْبِيضِ لِلْكَفَنِ

۱۱۸۴ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيهِنَّ قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ ۔

بَابُ ۸۰۲ الْكَفَنِ فِي ثَوْبَيْنِ

۱۱۸۵ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ أَوْ قَالَ أَوْقَصَتْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا ۔

بَابُ ۸۰۳ الْحَنُوطِ لِلْمَيِّتِ

۱۱۸۶ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِهِ فَأَقْصَعَتْهُ أَوْ قَالَ فَأَقْعَصَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا ۔

بَابُ ۸۰۴ كَيْفَ يُكَفَّنُ الْمُحْرِمُ

۱۱۸۷ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا وَقَصَهُ بَعِيرُهُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ

ہم فارغ ہوئیں تو آپ کو اطلاع کر دی۔ آپ نے ہماری طرف اپنی ازار ڈال دی۔ ہم نے اُس کے سر کے بالوں کے تین حصے کیے اور انہیں پیچھے کی جانب ڈال دیا۔

کفن کے لیے سفید کپڑا

محمد بن مقاتل، عبد اللہ، ہشام بن عروہ، ان کے والدِ ماجد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تین یمنی سفید کپڑوں کا کفن دیا گیا جو سُوت کے بُنے ہوئے تھے اور اُن میں قمیص اور عمامہ نہیں تھا۔

دو کپڑوں کا کفن

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، ایک آدمی جو عرفات میں ٹھہرا ہُوا تھا، وہ اپنی سواری سے گر پڑا اور سواری نے اُسے کچل دیا یا کچلا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے پانی اور بیری کے پتّوں سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن پہناؤ۔ نہ اسے خوشبو لگانا اور نہ اس کا سر چھپانا تاکہ قیامت کے روز یہ تلبیہ کہتا ہُوا اُٹھے۔

میت کو خوشبو لگانا

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، جب کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں ٹھہرا ہُوا تھا تو وہ اپنی سواری سے گر پڑا اور سواری نے اُسے کچل ڈالا یا فرمایا کہ وہ کچلا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے بیری کے پتّوں والے پانی سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن پہناؤ۔ نہ اسے خوشبو لگاؤ اور نہ اس کا سر چھپاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے تلبیہ کہتا ہُوا اُٹھائے گا۔

احرام والے کو کس طرح کفنایا جائے!

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی کو اونٹ نے کچل دیا اور ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور وہ احرام باندھے ہُوا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے بیری کے پتوں والے پانی سے غسل دو

بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ طِيبًا وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا ۔

۱۱۸۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو وَأَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَوَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ قَالَ أَيُّوبُ فَوَقَصَتْهُ وَقَالَ عَمْرٌو فَأَقْصَعَتْهُ فَمَاتَ فَقَالَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَيُّوبُ يُلَبِّي وَقَالَ عَمْرٌو مُلَبِّيًا

بَابُ ۸۰۵ الْكَفَنِ فِي الْقَمِيصِ الَّذِي يُكَفُّ أَوْ لَا يُكَفُّ وَمَنْ كُفِّنَ بِغَيْرِ قَمِيصٍ ۔

۱۱۸۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ لَمَّا تُوُفِّيَ جَاءَ ابْنُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطِنِي قَمِيصَكَ أُكَفِّنْهُ فِيهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَهُ فَقَالَ آذِنِّي أُصَلِّي عَلَيْهِ فَآذَنَهُ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ جَذَبَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ أَلَيْسَ اللَّهُ نَهَاكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ أَنَا بَيْنَ خِيرَتَيْنِ قَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَنَزَلَتْ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا ۔

۱۱۹۰ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا دُفِنَ فَأَخْرَجَهُ فَنَفَثَ فِيهِ مِنْ رِيقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ ۔

بَابُ ۸۰۶ الْكَفَنِ بِغَيْرِ قَمِيصٍ ۔

۱۱۹۱ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى

اور دو کپڑوں کا کفن پہناؤ۔ اسے نہ خوشبو لگاؤ اور نہ اس کے سر کو چھپاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے تلبیہ کہتا ہوا اٹھائے گا۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں ٹھہرا ہوا تھا تو وہ اپنی سواری سے گر پڑا۔ ایوب نے کہا کہ سواری نے اسے کچل دیا عمرو نے کہا کہ وہ کچلا گیا اور فوت ہوگیا۔ آپ نے فرمایا کہ اسے بیری کے پتوں والے پانی سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن پہنانا، نہ اسے خوشبو لگانا اور نہ اس کا سر چھپانا کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز اٹھائے گا۔ ایوب نے کہا کہ تلبیہ کہے اور عمرو نے کہا کہ تلبیہ کہتا ہوا۔

قمیص کا کفن دینا جو سلی ہو یا نہ سلی ہو اور بغیر قمیص کے کفن دینا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب عبداللہ بن ابی فوت ہوگیا تو اس کا بیٹا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا، اپنی قمیص عطا فرمایئے کہ اس میں انہیں کفناؤں اور ان پر نماز پڑھیے اور دعائے مغفرت فرمایئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے اپنی قمیص عطا فرما دی اور فرمایا کہ مجھے اطلاع کر دینا تاکہ اس پر نماز پڑھوں، پس اطلاع دی گئی۔ جب آپ نے اس پر نماز پڑھنے کا ارادہ کیا تو حضرت عمر نے آپ کو روکا اور عرض گزار ہوئے، کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین پر نماز پڑھنے سے منع نہیں فرمایا ہے؟ ارشاد ہوا کہ مجھے دونوں باتوں کا اختیار دیتے ہوئے فرمایا ہے، ان کے لیے دعائے مغفرت کرو یا نہ کرو اگر ان کیلئے ستر مرتبہ دعائے مغفرت کرو تب بھی اللہ انہیں نہیں بخشے گا (۹، ۸۰) پس آپ نے اس پر نماز پڑھی تو وحی نازل ہوئی، ان میں سے کسی پر کبھی نماز نہ پڑھنا (۹، ۸۴)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی کے پاس تشریف لے گئے جبکہ اسے دفن کر دیا تھا، اسے نکالا گیا تو آپ نے اس کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور اسے اپنی قمیص پہنائی۔

قمیص کے بغیر کفن دینا

ابونعیم، سفیان، ہشام، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تین

www.alahazratnetwork.org

اللّٰہ علیہ وسلم فی ثلاثۃ اثواب سحول کرسف لیس فیھا قمیص ولا عمامۃ۔

سوتی کپڑوں کا کفن دیا گیا، جن میں نہ قمیص تھی اور نہ عمامہ۔

۱۱۹۲ - حدثنا مسدد حدثنا یحیی عن ہشام حدثنی ابی عن عائشۃ رضی اللّٰہ عنہا ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کفن فی ثلاثۃ اثواب لیس فیھا قمیص ولا عمامۃ۔

مسدد، یحیی، ہشام، ان کے والد ماجد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو تین کپڑوں کا کفن دیا گیا، جن میں نہ قمیص تھی اور نہ عمامہ۔

باب ۸۰۷ الکفن ولا عمامۃ

عمامہ کے بغیر کفن دینا

۱۱۹۳ - حدثنا اسمٰعیل قال حدثنی مالک عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللّٰہ عنہا ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کفن فی ثلاثۃ اثواب بیض سحولیۃ لیس فیھا قمیص ولا عمامۃ۔

اسمٰعیل، امام مالک، ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو تین سفید اور سوتی کپڑوں کا کفن دیا گیا، جن میں نہ قمیص تھی اور نہ عمامہ۔

باب ۸۰۸ الکفن من جمیع المال وبہ قال عطاء والزھری وعمرو بن دینار وقتادۃ وقال عمرو بن دینار الحنوط من جمیع المال وقال ابراھیم یبدأ بالکفن ثم بالدین ثم بالوصیۃ وقال سفیان اجر القبر والغسل ھو من الکفن۔

میت کے مال سے کفن دینا۔ عطاء، زہری، عمرو بن دینار اور قتادہ نے یہی کہا ہے۔ عمرو بن دینار نے کہا کہ خوشبو میت کے مال سے ہو۔ ابراہیم نے کہا کہ پہلے کفن دے۔ پھر قرض، پھر وصیت۔ سفیان نے کہا کہ قبر اور غسل کی مزدوری کفن کا حصہ ہے۔

۱۱۹۴ - حدثنا احمد بن محمد المکی حدثنا ابراھیم بن سعد عن سعد عن ابیہ قال اتی عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللّٰہ عنہ یوما بطعامہ فقال قتل مصعب بن عمیر وکان خیرا منی فلم یوجد لہ ما یکفن فیہ الا بردۃ وقتل حمزۃ او رجل اٰخر خیر منی فلم یوجد لہ ما یکفن فیہ الا بردۃ لقد خشیت ان یکون قد عجلت لنا طیباتنا فی حیاتنا الدنیا ثم جعل یبکی۔

سعد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالٰی عنہ کے سامنے ایک روز کھانا رکھا گیا تو فرمایا حضرت مصعب بن عمیر شہید کر دئے گئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے، لیکن انہیں کفن دینے کے لیے ایک چادر کے سوا کچھ نہ ملا۔ حضرت حمزہ یا دوسرا آدمی جو مجھ سے بہتر تھا لیکن انہیں بھی کفن دینے کے لیے کچھ میسر نہ ہوا سوائے ایک چادر کے۔ میں ڈرتا ہوں کہ جلدی ہی ہماری نیکیوں کا بدلہ ہمیں دنیا کی زندگی میں نہ دیا جا رہا ہو۔ پھر وہ رونے لگے۔

باب ۸۰۹ اذا لم یوجد الا ثوب واحد

جب ایک کپڑے کے سوا کچھ میسر نہ ہو۔

۱۱۹۵ - حدثنا ابن مقاتل اخبرنا عبداللّٰہ اخبرنا شعبۃ عن سعد بن ابراھیم عن ابیہ ابراھیم ان عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللّٰہ عنہ اتی بطعام وکان صائما فقال قتل مصعب بن عمیر وھو خیر منی کفن فی بردۃ ان غطی راسہ بدت رجلاہ وان غطی رجلاہ بدا راسہ

ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالٰی عنہ کے سامنے کھانا لایا گیا اور وہ روزے سے تھے۔ فرمایا کہ حضرت مصعب بن عمیر شہید کیے گئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے۔ انہیں ایک چادر کا کفن دیا گیا کہ اگر ان کے سر کو چھپایا جاتا تو پیر کھل جاتے اور پیروں کو چھپایا جاتا تو سر کھل جاتا اور میرے خیال میں فرمایا، حضرت حمزہ شہید کیے گئے

www.alahazratnetwork.org

وَاَرَاهُ قَالَ وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِّنِّي ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ اَوْ قَالَ اُعْطِينَا مِنَ الدُّنْيَا مَا اُعْطِينَا وَقَدْ خَشِيْنَا اَنْ تَكُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِيْ حَتّٰى تَرَكَ الطَّعَامَ ۔

اور وہ مجھ سے بہتر تھے۔ پھر ہمارے لیے دنیا خوب کشادہ کر دی گئی یا فرمایا کہ ہمیں دنیا کا مال عطا فرمادیا گیا ہیں ڈرتا ہوں کہ کہیں یہ ہماری نیکیوں کا جلدی بدلہ مل رہا ہو۔ پھر رونے لگے اور کھانا چھوڑ دیا۔

باب ٨١٠ اِذَا لَمْ يَجِدْ كَفَنًا اِلَّا مَا يُوَارِيْ رَاْسَهُ اَوْ قَدَمَيْهِ غُطِّيَ رَاْسُهُ ۔

جب کفن نہ ملے مگر جو سر کو چھپائے یا قدموں کو تو سر کو چھپایا جائے۔

١١٩٦ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ ابْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيْقٌ حَدَّثَنَا خَبَّابٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَلْتَمِسُ وَجْهَ اللهِ فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَى اللهِ فَمِنَّا مَنْ مَاتَ لَمْ يَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ يَهْدِبُهَا قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ مَا نُكَفِّنُهٗ اِلَّا بُرْدَةً اِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَاْسَهٗ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَاْسُهٗ فَاَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُّغَطِّيَ رَاْسَهٗ وَاَنْ نَّجْعَلَ عَلٰى رِجْلَيْهِ مِنَ الْاِذْخِرِ ۔

شقیق سے روایت ہے کہ حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رضائے الٰہی کے لیے ہجرت کی اور ہمارا اجر اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم میں لے لیا۔ ہم میں سے وہ بھی ہے جس نے اپنے اجر میں سے کچھ بھی نہیں کھایا۔ ان میں سے حضرت مصعب بن عمیر بھی ہیں اور ان میں سے وہ بھی ہے جس کے پھل پک گئے اور وہ کھا رہا ہے۔ یہ غزوہ احد میں شہید ہوئے اور ہمیں ان کے کفن کے لیے کچھ نہ ملا مگر ایک چادر۔ جب اس سے ان کا سر چھپاتے تو پیر کھل جاتے اور جب پیروں کو چھپاتے تو سر کھل جاتا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے سر کو چھپا دیا جائے اور ان کے پیروں پر اذخر ڈال دی جائے۔

ف: اس حدیث اور گزشتہ حدیث سے واضح ہو رہا ہے کہ صحابہ کرام کی زندگیاں محض رضائے الٰہی کے لیے وقف ہو کر رہ گئی تھیں۔ وہ حضرات ہمیشہ فکر آخرت ہی میں مستغرق رہتے تھے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہر کام صرف رضائے الٰہی کے لیے کریں کیونکہ اجر انہیں کاموں پر مرتب ہوگا جو صرف رضائے الٰہی کے لیے کیے گئے ہوں گے اور ہمیں اخروی اور دائمی زندگی کو سنوارنے میں ہر وقت کوشاں رہنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان بزرگوں کے نقوشِ قدم پر چلائے آمین۔

باب ٨١١ مَنِ اسْتَعَدَّ الْكَفَنَ فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكَرْ عَلَيْهِ ۔

جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں کفن تیار رکھا اور آپ نے اس پر اعتراض نہ کیا۔

١١٩٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ مَنْسُوْجَةٍ فِيْهَا حَاشِيَتُهَا اَتَدْرُوْنَ مَا الْبُرْدَةُ قَالُوا الشَّمْلَةُ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ نَسَجْتُهَا بِيَدِيْ فَجِئْتُ لِاَكْسُوَكَهَا فَاَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا اِلَيْهَا فَخَرَجَ اِلَيْنَا وَاِنَّهَا اِزَارُهٗ فَحَسَّنَهَا فُلَانٌ فَقَالَ اكْسُنِيْهَا مَا اَحْسَنَهَا قَالَ الْقَوْمُ مَا اَحْسَنْتَ

حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت بُنی ہوئی حاشیے والی چادر لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تم جانتے ہو کہ بُردہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ چادر۔ فرمایا۔ ہاں۔ عورت عرض گزار ہوئی کہ میں نے اسے اپنے ہاتھ سے بُنا ہے تاکہ آپ کو پہناؤں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ لے لی اور آپ کو ضرورت بھی تھی۔ آپ اُسے ازار بنا کر ہمارے پاس تشریف لائے۔ فلاں نے اُس کی تعریف کی اور کہا کہ کتنی اچھی ہے یہ مجھے پہنا دیجیے۔ لوگوں نے کہا تم نے اچھا نہیں کیا

www.alahazratnetwork.org

لبسها النبی صلی اللہ علیہ وسلم محتاجا الیہا ثم سألته وعلمت انہ لا یرد قال انی واللہ ما سألته لالبسه انما سألته لتکون کفنی قال سہل فکانت کفنه ٭

باب ۸۱۲ اتباع النساء الجنائز ٭

۱۱۹۸ ۔ حدثنا قبیصة بن عقبة حدثنا سفیان عن خالد عن ام الہذیل عن ام عطیة رضی اللہ عنہا قالت نہینا عن اتباع الجنائز ولم یعزم علینا ٭

باب ۸۱۳ حد المرأة علی غیر زوجہا

۱۱۹۹ ۔ حدثنا مسدد حدثنا بشر بن المفضل حدثنا سلمة بن علقمة عن محمد بن سیرین قال توفی ابن لام عطیة رضی اللہ عنہا فلما کان الیوم الثالث دعت بصفرة فتمسحت به وقالت نہینا ان نحد اکثر من ثلاث الا بزوج ٭

۱۲۰۰ ۔ حدثنا الحمیدی حدثنا سفیان حدثنا ایوب بن موسی قال اخبرنی حمید بن نافع عن زینب بنت ابی سلمة قالت لما جاء نعی ابی سفیان من الشام دعت ام حبیبة رضی اللہ عنہا بصفرة فی الیوم الثالث فمسحت عارضیہا وذراعیہا وقالت انی کنت عن ہذا لغنیة لولا انی سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یحل لامرأة تؤمن باللہ والیوم الاخر ان تحد علی میت فوق ثلاث الا علی زوج فانہا تحد علیہ اربعة اشہر وعشرا ٭

۱۲۰۱ ۔ حدثنا اسمعیل حدثنی مالک عن عبد اللہ بن ابی بکر عن محمد بن عمرو بن حزم عن حمید بن نافع عن زینب بنت ابی سلمة اخبرته قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یحل لامرأة تؤمن باللہ والیوم الاخر تحد علی میت فوق ثلاث الا علی زوج اربعة اشہر وعشرا ثم دخلت علی زینب

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی ضرورت تھی اور پھر تم نے یہ جانتے ہوئے سوال کر دیا کہ آپ کسی کا سوال رد نہیں فرماتے۔ کہا کہ خدا کی قسم میں نے یہ پہننے کے لیے نہیں مانگی بلکہ اس لیے مانگی ہے کہ اسے اپنا کفن بناؤں۔ حضرت سہل نے فرمایا کہ وہی اُس کا کفن ہوئی۔

عورتوں کا جنازے کے پیچھے جانا

قبیصہ بن عقبہ، سفیان، خالد، اُمِّ ہذیل سے روایت ہے کہ حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، ہمیں جنازوں کے پیچھے جانے سے منع فرمایا گیا ہے اور اسے ہمارے لیے ضروری نہیں ٹھہرایا۔

عورت کے لیے اپنے خاوند کے علاوہ دوسرے کا سوگ

مسدد، بشر بن مفضل، سلمہ بن علقمہ، محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیٹا فوت ہو گیا۔ جب تیسرا دن ہوا تو انھوں نے زرد خوشبو منگائی اور اسے لگا کر فرمایا: ہمیں خاوند کے علاوہ دوسرے کا تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔

حمیدی، سفیان، ایوب بن موسیٰ، حمید بن نافع، زینب بنت ابوسلمہ سے روایت ہے کہ جب شام سے حضرت ابوسفیان کے فوت ہونے کی خبر آئی تو تیسرے روز حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے زرد خوشبو منگائی اور اسے اپنے رخساروں اور کلائیوں پر مل کر فرمایا، اگرچہ میں اس سے بے نیاز ہوں لیکن میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ کسی عورت کے لیے جائز نہیں جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے مگر خاوند کا کہ اس کا سوگ چار ماہ دس دن ہے۔

حمید بن نافع سے روایت ہے کہ حضرت زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا، کسی عورت کے لیے جائز نہیں ہے جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے مگر خاوند کا چار ماہ دس دن ہے۔ پھر میں حضرت زینب بنت جحش کے پاس گئی جبکہ اُن کا بھائی فوت ہوا تو انھوں نے خوشبو منگا کر ملی اور فرمایا، اگرچہ مجھے خوشبو

بِنْتِ جَحْشٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ أَخُوْهَا فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فَمَسَّتْ ثُمَّ قَالَتْ مَا لِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۔

کی کوئی ضرورت نہیں لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سُنا، کسی عورت کے لیے جائز نہیں جو اللہ تعالیٰ اور آخری دن پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے مگر خاوند کا چار ماہ دس دن ہے۔

بَابُ ۸۱۴ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ ۔

۱۲۰۲ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ تَبْكِيْ عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ اتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِيْ قَالَتْ إِلَيْكَ عَنِّيْ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيْبَتِيْ وَلَمْ تَعْرِفْهُ فَقِيْلَ لَهَا إِنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِيْنَ فَقَالَتْ لَمْ أَعْرِفْكَ فَقَالَ إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُوْلٰى ۔

قبروں کی زیارت کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو قبر کے پاس رو رہی تھی، فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور صبر کرو۔ اُس نے کہا، پرے جائیے، آپ کو کیا معلوم کہ مجھے کیا مصیبت پہنچی ہے، اُس سے کہا گیا کہ وہ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے، وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درِ اقدس پر آئی اور اس پر کوئی دربان نہ پایا، عرض گزار ہوئی کہ میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا۔ فرمایا کہ صبر صدمہ کی ابتدا میں ہوتا ہے۔

بَابُ ۸۱۵ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يُعَذَّبُ الْمَيِّتُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ إِذَا كَانَ النَّوْحُ مِنْ سُنَّتِهِ لِقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى قُوْا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيْكُمْ نَارًا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ مِنْ سُنَّتِهِ فَهُوَ كَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى وَهُوَ كَقَوْلِهِ وَإِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ ذُنُوْبًا إِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَمَا يُرَخَّصُ مِنَ الْبُكَاءِ فِيْ غَيْرِ نَوْحٍ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا وَذٰلِكَ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میت کو اُس کے گھر والوں کے رونے کے باعث عذاب دیا جاتا ہے جب کہ اُن میں نوحہ خوانی کا رواج ہو۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو جہنم سے بچاؤ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے ہر کوئی نگران ہے اور اُس سے اُس کے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ اگر اُن کا رواج نہ ہو تو ایسا ہے جیسے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا اور وہ اس ارشادِ ربانی کی طرح ہے، اگر کوئی اپنا بوجھ اُٹھانے کے لیے دوسرے کو بلائے تو ذرا بھی دوسرے کو نہیں اُٹھایا جائے گا اور بغیر نوحہ کے رونے کی اجازت ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس کو ظلم سے قتل کیا جائے تو اُس کے خون کا ایک حصہ حضرت آدم کے پہلے بیٹے پر ہوگا جس نے قتل کی رسم جاری کی۔

۱۲۰۳ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ وَمُحَمَّدٌ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ أَرْسَلَتِ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی نے آپ کے لیے پیغام بھیجا کہ اُن کا بیٹا قریب المرگ ہے لہٰذا تشریف لائیے۔ آپ نے جواب بھیجا کہ

www.alahazratnetwork.org

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ إِنَّ ابْنًا لِي قُبِضَ فَأْتِنَا فَأَرْسَلَ يُقْرِئُ
السَّلَامَ وَيَقُولُ إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلٌّ عِنْدَهُ
بِأَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ
عَلَيْهِ لَيَأْتِيَنَّهَا فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ
جَبَلٍ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ فَرُفِعَ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهُ تَتَقَعْقَعُ
قَالَ حَسِبْتُهُ أَنَّهُ قَالَ كَأَنَّهَا شَنٌّ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدٌ
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَا فَقَالَ هَذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي
قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ ٭

۱۲۰۴ – حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ
حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا بِنْتًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ قَالَ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ قَالَ فَقَالَ
هَلْ مِنْكُمْ رَجُلٌ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَنَا
قَالَ فَانْزِلْ قَالَ فَنَزَلَ فِي قَبْرِهَا ٭

۱۲۰۵ – حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ
جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ
قَالَ تُوُفِّيَتِ ابْنَةٌ لِعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِمَكَّةَ وَجِئْنَا
لِنَشْهَدَهَا وَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ
وَإِنِّي لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا أَوْ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى أَحَدِهِمَا ثُمَّ جَاءَ
الْآخَرُ فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِي فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ أَلَا تَنْهَى عَنِ الْبُكَاءِ فَإِنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ
أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَدْ كَانَ عُمَرُ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ بَعْضَ ذَلِكَ ثُمَّ حَدَّثَ قَالَ صَدَرْتُ
مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ مَكَّةَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ
إِذَا هُوَ بِرَكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ
هَؤُلَاءِ الرَّكْبُ قَالَ فَنَظَرْتُ فَإِذَا صُهَيْبٌ فَأَخْبَرْتُهُ

سلام کہتا اور کہتا کہ اللہ کا ہے جو اُس نے لیا اور جو دیا اور ہر ایک کا اُس کے پاس وقت مقرر ہے، لہٰذا صبر کرو اور ثواب کی اُمید رکھو۔ اُس نے پھر پیغام بھیجا اور قسم دی کہ ضرور تشریف لائیے۔ آپ کھڑے ہو گئے اور آپ کے ساتھ سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل، اُبی بن کعب، زید بن ثابت اور کتنے ہی آدمی تھے۔ بچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیا گیا اور وہ لمبے سانس لے رہا تھا، میرے خیال میں فرمایا کہ گویا مشک تھی۔ آنکھیں بہنے لگیں تو سعد نے کہا، یا رسول اللہ! یہ کیا ہے! فرمایا کہ یہ رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے دلوں میں ڈالتا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ اپنے رحم دل بندوں پر رحم فرماتا ہے۔

ہلال بن علی سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے جنازے میں شریک ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ کی چشمانِ مبارک سے آنسو رواں تھے۔ آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایسا ہے جو آج رات اپنی بیوی کے پاس نہ گیا ہو؟ حضرت ابو طلحہ عرض گزار ہوئے، میں ہوں۔ فرمایا تو اُتارو۔ چنانچہ انھوں نے اُسے قبر میں اُتارا۔

عبداللہ بن عبیداللہ بن ابو ملیکہ سے روایت ہے کہ مکہ مکرمہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک بیٹا فوت ہو گیا تو ہم جنازے میں شامل ہوئے اور حضرت ابن عمر و حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی۔ میں ان دونوں کے درمیان بیٹھا یا فرمایا کہ دونوں میں سے ایک کے پاس بیٹھا اور پھر دوسرے صاحب تشریف لے آئے اور میرے پہلو میں بیٹھ گئے۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے حضرت عمرو بن عثمان سے کہا کہ آپ رونے سے کیوں نہیں روکتے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میت کو گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی یہی فرمایا کرتے۔ پھر حدیث بیان کی کہ میں حضرت عمر کے ساتھ مکہ مکرمہ سے واپس آ رہا تھا۔ جب ہم بیداء کے مقام پر تھے تو وہاں درخت کے سائے میں ایک سوار تھا۔ فرمایا، جا کر دیکھو کہ یہ سوار کون ہے۔ میں نے دیکھا تو وہ حضرت صہیب تھے۔ میں نے آپ کو بتایا تو فرمایا۔ انھیں میرے پاس بُلا لاؤ۔ میں حضرت صہیب کی طرف لوٹا اور چلنے کے لیے

www.alahazratnetwork.org

فقال ادعه لي فرجعت الى صهيب فقلت ارتحل فالحق
امير المؤمنين فلما اصيب عمر دخل صهيب يبكي
يقول وا اخاه وا صاحباه فقال عمر رضي الله عنه يا
صهيب اتبكي علي وقد قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان الميت يعذب ببعض بكاء اهله عليه قال
ابن عباس رضي الله عنهما فلما مات عمر رضي الله عنه
ذكرت ذلك لعائشة رضي الله عنها فقالت رحم الله عمر
والله ما حدث رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله
ليعذب المؤمن ببكاء اهله عليه ولكن رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال ان الله ليزيد الكافر عذابا
ببكاء اهله عليه وقالت حسبكم القرآن ولا تزر وازرة
وزر اخرى قال ابن عباس رضي الله عنهما عند ذلك
والله هو اضحك وابكى قال ابن ابي مليكة والله ما
قال ابن عمر رضي الله عنهما شيئا ۔

کہا، وہ امیر المومنین سے ملے۔ جب حضرت عمر کو زخمی کیا گیا تو حضرت صہیب آئے روتے اور کہتے، ہائے بھائی، ہائے ساتھی۔ حضرت عمر نے کہا اے صہیب! کیا مجھ پر روتے ہو، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ جب حضرت عمر فوت ہو گئے تو اس بات کا میں نے حضرت عائشہ سے ذکر کیا۔ انھوں نے فرمایا، اللہ تعالیٰ عمر پر رحم فرمائے۔ خدا کی قسم، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ مومن کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دے گا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کافر کے عذاب کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے بڑھا دیتا ہے اور فرمایا کہ تمہارے لیے قرآن مجید کافی ہے کہ کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا (۳۹، ۷)۔ اس وقت حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی ہنساتا اور رلاتا ہے۔ ابن ابو ملیکہ کا بیان ہے کہ خدا کی قسم حضرت ابن عمر نے کچھ بھی نہیں کہا۔

۱۲۰۶ ـ حدثنا عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك
عن عبد الله بن ابي بكر عن ابيه عن عمرة بنت عبد
الرحمن انها اخبرته انها سمعت عائشة رضي الله عنها
زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت انما مر رسول الله
صلى الله عليه وسلم على يهودية يبكي عليها اهلها
فقال انهم ليبكون عليها وانها لتعذب في قبرها ۔

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، عبد اللہ بن ابو بکر، ان کے والد ماجد عمرہ بنت عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ انھوں نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک یہودی عورت کے پاس سے گزرے جس پر اس کے گھر والے رو رہے تھے۔ فرمایا کہ یہ اس پر رو رہے ہیں اور اسے اس کی قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے۔

۱۲۰۷ ـ حدثنا اسماعيل بن خليل حدثنا علي بن
مسهر حدثنا ابو اسحاق وهو الشيباني عن ابي بردة ـ
عن ابيه قال لما اصيب عمر رضي الله عنه جعل
صهيب يقول وا اخاه فقال عمر اما علمت ان النبي
صلى الله عليه وسلم قال ان الميت ليعذب ببكاء
الحي ۔

اسماعیل بن خلیل، علی بن مسہر، ابو اسحاق شیبانی، ابو بردہ سے روایت ہے کہ ان کے والد محترم نے فرمایا، جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زخمی کیا گیا تو حضرت صہیب چلا اٹھے، ہائے بھائی! حضرت عمر نے فرمایا، کیا آپ کو معلوم نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زندوں کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے۔

باب ۸۱۶ ما يكره من النياحة على الميت

وقال عمر رضي الله عنه دعهن يبكين
على ابي سليمان ما لم يكن نقع او لقلقة والنقع

میت پر نوحہ کرنے کی کراہت

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ انھیں چھوڑو، یہ ابو سلیمان پر روتی رہیں جب تک سر پر مٹی نہ ڈالے اور آواز بلند نہ ہو نقع سر پر مٹی لقلقة سے آواز

www.alahazratnetwork.org

التراب علی الرأس واللقلقة الصوت ⁂

۱۲۰۸ - حدثنا ابو نعیم حدثنا سعید بن عبید عن علی بن ربیعة عن المغیرة رضی الله عنه قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول ان کذبا علی لیس ککذب علی احد من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده من النار سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول من نیح علیه یعذب بما نیح علیه ⁂

۱۲۰۹ - حدثنا عبدان قال اخبرنی ابی عن شعبة عن قتادة عن سعید بن المسیب عن ابن عمر عن ابیه رضی الله عنهما عن النبی صلی الله علیه وسلم قال المیت یعذب فی قبره بما نیح علیه تابعه عبد الاعلی حدثنا یزید بن زریع حدثنا سعید حدثنا قتادة وقال آدم عن شعبة المیت یعذب ببکاء الحی علیه ⁂

باب ۸۱۷

۱۲۱۰ - حدثنا علی بن عبد الله حدثنا سفیان حدثنا ابن المنکدر قال سمعت جابر بن عبد الله رضی الله عنهما قال جیء بابی یوم احد قد مثل به حتی وضع بین یدی رسول الله صلی الله علیه وسلم وقد غطی ثوبا فذهبت ارید ان اکشف عنه فنهانی قومی ثم ذهبت اکشف عنه فنهانی قومی فامر رسول الله صلی الله علیه وسلم فرفع فسمع صوت صائحة فقال من هذه فقالوا ابنة عمرو او اخت عمرو قال فلم تبکی او لا تبکی فما زالت الملائکة تظله باجنحتها حتی رفع ⁂

باب ۸۱۸ لیس منا من شق الجیوب

۱۲۱۱ - حدثنا ابو نعیم حدثنا سفیان حدثنا زبید الیامی عن ابراهیم عن مسروق عن عبد الله رضی الله عنه قال قال النبی صلی الله علیه وسلم لیس منا من لطم الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوی الجاهلیة ⁂

مراد ہے۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ مجھ پر جھوٹ باندھنا ایسا نہیں جیسا کسی اور پر جھوٹ باندھنا۔ جو میرے متعلق جان بوجھ کر جھوٹ باندھے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بھی فرماتے ہوئے سُنا۔ جو کسی پر نوحہ کرے تو اُس کو عذاب دیا جاتا ہے جس پر نوحہ کیا گیا۔

عبدان، ان کے والد ماجد، شعبہ، قتادہ، سعید بن مسیب، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میت کو اُس کی قبر میں اُس نوحہ کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے جو اُس پر کیا گیا ــــ متابعت کی اس کی عبد الاعلیٰ، یزید بن زُریع، سعید نے قتادہ سے اور آدم نے شعبہ سے روایت کی میت کو زندہ کی چیخ پکار کے سبب عذاب دیا جاتا ہے۔

میت پر فرشتوں کا سایہ فگن ہونا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ غزوۂ اُحد کے روز جب میرے والد محترم کی لاش لائی گئی تو اُن کا مُثلہ کر دیا گیا تھا۔ یہاں تک کہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے رکھا گیا اور کپڑے سے ڈھانپ دیا گیا۔ میں کھول کر دیکھنے گیا تو میری قوم نے مجھے روکا۔ دوبارہ کھول کر دیکھنے کے لیے گیا اب بھی میری قوم نے مجھے منع کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا تو کپڑا اٹھا دیا گیا۔ آپ نے چیخنے والی کی آواز سُنی تو فرمایا۔ یہ کون ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ عمرو کی بیٹی یا اُس کی بہن ہے۔ فرمایا کہ کس لیے روتی ہو یا فرمایا کہ نہ رو کیونکہ اُٹھائے جانے تک فرشتے برابر اپنے پروں سے ان پر سایہ فگن رہیں گے۔

وہ ہم میں سے نہیں جس نے گریبان پھاڑا

ابو نعیم، سفیان، زُبید الیامی، ابراہیم، مسروق، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو منہ پیٹے گریبان پھاڑے اور دورِ جاہلیت جیسی چیخ پکار مچائے وہ ہم میں سے نہیں۔

www.alahazratnetwork.org

باب ۸۱۹ رثی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سعد ابن خولۃ

۱۲۱۲ حدثنا عبد اللہ بن یوسف اخبرنا مالک عن ابن شہاب عن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعودنی عام حجۃ الوداع من وجع اشتد بی فقلت انی قد بلغ بی من الوجع وانا ذو مال ولا یرثنی الا ابنۃ افاتصدق بثلثی مالی قال لا فقلت بالشطر فقال لا ثم قال الثلث والثلث کبیر او کثیر انک ان تذر ورثتک اغنیاء خیر من ان تذرھم عالۃ یتکففون الناس وانک لن تنفق نفقۃ تبتغی بہا وجہ اللہ الا اجرت بہا حتی ما تجعل فی فی امراتک فقلت یا رسول اللہ اخلف بعد اصحابی قال انک لن تخلف فتعمل عملا صالحا الا ازددت بہ درجۃ ورفعۃ ثم لعلک ان تخلف حتی ینتفع بک اقوام ویضر بک اخرون اللھم امض لاصحابی ھجرتھم ولا تردھم علی اعقابھم لکن البائس سعد بن خولۃ یرثی لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مات بمکۃ ۰

باب ۸۲۰ ما ینہی من الحلق عند المصیبۃ

وقال الحکم ابن موسی حدثنا یحیی بن حمزۃ عن عبد الرحمن بن جابر ان القاسم بن مخیمرۃ حدثہ قال حدثنی ابو بردۃ بن ابی موسی رضی اللہ عنہ قال وجع ابو موسی وجعا فغشی علیہ وراسہ فی حجر امراۃ من اھلہ فلم یستطع ان یرد علیہا شیئا فلما افاق قال انا بریء ممن بریء منہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بریء من الصالقۃ والحالقۃ والشاقۃ ۰

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن خولہ کا افسوس کیا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے جب کہ میری بیماری نے شدت اختیار کرلی تھی۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں سخت بیمار ہوں، میرے پاس کافی مال ہے اور ایک لڑکی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں۔ کیا میں اپنا دو تہائی مال خیرات کردوں؟ آپ نے فرمایا، نہیں۔ میں عرض گزار ہوا، نصف؟ فرمایا کہ نہیں۔ عرض کی کہ تہائی؟ فرمایا کہ تہائی بھی زیادہ ہے۔ تم اگر اپنے وارثوں کو غنی چھوڑو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ محتاج رہیں اور لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں۔ تم رضائے الٰہی کے لیے جو بھی خرچ کروگے اس کا اجر ملے گا یہاں تک کہ جو کچھ اپنی بیوی کے منہ میں ڈالوگے۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے چھوڑ دیا جاؤں گا؟ فرمایا کہ تم پیچھے نہیں چھوڑے جاؤگے بلکہ کتنے ہی نیک کام کروگے جن سے درجہ اور مقام زیادہ ہوگا۔ اگر شاید پیچھے چھوڑ دئے جاتے تو کچھ لوگ تم سے فائدہ حاصل کرتے اور کچھ لوگوں کو نقصان پہنچتا۔ اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت کو پوری فرما اور انہیں واپس نہ لوٹا۔ لیکن سعد بن خولہ کا افسوس ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا افسوس کیا کیونکہ وہ مکہ مکرمہ میں فوت ہوگئے تھے۔

مصیبت کے وقت بال نوچنے سے منع فرمایا گیا ہے

حکم بن موسیٰ، یحییٰ بن حمزہ، عبدالرحمٰن بن جابر، قاسم بن مخیمرہ، ابو بردہ بن ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ کی بیماری لوٹ آئی اور ان پر غشی طاری ہوگئی۔ ان کا سر گھر کی کسی عورت کی گود میں تھا۔ یہ اُسے روک نہیں سکتے تھے جب افاقہ ہوا تو فرمایا کہ اس کام سے میں بھی لاتعلق ہوں جس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاتعلق تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چیخنے والی، بال نوچنے والی اور سر پیٹنے والی سے لاتعلق تھے۔

www.alahazratnetwork.org

باب ۸۲۱ لیس منا من ضرب الخدود

۱۲۱۳ - حدثنا محمد بن بشار حدثنا عبد الرحمن حدثنا سفیان عن الاعمش عن عبد اللہ بن مرۃ عن مسروق عن عبد اللہ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوی الجاھلیۃ۔

جو رخساروں کو پیٹے وہ ہم میں سے نہیں

محمد بن بشار، عبد الرحمن، سفیان، اعمش، عبد اللہ بن مرہ، مسروق، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو رخسارے پیٹے، گریبان پھاڑے اور دورِ جاہلیت کی طرح چیخے چلائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

باب ۸۲۲ ما ینھی من الویل ودعوی الجاھلیۃ عند المصیبۃ۔

۱۲۱۴ - حدثنا عمر بن حفص حدثنا ابی حدثنا الاعمش عن عبد اللہ بن مرۃ عن مسروق عن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوی الجاھلیۃ

مصیبت کے وقت واویلا کرنے اور دورِ جاہلیت کی طرح چیخنے سے منع فرمایا گیا ہے۔

مسروق نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو رخسارے پیٹے گریبان پھاڑے اور دورِ جاہلیت کی طرح چیخے چلائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

باب ۸۲۳ من جلس عند المصیبۃ یعرف فیہ الحزن۔

۱۲۱۵ - حدثنا محمد بن المثنی حدثنا عبد الوھاب قال سمعت یحیی قال اخبرتنی عمرۃ قال سمعت عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت لما جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم قتل ابن حارثۃ وجعفر وابن رواحۃ جلس یعرف فیہ الحزن وانا انظر من صائر الباب شق الباب فاتاہ رجل فقال ان نساء جعفر وذکر بکاءھن فامرہ ان ینھاھن فذھب ثم اتاہ الثانیۃ لم یطعنہ فقال انھھن فاتاہ الثالثۃ قال واللہ غلبننا یا رسول اللہ فزعمت انہ قال فاحث فی افواھھن التراب فقلت ارغم اللہ انفک لم تفعل ما امرک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم تترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من العناء۔

جو مصیبت کے وقت اس طرح بیٹھے کہ اظہارِ غم ہو۔

عمرہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک ابن حارثہ، جعفر اور ابن رواحہ کے شہید ہونے کی خبر پہنچی تو آپ غم زدہ ہو کر بیٹھ گئے اور میں دروازے کی درزوں سے دیکھ رہی تھی، ایک آدمی نے عرض گزار ہوا کہ حضرت جعفر کی عورتیں رو رہی ہیں، آپ نے حکم دیا کہ انہیں منع کر دو۔ وہ جا کر دوبارہ حاضر ہوا اور عرض گزار ہوا کہ وہ کہنا نہیں مانتیں۔ فرمایا کہ انہیں منع کر دو۔ سہ بارہ حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم وہ ہم پر غالب آ گئیں، فرمایا کہ ان کے منہ میں مٹی جھونک دو۔ میں نے کہا، اللہ تیری ناک خاک آلودہ کرے، تو نے وہ کام نہ کیا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا پھر بھی تو نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رنج پہنچانا نہ چھوڑا۔

۱۲۱۶ - حدثنا عمرو بن علی حدثنا محمد بن فضیل حدثنا عاصم الاحول عن انس رضی اللہ عنہ قال قنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شھرا حین قتل القراء

عمرو بن علی، محمد بن فضیل، عاصم الاحول سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، جب قاریوں کو شہید کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک قنوت پڑھی۔ میں نے رسول اللہ

www.alahazratnetwork.org

فَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَزِنَ حُزْنًا قَطُّ اَشَدَّ مِنْهُ ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس موقع سے زیادہ غمگین کبھی نہیں دیکھا۔

بَابٌ ٨٢٤ مَنْ لَّمْ يُظْهِرْ حُزْنَهٗ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ الْجَزَعُ الْقَوْلُ السَّيِّئُ وَالظَّنُّ السَّيِّئُ وَقَالَ يَعْقُوْبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۔

جو مصیبت کے وقت اپنے غم کو ظاہر نہ کرے

محمد بن کعب قرظی نے فرمایا کہ جزع وفزع سے مراد بُرے لفظ کہنا اور بُرا گمان رکھنا ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا۔ میں اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ ہی سے کرتا ہُوں (۱۲ : ۸٦)

١٣١٧ ۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اِشْتَكٰى ابْنٌ لِاَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ فَمَاتَ وَاَبُوْ طَلْحَةَ خَارِجٌ فَلَمَّا رَاَتِ امْرَاَتُهٗ اَنَّهٗ قَدْ مَاتَ هَيَّاَتْ شَيْئًا وَنَحَّتْهُ فِيْ جَانِبِ الْبَيْتِ فَلَمَّا جَآءَ اَبُوْ طَلْحَةَ قَالَ كَيْفَ الْغُلَامُ قَالَتْ قَدْ هَدَاَتْ نَفْسُهٗ وَاَرْجُوْ اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اسْتَرَاحَ وَظَنَّ اَبُوْ طَلْحَةَ اَنَّهَا صَادِقَةٌ قَالَ فَبَاتَ فَلَمَّا اَصْبَحَ اغْتَسَلَ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ اَعْلَمَتْهُ اَنَّهٗ قَدْ مَاتَ فَصَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ مِنْهُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّبَارِكَ لَكُمَا فِيْ لَيْلَتِكُمَا قَالَ سُفْيَانُ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَرَاَيْتُ لَهُمَا تِسْعَةَ اَوْلَادٍ كُلُّهُمْ قَدْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ ۔

اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ حضرت ابوطلحہ کا لڑکا بیمار تھا تو فوت ہوگیا اور حضرت ابوطلحہ گئے ہوئے تھے۔ جب اُن کی بیوی نے دیکھا کہ وہ فوت ہوگیا تو کفنا کر گھر کے ایک گوشے میں رکھ دیا۔ جب حضرت ابوطلحہ آئے تو کہا۔ لڑکا کیسا ہے؟ عرض کی کہ اُس کی جان کو آرام ہے اور مجھے اُمید ہے کہ راحت پا رہا ہے حضرت ابوطلحہ ظاہر میں یہی سمجھے۔ رات گزاری اور صبح کو غسل کرکے باہر جانے کا ارادہ کیا تو بتایا گیا کہ وہ فوت ہوگیا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتایا جو دونوں کے درمیان ہُوا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شاید اللہ تعالیٰ تم دونوں کی رات کو مبارک کرے۔ انصار کے ایک آدمی نے کہا۔ میں نے دیکھا کہ دونوں کے گھر نَو لڑکے ہوئے اور سارے ہی قرآن مجید کے قاری تھے۔

ف: حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر سے واپس آنے والے تھے۔ اُسی روز اُن کا نوعمر صاحبزادہ فوت ہوگیا۔ اُن کی اہلیہ محترمہ حضرت اُم سُلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بچے کو غسل وکفن دے کر گھر کے ایک کونے میں لٹا دیا اور اپنے خاوند کے لیے کھانے پینے کا سامان بھی تیار کر لیا۔ یہ سب کچھ اس لیے کیا کہ وہ سفر سے ہارے تھکے آئیں گے اور بچے کے فوت ہونے کی خبر سُن کر کچھ بھی نہیں کھائیں گے بلکہ مزید براں بچے کے فوت ہونے کا افسوس بھی ہوگا۔ انہوں نے اپنے خاوند کو راحت پہنچانے کے لیے یہ سارا اہتمام کیا اور اپنے خاوند کا اس درجہ احترام کرنے کے باعث پروردگارِ عالم نے اُن حضرات کی اُس رات میں برکت دی۔ اُس برکت کا اعلان اپنے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کروایا اور انہیں نَو لڑکے عطا فرمائے جو سب کے سب قاری ہوئے۔ معلوم ہُوا کہ عورت جس درجہ خاوند کی تابعدار اور خیر خواہ ہوگی۔ اولاد اتنی ہی نیک ہوگی اور اولاد میں برکت ہوگی ہر عورت کو چاہیے کہ وہ اپنے خاوند کی تابع دار اور خیر خواہ رہے کیونکہ۔۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ۝

بَابٌ ٨٢٥ اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولٰى

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نِعْمَ الْعِدْلَانِ وَنِعْمَ الْعِلَاوَةُ اَلَّذِيْنَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ أُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ۔

۱۲۱۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولٰى ۔

صبر وہ ہے جو صدمہ پیش آتے وقت ہو

حضرت عمر نے فرمایا کہ دو اچھا انصاف کرنے والے اور اچھے لوگ وہ ہیں کہ جب اُنھیں مصیبت پہنچے تو کہتے ہیں کہ بے شک ہم اللہ کے لیے ہیں اور بے شک ہم اُسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہی ہیں جن پر اپنے رب کی طرف سے مہربانی اور رحمت ہے اور یہی راہ یافتہ ہیں (۲: ۱۵۷) اور ارشاد باری ہے، صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو اور بے شک یہ بھاری ہے مگر ڈر والوں پر نہیں (۲: ۴۵)

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صبر صدمے کی ابتدا میں ہوتا ہے۔

بَابٌ ٨٢٦ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا بِكَ لَمَحْزُوْنُوْنَ، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ ۔

۱۲۱۹ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا قُرَيْشٌ هُوَ ابْنُ حَيَّانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَبِيْ سَيْفٍ الْقَيْنِ وَكَانَ ظِئْرًا لِإِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيْمَ فَقَبَّلَهٗ وَشَمَّهٗ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَإِبْرَاهِيْمُ يَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ إِنَّهَا رَحْمَةٌ ثُمَّ أَتْبَعَهَا بِأُخْرٰى فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ إِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا إِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ رَوَاهُ مُوْسٰى عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان کہ بے شک ہم تیرے غم میں مبتلا ہیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آنکھ روتی ہے اور دل مغموم ہے۔

ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابو سیف لوہار کے پاس تشریف لے گئے جو حضرت ابراہیم کی دایا کا شوہر تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم کو لے کر بوسہ دیا اور سونگھا۔ اس کے بعد آپ دوبارہ تشریف لے گئے اور حضرت ابراہیم دم توڑ رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چشمانِ مبارک بہنے لگیں تو حضرت عبد الرحمٰن بن عوف نے آپ سے کہا، یا رسول اللہ! آپ۔ فرمایا کہ اے ابن عوف! یہ رحمت ہے پھر دوسری دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک آنکھ بہتی ہے اور دل مغموم ہے اور ہم نہیں کہتے مگر جو ہمارے رب کو راضی کرے اور اے ابراہیم! ہم تیری جدائی میں غمگین ہیں ــــ روایت کیا اسے موسیٰ، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

www.alahazratnetwork.org

باب ۸۲۷ البكاء عند المريض

۱۲۲۰ حدثنا أصبغ عن ابن وهب قال أخبرني عمرو عن سعيد بن الحارث الأنصاري عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال اشتكى سعد بن عبادة شكوى له فأتاه النبي صلى الله عليه وسلم يعوده مع عبد الرحمن بن عوف وسعد بن أبي وقاص وعبد الله بن مسعود رضي الله عنهم فلما دخل عليه فوجده في غاشية أهله فقال قد قضى قالوا لا يا رسول الله فبكى النبي صلى الله عليه وسلم فلما رأى القوم بكاء النبي صلى الله عليه وسلم بكوا فقال ألا تسمعون إن الله لا يعذب بدمع العين ولا بحزن القلب ولكن يعذب بهذا وأشار إلى لسانه أو يرحم وإن الميت يعذب ببكاء أهله عليه وكان عمر رضي الله عنه يضرب فيه بالعصا ويرمي بالحجارة ويحثي بالتراب۔

مریض کے پاس رونا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ بیمار ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور ساتھ حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے۔ جب اندر داخل ہوئے تو انہیں گھر والوں کے جھرمٹ میں پایا۔ فرمایا۔ کیا فوت ہوگئے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! نہیں۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رونے لگے۔ جب لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روتے ہوئے دیکھا تو وہ بھی رونے لگے۔ فرمایا۔ سنتے ہو، بے شک اللہ تعالیٰ آنکھ کے بہنے اور دل کے مغموم ہونے پر عذاب نہیں دیتا بلکہ اس کی وجہ سے عذاب دیتا ہے۔ اور زبان کی طرف اشارہ کیا یا رحم فرماتا ہے اور بے شک میت کو اُس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو لاٹھی سے پیٹتے، پتھر مارتے اور منہ میں مٹی ڈال دیتے۔

باب ۸۲۸ ما ينهى عن النوح والبكاء والزجر عن ذلك

۱۲۲۱ حدثنا محمد بن عبد الله بن حوشب حدثنا عبد الوهاب حدثنا يحيى بن سعيد قال أخبرتني عمرة قالت سمعت عائشة رضي الله عنها تقول لما جاء قتل زيد بن حارثة وجعفر وعبد الله بن رواحة جلس النبي صلى الله عليه وسلم يعرف فيه الحزن وأنا أطلع من شق الباب فأتاه رجل فقال يا رسول الله إن نساء جعفر وذكر بكاءهن فأمره أن ينهاهن فذهب الرجل ثم أتى فقال قد نهيتهن وذكر أنهن لم يطعنه فأمره الثانية أن ينهاهن فذهب ثم أتى فقال والله لقد غلبني أو غلبننا الشك من محمد بن حوشب فزعمت أن النبي صلى الله عليه وسلم قال فاحث في أفواههن التراب فقلت أرغم الله أنفك فوالله ما أنت بفاعل وما تركت رسول الله صلى الله عليه

گریہ وزاری کی ممانعت اور اُس پر زجر و توبیخ کرنا

عمرہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سُنا، جب زید بن حارثہ، جعفر اور عبداللہ بن رواحہ کے شہید ہوجانے کی خبر ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غم زدہ ہوکر بیٹھ گئے اور مجھے دروازے کی دراڑوں سے پتہ لگا۔ ایک آدمی آکر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! حضرت جعفر کی عورتیں رو رہی ہیں۔ آپ نے انہیں منع کرنے کا حکم فرمایا۔ وہ گیا اور پھر حاضر بارگاہ ہوکر عرض گزار ہوا۔ انہیں روکا لیکن وہ کہنا نہیں مانتیں۔ سو آپ نے دوبارہ حکم دیا کہ انہیں منع کرو۔ وہ گیا اور پھر حاضر ہوکر عرض گزار ہوا، خدا کی قسم، وہ مجھ پر یا ہم پر غالب آگئیں یہ شک محمد بن حوشب کو ہے۔ میرے خیال میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اُن کے منہ میں مٹی جھونک دو۔ میں نے کہا، اللہ تیری ناک خاک آلودہ کرے، خدا کی قسم، تو یہ کام کرنے والا نہیں لیکن تُو نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رنج پہنچانا ترک نہ کیا۔

www.alahazratnetwork.org

وَسَلَّمَ مِنَ الْعَتَاقِ ۝

۱۲۲۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أَخَذَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْبَيْعَةِ أَنْ لَا نَنُوحَ فَمَا وَفَتْ مِنَّا امْرَأَةٌ غَيْرَ خَمْسِ نِسْوَةٍ أُمِّ سُلَيْمٍ وَأُمِّ الْعَلَاءِ وَابْنَةِ أَبِي سَبْرَةَ امْرَأَةِ مُعَاذٍ وَامْرَأَتَيْنِ أَوِ ابْنَةِ أَبِي سَبْرَةَ وَامْرَأَةِ مُعَاذٍ وَامْرَأَةٍ أُخْرَى ۝

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے بیعت کے وقت عہد لیا تھا کہ ہم نوحہ نہ کریں۔ ہم میں سے کسی نے یہ بات ملحوظ نہ رکھی سوائے پانچ عورتوں کے یعنی ۔ اُمّ سُلیم، اُمّ العلاء، ابو سبرہ کی بیٹی اور معاذ کی بیوی اور باقی دو عورتوں اور بنت ابو سبرہ جو معاذ کی بیوی تھیں اور ایک دوسری عورت ۔

بَابُ ۸۲۹ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ ۝

جنازے کے لیے کھڑا ہونا

۱۲۲۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَ الْحُمَيْدِيُّ حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوضَعَ ۝

علی بن عبد اللہ، سفیان، زہری، سالم، ان کے والد ماجد، حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ تم سے دُور ہو جائے ـــــ سفیان، زہری، سالم، ان کے والد ماجد حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بقول حمیدی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، یہاں تک کہ تمہیں چھوڑ جائے یا رکھ دیا جائے ۔

بَابُ ۸۳۰ مَتَى يَقْعُدُ إِذَا قَامَ لِلْجَنَازَةِ

جب جنازے کے لیے کھڑا ہو تو کب بیٹھے!

۱۲۲۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ جَنَازَةً فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَعَهَا فَلْيَقُمْ حَتَّى يُخَلِّفَهَا أَوْ تُخَلِّفَهُ أَوْ تُوضَعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُخَلِّفَهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی جنازہ دیکھے اور اس کے ساتھ نہ جاتا ہو تو کھڑا ہو جائے یہاں تک کہ وہ آگے یا پیچھے چلا جائے یا آگے جانے سے پہلے رکھ دیا جائے ۔

۱۲۲۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فَأَخَذَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِيَدِ مَرْوَانَ فَجَلَسَا قَبْلَ أَنْ تُوضَعَ فَجَاءَ أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَخَذَ بِيَدِ مَرْوَانَ فَقَالَ قُمْ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمَ هٰذَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ صَدَقَ ۝

سعید مقبری نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ہم ایک جنازے میں تھے تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مروان کا ہاتھ پکڑا اور جنازہ رکھے جانے سے پہلے بیٹھ گئے۔ پس حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے اور مروان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا، خدا کی قسم تم یہ جانتے ہو کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ پس حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ انھوں نے سچ فرمایا ہے ۔

www.alahazratnetwork.org

باب ٨٣١ من تبع جنازة فلا يقعد حتى توضع عن مناكب الرجال فإن قعد أمر بالقيام۔

١٢٢٦ - حدثنا مسلم يعني ابن إبراهيم حدثنا هشام حدثنا يحيى عن أبي سلمة عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم إذا رأيتم الجنازة فقوموا فمن تبعها فلا يقعد حتى توضع۔

باب ٨٣٢ من قام لجنازة يهودي۔

١٢٢٧ - حدثنا معاذ بن فضالة حدثنا هشام عن يحيى عن عبيد الله بن مقسم عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال، مر بنا جنازة فقام لها النبي صلى الله عليه وسلم وقمنا به فقلنا يا رسول الله إنها جنازة يهودي قال إذا رأيتم الجنازة فقوموا۔

١٢٢٨ - حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا عمرو بن مرة قال سمعت عبد الرحمن ابن أبي ليلى قال: كان سهل بن حنيف وقيس بن سعد قاعدين بالقادسية فمروا عليهما بجنازة فقاما فقيل لهما إنها من أهل الأرض أي من أهل الذمة فقالا إن النبي صلى الله عليه وسلم مرت به جنازة فقام فقيل له إنها جنازة يهودي فقال أليست نفسا وقال أبو حمزة عن الأعمش عن عمرو عن ابن أبي ليلى قال كنت مع قيس وسهل رضي الله عنهما فقالا، كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم وقال زكريا عن الشعبي عن ابن أبي ليلى كان أبو مسعود وقيس يقومان للجنازة۔

باب ٨٣٣ حمل الرجال الجنازة دون النساء۔

١٢٢٩ - حدثنا عبد العزيز بن عبد الله حدثنا الليث عن سعيد المقبري عن أبيه أنه سمع أبا سعيد الخدري رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال:

جو جنازے کے ساتھ جائے وہ نہ بیٹھے یہاں تک کہ اُسے لوگوں کے کندھوں سے اُتار کر رکھ دیا جائے۔ اگر بیٹھ گیا تو کھڑے ہونے کو کہا جائے۔

مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحیٰی، ابوسلمہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔ جو ساتھ جائے تو نہ بیٹھے یہاں تک کہ رکھ دیا جائے۔

جو یہودی کے جنازے کے لیے کھڑا ہو

عُبیداللہ بن مقسم سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، ہمارے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور آپ کے ساتھ ہم بھی۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ تو یہودی کا جنازہ ہے فرمایا کہ جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو۔

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن حُنیف اور حضرت قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما قادسیہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اُن کے پاس سے ایک جنازہ گزرا۔ دونوں کھڑے ہو گئے۔ اُن سے کہا گیا کہ یہ تو یہاں کے کافر ذمی کا ہے۔ دونوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے۔ عرض کی گئی کہ یہ تو یہودی کا جنازہ ہے۔ فرمایا کہ یہ آدمی نہیں ہے! ابوحمزہ اعمش، عمرو، ابن ابولیلیٰ سے روایت ہے کہ میں حضرت قیس اور حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا۔ دونوں نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے — زکریا، شعبی، ابن ابولیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابومسعود اور حضرت قیس جنازے کے لیے کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔

عورتوں کے علاوہ جنازہ مرد اُٹھائیں

عبدالعزیز بن عبداللہ، لیث، سعید مقبری، ان کے والد ماجد حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب جنازہ تیار کر کے رکھ دیا جائے اور لوگ

www.alahazratnetwork.org

إِذَا وُضِعَتِ الْجِنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُونِي وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا أَيْنَ يَذْهَبُونَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهُ صَعِقَ ٭

اُسے اپنی گردنوں پر اٹھالیں، اگر وہ نیک ہو کہتا ہے اسے مجھے جلدی لے چلو اور اگر نیک نہیں ہوتا تو کہتا ہے، ہائے افسوس! مجھے کہاں لے جا رہے ہو؟ اُس کی آواز کو ہر چیز سُنتی ہے سوائے انسان کے اگر انسان سُن لیں تو بے ہوش ہو جائیں۔

بَابُ ۸۳۴ السُّرْعَةِ بِالْجِنَازَةِ وَقَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنْتُمْ مُشَيِّعُونَ وَامْشِ بَيْنَ يَدَيْهَا وَخَلْفَهَا وَعَنْ يَمِينِهَا وَعَنْ شِمَالِهَا وَقَالَ غَيْرُهُ قَرِيبًا مِنْهَا ٭

جنازہ جلدی لے جانا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم اس کے ساتھ چل رہے ہو، اس کے آگے پیچھے اور دائیں بائیں چلو۔ دوسروں نے بھی قریباً یہی فرمایا ہے۔

۱۲۳۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْرِعُوا بِالْجِنَازَةِ فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا وَإِنْ تَكُ سِوَى ذَلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ ٭

علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جنازے کو جلدی لے چلو، اگر نیک ہے تو بھلائی کو آگے بھیج رہے ہو اور اگر کچھ اور ہے تو بُرائی کو اپنی گردنوں سے اُتار رہے ہو۔

بَابُ ۸۳۵ قَوْلِ الْمَيِّتِ وَهُوَ عَلَى الْجِنَازَةِ قَدِّمُونِي ٭

چارپائی پر میت کا کہنا کہ مجھے جلدی لے چلو

۱۲۳۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا وُضِعَتِ الْجِنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُونِي وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ لِأَهْلِهَا يَا وَيْلَهَا أَيْنَ تَذْهَبُونَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَ الْإِنْسَانُ لَصَعِقَ ٭

سعید نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے جب جنازہ تیار کر کے رکھ دیا جائے اور لوگ اُسے اپنی گردنوں پر اٹھالیں تو اگر وہ نیک ہے تو کہتا ہے کہ جلدی لے چلو اور اگر نیک نہیں ہے تو اپنے گھر والوں سے کہتا ہے، ہائے افسوس کہاں لے جا رہے ہو! اُس کی آواز کو ہر چیز سُنتی ہے سوائے انسانوں کے، اگر انسان سُن لے تو بے ہوش ہو جائے۔

ف: اس حدیث سے صاف طور پر معلوم ہو رہا ہے کہ ہر مردہ زندوں کی آواز سنتا ہے خواہ مرنے والا نیک ہو یا بد۔ بعض لوگ اس بات کا خواہ مخواہ انکار کرتے اور لاتعلق دلائل کا سہارا لے کر سماعِ موتیٰ کا انکار کرتے رہتے ہیں۔ مردہ تو بولتا بھی اور زندہ لوگوں سے گفتگو بھی کرتا ہے لیکن وہ اُس کی آواز کو سُن نہیں پاتے۔ جیسا کہ اس حدیث میں واضح طور پر مذکور ہے۔ ابنائے زمانہ کو چاہیے کہ حقائق کو تسلیم کر لیا کریں۔ وَاللهُ يَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے حیات الموات میں سماعِ موتیٰ کا ثبوت پیش کرتے ہوئے چار سو پچاس دلائل قائم کیے ہیں، الحمد للہ! ایک صدی گزرنے پر بھی سماعِ موتیٰ کا کوئی بڑے سے بڑا منکر ان میں سے کسی ایک دلیل کو توڑ نہیں سکا۔ حق و صداقت کی نشانی یہی ہوتی ہے کیونکہ إِنَّ اللهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ ۝

بَابُ ۸۳۶ مَنْ صَفَّ صَفَّيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً

جس نے امام کے پیچھے جنازے پر دو یا تین صفیں

www.alahazratnetwork.org

عَلَی الْجَنَازَۃِ خَلْفَ الْاِمَامِ۔

۱۲۳۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ اَبِیْ عَوَانَۃَ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی عَلَی النَّجَاشِیِّ فَکُنْتُ فِی الصَّفِّ الثَّانِیْ اَوِ الثَّالِثِ۔

بَاب ۸۳۷ الصُّفُوْفِ عَلَی الْجَنَازَۃِ۔

۱۲۳۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ نَعَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی اَصْحَابِہِ النَّجَاشِیَّ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَفُّوْا خَلْفَہٗ فَکَبَّرَ اَرْبَعًا۔

۱۲۳۴ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ حَدَّثَنَا الشَّیْبَانِیُّ عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَنْ شَهِدَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتٰی عَلٰی قَبْرٍ مَنْبُوْذٍ فَصَفَّہُمْ وَکَبَّرَ اَرْبَعًا قُلْتُ مَنْ حَدَّثَکَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا۔

۱۲۳۵ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ یُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَیْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ اَنَّہٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا یَقُوْلُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ تُوُفِّیَ الْیَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ مِّنَ الْحَبَشِ فَهَلُمَّ فَصَلُّوْا عَلَیْہِ قَالَ فَصَفَفْنَا فَصَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ وَنَحْنُ صُفُوْفٌ قَالَ اَبُو الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ کُنْتُ فِی الصَّفِّ الثَّانِیْ۔

بَاب ۸۳۸ صُفُوْفُ الصِّبْیَانِ مَعَ الرِّجَالِ عَلَی الْجَنَائِزِ۔

۱۲۳۶ - حَدَّثَنَا مُوْسَی ابْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّیْبَانِیُّ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرٍ قَدْ دُفِنَ لَیْلًا فَقَالَ مَتٰی دُفِنَ هٰذَا قَالُوا الْبَارِحَۃَ قَالَ اَفَلَا اٰذَنْتُمُوْنِیْ قَالُوْا دَفَنَّاہُ فِیْ ظُلْمَۃِ اللَّیْلِ فَکَرِهْنَا اَنْ نُّوْقِظَکَ فَقَامَ فَصَفَفْنَا خَلْفَہٗ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاَنَا فِیْهِمْ فَصَلّٰی عَلَیْہِ۔

بنائیں۔

مسدد، ابوعوانہ، قتادہ، عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھائی تو میں دوسری یا تیسری صف میں تھا۔

نمازِ جنازہ کے لیے صفیں بنانا

سعید سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نجاشی کے فوت ہونے کی خبر سنائی۔ پھر آگے بڑھے تو لوگوں نے آپ کے پیچھے صفیں بنائیں۔ آپ نے چار تکبیریں کہیں۔

شعبی سے روایت ہے کہ مجھے اس نے بتایا جو موجود تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک الگ تھلگ قبر پر تشریف لے گئے تو لوگوں نے صفیں بنائیں اور آپ نے چار تکبیریں کہیں۔ میں نے کہا کہ آپ کو کس نے بتایا؟ فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے۔

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابن جریج، عطاء نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، آج حبشہ کا ایک نیک آدمی وفات پا گیا ہے آؤ اس کی نماز جنازہ پڑھیں۔ ہم نے صفیں بنا لیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور ہم صف بستہ تھے —— ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں دوسری صف میں تھا۔

جنازے پر مردوں کے ساتھ لڑکوں کی صفیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس سے گزرے جس کو اسی رات دفن کیا گیا تھا۔ فرمایا کہ اس کو کب دفن کیا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ گزشتہ رات۔ فرمایا کہ مجھے کیوں نہیں بتایا؟ عرض گزار ہوئے کہ ہم نے اندھیری رات میں دفن کیا اور ناپسند کیا کہ آپ کو جگائیں۔ آپ کھڑے ہوئے تو ہم نے پیچھے صفیں بنا لیں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں انھیں میں تھا اور اس پر نماز پڑھی۔

www.alahazratnetwork.org

باب ۸۳۹ سُنَّةِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَائِزِ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ وَقَالَ صَلُّوا عَلٰى صَاحِبِكُمْ وَقَالَ صَلُّوا عَلَى النَّجَاشِيِّ سَمَّاهَا صَلَاةً لَيْسَ فِيهَا رُكُوعٌ وَلَا سُجُودٌ وَلَا يُتَكَلَّمُ فِيهَا وَفِيهَا تَكْبِيرٌ وَتَسْلِيمٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يُصَلِّي إِلَّا طَاهِرًا وَلَا يُصَلِّي عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبِهَا وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَقَالَ الْحَسَنُ أَدْرَكْتُ النَّاسَ وَأَحَقُّهُمْ عَلَى جَنَائِزِهِمْ مَنْ رَضُوهُمْ لِفَرَائِضِهِمْ وَإِذَا أَحْدَثَ يَوْمَ الْعِيدِ أَوْ عِنْدَ الْجَنَازَةِ يَطْلُبُ الْمَاءَ وَلَا يَتَيَمَّمُ وَإِذَا انْتَهَى إِلَى الْجَنَازَةِ وَهُمْ يُصَلُّونَ يَدْخُلُ مَعَهُمْ بِتَكْبِيرَةٍ ، وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ يُكَبِّرُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالسَّفَرِ وَالْحَضَرِ أَرْبَعًا وَقَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَكْبِيرَةُ الْوَاحِدَةِ اسْتِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ وَقَالَ لَا تُصَلِّ عَلٰى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا - وَفِيهِ صُفُوفٌ وَإِمَامٌ ۔

نمازِ جنازہ کا طریقہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے نمازِ جنازہ پڑھی اور فرمایا کہ اپنے ساتھی کی نمازِ جنازہ پڑھو اور فرمایا کہ نجاشی کی نمازِ جنازہ پڑھو آپ نے اس کا نام نماز قرار دیا حالانکہ اس میں رکوع اور سجدے نہیں ہیں اور نہ اس میں کلام کیا جاتا ہے بلکہ صرف تکبیر اور سلام پھیرنا ہے۔ حضرت ابن عمر یہ نماز نہ پڑھا کرتے مگر باوضو ہو کر اور سورج طلوع یا غروب ہوتے وقت نہ پڑھتے اور اپنے ہاتھوں کو اُٹھاتے۔ حسن بصری نے فرمایا کہ میں نے لوگوں کو اسی پر پایا کہ جنازہ کا زیادہ مستحق وہی ہے جس کو لوگ فرض نمازوں میں پسند کرتے ہوں اور جب عید کے روز یا جنازے کے وقت وضو ٹوٹ جائے تو پانی طلب کرے اور تیمم نہ کرے اور جب ایسے وقت جنازے میں شامل ہو کہ لوگ نمازِ جنازہ پڑھ رہے ہوں تو تکبیر کہہ کر اُن کے ساتھ شامل ہو جائے۔ ابن مسیب نے فرمایا کہ رات ہو یا دن اور سفر ہو یا حضر مگر تکبیریں چار ہی کہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، پہلی تکبیر نماز شروع کرنے کی تکبیر ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے:۔ اُن میں سے جو مر جائے اُس کی نمازِ جنازہ کبھی نہ پڑھو۔ اس میں صفیں ہوتی ہیں اور امام۔

۱۲۳۷ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ ، أَخْبَرَنِي مَنْ مَرَّ مَعَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرٍ مَنْبُوذٍ فَأَمَّنَا فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَقُلْنَا يَا أَبَا عَمْرٍو مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ۔

شعبی سے روایت ہے کہ مجھے اُس نے بتایا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک الگ تھلگ قبر کے پاس سے گزرا تھا۔ پس آپ نے امامت فرمائی اور ہم نے آپ کے پیچھے صفیں بنالیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے ابو عمرو! آپ کو کس نے بتایا؟ فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے۔

باب ۸۴۰ فَضْلِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذَا صَلَّيْتَ فَقَدْ قَضَيْتَ الَّذِي عَلَيْكَ وَقَالَ حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ مَا عَلِمْنَا عَلَى الْجَنَازَةِ إِذْنًا وَلٰكِنْ مَنْ صَلَّى ثُمَّ رَجَعَ فَلَهُ قِيرَاطٌ ۔

جنازے کے ساتھ جانے کی فضیلت۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب تم نے اُس پر نماز پڑھ لی تو اُس کا حق ادا کر دیا جو تم پر تھا۔ حمید بن ہلال نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک نمازِ جنازہ پڑھنے کے بعد اجازت لینے کی ضرورت نہیں لیکن جو نماز پڑھ کر لوٹ گیا اُس کے لیے ایک قیراط ثواب ہے۔

۱۲۳۸ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُولُ حُدِّثَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ يَقُولُ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَهُ قِيرَاطٌ ، فَقَالَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے:۔ جو جنازے کے ساتھ گیا اُس کے لیے ایک قیراط ثواب ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ حضرت ابو ہریرہ

www.alahazratnetwork.org

أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَيْنَا فَصَدَّقَتْ يَعْنِي عَائِشَةَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَقَدْ فَرَّطْنَا فِي قَرَارِيطَ كَثِيرَةٍ فَرَّطْتُ ضَيَّعْتُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ ٭

بَابٌ ۸۴۱ مَنِ انْتَظَرَ حَتَّى تُدْفَنَ ٭

۱۲۳۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتَّى يُصَلِّيَ فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَ حَتَّى تُدْفَنَ كَانَ لَهُ قِيرَاطَانِ قِيلَ وَمَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ

بَابٌ ۸۴۲ صَلَاةِ الصِّبْيَانِ مَعَ النَّاسِ عَلَى الْجَنَائِزِ ٭

۱۲۴۰ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرًا فَقَالُوا هَذَا دُفِنَ أَوْ دُفِنَتِ الْبَارِحَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَصَفَّنَا خَلْفَهُ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا ٭

بَابٌ ۸۴۳ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ بِالْمُصَلَّى وَالْمَسْجِدِ ٭

۱۲۴۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَعَى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ يَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ وَعَنِ ابْنِ

زیادہ روایتیں کرتے ہیں تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت ابوہریرہ کی تصدیق کی اور فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا ہی فرماتے ہوئے سنا ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ ہم نے تو بہت سے قیراطوں کا نقصان اٹھایا اور میں نے اللہ کے حکم کو ضائع کیا۔

جو دفن ہونے تک ٹھہرا رہے

عبداللہ بن مسلمہ، ابن ابوذئب، سعید بن ابوسعید مقبری، ان کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ——— احمد بن شبیب بن سعید، ان کے والد ماجد، یونس، ابن شہاب، عبدالرحمن اعرج حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو جنازے میں شامل ہوا تو اس کے لیے ایک قیراط ثواب ہے اور جو دفن ہونے تک شامل رہا تو اس کے لیے دو قیراط ہیں۔ کہا گیا کہ قیراط کیا ہیں؟ فرمایا کہ دو بڑے پہاڑوں جیسے ہیں۔

لوگوں کے ساتھ لڑکوں کا نماز جنازہ پڑھنا۔

یعقوب بن ابراہیم، یحییٰ بن ابوبکیر، زائدہ، ابواسحاق شیبانی، عامر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس تشریف لے گئے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یہ گزشتہ رات دفن کیا یا دفن کی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور آپ نے اس پر نماز پڑھی۔

نماز جنازہ عیدگاہ یا مسجد میں پڑھنا

سعید بن مسیب اور ابوسلمہ دونوں سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نجاشی شاہ حبشہ کے فوت ہونے کی خبر اسی روز دی جس روز کہ وہ فوت ہوئے۔ فرمایا کہ اپنے بھائی کے لیے دعائے مغفرت کرو

ابن شہاب، سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ

www.alahazratnetwork.org

شهاب قال حدثني سعيد بن المسيب ان ابا هريرة رضي الله عنه قال إن النبي صلى الله عليه وسلم صف بهم بالمصلى فكبر عليه اربعا ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں سے عیدگاہ میں صفیں بنوائیں اور اس پر چار تکبیریں کہیں ۔

۱۲۴۲ ۔ حدثنا ابراهيم بن المنذر حدثنا ابو ضمرة حدثنا موسى بن عقبة عن نافع عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما ان اليهود جاءوا الى النبي صلى الله عليه وسلم برجل منهم وامراة زنيا فامر بهما فرجما قريبا من موضع الجنائز عند المسجد ۔

ابراہیم بن المنذر، ابوضمرہ، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ یہودی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک مرد اور ایک عورت کو لے کر حاضر ہوئے جنھوں نے زنا کیا تھا۔ آپ نے حکم فرمایا تو ان دونوں کو مسجد کے پاس جنازہ گاہ کے قریب سنگسار کر دیا گیا۔

باب ۸۴۴ ما يكره من اتخاذ المساجد على القبور ولما مات الحسن ابن الحسن بن علي رضي الله عنهم ضربت امراته القبة على قبره سنة ثم رفعت فسمعوا صائحا يقول الا هل وجدوا ما فقدوا فاجابه الآخر بل يئسوا فانقلبوا ۔

قبروں پر مسجدیں بنانے کی کراہت

جب حسن بن حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم فوت ہوئے تو ان کی اہلیہ محترمہ نے ان کی قبر پر ایک سال تک خیمہ لگائے رکھا۔ جب اٹھیں تو بلند آواز سنی جو کہہ رہا تھا، کیا جو چیز گم ہوگئی تھی وہ تمہیں مل گئی؟ دوسرے نے جواب دیا، بلکہ مایوس ہو کر لوٹ گئے۔

۱۲۴۳ ۔ حدثنا عبيد الله ابن موسى عن شيبان عن هلال هو الوزان عن عروة عن عائشة رضي الله عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم قال في مرضه الذي مات فيه لعن الله اليهود والنصارى اتخذوا قبور انبيائهم مسجدا قالت ولولا ذلك لابرزوا قبره غير اني اخشى ان يتخذ مسجدا ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اس مرض میں فرمایا جس کے اندر وفات پائی تھی کہ اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے جنھوں نے اپنے انبیائے کرام کی قبروں کو مسجدیں بنایا۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ کی قبر کھلی رہتی لیکن خدشہ یہی تھا کہ مبادا اسے مسجد بنا لیا جائے۔

باب ۸۴۵ الصلوة على النفساء اذا ماتت في نفاسها ۔

نفاس والی کی نماز جنازہ جب کہ وہ حالت نفاس میں مرے ۔

۱۲۴۴ ۔ حدثنا مسدد حدثنا يزيد بن زريع حدثنا حسين حدثنا عبد الله ابن بريدة عن سمرة رضي الله عنه قال صليت وراء النبي صلى الله عليه وسلم على امراة ماتت في نفاسها فقام عليها وسطها ۔

عبداللہ بن بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک نفاس والی عورت پر نماز پڑھی جو فوت ہوگئی تھی تو آپ اس کے درمیان میں کھڑے ہوئے۔

باب ۸۴۶ اين يقوم من المراة والرجل

عورت اور مرد کے لیے کہاں کھڑا ہو؟

۱۲۴۵ ۔ حدثنا عمران بن ميسرة حدثنا عبد الوارث حدثنا حسين عن ابن بريدة حدثنا سمرة بن جندب

ابن بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے ایک

www.alahazratnetwork.org

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَآءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ عَلَيْهَا وَسَطَهَا۔

بَابُ ۸۴۷ التَّكْبِيرُ عَلَى الْجَنَازَةِ أَرْبَعًا

وَقَالَ حُمَيْدٌ صَلَّى بِنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ سَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ كَبَّرَ الرَّابِعَةَ ثُمَّ سَلَّمَ۔

۱۲۴۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلَّى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ۔

۱۲۴۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا وَقَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَعَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ سَلِيمٍ أَصْحَمَةَ وَتَابَعَهُ عَبْدُ الصَّمَدِ۔

عورت کی نمازِ جنازہ پڑھی جو نفاس میں فوت ہوئی تھی تو آپ اُس کے درمیان میں کھڑے ہوئے۔

نمازِ جنازہ کی چار تکبیریں ہیں۔ حمید سے روایت ہے کہ ہمیں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی تو تین تکبیروں پر سلام پھیر دیا، اُن سے کہا گیا تو قبلہ رُو ہو کر چوتھی تکبیر کہی اور پھر سلام پھیرا۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی کے فوت ہونے کی اُسی روز خبر دی جس روز کہ وہ فوت ہوئے اور لوگوں کے ساتھ عیدگاہ کی طرف نکلے تو لوگ صف بستہ ہو گئے اور آپ نے اُن پر چار تکبیریں کہیں۔

محمد بن سنان، سُلیم بن حیان، سعید بن میناء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی اصحمہ کی نمازِ جنازہ پڑھی تو چار تکبیریں کہیں۔ یزید بن ہارون اور عبدالصمد نے سُلیم سے اصحمہ ہی روایت کیا ہے اور اس کی عبدالصمد نے متابعت کی ہے۔

ف: اِس حدیث سے دو باتیں معلوم ہو رہی ہیں کہ حبشہ کے بادشاہ نجاشی اصحمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ملک دارالکفر میں وفات پائی تو وہاں اُن کی نمازِ جنازہ پڑھی نہیں گئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں مسلمانوں کو ساتھ لے کر غائبانہ اُن کی نمازِ جنازہ پڑھی اور یہ حضور کی خصوصیات سے ہے کیونکہ نجاشی کا جنازہ حضور سے غائب نہیں تھا۔ دوسرے لوگوں کے لیے غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھنا جائز نہیں ہے۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ نمازِ جنازہ میں صرف چار تکبیریں ہیں۔

چودھویں صدی کے مجددِ برحق اور عالمِ اسلام کے مایۂ ناز فقیہ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے الہادی الحاجب کے تاریخی نام سے ایک نہایت محققانہ رسالہ خاص اِسی مسئلے میں تصنیف فرمایا جس کی چند عبارتیں پیش کی جاتی ہیں۔

"یہ پچاسی کتب متون و شرح و فتاوٰی کی دو سو ستر عبارات ہیں۔ غرض صورت مذکورہ استثناء کے سوا نمازِ جنازہ کی تکرار ناجائز و گناہ ہونے پر مذہب حنفی کا اجماع قطعی ہے اور اس کا مخالف مخالفِ مذہب حنفی ہے —— مذہب مہذب حنفی میں جنازہ غائب پر بھی محض ناجائز ہے۔ آئمہ حنفیہ کا اس کے عدم جواز پر بھی اجماع ہے۔

حضور پُرنور، سیدِ یوم النشور، بالمؤمنین رؤف رحیم علیہ وعلٰی آلہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کو نمازِ جنازۂ مسلمین کا کمال اہتمام تھا۔ اگر کسی وقت رات کی اندھیری یا دوپہر کی گرمی یا حضور کے آرام فرمانے کے سبب صحابہ نے حضور کو اطلاع نہ دی اور دفن کر دیا تو ارشاد فرماتے —— ایسا نہ کرو، مجھے اپنے جنازوں کے لیے بُلا لیا کرو —— بایں ہمہ حالانکہ زمانۂ اقدس میں صدہا صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے دوسرے مواضع میں وفات پائی، کبھی کسی حدیث صحیح صریح سے ثابت نہیں کہ حضور نے غائبانہ اُن کے

www.alahazratnetwork.org

جنازہ کی نماز پڑھی۔ کیا وہ محتاجِ رحمت والا نہ تھے۔ معاذ اللہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عام طور پر ان کی نمازِ جنازہ نہ پڑھنا ہی دلیل روشن وواضح ہے کہ جنازہ غائب پر نماز نا ممکن بھی ورنہ ضرور پڑھنے کہ مقتضی بکمال وفور موجود اور مانع مفقود لاجرم نہ پڑھنا قصداً باز رہنا تھا اور جس امر سے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بے عذر مانع بالقصد احتراز فرمائیں اور ضرور امر شرعی ومشروع نہیں ہوسکتا۔ واقعہ بیر معونہ ہی دیکھیے۔ مدینہ طیبہ کے ستر جگر پارے، محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاص پیارے اجلہ علمائے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کفار نے دغا سے شہید کر دیا مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کا سخت وشدید غم والم ہوا۔ ایک مہینہ کامل خاص نماز کے اندر کفار ناہنجار پر لعنت فرماتے رہے مگر ہرگز منقول نہیں کہ ان پیارے محبوبوں پر نماز پڑھی ہو۔ اہل انصاف کے نزدیک کلام تو اسی قدر سے تمام تھا۔

آفتاب کی طرح روشن ہوگیا کہ نماز غائب وتکرار نماز جنازہ دونوں ہمارے مذہب میں ناجائز ہیں اور ناجائز گناہ ہے اور گناہ میں کسی کا اتباع نہیں ہے تو امام کا شافعی المذہب ہونا اس ناجائز کو ہمارے لیے کیونکر جائز کر سکتا ہے؟ ـــــ غرض مذہب مہذب حنفی کا تو یہ حکم ہے، باقی جو کوئی غیر مقلد بننا چاہے تو آجکل آزادی وبے لگامی کی ہوا چل رہی ہے۔ ہر شخص کو بے مہار ہونے کا اختیار ہے اور اس کے رد میں بحمد اللہ تعالیٰ ہمارے رسائل النہی الاکید وغیرہ کافی۔ واللہ المستعان علی اہل الطغیان۔

باب ۸۴۸ قراءة فاتحة الكتاب على الجنازة وقال الحسن يقرأ على الطفل بفاتحة الكتاب ويقول اللهم اجعله لنا فرطا وسلفا واجرا ۔

نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنا

حسن بصری نے فرمایا کہ **بچہ پر سورۂ فاتحہ پڑھے اور وہ کہتے۔ اے اللہ! اسے ہمارے** لیے آگے جانے والا، پیچھے کام آنے والا اور باعث اجر بنانا۔

۱۲۴۸ حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن سعد عن طلحة قال صليت خلف ابن عباس رضي الله عنهما حدثنا محمد بن كثير اخبرنا سفيان عن سعد بن ابراهيم عن طلحة ابن عبد الله بن عوف قال صليت خلف ابن عباس رضي الله عنهما على جنازة فقرأ بفاتحة الكتاب قال ليعلموا انها سنة

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، سعد، طلحہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی ـــ محمد بن کثیر، سفیان، سعد بن ابراہیم، طلحہ بن عبد اللہ بن عوف سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پیچھے ایک جنازے پر نماز پڑھی۔ انہوں نے سورۂ فاتحہ پڑھی اور فرمایا، تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ سنت ہے۔

باب ۸۴۹ الصلوة على القبر بعد ما يدفن ۔

دفن کرنے کے بعد قبر پر نماز پڑھنا

۱۲۴۹ حدثنا حجاج بن منهال حدثنا شعبة قال حدثنا سليمان الشيباني قال سمعت الشعبي قال اخبرني من مر مع النبي صلى الله عليه وسلم على قبر منبوذ فامهم وصلوا خلفه قلت من حدثك هذا يا ابا عمرو قال ابن عباس رضي الله عنهما ۔

شعبی سے روایت ہے کہ مجھے اس شخص نے بتایا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک الگ تھلگ قبر کے پاس سے گزرا کہ آپ نے امامت کی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے ابو عمرو! آپ کو کس نے بتایا؟ فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے۔

۱۲۵۰ حدثنا محمد بن الفضل حدثنا حماد بن

ابو رافع سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

www.alahazratnetwork.org

زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أَسْوَدَ رَجُلًا أَوِ امْرَأَةً كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ وَلَمْ يَعْلَمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَوْتِهِ فَذَكَرَهُ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ مَا فَعَلَ ذٰلِكَ الْإِنْسَانُ قَالُوا مَاتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَفَلَا آذَنْتُمُونِي فَقَالُوا إِنَّهُ كَانَ كَذَا وَكَذَا قِصَّتُهُ قَالَ فَحَقَرُوا شَأْنَهُ قَالَ فَدُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ فَأَتَى قَبْرَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ۔

نے فرمایا کہ ایک سیاہ فام آدمی یا عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتا تھا۔ وہ فوت ہوگیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُس کی وفات کے متعلق نہ بتایا گیا۔ ایک روز اُس کا ذکر ہُوا تو آپ نے فرمایا۔ اُس آدمی نے کیا کیا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ تو فوت ہوگیا فرمایا کہ مجھے کیوں نہ بتایا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اس کا واقعہ یُوں ہے اور اُس کا حال بیان کیا۔ فرمایا کہ مجھے اُس کی قبر بتاؤ۔ پس اُس کی قبر پر تشریف لے گئے اور اُس پر نماز پڑھی۔

بَابٌ ۸۵۰ اَلْمَيِّتُ يَسْمَعُ خَفْقَ النِّعَالِ

مُردہ جوتوں کی آہٹ سُنتا ہے

۱۲۵۱ - حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبْدُ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتُوُلِّيَ وَذَهَبَ أَصْحَابُهُ حَتَّى إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ فَأَقْعَدَاهُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ فَيُقَالُ انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ أَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا وَأَمَّا الْكَافِرُ أَوِ الْمُنَافِقُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ ثُمَّ يُضْرَبُ بِمِطْرَقَةٍ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً بَيْنَ أُذُنَيْهِ فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بندے کو جب اُس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اُس کے ساتھی واپس چل دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ اُن کے جوتوں کی آہٹ سُن رہا ہوتا ہے تو اُس کے پاس دو فرشتے آکر اُسے بٹھا لیتے ہیں اور کہتے ہیں۔ تُو اِس شخص کے متعلق کیا کہتا ہے یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے۔ وہ کہتا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔ اُس سے کہا جاتا ہے کہ جہنم میں اپنا ٹھکانا دیکھ کہ اس کے بدلے تجھے اللہ تعالیٰ نے جنت میں ٹھکانا دیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں دکھائے جاتے ہیں اور اگر وہ کافر یا منافق ہے تو کہتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں، میں وہی کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے اُس سے کہا جائے گا کہ نہ تُو نے جانا اور نہ سمجھا۔ پھر اُسے لوہے کے ہتھوڑے سے مارا جاتا ہے، کانوں کے درمیان تو چیختا چلاتا ہے جس کو نزدیک والے سب سُنتے ہیں سوائے جنوں اور انسانوں کے۔

ف: اِس حدیث سے چند باتیں معلوم ہوتیں۔ ایک یہ کہ تمام مُردے سُنتے ہیں لہٰذا سماعِ موتیٰ کا انکار کرنا دین سے بے خبر ہونے کی دلیل ہے یا اہلِ حق کی مخالفت میں اس کا انکار کیا جاتا ہے۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ عذابِ قبر برحق ہے۔ تیسری بات یہ کہ قبر میں دو فرشتے ہر مرنے والے سے سوال کرتے ہیں۔ چوتھی بات یہ کہ ہر قبر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جلوہ گری ہوتی ہے۔ پانچویں بات یہ معلوم ہوئی کہ ہر ایک کی نجات رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہچاننے پر موقوف ہے اور قبر میں صرف ایمان کی آنکھوں سے ہی اُس جانِ ایمان کو پہچانا جا سکے گا۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ۔

بَابٌ ۸۵۱ مَنْ أَحَبَّ الدَّفْنَ فِي الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ أَوْ نَحْوِهَا۔

جو کسی مقدس جگہ یا اُس کے قریب دفن ہونا پسند کرے۔

۱۲۵۲ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ملک الموت

www.alahazratnetwork.org

معمر عن ابن طاؤس عن ابيه عن ابي هريرة رضي الله عنه قال ارسل ملك الموت الى موسى عليه السلام فلما جاءه صكه فرجع الى ربه فقال ارسلتني الى عبد لا يريد الموت فرد الله عليه عينه فقال ارجع فقل له يضع يده على متن ثور فله بكل ما غطت به يده بكل شعرة سنة قال اي رب ثم ماذا قال ثم الموت قال فالآن فسأل الله ان يدنيه من الارض المقدسة رمية بحجر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فلو كنت ثم لاريتكم قبره الى جانب الطريق عند الكثيب الاحمر۔

باب ۸۵۲ الدفن بالليل ودفن ابو بكر رضي الله عنه ليلا۔

۱۲۵۳ - حدثنا عثمان ابن ابي شيبة حدثنا جرير عن الشيباني عن الشعبي عن ابن عباس رضي الله عنهما قال صلى النبي صلى الله عليه وسلم على رجل بعد ما دفن بليلة قام هو واصحابه وكان سأل عنه فقال من هذا فقالوا فلان دفن البارحة فصلوا عليه۔

باب ۸۵۳ بناء المسجد على القبر۔

۱۲۵۴ - حدثنا اسمعيل قال حدثني مالك عن هشام عن ابيه عن عائشة رضي الله عنها قالت لما اشتكى النبي صلى الله عليه وسلم ذكرت بعض نسائه كنيسة رأينها بارض الحبشة يقال لها مارية وكانت ام سلمة وام حبيبة رضي الله عنهما اتتا ارض الحبشة فذكرتا من حسنها وتصاوير فيها فرفع رأسه فقال اولئك اذا مات منهم الرجل الصالح بنوا على قبره مسجدا ثم صوروا فيه تلك الصورة اولئك شرار الخلق عند الله۔

باب ۸۵۴ من يدخل قبر المرأة۔

۱۲۵۵ - حدثنا محمد بن سنان حدثنا فليح بن

کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف بھیجا گیا جب وہ حاضر ہوئے تو انھوں نے آنکھ پھوڑ دی۔ پس اپنے رب کی بارگاہ میں لوٹے اور عرض گزار ہوئے تُو نے مجھے ایسے بندے کی طرف بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی آنکھ لوٹا دی اور فرمایا۔ اُن سے کہو کہ ایک بیل کی پیٹھ پر ہاتھ رکھیے۔ ہاتھ سے جتنے بال ڈھانپے جائیں تو ہر بال کے بدلے ایک سال۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رب پھر کیا ہوگا؟ فرمایا کہ پھر موت۔ عرض کی تو ابھی سہی اور اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ مجھے ارضِ مقدس سے قریب کر دے پتھر کی مار کے برابر۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں وہاں ہوتا تو تمھیں اُن کی قبر دکھاتا جو راستے سے ایک طرف سرخ ٹیلے پر ہے۔

رات کے وقت دفن کرنا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رات کے وقت دفن کیا گیا۔

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی پر نماز پڑھی جس کو رات کے وقت دفن کیا گیا تھا۔ آپ نے اُس کے متعلق پوچھتے ہوئے فرمایا یہ کون ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ فلاں ہے جو گزشتہ رات دفن کیا گیا تھا پس اُس پر نماز پڑھی۔

قبر پر مسجد تعمیر کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو بعض ازواجِ مطہرات نے ذکر کیا کہ انھوں نے سرزمین حبشہ میں ایک گرجا دیکھا جس کو ماریہ کہا جاتا ہے اور ملک حبشہ سے حضرت اُمِ سلمہ اور حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما آئی تھیں۔ انھوں نے اُس کی خوبصورتی کا ذکر کیا اور اُن تصویروں کا جو اُس میں تھیں چنانچہ آپ نے سرِ مبارک اٹھا کر فرمایا۔ اُن میں جب کوئی نیک آدمی مر جاتا تو اُس کی قبر پر مسجد بنا لیتے پھر اُس کی تصویر بنا کر اُس میں رکھ دیتے۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق ہیں۔

عورت کی قبر میں کون داخل ہو!

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ

www.alahazratnetwork.org

سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ هَلْ فِيْكُمْ مِنْ أَحَدٍ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ أَنَا قَالَ فَانْزِلْ فِيْ قَبْرِهَا فَنَزَلَ فِيْ قَبْرِهَا فَقَبَرَهَا قَالَ ابْنُ مُبَارَكٍ قَالَ فُلَيْحٌ أُرَاهُ يَعْنِي الذَّنْبَ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ لِيَقْتَرِفُوْا أَيْ لِيَكْتَسِبُوْا ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے جنازے میں شریک ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ فرمایا کہ تم میں کوئی ایسا ہے جو آج رات اپنی بیوی کے پاس نہ گیا ہو؟ حضرت ابو طلحہ عرض گزار ہوئے کہ میں ہوں۔ فرمایا کہ اسے قبر میں اُتار دو۔ یہ قبر میں اُترے اور انھیں قبر میں رکھا۔ ابن مبارک نے فلیح سے اَلذَّنْب روایت کیا۔ امام ابو عبداللہ نے فرمایا کہ لِیَقْتَرِفُوْا سے مراد لِیَکْتَسِبُوْا ہے۔

بَاب ۸۵۵ الصَّلٰوةِ عَلَى الشَّهِيْدِ ۔

شہید کی نمازِ جنازہ

۱۲۵۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْاٰنِ فَإِذَا أُشِيْرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ أَنَا شَهِيْدٌ عَلَى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِيْ دِمَائِهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِمْ ۔

عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے اُحد میں سے دو دو حضرات کو ایک کپڑے میں اکٹھا کر دیتے تھے۔ پھر فرماتے کہ ان میں سے قرآنِ مجید کس کو زیادہ آتا ہے؟ جب دونوں میں سے کسی ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو لحد میں پہلے اُسے رکھا جاتا اور فرمایا کہ قیامت کے روز میں ان لوگوں کا گواہ ہوں اور انھیں خون آلودہ ہی غسل کے بغیر دفن کیا گیا اور اُن پر نمازِ جنازہ نہیں پڑھی گئی۔

۱۲۵۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّيْ فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّيْ وَاللّٰهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْاٰنَ وَإِنِّيْ أُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيْحَ الْأَرْضِ وَإِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَلٰكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز شہدائے اُحد پر نماز پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے جیسے میت پر نماز پڑھی جاتی ہے۔ پھر منبر پر جلوہ افروز ہو کر فرمایا، میں تمہارا پیش رو ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں اور بے شک خدا کی قسم میں اپنے حوض کو اب بھی دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرما دی گئی ہیں یا زمین کی کنجیاں اور بے شک خدا کی قسم مجھے تمہارے متعلق ڈر نہیں ہے کہ میرے بعد شرک کرنے لگو گے بلکہ مجھے اندیشہ ہے کہ تم دنیا کی محبت میں نہ پھنس جاؤ۔

ف: اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ نگاہِ مصطفیٰ کا یہ عالم تھا کہ آپ زمین پر بیٹھے ہوئے حوضِ کوثر کو دیکھ لیا کرتے تھے۔ جن کا خیال یہ ہے کہ حضور دیوار کے پرے بھی نہیں دیکھ سکتے تھے وہ مقامِ مصطفیٰ سے بے خبر ہیں۔ ثانیاً اس حدیث میں حضور نے حوضِ کوثر کو اپنا حوض فرمایا ہے کیونکہ پروردگارِ عالم نے وہ آپ کو عطا فرما دیا ہے۔ معلوم ہوا کہ خدا کی خدائی میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بادشاہی حق اور مسلّم ہے۔ ثالثاً۔ اِس حدیث سے یہ بھی معلوم ہو رہا ہے کہ حضور کو اپنی اُمّت کے شرک میں مبتلا

ہونے کا کوئی خدشہ نہیں تھا کیونکہ آپ نے شرک کی جڑیں کاٹ دی تھیں، اس کے باوجود جن کو امتِ محمدیہ کا سوادِ اعظم قبر پرست ہونے میں ڈوبا ہوا نظر آ رہا ہے وہ خود ہی دیکھنے والی نگاہوں سے محروم ہیں۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

بَابٌ ۸۵٦ دَفْنِ الرَّجُلَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فِي قَبْرٍ

دو یا تین آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کرنا

۱۲۵۸ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى أُحُدٍ۔

عبدالرحمٰن بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انھیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شہدائے اُحد میں سے دو دو کو جمع فرما دیا تھا۔

بَابٌ ۸۵۷ مَنْ لَّمْ يَرَ غُسْلَ الشُّهَدَاءِ

جس کے نزدیک شہید کو غسل نہیں دیا جاتا

۱۲۵۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ كَعْبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْفِنُوهُمْ فِي دِمَائِهِمْ يَعْنِي يَوْمَ أُحُدٍ وَلَمْ يُغَسِّلْهُمْ۔

ابوالولید، لیث، ابن شہاب، عبدالرحمٰن بن کعب، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ اُحد کے روز فرمایا۔ انھیں خون سمیت دفن کرو اور غسل نہ دو۔

بَابٌ ۸۵۸ مَنْ يُّقَدَّمُ فِي اللَّحْدِ وَسُمِّيَ اللَّحْدُ لِأَنَّهُ فِي نَاحِيَةٍ وَكُلُّ جَائِرٍ مُلْحِدٌ مُلْتَحَدًا مَعْدِلًا وَلَوْ كَانَ مُسْتَقِيمًا كَانَ ضَرِيحًا۔

لحد میں کون پہلے رکھا جائے اور لحد اس لیے کہتے ہیں کہ وہ ایک جانب ہوتی ہے۔ ہر ظالم ملحد ہے اور مُلْتَحَدًا کا مطلب ہے بچنے کی جگہ اور قبر اگر سیدھی ہو تو اُسے ضریح کہتے ہیں

۱۲۶۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلٰى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ فَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسِّلْهُمْ وَأَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِقَتْلٰى أُحُدٍ أَيُّ هٰؤُلَاءِ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلٰى رَجُلٍ قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ قَبْلَ صَاحِبِهِ وَقَالَ جَابِرٌ فَكُفِّنَ أَبِي وَعَمِّي فِي نَمِرَةٍ وَاحِدَةٍ وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ

عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے اُحد میں سے دو دو کو ایک کپڑے میں اکٹھا کرتے تھے۔ پھر فرماتے کہ قرآن مجید کس کو زیادہ آتا تھا؟ جب دونوں میں سے ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو اُسے لحد میں پہلے رکھا جاتا اور فرمایا کہ میں ان پر گواہ ہوں اور خون سمیت انھیں دفن کرنے کا حکم فرمایا اور اُن پر نماز نہیں پڑھی اور نہ انھیں غسل دیا — اوزاعی، زہری، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے اُحد کے متعلق فرماتے، ان میں سے قرآن مجید کس کو زیادہ یاد تھا؟ جب ایک آدمی کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو اُسے اُس کے ساتھی سے پہلے لحد میں رکھا جاتا۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ میرے والد ماجد اور چچا جان کو ایک چادر میں کفنایا گیا۔ سلیمان بن کثیر، زہری نے کہا کہ مجھ سے یہ حدیث اُس نے بیان کی جس نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنی۔

www.alahazratnetwork.org

جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔

بَابُ ۸۵۹ الْإِذْخِرِ وَالْحَشِيْشِ فِي الْقَبْرِ

قبر میں اذخر اور گھاس استعمال کرنا

۱۲۶۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَرَّمَ اللّٰهُ مَكَّةَ فَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا لِأَحَدٍ بَعْدِي أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُعَرِّفٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَّا الْإِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَقُبُوْرِنَا فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ وَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقُبُوْرِنَا وَبُيُوْتِنَا وَقَالَ أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لِقَيْنِهِمْ وَبُيُوْتِهِمْ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو حرام فرمایا ہے پس یہ حلال نہیں ہوا مجھ سے پہلے کسی کے لیے اور نہ کسی کے لیے میرے بعد میرے لیے بھی دن کی ایک ساعت کے لیے حلال ہوا نہ اس کی گھاس اکھاڑی جائے اور نہ اس کا درخت کاٹا جائے اور نہ اس کا شکار بھڑکایا جائے اور نہ اس کی گری ہوئی چیز اٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لیے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے۔ اذخر کے سوا کہ وہ ہمارے سناروں اور قبروں کے لیے ہے۔ فرمایا: چلو اذخر کے سوا ۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ہماری قبروں اور ہمارے گھروں کے لیے ۔۔۔ حضرت صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ۔۔۔ طاؤس نے حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ لوہاروں اور گھروں کے لیے۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرم کی گھاس کاٹنے کو ناجائز قرار دیا لیکن حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی درخواست پر اذخر کا استثناء فرما دیا۔ معلوم ہوا کہ پروردگار عالم نے اپنے محبوب کو تشریعی احکام کا اختیار بھی عطا فرما دیا تھا۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ ۔

بَابُ ۸۶۰ هَلْ يُخْرَجُ الْمَيِّتُ مِنَ الْقَبْرِ وَاللَّحْدِ لِعِلَّةٍ ۔

کیا کسی وجہ سے میت قبر یا لحد سے نکالی جائے؟

۱۲۶۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَتَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ حُفْرَتَهُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ فَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيْقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيْصَهُ فَاللّٰهُ أَعْلَمُ وَكَانَ كَسَا عَبَّاسًا قَمِيْصًا قَالَ سُفْيَانُ وَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَكَانَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيْصَانِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلْبِسْ أَبِي قَمِيْصَكَ الَّذِي يَلِي جِلْدَكَ قَالَ سُفْيَانُ فَيُرَوْنَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْبَسَ عَبْدَ اللّٰهِ قَمِيْصَهُ مُكَافَأَةً لِمَا صَنَعَ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی کی قبر پر تشریف لے گئے اس کے بعد کہ اسے گڑھے میں داخل کر دیا تھا۔ آپ نے حکم فرمایا تو اسے نکالا گیا۔ پس اسے اپنے گھٹنوں پر رکھا، اس پر اپنا لعاب دہن ملا اور اپنی قمیص اسے پہنائی۔ سفیان سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوپر دو قمیصیں تھیں۔ عبداللہ کا بیٹا عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرے باپ کو وہ قمیص پہنائیے جو جسم اطہر سے لگی ہوئی ہے۔ سفیان نے فرمایا، لوگوں کا خیال ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس لیے عبداللہ کو قمیص پہنائی کہ اس کے احسان کا بدلہ ہو جائے۔

١٢٦٣ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا حَضَرَ أُحُدٌ دَعَانِي أَبِي مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ مَا أُرَانِي إِلَّا مَقْتُولًا فِي أَوَّلِ مَنْ يُقْتَلُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَا أَتْرُكُ بَعْدِي أَعَزَّ عَلَيَّ مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ عَلَيَّ دَيْنًا فَاقْضِ وَاسْتَوْصِ بِأَخَوَاتِكَ خَيْرًا فَأَصْبَحْنَا فَكَانَ أَوَّلَ قَتِيلٍ وَدُفِنَ مَعَهُ آخَرُ فِي قَبْرٍ ثُمَّ لَمْ تَطِبْ نَفْسِي أَنْ أَتْرُكَهُ مَعَ الْآخَرِ فَاسْتَخْرَجْتُهُ بَعْدَ سِتَّةِ أَشْهُرٍ فَإِذَا هُوَ كَيَوْمِ وَضَعْتُهُ هُنَيَّةً غَيْرَ أُذُنِهِ ٭

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب غزوہ اُحد کا وقت آگیا تو میرے والد ماجد نے مجھے رات کے وقت بُلایا اور فرمایا میرا یہی دیکھنا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سب سے پہلے شہید کیا جاؤں گا اور میں اپنے بعد کسی کو نہیں چھوڑ رہا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علاوہ مجھے تم سے عزیز ہو۔ میرے اُوپر قرض ہے اُسے ادا کر دینا اور اپنی بہنوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ صبح ہوئی تو سب سے پہلے وہی شہید کیے گئے اور ایک دوسرے کے ساتھ قبر میں دفن کیے گئے۔ پھر میرا دل اس پر رضامند نہ ہُوا کہ دوسرے کے ساتھ چھوڑے رکھوں لہٰذا چھ ماہ کے بعد میں نے انہیں نکالا تو وہ اُسی طرح تھے جیسے دفن کرنے کے روز تھے صرف ایک کان متاثر ہُوا تھا۔

١٢٦۴ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ، دُفِنَ مَعَ أَبِي رَجُلٌ فَلَمْ تَطِبْ نَفْسِي حَتَّى أَخْرَجْتُهُ فَجَعَلْتُهُ فِي قَبْرٍ عَلَى حِدَةٍ ٭

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میرے والد ماجد کو ایک شخص کے ساتھ دفن کیا گیا تھا میرا دل خوش نہ ہُوا یہاں تک کہ میں نے انہیں نکالا اور دوسری قبر میں منتقل کر دیا۔

بَابٌ ٨٦١ اللَّحْدِ وَالشَّقِّ فِي الْقَبْرِ ٭

١٢٦۴ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ فَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُغَسِّلْهُمْ ٭

قبر میں لحد اور شق بنانا

عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے اُحد میں سے دو دو کو اکٹھا کرتے۔ پھر فرماتے، ان میں قرآن مجید کون زیادہ جانتا تھا؟ جب دو میں سے کسی ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو اُسے لحد میں پہلے اُتارتے۔ فرمایا کہ قیامت کے روز میں ان پر گواہ ہوں۔ آپ نے اُنہیں خون سمیت دفن کرنے کا حکم فرمایا اور اُنھیں غسل نہیں دیا گیا۔

بَابٌ ٨٦٢ إِذَا أَسْلَمَ الصَّبِيُّ فَمَاتَ هَلْ يُصَلَّى عَلَيْهِ وَهَلْ يُعْرَضُ عَلَى الصَّبِيِّ الْإِسْلَامُ

وَقَالَ الْحَسَنُ وَشُرَيْحٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَقَتَادَةُ إِذَا أَسْلَمَ أَحَدُهُمَا فَالْوَلَدُ مَعَ الْمُسْلِمِ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَعَ أُمِّهِ مِنَ الْمُسْتَضْعَفِينَ وَلَمْ يَكُنْ مَعَ أَبِيهِ عَلَى دِينِ قَوْمِهِ وَقَالَ الْإِسْلَامُ يَعْلُو وَلَا يُعْلٰى ٭

جب بچہ اسلام قبول کرے اور فوت ہو جائے تو کیا اُس پر نماز پڑھی جائے گی اور بچے پر اسلام پیش کیا جائے؟

حسن بصری اور شریح اور ابراہیم اور قتادہ نے فرمایا کہ جب والدین میں سے ایک مسلمان ہو جائے تو لڑکا مسلمان کے ساتھ ہوگا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی والدۂ ماجدہ کے ساتھ کمزور مسلمانوں میں تھے اور اپنے والد کے ساتھ اپنی قوم کے دین پر نہیں تھے اور فرمایا کہ اسلام سربلند رہتا ہے اور سرنگوں نہیں ہوتا۔

www.alahazratnetwork.org

١٢٦٥ - حدثنا عبدان أخبرنا عبد الله عن يونس عن الزهري قال أخبرني سالم بن عبد الله أن ابن عمر رضي الله عنهما أخبره أن عمر انطلق مع النبي صلى الله عليه وسلم في رهط قبل ابن صياد حتى وجدوه يلعب مع الصبيان عند أطم بني مغالة وقد قارب ابن صياد الحلم فلم يشعر حتى ضرب النبي صلى الله عليه وسلم بيده ثم قال لابن صياد تشهد أني رسول الله فنظر إليه ابن صياد فقال أشهد أنك رسول الأميين فقال ابن صياد للنبي صلى الله عليه وسلم أتشهد أني رسول الله فرفضه وقال آمنت بالله وبرسله فقال له ماذا ترى قال ابن صياد يأتيني كاذب وصادق فقال النبي صلى الله عليه وسلم خلط عليك الأمر ثم قال له النبي صلى الله عليه وسلم إني قد خبأت لك خبيئا فقال ابن صياد هو الدخ فقال اخسأ فلن تعدو قدرك فقال عمر رضي الله عنه دعني يا رسول الله أضرب عنقه فقال النبي صلى الله عليه وسلم إن يكنه فلن تسلط عليه وإن لم يكنه فلا خير لك في قتله. وقال سالم سمعت ابن عمر رضي الله عنهما يقول انطلق بعد ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبي بن كعب إلى النخل التي فيها ابن صياد وهو يختل أن يسمع من ابن صياد شيئا قبل أن يراه ابن صياد فرآه النبي صلى الله عليه وسلم وهو مضطجع يعني في قطيفة له فيها رمزة أو زمرة فرأت أم ابن صياد رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يتقي بجذوع النخل فقالت لابن صياد يا صاف وهو اسم ابن صياد هذا محمد صلى الله عليه وسلم فثار ابن صياد فقال النبي صلى الله عليه وسلم لو تركته بين وقال شعيب في حديثه فرفصه رمرمة أو زمزمة وقال عقيل رمرمة وقال معمر رمزة.

١٢٦٦ - حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد و

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ دوسرے حضرات کی معیت میں ابن صیاد کی طرف گئے یہاں تک کہ اُسے بنی مغالہ کے ٹیلوں میں بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوا پایا اور ابن صیاد یعنی بلوغ کے قریب تھا۔ اُسے پتہ نہ چلا یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس پر ہاتھ مارا۔ پھر ابن صیاد سے فرمایا۔ کیا تُو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں! ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھ کر کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اُمیوں کے رسول ہیں۔ ابن صیاد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا۔ کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں! آپ نے اُسے چھوڑ دیا اور فرمایا۔ میں اللہ پر اور اُس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں اور اس سے فرمایا۔ تُو کیا دیکھتا ہے! اُس نے کہا کہ میرے پاس جھوٹا اور سچا آتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا کام مخلوط ہو گیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا۔ میں نے تیرے لیے دل میں ایک بات چھپائی ہے۔ ابن صیاد نے کہا کہ وہ اَلدُّخ ہے۔ فرمایا۔ پرے جا تُو اپنی بساط سے بڑھ نہیں سکتا۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجیے کہ اس کی گردن اُڑا دوں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ وہی ہے تو تم اس پر قابو نہیں پا سکتے اور اگر وہ نہیں تو اس کو قتل کرنے میں تمہارے لیے کوئی بھلائی نہیں —— سالم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت اُبی بن کعب اُس باغ میں گئے جس میں ابن صیاد رہتا تھا۔ آپ کا ارادہ یہ تھا کہ ابن صیاد کی کوئی بات سُنیں اس سے پہلے کہ ابن صیاد آپ کو دیکھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا کہ وہ چادر اوڑھ کر لیٹا ہوا گنگنا رہا ہے۔ ابن صیاد کی ماں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو درخت کی آڑ میں چھپے ہوئے دیکھ لیا اور ابن صیاد سے کہا۔ اے صاف یا ابن صیاد کا نام ہے یہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ ابن صیاد اُٹھ بیٹھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ رہنے دیتی تو کچھ بھید کھلتا۔ شعیب نے اپنی حدیث میں فَرَفَصَهُ رَمْرَمَةٌ اَوْ زَمْزَمَةٌ کہا جبکہ عُقَیل نے رَمْرَمَةٌ اور معمر نے رَمْزَةٌ کہا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی

www.alahazratnetwork.org

هو ابن زيد عن ثابت عن انس رضي الله عنه قال كان غلام يهودي يخدم النبي صلى الله عليه وسلم فمرض فاتاه النبي صلى الله عليه وسلم يعوده فقعد عند راسه فقال له اسلم فنظر الى ابيه وهو عنده فقال له اطع ابا القاسم صلى الله عليه وسلم فاسلم فخرج النبي صلى الله عليه وسلم وهو يقول الحمد لله الذي انقذه من النار ٭

لڑکا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہُوا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور اُس کے سر کے پاس بیٹھ کر اُس سے فرمایا۔ اسلام قبول کرلے۔ اُس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اُس کے پاس تھا اور اُس سے کہا۔ ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بات مان لو۔ وہ مسلمان ہوگیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ فرماتے ہوئے باہر تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے اسے جہنم سے بچا دیا۔

۱۲۶۷ ـ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان قال قال عبيد الله سمعت ابن عباس رضي الله عنهما يقول كنت انا وامي من المستضعفين انا من الولدان وامي من النساء ٭

عبید اللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا۔ میں اور میری والدہ ماجدہ کمزور مسلمانوں میں شمار تھے، میں لڑکوں میں سے اور والدہ محترمہ عورتوں میں سے

۱۲۶۸ ـ حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب قال ابن شهاب يصلى على كل مولود متوفى وان كان لغية من اجل انه ولد على فطرة الاسلام يدعي ابواه الاسلام او ابوه خاصة وان كانت امه على غير الاسلام اذا استهل صارخا صلي عليه ولا يصلى على من لا يستهل من اجل انه سقط فان ابا هريرة رضي الله عنه كان يحدث قال النبي صلى الله عليه وسلم ما من مولود الا يولد على الفطرة فابواه يهودانه او ينصرانه او يمجسانه كما تنتج البهيمة بهيمة جمعاء هل تحسون فيها من جدعاء ثم يقول ابو هريرة رضي الله عنه فطرة الله التي فطر الناس عليها الاية ٭

ابن شہاب سے روایت ہے کہ وہ ہر فوت ہونے والے بچے پر نماز پڑھتے خواہ وہ زانیہ ہی کا ہوتا کیونکہ ہر بچہ فطرتِ اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔ اگر اُس کے والدین یا صرف والد اسلام کا مدعی ہو تو اگرچہ اُس کی ماں اسلام کے سوا کسی دین پر ہو تو جو پیدا ہو کر چلایا اُس پر نماز پڑھی جائے گی اور جو نہ چلایا اُس پر نہیں پڑھی جائے گی کیونکہ وہ ساقط ہُوا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث بیان کیا کرتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی پیدا ہونے والا نہیں مگر فطرت پر پیدا ہوتا ہے لیکن اُس کے والدین اُسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں جیسے ہر مویشی صحیح سالم پیدا ہوتا ہے۔ کیا تم اُن میں سے کسی کو کان کٹا ہُوا دیکھتے ہو؟ پھر حضرت ابوہریرہ فرماتے۔ اللہ کی فطرت وہی ہے جس پر لوگوں کو پیدا کیا (۳۰ ؛ ۳۵)

۱۲۶۹ ـ حدثنا عبدان اخبرنا عبد الله اخبرنا يونس عن الزهري اخبرني ابو سلمة بن عبد الرحمن ان ابا هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مولود الا يولد على الفطرة فابواه يهودانه او ينصرانه او يمجسانه كما تنتج البهيمة بهيمة هل تحسون فيها من جدعاء ثم يقول ابو هريرة رضي الله عنه فطرة الله التي فطر الناس عليها لا تبديل لخلق

ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی پیدا ہونے والا نہیں مگر وہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ اُس کے والدین اُسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں۔ جیسے کوئی مویشی بچہ جنتا ہے تو کیا تم اُن میں سے کسی کو کان کٹا دیکھتے ہو؟ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے۔ اللہ کی فطرت وہی ہے جس پر لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کے پیدا کرنے میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔ یہ مضبوط اصول ہے (۳۰:۳۵)

www.alahazratnetwork.org

اللہ ذٰلک الدین القیم۔

باب ۸۶۳ اذا قال المشرک عند الموت لا الٰہ الا اللہ۔

۱۲۷ـ حدثنا اسحاق اخبرنا یعقوب بن ابراہیم قال حدثنی ابی عن صالح عن ابن شہاب قال اخبرنی سعید بن المسیب عن ابیہ انہ اخبرہ انہ لما حضرت ابا طالب الوفاۃ جاءہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجد عندہ ابا جہل بن ہشام وعبد اللہ بن ابی امیۃ بن المغیرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی طالب یا عم قل لا الٰہ الا اللہ کلمۃ اشہد لک بہا عند اللہ فقال ابو جہل وعبد اللہ بن ابی امیۃ یا ابا طالب اترغب عن ملۃ عبد المطلب فلم یزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعرضہا علیہ ویعودان بتلک المقالۃ حتی قال ابو طالب اٰخر ما کلمہم ہو علی ملۃ عبد المطلب وابی ان یقول لا الٰہ الا اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما واللہ لاستغفرن لک ما لم انہ عنک فانزل اللہ تعالٰی فیہ ما کان للنبی الاٰیۃ۔

باب ۸۶۴ الجرید علی القبر

واوصی بریدۃ الاسلمی ان یجعل فی قبرہ جریدان ورای ابن عمر رضی اللہ عنہما فسطاطا علی قبر عبد الرحمٰن فقال انزعہ یا غلام فانما یظلہ عملہ وقال خارجۃ بن زید رایتنی ونحن شبان فی زمن عثمان رضی اللہ عنہ وان اشدنا وثبۃ الذی یثب قبر عثمان بن مظعون حتی یجاوزہ وقال عثمان بن حکیم اخذ بیدی خارجۃ فاجلسنی علی قبر واخبرنی عن عمہ یزید بن ثابت قال انما کرہ ذٰلک لمن احدث علیہ وقال نافع کان ابن عمر رضی اللہ عنہما یجلس علی القبور۔

جب مشرک نے مرتے وقت کہا۔

سعید بن مسیب کو ان کے والد ماجد نے بتایا کہ جب ابوطالب کی وفات قریب آیا تو ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تشریف لے گئے۔ ان کے پاس ابوجہل بن ہشام اور عبد اللہ بن ابو امیہ بن مغیرہ کو پایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ابوطالب سے فرمایا۔ اے چچا! لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہیے میں اللہ کے پاس آپ کی گواہی دوں گا! ابوجہل اور عبد اللہ بن ابو امیہ نے کہا! اے ابوطالب! کیا آپ عبد المطلب کی ملت سے پھر جائیں گے! رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم برابر اسے ان پر پیش کرتے رہے اور وہ یہی بات کو دہراتے رہے یہاں تک کہ ابوطالب نے آخر میں کہا اور ان سے یہی کلام کیا کہ میں عبد المطلب کی ملت پر ہوں اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے سے انکار کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ لیکن خدا کی قسم میں برابر آپ کے لیے دعائے مغفرت کرتا رہوں گا جب تک کہ مجھے روک نہ دیا گیا۔ چنانچہ اللہ تعالٰی نے مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ والی آیت نازل فرمائی۔

قبر پر ٹہنی گاڑنا۔ حضرت بریدہ اسلمی نے وصیت کی کہ ان کی قبر پر دو ٹہنیاں نصب کی جائیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے حضرت عبد الرحمٰن کی قبر پر خیمہ دیکھ کر فرمایا۔ بیٹے! اسے اکھاڑ لو۔ ان پر ان کا عمل سایہ کرے گا۔ حضرت خارجہ بن زید نے فرمایا کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ کے زمانے میں دیکھا جب کہ میں نوجوان تھا کہ ہم میں سب سے زیادہ چھلانگ لگانے والا اس کو سمجھا جاتا جو حضرت عثمان بن مظعون کی قبر کو پھلانگ جاتا۔ عثمان بن حکیم نے کہا کہ حضرت خارجہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ایک قبر پر بٹھا دیا اور مجھے اپنے چچا جان یزید بن ثابت کے حوالے سے بتایا کہ اس پر پیشاب کرنا مکروہ سمجھا گیا ہے اور نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما قبروں پر بیٹھا کرتے تھے۔

www.alahazratnetwork.org

١٢٧١ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَرَّ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ أَخَذَ جَرِيْدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ فِيْ كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا فَقَالَ لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے جن کو عذاب دیا جا رہا تھا۔ فرمایا کہ ان کو عذاب دیا جا رہا ہے اور کبیرہ گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا۔ ایک پیشاب کی چھینٹوں سے احتیاط نہیں کرتا اور دوسرا چغلی کھایا کرتا تھا۔ پھر آپ نے ایک سبز ٹہنی لی اور اس کے دو حصے کیے۔ پھر ہر قبر پر ایک حصہ گاڑ دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ یہ کیوں کیا! فرمایا کہ شاید ان کے عذاب میں تخفیف رہے جب تک یہ سوکھ نہ جائیں۔

ف: نگاہِ مصطفیٰ کا یہ عالم ہے کہ ان دونوں شخصوں کو تو قبر میں عذاب ہو رہا تھا لیکن آپ نے اس کا مشاہدہ فرما لیا۔ حالانکہ یہ بات دوسرے انسانوں کو معلوم نہیں ہو سکتی۔ ورنہ حالات حضور کے دیکھنے کو دوسرے انسانوں کی طرح ماننا مقامِ مصطفیٰ سے بے خبری اور عظمتِ مصطفوی کے انکار پر مبنی ہوگی۔ آپ کے علم و مشاہدے کا تو یہ حال ہے کہ آپ کو یہ بھی معلوم ہو گیا کہ ان دونوں کو کن باتوں پر عذاب ہو رہا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ قبروں پر تر چیز ڈالی جائے تو وہ تسبیح بیان کرے گی اور مردے کے عذاب میں تسبیح کی برکت سے تخفیف کی امید ہے۔ اسی لیے بزرگوں کی قبروں پر پھول ڈالے جاتے ہیں۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ ۔

بَابٌ ٨٦٥ مَوْعِظَةِ الْمُحَدِّثِ عِنْدَ الْقَبْرِ

وَقُعُوْدِ أَصْحَابِهِ حَوْلَهُ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْأَجْدَاثِ الْأَجْدَاثُ الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ أُثِيْرَتْ بَعْثَرْتُ حَوْضِيْ أَيْ جَعَلْتُ أَسْفَلَهُ أَعْلَاهُ الْإِيْفَاضُ الْإِسْرَاعُ وَقَرَأَ الْأَعْمَشُ إِلٰى نَصْبٍ إِلٰى شَيْءٍ مَنْصُوْبٍ يَسْتَبِقُوْنَ إِلَيْهِ وَالنُّصْبُ وَاحِدٌ وَالنَّصْبُ مَصْدَرٌ يَوْمُ الْخُرُوْجِ مِنَ الْقُبُوْرِ يَنْسِلُوْنَ يَخْرُجُوْنَ ۔

عالم کا قبر کے پاس نصیحت کرنا اور اس کے ساتھیوں کا اس کے ارد گرد بیٹھ جانا۔ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سے مراد قبروں سے نکل کھڑا ہونا ہے۔ بُعْثِرَتْ ابھاری جائیں گی بَعْثَرْتُ حَوْضِيْ یعنی میں نے اس کے نچلے حصے کو اوپر کر دیا۔ اَلْإِيْفَاضُ تیز دوڑنا۔ اعمش نے إِلٰى نُصُبٍ سے مراد إِلٰى شَيْءٍ مَنْصُوْبٍ بتایا یعنی بلندی کی طرف سبقت کریں گے النُّصْبُ سے واحد اور النَّصْبُ مصدر ہے۔ قبروں سے نکلنے کا دن۔ يَنْسِلُوْنَ نکل پڑیں گے

١٢٧٢ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِيْ جَنَازَةٍ فِيْ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ فَأَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ فَنَكَّسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ إِلَّا كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَإِلَّا قَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً أَوْ سَعِيْدَةً فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ فَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيْرُ إِلٰى عَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ

ابو عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم بقیع غرقد میں ایک جنازے کے ساتھ تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ آپ بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے گرد بیٹھ گئے۔ آپ کے پاس ایک چھڑی تھی تو چھڑی کو زمین پر مارتے رہے پھر فرمایا، تم میں سے کوئی ذی روح ایسا نہیں کہ اس کا ٹھکانا جنت یا جہنم میں لکھ نہ دیا گیا اور یہ بھی لکھ دیا گیا ہے کہ وہ شقی ہے یا سعید۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ ہم اپنے لکھے ہوئے پر بھروسہ نہ کر لیں اور عمل نہ چھوڑ دیں! پس جو ہم میں سے سعادت مندوں جیسے کام کرے گا اور جو ہم میں سے بد بخت ہوگا وہ بد بختوں جیسے کام کرے گا۔ فرمایا کہ سعادت مندوں کے لیے سعادت

www.alahazratnetwork.org

وأما من كان منا من أهل الشقاوة فسيصير إلى عمل أهل الشقاوة قال أما أهل السعادة فييسرون لعمل السعادة وأما أهل الشقاوة فييسرون لعمل الشقاوة ثم قرأ فأما من أعطى واتقى الآية ۔

باب ۸۶۶ ما جاء في قاتل النفس ۔

۱۲۷۳۔ حدثنا مسدد حدثنا يزيد بن زريع حدثنا خالد عن أبي قلابة عن ثابت بن الضحاك رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من حلف بملة غير الإسلام كاذبا متعمدا فهو كما قال ومن قتل نفسه بحديدة عذب به في نار جهنم وقال حجاج بن منهال حدثنا جرير بن حازم عن الحسن حدثنا جندب رضي الله عنه في هذا المسجد فما نسينا وما نخاف أن يكذب جندب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كان برجل جراح قتل نفسه فقال الله بدرني عبدي بنفسه حرمت عليه الجنة ۔

۱۲۷۴۔ حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب حدثنا أبو الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم الذي يخنق نفسه يخنقها في النار والذي يطعنها يطعنها في النار ۔

باب ۸۶۷ ما يكره من الصلوة على المنافقين والاستغفار للمشركين رواه ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم ۔

۱۲۷۵۔ حدثنا يحيى بن بكير حدثني الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس عن عمر بن الخطاب رضي الله عنهما أنه قال لما مات عبد الله بن أبي ابن سلول دعي له رسول الله صلى الله عليه وسلم ليصلي عليه فلما قام رسول الله صلى الله عليه وسلم وثبت إليه فقلت يا رسول الله أتصلي على

کے کام آسان کر دئے جاتے ہیں اور بدبختوں کے لیے بدبختی والے عمل آسان کر دئے جاتے ہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی، جس نے دیا اور ڈرا (۹۲: ۵)۔

خودکشی کرنے والے کا حکم

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے اسلام کے سوا کسی اور دین کی جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائی، وہ اُسی طرح ہے جو اُس نے کہا۔ جس نے خود کو کسی ہتھیار سے قتل کیا وہ جہنم میں اسی کے ساتھ عذاب دیا جائے گا ــــــ حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت جُندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مسجد میں ہم سے حدیث بیان کی، پس ہم بھولے نہیں اور نہ ہمیں یہ ڈر ہے حضرت جُندب کبھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منسوب کرکے جھوٹ بولیں گے۔ فرمایا کہ ایک زخمی آدمی نے خود کو قتل کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے نے خود ہی جان دے دی تو میں نے اس پر جنت حرام کر دی۔

ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اپنا گلا گھونٹا وہ جہنم میں گلا گھونٹتا رہے گا اور جس نے خود کو نیزہ مارا وہ جہنم میں نیزہ مارتا رہے گا۔

منافقوں پر نماز پڑھنے اور مشرکوں کے لیے دعائے مغفرت کرنے کی کراہت

اِسے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، جب عبداللہ بن اُبی بن سلول فوت ہوا تو اُس پر نماز پڑھنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بُلایا گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو میں حاضرِ بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! کیا آپ ابنِ اُبی پر نماز پڑھیں گے حالانکہ اُس نے فلاں روز یہ بات اور فلاں روز یہ بات کہی تھی، جنہیں میں گنتا رہا۔ رسول اللہ صلی اللہ

ابْنِ اُبَیٍّ وَقَدْ قَالَ یَوْمَ کَذَا کَذَا وَکَذَا کَذَا اَعُدُّ عَلَیْهِ
قَوْلَهٗ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ
اَخِّرْ عَنِّیْ یَا عُمَرُ فَلَمَّا اَکْثَرْتُ عَلَیْهِ قَالَ اِنِّیْ خُیِّرْتُ
فَاخْتَرْتُ لَوْ اَعْلَمُ اَنِّیْ اِنْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِیْنَ یُغْفَرْ لَهٗ
لَزِدْتُ عَلَیْهَا قَالَ فَصَلّٰى عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ یَمْکُثْ اِلَّا یَسِیْرًا حَتّٰى نَزَلَتِ
الْاٰیَتَانِ مِنْ بَرَآءَةٍ وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ
اَبَدًا اِلٰى وَهُمْ فٰسِقُوْنَ قَالَ فَعَجِبْتُ بَعْدُ مِنْ جُرْاَتِیْ
عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَئِذٍ وَاللّٰهُ وَ
رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ۔

بَابُ ۸۶۸ ثَنَآءِ النَّاسِ عَلَى الْمَیِّتِ

۱۲۷۶۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ
ابْنُ صُهَیْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ
مَرُّوْا بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوْا عَلَیْهَا خَیْرًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوْا بِاُخْرٰى فَاَثْنَوْا عَلَیْهَا شَرًّا
فَقَالَ وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا
وَجَبَتْ قَالَ هٰذَا اَثْنَیْتُمْ عَلَیْهِ خَیْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ
وَهٰذَا اَثْنَیْتُمْ عَلَیْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ اَنْتُمْ شُهَدَآءُ
اللّٰهِ عَلَى الْاَرْضِ۔

۱۲۷۷۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ اَبِی
الْفُرَاتِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ قَالَ:
قَدِمْتُ الْمَدِیْنَةَ وَقَدْ وَقَعَ بِهَا مَرَضٌ فَجَلَسْتُ اِلٰى عُمَرَ
بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَمَرَّتْ بِهِمْ جَنَازَةٌ فَاُثْنِیَ
عَلٰى صَاحِبِهَا خَیْرًا فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَجَبَتْ ثُمَّ
مُرَّ بِاُخْرٰى فَاُثْنِیَ عَلٰى صَاحِبِهَا خَیْرًا فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ
عَنْهُ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِالثَّالِثَةِ فَاُثْنِیَ عَلٰى صَاحِبِهَا شَرًّا فَقَالَ
وَجَبَتْ فَقَالَ اَبُو الْاَسْوَدِ فَقُلْتُ مَا وَجَبَتْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ
قَالَ قُلْتُ کَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا مُسْلِمٍ
شَهِدَ لَهٗ اَرْبَعَةٌ بِخَیْرٍ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ فَقُلْنَا وَثَلٰثَةٌ

تعالیٰ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور فرمایا: اے عمر! پیچھے ہٹ جاؤ۔
جب میں نے اصرار کیا تو فرمایا کہ مجھے اختیار دیا گیا ہے لہٰذا میں نے یہی
اختیار کیا اگر وہ ستر سے زیادہ دفعہ دعا کرنے پر بخشا جائے تو میں زیادہ
دفعہ دعا کروں۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس
پر نماز پڑھی۔ جب واپس لوٹے تو تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ سورۂ براءت
کی دو آیتیں نازل ہو گئیں کہ ان میں سے کسی پر نماز نہ پڑھو خواہ کبھی مرے سے
فاسقون تک۔ اس روز میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
بارگاہ میں جو جرأت کی بعد میں مجھے اس پر تعجب ہوا۔ اس راز کو اللہ اور
اس کا رسول ہی بہتر جانتے تھے۔

لوگوں کا میت کی تعریف کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک
جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی اچھی تعریف کی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا: واجب ہو گئی۔ پھر دوسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کا برائی
کے ساتھ ذکر کیا۔ فرمایا کہ واجب ہو گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض
گزار ہوئے کہ کیا چیز واجب ہو گئی؟ فرمایا کہ تم نے اس کا بھلائی کے
ساتھ ذکر کیا تو اس کے لیے جنت واجب ہو گئی اور اس کا برائی کے
ساتھ ذکر کیا تو اس کے لیے جہنم واجب ہو گئی کیونکہ تم زمین میں اللہ تعالیٰ
کے گواہ ہو۔

عبداللہ بن بریدہ سے روایت ہے کہ ابوالاسود نے فرمایا: میں
مدینہ منورہ حاضر ہوا تو وہاں ایک بیماری پھیلی ہوئی تھی۔ میں حضرت عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھ گیا۔ وہاں سے ایک جنازہ گزرا تو لوگوں
نے اس کا بھلائی کے ساتھ ذکر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:
واجب ہو گئی۔ پھر دوسرا گزرا تو اس کا بھی بھلائی کے ساتھ ذکر کیا۔ حضرت عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: واجب ہو گئی۔ پھر تیسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے
اس سے شخص کا ذکر برائی کے ساتھ کیا۔ فرمایا کہ واجب ہو گئی۔ چنانچہ
ابوالاسود کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا: یا امیر المومنین! کیا چیز واجب
ہو گئی۔ فرمایا کہ میں وہی کہتا ہوں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:
جس مسلمان کے بھلے ہونے کی چار آدمی گواہی دیں تو اسے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل

www.alahazratnetwork.org

قَالَ وَثَلَاثَةٌ فَقُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ ٭

بَاب ۸۶۹ مَا جَاءَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُوا أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوا أَنْفُسَكُمُ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ الْهُونُ هُوَ الْهَوَانُ وَالْهَوْنُ الرِّفْقُ وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ سَنُعَذِّبُهُمْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَى عَذَابٍ عَظِيمٍ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَحَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ سُوءُ الْعَذَابِ النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ ٭

۱۲۷۸ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقْعِدَ الْمُؤْمِنُ فِي قَبْرِهِ أُتِيَ ثُمَّ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ ٭

۱۲۷۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ الْقَلِيبِ فَقَالَ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَقِيلَ لَهُ تَدْعُو أَمْوَاتًا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لَا يُجِيبُونَ ٭

۱۲۸۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا وَزَادَ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ ٭

۱۲۸۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ

کرے گا۔ ہم عرض گزار ہوئے، اور تین؟ فرمایا کہ تین بھی۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ دو؟ فرمایا کہ دو بھی۔ پھر ہم نے ایک کے متعلق نہیں پوچھا۔

عذابِ قبر کے متعلق روایتیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔ جب ظالم موت کے شکنجے میں ہوں گے اور فرشتوں نے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہوں گے، اپنی جانوں کو نکالو۔ آج تمہیں ذلت آمیز عذاب دیا جائے گا۔ اَلْھُوْنُ وہی اَلْھَوَانُ ہے اور اَلْھَوْنُ یعنی نرمی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔ ہم انہیں دو دفعہ عذاب دیں گے۔ پھر بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ نیز ارشادِ ربانی ہے:۔ اور فرعون کے ساتھیوں کو برا عذاب ملے گا۔ صبح و شام اُن پر جہنم پیش کی جاتی ہے اور جس روز قیامت قائم ہو تو فرعون کے ساتھیوں کو سخت عذاب میں داخل کرنا۔

حفص بن عمر، شعبہ، علقمہ بن مرثد، سعد بن عبیدہ، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مومن کو اُس کی قبر میں بٹھایا جاتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے۔ پھر گواہی دیتا ہے کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہیں۔ اسی کے متعلق ارشادِ ربانی ہے:۔ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو مضبوط بات پر قائم رکھتا ہے (۱۴ : ۲۷)

علی بن عبیداللہ، یعقوب بن ابراہیم، ان کے والد ماجد، صالح، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتلاتے ہوئے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گڑھے والے کفار کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا۔ **جو تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا تم نے** اُسے سچا پایا؟ عرض کی گئی کہ آپ مُردوں کو پکارتے ہیں؟ فرمایا کہ تم ان سے زیادہ نہیں سنتے لیکن وہ جواب نہیں دے سکتے۔

محمد بن بشار، غندر سے روایت ہے کہ شعبہ نے ہم سے یہی حدیث بیان کی اور یہ بھی فرمایا کہ آیت یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ عذابِ قبر کے بارے میں نازل فرمائی گئی تھی۔

عبداللہ بن محمد، سفیان، ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک وہ (کفار) اب جانتے ہیں کہ میں جو

www.alahazratnetwork.org

ليعلمون الآن أن ما كنت أقول حق وقد قال الله تعالى
إنك لا تسمع الموتى ۔

کہتا تھا وہ سچ ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: تم مردہ دلوں کو نہیں سنا سکتے (۲۷ : ۸۰) ۔

۱۲۸۲ ۔ حدثنا عبدان أخبرني أبي عن شعبة سمعت الأشعث عن أبيه عن مسروق عن عائشة رضي الله عنها أن يهودية دخلت عليها فذكرت عذاب القبر فقالت لها أعاذك الله من عذاب القبر فسألت عائشة رسول الله صلى الله عليه وسلم عن عذاب القبر فقال نعم عذاب القبر قالت عائشة رضي الله عنها فما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد صلى صلاة إلا تعوذ من عذاب القبر ۔

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عورت ان کے پاس آئی اور عذاب قبر کا ذکر کیا اور ان سے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عذاب قبر سے بچائے ۔ حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عذاب قبر کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ ان کے لیے عذاب قبر ہے ۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اس کے بعد میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر عذاب قبر سے پناہ مانگتے ۔

۱۲۸۳ ۔ حدثنا يحيى بن سليمان حدثنا ابن وهب قال أخبرني يونس عن ابن شهاب أخبرني عروة بن الزبير أنه سمع أسماء بنت أبي بكر رضي الله عنهما تقول قام رسول الله صلى الله عليه وسلم خطيبا فذكر فتنة القبر التي يفتتن فيها المرء فلما ذكر ذلك ضج المسلمون ضجة زاد غندر عذاب القبر ۔

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ فرماتی تھیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو قبر کی آزمائش کا ذکر کیا کہ اس میں آدمی کو آزمایا جائے گا جب آپ نے اس کا ذکر فرمایا تو مسلمان چیخنے لگے ۔ غندر نے کہا کہ عذاب قبر کا ۔

۱۲۸۴ ۔ حدثنا عياش بن الوليد حدثنا عبد الأعلى حدثنا سعيد عن قتادة عن أنس بن مالك رضي الله عنه أنه حدثهم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن العبد إذا وضع في قبره وتولى عنه أصحابه وإنه ليسمع قرع نعالهم أتاه ملكان فيقعدانه فيقولان ما كنت تقول في هذا الرجل لمحمد صلى الله عليه وسلم فأما المؤمن فيقول أشهد أنه عبد الله ورسوله فيقال له انظر إلى مقعدك من النار قد أبدلك الله به مقعدا من الجنة فيراهما جميعا ، قال قتادة وذكر لنا أنه يفسح في قبره ثم رجع إلى حديث أنس قال ، وأما المنافق والكافر فيقال له ما كنت تقول في هذا الرجل فيقول لا أدري كنت أقول ما يقول الناس فيقال لا دريت ولا تليت ويضرب بمطارق من حديد ضربة

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ، بندے کو جب اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی لوٹتے ہیں اور وہ ان کے جوتوں کی آہٹ سن رہا ہوتا ہے تو اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے بٹھا کر کہتے ہیں ، تو اس شخص کے متعلق کیا کہا کرتا تھا یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق ، اگر مومن ہو تو کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں ، اس سے کہا جائے گا کہ جہنم میں اپنے ٹھکانے کی طرف دیکھ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے تجھے جنت میں ٹھکانا دے دیا ہے ۔ پس دونوں کو دیکھتا ہے ۔ قتادہ نے ہم سے ذکر کیا کہ اس کی قبر وسیع کر دی جاتی ہے ۔ پھر حدیث انس کی طرف لوٹتے ہوئے فرمایا اگر منافق یا کافر ہو تو اس سے کہا جاتا ہے ، تو اس شخص کے متعلق کیا کہا کرتا تھا ؟ وہ کہتا ہے کہ مجھے تو معلوم نہیں ، میں وہی کہتا جو لوگ کہتے تھے ۔ اس سے کہا جاتا ہے ، تو نے نہ جانا اور نہ سمجھا ۔ اسے لوہے کے گرز سے مارا جاتا ہے تو وہ

www.alahazratnetwork.org

فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ ۔

چیختا چلاتا ہے جس کو سب قریب والے سُنتے ہیں سوائے جنوں اور انسانوں کے

بَابُ ٨٧ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

عذابِ قبر سے پناہ مانگنا

١٢٨٥ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْنُ ابْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ، خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُودُ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا ، وَقَالَ النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَوْنٌ سَمِعْتُ أَبِي سَمِعْتُ الْبَرَاءَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

محمد بن مثنی، یحییٰ، شعبہ، عون بن ابو جُحیفہ، ان کے والدِ ماجد حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور سورج غروب ہو چکا تھا۔ آپ نے ایک آواز سُنی تو فرمایا ، یہودی کو اس کی قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے — نضر، شعبہ، عون، ان کے والدِ ماجد حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

١٢٨٦ ۔ حَدَّثَنَا مُعَلًّى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِي ابْنَةُ خَالِدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ۔

معلّی، وہیب، موسیٰ بن عقبہ، حضرت بنتِ خالد بن سعید العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا کہ آپ عذابِ قبر سے پناہ مانگ رہے تھے۔

١٢٨٧ ۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ۔

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعا مانگا کرتے ۔ اے اللہ! میں عذابِ قبر سے تیری پناہ لیتا ہوں اور جہنم کے عذاب سے اور زندگی و موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے سے۔

بَابُ ٨٧ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْغِيبَةِ وَالْبَوْلِ

غیبت اور پیشاب کے باعث عذابِ قبر ہونا

١٢٨٨ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ مِنْ كَبِيرٍ ثُمَّ قَالَ بَلَى أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَسْعَى بِالنَّمِيمَةِ وَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ قَالَ ثُمَّ أَخَذَ عُودًا رَطْبًا فَكَسَرَهُ بِاثْنَتَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى قَبْرٍ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے۔ فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور یہ کبیرہ گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیے جا رہے ، پھر فرمایا ، بلکہ ان میں سے ایک چغلی کھایا کرتا تھا اور دوسرا پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا۔ پھر آپ نے ایک سبز ٹہنی توڑی اور اُس کے دو حصے کیے ، پھر ہر قبر پر ایک حصہ گاڑ دیا۔ پھر فرمایا کہ جب تک یہ خشک نہیں ہوں گی شاید ان کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے۔

بَابُ ٨٧٢ الْمَيِّتِ يُعْرَضُ عَلَيْهِ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ ؁

۱۲۸۹ ـ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَيُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ؁

میت کو صبح و شام اُس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے جب کوئی مر جائے تو صبح و شام اُس کو اُس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے، خواہ وہ اہلِ جنت سے ہو یا اہلِ جہنم سے اور اُس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانا ہے یہاں تک کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تجھے اُٹھائے گا۔

بَابُ ٨٧٣ كَلَامِ الْمَيِّتِ عَلَى الْجَنَازَةِ ؁

۱۲۹۰ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِيْ وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا اَيْنَ يَذْهَبُوْنَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهَا الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ ؁

میت کا چارپائی پر کلام کرنا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب جنازہ تیار کر کے رکھ دیا جاتا ہے اور لوگ اُسے اپنی گردنوں پر اُٹھا لیتے ہیں تو اگر وہ نیک ہے تو کہتا ہے، جلدی سے چلو جلدی سے چلو اور اگر نیک نہیں تو کہتا ہے، ہائے افسوس! کہاں سے جا رہے ہو، اُس کی آواز کو انسانوں کے سوا ہر چیز سنتی ہے۔ اگر انسان سُن لے تو بے ہوش ہو جائے۔

بَابُ ٨٧٤ مَا قِيْلَ فِيْ اَوْلَادِ الْمُسْلِمِيْنَ

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ لَهٗ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ كَانَ لَهٗ

مسلمانوں کی اولاد کا حکم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جس کے تین بچے فوت ہو جائیں جو سن بلوغ کو نہ پہنچے ہوں تو وہ اُس کے لیے جہنم سے آڑ ہوں گے یا وہ جنت میں داخل ہو گا۔

۱۲۹۱ ـ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ النَّاسِ مُسْلِمٌ يَمُوْتُ لَهٗ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِيَّاهُمْ

عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگوں میں سے جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں جو سن بلوغ کو نہ پہنچے ہوں تو اُن کے باعث اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحمت سے اُسے جنت میں داخل فرمائے گا۔

۱۲۹۲ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهٗ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَهٗ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ ؁

عدی بن ثابت نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ جب حضرت ابراہیم (حضور کے صاحبزادے) فوت ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت میں اُس کی ایک دودھ پلانے والی ہے۔

www.alahazratnetwork.org

پارہ — ۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۸۷۵ ما قیل فی اولاد المشرکین۔

۱۲۹۳ - حدثنا حبان بن موسیٰ قال اخبرنا عبد اللہ قال اخبرنا شعبۃ عن ابی بشر عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اولاد المشرکین فقال اللہ اذ خلقہم اعلم بما کانوا عاملین۔

۱۲۹۴ - حدثنا ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزھری قال اخبرنی عطاء بن یزید اللیثی انہ سمع ابا ھریرۃ یقول سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ذراری المشرکین فقال اللہ اعلم بما کانوا عاملین۔

۱۲۹۵ - حدثنا آدم قال حدثنا ابن ابی ذئب عن الزھری عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمٰن عن ابی ھریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل مولود یولد علی الفطرۃ فابواہ یھودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ کمثل البھیمۃ تنتج البھیمۃ ھل تری فیھا جدعاء۔

باب ۸۷۶

۱۲۹۶ - حدثنا موسیٰ بن اسمعیل قال حدثنا جریر ھو ابن حازم قال حدثنا ابو رجاء عن سمرۃ بن جندب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی صلوۃ اقبل علینا بوجھہ فقال من رای منکم اللیلۃ رؤیا قال فان رای احد قصھا فیقول ما شاء اللہ فسالنا یوما فقال ھل رای منکم احد رؤیا قلنا لا قال لکنی رایت اللیلۃ رجلین اتیانی فاخذا بیدی فاخرجانی الی الارض مقدسۃ فاذا رجل جالس ورجل قائم بیدہ قال بعض اصحابنا

مشرکوں کی اولاد کا حکم

حبان بن موسیٰ، عبد اللہ، شعبہ، ابو بشر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشرکوں کی اولاد کے متعلق فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں پیدا کیا اور وہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا کرنے والے تھے۔

ابو الیمان، شعیب، زہری، عطاء بن یزید لیثی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرکین کے بچوں کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا، جو وہ کرنے والے تھے اسے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر پیدا ہونے والا فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ پس اس کے والدین اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ جیسے جانور کہ جب وہ پیدا ہوتا ہے تو کیا تم کسی کے کن کٹا دیکھتے ہو!

بعض گناہوں کی سزا

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے تو چہرہ انور ہماری طرف کر کے فرماتے، تم میں سے آج رات کسی نے خواب دیکھا ہے؟ اگر دیکھا ہو تو بیان کرے۔ پس جو اللہ چاہتا وہ کہہ دیتے۔ ایک روز آپ نے ہم سے پوچھا کیا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے۔ ہم عرض گزار ہوئے نہیں۔ فرمایا تو آج رات میں نے دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے ارض مقدس کی طرف لے گئے۔ وہاں ایک آدمی بیٹھا اور ایک کھڑا تھا۔ ہمارے بعض ساتھیوں نے موسیٰ سے روایت کی کہ

www.alahazratnetwork.org

عن موسى كلوب من حديد يدخله في شدقه حتى يبلغ
قفاه ثم يفعل بشدقه الآخر مثل ذلك ويلتئم شدقه
هذا فيعود فيصنع مثله قلت ما هذا قال انطلق
فانطلقنا حتى اتينا على رجل مضطجع على قفاه ورجل
قائم على رأسه بفهر او صخرة فيشدخ بها رأسه
فاذا ضربه تدهده الحجر فانطلق اليه ليأخذه
فلا يرجع الى هذا حتى يلتئم رأسه وعاد رأسه كما
هو فعاد اليه فضربه قلت من هذا قال انطلق فانطلقنا
الى ثقب مثل التنور اعلاه ضيق واسفله واسع يتوقد
تحته نار فاذا اقترب ارتفعوا حتى كادوا يخرجوا فاذا
خمدت رجعوا فيها وفيها رجال ونساء عراة فقلت
ما هذا قال انطلق فانطلقنا حتى اتينا على نهر من دم
فيه رجل قائم وعلى وسط النهر قال يزيد بن هارون و
وهب بن جرير عن جرير بن حازم وعلى شط النهر رجل بين
يديه حجارة فاقبل الرجل الذي في النهر فاذا اراد
ان يخرج رماه الرجل بحجر في فيه فرده حيث كان
فجعل كلما جاء ليخرج رمى في فيه بحجر فيرجع كما
كان فقلت ما هذا قال انطلق فانطلقنا حتى اتينا الى
روضة خضراء فيها شجرة عظيمة وفي اصلها شيخ
وصبيان واذا رجل قريب من الشجرة بين يديه
نار يوقدها فصعدا بي في الشجرة فادخلاني دارا
لم ار قط احسن وافضل منها فيها رجال شيوخ وشباب
ونساء وصبيان ثم اخرجاني منها فصعدا بي الى الشجرة
فادخلاني دارا هي احسن وافضل فيها شيوخ وشباب
قلت طوفتماني الليلة فاخبراني عما رأيت قالا نعم اما
الذي رأيته يشق شدقه فكذاب يحدث بالكذبة
فتحمل عنه حتى تبلغ الآفاق فيصنع به الى يوم القيامة
والذي رأيته يشدخ رأسه فرجل علمه الله القرآن فنام
عنه بالليل ولم يعمل فيه بالنهار يفعل به الى يوم

لوہے کا ایک ٹکڑا ہے جسے اُس کے جبڑے میں داخل کرتا ہے اور گُدی تک پہنچ جاتا ہے۔ اسی طرح دوسری طرف کرتا ہے اور پہلا جبڑا جڑ جاتا ہے۔ پھر دوبارہ اسی طرح کرتا ہے۔ میں نے کہا، یہ کیا ہے۔ کہا آگے چلیے۔ ہم آگے گئے تو ایک شخص کے پاس پہنچے جو چت لیٹا ہوا تھا اور ایک آدمی اس کے سر پر دستہ یا پتھر لیے کھڑا تھا جس سے اس کا سر پھوڑتا تھا۔ جب وہ مارتا تو پتھر لڑھک جاتا۔ وہ اُسے لینے جاتا تو واپس آنے سے پہلے اس کا سر درست ہو جاتا جیسا کہ پہلے تھا پھر اُسی طرح مارتا ہے۔ میں نے کہا، یہ کون ہے کہا کہ آگے چلیے تو ایک تنور جیسے گڑھے کے پاس پہنچے جو اوپر سے تنگ اور نیچے سے وسیع تھا۔ اس کے نیچے آگ بھڑک رہی تھی۔ جب اس میں جوش آتا تو لوگ نکلنے کے قریب ہو جاتے اور نرم پڑتی تو نیچے چلے جاتے۔ اس میں مرد و عورت سب ننگے تھے۔ میں نے کہا، یہ کیا ہے؟ کہا آگے چلیے۔ ہم آگے گئے یہاں تک کہ ایک خون کی نہر پر پہنچے جس کے درمیان میں ایک آدمی کھڑا تھا۔ یزید بن ہارون وہب بن جریر، جریر بن حازم نے کہا، نہر کے کنارے پر ایک آدمی تھا جس کے سامنے پتھر تھے۔ نہر والا آدمی جب آگے بڑھتا اور نکلنے کا ارادہ کرتا تو یہ آدمی اس کے منہ پر پتھر مار کر اُسے پہلی جگہ پر لوٹا دیتا۔ جب بھی وہ نکلنے کا ارادہ کرتا تو اسی طرح اس کے منہ پر پتھر مار کر اُسی جگہ لوٹا دیتا۔ میں نے کہا، یہ کیا ہے۔ دونوں نے کہا، چلیے ہم آگے چلے تو ایک سرسبز باغ میں پہنچے۔ اس میں ایک بہت بڑا درخت تھا جس کی جڑ میں ایک بوڑھا اور بچے تھے جبکہ ایک آدمی درخت کے قریب اپنے سامنے آگ جلا رہا تھا۔ دونوں مجھے لے کر ایک درخت پر چڑھ گئے اور مجھے ایک گھر میں لے گئے جو بڑا خوب صورت اور عمدہ تھا۔ جس میں بوڑھے اور جوان تھے۔ میں نے کہا کہ تم نے مجھے ساری رات پھرایا ہے لہٰذا مجھے بتاؤ جو میں نے دیکھا ہے۔ دونوں نے کہا، ہاں جس کو آپ نے دیکھا کہ اس کے جبڑے چیرے **جا رہے تھے وہ بہت جھوٹا ہے جھوٹی باتیں بناتا اور لوگ انہیں لے کر دنیا بھر میں پھیلاتے۔ اس کے ساتھ قیامت تک یہی ہوتا رہے گا۔ جس کو** آپ نے دیکھا کہ اس کا سر پھوڑا جا رہا ہے تو اس آدمی کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید سکھایا تو اس کے باوجود رات کو سو جاتا اور دن میں اس پر عمل نہ کرتا۔ اس کے ساتھ قیامت تک یہی ہوتا رہے گا اور جن کو آپ نے گڑھے میں دیکھا وہ زناکار تھے اور جس کو آپ نے نہر میں دیکھا سود خور تھا اور جس بوڑھے

الْقِيَامَةِ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي الثَّقْبِ فَهُمُ الزُّنَاةُ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّهَرِ اٰكِلُوا الرِّبٰوا وَالشَّيْخُ الَّذِي فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ إِبْرَاهِيمُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهُ فَأَوْلَادُ النَّاسِ وَالَّذِي يُوْقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ وَالدَّارُ الْأُولَى الَّتِي دَخَلْتَ دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِينَ وَأَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ وَأَنَا جِبْرَئِيلُ وَهٰذَا مِيكَائِيلُ فَارْفَعْ رَأْسَكَ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا فَوْقِي مِثْلُ السَّحَابِ قَالَا ذَاكَ مَنْزِلُكَ فَقُلْتُ دَعَانِي أَدْخُلْ مَنْزِلِي قَالَا إِنَّهُ بَقِيَ لَكَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَلَوِ اسْتَكْمَلْتَ أَتَيْتَ مَنْزِلَكَ۔

باب ۸۷۷ مَوْتِ يَوْمِ الْإِثْنَيْنِ۔

۱۲۸۷۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ فِي كَمْ كَفَّنْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فِي ثَلٰثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ وَقَالَ لَهَا فِي أَيِّ يَوْمٍ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ قَالَ فَأَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالَتْ يَوْمُ الْإِثْنَيْنِ قَالَ أَرْجُو فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ اللَّيْلِ فَنَظَرَ إِلٰى ثَوْبٍ عَلَيْهِ كَانَ يُمَرَّضُ فِيهِ بِهِ رَدْعٌ مِنْ زَعْفَرَانٍ فَقَالَ اغْسِلُوا ثَوْبِي هٰذَا وَزِيدُوا عَلَيْهِ ثَوْبَيْنِ فَكَفِّنُونِي فِيهِمَا قُلْتُ إِنَّ هٰذَا خَلَقٌ قَالَ إِنَّ الْحَيَّ أَحَقُّ بِالْجَدِيدِ مِنَ الْمَيِّتِ إِنَّمَا هُوَ لِلْمُهْلَةِ فَلَمْ يُتَوَفَّ حَتّٰى أَمْسٰى مِنْ لَيْلَةِ الثُّلَاثَاءِ وَدُفِنَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ۔

باب ۸۷۸ مَوْتِ الْفُجَاءَةِ بَغْتَةً۔

۱۲۸۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ۔

باب ۸۷۹ مَا جَاءَ فِي قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَأَقْبَرَهُ أَقْبَرْتُ الرَّجُلَ أُقْبِرُهُ إِذَا

کہ آپ نے درخت کی جڑ میں دیکھا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے اور اُن کے گرد اُن کی اولاد تھی اور جو آگ جلا رہا تھا وہ داروغۂ جہنم تھا اور پہلا گھر جس میں آپ داخل ہوئے وہ عام مسلمانوں کا گھر تھا اور یہ دوسرا شہداء کا گھر ہے میں جبرئیل ہوں اور یہ میکائیل ہیں۔ اپنا سر اُٹھایئے۔ میں نے سر اُٹھایا تو میرے اوپر بادل جیسی چیز تھی۔ دونوں نے کہا یہ آپ کی قیام گاہ ہے میں نے کہا۔ مجھے چھوڑیئے کہ اپنے گھر میں جاؤں۔ دونوں نے کہا ابھی آپ کی عمر باقی ہے جو پوری نہیں ہوئی۔ اگر پوری ہو جائے تو اپنی قیام گاہ میں تشریف لے آنا۔

پیر کے روز کی موت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئی تو فرمایا۔ تم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کتنے کپڑوں کا کفن دیا؟ عرض گزار ہوئی کہ تین سوتی سفید کپڑوں کا جن میں نہ قمیص تھی اور نہ عمامہ۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کس روز وفات پائی۔ انہوں نے کہا کہ پیر کو۔ فرمایا کہ آج کیا دن ہے؟ انہوں نے کہا کہ پیر۔ فرمایا کہ مجھے اُمید ہے کہ آج رات سے پہلے پھر اُس کپڑے کو دیکھا جس میں بیمار ہوئے تھے تو اُس پر زعفران کا نشان تھا۔ فرمایا کہ میرے اس کپڑے کو دھو ڈالو اور اس پر دو کپڑوں کا اضافہ کر کے مجھے اُن میں کفنا دینا۔ میں نے کہا کہ یہ تو بوسیدہ ہیں۔ فرمایا کہ مُردوں کی نسبت زندے نئے کپڑے کے زیادہ مستحق ہیں کیونکہ یہ پیپ کے لیے ہیں۔ پھر وفات نہ پائی یہاں تک کہ منگل کی رات کو حکم ہوا اور صبح ہونے سے پہلے دفن کر دیئے گئے۔

ناگہانی موت کا بیان

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا کہ میری والدہ ماجدہ اچانک فوت ہو گئی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ وہ گفتگو کرتیں تو صدقہ دیتیں اگر میں ان کی طرف سے خیرات کروں تو کیا انہیں ثواب ملے گا؟ فرمایا۔ ہاں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر مبارک اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر کی۔ فاقبرہ سے مراد ہے کہ میں نے اُس آدمی کے لیے قبر بنائی

www.alahazratnetwork.org

جَعَلْتُ لَهُ قَبْرًا وَقَبَرْتُهُ دَفَنْتُهُ كِفَاتًا يَكُونُونَ فِيهَا أَحْيَاءً وَيُدْفَنُونَ فِيهَا أَمْوَاتًا۔

١٢٩٩۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ هِشَامٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكَرِيَّا عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَتَعَذَّرُ فِي مَرَضِهِ أَيْنَ أَنَا الْيَوْمَ أَيْنَ أَنَا غَدًا اسْتِبْطَاءً لِيَوْمِ عَائِشَةَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قَبَضَهُ اللّٰهُ بَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَدُفِنَ فِي بَيْتِي۔

١٣٠٠۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ لَوْلَا ذٰلِكَ أُبْرِزَ قَبْرُهُ غَيْرَ أَنَّهُ خَشِيَ أَوْ خُشِيَ أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا وَعَنْ هِلَالٍ قَالَ كَنَّانِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَلَمْ يُولَدْ لِي۔

١٣٠١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ سُفْيَانَ التَّمَّارِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ رَأَى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَنَّمًا۔

١٣٠٢۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ لَمَّا سَقَطَ عَلَيْهِمُ الْحَائِطُ فِي زَمَانِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَخَذُوا فِي بِنَائِهِ فَبَدَتْ لَهُمْ قَدَمٌ فَفَزِعُوا وَظَنُّوا أَنَّهَا قَدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا وَجَدُوا أَحَدًا يَعْلَمُ ذٰلِكَ حَتّٰى قَالَ لَهُمْ عُرْوَةُ لَا وَاللّٰهِ مَا هِيَ قَدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هِيَ إِلَّا قَدَمُ عُمَرَ وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَوْصَتْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ لَا تَدْفِنِّي مَعَهُمْ وَادْفِنِّي مَعَ صَوَاحِبِي بِالْبَقِيعِ لَا أُزَكّٰى بِهِ أَبَدًا۔

١٣٠٣۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ

جب میں نے اُس کے قبر بنائی تو دفن کر دیا۔ کِفَاتًا یعنی زندے اُس میں رہیں گے اور مُردے اُس میں دفن ہوں گے۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے مرض میں عذر کے طور پر فرمایا کرتے آج میں کہاں ہوں! کل میں کس کے پاس ہوں گا؟ حضرت عائشہ کی باری کے باعث۔ میری باری میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو قبض فرمایا تو آپ کا سر میرے پہلو اور میرے سینے کے درمیان تھے اور میرے گھر میں دفن کیے گئے۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اُس مرض میں جس سے تندرست ہو کر کھڑے نہ ہو سکے، فرمایا کہ اللہ تعالیٰ لعنت کرے یہود ونصاریٰ پر جنھوں نے اپنے انبیائے کرام کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ کی قبر مبارک کھلی رکھی جاتی مگر یہی ڈر تھا کہ وہ مسجد نہ بنالی جائے۔ ہلال سے منقول ہے کہ عروہ بن زبیر نے میری کنیت رکھ دی حالانکہ میری اولاد نہیں تھی۔

محمد، عبداللہ، ابوبکر بن عیاش، سفیان التمار سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر مبارک کو کوہان نما دیکھا۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ جب ولید بن عبدالملک کے زمانے میں دیوار اُن پر گری تو ایک پیر ظاہر ہوا۔ لوگ ڈر گئے اور سمجھے کہ شاید یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیر مبارک ہے۔ اُنھیں پہچاننے والا کوئی نہ ملا یہاں تک کہ حضرت عروہ نے کہا۔ خدا کی قسم! یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیر نہیں بلکہ حضرت عمر کا پیر ہے۔

حضرت عائشہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر کو وصیت کی کہ مجھے ان کے ساتھ دفن نہ کرنا بلکہ میری سوکنوں کے ساتھ دفن کرنا میں کبھی اپنی برتری نہیں جتاؤں گی۔

عمرو بن میمون اودی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ اُنھوں نے فرمایا۔ اے عبداللہ بن عمر! اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس جاؤ اور کہنا کہ عمر بن خطاب آپ کو

www.alahazratnetwork.org

اذْهَبْ إِلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ فَقُلْ يَقْرَأُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَيْكِ السَّلَامَ ثُمَّ سَلْهَا أَنْ أُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيَّ قَالَتْ كُنْتُ أُرِيدُهُ لِنَفْسِي فَلَأُوثِرَنَّهُ الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي فَلَمَّا أَقْبَلَ قَالَ لَهُ مَا لَدَيْكَ قَالَ أَذِنَتْ لَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ مَا كَانَ شَيْءٌ أَهَمَّ إِلَيَّ مِنْ ذَلِكَ الْمَضْجَعِ فَإِذَا قُبِضْتُ فَاحْمِلُونِي ثُمَّ سَلِّمُوا ثُمَّ قُلْ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَإِنْ أَذِنَتْ لِي فَادْفِنُونِي وَإِلَّا فَرُدُّونِي إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهَذَا الْأَمْرِ مِنْ هَؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَمَنِ اسْتَخْلَفُوا بَعْدِي فَهُوَ الْخَلِيفَةُ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا فَسَمَّى عُثْمَانَ وَعَلِيًّا وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَسَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ وَوَلَجَ عَلَيْهِ شَابٌّ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَبْشِرْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بِبُشْرَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ لَكَ مِنَ الْقَدَمِ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ ثُمَّ اسْتُخْلِفْتَ فَعَدَلْتَ ثُمَّ الشَّهَادَةُ بَعْدَ هَذَا كُلِّهِ فَقَالَ لَيْتَنِي يَا ابْنَ أَخِي وَذَلِكَ كَفَافٌ لَا عَلَيَّ وَلَا لِي أُوصِي الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِي بِالْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ خَيْرًا أَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ وَأَنْ يَحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ وَأُوصِيهِ بِالْأَنْصَارِ خَيْرًا الَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ أَنْ يُقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيُعْفَى عَنْ مُسِيئِهِمْ وَأُوصِيهِ بِذِمَّةِ اللَّهِ وَذِمَّةِ رَسُولِهِ أَنْ يُوفَى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَأَنْ يُقَاتَلَ مِنْ وَرَائِهِمْ وَأَنْ لَا يُكَلَّفُوا فَوْقَ طَاقَتِهِمْ۔

سلام کہتے ہیں، پھر اُن سے پوچھنا کہ مجھے میرے دونوں ساتھیوں کے پاس دفن کر دیا جائے؟ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ وہ جگہ میں اپنے لیے چاہتی تھی لیکن آج میں نے انھیں اپنے اُوپر ترجیح دی۔ جب واپس لوٹے تو فرمایا کہ کیا خبر لائے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ اے امیر المومنین! آپ کے لیے اجازت دے دی۔ فرمایا کہ اس آرام گاہ سے کوئی جگہ میرے نزدیک زیادہ اہمیت والی نہ تھی جب میرا وصال ہو جائے تو مجھے اُٹھا کر لے جانا اور سلام عرض کرنا، پھر کہنا کہ عمر بن خطاب اجازت طلب کرتے ہیں، اگر مجھے اجازت مل جائے تو وہاں دفن کر دینا ورنہ مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں لے جانا۔ میں خلافت کے لیے کسی کو ان لوگوں سے زیادہ مستحق نہیں جانتا جن سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وفات پانے تک راضی رہے، میرے بعد جس کو لوگ خلیفہ بنا لیں وہی خلیفہ ہے، لہٰذا اُس کی بات سُننا اور حکم ماننا۔ پس نام لیے کہ عثمان، علی، طلحہ، زبیر، عبد الرحمٰن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص۔ اسی اثنا میں ایک انصاری نوجوان حاضرِ بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا کہ اے امیر المومنین! آپ کو بشارت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت کہ اسلام میں آپ کا جو مقام ہے وہ آپ جانتے ہیں، پھر خلیفہ بنائے گئے تو آپ نے عدل و انصاف کیا اور ان سب کے بعد شہادت پائی۔ فرمایا کہ بھتیجے! کاش مجھے برابری پر چھوڑ دیا جائے کہ نہ عذاب ہو نہ ثواب۔ میں اپنے بعد خلیفہ بننے والے کو اوّلین مہاجرین کے ساتھ نیکی کرنے کی وصیت کرتا ہوں کہ اُن کے حق کو پہچانے اور اُن کی عزت کی حفاظت کرے اور اُسے انصار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ وہ اچھے لوگ ہیں جنھوں نے ایمان کے گھر میں پناہ دی کہ اُن کے اچھوں کی قدر کی جائے اور اُن کے بُروں سے درگزر کی جائے اور اللہ کے ذمہ اور اُس کے رسول کے ذمہ کی وصیت کرتا ہوں کہ ذمیوں کے ساتھ معاہدہ نبھایا جائے اور اُن کے علاوہ دوسروں سے لڑا جائے اور اُن پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہ رکھا جائے۔

ف: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چونکہ صاحبِ خانہ تھیں لہٰذا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اُن سے روضۂ رسول میں دفن ہونے کی اجازت حاصل کرنا ضروری تھا۔ آپ نے اپنے جانشین کے بارے میں جو فارمولا تجویز فرمایا اس سے بہتر اور کوئی الیکشن نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد آپ نے اپنے جانشین مقرر ہونے والے کے لیے جو وصیت فرمائی وہ اسلامی ملک کے سربراہ کے لیے ہمیشہ دستور العمل کا کام دے سکتی ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ

بَاب ۸۸۰ مَا يُنْهَى مِنْ سَبِّ الْأَمْوَاتِ۔

مُردوں کو سبّ و شتم کرنے کی ممانعت

۱۳۰۴ ـ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا تَابَعَهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مُردوں کو سبّ و شتم نہ کرو کیونکہ جو انھوں نے آگے بھیجا تھا اُس تک پہنچ گئے ہیں۔ متابعت کی اس کی

www.alahazratnetwork.org

عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ وَرَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوسِ عَنِ الْأَعْمَشِ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الْأَعْمَشِ۔

علی بن الجعد اور محمد بن عرعرہ اور ابن عدی نے شعبہ سے اور روایت کیا اسے عبداللہ بن عبدالقدوس، اعمش اور محمد بن انس نے اعمش سے۔

بَاب ٨٨ ذِكْرِ شِرَارِ الْمَوْتٰى۔

شریر مُردوں کا ذکر

١٣٠٥۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ أَبُو لَهَبٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَّتَبَّ۔

عمر بن حفص، ان کے والد ماجد، اعمش، عمرو بن مرۃ، سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ابولہب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا، ”تو ہمیشہ برباد ہے“ پس سورۂ لہب نازل ہوئی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

كِتَابُ الزَّكٰوةِ

زکوٰۃ کا بیان

بَاب ٨٨ وُجُوْبِ الزَّكٰوةِ وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سُفْيَانَ فَذَكَرَ حَدِيْثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ۔

زکوٰۃ کا وجوب۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، ”نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو“ (۲:۴۳) حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ حضرت ابوسفیان نے مجھ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا وہ ہمیں نماز، زکوٰۃ، صلہ رحمی اور پاک دامنی کا حکم دیتے ہیں۔

١٣٠٦۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِيْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ قَالَ ادْعُهُمْ إِلٰى شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِيْ أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ فِيْ فُقَرَائِهِمْ۔

ابوعاصم ضحاک بن مخلد، زکریا بن اسحاق، یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی، ابومعبد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا انہیں یہ گواہی دینے کی دعوت دینا کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ اگر وہ اس بات کو مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن پر روزانہ دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ اسے بھی مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مالوں میں زکوٰۃ فرض کی ہے جو اُن کے امیروں سے لی جائے گی اور اُن کے غریبوں میں لوٹائی جائے گی۔

١٣٠٧۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ مَا لَهٗ مَا لَهٗ وَقَالَ

حفص بن عمر، شعبہ، محمد بن عثمان بن عبداللہ بن موہب، موسیٰ بن طلحہ، حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا۔ مجھے ایسا عمل بتایئے جو جنت میں داخل کر دے۔ فرمایا، ”اسے کیا ہو گیا“ اور

www.alahazratnetwork.org

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَبٌ مَالَهُ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَقَالَ بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ وَأَبُوهُ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُمَا سَمِعَا مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ أَخْشَى أَنْ يَكُونَ مُحَمَّدٌ غَيْرَ مَحْفُوظٍ إِنَّمَا هُوَ عَمْرٌو۔

کیا ہو گیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بھلا اسے کیا ہو گیا تم اللہ کی عبادت کرو، اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، نماز پڑھو، زکوٰۃ دو اور صلہ رحمی کرو ـــــ بہز، شعبہ، محمد بن عثمان اور اُن کے والد ماجد عثمان بن عبداللہ، موسیٰ بن طلحہ، حضرت ابو ایوب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ مجھے ڈر ہے کہ محمد غیر محفوظ ہو اور وہ عمرو ہو۔

۱۳۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هٰذَا فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هٰذَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہُوا۔ مجھے ایسا عمل بتلایئے جو جنت میں لے جائے۔ فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور فرض نماز قائم کرو اور فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ عرض گزار ہُوا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں اس پر کوئی اضافہ نہیں کروں گا جب وہ واپس لوٹا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کسی جنتی آدمی کو دیکھنا چاہے وہ اس شخص کو دیکھ لے۔

۱۳۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو زُرْعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا۔

مسدد، یحییٰ، ابوحیان، ابوزرعہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث کی طرح فرمایا ہے۔

۱۳۱۰۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيعَةَ قَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ وَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذُهُ عَنْكَ وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَنَا قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيمَانِ بِاللّٰهِ وَشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَعَقَدَ بِيَدِهِ هٰكَذَا وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَأَنْ تُؤَدُّوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ وَأَبُو النُّعْمَانِ عَنْ حَمَّادٍ الْإِيمَانِ بِاللّٰهِ وَشَهَادَةِ أَنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عبدالقیس کا وفد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہُوا۔ یا رسول اللہ! ہم قبیلہ ربیعہ سے ہیں جب کہ ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے کفار حائل ہیں لہٰذا ہم آپ کی بارگاہ میں حاضر نہیں ہو سکتے مگر حرمت والے مہینوں میں۔ ہمیں ایسی چیزیں بتایئے جن پر خود عمل کریں اور اُن حضرات کو دعوت دیں جنہیں پیچھے چھوڑ آئے ہیں۔ فرمایا کہ میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں۔ اللہ پر ایمان رکھنا اور گواہی دینا کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اس طرح اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور مالِ غنیمت سے خمس ادا کرنا اور تمہیں کدو کے تونبے، سبز لاکھی برتن، چوبی برتن اور رال لگے ہوئے برتن سے روکتا ہوں۔ سلیمان اور ابوالنعمان نے حماد سے روایت کی کہ اللہ پر ایمان رکھنا اور

www.alahazratnetwork.org

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

١٣١١۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اَبُو بَكْرٍ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ عُمَرُ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ اِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ قَدْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَ اَبِي بَكْرٍ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ۔

باب ٥٥٤ الْبَيْعَةِ عَلٰى اِيتَاءِ الزَّكٰوةِ فَاِنْ تَابُوا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ۔

١٣١٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

باب ٥٥٥ اِثْمِ مَانِعِ الزَّكٰوةِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ۔

١٣١٣۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزَ الْاَعْرَجَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْتِي الْاِبِلُ عَلٰى صَاحِبِهَا عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ اِذَا هُوَ لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا تَطَؤُهُ بِاَخْفَافِهَا وَتَأْتِي الْغَنَمُ عَلٰى صَاحِبِهَا عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ اِذَا لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا تَطَؤُهُ بِاَظْلَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا قَالَ وَمِنْ حَقِّهَا اَنْ تُحْلَبَ

گواہی دینا کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی اور حضرت ابوبکر خلیفہ بنائے گئے تو عرب میں بعض قبائل مرتد ہو گئے۔ حضرت عمر نے کہا کہ آپ اُن لوگوں سے کیسے لڑیں گے جب کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے لڑوں یہاں تک کہ وہ کہیں، نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جس نے یہ کہہ لیا اُس نے اپنا مال اور اپنی جان مجھ سے بچا لی مگر حق کے ساتھ اور اُس کا حساب اللہ لے گا۔ فرمایا کہ خدا کی قسم میں اُن سے لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرتے ہیں کیونکہ زکوٰۃ مالی حق ہے۔ خدا کی قسم اگر انھوں نے بچہ بھی روکا جو وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ادا کرتے تھے تو میں اُس روکنے پر اُن سے لڑوں گا۔ حضرت عمر نے کہا، خدا کی قسم بات یہی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر کا سینہ کھول دیا تھا اور انھوں نے جان لیا کہ حق یہی ہے۔

زکوٰۃ دینے پر بیعت کرنا۔ اگر وہ توبہ کریں، نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں تو دین میں تمہارے بھائی ہیں۔

محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ان کے والد ماجد، اسماعیل، قیس، حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر۔

زکوٰۃ نہ دینے کا گناہ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اُسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے .... پس جمع کرنے کا مزہ چکھو۔ (۹: ۳۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اونٹ اپنے مالک کے پاس اپنی اُس حالت سے موٹے تازے ہو کر آئیں گے جب کہ ان میں سے حق ادا نہیں کیا تھا اور اُسے اپنے پیروں سے روندیں گے۔ بکریاں اپنے مالک کے پاس اپنی پہلی حالت سے موٹی تازی ہو کر آئیں گی جب کہ ان میں سے حق ادا نہیں کیا تھا تو اُسے اپنے کھروں سے کچلیں گی اور سینگوں سے ماریں گی۔ فرمایا کہ اُس کا حق ہے کہ اُسے پانی پر دوہا جائے۔ تم میں سے کوئی قیامت کے روز آئے گا کہ بکری

على المال. قال ولا يأتي أحدكم يوم القيامة بشاة يحملها على رقبته لها يعار فيقول يا محمد فأقول لا أملك لك شيئا قد بلغت ولا يأتي ببعير يحمله على رقبته له رغاء فيقول يا محمد فأقول لا أملك لك شيئا قد بلغت۔

اُس نے اپنی گردن پر اُٹھائی ہوگی جو ممیا رہی ہوگی۔ کہے گا، یا محمد! میں کہوں گا کہ آج تیرے لیے کوئی امان نہیں، میں نے حکم پہنچا دیا تھا۔ کوئی اُونٹ کو اپنی گردن پر اُٹھائے ہوئے آئے گا جو بلبلا رہا ہوگا۔ کہے گا، یا محمد! میں کہوں گا کہ آج مجھے تیرا اختیار نہیں کیونکہ میں نے حکم پہنچا دیا تھا۔

١٣١٤۔ حدثنا علي بن عبد الله قال حدثنا هاشم بن القاسم قال حدثنا عبد الرحمن بن عبد الله بن دينار عن أبيه عن أبي صالح السمان عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من آتاه الله مالا فلم يؤد زكوته مثل له ماله يوم القيامة شجاعا أقرع له زبيبتان يطوقه يوم القيامة ثم يأخذ بلهزمتيه يعني بشدقيه ثم يقول أنا مالك أنا كنزك ثم تلا ولا يحسبن الذين يبخلون بما آتاهم الله من فضله هو خيرا لهم بل هو شر لهم سيطوقون ما بخلوا به يوم القيامة۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اُس نے اُس کی زکوٰۃ نہ دی تو قیامت کے روز اُس کے مال کو گنجے سانپ کی شکل دی جائے گی جس کے سر پر دو سیاہ نشان ہوں گے۔ قیامت کے روز اُسے اُس کا طوق پہنایا جائے گا، پھر وہ اُس کے دونوں جبڑوں کو ڈسے گا، پھر کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی، وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اُس مال میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ہے ایسا گمان نہ کریں کہ وہ اُن کے لیے بہتر ہے بلکہ وہ اُن کے لیے بُرا ہے۔ جس کے ساتھ بخل کرتے تھے قیامت کے روز اُس کا طوق پہنائے جائیں گے۔

باب ٥٥٥ ما أدي زكوته فليس بكنز لقول النبي صلى الله عليه وسلم ليس فيما دون خمس أواق صدقة۔

جس مال کی زکوٰۃ دی جائے وہ کنز نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

١٣١٥۔ حدثنا أحمد بن شبيب بن سعيد قال حدثنا أبي عن يونس عن ابن شهاب عن خالد بن أسلم قال خرجنا مع عبد الله بن عمر فقال أعرابي أخبرني عن قول الله تعالى والذين يكنزون الذهب والفضة قال ابن عمر من كنزها فلم يؤد زكوته فويل له إنما كان هذا قبل أن تنزل الزكوة فلما أنزلت جعلها الله طهرا للأموال۔

خالد بن اسلم سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ نکلے تو ایک اعرابی نے کہا کہ مجھے ارشادِ ربانی، والذین یکنزون الذھب والفضۃ کے متعلق بتائیے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا، جس نے مال جمع کیا اور اُس کی زکوٰۃ نہ دی تو اُس کے لیے خرابی ہے۔ یہ زکوٰۃ کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ جب یہ حکم نازل ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے اِسے مالوں کے پاک کرنے کا سبب بنا دیا۔

١٣١٦۔ حدثنا إسحق بن يزيد قال أخبرنا شعيب بن إسحق قال أنا الأوزاعي قال أخبرني يحيى بن أبي كثير أن عمرو بن يحيى بن عمارة أخبره عن أبيه عن ابن عمارة بن أبي الحسن أنه سمع أبا سعيد يقول قال النبي صلى الله عليه وسلم ليس فيما دون خمس أواق

اسحاق بن یزید، شعیب بن اسحاق، اوزاعی، یحییٰ بن ابو کثیر، عمرو بن یحییٰ بن عمارہ، اُن کے والد ماجد ابو عمارہ بن ابوالحسن، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ اوقیہ چاندی سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اُونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ وسق (اناج) سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسٍ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ.

١٣١٧ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ سَمِعَ هُشَيْمًا قَالَ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ مَرَرْتُ بِالرَّبَذَةِ فَإِذَا أَنَا بِأَبِي ذَرٍّ فَقُلْتُ لَهُ مَا أَنْزَلَكَ مَنْزِلَكَ هَذَا قَالَ كُنْتُ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفْتُ أَنَا وَمُعَاوِيَةُ فِي الَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ مُعَاوِيَةُ نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ فَقُلْتُ نَزَلَتْ فِينَا وَفِيهِمْ فَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فِي ذَاكَ وَكَتَبَ إِلَى عُثْمَانَ يَشْكُونِي فَكَتَبَ إِلَيَّ عُثْمَانُ أَنْ اقْدَمِ الْمَدِينَةَ فَقَدِمْتُهَا فَكَثُرَ عَلَيَّ النَّاسُ حَتَّى كَأَنَّهُمْ لَمْ يَرَوْنِي قَبْلَ ذَلِكَ فَذَكَرْتُ ذَاكَ لِعُثْمَانَ فَقَالَ لِي إِنْ شِئْتَ تَنَحَّيْتَ فَكُنْتَ قَرِيبًا فَذَاكَ الَّذِي أَنْزَلَنِي هَذَا الْمَنْزِلَ وَلَوْ أَمَّرُوا عَلَيَّ حَبَشِيًّا لَسَمِعْتُ وَأَطَعْتُ.

١٣١٨ - حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَسْتُ ح وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنِي قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ بْنُ الشِّخِّيرِ أَنَّ الْأَحْنَفَ بْنَ قَيْسٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى مَلَإٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَجَاءَ رَجُلٌ خَشِنُ الشَّعَرِ وَالثِّيَابِ وَالْهَيْئَةِ حَتَّى قَامَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بَشِّرِ الْكَانِزِينَ بِرَضْفٍ يُحْمَى عَلَيْهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ ثُمَّ يُوضَعُ عَلَى حَلَمَةِ ثَدْيِ أَحَدِهِمْ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ نُغْضِ كَتِفِهِ وَيُوضَعُ عَلَى نُغْضِ كَتِفِهِ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ ثَدْيِهِ يَتَزَلْزَلُ ثُمَّ وَلَّى فَجَلَسَ إِلَى سَارِيَةٍ وَتَبِعْتُهُ وَجَلَسْتُ إِلَيْهِ وَأَنَا لَا أَدْرِي مَنْ هُوَ فَقُلْتُ لَهُ لَا أُرَى الْقَوْمَ إِلَّا قَدْ كَرِهُوا الَّذِي قُلْتَ قَالَ إِنَّهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا قَالَ لِي خَلِيلِي قَالَ قُلْتُ وَمَنْ خَلِيلُكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَتُبْصِرُ أُحُدًا قَالَ فَنَظَرْتُ إِلَى الشَّمْسِ مَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ وَأَنَا أُرَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زید بن وہب سے روایت ہے کہ میں ربذہ سے گزرا تو وہاں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ یہاں کیوں مقیم ہیں! فرمایا کہ میں شام میں تھا اور میرا اور حضرت معاویہ کا آیت والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولاینفقونھا فی سبیل اللہ۔ میں اختلاف ہو گیا۔ وہ کہتے کہ اہلِ کتاب کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ میں نے کہا کہ ان کے اور ہمارے متعلق نازل ہوئی ہے اس پر میرا اور ان کا اختلاف رہا تو انھوں نے حضرت عثمان کو میری شکایت لکھ بھیجی حضرت عثمان نے مجھے مدینہ منورہ آنے کے لیے لکھا۔ میں چلا گیا تو لوگوں کا میرے گرد ہجوم لگ گیا گویا پہلے انھوں نے مجھے دیکھا ہی نہیں تھا۔ میں نے حضرت عثمان سے اس بات کا ذکر کیا تو مجھ سے فرمایا۔ اگر آپ چاہیں تو میرے نزدیک مقیم ہو جائیں۔ اس بات نے مجھے یہاں آباد کیا ہے۔ اگر مجھ پر حبشی کو بھی حاکم بنایا جائے تو میں اس کی اطاعت کروں گا۔

احنف بن قیس سے روایت ہے کہ میں قریش کے ایک مجمع میں بیٹھا تھا کہ ایک آدمی آیا جس کے بال اور جسم کی ہیئت بھدی تھی۔ وہ ان کے پاس کھڑا ہو اور السلام کرکے کہا۔ کانزوں کو پتھر کی بشارت ہو جس کو جہنم میں گرم کرکے ان کے پستان پر رکھا جائے گا تو وہ ان کے کندھوں کی طرف سے نکل جائے گا اور کندھوں کی ہڈی کے پاس رکھا جائے گا تو چھاتی کی طرف سے نکل آئے گا۔ وہ اسی طرح حرکت میں رہے گا۔ پھر وہ جاکر ایک ستون کے پاس بیٹھ گئے۔ میں پیچھے گیا اور اُس کے پاس بیٹھ گیا۔ میں نہیں جانتا تھا کہ وہ کون ہے۔ میں نے کہا کہ جو آپ نے فرمایا اُسے لوگوں نے پسند نہیں کیا۔ فرمایا کہ اُنھیں عقل نہیں ہے حالانکہ یہ میرے خلیل نے فرمایا ہے۔ میں نے عرض کی کہ کون خلیل؟ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوذر! اُحد کو دیکھتے ہو! میں نے سورج کی طرف دیکھا کہ دن باقی نہیں رہا اور میں نے سمجھا کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے کسی کام کے لیے بھیجیں گے۔ عرض گزار ہوا ہاں فرمایا کہ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور اُسے راہِ خدا میں خرچ کر دوں سوائے تین دینار کے جب کہ یہ لوگ عقل نہیں رکھتے اور دنیا جمع کرتے رہتے ہیں۔ خدا کی قسم میں ان سے دنیا کا سوال نہیں کروں گا اور نہ دینی مسئلہ

www.alahazratnetwork.org

يُرْسِلُنِي فِي حَاجَةٍ لَهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا أُنْفِقُهُ كُلَّهُ إِلَّا ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ وَإِنَّ هٰؤُلَاءِ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا إِنَّمَا يَجْمَعُونَ الدُّنْيَا وَلَا وَاللّٰهِ لَا أَسْأَلُهُمْ دُنْيَا وَلَا أَسْتَفْتِيهِمْ عَنْ دِينٍ حَتّٰى أَلْقَى اللّٰهَ

باب ۵۸۶ إِنْفَاقِ الْمَالِ فِي حَقِّهِ۔

١٣١٩ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ فِي هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا۔

باب ۵۸۷ الرِّيَاءِ فِي الصَّدَقَةِ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذٰى كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ إِلٰى قَوْلِهِ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلْدًا لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَابِلٌ مَطَرٌ شَدِيدٌ وَالطَّلُّ النَّدٰى۔

باب ۵۸۸ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ وَلَا يَقْبَلُ إِلَّا مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى قَوْلٌ مَعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِنْ صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا أَذًى وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيمٌ۔

باب ۵۸۹ الصَّدَقَةِ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَآتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ۔

١٣٢٠ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ

بلاؤں گا یہاں تک کہ خدا سے جا ملوں

مال کو راہِ حق میں خرچ کرنا

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ حسد جائز نہیں مگر دو باتوں میں۔ جس آدمی کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ اُسے راہِ حق میں خرچ کرے اور جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت دی تو اُس کے مطابق فیصلے کرے اور اُس کی تعلیم دے۔

خیرات میں دکھاوا کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔ اے ایمان والو! اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور تکلیف دے کر ضائع نہ کرو، اُس کی طرح جو لوگوں کو دکھانے کے لیے مال خرچ کرتا ہے جب کہ اللہ اور آخری دن پر ایمان نہیں رکھتا۔ ۔۔۔ (۲ : ۲۶۴)

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ صَلْدًا وہ ہے جس پر کوئی چیز نہ ہو۔ عکرمہ نے کہا کہ وَابِلٌ سے مراد سخت بارش ہے اور الطَّلُّ تری یا شبنم۔

چوری کے مال سے صدقہ قبول نہیں ہوتا اور نہیں قبول کیا جائے گا مگر حلال کمائی سے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔ اچھی بات کہنا اور معاف کر دینا اُس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد تکلیف دی جائے اور اللہ بے پروا حلم والا ہے۔ (۲ : ۲۶۳)

حلال کمائی سے خیرات کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔ اللہ تعالیٰ سُود کو مٹاتا اور صدقات کو بڑھاتا چاہتا ہے اور اللہ ہر ناشکرے گناہگار کو پسند نہیں کرتا۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے اور نماز پڑھی اور زکوٰۃ دی، اُن کے لیے اجر ہے اُن کے رب کے پاس اور نہ اُن کے لیے خوف ہے اور نہ وہ غم کھائیں گے (۲ : ۲۷۶، ۲۷۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس نے کھجور کے برابر بھی حلال کمائی سے خیرات کی اور اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا مگر حلال کمائی سے تو اللہ تعالیٰ اُسے اپنے داہنے دستِ قدرت میں لیتا ہے۔ پھر خیرات کرنے والے کے لیے اُس کی

www.alahazratnetwork.org

إِلَّا الطَّيِّبَ فَإِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ عَنِ ابْنِ دِينَارٍ قَالَ وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ وَسُهَيْلٌ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پرورش کرتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے بچھڑے کی پرورش کرے، یہاں تک کہ وہ نیکی پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے ــــ متابعت کی اس کی سلیمان نے ابن دینار سے اور روایت کیا اسے ورقاء، ابن دینار، سعید بن یسار، حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اسے مسلم بن ابو مریم، زید بن اسلم اور سہیل، ابو صالح، حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

باب ۸۹ الصَّدَقَةِ قَبْلَ الرَّدِّ

رد ہونے سے پہلے صدقہ دینا

۱۳۲۱ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَصَدَّقُوا فَإِنَّهُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا يَقُولُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهَا۔

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، خیرات کیا کرو کیونکہ تمہارے اوپر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ آدمی اپنا صدقہ لیے پھرے گا اور اسے قبول کرنے والا نہیں ملے گا۔ آدمی کہے گا کہ اگر آپ کل آتے تو میں لے لیتا جب کہ آج مجھے اس کی ضرورت نہیں رہی ہے۔

۱۳۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ فَيَفِيضَ حَتَّى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ وَحَتَّى يَعْرِضَهُ فَيَقُولَ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ لَا أَرَبَ لِي۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم میں مال کی کثرت ہو جائے گی اور وہ بہتا پھرے گا، یہاں تک کہ مال والا ارادہ کرے گا کہ کوئی اس کا صدقہ قبول کرے، یہاں تک کہ جب وہ دے گا تو جس کو دینے لگے گا وہ کہے گا کہ مجھے تو اس کی کوئی ضرورت نہیں۔

۱۳۲۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ قَالَ أَخْبَرَنَا سَعْدَانُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ الطَّائِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ يَقُولُ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا يَشْكُو الْعَيْلَةَ وَالْآخَرُ يَشْكُو قَطْعَ السَّبِيلِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا قَطْعُ السَّبِيلِ فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكَ إِلَّا قَلِيلٌ حَتَّى تَخْرُجَ الْعِيرُ إِلَى مَكَّةَ بِغَيْرِ خَفِيرٍ وَأَمَّا الْعَيْلَةُ فَإِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ حَتَّى يَطُوفَ أَحَدُكُمْ بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا

محل بن خلیفہ طائی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھا تو دو آدمی آئے جن میں سے ایک نے بھوک کی اور دوسرے نے رہزنوں کی شکایت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رہزنی کی بات تو یہ ہے کہ تھوڑے دنوں بعد تم پر وہ وقت آئے گا کہ مکہ مکرمہ کی طرف قافلہ بغیر نگرانوں کے روانہ ہوا کرے گا اور رہی بھوک کی بات تو قیامت قائم نہیں ہوگی کہ آدمی صدقہ لیے پھرے گا اور اسے قبول کرنے والا نہیں ملے گا پھر تم میں سے کوئی اللہ کی بارگاہ میں اس طرح کھڑا ہوگا کہ دونوں کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوگا اور نہ کوئی ترجمان جو اس کی ترجمانی کرے۔ پھر اس

www.alahazratnetwork.org

مِنْهُ ثُمَّ لَيَقِفَنَّ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ حِجَابٌ وَلَا تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ ثُمَّ لَيَقُولَنَّ لَهُ أَلَمْ أُوتِكَ مَالًا فَيَقُولَنَّ بَلٰى ثُمَّ لَيَقُولَنَّ أَلَمْ أُرْسِلْ إِلَيْكَ رَسُولًا فَيَقُولَنَّ بَلٰى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَرٰى إِلَّا النَّارَ ثُمَّ يَنْظُرُ عَنْ شِمَالِهِ فَلَا يَرٰى إِلَّا النَّارَ فَلْيَتَّقِيَنَّ أَحَدُكُمُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ۔

سے کہا جائے گا کہ کیا تجھے مال نہیں دیا گیا! وہ کہے گا، کیوں نہیں۔ پھر کہا جائے گا کہ کیا تیری طرف رسول نہیں بھیجا تھا! کہے گا، کیوں نہیں۔ پس اپنے دائیں جانب دیکھے گا تو آگ کے سوا کچھ نظر نہیں آئے گا۔ پھر اپنے بائیں جانب دیکھے گا تب بھی آگ کے سوا کچھ نظر نہیں آئے گا۔ پس تم میں سے ہر ایک کو جہنم سے بچنا چاہیے خواہ ایک کھجور ہی کے ذریعے اور اگر یہ میسر نہ ہو تو اچھی بات کے ذریعے۔

۱۳۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوفُ الرَّجُلُ فِيهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ ثُمَّ لَا يَجِدُ أَحَدًا يَأْخُذُهَا مِنْهُ وَيُرٰى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتْبَعُهُ أَرْبَعُونَ امْرَأَةً يَلُذْنَ بِهِ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی صدقہ دینے کے لیے سونا لیے پھرے گا لیکن اُسے لینے والا نہیں ملے گا اور ایک آدمی ایسا بھی نظر آئے گا جس کی تحویل میں چالیس عورتیں ہوں گی اور ایسا مردوں کی کمی اور عورتوں کی کثرت کے باعث ہوگا۔

باب ۵۹ اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ وَالْقَلِيلِ مِنَ الصَّدَقَةِ وَمَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيتًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ إِلٰى قَوْلِهِ مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ۔

آگ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر یعنی تھوڑا صدقہ
اور اُن لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی رضا تلاش کرتے ہوئے خرچ کرتے ہیں، اُس باغ جیسی ہے جو ٹیلے پر ہو۔۔ مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ۔ (۲۶۶،۲۶۵:۲)

۱۳۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو قُدَامَةَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ هُوَ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الصَّدَقَةِ كُنَّا نُحَامِلُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِشَيْءٍ كَثِيرٍ فَقَالُوا مُرَاءٍ وَجَاءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ فَقَالُوا إِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَاعِ هٰذَا فَنَزَلَتْ اَلَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ اَلْآيَةَ۔

ابو قدامہ عبید اللہ بن سعید، ابو النعمان حکم بن عبد اللہ بصری، شعبہ سلیمان، ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، جب صدقے کے متعلق آیت نازل ہوئی تو ہم مزدوری کیا کرتے تھے۔ ایک آدمی آیا اور بہت سا مال خیرات کیا۔ لوگوں نے کہا کہ دکھاوا کیا ہے۔ دوسرا آدمی آیا اور ایک صاع خیرات کی۔ لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کو صاع کی کیا پروا۔ پس آیت نازل ہوئی، جو لوگ مشقت سے کمانے والے مسلمانوں کو صدقات کے بارے میں مطعون کرتے ہیں حالانکہ وہ لوگ حاصل نہیں کرتے مگر اپنی محنت سے (۷۹:۹)۔

۱۳۲۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ انْطَلَقَ أَحَدُنَا إِلَى السُّوقِ فَيُحَامِلُ فَيُصِيبُ الْمُدَّ وَإِنَّ

شقیق سے روایت ہے کہ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب ہمیں صدقہ کا حکم فرماتے تو ہم میں سے کوئی مزدوری کرنے بازار کی طرف چلا جاتا اور ایک مُد حاصل کرتا جبکہ آج ہم میں سے بعض کے پاس ایک لاکھ درہم بھی ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

يَبْعَثُهُمَا الْيَوْمَ لَيِمَاشَةٌ أَنْعِي۔

۱۳۲۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَعْقِلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ۔

۱۳۲۸۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتِ امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ۔

باب ۹۲۵ فَضْلِ صَدَقَةِ الشَّحِيحِ الصَّحِيحِ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى وَأَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِلٰى آخِرِهَا وَقَوْلِهِ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ الْآيَةَ۔

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنٰى وَلَا تُمْهِلُ حَتّٰى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ۔

باب ۹۳۵

سلیمان بن حرب، شعبہ، ابواسحاق، عبداللہ بن معقل، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، جہنم سے بچو خواہ کھجور کا ایک چھلکا دے کر۔

بشر بن محمد، عبداللہ، معمر، زہری، عبداللہ بن ابوبکر بن حزم، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میرے پاس ایک عورت آئی جس کی دو بیٹیاں اس سے کھانا مانگ رہی تھیں، میرے پاس اس وقت ایک کھجور کے سوا کچھ نہ تھا، میں نے وہی اُسے دے دی۔ اُس نے وہ دونوں بیٹیوں میں بانٹ دی اور خود نہ کھائی۔ پھر کھڑی ہوئی اور چلی گئی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے تو میں نے آپ کو بتایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ان بیٹیوں کے ذریعے آزمائش میں ڈالا گیا تو وہ اُس کے لیے جہنم سے آڑ ہوں گی۔

تندرستی اور صحت میں صدقہ دینے کی فضیلت۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، اور خرچ کرو جو ہم نے تمہیں روزی دی ہے اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کو موت آئے۔ اے ایمان والو! ہماری دی ہوئی روزی میں سے خرچ کرو، اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ تجارت ہے اور نہ دوستی اور سفارش (۲: ۲۵۴)۔

موسیٰ بن اسماعیل، عبدالواحد، عمارہ بن قعقاع، ابوزرعہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کونسا صدقہ ثواب کے لحاظ سے بڑا ہے؟ فرمایا جب کہ تم صدقہ دو اور تندرست ہو، مال کی ضرورت ہو اور تنگ دستی سے خائف ہو اور مالداری کا اشتیاق ہو۔ اتنی دیر نہ کرو کہ جان گلے میں آپھنسے اور کہے کہ اتنا فلاں کے لیے اور اتنا فلاں کے لیے حالانکہ اب تو وہ فلاں کا ہو چکا۔

سخاوت کا بیان

www.alahazratnetwork.org

١٣٣٠۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّنَا أَسْرَعُ بِكَ لُحُوقًا قَالَ أَطْوَلُكُنَّ يَدًا فَأَخَذُوا قَصَبَةً يَذْرَعُونَهَا فَكَانَتْ سَوْدَةُ أَطْوَلَهُنَّ يَدًا فَعَلِمْنَا بَعْدُ أَنَّمَا كَانَتْ طُولَ يَدِهَا الصَّدَقَةُ وَكَانَتْ أَسْرَعَنَا لُحُوقًا بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ۔

باب ٥٩٤ صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔

باب ٥٩٥ صَدَقَةِ السِّرِّ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ وَقَوْلِهٖ إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ۔

باب ٥٩٦ إِذَا تَصَدَّقَ عَلٰى غَنِيٍّ وَّهُوَ لَا يَعْلَمُ۔

١٣٣١۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰى سَارِقٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کسی زوجہ مطہرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی۔ ہم میں سے کون سب سے پہلے آپ سے ملے گی؟ فرمایا کہ جس کے ہاتھ سب سے لمبے ہیں۔ انہوں نے چھڑی سے کر انھیں ناپا تو اُن میں حضرت سودہ کے ہاتھ سب سے لمبے تھے۔ بعد میں ہمیں معلوم ہوا کہ لمبے ہاتھوں سے زیادہ صدقہ دینا مراد تھا اور وہ ہم میں سب سے پہلے وہی (حضرت زینب بنت جحش) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملیں کیونکہ انہیں خیرات کرنا بہت محبوب تھا۔

علانیہ صدقہ دینا۔ ارشادِ ربانی ہے: وہ جو اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں رات میں اور دن میں، چھپا کر اور علانیہ۔ اُن کے لیے اجر ہے اُن کے رب کے پاس اور نہ اُن پر خوف ہے اور نہ وہ غم کھائیں گے (۳ : ۲۷۴)

چھپا کر صدقہ دینا۔ حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی اس طرح چھپا کر خیرات کرتا ہے کہ اُس کے بائیں ہاتھ کو پتہ نہیں ہوتا کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔ ارشادِ ربانی ہے، اگر تم صدقات کو ظاہر کرو تب بھی اچھا ہے اور اُسے چھپا کر فقراء کو دو تو وہ تمہارے لیے بہتر ہے اور تم سے تمہاری برائیاں دور کر دے گا اور اللہ باخبر ہے جو تم کرتے ہو (۲ : ۲۷۱)

جب بے خبری میں کسی مالدار کو صدقہ دے دیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک آدمی صدقہ کرنے کی غرض سے مال لے کر نکلا اور اُس نے ایک چور کو دے دیا۔ صبح لوگوں نے چرچا کیا کہ اُس نے چور کو صدقہ دیا ہے۔ عرض گزار ہوا کہ اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں، میں صدقہ دوں گا۔ وہ مال لے کر نکلا اور زانیہ کو دے دیا۔ صبح کے وقت لوگوں نے چرچا کیا کہ رات اُس نے زانیہ کو صدقہ دیا ہے۔ کہا اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ میں صدقہ ضرور دوں گا وہ مال لے کر نکلا تو ایک مالدار کو دے دیا۔ صبح کو لوگوں نے چرچا کیا کہ اُس نے مالدار کو صدقہ دے دیا۔ کہا اے اللہ! سب تعریفیں تیرے

بِیْ غَنِیٍّ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰی غَنِیٍّ فَقَالَ اللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی سَارِقٍ وَّعَلٰی زَانِیَۃٍ وَّعَلٰی غَنِیٍّ فَاُتِیَ فَقِیْلَ لَہٗ اَمَّا صَدَقَتُکَ عَلٰی سَارِقٍ فَلَعَلَّہٗ اَنْ یَّسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِہٖ وَاَمَّا الزَّانِیَۃُ فَلَعَلَّھَا اَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاھَا وَاَمَّا الْغَنِیُّ فَلَعَلَّہٗ یَعْتَبِرُ فَیُنْفِقُ مِمَّا اَعْطَاہُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ۔

باب ۹۰۹ اِذَا تَصَدَّقَ عَلٰی ابْنِہٖ وَھُوَ لَا یَشْعُرُ۔

۱۳۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِیْلُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْجُوَیْرِیَۃِ اَنَّ مَعْنَ بْنَ یَزِیْدَ حَدَّثَہٗ قَالَ بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا وَاَبِیْ وَجَدِّیْ وَخَطَبَ عَلَیَّ فَاَنْکَحَنِیْ وَخَاصَمْتُ اِلَیْہِ وَکَانَ اَبِیْ یَزِیْدُ اَخْرَجَ دَنَانِیْرَ یَتَصَدَّقُ بِھَا فَوَضَعَھَا عِنْدَ رَجُلٍ فِی الْمَسْجِدِ فَجِئْتُ فَاَخَذْتُھَا فَاَتَیْتُہٗ بِھَا فَقَالَ وَاللّٰہِ مَا اِیَّاکَ اَرَدْتُّ فَخَاصَمْتُہٗ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَکَ مَا نَوَیْتَ یَا یَزِیْدُ وَلَکَ مَا اَخَذْتَ یَا مَعْنُ۔

باب ۹۱۰ اَلصَّدَقَۃِ بِالْیَمِیْنِ۔

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا خُبَیْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَۃٌ یُّظِلُّھُمُ اللّٰہُ فِیْ ظِلِّہٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَّشَابٌّ نَشَاَ فِیْ عِبَادَۃِ اللّٰہِ وَرَجُلٌ قَلْبُہٗ مُعَلَّقٌ فِی الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰہِ اجْتَمَعَا عَلَیْہِ وَتَفَرَّقَا عَلَیْہِ وَرَجُلٌ دَعَتْہُ امْرَاَۃٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰہَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَۃٍ فَاَخْفَاھَا حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُہٗ مَا تُنْفِقُ یَمِیْنُہٗ وَرَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰہَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ۔

لیے ہیں، خواہ چور، زانیہ اور غنی کو دیا۔ اُس سے کہا گیا کہ تم نے چور کو جو صدقہ دیا تو شاید وہ چوری کرنے سے رُک جائے اور زانیہ، شاید وہ زنا سے باز آ جائے اور مالدار شاید عبرت حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ نے اُسے جو مال دیا ہے اُس میں سے خرچ کرنے لگے۔

جب بیٹے کو صدقہ دے دیا اور اُسے معلوم نہ تھا

حضرت معن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی نیز میرے والد ماجد اور جدِّ امجد نے بھی۔ اُنھوں نے میرا نکاح کر دیا میں نے جھگڑا آپ کے حضور پیش کیا اور حضرت ابو یزید نے صدقہ دینے کے لیے کچھ دینار نکالے تھے جو مسجد میں ایک شخص کے پاس رکھ چھوڑے۔ میں گیا اور اُس سے اُنھیں لے آیا۔ فرمایا کہ خدا کی قسم، میرا تمھیں دینے کا ارادہ نہیں تھا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مقدمہ پیش کر دیا۔ آپ نے اُن سے فرمایا۔ اے ابا یزید! تمھیں تمہاری نیت کا اجر مل گیا اور اے معن! تم نے جو لے لیا وہ تمہارا ہے۔

دائیں ہاتھ سے خیرات کرنا

حفص بن عاصم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سات آدمی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اپنے خاص سائے میں رکھے گا جس روز کہ اُس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ حاکم عدل کرنے والا، نوجوان جو اللہ کی عبادت میں پروان چڑھا وہ آدمی جس کا دل مسجدوں میں اٹکا رہتا ہے وہ دو آدمی جو اللہ کے لیے محبت کرتے ہیں، اُسی کے لیے اکٹھے ہوتے اور اُسی کے لیے بچھڑتے ہیں۔ وہ آدمی جس کو مالدار اور خوب صورت عورت بلائے تو کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ وہ آدمی جو چھپا کر خیرات کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے بائیں ہاتھ کو پتہ نہیں ہوتا کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا اور وہ آدمی جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کرے تو اُس کی آنکھیں اشکبار ہو جائیں۔

ف: قیامت کے دن تمام انسان میدانِ محشر میں جمع کیے جائیں گے۔ سورج سوا نیزے پر ہوگا جس سے زمین تپ کر تانبے

www.alahazratnetwork.org

کی طرح ہو جائے گی۔ ابتداء میں عرشِ الٰہی کے سایہ کے علاوہ اور کسی چیز کا سایہ نہ ہوگا۔ سب لوگ دھوپ میں تڑپ رہے ہونگے سوائے مقربین بارگاہِ الٰہیہ کے وہ عرشِ الٰہی کے سائے میں ہوں گے اور اُن کے علاوہ سات قسم کے وہ مسلمان بھی عرشِ الٰہی کے سائے میں ہوں گے جن کو اس حدیث میں بیان فرمایا گیا ہے۔ معلوم ہوا کہ مذکورہ ساتوں عمل اعلیٰ درجے کی نیکیاں ہیں

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا فَسَيَاْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهٖ فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْاَمْسِ لَقَبِلْتُهَا مِنْكَ فَاَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِيْ فِيْهَا۔

حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ خیرات کرو کیونکہ عنقریب تم پر وہ زمانہ آنے والا ہے کہ آدمی اپنے صدقہ کے مال کو لے کر پھرے گا تو دوسرا آدمی کہے گا کہ اگر آپ کل آتے تو میں قبول کر لیتا لیکن آج مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔

بَاب ۵۹۹ مَنْ اَمَرَ خَادِمَهٗ بِالصَّدَقَةِ وَلَمْ يُنَاوِلْ بِنَفْسِهٖ وَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ۔

جو خادم کو صدقہ دینے کا حکم دے اور خود اپنے ہاتھ سے نہ دے

حضرت ابو موسیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیے کہ وہ بھی صدقہ دینے والوں میں سے ایک ہے۔

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا اَجْرُهَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا اَجْرُهٗ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ اَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے خرچ کرتی ہے جو باعثِ فساد نہ ہو تو اُس کو خرچ کرنے کا ثواب ہوتا ہے اور اُس کے خاوند کو کمانے کا اور خزانچی کے لیے بھی اُتنا ہی ثواب ہے۔ ان میں سے ایک کا ثواب دوسرے کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کرتا۔

بَاب ۶۰۰ لَا صَدَقَةَ اِلَّا عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَمَنْ تَصَدَّقَ وَهُوَ مُحْتَاجٌ اَوْ اَهْلُهٗ مُحْتَاجٌ اَوْ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَالدَّيْنُ اَحَقُّ اَنْ يُقْضٰى مِنَ الصَّدَقَةِ وَالْعِتْقِ وَالْهِبَةِ وَهُوَ رَدٌّ عَلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ اَنْ يُتْلِفَ اَمْوَالَ النَّاسِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ مَعْرُوْفًا بِالصَّبْرِ فَيُؤْثِرُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَلَوْ كَانَ بِهٖ خَصَاصَةٌ كَفِعْلِ اَبِيْ بَكْرٍ حِيْنَ تَصَدَّقَ بِمَالِهٖ وَكَذٰلِكَ اٰثَرَ الْاَنْصَارُ الْمُهَاجِرِيْنَ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اِضَاعَةِ الْمَالِ فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يُّضَيِّعَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِعِلَّةِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ كَعْبٌ

صدقہ وہی ہے کہ مالداری قائم رہے

جو صدقہ کرے اور خود محتاج ہو یا اُس کے گھر والے محتاج ہوں یا اُس پر قرض ہو تو پس ضروری یہ ہے کہ صدقہ سے قرض ادا کیا جائے یا غلام آزاد کیا یا ہبہ کیا تو اُسے لوٹا یا جائے گا۔ اُسے حق نہیں کہ دوسروں کا مال تلف کرے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تلف کرنے کے لیے لوگوں کا مال لے اللہ تعالیٰ اُسے تلف کر دے گا مگر جب کہ وہ صبر اور اپنی جان پر ایثار کرنے میں مشہور ہو، خواہ وہ تنگی میں ہو جیسے حضرت ابوبکر جب کہ انہوں نے اپنا سارا مال صدقہ کر دیا اور اسی طرح انصار کا مہاجرین پر ایثار کرنا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مال کو ضائع کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اُسے یہ حق نہیں کہ صدقہ کی آڑ میں لوگوں کا مال ضائع کرے۔ حضرت کعب بن مالک عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! میری توبہ یہ ہے کہ میں اپنے سارے مال کو اللہ اور اُس کے

www.alahazratnetwork.org

بْنُ مَالِكٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِيْ صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَإِلٰى رَسُوْلِهٖ قَالَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَإِنِّيْ أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ۔

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُّوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهٗ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَّابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ۔

۱۳۳۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَّمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَعَنْ وُّهَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا۔

۱۳۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ وَالْمَسْأَلَةَ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى فَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلٰى هِيَ السَّائِلَةُ۔

بابٌ الْمَنَّانِ بِمَا أَعْطٰى لِقَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ أَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَا أَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَا أَذًى الْآيَةَ۔

بابٌ مَنْ أَحَبَّ تَعْجِيْلَ الصَّدَقَةِ مِنْ يَّوْمِهَا۔

۱۳۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ الْحٰرِثِ حَدَّثَهٗ قَالَ صَلّٰى

رسول کو دے کر اُس سے الگ ہو جاؤں۔ فرمایا کہ اپنا کچھ مال رکھ لو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اپنا خیبر والا حصہ رکھ لیتا ہوں۔

عبدان، عبداللہ، یونس، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہتر صدقہ وہ ہے کہ مالداری قائم رہے اور اپنے زیرِ کفالت لوگوں سے ابتدا کرے۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا، اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور ابتدا اپنے زیرِ کفالت افراد سے کرے اور بہتر صدقہ وہ ہے کہ مالداری قائم رہے۔ جو سوال کرنے سے بچے اللہ تعالٰی اُسے بچائے گا، جو مستغنی ہے اللہ تعالٰی اُسے مستغنی رکھے گا۔ وہیب، ہشام، ان کے والدِ ماجد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بھی اسے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

ابوالنعمان، حماد بن زید، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ——— عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے جب کہ آپ منبر پر تھے تو صدقہ، سوال سے بچنے اور سوال کرنے کے متعلق فرمایا۔ اُوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اُوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے والا سوال کرنے والا ہے۔

دے کر احسان جتانا۔ ارشادِ باری تعالٰی ہے، جو اپنے مال خرچ کرتے ہیں اللہ تعالٰی کی راہ میں پھر خرچ کرنے کے بعد احسان نہیں جتاتے اور تکلیف نہیں دیتے (۲، ۲۶۲)

جو صدقہ دینے میں جلدی کرنے کو پسند کرے

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے نمازِ عصر پڑھائی اور پھر جلدی سے کاشانۂ اقدس

www.alahazratnetwork.org

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَأَسْرَعَ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ خَرَجَ فَقُلْتُ أَوْ قِيْلَ لَهٗ فَقَالَ كُنْتُ خَلَّفْتُ فِي الْبَيْتِ تِبْرًا مِّنَ الصَّدَقَةِ فَكَرِهْتُ أَنْ أُبَيِّتَهٗ فَقَسَمْتُهٗ۔

میں داخل ہوگئے۔ تھوڑی دیر میں تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا پوچھا گیا تو فرمایا، میں گھر میں سونا چھوڑ آیا تھا۔ مجھے ناپسند ہوا کہ اس کے ساتھ رات گزاروں تو اسے تقسیم کر دیا۔

بَاب ۹۰۳ التَّحْرِيْضِ عَلَى الصَّدَقَةِ وَالشَّفَاعَةِ فِيْهَا۔

صدقہ کی ترغیب دینا اور اس کی سفارش کرنا۔

۱۳۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَدِيٌّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيْدٍ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ ثُمَّ مَالَ عَلَى النِّسَاءِ وَبِلَالٌ مَّعَهٗ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَّتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْقُلْبَ وَالْخُرْصَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید کے روز تشریف لائے تو دو رکعتیں پڑھیں۔ ان سے پہلے اور بعد میں نماز نہ پڑھی۔ پھر عورتوں کے پاس تشریف لے گئے اور حضرت بلال آپ کے ساتھ تھے تو انہیں نصیحت کی اور صدقہ کرنے کا حکم دیا پس عورتیں بالیاں اور کنگن پھینکنے لگیں۔

۱۳۴۱۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ أَبِيْ مُوْسٰى عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَهُ السَّائِلُ أَوْ طُلِبَتْ إِلَيْهِ حَاجَةٌ قَالَ اشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا وَيَقْضِي اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ مَا شَاءَ۔

موسیٰ بن اسماعیل، عبدالواحد، ابو بردہ بن عبداللہ بن ابو بردہ، ابو بردہ بن ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جب کوئی سائل آتا یا آپ کے حضور کوئی حاجت پیش کی جاتی تو فرماتے، سفارش کرو تاکہ تمہیں ثواب ملے اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان سے فیصلہ کرواتا ہے جو وہ چاہے۔

۱۳۴۲۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُوْكِيْ فَيُوْكٰى عَلَيْكِ۔

صدقہ بن فضل، عبدہ، ہشام، فاطمہ سے روایت ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھ نہ روکو ورنہ تم سے بھی روک لیا جائے گا۔

۱۳۴۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ عَنْ عَبْدَةَ وَقَالَ لَا تُحْصِيْ فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ۔

عثمان بن ابو شیبہ نے عبدہ سے روایت کی کہ فرمایا، گن گن کر نہ دو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہیں گن کر دے گا۔

بَاب ۹۰۴ الصَّدَقَةِ فِيْمَا اسْتَطَاعَ۔

استطاعت کے اندر صدقہ دینا

۱۳۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهٗ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُوْعِيْ فَيُوْعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ ارْضَخِيْ مَا اسْتَطَعْتِ۔

ابو عاصم، ابن جریج — محمد بن عبدالرحیم، حجاج بن محمد ابن جریج، ابن ابو ملیکہ، عباد بن عبداللہ بن زبیر، حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں تو فرمایا۔ بند نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے بند کرے گا اور استطاعت کے مطابق خیرات کرتی رہا کرو۔

www.alahazratnetwork.org

باب ٩٠٥ الصَّدَقَةُ تُكَفِّرُ الْخَطِيئَةَ۔

١٣٤٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفِتْنَةِ قَالَ قُلْتُ أَنَا أَحْفَظُهُ كَمَا قَالَ قَالَ إِنَّكَ عَلَيْهِ لَجَرِيءٌ فَكَيْفَ قَالَ قُلْتُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْمَعْرُوفُ قَالَ سُلَيْمٰنُ قَدْ كَانَ يَقُولُ الصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ لَيْسَ هٰذِهِ أُرِيدُ وَلٰكِنِّي أُرِيدُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ قُلْتُ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بَأْسٌ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَكَ بَابٌ مُغْلَقٌ قَالَ فَيُكْسَرُ الْبَابُ أَمْ يُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ فَإِنَّهُ إِذَا كُسِرَ لَمْ يُغْلَقْ أَبَدًا قَالَ قُلْتُ أَجَلْ فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَهُ مَنِ الْبَابُ فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ سَلْهُ قَالَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ قَالَ قُلْنَا فَعَلِمَ عُمَرُ مَنْ تَعْنِي قَالَ نَعَمْ كَمَا أَنَّ دُونَ غَدٍ لَيْلَةً وَذٰلِكَ أَنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ۔

صدقہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، تم میں سے فتنہ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث کس کو یاد ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے خوب یاد ہے۔ فرمایا کہ آپ اس کے لیے دلیر ہیں۔ وہ کیسے ہے؟ میں نے کہا کہ جو فتنہ آدمی کے گھر والوں اولاد اور ہمسایوں میں ہے اُس کو نماز، صدقہ اور نیکیاں دُور کر دیتی ہیں۔ سلیمان نے کہا کہ وہ فرمایا کرتے، نماز، صدقہ اور نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔ فرمایا کہ میں یہ نہیں پوچھتا بلکہ اُس کے متعلق پوچھتا ہوں جو سمندری موجوں کی طرح ٹھاٹھیں مارے گا۔ کہا کہ اے امیر المومنین! آپ کو اُس کا کیا خطرہ جب کہ اُس کے اور آپ کے درمیان بند دروازہ ہے۔ فرمایا کہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ میں نے کہا، بلکہ توڑا جائے گا۔ فرمایا کہ جب وہ توڑ دیا تو پھر کبھی بند نہیں ہو سکے گا۔ میں نے کہا، یہی بات ہے۔ ہم دروازے کے متعلق سوال کرتے ہوئے ڈرے۔ پس ہم نے مسروق سے پوچھنے کے لیے کہا۔ اُنھوں نے پوچھا تو فرمایا وہ خود حضرت عمر تھے۔ ہم نے کہا، حضرت عمر اس بات کو جانتے تھے! فرمایا، ہاں جیسے اگلے دن کے بعد رات، اور میں نے اُن سے جو حدیث بیان کی اُس میں غلطیاں نہیں ہیں۔

ف: معلوم ہوا کہ سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وجود اُمتِ محمدیہ کے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں میں سے ایک بہت بڑی رحمت اور پروردگارِ عالم کے انعامات میں سے بہت بڑا انعام تھا۔ آپ کے باعث اسلام کو بڑی تقویت پہنچی۔ کفر کی بڑی بڑی طاقتیں بھی سرنگوں ہو گئیں اور آپ کے باعث مسلمانوں میں فتنے سر اٹھانے میں کامیاب نہ ہو سکے کیونکہ آپ کا وجود اُمتِ محمدیہ اور فتنوں کے درمیان پہاڑ کی طرح حائل تھا۔ اُمتِ محمدیہ کو آپ کے وجود پر ہمیشہ ناز رہے گا اور دشمنانِ اسلام کے دلوں میں آپ ہمیشہ کانٹے کی طرح کھٹکتے رہیں گے۔ خدائے ذوالمنن ہمارا اُن کے اور تمام صحابۂ کرام کے غلاموں اور چاہنے والوں میں حشر و نشر فرمائے آمین۔

باب ٩٠٦ مَنْ تَصَدَّقَ فِي الشِّرْكِ ثُمَّ أَسْلَمَ۔

١٣٤٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ شَيْئًا كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صَدَقَةٍ أَوْ عَتَاقَةٍ وَصِلَةِ رَحِمٍ فَهَلْ فِيهَا مِنْ أَجْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

جس نے شرک کی حالت میں صدقہ دیا پھر مسلمان ہُوا

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں عرض گزار ہُوا، یا رسول اللہ! کیا میں نے دورِ جاہلیت میں جو نیکیاں کیں یعنی صدقہ دیا، غلام آزاد کیے اور صلہ رحمی کی، تو کیا مجھے اُن کا ثواب ملے گا؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنی پہلی نیکیوں کی وجہ سے ہی تو تمہیں دولتِ اسلام ملی ہے۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمْتَ عَلٰى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ۔

بَاب ۹۰۶ أَجْرِ الْخَادِمِ إِذَا تَصَدَّقَ بِأَمْرِ صَاحِبِهٖ غَيْرَ مُفْسِدٍ۔

۱۳۴۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا وَلِزَوْجِهَا بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

۱۳۴۸- حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْأَمِيْنُ الَّذِيْ يُنْفِذُ وَرُبَّمَا قَالَ يُعْطِيْ مَا أُمِرَ بِهٖ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبٌ بِهٖ نَفْسُهٗ فَيَدْفَعُهٗ إِلَى الَّذِيْ أُمِرَ لَهٗ بِهٖ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقَيْنِ۔

بَاب ۹۰۷ أَجْرِ الْمَرْأَةِ إِذَا تَصَدَّقَتْ أَوْ أَطْعَمَتْ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ۔

۱۳۴۹- حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ وَالْأَعْمَشُ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ إِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا ح وَحَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَطْعَمَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ لَهَا أَجْرُهَا وَلَهٗ مِثْلُهٗ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَهٗ بِمَا اكْتَسَبَ وَلَهَا بِمَا أَنْفَقَتْ۔

۱۳۵۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ فَلَهَا أَجْرُهَا وَلِلزَّوْجِ بِمَا

خادم کا بغیر فساد کے اپنے مالک کی اجازت سے صدقہ دینا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب عورت اپنے خاوند کے کھانے سے بغیر فساد کے صدقہ کرے تو اُسے ثواب ملے گا اور اُس کے خاوند کو کمانے کا اور خزانچی کو بھی اُن کی طرح۔

محمد بن العلاء، ابو اسامہ، برید بن عبد اللہ، ابو بُردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان خازن جو امانت کے ساتھ مالک کے حکم کی تعمیل کرے اور کبھی فرمایا۔ جو اُسے حکم دیا جاتا ہے اُس کے مطابق دلی رضامندی سے دے اور جس کے لیے حکم دیا گیا ہے اُس کے سپرد کر دے تو وہ بھی خیرات کرنے والوں میں سے ایک ہے۔

عورت کا ثواب جب کہ وہ فساد کے بغیر اپنے خاوند کے گھر سے صدقہ دے یا کھانا کھلائے۔

آدم، شعبہ، منصور اور اعمش، ابو وائل، مسروق، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت اپنے خاوند کے گھر سے صدقہ کرے —— عمرو بن حفص، ان کے والد ماجد، اعمش، شقیق، مسروق، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب عورت جھگڑے کے بغیر اپنے خاوند کے گھر سے کھانا کھلائے تو اُسے ثواب ملے گا اور اُتنا ہی خاوند کو اور اُسی کے برابر خزانچی کو، خاوند کو اس لیے کہ اُس نے کمایا اور عورت کو اس لیے کہ اُس نے خرچ کیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب عورت جھگڑے کے بغیر اپنے خاوند کے گھر سے خرچ کرے تو اُسے ثواب ملے گا اور خاوند کو کمانے کی وجہ سے اور خزانچی کو بھی اُتنا ہی ثواب ملے گا۔

www.alahazratnetwork.org

الْكَسْبِ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

باب ۹۰۹ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى الْآيَةَ اللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقَ مَالٍ خَلَفًا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، جس نے دیا اور خدا سے ڈرا اور اچھی بات کی تصدیق کی تو عنقریب ہم اُسے آسانی تک پہنچا دیں گے اور جس نے بخل کیا اور مستغنی ہوا (۹۲: ۵ تا ۸) اے اللہ! مال خرچ کرنے والے کو ثواب عطا فرما۔

۱۳۵۱- حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مُزَرِّدٍ عَنْ أَبِي الْحُبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا اللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَيَقُولُ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی دن ایسا نہیں کہ بندے صبح کرتے مگر دو فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ اُن میں سے ایک کہتا ہے، اے اللہ مال خرچ کرنے والے کو بدلہ دے۔ دوسرا کہتا ہے، اے اللہ بخیل کو بربادی دے۔

باب ۹۱۰ مَثَلِ الْمُتَصَدِّقِ وَالْبَخِيلِ۔

صدقہ دینے والے اور بخیل کی مثال

۱۳۵۲- حَدَّثَنَا مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ ثُدِيِّهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا فَأَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا يُنْفِقُ إِلَّا سَبَغَتْ أَوْ وَفَرَتْ عَلَى جِلْدِهِ حَتَّى تُخْفِيَ بَنَانَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ وَأَمَّا الْبَخِيلُ فَلَا يُرِيدُ أَنْ يُنْفِقَ شَيْئًا إِلَّا لَزِقَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَكَانَهَا فَهُوَ يُوَسِّعُهَا فَلَا تَتَّسِعُ تَابَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ فِي الْجُبَّتَيْنِ وَقَالَ حَنْظَلَةُ عَنْ طَاوُسٍ جُنَّتَانِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرٌ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُنَّتَانِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال اُن دو آدمیوں جیسی ہے جن کے اُوپر لوہے کے جُبّے ہوں ـــــ ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد، عبدالرحمن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا، بخیل اور مال خرچ کرنے والے کی مثال اُن دو آدمیوں جیسی ہے جن کے اُوپر لوہے کے جُبّے ہوں، چھاتی سے حلق تک۔ خرچ کرنے والا جب مال خرچ کرتا ہے تو جُبّہ وسیع ہو کر اُس کے جسم پر پھیل جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اُس کی انگلیوں اور نشانیوں کو بھی چھپا لیتا ہے اور بخیل جب کچھ خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو ہر حلقہ اپنی جگہ سے چمٹ جاتا ہے۔ وہ اُسے کھولنا چاہتا ہے لیکن کھول نہیں سکتا۔ متابعت کی حسن بن مسلم نے طاؤس سے جُبّتین کے متعلق اور حنظلہ نے طاؤس سے جُنّتان روایت کی۔ لیث، جعفر، ابن ہرمز، حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جُنّتان کا لفظ روایت کیا۔

باب ۹۱۱ صَدَقَةِ الْكَسْبِ وَالتِّجَارَةِ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبٰتِ

کمائی اور تجارت سے صدقہ دینا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اے ایمان والو! خرچ کرو پاک روزی سے جو تم نے کمائی اور جو ہم

www.alahazratnetwork.org

مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ غَنِيٌّ حَمِيدٌ۔

باب ۹۱۲ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ۔

۱۳۵۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَقَالَ يَعْمَلُ بِيَدِهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ وَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا لَهُ صَدَقَةٌ۔

باب ۹۱۳ قَدْرُ كَمْ يُعْطِي مِنَ الزَّكٰوةِ وَالصَّدَقَةِ وَمَنْ أَعْطَى شَاةً۔

۱۳۵۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّهَا قَالَتْ بُعِثَ إِلَى نُسَيْبَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ بِشَاةٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى عَائِشَةَ مِنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَكُمْ شَيْئًا فَقَالَتْ لَا إِلَّا مَا أَرْسَلَتْ بِهِ نُسَيْبَةُ مِنْ ذٰلِكَ الشَّاةِ فَقَالَ هَاتِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا۔

باب ۹۱۴ زَكٰوةِ الْوَرِقِ۔

۱۳۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ مِنَ الْإِبِلِ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ۔

۱۳۵۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو سَمِعَ أَبَاهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

نے زمین سے تمہارے لیے نکالا۔۔۔۔ غنیؔ حمیدؔ تک۔
(۲: ۲۶۷)

صدقہ ہر مسلمان پر ہے۔ جو نہ کر سکے تو نیکی کے کام کرے۔

سعید بن ابو بردہ، ان والد ماجد ان کے جد امجد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر مسلمان پر صدقہ ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا نبی اللہ! جس میں طاقت نہ ہو؟ فرمایا تو ہاتھ سے کام کرکے خود نفع حاصل کرے اور صدقہ دے۔ عرض گزار ہوئے کہ اگر یہ نہ کر سکے؟ فرمایا تو مظلوم حاجت مند کی مدد کرے۔ عرض گزار ہوئے کہ اگر یہ بھی نہ کر سکے؟ فرمایا تو نیکی کے کام کرے اور برے کاموں سے رکے تو اس کے لیے یہی صدقہ ہے۔

زکوٰۃ اور صدقے سے کتنا دیا جائے اور جس نے ایک بکری دی۔

حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نسیبہ انصاریہ کے پاس ایک بکری بھیجی گئی۔ اس نے کچھ گوشت اس میں سے حضرت عائشہ کے لیے بھیج دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ وہ عرض گزار ہوئیں کہ نہیں مگر اس بکری کا گوشت جو نسیبہ کے لیے بھیجی گئی تھی۔ فرمایا۔ لاؤ کیونکہ وہ اپنے مقام پر پہنچ گئی۔

چاندی کی زکوٰۃ

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، عمرو بن یحییٰ مازنی، ان کے والد ماجد حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ پانچ وسق سے کم غلہ میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

محمد بن مثنیٰ، عبد الوہاب، یحییٰ بن سعید، عمرو، ان کے والد ماجد، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا۔

www.alahazratnetwork.org

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا۔

باب ۹۱۵ الْعَرْضِ فِي الزَّكٰوةِ وَقَالَ طَاؤُسٌ قَالَ مُعَاذٌ لِأَهْلِ الْيَمَنِ ائْتُونِي بِعَرْضٍ ثِيَابٍ خَمِيصٍ أَوْ لَبِيسٍ فِي الصَّدَقَةِ مَكَانَ الشَّعِيرِ وَالذُّرَةِ أَهْوَنُ عَلَيْكُمْ وَخَيْرٌ لِأَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا خَالِدٌ فَقَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتُدَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَلَمْ يَسْتَثْنِ صَدَقَةَ الْعَرْضِ مِنْ غَيْرِهَا فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي خُرْصَهَا وَسِخَابَهَا وَلَمْ يَخُصَّ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ مِنَ الْعُرُوضِ۔

۱۳۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ وَرَسُولُهُ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ عَلَى وَجْهِهَا وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُونٍ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ۔

۱۳۵۸۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ فَرَأَى أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ فَأَتَاهُنَّ وَمَعَهُ بِلَالٌ نَاشِرٌ ثَوْبَهُ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي وَأَشَارَ أَيُّوبُ إِلَى أُذُنِهِ وَإِلَى حَلْقِهِ۔

باب ۹۱۶ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَيُذْكَرُ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُهُ۔

۱۳۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ

زکوٰۃ میں سامان لینا۔ حضرت معاذ بن جبل نے اہل یمن سے فرمایا کہ میرے پاس زکوٰۃ میں جو اور مکئی کی جگہ یمنی چادر اور دوسرے کپڑے لاؤ یہ تمہارے لیے آسان اور مدینہ منورہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کے لیے بہتر ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خالد نے تو اپنی زرہیں اور ہتھیار راہ خدا میں وقف کر رکھے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زکوٰۃ دو خواہ اپنے زیوروں سے۔ آپ نے زکوٰۃ سے سامان وغیرہ کا استثناء نہیں فرمایا۔ اور عورتیں اپنی بالیاں اور ہار ڈالنے لگیں اور سامان میں سے آپ نے سونے اور چاندی کی تخصیص نہیں فرمائی۔

محمد بن عبداللہ ان کے والد ماجد، ثمامہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نے انہیں لکھ بھیجا جو اللہ اور اس کے رسول نے حکم فرمایا ہے کہ جس پر زکوٰۃ کی ایک سالہ اونٹنی واجب آتی ہو اور وہ اس کے پاس نہ ہو بلکہ دو سالہ اونٹنی ہو تو وہی لے لی جائے اور زکوٰۃ لینے والا اسے بیس درہم یا دو بکریاں ادا کرے۔ اگر اس کے پاس ایک سالہ اونٹنی نہ ہو بلکہ دو سالہ اونٹ ہو تو وہ قبول کر لیا جائے گا اور اس کے ساتھ مالک کو کچھ بھی نہیں دیا جائے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھی آپ نے دیکھا کہ عورتوں کو آپ کی آواز سنائی نہیں دیتی تو آپ ان کے پاس تشریف لے گئے۔ انہیں وعظ و نصیحت کی اور صدقہ دینے کا حکم فرمایا تو عورتیں زیور ڈالنے لگیں۔ ایوب راوی نے اپنے کانوں اور حلق کی طرف اشارہ کیا۔

دو متفرق مال جمع نہ کیے جائیں اور دو اکٹھے مال متفرق نہ کیے جائیں۔ منقول ہے کہ سالم حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

ثمامہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر نے وہی چیزیں ان کے لیے لکھیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

www.alahazratnetwork.org

أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ۔

نے فرض کی تھیں کہ زکوٰۃ کے ڈر سے متفرق چیزوں کو جمع نہ کیا جائے اور جو چیزیں اکٹھی ہوں انھیں متفرق نہ کیا جائے۔

باب مَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ وَقَالَ طَاؤُسٌ وَعَطَاءٌ إِذَا عَلِمَ الْخَلِيطَانِ أَمْوَالَهُمَا فَلَا يُجْمَعُ مَالُهُمَا قَالَ سُفْيَانُ لَا تَجِبُ حَتَّى يَتِمَّ لِهَذَا أَرْبَعُونَ شَاةً وَلِهَذَا أَرْبَعُونَ شَاةً۔

جب مال دو حصے داروں کا ہو تو دونوں سے برابر زکوٰۃ لی جائے گی۔ طاؤس اور عطاء نے فرمایا کہ جب دونوں الگ الگ اپنے مال کو جانتے ہوں تو ان کے مالوں کو جمع نہیں کیا جائے گا۔ سفیان نے فرمایا کہ زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی جب تک اس کے پاس پوری چالیس بکریاں اور اس کے پاس چالیس بکریاں نہ ہوں۔

١٣٦٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نے ان کے لیے لکھ دیا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرض فرمایا تھا کہ جو مال دو حصے داروں کا ہو تو ادائیگی کے بعد اپنا حصہ برابر برابر سمجھ لیں۔

باب زَكَاةِ الْإِبِلِ ذَكَرَهُ أَبُو بَكْرٍ وَأَبُو ذَرٍّ وَأَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اونٹ کی زکوٰۃ: اسے حضرت ابوبکر، حضرت ابوذر اور حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

١٣٦١- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ شَأْنَهَا فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ تُؤَدِّي صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا۔

علی بن عبداللہ، ولید بن مسلم، اوزاعی، ابن شہاب، عطاء بن یزید
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہجرت کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا، تم پر افسوس! ہجرت تمہارے لیے مشکل ہے۔ کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں جن کی تم زکوٰۃ بھی دیتے ہو؟ عرض گزار ہوا: ہاں۔ فرمایا تو سمندر کے اُس پار عمل کرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے عملوں سے ذرا بھی کم نہیں ہونے دے گا۔

باب مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ بِنْتِ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ۔

جس پر ایک سالہ اونٹنی لازم آتی ہو لیکن اس کے پاس نہ ہو۔

١٣٦٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ فَرِيضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ

محمد بن عبداللہ انصاری، ان کے والد ماجد، ثمامہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نے ان کے لیے فرض زکوٰۃ لکھ کر بھیجی جس کا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے کہ جس پر زکوٰۃ کی چار سالہ اونٹنی لازم آئے اور اس کے پاس نہ ہو بلکہ تین سالہ ہو تو تین سالہ ہی قبول کر لی جائے گی نیز ساتھ ہی دو بکریاں لی جائیں گی جبکہ موجود ہوں ورنہ بیس درہم اور جس پر زکوٰۃ کی تین سالہ اونٹنی

www.alahazratnetwork.org

إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحِقَّةُ وَعِنْدَهُ الْجَذَعَةُ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُونٍ وَيُعْطِي شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ مَخَاضٍ وَيُعْطِي مَعَهَا عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ۔

باب ۹۲ زَكٰوةِ الْغَنَمِ۔

۱۳۶۳ – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُثَنَّى الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ هٰذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

هٰذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَالَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ بِهَا رَسُولَهُ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِ فِي أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فَمَا دُونَهَا مِنَ الْغَنَمِ مِنْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ أُنْثَى فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِينَ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ أُنْثَى فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِينَ إِلَى سِتِّينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْجَمَلِ فَإِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَسِتِّينَ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ يَعْنِي سِتًّا وَسَبْعِينَ إِلَى تِسْعِينَ فَفِيهَا بِنْتَا لَبُونٍ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ

لازم آئے اور اُس کے پاس تین سالہ نہ ہو بلکہ چار سالہ ہو تو چار سالہ ہی قبول کرلی جائے گی اور مُصدق اُسے بیس درہم یا دو بکریاں دے گا اور جس پر زکوٰۃ کی تین سالہ اُونٹنی لازم آئے اور اُس کے پاس دو سالہ ہو تو اُس سے دو سالہ ہی قبول کرلی جائے گی اور اُس سے بیس درہم یا دو بکریاں بھی لی جائیں گی اور جس پر زکوٰۃ کی دو سالہ اُونٹنی لازم آئے اور اس کے پاس تین سالہ ہو تو اُس سے تین سالہ ہی قبول کرلی جائے گی اور زکوٰۃ لینے والا اُسے بیس درہم یا دو بکریاں دے گا اور جس پر زکوٰۃ کی دو سالہ اُونٹنی لازم آئے لیکن اُس کے پاس نہ ہو بلکہ اُس کے پاس ایک سالہ ہو تو اُس سے ایک سالہ ہی قبول کرلی جائے گی اور وہ اُس کے ساتھ بیس درہم یا دو بکریاں بھی دے گا۔

بکریوں کی زکوٰۃ

محمد بن عبداللہ بن مثنٰی انصاری، ان کے والد ماجد، ثمامہ بن عبداللہ بن انس حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نے اُن کے لیے یہ تحریر لکھی جب کہ انھیں بحرین کی طرف بھیجا۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

یہ وہ فرض زکوٰۃ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مسلمانوں پر فرض کی اور جس کا اللہ تعالٰی نے اپنے رسول کو حکم فرمایا۔ مسلمانوں میں سے جس سے اس کے مطابق مانگا جائے وہ دے اور جس سے زیادہ مانگا جائے تو وہ نہ دے۔ چوبیس اُونٹوں اور اس سے کم میں ہر پانچ پر ایک بکری دے۔ جب پچیس ہو جائیں تو پینتیس تک ان میں ایک سالہ اُونٹنی ہے۔ جب چھیالیس ہو جائیں تو اُن میں ساٹھ تک تین سالہ اُونٹنی ہے جو قابلِ جفتی ہو۔ جب اکسٹھ ہو جائیں تو پچھتر تک اُن میں ایک چار سالہ اُونٹنی ہے۔ جب چھہتر ہو جائیں تو نوے تک اُن میں دو دو سالہ اُونٹنیاں ہیں۔ جب اکانوے ہو جائیں تو ایک سو بیس تک اُن میں دو تین سالہ اُونٹنیاں ہیں جو قابلِ جفتی ہوں۔ جب ایک سو بیس سے بڑھ جائیں تو ہر چالیس میں ایک دو سالہ اور ہر پچاس میں ایک تین

www.alahazratnetwork.org

فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ فَفِيهَا شَاةٌ وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى مِائَتَيْنِ شَاتَانِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرِّقَةِ رُبْعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا۔

سال کا اور جس کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو اُن پر زکوٰۃ نہیں ہے مگر جب کہ اُن کا مالک چاہے اور جب پانچ ہو جائیں تو اُن پر ایک بکری ہے اور چرنے والی بکریوں کی زکوٰۃ یہ ہے کہ جب چالیس سے ایک سو بیس تک ہوں تو اُن پر ایک بکری اور جب ایک سو بیس سے زیادہ ہوں تو دو سو تک دو بکریاں اور جب دو سو سے تین سو تک ہوں تو تین بکریاں جب تین سو سے زیادہ ہوں تو ہر سو میں ایک بکری جب کسی کے پاس چالیس سے ایک بھی کم بکریاں ہوں تو اُن پر زکوٰۃ نہیں ہے مگر جب کہ اُن کا مالک چاہے اور چاندی میں چالیسواں حصہ ہے۔ اگر کسی کے پاس ایک سو نوے درہم ہوں تو اُن پر زکوٰۃ نہیں ہے مگر جب کہ اُن کا مالک چاہے۔

باب ۹۲۱ لَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ۔

زکوٰۃ میں بوڑھی اور معیوب بکری نہیں لی جائے گی اور نہ نر مگر جب کہ مصدق چاہے۔

۱۳۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ رَسُولَهُ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَا يُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کے لیے لکھا کہ زکوٰۃ میں بوڑھی اور معیوب بکری نہ نکالی جائے اور نہ نر مگر جس کو زکوٰۃ وصول کرنے والا چاہے۔

باب ۹۲۲ أَخْذِ الْعَنَاقِ فِي الصَّدَقَةِ۔

زکوٰۃ میں بکری کا بچہ لینا

۱۳۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنَّ اللَّهَ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ بِالْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ۔

ابوالیمان، شعیب، زہری ——— لیث، عبدالرحمٰن بن خالد، ابن شہاب، عُبیداللہ بن عبداللہ بن عُتبہ بن مسعود حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، خدا کی قسم اگر وہ بکری کا بچہ بھی روکیں گے جس کو وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو روکنے کی وجہ سے میں اُن سے لڑوں گا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ بات یہی تھی جو میں نے دیکھی کہ اللہ تعالیٰ نے جہاد کے لیے حضرت ابوبکر کا سینہ کھول دیا تھا اور میں نے جان لیا کہ وہ حق پر ہیں۔

باب ۹۲۳ لَا تُؤْخَذُ كَرَائِمُ أَمْوَالِ النَّاسِ

زکوٰۃ میں لوگوں کے مال سے عمدہ مال نہ لیا

فِي العُنُقِ قَلَّة۔

۱۳۶۶۔ حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ قَالَ اِنَّكَ تَقْدَمُ عَلٰى قَوْمٍ اَهْلِ كِتَابٍ فَلْيَكُنْ اَوَّلَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ عِبَادَةُ اللّٰهِ فَاِذَا عَرَفُوا اللّٰهَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ فَاِذَا فَعَلُوْا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكٰوةً تُؤْخَذُ مِنْ اَمْوَالِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَاِذَا اَطَاعُوْا بِهَا فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ اَمْوَالِ النَّاسِ۔

جائے۔

اُمیہ بن بسطام، یزید بن زریع، روح بن قاسم اسماعیل بن اُمیہ، یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی، ابوسعید حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا، تم ایسی قوم کی طرف جا رہے ہو جو اہل کتاب ہیں۔ پس سب سے پہلے انھیں اللہ تعالٰی کے حق عبادت کی دعوت دینا جب اُنھیں اللہ تعالٰی کی معرفت ہوجائے تو انھیں بتانا کہ اللہ تعالٰی نے روزانہ رات دن میں اُن پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جب وہ ایسا کریں تو انھیں بتانا کہ اللہ تعالٰی نے اُن پر زکوٰۃ فرض کی ہے کہ اُن کے مال میں سے لیا جائے گا اور اُن کے غریبوں کو دیا جائے گا۔ جب وہ اسے بھی مان لیں تو اُن سے لینا اور لوگوں کا عمدہ مال چھانٹ لینے سے بچنا۔

بَابُ ۹۲۴ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ۔

۱۳۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ الْمَازِنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ۔

پانچ اُونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، محمد بن عبدالرحمٰن بن ابو صعصعہ مازنی اِن کے والد ماجد حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ وسق سے کم کھجوروں میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ سے کم اُونٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

بَابُ ۹۲۵ زَكٰوةِ الْبَقَرِ

وَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَعْرِفَنَّ مَا جَاءَ اللّٰهَ رَجُلٌ بِبَقَرَةٍ لَهَا خُوَارٌ وَيُقَالُ جُؤَارٌ تَجْأَرُوْنَ يَرْفَعُوْنَ اَصْوَاتَهُمْ كَمَا تَجْأَرُ الْبَقَرَةُ۔

گائے کی زکوٰۃ۔ ابوحمید سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا، میں اُسے پہچان لُوں گا جو خدا کی بارگاہ میں گائے لے کر پیش ہوگا جو ڈکراتی ہوگی خُوار سے مراد ہے آواز بلند کرنا جیسے گائے ڈکراتی ہے۔

۱۳۶۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ انْتَهَيْتُ اِلَيْهِ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اَوْ وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ اَوْ كَمَا حَلَفَ مَا مِنْ رَّجُلٍ تَكُوْنُ لَهٗ اِبِلٌ اَوْ بَقَرٌ اَوْ غَنَمٌ لَا يُؤَدِّيْ حَقَّهَا اِلَّا اُتِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْظَمَ مَا تَكُوْنُ وَاَسْمَنَهٗ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا، قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے یا قسم ہے اُس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں یا جس طرح بھی قسم کھائی کوئی آدمی نہیں جس کے پاس اونٹ یا گائیں یا بکریاں ہوں اور وہ اُن کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے روز وہ جانور اس طرح لائے جائیں گے کہ پہلے سے بڑے اور موٹے ہوں گے، وہ اُسے

www.alahazratnetwork.org

تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُوْنِهَا كُلَّمَا جَازَتْ
عَلَيْهِ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُوْلَاهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ
النَّاسِ رَوَاهُ بُكَيْرٌ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ۹۲۶ الزَّكٰوةِ عَلَى الْأَقَارِبِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَالصَّدَقَةِ۔

۱۳۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ
عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ أَنَّهٗ سَمِعَ أَنَسَ
بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ أَبُوْ طَلْحَةَ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ
مَالًا مِّنْ نَّخْلٍ وَّكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهٖ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ
مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا
أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا
تُحِبُّوْنَ قَامَ أَبُوْ طَلْحَةَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ لَنْ
تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِيْ إِلَيَّ
بَيْرُحَاءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِّلّٰهِ أَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ
فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللّٰهُ قَالَ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَّابِحٌ
ذٰلِكَ مَالٌ رَّابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَإِنِّيْ أَرٰى أَنْ تَجْعَلَهَا
فِي الْأَقْرَبِيْنَ فَقَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ أَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا
أَبُوْ طَلْحَةَ فِيْ أَقَارِبِهٖ وَبَنِيْ عَمِّهٖ تَابَعَهٗ رَوْحٌ وَقَالَ يَحْيٰى
بْنُ يَحْيٰى وَإِسْمٰعِيْلُ عَنْ مَّالِكٍ رَايِحٌ بِالْيَاءِ۔

۱۳۷۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أَضْحٰى أَوْ فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ
فَوَعَظَ النَّاسَ وَأَمَرَهُمْ بِالصَّدَقَةِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
تَصَدَّقُوْا فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ

اپنے کھروں سے روندیں گے اور اپنے سینگوں سے ماریں گے۔ جب آخری جانور بھی اُس کے اُوپر سے گزر جائے گا تو پہلا پھر آ جائے گا، یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو ــــ روایت کیا اسے بکیر، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُس کے لیے دوہرا ثواب ہے، قرابت کا اور زکوٰۃ کا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں کھجور کے باغات کے لحاظ سے حضرت ابو طلحہ انصار میں سب سے مالدار تھے اور انھیں اپنے سارے باغات میں بیرحاء سب سے پسند تھا جو مسجد نبوی کے سامنے تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس میں تشریف لے جاتے اور اُس کا صاف پانی پیا کرتے تھے۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ جب آیت "تم بھلائی کو نہیں پا سکتے یہاں تک کہ اپنی اُس چیز میں سے خرچ کرو جو تمہیں محبوب ہے" (۳، ۹۲) نازل ہوئی تو حضرت ابو طلحہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم بھلائی کو نہیں پا سکتے جب تک اپنی پیاری چیزوں میں سے خرچ نہیں کرو گے اور مجھے اپنے تمام مالوں میں بیرحاء باغ سب سے پیارا ہے۔ لہٰذا وہ اللہ کے لیے صدقہ ہے، اُس کے ثواب اور ذخیرے کی اللہ کے پاس اُمید رکھتا ہوں۔ لہٰذا یا رسول اللہ! آپ اس کو جہاں چاہیں خرچ کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاباش یہ سودا تو مفید اور نفع بخش ہے۔ تم نے جو کہا وہ میں نے سن لیا، میرے خیال میں اپنے قرابت داروں میں بانٹ دو۔ حضرت ابو طلحہ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! میں ایسا ہی کروں گا۔ پس حضرت ابو طلحہ نے اپنے رشتہ داروں اور چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا ــــ متابعت کی اس کی روح نے جبکہ یحییٰ بن یحییٰ اور اسماعیل نے امام مالک سے رایح یا کے ساتھ روایت کی۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الاضحیٰ یا عید الفطر کے لیے عیدگاہ تشریف لے گئے۔ جب فارغ ہو چکے تو لوگوں کو نصیحت کی اور انھیں صدقہ کا حکم دیتے ہوئے فرمایا، لوگو! صدقہ دو۔ پھر عورتوں کے پاس سے گزرے تو فرمایا، عورتو! صدقہ دو کیونکہ میں نے جہنم میں تمہیں زیادہ دیکھا ہے۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! وہ کس لیے؟ فرمایا کہ تم لعن طعن اور خاوند کی ناشکری زیادہ کرتی ہو۔ میں نے عقل اور دین میں کم تم سے

www.alahazratnetwork.org

فَإِنِّي أُرِيتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ مَا رَأَيْتُ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمَّا صَارَ إِلٰى مَنْزِلِهِ جَاءَتْ زَيْنَبُ امْرَأَةُ ابْنِ مَسْعُودٍ تَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذِهِ زَيْنَبُ فَقَالَ أَيُّ الزَّيَانِبِ فَقِيلَ امْرَأَةُ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ نَعَمْ ائْذَنُوا لَهَا فَأُذِنَ لَهَا قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّكَ أَمَرْتَ الْيَوْمَ بِالصَّدَقَةِ وَكَانَ لِي حُلِيٌّ فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهِ فَزَعَمَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهُ وَوَلَدَهُ أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ زَوْجُكِ وَوَلَدُكِ أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتِ بِهِ عَلَيْهِمْ۔

باب ۹۲۷ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ صَدَقَةٌ

۱۳۷۱ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ وَغُلَامِهِ صَدَقَةٌ۔

باب ۹۲۸ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ صَدَقَةٌ۔

۱۳۷۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خُثَيْمُ بْنُ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِي عَبْدِهِ وَلَا فِي فَرَسِهِ۔

باب ۹۲۹ الصَّدَقَةِ عَلَى الْيَتَامٰى۔

۱۳۷۳ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ

ناقص نہیں دیکھا کہ ایک عقلمند آدمی کی مت بھی مار دیتی ہو جب فارغ ہوئے تو اپنے کاشانۂ اقدس کی طرف لوٹے۔ تو حضرت ابن مسعود کی اہلیہ محترمہ نے حاضر ہو کر اجازت مانگی۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! زینب آنا چاہتی ہیں فرمایا کہ کونسی زینب؟ عرض کی گئی کہ ابن مسعود کی بیوی۔ فرمایا اچھا انھیں اجازت دے دو۔ انھیں اجازت ملی تو عرض گزار ہوئیں: اے اللہ کے نبی! آج آپ نے صدقہ کا حکم فرمایا میرے پاس ایک زیور ہے جو میں خیرات کرنا چاہتی ہوں۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ جنھیں تم صدقہ دو ان سے وہ اور ان کا بیٹا زیادہ مستحق ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ابن مسعود نے سچ کہا واقعی تمہارا خاوند اور تمہارا بیٹا ان سے زیادہ مستحق ہیں جنھیں تم صدقہ دو۔

مسلمان پر اُس کے گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے۔

آدم، شعبہ، عبداللہ بن دینار، سلیمان بن یسار، عراک بن مالک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان پر اُس کے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ نہیں ہے۔

مسلمان پر اُس کے غلام کی زکوٰۃ نہیں ہے

مسدد، یحییٰ بن سعید، خثیم بن عراک بن مالک، اِن کے والدِ ماجد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ــــ سلیمان بن حرب، وُہَیب بن خالد، خثیم بن عراک بن مالک، اِن کے والدِ ماجد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے (یعنی فرض نہیں ہے)۔

یتیموں کو زکوٰۃ دینا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور ہم آپ

www.alahazratnetwork.org

بْنُ يَسَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَالَ مِمَّا اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِينَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ اَوَيَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ مَا شَاْنُكَ تُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُكَلِّمُكَ فَرَاَيْنَا اَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَ فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ وَقَالَ اَيْنَ السَّائِلُ وَكَاَنَّهُ حَمِدَهُ فَقَالَ اِنَّهُ لَا يَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَاِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ اَوْ يُلِمُّ اِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ اَكَلَتْ حَتَّى اِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ وَرَتَعَتْ وَاِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ مَا اَعْطَى مِنْهُ الْمِسْكِينَ وَالْيَتِيمَ وَابْنَ السَّبِيلِ اَوْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّهُ مَنْ يَاْخُذُهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَالَّذِي يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَيَكُونُ شَهِيدًا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

باب ۹۳ الزَّكٰوةِ عَلَى الزَّوْجِ وَالْاَيْتَامِ فِي الْحَجْرِ قَالَهُ اَبُوْ سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۳۷۴ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللهِ قَالَ فَذَكَرْتُهُ لِاِبْرَاهِيمَ فَحَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللهِ بِمِثْلِهِ سَوَاءً قَالَتْ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ وَكَانَتْ زَيْنَبُ تُنْفِقُ عَلَى عَبْدِ اللهِ وَاَيْتَامٍ فِي حَجْرِهَا فَقَالَتْ لِعَبْدِ اللهِ سَلْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَجْزِي عَنِّي اَنْ اُنْفِقَ عَلَيْكَ وَعَلَى اَيْتَامٍ فِي حَجْرِي مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ سَلِي اَنْتِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ اِلَى رَسُولِ

کے اردگرد بیٹھ گئے تو فرمایا۔ اپنے بعد میں تمہارے متعلق اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم پر دنیا کی زیب و زینت کھول دی جائے گی۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا بھلائی کے بعد برائی آئے گی؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش رہے۔ اُس سے کہا گیا کہ آپ کو کیا ہوا کہ آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کلام کر رہے ہیں جبکہ وہ آپ سے نہیں کرتے ہم نے دیکھا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی تھی۔ پھر آپ نے پسینہ پونچھا اور فرمایا۔ سائل کہاں ہے؟ گویا وہ آپ کو اچھا لگا۔ فرمایا کہ بھلائی کبھی برائی نہیں لاتی۔ مگر فصلِ ربیع ایسی سبز گھاس بھی اگاتی ہے جو جانور کو مار دیتی یا بیمار کر دیتی ہے یہاں تک کہ جب دونوں کوکھیں بھر جائیں اور وہ سورج کی طرف منہ کر کے گوبر اور پیشاب کرے اور چرے۔ یہ مال سرسبز اور شیریں ہے۔ وہ مسلمان مالک اچھا ہے کہ اُس میں سے مسکین، یتیم اور مسافر کو دیتا ہے جو بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اور جو بغیر حق کے اُسے لیتا ہے وہ ایسا ہے کہ کھائے اور سیر نہ ہو اور قیامت کے روز وہ اُس پر گواہ ہوگا۔

شوہر اور زیرِ کفالت بچوں کو زکوٰۃ دینا۔ اسے حضرت ابوسعید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

عمر بن حفص بن غیاث، ان کے والد ماجد، اعمش، شقیق، عمرو بن حارث حضرت زینب زوجہ عبداللہ ——— ابراہیم، ابوعبیدہ، عمرو بن حارث حضرت زینب زوجہ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں مسجد میں تھی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ نے فرمایا کہ صدقہ کرو خواہ اپنے زیوروں سے اور حضرت زینب اپنے خاوند حضرت عبداللہ بن مسعود پر خرچ کرتی تھیں اور اپنے زیرِ کفالت یتیم بچوں پر۔ انہوں نے حضرت عبداللہ سے گزارش کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھیے کہ کیا میرے لیے جائز ہے کہ میں زکوٰۃ سے آپ پر اور اپنے زیرِ کفالت بچوں پر خرچ کروں۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تم خود پوچھو۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف چل پڑی تو انصار کی ایک عورت کو دروازے پر پایا اور اُس کی حاجت بھی میرے جیسی تھی

www.alahazratnetwork.org

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ عَلَى الْبَابِ حَاجَتُهَا مِثْلُ حَاجَتِيْ فَمَرَّ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا سَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَجْزِيْ عَنِّيْ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَلٰى زَوْجِيْ وَأَيْتَامٍ لِّيْ فِيْ حَجْرِيْ وَقُلْنَا لَا تُخْبِرْ بِنَا فَدَخَلَ فَسَأَلَهٗ فَقَالَ مَنْ هُمَا قَالَ زَيْنَبُ فَقَالَ أَيُّ الزَّيَانِبِ قَالَ امْرَأَةُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ لَهَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ۔

۱۳۷۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلِيْ أَجْرٌ أَنْ أُنْفِقَ عَلٰى بَنِيْ أَبِيْ سَلَمَةَ إِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ فَقَالَ أَنْفِقِيْ عَلَيْهِمْ فَلَكِ أَجْرُ مَا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ۔

باب ۹۳ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يُعْتِقُ مِنْ زَكٰوةِ مَالِهٖ وَيُعْطِيْ فِي الْحَجِّ وَقَالَ الْحَسَنُ إِنِ اشْتَرٰى أَبَاهُ مِنَ الزَّكٰوةِ جَازَ وَيُعْطِيْ فِي الْمُجَاهِدِيْنَ وَالَّذِيْ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ تَلَا إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ الْآيَةَ فِيْ أَيِّهَا أَعْطَيْتَ أَجْزَأَتْ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَالِدًا احْتَبَسَ أَدْرَاعَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِيْ لَاسٍ حَمَلَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى إِبِلِ الصَّدَقَةِ لِلْحَجِّ۔

۱۳۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةٍ فَقِيْلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِيْلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيْلٍ إِلَّا أَنَّهٗ كَانَ فَقِيْرًا فَأَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهٗ وَأَعْتُدَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَأَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَعَمُّ رَسُوْلِ

چنانچہ حضرت بلال ہمارے پاس سے گزرے تو ہم نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھیے کہ اگر میں اپنے خاوند اور اپنے زیرِ کفالت یتیم بچوں پر خرچ کروں تو کیا یہ میرے لیے جائز ہے! اور ہم نے کہا کہ ہمارے متعلق نہ بتانا۔ وہ اندر گئے اور آپ سے پوچھا تو فرمایا۔ وہ کون ہیں! عرض کی زینب۔ فرمایا کہ کونسی زینب! عرض گزار ہوئے عبداللہ بن مسعود کی بیوی۔ فرمایا:۔ ہاں ان کے لیے دوہرا اجر ہے، ایک قرابت کا اجر اور دوسرا صدقہ کرنے کا۔

ہشام نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا مجھے ثواب ملے گا اگر میں حضرت ابوسلمہ کی اولاد پر خرچ کروں جبکہ وہ میری بھی اولاد ہے۔ فرمایا کہ ان پر خرچ کرو کیونکہ ان پر خرچ کرنے کا تمہیں ثواب ملے گا۔

ارشادِ خداوندی ہے:۔ گردن چھڑانے والوں اور مقروض لوگوں پر اور راہِ خدا میں خرچ کرنا۔ حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ انھوں نے زکوٰۃ کے مال سے غلام آزاد کیے اور حج کے لیے دیا۔ حسن بصری نے فرمایا کہ اگر زکوٰۃ کے مال سے اپنے باپ کو خریدے تو جائز ہے اور مجاہدین کو دے اور جو حج نہ کر سکتا ہو اسے دے۔ پھر یہ آیت تلاوت کی، صدقات فقراء کے لیے ہیں۔ ان میں سے جس کو دے جائز ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خالد نے تو اپنی زرہیں بھی خدا کی راہ میں وقف کر رکھی ہیں۔ ابو لاس سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں زکوٰۃ کے اونٹ پر سوار کر کے حج کے لیے بھیجا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقہ کا حکم فرمایا تو بتایا گیا کہ ابن جمیل، خالد بن ولید اور عباس بن عبدالمطلب نے نہیں دیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن جمیل کو تو یہی برا لگا کہ وہ تنگ دست تھا تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے اسے غنی کر دیا۔ رہی خالد کی بات تو تم خالد پر ظلم کرتے ہو جبکہ انہوں نے تو اپنی زرہیں اور ہتھیار بھی اللہ کی راہ میں وقف کر رکھے ہیں۔ رہی عباس بن عبدالمطلب کی بات تو وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا ہیں یہ ان کی زکوٰۃ ہے اور اتنا ہی مال اور، متابعت کی اس کی ابو الزناد

www.alahazratnetwork.org

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْھِیَ عَلَیْہَا الصَّدَقَۃُ وَمِثْلُھَا مَعَھَا تَابَعَہٗ ابْنُ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ اَبِیْہِ وَقَالَ ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ ھِیَ عَلَیْہِ وَمِثْلُھَا مَعَھَا وَقَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ حُدِّثْتُ عَنِ الْاَعْرَجِ مِثْلَہٗ۔

نے اپنے والد ماجد سے۔ ابن اسحاق نے ابوالزناد سے روایت کی ھِیَ عَلَیْہِ وَمِثْلُھَا مَعَھَا۔ ابن جریج نے کہا کہ اعرج نے مجھ سے اسی طرح حدیث بیان کی۔

بَاب ۹۳۲ الْاِسْتِعْفَافِ عَنِ الْمَسْاَلَۃِ۔

سوال کرنے سے بچنا

۱۳۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَزِیْدَ اللَّیْثِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ اَنَّ اُنَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاھُمْ ثُمَّ سَاَلُوْہُ فَاَعْطَاھُمْ حَتّٰی نَفِدَ مَا عِنْدَہٗ فَقَالَ مَا یَکُوْنُ عِنْدِیْ مِنْ خَیْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَہٗ عَنْکُمْ وَمَنْ یَّسْتَعْفِفْ یُعِفَّہُ اللّٰہُ وَمَنْ یَّسْتَغْنِ یُغْنِہِ اللّٰہُ وَمَنْ یَّتَصَبَّرْ یُصَبِّرْہُ اللّٰہُ وَمَا اُعْطِیَ اَحَدٌ عَطَاءً خَیْرًا وَّاَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے کچھ افراد نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے مال عطا فرمایا۔ پھر سوال کیا تو آپ نے پھر عطا فرما دیا یہاں تک کہ آپ کے پاس مال ختم ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ میرے پاس جو مال ہوتا ہے تو میں تم سے بچا کر جمع نہیں کرتا اور جو سوال کرنے سے بچے تو اللہ تعالیٰ اُسے بچائے گا اور جو مستغنی رہے اللہ تعالیٰ اُس کو مستغنی کر دے گا۔ جو صبر سے کام لے تو اللہ تعالیٰ اُسے صبر کی توفیق دے گا اور تم میں سے جس کو مال دیا جاتا ہے وہ صبر سے بہتر اور وسعت والا نہیں ہے۔

۱۳۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَاَنْ یَّاْخُذَ اَحَدُکُمْ حَبْلَہٗ فَیَحْتَطِبَ عَلٰی ظَھْرِہٖ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّاْتِیَ رَجُلًا فَیَسْاَلَہٗ اَعْطَاہُ اَوْ مَنَعَہٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اگر تم میں سے کوئی رسّی لے کر لکڑیوں کا گٹھا اپنی پیٹھ پر اٹھائے تو یہ اُس سے بہتر ہے کہ آدمی سوال کرتا پھرے تو کوئی اُسے دے اور کوئی نہ دے۔

۱۳۷۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا وُھَیْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ھِشَامٌ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ یَّاْخُذَ اَحَدُکُمْ حَبْلَہٗ فَیَاْتِیَ بِحُزْمَۃِ حَطَبٍ عَلٰی ظَھْرِہٖ فَیَبِیْعَھَا فَیَکُفَّ اللّٰہُ بِھَا وَجْھَہٗ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّسْاَلَ النَّاسَ اَعْطَوْہُ اَوْ مَنَعُوْہُ۔

حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تم میں سے کوئی رسّی لے اور اپنی پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھا اُٹھا کر لائے اور اُسے فروخت کرے جس کے باعث اللہ تعالیٰ اُس کی آبرو کو محفوظ رکھے تو یہ اُس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے تو کوئی اُسے دے اور کوئی نہ دے۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باعزت طریقے پر محنت مزدوری کر کے روزی کما کر گزر اوقات کرنا بھیک مانگنے سے بہتر ہے۔ کیونکہ کما کر کھانے میں عزت ہے اور بھیک مانگنا سراسر ذلت ہے۔ ہر اسلامی ملک کے سربراہ کا یہ فرض ہے کہ مسلمانوں کو اس ذلیل عادت سے نجات دلائیں۔ مجبور لوگوں کی کفالت کریں اور مجبوری کے بغیر بھیک مانگنے والوں کو کما کر کھانے پر مجبور کیا جائے۔ اسی میں مسلمانوں کی عزت ہے اور ملی غیرت کا لحاظ رکھنا سربراہوں کے لیے ضروری ہے۔

۱۳۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ

عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت حکیم بن

www.alahazratnetwork.org

أخبرنا يونس عن الزهري عن عروة بن الزبير وسعيد بن المسيب أن حكيم بن حزام قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم فأعطاني ثم سألته فأعطاني ثم سألته فأعطاني ثم قال يا حكيم إن هذا المال خضرة حلوة فمن أخذه بسخاوة نفس بورك له فيه ومن أخذه بإشراف نفس لم يبارك له فيه وكان الذي يأكل ولا يشبع اليد العليا خير من اليد السفلى قال حكيم فقلت يا رسول الله والذي بعثك بالحق لا أرزأ أحدا بعدك شيئا حتى أفارق الدنيا فكان أبو بكر يدعو حكيما إلى العطاء فيأبى أن يقبله منه ثم إن عمر دعاه ليعطيه فأبى أن يقبل منه شيئا فقال عمر إني أشهدكم يا معشر المسلمين على حكيم إني أعرض عليه حقه من هذا الفيء فيأبى أن يأخذه فلم يرزأ حكيم أحدا من الناس بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى توفي۔

حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے سوال کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے مال عطا فرمایا۔ پھر سوال کیا تو پھر عطا فرمایا۔ پھر سوال کیا تو پھر عطا فرمایا۔ پھر فرمایا: اے حکیم! یہ مال سرسبز اور شیریں ہے۔ جو اسے نفس کی لاتعلقی سے لیتا ہے تو اُس میں اُسے برکت دی جاتی ہے اور جو اسے دلی لالچ سے لیتا ہے اُس میں اُسے برکت نہیں دی جاتی اور وہ اُس شخص کی طرح ہے جو کھائے اور سیر نہ ہو۔ اُوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ حضرت حکیم کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہُوا۔ یا رسول اللہ! قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، میں آپ کے بعد کسی سے کوئی چیز قبول نہیں کروں گا یہاں تک کہ دنیا کو خیرباد کہہ جاؤں۔ حضرت ابوبکر نے حضرت حکیم کو مال دینے کے لیے بُلایا تو انھوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اے گروہ مسلمین! میں آپ لوگوں کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے اِس مال فَے سے حضرت حکیم کو اُن کا حق دیا لیکن انھوں نے لینے سے انکار کر دیا۔ حضرت حکیم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی سے بھی مال لینا قبول نہیں کیا یہاں تک کہ وفات پا گئے۔

باب ۹۳۳ من أعطاه الله شيئا من غير مسألة ولا إشراف نفس وفي أموالهم حق للسائل والمحروم۔

جس کو اللہ تعالیٰ سوال اور لالچ کے بغیر دلائے۔ اور اُن کے مالوں میں سائل اور مال سے محروم لوگوں کا حق ہے۔

۱۳۸۱ - حدثنا يحيى بن بكير قال حدثنا الليث عن يونس عن الزهري عن سالم أن عبد الله بن عمر قال سمعت عمر يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعطيني العطاء فأقول أعطه من هو أفقر إليه مني فقال خذه إذا جاءك من هذا المال شيء وأنت غير مشرف ولا سائل فخذه وإلا فلا تتبعه نفسك۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے مال عطا فرمایا۔ میں عرض گزار ہُوا کہ جو مجھ سے زیادہ تنگ دست ہو اُسے عطا فرما دیجیے۔ فرمایا کہ اِس مال کو لے لیا کرو جو تمہیں لالچ اور سوال کے بغیر ملے اور لالچ کی وجہ سے نہ لیا کرو۔

باب ۹۳۴ من سأل الناس تكثرا۔

جو مال بڑھانے کے لیے لوگوں سے سوال کرے۔

۱۳۸۲ - حدثنا يحيى بن بكير قال حدثنا الليث عن عبيد الله بن أبي جعفر قال سمعت حمزة بن عبد الله بن عمر قال سمعت عبد الله بن عمر قال

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی برابر لوگوں سے سوال کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے روز اِس حالت میں آئے گا کہ اُس کے چہرے پر گوشت

www.alahazratnetwork.org

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتّٰى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَيْسَ فِيْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ وَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ تَدْنُوْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْعَرَقُ نِصْفَ الْأُذُنِ فَبَيْنَا هُمْ كَذٰلِكَ اسْتَغَاثُوْا بِاٰدَمَ ثُمَّ بِمُوْسٰى ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِيْ جَعْفَرٍ فَيَشْفَعُ لِيُقْضٰى بَيْنَ الْخَلْقِ فَيَمْشِيْ حَتّٰى يَأْخُذَ بِحَلْقَةِ الْبَابِ فَيَوْمَئِذٍ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَحْمَدُهٗ أَهْلُ الْجَمْعِ كُلُّهُمْ وَقَالَ مُعَلًّى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْأَلَةِ۔

کی ایک بوٹی بھی نہیں ہوگی۔ فرمایا کہ قیامت کے روز سورج لوگوں کے قریب آجائے گا، یہاں تک کہ پسینہ نصف کانوں تک پہنچ جائے گا۔ وہ اسی حالت میں حضرت آدم سے مدد چاہیں گے، پھر حضرت موسیٰ سے، پھر محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ــــ عبداللہ، لیث، ابن ابوجعفر سے روایت ہے کہ آپ شفاعت کریں گے کہ مخلوق کے درمیان فیصلہ ہو یہاں تک کہ آپ شفاعت کا حلقہ تھام لیں گے۔ اس روز اللہ تعالیٰ آپ کو مقامِ محمود پر کھڑا کرے گا تاکہ تمام جمع ہونے والے آپ کی تعریف کریں ــــ معلی، وہیب، نعمان بن راشد زہری کے بھائی عبداللہ بن مسلم، حمزہ بن عبداللہ حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کے متعلق روایت کی۔

بَابٌ ۹۳۵ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا يَسْأَلُوْنَ النَّاسَ إِلْحَافًا وَكَمِ الْغِنٰى وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيْهِ لِلْفُقَرَاءِ الَّذِيْنَ أُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ إِلٰى قَوْلِهٖ فَإِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وہ لوگوں سے لپٹ کر سوال نہیں کرتے۔ غنی کسے شمار ہوتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو اتنا مال نہ ملے جو مستغنی کر دے۔ "ان فقراء کے لیے جو اللہ کی راہ میں روک لیے گئے ہیں، سوال سے بچنے کے باعث بے خبر انہیں مالدار سمجھتے ہیں۔ ــــ تا علیم" (۲: ۲۷۳)۔

۱۳۸۳ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ تَرُدُّهُ الْأُكْلَةُ وَالْأُكْلَتَانِ وَلٰكِنِ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ لَيْسَ لَهٗ غِنًى وَيَسْتَحْيِيْ وَلَا يَسْأَلُ النَّاسَ إِلْحَافًا۔

حجاج بن منہال، شعبہ، محمد بن زیاد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مسکین وہ نہیں جو ایک دو لقموں کے لیے پھرتا ہے بلکہ مسکین وہ ہے جو مال دار نہیں لیکن شرماتا ہے اور لوگوں سے لپٹ کر سوال نہیں کرتا۔

۱۳۸۴ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنِ ابْنِ أَشْوَعَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ كَاتِبُ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهٗ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا قِيْلَ وَقَالَ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ۔

یعقوب بن ابراہیم، اسماعیل بن علیہ، خالد الحذاء، ابن اشوع، شعبی، کاتبِ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے لکھا کہ میرے لیے ایسی چیز لکھیے جو آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ انہوں نے ان کے لیے لکھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے تین باتوں کو ناپسند فرمایا ہے: بیکار گفتگو، مال ضائع کرنا اور ضرورت کے بغیر سوال کرنا۔

www.alahazratnetwork.org

۱۳۸۵- حدثنا محمد بن غرير الزهري قال حدثنا يعقوب بن إبراهيم عن أبيه عن صالح عن ابن شهاب قال أخبرني عامر بن شعبة عن أبيه قال أعطى رسول الله صلى الله عليه وسلم رهطا وأنا جالس فيهم قال فترك رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا منهم لم يعطه وهو أعجبهم إلي فقمت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فساررته فقلت مالك عن فلان والله إني لأراه مؤمنا قال أو مسلما قال فسكت قليلا ثم غلبني ما أعلم فيه فقلت يا رسول الله مالك عن فلان والله إني لأراه مؤمنا قال أو مسلما قال فسكت قليلا ثم غلبني ما أعلم فيه فقلت يا رسول الله مالك عن فلان والله إني لأراه مؤمنا قال أو مسلما ثلاث مرات قال إني لأعطي الرجل وغيره أحب إلي منه خشية أن يكب في النار على وجهه وعن أبيه عن صالح عن إسمعيل بن محمد أنه قال سمعت أبي يحدث بهذا فقال في حديثه فضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده فجمع بين عنقي وكتفي ثم قال أقبل أي سعد إني لأعطي الرجل قال أبو عبد الله فكبكبوا قلبوا مكبا أكب الرجل إذا كان فعله غير واقع على أحد فإذا وقع الفعل قلت كبه الله لوجهه وكببته أنا قال أبو عبد الله صالح بن كيسان هو أكبر من الزهري وهو قد أدرك ابن عمر۔

۱۳۸۶- حدثنا إسمعيل بن عبد الله قال حدثني مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال المسكين الذي يطوف على الناس ترده اللقمة واللقمتان والتمرة والتمرتان ولكن المسكين الذي لا يجد غنى يغنيه ولا يفطن به فيتصدق عليه ولا يقوم فيسأل الناس۔

۱۳۸۷- حدثنا عمر بن حفص بن غياث قال حدثنا أبي قال حدثنا الأعمش قال حدثنا أبو صالح عن

عامر بن شعبہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو مال عطا فرمایا اور میں بھی ان میں بیٹھا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان میں سے ایک آدمی کو چھوڑ دیا۔ اور اُسے مال نہ دیا جب کہ وہ اُن میں سب سے اچھا تھا۔ میں اُٹھ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آہستہ سے عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! فلاں کو کیا ہوا جب کہ خدا کی قسم، میں تو اُسے مومن یا مسلمان سمجھتا ہوں۔ میں تھوڑی دیر خاموش رہا اور پھر مجھ پر نامعلوم جذبہ غالب آیا تو عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ فلاں کو کیا ہوا جب کہ خدا کی قسم میں تو اُسے مومن یا مسلمان سمجھتا ہوں۔ میں تھوڑی دیر خاموش رہا اور پھر مجھ پر نامعلوم جذبے نے غلبہ کیا اور میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! فلاں کو کیا ہوا جب کہ خدا کی قسم، میں تو اُسے مومن یا مسلمان سمجھتا ہوں، تین مرتبہ۔ آپ نے فرمایا کہ میں ایک شخص کو مال دیتا ہوں جب کہ دوسرا مجھے اُس سے محبوب ہوتا ہے، اس اندیشہ کے تحت کہ مبادا وہ اوندھے منہ جہنم میں گر جائے ——— انہی کے والد ماجد صالح، اسماعیل بن محمد سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سُنا تو انھوں نے اپنی حدیث میں فرمایا، پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مارا اور اُنھیں میری گردن اور کندھوں کے درمیان جمع کر کے فرمایا، سعد! آگے آؤ، میں ایک آدمی کو مال دیتا ہوں، امام ابو عبد اللہ نے فرمایا۔ فَكُبْكِبُوْا اُلٹ دیے گئے مُكِبًّا یہ اَكَبَّ الرَّجُلُ سے ہے جب کہ اس کا فعل کسی پر واقع نہ ہو اور جب اس کا فعل کسی پر واقع ہو تو کہتے ہیں كَبَّهُ اللّٰهُ لِوَجْهِهٖ وَكَبَبْتُهٗ اَنَا ——— امام ابو عبد اللہ نے فرمایا کہ صالح بن کیسان یہ زہری سے بڑے تھے اور انھوں نے حضرت ابن عمر کو پایا تھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مسکین وہ نہیں ہے کہ ایک دو لقموں یا ایک دو کھجوروں کی خاطر لوگوں کے پاس پھیرے لگاتا ہے بلکہ مسکین وہ ہے جس کے پاس مال نہیں کہ اُسے بے نیاز کر دے اور نہ اُس کا کسی کو علم ہو کہ اُسے خیرات دے اور نہ وہ کھڑا ہوتا ہے کہ لوگوں سے سوال کرے۔

ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تم میں سے کوئی رسّی لے اور پھر

www.alahazratnetwork.org

أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لأن يأخذ أحدكم حبله ثم يغدو فأحسبه قال إلى الجبل فيحتطب فيبيع فيأكل ويتصدق خير من أن يسأل الناس۔

باب ۹۳۶ خرص التمر۔

۱۳۸۸ حدثنا سهل بن بكار قال حدثنا وهيب عن عمرو بن يحيى عن عباس الساعدي عن أبي حميد الساعدي قال غزونا مع النبي صلى الله عليه وسلم غزوة تبوك فلما جاء وادي القرى إذا امرأة في حديقة لها فقال النبي صلى الله عليه وسلم لأصحابه اخرصوا وخرص رسول الله صلى الله عليه وسلم عشرة أوسق فقال لها أحصي ما يخرج منها فلما أتينا تبوك قال أما إنه ستهب الليلة ريح شديدة فلا يقومن أحد ومن كان معه بعير فليعقله فعقلناها وهبت ريح شديدة فقام رجل فألقته بجبل طيء وأهدى ملك أيلة للنبي صلى الله عليه وسلم بغلة بيضاء وكساه بردا وكتب له ببحرهم فلما أتى وادي القرى قال للمرأة كم جاءت حديقتك قالت عشرة أوسق خرص رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم إني متعجل إلى المدينة فمن أراد منكم أن يتعجل معي فليتعجل فلما قال ابن بكار كلمة معناها أشرف على المدينة قال هذه طابة فلما رأى أحدا قال هذا جبل يحبنا ونحبه ألا أخبركم بخير دور الأنصار قالوا بلى قال دور بني النجار ثم دور بني عبد الأشهل ثم دور بني ساعدة أو دور بني الحارث بن الخزرج وفي كل دور الأنصار يعني خيرا قال أبو عبد الله كل بستان عليه حائط فهو حديقة وما لم يكن عليه حائط لا يقال حديقة وقال سليمان بن بلال حدثني عمرو ثم دار بني الحارث بن الخزرج ثم بني ساعدة وقال سليمان عن سعد بن سعيد عن عمارة بن غزية

صبح کے وقت، میرے خیال میں فرمایا، پہاڑ کی طرف جا کر لکڑیاں لائے انھیں بیچ کر کھائے اور صدقہ دے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے۔

کھجوروں کا اندازہ کرنا

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں غزوۂ تبوک کیا۔ جب ہم وادی القریٰ میں پہنچے تو ایک عورت اپنے باغ میں تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے کہا کہ اندازہ لگاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دس وسق کا اندازہ کیا۔ اس عورت سے فرمایا کہ جتنی کھجوریں برآمد ہوں ان کا حساب رکھنا جب ہم تبوک پہنچے تو فرمایا۔ آج رات بہت سخت آندھی آئے گی لہٰذا کوئی کھڑا نہ ہو اور جس کے پاس اونٹ ہو وہ اس کا گھٹنا باندھ دے۔ ہم نے وہ باندھ دئے اور سخت آندھی آئی، ایک آدمی کھڑا ہوا تو اسے پہاڑ کے دامن میں پھینک دیا۔ ایلہ کے بادشاہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک سفید خچر اور چادر بطور تحفہ بھیجی۔ آپ نے اس کا ملک اسی کے لیے لکھ دیا۔ جب وادی القریٰ میں آئے تو اس عورت سے کہا۔ تمہارے باغ سے کیا حاصل ہوا؟ عورت نے کہا۔ دس وسق کھجوریں جو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اندازہ کیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جلد مدینہ منورہ پہنچنا چاہتا ہوں، جو تم میں سے جلد چلنا چاہے تو میرے ساتھ چلے۔ ابن بکار نے ایک لفظ کہا جس کا مطلب ہے کہ مدینہ نظر آیا۔ فرمایا کہ وہ طابہ ہے۔ جب احد نظر آیا تو فرمایا یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔ کیا میں تمہیں بتا نہ دوں کہ انصار کے گھرانوں میں کونسا بہتر ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے، کیوں نہیں۔ فرمایا کہ بنی نجار کا گھرانا، پھر بنی عبد الاشہل کا گھرانا، پھر بنی ساعدہ کا گھرانا یا بنی حارث بن الخزرج کا گھرانا اور انصار کا ہر گھرانا بہتر ہے۔
امام ابو عبد اللہ نے فرمایا کہ ہر وہ باغ جس کے گرد دیوار ہو وہ حدیقہ ہے اور جس کے گرد دیوار نہ ہو اسے حدیقہ نہیں کہا جاتا ـــــ سلیمان بن بلال نے عمرو سے روایت کی۔ بنی حارث بن خزرج کا گھرانا پھر بنی ساعدہ ـــــ سلیمان، سعد بن سعید، عمارہ بن غزیہ، عباس نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔
احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے

عَنْ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ۔

باب ۹۳۷ الْعُشْرِ فِيمَا يُسْقَى مِنْ مَاءِ السَّمَاءِ وَالْمَاءِ الْجَارِي وَلَمْ يَرَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الْعَسَلِ شَيْئًا۔

۱۳۸۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ هٰذَا تَفْسِيرُ الْأَوَّلِ لِأَنَّهُ لَمْ يُوَقِّتْ فِي الْأَوَّلِ يَعْنِي حَدِيثَ ابْنِ عُمَرَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ الْعُشْرُ وَبَيَّنَ فِي هٰذَا وَوَقَّتَ وَالزِّيَادَةُ مَقْبُولَةٌ وَالْمُفَسَّرُ يَقْضِي عَلَى الْمُبْهَمِ إِذَا رَوَاهُ أَهْلُ الثَّبَتِ كَمَا رَوَى الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصَلِّ فِي الْكَعْبَةِ وَقَالَ بِلَالٌ قَدْ صَلَّى فَأُخِذَ بِقَوْلِ بِلَالٍ وَتُرِكَ قَوْلُ الْفَضْلِ۔

باب ۹۳۸ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ۔

۱۳۹۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيمَا أَقَلُّ مِنْ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ الذَّوْدِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ۔

باب ۹۳۹ أَخْذِ صَدَقَةِ التَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ وَهَلْ يُتْرَكُ الصَّبِيُّ فَيَمَسُّ تَمْرَ الصَّدَقَةِ۔

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْأَسَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالتَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ فَيَجِيءُ هٰذَا بِتَمْرِهِ وَهٰذَا مِنْ تَمْرِهِ حَتَّى يَصِيرَ عِنْدَهُ كَوْمًا مِنْ تَمْرٍ فَجَعَلَ الْحَسَنُ

ہیں۔

بارانی اور نہری فصل میں عشر ہے۔ عمر بن عبد العزیز کے نزدیک شہد میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

سالم بن عبد اللہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس فصل کو آسمان یا چشمے سیراب کریں یا خود بخود سیراب ہو اُس میں عشر ہے اور جس کو کنوئیں سے پانی دیا جائے اُس میں نصف عشر ہے۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ یہ پہلے حصے کی تفسیر ہے کیونکہ حدیث ابن عمر میں ہے کہ جس کو آسمان سیراب کرے تو دسواں اور اس میں تعیین اور وضاحت کی گئی ہے اور ایسی زیادتی مقبول ہے اور حدیث مفسر حدیث مبہم کا فیصلہ کرتی ہے جب کہ اُسے محفاظ نے روایت کیا ہو جیسے حضرت فضل بن عباس نے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعبہ میں نماز نہیں پڑھی اور حضرت بلال نے فرمایا کہ پڑھی تو حضرت بلال کے قول کو لے لیا اور حضرت فضل کا قول چھوڑ دیا گیا۔

پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں

مسدد، یحییٰ، امام مالک، محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن ابو صعصعہ ان کے والد ماجد حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، غلہ پانچ وسق سے کم ہو تو اُس پر زکوٰۃ نہیں، اونٹ پانچ سے کم ہوں تو اُن پر زکوٰۃ نہیں اور چاندی پانچ اوقیہ سے کم ہو تو اُس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

کھجوروں کے توڑتے وقت اُن کی زکوٰۃ لینا اور کیا زکوٰۃ کی کھجوروں میں سے بچہ لے سکتا ہے؟

محمد بن زیاد سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، کھجوریں اُتارتے کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھی لائی جاتیں۔ کبھی کوئی لاتا کہ یہ اُس کی کھجوریں ہیں اور کبھی کوئی کہ یہ اُس کی ہیں، یہاں تک کہ آپ کے پاس ڈھیر لگ جاتا۔ حضرت حسن اور حضرت حسین اُن کھجوروں سے کھیلا کرتے، اُن میں سے ایک نے کھجور اُٹھا کر

www.alahazratnetwork.org

والحسين يلعبان بذلك التمر فأخذ أحدهما تمرة فجعله في فيه فنظر إليه رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخرجها من فيه فقال أما علمت أن آل محمد لا يأكلون الصدقة۔

باب ۹۳ من باع ثماره أو نخله أو أرضه أو زرعه وقد وجب فيه العشر أو الصدقة فأدى الزكوة من غيره أو باع ثماره ولم تجب فيه الصدقة وقول النبي صلى الله عليه وسلم لا تبيعوا الثمرة حتى يبدو صلاحها فلم يحظر البيع بعد الصلاح على أحد ولم يخص من وجبت عليه الزكوة ممن لم تجب۔

١٣٩٢ - حدثنا حجاج قال حدثنا شعبة قال أخبرني عبد الله بن دينار قال سمعت ابن عمر يقول نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن بيع الثمر حتى يبدو صلاحها وكان إذا سئل عن صلاحها قال حتى تذهب عاهته۔

١٣٩٣ - حدثنا عبد الله بن يوسف قال حدثني الليث قال حدثني خالد بن يزيد عن عطاء بن أبي رباح عن جابر بن عبد الله قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن بيع الثمار حتى يبدو صلاحها۔

١٣٩٤ - حدثنا قتيبة عن مالك عن حميد عن أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع الثمار حتى تزهي قال حتى تحمار۔

باب ۹۴ هل يشتري صدقته ولا بأس أن يشتري صدقة غيره لأن النبي صلى الله عليه وسلم إنما نهى المتصدق خاصة عن الشراء ولم ينه غيره۔

١٣٩٥ - حدثنا يحيى بن بكير قال حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن سالم أن عبد الله بن عمر كان يحدث أن عمر بن الخطاب تصدق بفرس

منہ میں ڈال لی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے دیکھ لیا اور اُس کے منہ سے نکلوا دی اور فرمایا۔ کیا تم جانتے نہیں ہو کہ آلِ محمد زکوٰۃ کا مال نہیں کھاتے۔

جس نے اپنے پھل، درخت، زمین یا فصل بیچی اور اُس پر عُشر یا زکوٰۃ واجب تھی تو کیا دوسرے مال سے زکوٰۃ ادا کرے یا اُس کے پھل بیچے اور اُن پر زکوٰۃ نہیں تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ پھل نہ بیچو جب تک اُن کا کارآمد ہونا ظاہر نہ ہو جائے جب کارآمد ہونا ظاہر نہ ہو جائے۔ جب کارآمد ہونا ظاہر ہو جائے تو فروخت کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں اور یہ تخصیص نہیں ہے کہ اُس پر زکوٰۃ واجب ہو یا واجب نہ ہو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا جب تک اُن کا نفع بخش ہونا ظاہر نہ ہو جائے۔ جب اُن سے نفع بخش ہونے کے متعلق پوچھا جاتا تو فرماتے کہ جب خطرہ ٹل جائے۔

عبد اللہ بن یوسف، لیث، خالد بن یزید، عطاء بن ابو رباح سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ اُن کا نفع بخش ہونا ظاہر ہو جائے۔

قتیبہ، امام مالک، حُمید، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ پک جائیں یعنی سرخ ہو جائیں۔

کیا اپنا صدقہ خرید سکتا ہے! دوسرے کا صدقہ خریدنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مُتصدِق کو خاص اُسی کے خریدنے سے منع کیا اور دوسروں سے منع نہیں فرمایا۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، عُقیل، ابن شہاب، سالم، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں خیرات کیا۔ پھر اُسے بکتا ہوا پایا تو اُسے خریدنے کا ارادہ

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَوَجَدَهُ يُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَّشْتَرِيَهُ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْمَرَهُ فَقَالَ لَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ فَبِذٰلِكَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَتْرُكُ أَنْ يَّبْتَاعَ شَيْئًا تَصَدَّقَ بِهٖ إِلَّا جَعَلَهُ صَدَقَةً۔

۱۳۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَأَضَاعَهُ الَّذِيْ كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَبِيْعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهٖ وَلَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِيْ صَدَقَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهٖ۔

بَاب ۹۴۲ مَا يُذْكَرُ فِي الصَّدَقَةِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاٰلِهٖ۔

۱۳۹۷۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِخْ كِخْ لِيَطْرَحَهَا ثُمَّ قَالَ أَمَا شَعَرْتَ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ۔

بَاب ۹۴۳ الصَّدَقَةِ عَلٰى مَوَالِيْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۳۹۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً مَّيِّتَةً أُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِّمَيْمُوْنَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا قَالُوْا إِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا۔

۱۳۹۹۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ

کیا پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اُس کا حکم دریافت کیا تو آپ نے فرمایا :۔ اپنے صدقہ کو نہ لوٹاؤ۔ اسی لیے حضرت ابن عمر جب کوئی صدقہ کی ہوئی چیز خرید بیٹھتے تو اُسے بطور صدقہ دے دیتے۔

زید بن اسلم کے والد ماجد نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا : میں نے ایک شخص کو جہاد کے لیے گھوڑا دیا تھا اُس نے وہ ناکارہ کر دیا میں نے اُسے خریدنے کا ارادہ کیا اور میرا خیال تھا کہ اُسے خریدنے کی اجازت ہو گی۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا :۔ اپنے صدقہ کو نہ لوٹاؤ خواہ وہ تمہیں ایک درہم میں ملے کیونکہ اپنے صدقہ کو لوٹانے والا ایسا ہے جیسے اپنی قے کو چاٹنے والا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی آل کے لیے صدقہ کا حکم ؟

محمد بن زیاد نے سُنا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا : حسن بن علی نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے کر منہ میں رکھ لی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا : تھو تھو تاکہ اُسے نکال دیں۔ پھر فرمایا : کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔

ازواجِ مطہرات کے آزاد کردہ غلاموں کو صدقہ دینا۔

عُبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا : نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مُردہ بکری دیکھی جو حضرت میمونہ کی آزاد کردہ لونڈی کو زکوٰۃ میں دی گئی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اِس کی کھال سے فائدہ کیوں نہ اُٹھایا! لوگ عرض گزار ہوئے کہ یہ تو مُردار ہے۔ فرمایا کہ اِس کو کھانا ہی حرام کیا گیا ہے۔

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آزاد کرنے کے لیے بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا اور اُس کے مالکوں نے شرط رکھی

www.alahazratnetwork.org

www.alahazratnetwork.org

أن تشتري بريرة للعتق وأراد مواليها أن يشترطوا ولاءها فذكرت عائشة للنبي صلى الله عليه وسلم فقال لها النبي صلى الله عليه وسلم اشتريها فإنما الولاء لمن أعتق قالت وأتي النبي صلى الله عليه وسلم بلحم فقلت هذا ما تصدق به على بريرة فقال هو لها صدقة ولنا هدية۔

باب ۹۲۴ إذا تحولت الصدقة۔

۱۴۰۰۔ حدثنا علي بن عبد الله قال حدثنا يزيد بن زريع قال حدثنا خالد عن حفصة بنت سيرين عن أم عطية الأنصارية قال دخل النبي صلى الله عليه وسلم على عائشة فقال هل عندكم شيء فقالت لا إلا شيء بعثت به إلينا نسيبة من الشاة التي بعثت لها من الصدقة فقال إنها قد بلغت محلها۔

۱۴۰۱۔ حدثنا يحيى بن موسى قال حدثنا وكيع قال حدثنا شعبة عن قتادة عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم أتي بلحم تصدق به على بريرة فقال هو عليها صدقة وهو لنا هدية وقال أبو داود أنبأنا شعبة عن قتادة سمع أنسا عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

باب ۹۲۵ أخذ الصدقة من الأغنياء وترد في الفقراء حيث كانوا۔

۱۴۰۲۔ حدثنا محمد بن مقاتل قال أخبرنا عبد الله قال أخبرنا زكريا ابن إسحق عن يحيى بن عبد الله بن صيفي عن أبي معبد مولى ابن عباس عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمعاذ بن جبل حين بعثه إلى اليمن إنك ستأتي قوما أهل الكتاب فإذا جئتهم فادعهم إلى أن يشهدوا أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله فإن هم أطاعوا لك بذلك فأخبرهم أن الله قد فرض عليهم خمس صلوات

کروالاء اُن کے لیے ہوگی۔ حضرت عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا۔ اُسے خرید لو کیونکہ ولاء تو اُسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ وہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور گوشت پیش کیا گیا تو میں عرض گزار ہوئی۔ یہ بریرہ کو بطور صدقہ دیا گیا تھا۔ فرمایا کہ یہ اُس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

جب صدقہ کی ملکیت بدل جائے۔

علی بن عبد اللہ، یزید بن زریع، خالد، حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے کہ حضرت اُم عطیہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ عرض گزار ہوئیں کہ نہیں مگر وہی گوشت جو نسیبہ نے ہمارے لیے بھیجا، اُس بکری سے جو اُسے بطور صدقہ دی گئی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ وہ اپنے مقام پر پہنچ گئی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت لایا گیا جو بریرہ کو صدقہ کے طور پر دیا گیا تھا۔ فرمایا کہ وہ اُس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے ——— ابو داؤد، شعبہ، قتادہ، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔

امیروں سے صدقہ لے کر غریبوں کو دیا جائے خواہ وہ کہیں ہوں۔

ابو معبد مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل سے فرمایا جب کہ انھیں یمن کی طرف بھیجا۔ عنقریب تمہارے سامنے اہل کتاب کی قوم آئے گی جب تم اُن کے پاس پہنچو تو انھیں یہ گواہی دینے کی دعوت دینا کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور بے شک محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہیں۔ اگر وہ تمہاری یہ بات مان لیں تو انھیں بتانا کہ دن رات میں اُن پر پانچ نمازیں فرض کی گئی ہیں۔ اگر وہ یہ بات بھی مان لیں تو انھیں بتانا کہ اُن پر زکوٰۃ فرض کی گئی ہے جو اُن کے امیروں سے لے کر اُن کے غریبوں

www.alahazratnetwork.org

فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ فَاِنْ ھُمْ اَطَاعُوْا لَکَ بِذٰلِکَ فَاَخْبِرْھُمْ اَنَّ اللّٰہَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَیْھِمْ صَدَقَۃً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِیَآئِھِمْ وَتُرَدُّ عَلٰی فُقَرَآئِھِمْ فَاِنْ ھُمْ اَطَاعُوْا لَکَ بِذٰلِکَ فَاِیَّاکَ وَکَرَآئِمَ اَمْوَالِھِمْ وَاتَّقِ دَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّہٗ لَیْسَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اللّٰہِ حِجَابٌ۔

کردی جائے گی، اگر وہ اس بات کو بھی مان لیں تو اُن کے مالوں میں سے چھانٹ کر عمدہ مال لینے سے بچنا اور مظلوم کی بددعا سے ڈرتے رہنا کیونکہ اُس کے اور اللہ تعالٰی کے درمیان پردہ نہیں ہوتا۔

ف: کسی کمزور پر ظلم کرنا اللہ تعالٰی کے غضب کو اپنے اوپر مسلط کرنے کا مترادف ہے اللہ تعالٰی اس بات سے بہت ناراض ہوتا ہے کہ اس کے غریب، کمزور اور بے سہارا بندوں کو تنگ کیا جائے اور اس شخص سے بہت خوش ہوتا ہے جو غریبوں، کمزوروں اور بے سہارا بندوں کی مدد کرتا ہے۔ اللہ تعالٰی اپنے کمزور اور مظلوم بندوں کی پکار کو بہت جلد سنتا ہے اور اُن نیک دل لوگوں کا مددگار بن جاتا ہے جو اس کے غریب اور نادار بندوں کی مدد کرنا اپنا شعار بنا لیتے ہیں۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ

باب ۹۴۶ صَلٰوۃِ الْاِمَامِ وَدُعَآئِہٖ لِصَاحِبِ الصَّدَقَۃِ وَقَوْلِہٖ تَعَالٰی خُذْ مِنْ اَمْوَالِھِمْ صَدَقَۃً تُطَھِّرُھُمْ وَتُزَکِّیْھِمْ بِھَا وَصَلِّ عَلَیْھِمْ الْاٰیَۃَ۔

امام کا صدقہ دینے والوں کو دعائے خیر دینا، ارشادِ خداوندی ہے کہ اُن کے مالوں میں سے صدقے کر انھیں پاک صاف بناؤ اور اُن کے لیے دعا کرو ۔ ۔ ۔ ۔ (۱۰۳:۹)

۱۴۰۳ — حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاہُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِھِمْ قَالَ اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ فُلَانٍ فَاَتَاہُ اَبِیْ بِصَدَقَتِہٖ فَقَالَ اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ اَبِیْ اَوْفٰی۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی قوم زکوٰۃ لے کر حاضر ہوتی تو نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کہتے، اے اللہ آلِ فلاں پر رحم فرما۔ میرے والد ماجد بھی زکوٰۃ لے کر حاضر ہوئے تو کہا۔ اے اللہ! آلِ ابی اوفٰی پر رحم فرما۔

باب ۹۴۷ مَا یُسْتَخْرَجُ مِنَ الْبَحْرِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَیْسَ الْعَنْبَرُ بِرِکَازٍ ھُوَ شَیْءٌ دَسَرَہُ الْبَحْرُ وَقَالَ الْحَسَنُ فِی الْعَنْبَرِ وَاللُّؤْلُؤِ الْخُمُسُ وَاِنَّمَا جَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الرِّکَازِ الْخُمُسَ لَیْسَ فِی الَّذِیْ یُصَابُ فِی الْمَآءِ وَقَالَ اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِیْعَۃَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ھُرْمُزَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ سَاَلَ بَعْضَ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اَنْ یُّسْلِفَہٗ اَلْفَ دِیْنَارٍ فَدَفَعَھَا اِلَیْہِ فَخَرَجَ فِی الْبَحْرِ فَلَمْ یَجِدْ مَرْکَبًا فَاَخَذَ خَشَبَۃً فَنَقَرَھَا فَاَدْخَلَ فِیْھَا اَلْفَ دِیْنَارٍ فَرَمٰی بِھَا فِی الْبَحْرِ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِیْ کَانَ اَسْلَفَہٗ فَاِذَا بِالْخَشَبَۃِ فَاَخَذَھَا لِاَھْلِہٖ حَطَبًا فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ

جو مال سمندر سے نکالا جائے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ عنبر رکاز نہیں بلکہ اُسے سمندر پھینکتا ہے۔ حسن بصری نے فرمایا کہ عنبر اور موتیوں میں خمس ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے رکاز میں خمس مقرر فرمایا ہے، اُس میں نہیں جو چیز پانی میں پائی جائے۔ لیث، جعفر بن ربیعہ، عبدالرحمٰن بن ہرمز، حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ بنی اسرائیل کے کسی فرد نے بنی اسرائیل کے دوسرے فرد سے ایک ہزار دینار قرض لیے۔ وہ لے کر سمندر کی طرف گیا لیکن کشتی نہ ملی۔ اُس نے ایک لکڑی لی، اُس میں جگہ بنائی اور ہزار دینار اُس میں داخل کرکے وہ لکڑی سمندر میں ڈال دی۔ پس وہ شخص باہر نکلا جس نے قرض دیا تھا اور اس لکڑی کو ایندھن کے لیے گھر والوں کے پاس لے گیا۔ حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ اُسے چیرا تو مال مل گیا۔

www.alahazratnetwork.org

فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ۔

باب ۹۴۸ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ وَقَالَ مَالِكٌ وَابْنُ إِدْرِيسَ الرِّكَازُ دِفْنُ الْجَاهِلِيَّةِ فِي قَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ الْخُمُسُ وَلَيْسَ الْمَعْدِنُ بِرِكَازٍ وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَعْدِنِ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ وَأَخَذَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِنَ الْمَعَادِنِ مِنْ كُلِّ مِائَتَيْنِ خَمْسَةً وَقَالَ الْحَسَنُ مَا كَانَ مِنْ رِكَازٍ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ فَفِيهِ الْخُمُسُ وَمَا كَانَ مِنْ أَرْضِ السِّلْمِ فَفِيهِ الزَّكٰوةُ وَإِنْ وَجَدْتَ لُقَطَةً فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ فَعَرِّفْهَا وَإِنْ كَانَتْ مِنَ الْعَدُوِّ فَفِيهَا الْخُمُسُ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ الْمَعْدِنُ رِكَازٌ مِثْلُ دِفْنِ الْجَاهِلِيَّةِ لِأَنَّهُ يُقَالُ أَرْكَزَ الْمَعْدِنُ إِذَا أُخْرِجَ مِنْهُ شَيْءٌ قِيلَ لَهُ فَقَدْ يُقَالُ لِمَنْ وُهِبَ لَهُ شَيْءٌ أَوْ رَبِحَ رِبْحًا كَثِيرًا أَوْ كَثُرَ ثَمَرُهُ أَرْكَزْتَ ثُمَّ نَاقَضَ وَقَالَ لَا بَأْسَ أَنْ يَكْتُمَهُ وَلَا يُؤَدِّيَ الْخُمُسَ۔

۱۴۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔

باب ۹۴۹ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَمُحَاسَبَةِ الْمُصَدِّقِينَ مَعَ الْإِمَامِ۔

۱۴۰۵۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَسْدِ عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ يُدْعَى ابْنَ اللُّتْبِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ۔

باب ۹۵۰ اسْتِعْمَالِ إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَأَلْبَانِهَا لِأَبْنَاءِ السَّبِيلِ۔

۱۴۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ

رکاز میں سے خمس دینا۔ امام مالک اور ابن ادریس نے فرمایا کہ رکاز جاہلیت کا خزانہ تھا، قلیل ہو یا کثیر اس میں خمس ہے۔ معدنیات رکاز نہیں ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کان میں دب جانے والے کا تاوان نہیں اور رکاز میں خمس ہے اور عمر بن عبدالعزیز نے معدنیات ہر دو سو پر پانچ لیے۔ حسن بصری کا قول ہے کہ جو رکاز دارالحرب میں ہو اس میں خمس ہے اور جو دارالاسلام میں ہو اس پر زکوٰۃ ہے۔ اگر دشمن کی زمین میں کوئی گری پڑی چیز ملے تو اسے پہچانا جائے، اگر دشمن کی ہے تو اس میں خمس ہے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ معدنیات رکاز ہیں جاہلیت کے دفینے کی طرح۔ کیونکہ اَرْکَزَ الْمَعْدِنُ کہا جاتا ہے جب اس سے کوئی چیز نکالی جائے۔ جس کے لیے کوئی چیز دے دی جائے یا بہت ہی زیادہ نفع ہو یا پھل بڑھ جائے تو اَرْکَزْتَ کہتے ہیں۔ پھر خود اس سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ اسے چھپانے میں کوئی مضائقہ نہیں اور خمس نہ دے۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، ابن مسیب، ابوسلمہ بن عبدالرحمن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، چوپائے کے روندے ہوئے، کنوئیں میں گر کر مرے ہوئے اور کان میں دب کر مرے ہوئے کا کوئی تاوان نہیں اور رکاز میں خمس ہے۔

ارشادِ خداوندی ہے: اور اس پر کام کرنے والے اور مصدقوں سے امام کے ساتھ حساب لینا۔

ہشام بن عروہ کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی اسد کے ایک آدمی کو بنی سلیم کے صدقات پر عامل بنایا جس کو ابن لتبیہ کہا جاتا تھا جب وہ آیا تو آپ نے اس سے حساب لیا۔

زکوٰۃ کے اونٹوں اور ان کے دودھ کو مسافروں کے استعمال میں لانا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عرینہ کے لوگوں کو

www.alahazratnetwork.org

قال حدثنا قتادة عن انس ان اناسا من عرينة اجتووا المدينة فرخص لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يأتوا ابل الصدقة فيشربوا من البانها وابوالها فقتلوا الراعي واستاقوا الذود فارسل رسول الله صلى الله عليه وسلم فاتي بهم فقطع ايديهم وارجلهم وسمر اعينهم وتركهم بالحرة يعضون الحجارة تابعه ابو قلابة وثابت وحميد عن انس۔

مدینہ منورہ کی ہوا موافق نہ آئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُنھیں اجازت دی کہ زکوٰۃ کے اُونٹوں میں چلے جائیں اور وہاں اُن کا دودھ اور پیشاب پئیں اُنھوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اُونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آدمی بھیجے جو اُنھیں لے کر آئے پس اُن کے ہاتھ پیر کاٹ دیے گئے اور اُن کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دی گئیں اور اُنھیں پتھریلی زمین میں ڈال دیا جہاں وہ پتھر چباتے تھے۔ متابعت کی اس کی ابوقلابہ اور ثابت اور حمید نے حضرت انس سے۔

باب ۹۵۱ وسم الامام ابل الصدقة بيده۔

حاکم کا اپنے ہاتھ سے زکوٰۃ کے اُونٹوں کو داغنا۔

۱۴۰۷۔ حدثنا ابراهيم بن المنذر قال حدثنا الوليد قال حدثنا ابو عمرو الاوزاعي قال حدثني اسحق بن عبد الله بن ابي طلحة قال حدثني انس بن مالك قال غدوت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم بعبد الله بن ابي طلحة ليحنكه فوافيته في يده الميسم يسم ابل الصدقة۔

ابراہیم بن منذر، ولید، ابوعمرو اوزاعی، اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں صبح کے وقت عبداللہ بن ابوطلحہ کی تحنیک کروانے کی غرض سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہُوا تو میں نے دیکھا کہ آپ کے ہاتھ میں داغ لگانے کا آلہ تھا جس سے زکوٰۃ کے اُونٹوں کو داغ رہے تھے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

باب ۹۵۲ فرض صدقة الفطر ورأى ابو العالية وعطاء وابن سيرين صدقة الفطر فريضة۔

صدقۂ فطر کا فرض ہونا۔ ابوالعالیہ، عطاء اور ابن سیرین نے صدقہ فطر کو فرض شمار کیا ہے۔

۱۴۰۸۔ حدثنا يحيى بن محمد بن السكن قال حدثنا محمد بن جهضم قال حدثنا اسمعيل هو ابن جعفر عن عمر بن نافع عن ابيه عن ابن عمر قال فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم زكوة الفطر صاعا من تمر او صاعا من شعير على العبد والحر والذكر والانثى والصغير والكبير من المسلمين وامر بها ان تؤدى قبل خروج الناس الى الصلوة۔

یحییٰ بن محمد بن السکن، محمد بن جہضم، اسماعیل بن جعفر، عمر بن نافع، ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فطرانے کی زکوٰۃ فرض فرمائی ہے کہ ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جَو ہر غلام اور آزاد، مرد اور عورت، چھوٹے اور بڑے مسلمان کی طرف سے اور حکم فرمایا کہ اسے لوگوں کے نمازِ عید کے لیے نکلنے سے پہلے ہی ادا کر دیا جائے۔

باب ۹۵۳ صدقة الفطر على العبد وغيره من المسلمين۔

صدقۂ فطر غلام وغیرہ ہر مسلمان پر ہے۔

۱۴۰۹۔ حدثنا عبد الله بن يوسف قال اخبرنا

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ

www.alahazratnetwork.org

مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

باب ۹۵۴ صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعٌ مِّنْ شَعِيْرٍ۔

۱۴۱۰۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُطْعِمُ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ۔

باب ۹۵۵ صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ۔

۱۴۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ الْعَامِرِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ۔

باب ۹۵۶ صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ۔

۱۴۱۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَكٰوةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَجَعَلَ النَّاسُ عِدْلَهٗ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ۔

باب ۹۵۷ صَاعٍ مِّنْ زَبِيْبٍ۔

۱۴۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ يَزِيْدَ بْنَ اَبِيْ حَكِيْمٍ الْعَدَنِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُعْطِيْهَا فِيْ زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ فَلَمَّا جَاءَ مُعَاوِيَةُ وَجَاءَتِ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زکوٰۃ فطر ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو ہر آزاد اور غلام، مرد اور عورت مسلمان پر فرض فرمائی ہے۔

صدقۂ فطر ایک صاع جو ہیں

قبیصہ بن عقبہ، سفیان، زید بن اسلم، عیاض بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ہم صدقۂ فطر میں ایک صاع جو کھانے کو دیا کرتے تھے۔

صدقۂ فطر میں ایک صاع کھانا ہے۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، زید بن اسلم، عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابوسرح عامری سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم زکوٰۃ فطر کا ایک صاع کھانا نکالا کرتے یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع کشمش میں سے۔

صدقۂ فطر کی ایک صاع کھجوریں ہیں۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زکوٰۃ فطر کے لیے حکم دیا کہ ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو دیے جائیں۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا کہ لوگوں نے اس کی جگہ دو مُد گندم مقرر کر لی۔

ایک صاع کشمش

عبداللہ بن منیر، یزید بن ابوالحکیم عدنی، سفیان، زید بن اسلم، عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابوسرح سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ایک صاع کھانا یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو یا ایک صاع کشمش دیا کرتے تھے۔ جب حضرت معاویہ کا دور آیا اور گندم کی درآمد شروع ہوئی تو انھوں نے فرمایا، میرے خیال میں اس کا ایک مُد دوسری اجناس کے دو

السَّنَةَ الْمُقْبِلَةَ قَالَ أَرَى مُدًّا مِنْ هٰذَا يَعْدِلُ مُدَّيْنِ۔

مُدّوں کے برابر ہے۔

باب ۹۵۸ الصَّدَقَةِ قَبْلَ الْعِيدِ۔

صدقہ فطر نمازِ عید سے پہلے دینا

۱۴۱۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِزَكٰوةِ الْفِطْرِ قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلٰوةِ۔

آدم، حفص بن میسرہ، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زکوٰۃِ فطر کو لوگوں کے نمازِ عید کے لیے نکلنے سے پہلے دینے کا حکم فرمایا۔

۱۴۱۵۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَكَانَ طَعَامَنَا الشَّعِيرُ وَالزَّبِيبُ وَالْأَقِطُ وَالتَّمْرُ۔

معاذ بن فضالہ، ابوعمرو حفص بن میسرہ، زید بن اسلم، عیاض بن عبداللہ بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں عید الفطر کے روز ایک صاع کھانا نکالا کرتے تھے۔ حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ ہماری خوراک میں جَو، کشمش، پنیر اور کھجوریں ہُوا کرتی تھیں۔

باب ۹۵۹ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي الْمَمْلُوكِينَ لِلتِّجَارَةِ يُزَكّٰى فِي التِّجَارَةِ وَيُزَكّٰى فِي الْفِطْرِ۔

صدقۂ فطر آزاد اور غلام سب پر ہے

زہری کا قول ہے جو غلام تجارت کے لیے ہوں اُن کی زکوٰۃ دی جائے اور اُن کی طرف سے صدقۂ فطر دیا جائے۔

۱۴۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ أَوْ قَالَ رَمَضَانَ عَلَى الذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ فَعَدَلَ النَّاسُ بِهِ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي التَّمْرَ فَأَعْوَزَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنَ التَّمْرِ فَأَعْطَى شَعِيرًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ حَتّٰى إِنْ كَانَ لَيُعْطِي عَنْ بَنِيَّ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِيهَا الَّذِينَ يَقْبَلُونَهَا وَكَانُوا يُعْطُونَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ بَنِيَّ يَعْنِي بَنِي نَافِعٍ قَالَ كَانُوا يُعْطُونَ لِيُجْمَعَ لَا لِلْفُقَرَاءِ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر یا صدقۂ رمضان فرض کیا ہر مرد اور عورت، آزاد و غلام پر کہ ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جَو۔ لوگوں نے گندم کے نصف صاع کو اس کے برابر قرار دیا۔ حضرت ابن عمر کھجوریں دیا کرتے۔ ایک دفعہ اہلِ مدینہ کھجوروں کے قحط میں مبتلا ہو گئے تو جَو دئے اور حضرت ابن عمر ہر چھوٹے اور بڑے کی طرف سے دیا کرتے یہاں تک کہ میرے (نافع کے) بیٹے کی طرف سے بھی اور حضرت ابن عمر ان لوگوں کو دیتے جو قبول کر لیا کرتے اور عید الفطر سے ایک دو روز پہلے دے دیا کرتے تھے۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا کہ بنی سے مراد نافع کا بیٹا ہے۔ فرمایا کہ لوگ جمع کرنے کے لیے دیتے نہ کہ فقراء کو۔

باب ۹۶۰ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ

قَالَ أَبُو عَمْرٍو وَرَأَى عُمَرُ وَعَلِيٌّ وَابْنُ عُمَرَ وَجَابِرٌ وَعَائِشَةُ وَطَاوُسٌ وَعَطَاءٌ وَابْنُ سِيرِينَ أَنْ يُزَكّٰى مَالُ الْيَتِيمِ

صدقۂ فطر ہر چھوٹے بڑے پر ہے

ابوعمرو نے فرمایا کہ حضرت عمر، حضرت علی، حضرت ابن عمر، حضرت جابر، حضرت عائشہ، طاؤس، عطاء اور ابن سیرین کے نزدیک یتیم کے مال سے زکوٰۃ دی جائے۔ زہری کا نے

www.alahazratnetwork.org

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ يُزَكّٰى مَالُ الْمَجْنُوْنِ۔

۱۴۱۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ عَلَى الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْمَنَاسِكِ

بَاب ۹۶۱ وُجُوْبِ الْحَجِّ وَفَضْلِهٖ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ۔

۱۴۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ خَثْعَمَ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَتَنْظُرُ اِلَيْهِ وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ اِلَى الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ فِي الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَّا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

بَاب ۹۶۲ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ فِجَاجًا الطُّرُقُ الْوَاسِعَةُ۔

۱۴۱۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَبُ رَاحِلَتَهٗ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ يُهِلُّ حِيْنَ تَسْتَوِيْ قَائِمَةً۔

فرمایا کہ دیوانے کے مال سے زکوٰۃ دی جائے۔

مسدد، یحییٰ، عبید اللہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر فرض فرمایا ایک صاع جَو یا ایک صاع کھجوریں ہر چھوٹے اور بڑے، آزاد اور غلام کی طرف سے۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

حج کا بیان

حج کا وجوب اور اس کی فضیلت۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے، اور اللہ کے لیے لوگوں پر بیت اللہ کا حج ہے جو راستے کی استطاعت رکھتا ہو اور جو ناشکری کرے تو اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے (۳ : ۹۷)

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے فضل بیٹھے ہوئے تھے تو قبیلہ خثعم کی ایک عورت آئی، فضل اسے دیکھنے لگے اور وہ ان کی طرف دیکھنے لگی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فضل کا منہ دوسری طرف کر دیا۔ وہ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ، اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے میرے والد محترم بہت بوڑھے ہو گئے اور سواری پر بیٹھ نہیں سکتے تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ فرمایا ہاں اور یہ حجۃ الوداع کے موقع کی بات ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے، تمہارے پاس لوگ پیدل آئیں گے اور دبلی اونٹنیوں پر سوار ہو کر جو دور دراز راستوں سے پہنچی ہوں گی تاکہ اپنے فائدے کے لیے حاضر ہوں (۲۲ : ۲۷) فجاجا کشادہ راستے۔

احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں نے ذوالحلیفہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنی سواری پر سوار ہو گئے اور آپ احرام اس وقت باندھتے جب وہ سیدھی کھڑی ہو جاتی۔

www.alahazratnetwork.org

۱۴۲۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ سَمِعَ عَطَاءً يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ إِهْلَالَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ رَوَاهُ أَنَسٌ وَابْنُ عَبَّاسٍ يَعْنِي حَدِيثَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى۔

ابراہیم بن موسیٰ، ولید، اوزاعی، عطاء، حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ذی الحلیفہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا احرام باندھنا اُس وقت ہوتا جب آپ کی سواری سیدھی ہو جاتی ـــــ روایت کیا اِسے حضرت انس اور حضرت ابن عباس نے یعنی ابراہیم بن موسیٰ کی حدیث کو۔

بَاب ۹۶۳ الْحَجِّ عَلَى الرَّحْلِ وَقَالَ أَبَانُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَهَا أَخَاهَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَأَعْمَرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ وَحَمَلَهَا عَلَى قَتَبٍ وَقَالَ عُمَرُ شُدُّوا الرِّحَالَ فِي الْحَجِّ فَإِنَّهُ أَحَدُ الْجِهَادَيْنِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ حَجَّ أَنَسٌ عَلَى رَحْلٍ وَلَمْ يَكُنْ شَحِيحًا وَحَدَّثَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ عَلَى رَحْلٍ وَكَانَتْ زَامِلَتَهُ۔

کجاوے میں بیٹھ کر حج کرنا۔ ابان، مالک بن دینار، قاسم بن محمد حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے ساتھ اُن کے بھائی حضرت عبدالرحمٰن کو بھیجا تو اُنھوں نے انھیں کجاوے میں بٹھا کر تنعیم سے عمرہ کروایا اور حضرت عمر نے فرمایا کہ حج کے لیے کجاوے تیار رکھو کیونکہ یہ بھی ایک جہاد ہے ـــ محمد بن ابی بکر، یزید بن زُریع، عروہ بن ثابت، ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے فرمایا کہ حضرت انس نے کجاوے میں بیٹھ کر حج کیا حالانکہ وہ بخیل نہیں تھے اور بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کجاوے پر حج کیا اور اسی میں سامان بھی تھا۔

۱۴۲۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْتَمَرْتُمْ وَلَمْ أَعْتَمِرْ قَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ اذْهَبْ بِأُخْتِكَ فَأَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيمِ فَأَحْقَبَهَا عَلَى نَاقَةٍ فَاعْتَمَرَتْ۔

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں، یا رسول اللہ! آپ حضرات نے عمرہ کر لیا لیکن میں نے عمرہ نہیں کیا۔ فرمایا، اے عبدالرحمٰن! اپنی بہن کو لے جاؤ اور تنعیم سے عمرہ کروا لاؤ۔ اُنھوں نے اُونٹنی پر انھیں پیچھے بٹھا کر عمرہ کروایا۔

بَاب ۹۶۴ فَضْلِ الْحَجِّ الْمَبْرُورِ۔

حج مبرور کی فضیلت

۱۴۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ جِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُورٌ۔

عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، زہری، سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل سب سے افضل ہے؟ فرمایا کہ اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان رکھنا۔ عرض کی گئی، پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ عرض کی گئی کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ بُرائیوں سے پاک حج۔

www.alahazratnetwork.org

١٤٢٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرَى الْجِهَادَ اَفْضَلَ الْعَمَلِ اَفَلَا نُجَاهِدُ قَالَ اَفْضَلُ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ۔

عبدالرحمٰن بن مبارک، خالد، حبیب بن ابوعمرہ، عائشہ بنت طلحہ سے روایت ہے کہ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں:۔ یا رسول اللہ! ہم جہاد کو افضل عمل سمجھتے ہیں تو کیا ہم بھی جہاد کیا کریں؟ فرمایا کہ افضل جہاد بُرائیوں سے پاک حج ہے۔

١٤٢٤۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ اَبُو الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ۔

آدم، شعبہ، سیار ابوالحکم، ابوحازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا، جو رضائے الٰہی کے لیے حج کرے جس میں نہ کوئی بیہودہ بات ہو اور نہ کسی گناہ کا ارتکاب۔ وہ ایسے لوٹے گا جیسے اُس کی ماں نے ابھی جنا ہو۔

بَابٌ ٩٦٥ فَرْضِ مَوَاقِيْتِ الْحَجِّ۔

فرض حج اور عمرہ کے اوقات

١٤٢٥۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ اَنَّهُ اَتٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فِيْ مَنْزِلِهِ وَلَهُ فُسْطَاطٌ وَسُرَادِقٌ فَسَاَلْتُهُ مِنْ اَيْنَ يَجُوْزُ اَنْ اَعْتَمِرَ قَالَ فَرَضَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ۔

مالک بن اسماعیل، زُہیر، زید بن جُبیر سے روایت ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی قیام گاہ پر حاضر ہوئے جہاں کہ خیمہ اور قناتیں تھیں۔ میں نے اُن سے پوچھا کہ عمرہ کا احرام کہاں سے باندھنا جائز ہے؟ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہلِ نجد کے لیے قرن سے، اہلِ مدینہ کے لیے ذوالحُلیفہ سے اور اہلِ شام کے لیے جُحفہ سے مقرر فرمایا ہے۔

بَابٌ ٩٦٦ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى۔

ارشادِ خداوندی ہے کہ زادِ راہ لے لو اور بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے۔

١٤٢٦۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ وَرْقَاءَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ اَهْلُ الْيَمَنِ يَحُجُّوْنَ وَلَا يَتَزَوَّدُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ فَاِذَا قَدِمُوْا مَكَّةَ سَاَلُوا النَّاسَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى۔ رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، اہلِ یمن حج کرتے تو زادِ راہ ساتھ نہیں رکھا کرتے تھے اور کہتے کہ ہم توکّل کرنے والے ہیں۔ جب وہ مکّہ مکرمہ آتے اور لوگوں سے پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی:۔ **زادِ راہ لیا کرو اور بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے (۲، ۱۹۶)**

روایت کیا اسے ابن عُیینہ، عمرو نے عکرمہ سے مرسلاً۔

بَابٌ ٩٦٧ مُهَلِّ اَهْلِ مَكَّةَ لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ۔

اہلِ مکہ کے لیے حج اور عمرہ کا احرام باندھنے کی جگہ۔

١٤٢٧۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ

ابن طاؤس نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہلِ مدینہ کے لیے ذوالحُلیفہ، اہلِ شام کے لیے جُحفہ، اہلِ نجد کے قرن المنازل اہلِ یمن کے لیے یلملم مقرر فرمایا کہ یہ اُن کے میقات ہیں اور اُن کے بھی جو دوسری

www.alahazratnetwork.org

ولاهل اليمن يلملم هن لهن ولمن اتى من غيرهن ممن اراد الحج والعمرة ومن كان دون ذلك فمن حيث انشا حتى اهل مكة من مكة۔

باب ٩٦٨ ميقات اهل المدينة ولا يهلوا قبل ذي الحليفة۔

١٤٢٨۔ حدثنا عبد الله بن يوسف قال اخبرنا مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يهل اهل المدينة من ذي الحليفة واهل الشام من الجحفة واهل نجد من قرن قال عبد الله وبلغني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ويهل اهل اليمن من يلملم۔

باب ٩٦٩ مهل اهل الشام۔

١٤٢٩۔ حدثنا مسدد قال حدثنا حماد عن عمرو بن دينار عن طاؤس عن ابن عباس قال وقت رسول الله صلى الله عليه وسلم لاهل المدينة ذا الحليفة ولاهل الشام الجحفة ولاهل نجد قرن المنازل ولاهل اليمن يلملم فهن لهن ولمن اتى عليهن من غير اهلهن لمن كان يريد الحج والعمرة فمن كان دونهن فمهله من اهله وكذلك حتى اهل مكة يهلون منها۔

باب ٩٧٠ مهل اهل نجد۔

١٤٣٠۔ حدثنا علي قال حدثنا سفين قال حفظناه من الزهري عن سالم عن ابيه قال وقت رسول الله صلى الله عليه وسلم ح قال وحدثني احمد قال حدثنا ابن وهب قال اخبرني يونس عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله عن ابيه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول مهل اهل المدينة ذو الحليفة ومهل اهل الشام مهيعة وهي الجحفة واهل نجد قرن قال ابن عمر زعموا ان النبي صلى الله عليه قال

جگہ سے حج اور عمرہ کا ارادہ کر کے آئیں اور جو ان کے اندر رہنے والا ہے تو وہ جہاں سے چلا ہے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ والا مکہ مکرمہ سے ہی احرام باندھے۔

اہلِ مدینہ کا میقات اور وہ ذوالحلیفہ پہنچنے سے پہلے احرام نہ باندھیں۔

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، نافع حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اہلِ مدینہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں، اہلِ شام جحفہ سے، اہلِ نجد قرن سے حضرت عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اور اہلِ یمن یلملم سے احرام باندھیں۔

اہلِ شام کے احرام باندھنے کی جگہ

طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہلِ مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ اہلِ شام کے لیے جحفہ، اہلِ نجد کے لیے قرن المنازل اور اہلِ یمن کے لیے یلملم میقات مقرر فرمایا۔ یہ ان کے لیے ہیں اور جو دوسری جگہوں سے حج اور عمرہ کے ارادے سے آتے ہیں جو وہاں کے رہنے والے نہیں اور جو وہیں رہتے ہیں اور حج اور عمرہ کا ارادہ کریں تو اپنے گھر سے احرام باندھ لیں اور اسی طرح اہلِ مکہ بھی مکہ مکرمہ سے ہی احرام باندھیں۔

اہلِ نجد کے احرام باندھنے کی جگہ

علی، سفیان، زہری، سالم سے روایت ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میقات مقرر فرمائے —— احمد ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اہلِ مدینہ کا میقات ذوالحلیفہ ہے اور اہلِ شام کا میقات مہیعہ یعنی جحفہ اور اہلِ نجد کا قرن۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا، لوگوں کا گمان ہے جب کہ میں نے نہیں سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اور اہلِ یمن کا میقات یلملم ہے۔

www.alahazratnetwork.org

وَلَمْ اَسْمَعْهُ وَمُهَلُّ اَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ۔

باب ۹۷۱ مُهَلِّ مَنْ كَانَ دُوْنَ الْمَوَاقِيْتِ۔

۱۴۳۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ اَهْلِهِنَّ مِمَّنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ فَمِنْ اَهْلِهٖ حَتّٰى اَنَّ اَهْلَ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا۔

باب ۹۷۲ مُهَلِّ اَهْلِ الْيَمَنِ۔

۱۴۳۲۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ هُنَّ لِاَهْلِهِنَّ وَلِكُلِّ اٰتٍ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِمْ مِمَّنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ مِنْ حَيْثُ اَنْشَاَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ۔

باب ۹۷۳ ذَاتُ عِرْقٍ لِاَهْلِ الْعِرَاقِ۔

۱۴۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا فُتِحَ هٰذَانِ الْمِصْرَانِ اَتَوْا عُمَرَ فَقَالُوْا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّ لِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَهُوَ جَوْرٌ عَنْ طَرِيْقِنَا وَاِنَّا اِنْ اَرَدْنَا قَرْنًا شَقَّ عَلَيْنَا قَالَ فَانْظُرُوْا حَذْوَهَا مِنْ طَرِيْقِكُمْ فَحَدَّ لَهُمْ ذَاتَ عِرْقٍ۔

باب ۹۷۴ الصَّلٰوةِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ۔

۱۴۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَصَلّٰى بِهَا وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

مواقیت کے علاوہ دیگر ممالک کے لوگ کہاں سے احرام باندھیں

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ میقات مقرر فرمایا اور اہل شام کے لیے جحفہ اور اہل یمن کے لیے یلملم اور اہل نجد کے لیے قرن۔ یہ ان کے لیے ہیں اور اُن کے لیے جو حج اور عمرہ کے ارادے سے یہاں سے گزریں اور جو ان میقاتوں کے اندر رہنے والے ہیں وہ اپنے گھر سے یہاں تک کہ اہل مکہ اپنے مکہ مکرمہ سے ہی احرام باندھیں

اہل یمن کے احرام باندھنے کی جگہ

عبداللہ بن طاؤس کے والد ماجد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے ذوالحلیفہ میقات مقرر فرمایا اور اہل شام کے لیے جحفہ اور اہل نجد کے لیے قرن المنازل اور اہل یمن کے لیے یلملم۔ یہ ان کے لیے ہیں اور اُن دوسرے مقامات کے رہنے والوں کے لیے جو حج اور عمرہ کے ارادے سے یہاں سے گزریں گے اور جو ان میں رہنے والے ہیں وہ اپنے گھروں سے یہاں تک کہ مکہ والے مکہ مکرمہ سے۔

اہل عراق کا میقات ذات عرق ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب یہ دونوں شہر فتح ہو گئے تو لوگ حضرت عمر کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ اے امیر المومنین! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل نجد کے قرن کو میقات مقرر فرمایا جو ہمارے راستے سے بہت دور ہے اگر ہم قرن جانے کا ارادہ کریں تو ہمارے لیے دشوار ہے فرمایا کہ اپنے راستے کی جگہ دیکھو پس ذات عرق اُن کا میقات مقرر ہُوا۔

ذوالحلیفہ میں نماز پڑھنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ کے مقام پر پتھریلی زمین میں اپنی اونٹنی بٹھائی اور نماز پڑھی۔ حضرت عبداللہ بن عمر بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

www.alahazratnetwork.org

باب ۹۷۵ خُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى طَرِيقِ الشَّجَرَةِ۔

۱۴۳۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيقِ الشَّجَرَةِ وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيقِ الْمُعَرَّسِ وَأَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ وَإِذَا رَجَعَ صَلَّى بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِي وَبَاتَ حَتَّى يُصْبِحَ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شجرہ کے راستے سے گزرنا۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شجرہ کے راستے سے نکلتے اور معرس کے راستے سے داخل ہوا کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ تشریف لے جاتے تو مسجد شجرہ میں نماز پڑھتے اور جب واپس لوٹتے تو ذوالحلیفہ میں، وادی کے درمیان اور صبح تک وہیں رات گزارتے۔

باب ۹۷۶ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَقِيقُ وَادٍ مُبَارَكٌ۔

۱۴۳۶۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ وَبِشْرُ بْنُ بَكْرٍ التِّنِّيسِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَادِي الْعَقِيقِ يَقُولُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي فَقَالَ صَلِّ فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ۔

۱۴۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ وَهُوَ فِي مُعَرَّسٍ بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِي قِيلَ لَهُ إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ وَقَدْ أَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ يَتَوَخَّى الْمُنَاخَ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللهِ يُنِيخُ يَتَحَرَّى مُعَرَّسَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِبَطْنِ الْوَادِي بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ وَسَطًا مِنْ ذَلِكَ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ عقیق مبارک وادی ہے۔

حمیدی، ولید اور بشر بن بکر تنیسی، اوزاعی، یحییٰ، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ انہوں نے وادی عقیق کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ رات میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور کہا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھیے اور فرمائیے کہ عمرہ حج میں داخل ہو گیا۔

سالم بن عبداللہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معرس ذوالحلیفہ یعنی وادی کے وسط میں تھے تو آپ سے کہا گیا کہ آپ مبارک وادی میں ہیں اور سالم نے ہمارے ساتھ تلاش کر کے اسی جگہ اونٹ بٹھایا جہاں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قصداً بٹھایا کرتے کیونکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اترنے کی جگہ تھی اور یہ اس مسجد سے نیچے ہے جو وادی کے درمیان میں ہے، یہاں کے اور راستے کے درمیان ہے۔

باب ۹۷۷ غَسْلِ الْخَلُوقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنَ الثِّيَابِ۔

۱۴۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى أَخْبَرَهُ أَنَّ يَعْلَى قَالَ لِعُمَرَ أَرِنِي النَّبِيَّ

کپڑے میں خوشبو لگی ہو تو تین مرتبہ دھونا

صفوان بن یعلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دکھا(نا) جب کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو۔ چنانچہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

www.alahazratnetwork.org

صلی اللہ علیہ وسلم حین یوحی الیہ قال فبینما النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالجعرانۃ ومعہ نفر من اصحابہ جاءہ رجل فقال یا رسول اللہ کیف تری فی رجل احرم بعمرۃ وھو متضمخ بطیب فسکت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساعۃ فجاءہ الوحی فاشار عمر الی یعلی فجاء یعلی وعلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثوب قد اظل بہ فادخل راسہ فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محمر الوجہ وھو یغط ثم سری عنہ فقال این الذی سال عن العمرۃ فاتی برجل فقال اغسل الطیب الذی بک ثلث مرات وانزع عنک الجبۃ واصنع فی عمرتک کما تصنع فی حجتک فقلت لعطاء اراد الانقاء حین امرہ ان یغسل ثلث مرات فقال نعم۔

باب٩٧٥ الطیب عند الاحرام وما یلبس اذا اراد ان یحرم ویترجل ویدھن وقال ابن عباس یشم المحرم الریحان وینظر فی المراۃ ویتداوی بما یاکل الزیت والسمن وقال عطاء یتختم ویلبس الھمیان وطاف ابن عمر وھو محرم وقد حزم علی بطنہ بثوب ولم تر عائشۃ بالتبان باسا قال ابو عبد اللہ یعنی للذین یرحلون ھودجھا۔

١٤٣٩۔ حدثنا محمد بن یوسف قال حدثنا سفین عن منصور عن سعید بن جبیر قال کان ابن عمر یدھن بالزیت فذکرتہ لابراھیم فقال ما تصنع بقولہ حدثنی الاسود عن عائشۃ قالت کانی انظر الی وبیص الطیب فی مفارق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم۔

١٤٤٠۔ حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابیہ عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت کنت اطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحرامہ حین یحرم ولحلہ قبل ان یطوف بالبیت۔

کے مقام پر تھے اور آپ کے ساتھ آپ کے اصحاب کی ایک جماعت تھی تو ایک آکر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ اس شخص کے بارے میں کیا ارشاد ہے جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہوا اور وہ خوشبو میں بسا ہوا ہو! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے، پھر وحی آگئی تو حضرت عمر نے حضرت یعلی کو اشارہ کیا۔ حضرت یعلی آئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک سرخ تھا اور خراٹے لے رہے تھے، پھر یہ حالت جاتی رہی تو فرمایا۔ عمرہ کے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے؟ ایک آدمی کو لایا گیا تو فرمایا۔ خوشبو کو تین مرتبہ دھو ڈالو اور جبہ اپنے جسم سے اتار دو اور عمرہ میں وہی کرو جو حج میں کرتے ہو۔ میں نے عطاء سے کہا آپ کا مقصد صفائی ہوگی جو تین مرتبہ دھونے کے لیے فرمایا؟ انھوں نے فرمایا۔ ہاں۔

احرام کے وقت خوشبو لگانا اور احرام باندھتے وقت کیسے کپڑے پہنے نیز کنگھی کرنا اور تیل لگانا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ احرام والا خوشبودار پھول سونگھ سکتا ہے، آئینہ دیکھ سکتا ہے، روغن زیتون اور گھی وغیرہ کھانے والی چیزوں کو دوائی کے طور پر استعمال کر سکتا ہے۔ عطاء نے کہا کہ وہ انگوٹھی پہن لے اور ہمیانی باندھ لے۔ حضرت ابن عمر نے حالت احرام میں طواف کیا اور ان کا پیٹ کپڑے سے بندھا ہوا تھا اور حضرت عائشہ صدیقہ نے جانگیہ پہننے میں مضائقہ نہ دیکھا۔ امام ابو عبداللہ فرماتے ہیں: ان لوگوں کے لیے جو اونٹوں کے ہودے کستے ہیں۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر روغن زیتون لگایا کرتے۔ میں نے ابراہیم سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ ان کے قول کا کیا بناؤ گے جب کہ اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ گویا میں اب بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں اور آپ حالتِ احرام میں تھے۔

عبدالرحمن بن قاسم کے والد ماجد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آپ کے احرام کے لیے میں خوشبو لگایا کرتی تھی جب کہ آپ احرام باندھتے تھے اور کھولتے وقت بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے۔

www.alahazratnetwork.org

باب ٩٧٩ مَنْ اَهَلَّ مُلَبِّدًا۔

١٤٤١- حَدَّثَنَا اَصْبَغُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا۔

باب ٩٨٠ الْاِهْلَالِ عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ۔

١٤٤٢- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُ يَقُوْلُ مَا اَهَلَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِي مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ۔

باب ٩٨١ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ۔

١٤٤٣- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيْصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ اَوْ وَرْسٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللهِ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَلَا يَتَرَجَّلُ وَلَا يَحُكُّ جَسَدَهُ وَيُلْقِي الْقَمْلَ مِنْ رَأْسِهِ وَجَسَدِهِ فِي الْاَرْضِ۔

باب ٩٨٢ الرُّكُوْبِ وَالْاِرْتِدَافِ فِي الْحَجِّ۔

١٤٤٤- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ يُوْنُسَ الْاَيْلِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اُسَامَةَ كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ اِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ اَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلَى مِنًى قَالَ فَكِلَاهُمَا قَالَا لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جو بالوں کو جما کر احرام باندھے

اصبغ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا، میں نے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تلبیہ کر کے (بالوں کو جما کر) تلبیہ کہہ رہے تھے۔

مسجد ذوالحلیفہ کے نزدیک تلبیہ کہنا

علی بن عبد اللہ، سفیان، موسیٰ بن عقبہ، سالم بن عبد اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے ـــــ عبد اللہ بن مسلمہ، امام مالک، موسیٰ بن عقبہ، سالم بن عبد اللہ نے اپنے والد ماجد کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نہیں شروع کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لبیک کہنا مگر مسجد کے پاس سے یعنی ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس سے۔

احرام والا کیسے کپڑے پہنے؟

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ احرام والا کیسے کپڑے پہنے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ قمیص، عمامہ، شلوار، ٹوپی اور موزے نہ پہنے۔ ہاں اگر کسی کو جوتے میسر نہ ہوں تو وہ موزے پہن لے لیکن انہیں کاٹ کر ٹخنوں سے نیچے کرلے اور وہ کپڑے نہ پہنو جن میں زعفران یا ورس لگی ہوئی ہو ـــــ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ احرام والا اپنا سر دھو سکتا ہے لیکن کنگھی نہ کرے۔ اپنے جسم کو کھجائے اور جوئیں اپنے سر اور جسم سے نکال کر زمین پر ڈال دے۔

حج میں سوار ہونا اور کسی کو پیچھے بٹھانا

عبد اللہ بن محمد، وہب بن جریر، ان کے والد ماجد، یونس ایلی، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سواری پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے عرفات سے مزدلفہ تک حضرت اسامہ بیٹھے پھر مزدلفہ سے منیٰ تک حضرت فضل بیٹھے۔ اُن دونوں حضرات نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برابر تلبیہ (لبیک) کہتے رہے یہاں تک کہ جمرہ عقبہ پر کنکریاں ماریں۔

www.alahazratnetwork.org

يُلَبِّي حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

باب ۹۵۳ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ وَالْأَرْدِيَةِ وَالْأُزُرِ وَلَبِسَتْ عَائِشَةُ الثِّيَابَ الْمُعَصْفَرَةَ وَهِيَ مُحْرِمَةٌ وَقَالَتْ لَا تَلَثَّمْ وَلَا تَتَبَرْقَعْ وَلَا تَلْبَسْ ثَوْبًا بِوَرْسٍ وَلَا زَعْفَرَانٍ وَقَالَ جَابِرٌ لَا أَرَى الْمُعَصْفَرَ طِيبًا وَلَمْ تَرَ عَائِشَةُ بَأْسًا بِالْحُلِيِّ وَالثَّوْبِ الْأَسْوَدِ وَالْمُوَرَّدِ وَالْخُفِّ لِلْمَرْأَةِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ لَا بَأْسَ أَنْ يُبْدِلَ ثِيَابَهُ۔

۱۴۴۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ بَعْدَ مَا تَرَجَّلَ وَادَّهَنَ وَلَبِسَ إِزَارَهُ وَرِدَاءَهُ هُوَ وَأَصْحَابُهُ فَلَمْ يَنْهَ عَنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَرْدِيَةِ وَالْأُزُرِ أَنْ تُلْبَسَ إِلَّا الْمُزَعْفَرَةَ الَّتِي تَرْدَعُ عَلَى الْجِلْدِ فَأَصْبَحَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ حَتّٰى اسْتَوٰى عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ هُوَ وَأَصْحَابُهُ وَقَلَّدَ بَدَنَتَهُ وَذٰلِكَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ فَقَدِمَ مَكَّةَ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ أَجْلِ بُدْنِهِ لِأَنَّهُ قَلَّدَهَا ثُمَّ نَزَلَ بِأَعْلَى مَكَّةَ عِنْدَ الْحَجُونِ وَهُوَ مُهِلٌّ بِالْحَجِّ وَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتّٰى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يُقَصِّرُوا مِنْ رُءُوسِهِمْ ثُمَّ يَحِلُّوا وَذٰلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ بَدَنَةٌ قَلَّدَهَا وَمَنْ كَانَتْ مَعَهُ امْرَأَتُهُ فَهِيَ لَهُ حَلَالٌ وَالطِّيبُ وَالثِّيَابُ۔

احرام والا چادر اور ازار وغیرہ کیا کپڑے پہن سکتا ہے؟

حضرت عائشہ نے حالتِ احرام میں رنگا ہوا کپڑا پہنا اور فرمایا کہ عورتیں نقاب نہ ڈالیں اور برقعہ نہ پہنیں اور نہ ایسا کپڑا پہنیں جو ورس یا زعفران سے رنگا ہوا ہو۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ میں رنگے ہوئے کپڑے کو خوشبو نہیں سمجھتا۔ حضرت عائشہ نے زیور، سیاہ یا گلابی کپڑے اور موزوں میں عورت کے لیے مضائقہ نہیں سمجھا۔ ابراہیم نے فرمایا کہ کپڑے تبدیل کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

کریب سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب مدینہ منورہ سے کنگھی کرکے، تیل لگا کر نیز ازار اور چادر پہن کر روانہ ہوئے۔ آپ نے چادر اور ازار پہننے سے منع نہیں فرمایا مگر جو کپڑا اس طرح زعفران سے رنگا ہوا ہو کہ زعفران جسم پر جھڑے۔ صبح کے وقت ذوالحلیفہ میں جب اپنی سواری پر سوار ہوئے اور وہ بیداء کی طرف سیدھی ہو گئی تو آپ نے اور آپ کے اصحاب نے تلبیہ کہا اور اپنے جانوروں کے گلے میں قلادہ ڈالا اور یہ اس وقت کی بات ہے جب ذی قعدہ میں پانچ دن باقی تھے۔ ذوالحجہ کی چوتھی تاریخ کو مکہ مکرمہ میں پہنچے۔ پس بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی اور قربانی کے جانور کو قلادہ پہنایا تھا اس لیے احرام نہیں کھولا۔ پھر مکہ مکرمہ میں حجون کے پاس اترے اور آپ حج کا احرام باندھے ہوئے تھے اور طواف کے بعد آپ کعبے کے نزدیک نہیں گئے یہاں تک کہ عرفات سے لوٹے اور اپنے اصحاب کو حکم فرمایا کہ بیت اللہ اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کریں پھر اپنے سر کے بال کٹوا لیں اور احرام کھول دیں۔ یہ اس کے لیے تھا جس نے قربانی کے جانور کو قلادہ نہیں پہنایا تھا، لہٰذا جس کے ساتھ اس کی بیوی ہو تو وہ اس کے لیے حلال ہے نیز خوشبو اور کپڑے بھی۔

باب ۹۵۴ مَنْ بَاتَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ حَتّٰى أَصْبَحَ قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۴۴۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

جو صبح تک ذوالحلیفہ میں رات گزارے۔ اسے حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

عبداللہ بن محمد، ہشام بن یوسف، ابن جریج، ابن المنکدر سے روایت

www.alahazratnetwork.org

هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَّبِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ بَاتَ حَتّٰى اَصْبَحَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَلَمَّا رَكِبَ رَاحِلَتَهُ وَاسْتَوَتْ بِهٖ اَهَلَّ۔

۱۴۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَّصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ وَاَحْسِبُهٗ بَاتَ بِهَا حَتّٰى اَصْبَحَ۔

باب ۹۸۵ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْاِهْلَالِ۔

۱۴۴۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ الظُّهْرَ اَرْبَعًا وَّالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ وَسَمِعْتُهُمْ يَصْرُخُوْنَ بِهِمَا جَمِيْعًا۔

باب ۹۸۶ التَّلْبِيَةِ۔

۱۴۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ۔

۱۴۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِي عَطِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنِّي لَاَعْلَمُ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ تَابَعَهٗ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ وَقَالَ شُعْبَةُ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ سَمِعْتُ خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِي عَطِيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ۔

باب ۹۸۷ التَّحْمِيْدِ وَالتَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ قَبْلَ الْاِهْلَالِ

ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منوّرہ میں چار اور ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر آپ نے ذوالحلیفہ میں رات گزاری اور صبح کے وقت جب اپنی سواری پر سوار ہوئے اور وہ سیدھی ہو گئی تو تلبیہ کہا۔

ابو قلابہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ فرمایا کہ آپ نے میرے خیال میں صبح تک وہیں رات گزاری۔

لبیک کہتے وقت آواز اونچی کرنا

ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ میں نے دونوں میں لوگوں کو خوب بلند آواز سے لبیک کہتے ہوئے سُنا۔

لبیک کہنا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تلبیہ یہ تھا، میں تیرے لیے حاضر ہوں، اے اللہ میں تیرے لیے حاضر ہوں، میں تیرے لیے حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں تیرے لیے حاضر ہوں بے شک تعریف، نعمت اور بادشاہی تیرے لیے ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تلبیہ کس طرح کہتے تھے — میں تیرے لیے حاضر ہوں، اے اللہ میں تیرے لیے حاضر ہوں، میں تیرے لیے حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں تیرے لیے حاضر ہوں۔ بے شک تعریف اور نعمت تیرے لیے ہے۔ متابعت کی اس کی ابو معاویہ نے اعمش سے شعبہ، سلیمان، خیثمہ، ابو عطیہ نے اسے حضرت عائشہ سے سُنا۔

احرام باندھنے اور سوار ہونے سے پہلے تحمید، تسبیح

www.alahazratnetwork.org

هذا الركوب على الدآبة۔

۱۴۵۱۔ حدثنا موسى بن اسمٰعيل قال حدثنا وهيب قال حدثنا ايوب عن ابي قلابة عن انس قال صلى النبي صلى الله عليه وسلم ونحن معه بالمدينة الظهر اربعا والعصر بذي الحليفة ركعتين ثم بات بها حتى اصبح ثم ركب حتى استوت به على البيداء حمد الله وسبح وكبر ثم اهل بحج وعمرة واهل الناس بهما فلما قدمنا امر الناس فحلوا حتى اذا كان يوم التروية اهلوا بالحج قال ونحر النبي صلى الله عليه وسلم بدنات بيده قياما وذبح رسول الله صلى الله عليه وسلم بالمدينة كبشين املحين قال ابو عبد الله قال بعضهم هذا عن ايوب عن رجل عن انس۔

اور تکبیر کہنا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور اکہ ہم آپ کے ساتھ تھے اور عصر کی ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر صبح تک وہاں رات گزاری۔ جب سوار ہو گئے اور وہ بیداء پر سیدھی ہو گئی تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ کہا پھر حج اور عمرہ کا تلبیہ کہا اور لوگوں نے بھی۔ جب پہنچ گئے تو آپ نے لوگوں کو احرام کھولنے کا حکم فرمایا اور لوگوں نے آٹھویں ذوالحجہ کا احرام باندھ لیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہوئے اونٹ اپنے دست مبارک سے نحر کیے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں سینگوں والے دو مینڈھے ذبح فرمائے۔ امام ابو عبداللہ نے فرمایا کہ بعض نے اسے ایوب، ایک آدمی، حضرت انس سے روایت کیا ہے۔

باب ۹۸۸ من اهل حين استوت به راحلته۔

۱۴۵۲۔ حدثنا ابو عاصم قال اخبرنا عن ابن جريج قال اخبرني صالح بن كيسان عن نافع عن ابن عمر قال اهل النبي صلى الله عليه وسلم حين استوت به راحلته قائمة۔

جو اس وقت تلبیہ کہے جب سواری سیدھی کھڑی ہو جائے۔

ابو عاصم، ابن جریج، صالح بن کیسان، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس وقت تلبیہ کہا جب آپ کی سواری سیدھی کھڑی ہو گئی۔

باب ۹۸۹ الاهلال مستقبل القبلة و

قال ابو معمر حدثنا عبد الوارث قال حدثنا ايوب عن نافع قال كان ابن عمر اذا صلى بالغداة بذي الحليفة امر براحلته فرحلت ثم ركب فاذا استوت به استقبل القبلة قائما ثم يلبي حتى يبلغ الحرم ثم يمسك حتى اذا جاء ذا طوى بات به حتى يصبح فاذا صلى الغداة اغتسل وزعم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم فعل ذلك تابعه اسمٰعيل عن ايوب في الغسل۔

قبلہ رو ہو کر احرام باندھنا۔ ابو معمر، عبدالوارث، ایوب، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر جب صبح کی نماز ذوالحلیفہ میں پڑھ لیتے تو سواری کا حکم فرماتے۔ سواری تیار کر دی جاتی تو اُس پر سوار ہو جاتے جب سیدھی ہو جاتی تو قبلہ رو کھڑے ہو کر تلبیہ شروع کر دیتے یہاں تک کہ حرم میں پہنچ جاتے پھر رک جاتے اور جب ذی طویٰ میں ہوتے تو وہیں رات گزارتے اور صبح کی نماز پڑھ کر غسل کرتے۔ اُن کا خیال تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا ہے۔ متابعت کی اس کی اسماعیل نے ایوب سے غسل کے بارے میں۔

۱۴۵۳۔ حدثنا سليمٰن بن داود ابو الربيع قال

سلیمان بن داؤد ابو الربیع، فُلیح، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر

حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا أَرَادَ الْخُرُوجَ إِلَى مَكَّةَ ادَّهَنَ بِدُهْنٍ لَيْسَ لَهُ رَائِحَةٌ طَيِّبَةٌ ثُمَّ يَأْتِي مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَرْكَبُ فَإِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً أَحْرَمَ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ۔

باب ۹۹۰ التَّلْبِيَةِ إِذَا انْحَدَرَ الْوَادِيَ۔

۱۴۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرُوا الدَّجَّالَ أَنَّهُ قَالَ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ أَسْمَعْهُ وَلَكِنَّهُ قَالَ أَمَّا مُوسَى كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِي يُلَبِّي۔

باب ۹۹۱ كَيْفَ تُهِلُّ الْحَائِضُ وَالنُّفَسَاءُ أَهَلَّ تَكَلَّمَ بِهِ وَاسْتَهْلَلْنَا وَأَهْلَلْنَا الْهِلَالَ كُلُّهُ مِنَ الظُّهُورِ وَاسْتَهَلَّ الْمَطَرُ خَرَجَ مِنَ السَّحَابِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَهُوَ مِنِ اسْتِهْلَالِ الصَّبِيِّ۔

۱۴۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هَذِهِ مَكَانَ عُمْرَتِكِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِينَ كَانُوا أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ

رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب کہ مکرمہ کی طرف نکلنے کا ارادہ کرتے تو تیل لگاتے جس میں کوئی خوشبو نہ ہوتی، پھر مسجد ذوالحلیفہ میں آتے اور نماز پڑھتے پھر سوار ہوتے اور جب سواری سیدھی ہو جاتی تو کھڑے ہوکر احرام باندھتے پھر فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

وادی میں اترتے وقت تلبیہ کہنا۔

مجاہد سے روایت ہے کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تھے تو لوگوں نے دجال کا ذکر کیا۔ انھوں نے فرمایا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں نے نہیں سنا لیکن آپ نے فرمایا، رہے حضرت موسیٰ تو جب وادی میں اترتے ہیں تو گویا میں انھیں تلبیہ کہتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔

حیض اور نفاس والی عورتیں کس طرح احرام باندھیں اَھَلَّ گفتگو کرنا۔ اِسْتَھْلَلْنَا، اَھْلَلْنَا اور اَلْھِلَالَ سب سے مراد ظاہر ہونا ہے اِسْتَھَلَّ الْمَطَرُ سے مراد ہے بادل سے نکلا اور اُھِلَّ لِغَیْرِ اللّٰہِ بِہٖ اِسْتِھْلَالِ الصَّبِیِّ سے ماخوذ ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، ہم نے عمرہ کا احرام باندھا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس قربانی کا جانور ہے وہ عمرہ کے ساتھ حج کا احرام بھی باندھے پھر احرام نہ کھولے مگر جب دونوں سے فارغ ہو جائے۔ جب میں مکہ مکرمہ پہنچی تو حیض شروع ہو گیا اور میں نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف نہیں کیا تھا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی تو فرمایا، اپنا سر کھول دو اور کنگھی کر لو نیز حج کا احرام باندھ لو اور عمرہ چھوڑ دو۔ میں نے یہی کیا جب ہم حج سے فارغ ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر کے ساتھ تنعیم کی طرف بھیجا تو میں نے عمرہ کیا۔ فرمایا کہ یہ تمہارے عمرہ کا مقام ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ انھوں نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا جنھوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور پھر احرام کھول دیا اور پھر منیٰ سے لوٹنے کے بعد دوسرا طواف کیا اور جنھوں نے حج و عمرہ دونوں کو

www.alahazratnetwork.org

بِمِنًى وَاَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَّاحِدًا۔

باب ۹۹۲ مَنْ اَهَلَّ فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۴۵۶۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا اَنْ يُّقِيْمَ عَلٰى اِحْرَامِهٖ وَذَكَرَ قَوْلَ سُرَاقَةَ وَزَادَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اَهْلَلْتَ يَا عَلِيُّ قَالَ بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا اَنْتَ۔

۱۴۵۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ الْهُذَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا سَلِيْمُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ سَمِعْتُ مَرْوَانَ الْاَصْفَرَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ عَلِيٌّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ بِمَا اَهْلَلْتَ قَالَ بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْلَا اَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَاَحْلَلْتُ۔

۱۴۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى قَوْمِيْ بِالْيَمَنِ فَجِئْتُ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ بِمَا اَهْلَلْتَ فَقُلْتُ اَهْلَلْتُ كَاِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكَ مِنْ هَدْيٍ قُلْتُ لَا فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَطُوْفَ بِالْبَيْتِ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ اَمَرَنِيْ فَاَحْلَلْتُ فَاَتَيْتُ امْرَاَةً مِّنْ قَوْمِيْ فَمَشَطَتْنِيْ اَوْ غَسَلَتْ رَاْسِيْ فَقَدِمَ عُمَرُ فَقَالَ اِنْ نَّاْخُذْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُنَا بِالتَّمَامِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ وَاِنْ نَّاْخُذْ بِسُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى نَحَرَ الْهَدْيَ۔

جمع کیا تھا انھوں نے ایک ہی طواف کیا۔

جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے زمانہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرح احرام باندھا۔ اسے حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت علی کو حکم دیا کہ اپنے احرام پر قائم رہو۔ اور سراقہ کے قول کا ذکر کیا — **محمد بن بکر نے ابن جریج سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم** نے ان سے فرمایا۔ اے علی! کس چیز کا احرام باندھا ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ جس کا نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے باندھا ہے۔ فرمایا تو تم قربانی دو اور اسی طرح احرام میں رہو جیسے اب ہو۔

حسن بن علی الخلال الہذلی، عبد الصمد، سلیم بن حیان، مروان الاصفر سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا۔ حضرت علی یمن سے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا۔ کس چیز کا احرام باندھا؟ عرض گزار ہوئے کہ جس کا نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے۔ فرمایا۔ اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں احرام کھول دیتا۔

حضرت ابو موسٰی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مجھے میری قوم کے پاس یمن میں بھیجا۔ میں حاضر بارگاہ ہوا تو آپ بطحا میں تھے۔ فرمایا۔ کس چیز کا احرام باندھا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ جس چیز کا نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے۔ فرمایا۔ کیا تمہارے پاس ہدی ہے؟ عرض گزار ہوا نہیں۔ آپ نے مجھے بیت اللہ کا طواف کرنے کا حکم فرمایا۔ میں نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا۔ پھر آپ نے حکم فرمایا تو میں نے احرام کھول دیا۔ میں اپنی قوم کی ایک عورت کے پاس آیا تو اس نے کنگھی کر دی اور میرا سر دھویا۔ جب حضرت عمر کا دور آیا تو فرمایا۔ اگر ہم اللہ کی کتاب کو لیں تو وہ ہمیں پورا کرنے کا حکم دیتی ہے ارشادِ ربانی ہے کہ حج اور عمرہ پورا کرو اور اگر ہم نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی سنت کو لیں تو ہدی ذبح کرنے تک آپ نے احرام نہیں کھولا۔

www.alahazratnetwork.org

باب ۹۹۳ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَشْهُرُ الْحَجِّ شَوَّالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِّنْ ذِي الْحِجَّةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِّنَ السُّنَّةِ اَنْ لَّا يُحْرِمَ بِالْحَجِّ اِلَّا فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَكَرِهَ عُثْمَانُ اَنْ يُّحْرِمَ مِنْ خُرَاسَانَ اَوْ كَرْمَانَ۔

۱۴۵۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقٰسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَلَيَالِي الْحَجِّ وَحُرُمِ الْحَجِّ فَنَزَلْنَا بِسَرِفَ قَالَتْ فَخَرَجَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مِّنْكُمْ مَعَهٗ هَدْيٌ فَاَحَبَّ اَنْ يَّجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلَا قَالَتْ فَالْاٰخِذُ بِهَا وَالتَّارِكُ لَهَا مِنْ اَصْحَابِهٖ قَالَتْ فَاَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَكَانُوْا اَهْلَ قُوَّةٍ وَكَانَ مَعَهُمُ الْهَدْيُ فَلَمْ يَقْدِرُوْا عَلَى الْعُمْرَةِ قَالَتْ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ يَا هَنْتَاهُ قُلْتُ سَمِعْتُ قَوْلَكَ لِاَصْحَابِكَ فَمُنِعْتُ الْعُمْرَةَ قَالَ وَمَا شَاْنُكِ قُلْتُ لَا اُصَلِّيْ قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ اِنَّمَا اَنْتِ امْرَاَةٌ مِّنْ بَنَاتِ اٰدَمَ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْكِ مَا كَتَبَ عَلَيْهِنَّ فَكُوْنِيْ فِيْ حَجَّتِكِ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّرْزُقَكِيْهَا قَالَتْ فَخَرَجْنَا فِيْ حَجَّتِهٖ حَتّٰى قَدِمْنَا مِنًى فَطَهَرْتُ ثُمَّ خَرَجْتُ مِنْ مِّنًى فَاَفَضْتُ بِالْبَيْتِ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهٗ فِي النَّفْرِ الْاٰخِرِ حَتّٰى نَزَلَ الْمُحَصَّبَ وَنَزَلْنَا مَعَهٗ فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ اخْرُجْ بِاُخْتِكَ مِنَ الْحَرَمِ فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ افْرُغَا ثُمَّ ائْتِيَا هٰهُنَا فَاِنِّيْ اَنْظُرُكُمَا حَتّٰى تَاْتِيَانِيْ قَالَتْ فَخَرَجْنَا حَتّٰى اِذَا فَرَغْتُ وَفَرَغْتُ مِنَ الطَّوَافِ ثُمَّ جِئْتُهٗ بِسَحَرٍ فَقَالَ هَلْ فَرَغْتُمْ قُلْتُ نَعَمْ فَاٰذَنَ بِالرَّحِيْلِ فِيْ

ارشادِ خداوندی ہے کہ حج کے معروف مہینے ہیں، جو ان میں حج کرے تو حج میں بیہودہ بات، نافرمانی اور جھگڑا نہ کرے۔ تم سے چاند کے بارے میں پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ یہ لوگوں کے وقت معلوم کرنے اور حج کے لیے ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ حج کے مہینے شوال، ذی قعدہ اور ذو الحجہ کے دس دن ہیں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ سنت یہ ہے کہ حج نہ کرے مگر حج کے مہینوں میں اور حضرت عثمان یہ ناپسند فرماتے کہ کوئی خراسان یا کرمان سے احرام باندھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے مہینوں اور حج کے دن راتوں میں نکلے ہم سرف کے مقام پر اترے تو آپ اپنے اصحاب کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا تم میں سے جس کے پاس ہدی نہیں ہے اور وہ اسے عمرہ بنانا چاہے تو ایسا کرے اور جس کے پاس قربانی کا جانور ہو وہ ایسا نہ کرے۔ آپ کے اصحاب میں سے بعض نے کیا اور بعض نے چھوڑ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب میں سے بعض لوگ طاقت رکھتے تھے اور ان کے پاس قربانی کے جانور تھے لہٰذا وہ عمرہ نہیں کر سکتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی۔ فرمایا، اے بھولی! کیوں روتی ہو؟ عرض گزار ہوئی کہ آپ نے اپنے اصحاب سے جو فرمایا وہ میں نے سنا لیکن میں عمرہ نہیں کر سکتی۔ فرمایا کہ کیا بات ہوئی؟ عرض گزار ہوئی کہ میں نماز نہیں پڑھتی۔ فرمایا کہ تمہارا کوئی نقصان نہیں، تم بھی حضرت آدم کی بیٹیوں میں سے ایک ہو۔ تمہارے لیے بھی اللہ نے وہی لکھا ہے جو ان کے لیے لکھا، لہٰذا تم حج کرو۔ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دونوں چیزیں نصیب کر دے۔ ہم اپنے حج کے سلسلے میں منیٰ پہنچے تو میں پاک ہو گئی۔ پھر میں منیٰ سے نکلی تو میں نے بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر میں آپ کے ساتھ آخری کوچ میں نکلی اور آپ محصب میں ٹھہرے اور آپ کے ساتھ ہم بھی اترے تو آپ نے حضرت عبد الرحمٰن بن ابو بکر کو بلا کر فرمایا، اپنی بہن کو حرم سے لے جاؤ تاکہ وہ عمرہ کا احرام باندھے پھر فارغ ہو کر دونوں یہاں آؤ میں تمہارے آنے کا انتظار کروں گا۔ پس ہم نکلے اور جب میں اور وہ طواف سے فارغ ہوئے تو میں صبح کے وقت حاضر بارگاہ ہو گئی۔ فرمایا، کیا تم فارغ ہو گئے؟ عرض گزار ہوئی ہاں۔ آپ نے اپنے اصحاب کو کوچ کا حکم فرمایا۔ پس لوگ مدینہ منورہ کی طرف

www.alahazratnetwork.org

أصحابه فارتحل الناس فمر متوجها إلى المدينة قال أبو عبد الله يضير من ضار يضير ضيرا ويقال ضار يضور ضورا وضر يضر ضرا۔

باب ۹۹۴ التمتع والقران والإفراد بالحج وفسخ الحج لمن لم يكن معه هدي۔

۱۴۶۰ - حدثنا عثمان قال حدثنا جرير عن منصور عن إبراهيم عن الأسود عن عائشة قالت خرجنا مع النبي ﷺ ولا نرى إلا أنه الحج فلما قدمنا تطوفنا بالبيت فأمر النبي صلى الله عليه وسلم من لم يكن ساق الهدي أن يحل فحل من لم يكن ساق الهدي ونساؤه لم يسقن فأحللن قالت عائشة فحضت فلم أطف بالبيت فلما كانت ليلة الحصبة قلت يا رسول الله يرجع الناس بعمرة وحجة وأرجع أنا بحجة قال وما طفت ليالي قدمنا مكة قلت لا فاذهبي مع أخيك إلى التنعيم فأهلي بعمرة ثم موعدك كذا وكذا وقالت صفية ما أراني إلا حابستكم فقال عقرى حلقى أو ما طفت يوم النحر قالت قلت بلى قال لا بأس انفري قالت عائشة فلقيني النبي ﷺ وهو مصعد من مكة وأنا منهبطة عليها أو أنا مصعدة وهو منهبط منها۔

۱۴۶۱ - حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن أبي الأسود محمد بن عبد الرحمن بن نوفل عن عروة بن الزبير عن عائشة أنها قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عام حجة الوداع فمنا من أهل بعمرة ومنا من أهل بحج وعمرة ومنا من أهل بالحج وأهل رسول الله صلى الله عليه وسلم بالحج فأما من أهل بالحج أو جمع الحج والعمرة لم يحلوا حتى كان يوم النحر۔

۱۴۶۲ - حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا غندر

مترجم ہو کر چل پڑے۔ امام ابو عبد اللہ نے فرمایا یضیر یہ ضار یضیر ضیرا سے ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ضار یضور ضورا۔ اور ضر یضر ضرا ہے۔

حج میں تمتع، قران اور افراد اور جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو اُس کا حج فسخ کرنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور یہی سمجھتے تھے کہ یہ حج ہے۔ جب ہم پہنچ گئے اور بیت اللہ کا طواف کر لیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا۔ جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ احرام کھول دے لہٰذا جو قربانی کا جانور نہیں لایا تھا اُس نے احرام کھول دیا اور جن کی عورتیں بھی نہیں لائی تھیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ مجھے حیض آ گیا اور میں نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا۔ جب حصبہ کی رات آئی تو میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ لوگ حج اور عمرہ کر کے لوٹیں گے اور میں صرف حج کر کے۔ فرمایا کہ جس رات مکہ مکرمہ میں آئے تو تم نے طواف کیا؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا تو اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم جاؤ اور عمرہ کا احرام باندھ لینا اور پھر فلاں فلاں جگہ۔ حضرت صفیہ نے کہا میرا یہی خیال تھا کہ میں آپ کو روک لوں گی۔ فرمایا کہ بانجھ سرمنڈی! کیا قربانی کے روز تم نے طواف نہیں کیا؟ عرض گزار ہوئی، کیوں نہیں۔ فرمایا تو کوئی مضائقہ نہیں چل پڑو۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے ملے جب کہ آپ مکہ مکرمہ کی چڑھائی چڑھ رہے تھے اور میں اُس پر چڑھنے والی تھی لہٰذا میں چڑھی اور آپ اُترے۔

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، ابو الاسود محمد بن عبد الرحمن بن نوفل، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہم حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ ہم میں سے بعض نے عمرہ کا، بعض نے حج و عمرہ دونوں کا اور بعض نے صرف حج کا احرام باندھا جب کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام باندھا۔ پس جس نے حج کا احرام باندھا یا حج و عمرہ دونوں کو جمع کیا تو انہوں نے قربانی کے دن تک احرام نہیں کھولا۔

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، حکم، علی بن حسین، مروان بن حکم سے روایت

www.alahazratnetwork.org

قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ شَهِدْتُ عُثْمَانَ وَعَلِيًّا وَعُثْمَانُ يَنْهَى عَنِ الْمُتْعَةِ وَأَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا رَأَى عَلِيٌّ أَهَلَّ بِهِمَا لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ قَالَ مَا كُنْتُ لِأَدَعَ سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ أَحَدٍ۔

ہے کہ میں حضرت عثمان اور حضرت علی کے دور میں موجود تھا۔ حضرت عثمان تمتع سے منع کرتے کہ دونوں کو جمع کیا جائے۔ جب حضرت علی نے یہ دیکھا تو دونوں کا احرام باندھ لیا نیز عمرہ و حج دونوں کا تلبیہ کہا اور فرمایا: میں کسی ایک کے کہنے پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کو نہیں چھوڑ سکتا۔

۱۴۶۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ أَفْجَرِ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ وَيَجْعَلُونَ الْمُحَرَّمَ صَفَرًا وَيَقُولُونَ إِذَا بَرَأَ الدَّبَرُ وَعَفَا الْأَثَرُ وَانْسَلَخَ صَفَرٌ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ صَبِيحَةَ رَابِعَةٍ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً فَتَعَاظَمَ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الْحِلِّ قَالَ حِلٌّ كُلُّهُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا زمین پر ہونے والے بدترین کاموں میں شمار کیا کرتے تھے اور محرم کو صفر بنا لیا کرتے اور کہتے کہ جب اونٹ کی پیٹھ کا زخم بھر جائے اور داغ مٹ جائے تو صفر کے گزر جانے پر کسی عمرہ کرنے والے کے لیے عمرہ کرنا حلال ہو سکتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب حج کا احرام باندھ کر چار ذوالحجہ کو پہنچے۔ آپ نے لوگوں کو حکم فرمایا کہ اسے عمرہ بنا لیں۔ یہ لوگوں نے بہت بڑی بات سمجھی اور عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کیسے حلال؟ فرمایا کہ پوری طرح حلال۔

۱۴۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ بِالْحِلِّ۔

محمد بن مثنیٰ، غندر، شعبہ، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے انہیں احرام کھول دینے کا حکم دیا۔

۱۴۶۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت حفصہ عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ عمرہ کا احرام کھول دیا حالانکہ آپ نے اپنے عمرہ کا احرام نہیں کھولا۔ فرمایا کہ میں نے سر کے بال جمائے ہیں اور قربانی کے جانور کو قلادہ پہنایا ہے لہٰذا میں احرام نہیں کھول سکتا یہاں تک کہ قربانی کر لوں۔

۱۴۶۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ الضُّبَعِيُّ قَالَ تَمَتَّعْتُ فَنَهَانِي نَاسٌ فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَمَرَنِي فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَجُلًا يَقُولُ لِي حَجٌّ مَبْرُورٌ وَعُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِي أَقِمْ عِنْدِي وَأَجْعَلَ لَكَ سَهْمًا مِنْ مَالِي قَالَ لِي

ابو جمرہ نصر بن عمران ضبعی سے روایت ہے کہ میں نے تمتع کا ارادہ کیا تو لوگوں نے مجھے منع کیا۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا تو انہوں نے مجھے حکم دیا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک آدمی مجھ سے کہہ رہا ہے: حج مبرور اور عمرہ مقبول۔ میں نے حضرت ابن عباس کو بتایا تو فرمایا: یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ پھر مجھ سے فرمایا: میرے پاس ٹھہرو، میں اپنے مال سے تمہارا وظیفہ مقرر کر دوں گا۔ شعبہ نے مجھ سے کہا تو میں نے کہا۔

www.alahazratnetwork.org

شُعْبَةُ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ لِلرُّؤْيَا الَّتِي رَأَيْتَ۔

۱۴۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ قَالَ قَدِمْتُ مُتَمَتِّعًا مَكَّةَ بِعُمْرَةٍ فَدَخَلْنَا قَبْلَ التَّرْوِيَةِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَقَالَ أُنَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ تَصِيرُ الْآنَ حَجَّتُكَ مَكِّيَّةً فَدَخَلْتُ عَلَى عَطَاءٍ أَسْتَفْتِيهِ فَقَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ حَجَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ سَاقَ الْبُدْنَ مَعَهُ وَقَدْ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ مُفْرَدًا فَقَالَ لَهُمْ أَحِلُّوا مِنْ إِحْرَامِكُمْ بِطَوَافِ الْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَصِّرُوا ثُمَّ أَقِيمُوا حَلَالًا حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَأَهِلُّوا بِالْحَجِّ وَاجْعَلُوا الَّتِي قَدِمْتُمْ بِهَا مُتْعَةً فَقَالُوا كَيْفَ نَجْعَلُهَا مُتْعَةً وَقَدْ سَمَّيْنَا الْحَجَّ فَقَالَ افْعَلُوا مَا أَمَرْتُكُمْ فَلَوْلَا أَنِّي سُقْتُ الْهَدْيَ لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِي أَمَرْتُكُمْ وَلَكِنْ لَا يَحِلُّ مِنِّي حَرَامٌ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ فَفَعَلُوا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَبُو شِهَابٍ لَيْسَ لَهُ مُسْنَدٌ إِلَّا هَذَا۔

۱۴۶۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَعْوَرُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اخْتَلَفَ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ وَهُمَا بِعُسْفَانَ فِي الْمُتْعَةِ فَقَالَ عَلِيٌّ مَا تُرِيدُ إِلَى أَنْ تَنْهَى عَنْ أَمْرٍ فَعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُثْمَانُ دَعْنِي عَنْكَ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ عَلِيٌّ أَهَلَّ بِهِمَا جَمِيعًا۔

باب ۹۹۵ مَنْ لَبَّى بِالْحَجِّ وَسَمَّاهُ۔

۱۴۶۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقُولُ لَبَّيْكَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْنَاهَا عُمْرَةً۔

باب ۹۹۶ التَّمَتُّعِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۴۷۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ

کس لیے؟ فرمایا وہی خواب جو تم نے دیکھا۔

ابوشہاب سے روایت ہے کہ میں تمتع کیے ہوئے عمرہ کے ساتھ آٹھویں ذوالحجہ سے تین روز پہلے مکہ مکرمہ میں پہنچ گیا۔ اہل مکہ میں سے بعض لوگوں نے کہا کہ اب تمہارا حج مکی ہوجائے گا۔ میں اس کا حکم دریافت کرنے عطاء کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فرمایا کہ مجھ سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا جب کہ آپ کے ساتھ قربانی کے جانور ہانک کر لے گئے تھے اور حج مفرد کا احرام باندھا تھا۔ آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کر کے احرام کھول دینا۔ بال کٹوا لینا اور حلال ہوجانا۔ یہاں تک کہ جب ذوالحجہ کی آٹھویں تاریخ ہو تو حج کا احرام باندھ لینا اور جو کچھ تم کر چکے اس کا تمتع کر لو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہم تمتع کس طرح کریں جب کہ ہم نے حج کا نام لیا ہے۔ فرمایا کہ اگر میں قربانی کا جانور نہ لایا ہوتا تو خود بھی وہی کرتا جو تمہیں حکم دیا ہے۔ لیکن میرے لیے کوئی حرام چیز حلال نہیں ہوسکتی جب تک میں قربانی نہ دے لوں، لہٰذا یہی کرو۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا کہ ابن شہاب کی اور کوئی مسند نہیں مگر یہی۔

قتیبہ بن سعید، حجاج بن محمد الاعور، شعبہ، عمرو بن مرہ، سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت علی اور حضرت عثمان میں عسفان کے مقام پر تمتع کے متعلق اختلاف ہو گیا، چنانچہ حضرت علی نے کہا کہ آپ ایسے فعل سے روکتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا؟ حضرت عثمان نے کہا کہ مجھے میرے حال پر چھوڑ دیجیے۔ جب حضرت علی نے یہ بات دیکھی تو دونوں کا اکٹھا احرام باندھ لیا۔

جو حج کا نام لے کر تلبیہ کہے

مسدد، حماد بن زید، ایوب، مجاہد، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پہنچے اور ہم حج کا تلبیہ کہہ رہے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو ہم نے اُسے عمرہ بنا لیا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تمتع کرنا۔

مطرف سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُطَرِّفٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ تَمَتَّعْنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهٖ مَا شَآءَ۔

باب ٩٩٧ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ أَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَقَالَ أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْبَصَرِيُّ۔

١٤٧١ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ الْبَرَّاءُ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ غِيَاثٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَقَالَ أَهَلَّ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ وَأَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأَهْلَلْنَا فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوْا إِهْلَالَكُمْ بِالْحَجِّ عُمْرَةً إِلَّا مَنْ قَلَّدَ الْهَدْيَ طُفْنَا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَأَتَيْنَا النِّسَآءَ وَلَبِسْنَا الثِّيَابَ وَقَالَ مَنْ قَلَّدَ الْهَدْيَ فَإِنَّهٗ لَا يَحِلُّ لَهٗ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ثُمَّ أَمَرَنَا عَشِيَّةَ التَّرْوِيَةِ أَنْ نُّهِلَّ بِالْحَجِّ فَإِذَا فَرَغْنَا مِنَ الْمَنَاسِكِ جِئْنَا فَطُفْنَا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَدْ تَمَّ وَعَلَيْنَا الْهَدْيُ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ إِلٰى أَمْصَارِكُمْ الشَّاةُ تَجْزِيْ فَجَمَعُوْا نُسُكَيْنِ فِي عَامٍ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّ اللّٰهَ أَنْزَلَهٗ فِي كِتَابِهٖ وَسُنَّةِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَاحَهٗ لِلنَّاسِ غَيْرَ أَهْلِ مَكَّةَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ أَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَأَشْهُرُ الْحَجِّ الَّتِي ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي كِتَابِهٖ شَوَّالٌ وَّذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحَجَّةِ فَمَنْ تَمَتَّعَ فِي هٰذِهِ الْأَشْهُرِ فَعَلَيْهِ دَمٌ أَوْ صَوْمٌ وَالرَّفَثُ الْجِمَاعُ وَالْفُسُوْقُ الْمَعَاصِي وَالْجِدَالُ الْمِرَآءُ۔

باب ٩٩٨ الْاِغْتِسَالِ عِنْدَ دُخُوْلِ مَكَّةَ۔

١٤٧٢ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ

نے فرمایا، ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تمتع کیا اور قرآن نازل ہوا کیونکہ ایک آدمی نے اپنے رائے سے جو چاہا کہہ دیا تھا۔

ارشادِ خداوندی ہے، یہ اُس کے لیے ہے جس کے گھر والے مسجدِ حرام کے قریب نہ رہتے ہوں۔ اور کہا ابو کامل فضیل بن حسین بصری نے۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حج تمتع کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا، مہاجرین و انصار اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات نے حجۃ الوداع کے موقع پر احرام باندھا اور ہم نے بھی۔ جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے احرام کو حج اور عمرہ کا بنا لو مگر جس نے ہدی کو قلادہ پہنایا ہے۔ ہم نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کیا۔ ہم اپنی بیویوں کے پاس آئے اور کپڑے پہنے۔ فرمایا کہ جس نے ہدی کو قلادہ پہنایا ہے وہ اُس وقت تک حلال نہ ہو جب تک قربانی اپنے مقام پر پہنچ نہ جائے۔ پھر آٹھ ذو الحجہ کی شام کو فرمایا کہ ہم حج کا احرام باندھ لیں۔ جب ہم مناسکِ حج سے فارغ ہوئے تو ہم نے بیت اللہ اور صفا و مروہ طواف کیا۔ حج مکمل ہو گیا اور ہم پر قربانی تھی جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے، جس کو قربانی میسر آئے۔ جسے میسر نہ ہو تو تین دن کے روزے دورانِ حج اور سات دن کے جب اپنے شہروں کو لوٹ جائیں۔ بکری کفایت کرتی ہے۔ لوگوں نے ایک سال میں حج و عمرہ کی دو عبادتیں اکٹھی کیں۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل کیا اور اُس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے اور لوگوں کے لیے مباح کیا جو کہ مکہ مکرمہ میں نہ رہتے ہوں جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے، یہ اُس کے لیے ہے جو مسجد حرام کے نزدیک نہ رہتا ہو اور حج کے مہینے وہی ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے یعنی شوال، ذو القعدہ اور ذو الحجہ۔ جو ان مہینوں میں تمتع کرے تو اُس پر قربانی یا روزے ہیں الرفث جماع۔ گناہ جھگڑا۔

مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے وقت غسل کرنا۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب حرم

www.alahazratnetwork.org

أخبرنا أيوب عن نافع قال كان ابن عمر إذا دخل أدنى الحرم أمسك عن التلبية ثم يبيت بذي طوى ثم يصلي به الصبح ويغتسل ويحدث أن نبي الله صلى الله عليه وسلم كان يفعل ذلك۔

کے نزدیک پہنچتے تو لبیک کہنا موقوف کر دیتے۔ پھر ذی طوٰی میں رات گزارتے اور وہاں صبح کی نماز پڑھ کر غسل کرتے اور بیان فرماتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔

باب ۹۹۹ دخول مكة نهارا أو ليلا۔

مکہ مکرمہ کے اندر دن اور رات میں داخل ہونا

۱۴۷۳ - حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن عبيد الله حدثني نافع عن ابن عمر قال بات النبي صلى الله عليه وسلم بذي طوى حتى أصبح ثم دخل مكة وكان ابن عمر يفعله۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذی طوٰی میں رات گزاری یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ پھر مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور حضرت ابن عمر بھی اسی طرح کیا کرتے۔

باب ۱۰۰۰ من أين يدخل مكة۔

مکہ مکرمہ میں کس طرف سے داخل ہو۔

۱۴۷۴ - حدثنا إبراهيم بن المنذر حدثني معن حدثني مالك عن نافع عن ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدخل مكة من الثنية العليا ويخرج من الثنية السفلى۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں ثنیۃ العلیا (اونچی گھاٹی) کی طرف سے داخل ہوتے اور ثنیۃ السفلیٰ کی جانب سے باہر تشریف لے جایا کرتے تھے۔

باب ۱۰۰۱ من أين يخرج من مكة۔

مکہ مکرمہ کی کس طرف سے نکلے

۱۴۷۵ - حدثنا مسدد بن مسرهد البصري حدثنا يحيى عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل مكة من كداء من الثنية العليا التي بالبطحاء وخرج من الثنية السفلى۔

مسدد بن مسرہد بصری، یحییٰ، عبید اللہ، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں کداء کے مقام پر ثنیۃ العلیا سے داخل ہوتے جو بطحاء میں ہے اور ثنیۃ السفلیٰ سے باہر تشریف لایا کرتے تھے۔

۱۴۷۶ - حدثنا الحميدي ومحمد بن المثنى قال حدثنا سفيان بن عيينة عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم لما جاء إلى مكة دخلها من أعلاها وخرج من أسفلها۔

حمیدی اور محمد بن مثنیٰ، سفیان بن عیینہ، ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ تشریف لائے تو بلند حصے کی طرف سے اس میں داخل ہوئے اور نچلے حصے کی جانب سے باہر تشریف لائے۔

۱۴۷۷ - حدثنا محمود حدثنا أبو أسامة قال حدثنا هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل عام الفتح من كداء وخرج من كدى من أعلى مكة۔

محمود، ابو اسامہ، ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح کے سال کداء کی جانب سے داخل ہوئے اور کدیٰ سے مکہ مکرمہ کے اوپر والی جانب سے باہر تشریف لائے۔

www.alahazratnetwork.org

۱۴۷۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ قَالَ هِشَامٌ وَكَانَ عُرْوَةُ يَدْخُلُ عَلَى كِلْتَيْهِمَا مِنْ كَدَاءٍ وَكُدًى وَأَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ مِنْ كُدًى وَكَانَتْ أَقْرَبَهُمَا إِلَى مَنْزِلِهِ۔

۱۴۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ وَكَانَ عُرْوَةُ أَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كُدًى وَكَانَ أَقْرَبَهُمَا إِلَى مَنْزِلِهِ۔

۱۴۸۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ وَكَانَ عُرْوَةُ يَدْخُلُ مِنْهُمَا كِلَيْهِمَا وَكَانَ أَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كُدًى أَقْرَبَهُمَا إِلَى مَنْزِلِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ كَدَاءٌ وَكُدًى مَوْضِعَانِ۔

باب ۲۰۱ فَضْلِ مَكَّةَ وَبُنْيَانِهَا وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِلنَّاسِ وَأَمْنًا وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَعَهِدْنَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمٰعِيلَ أَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعٰكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَأُمَتِّعُهُ قَلِيلًا ثُمَّ أَضْطَرُّهُ إِلَى عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمٰعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ

ہشام بن عروہ کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح کے سال کداء کی طرف یعنی مکہ مکرمہ کی بالائی طرف سے داخل ہوئے، ہشام کا بیان ہے کہ حضرت عروہ دونوں جانب یعنی کداء اور کُدیٰ سے داخل ہوتے بلکہ زیادہ تر کُدیٰ سے داخل ہوتے کیونکہ دونوں میں سے یہ راستہ اُن کی رہائش گاہ کے زیادہ قریب ہوتا۔

عبداللہ بن عبدالوہاب، حاتم، ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح کے سال کداء سے یعنی مکہ مکرمہ کے بالائی حصے سے داخل ہوئے اور حضرت عروہ اکثر کُدیٰ کی جانب سے داخل ہوتے اور دونوں میں سے یہ راستہ اُن کی رہائش گاہ کے زیادہ قریب ہوتا۔

ہشام کے والد ماجد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح کے سال کداء کی جانب سے داخل ہوئے اور حضرت عروہ ان دونوں جانب سے داخل ہوا کرتے لیکن اکثر کُدیٰ کی جانب سے کیونکہ دونوں میں سے یہ اُن کی رہائش گاہ کے زیادہ قریب تھا۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا کہ کداء اور کُدیٰ دو بستیاں ہیں۔

مکہ مکرمہ کی فضیلت اور اُس کی تعمیر۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور جب ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے لیے مرجع اور جائے امن بنایا تو مقامِ ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ اور ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل سے عہد لیا کہ میرے گھر کو طواف، اعتکاف اور رکوع و سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک صاف رکھنا اور جب ابراہیم نے کہا کہ اے رب! اس شہر کو امن والا بنا دے اور اس کے رہنے والوں کو روزی دے پھلوں سے جو ان میں سے اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھیں۔ فرمایا کہ جو کفر کرے گا تو اسے تھوڑا فائدہ دوں گا، پھر اُسے عذابِ جہنم کی طرف مجبور کردوں گا اور وہ بُرا ٹھکانا ہے اور جب ابراہیم و اسمٰعیل بیت اللہ کی دیواریں اُٹھا رہے تھے۔ اے رب! اسے ہم سے قبول کر بے شک تُو سُننے اور جاننے والا ہے۔ اے ہمارے رب ہم دونوں کو اپنا تابعِ فرمان رکھنا اور ہماری اولاد میں سے ایک گروہ کو اپنا مطیع رکھنا۔ ہمیں عبادت کرنے کے طریقے دکھا اور ہماری طرف رجوع فرما۔ بے شک تو بہت توبہ قبول کرنے

www.alahazratnetwork.org

الرَّجِیْمِ۔

۱۴۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلَانِ الْحِجَارَةَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ إِزَارَكَ عَلَى رَقَبَتِكَ فَخَرَّ إِلَى الْأَرْضِ فَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ أَرِنِي إِزَارِي فَشَدَّهُ عَلَيْهِ۔

۱۴۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ حِيْنَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ۔

۱۴۸۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَدْرِ أَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا لَهُمْ لَمْ يُدْخِلُوْهُ فِي الْبَيْتِ قَالَ إِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ قُلْتُ فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا قَالَ فَعَلَ ذٰلِكِ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوْا مَنْ شَاءُوْا وَيَمْنَعُوْا مَنْ شَاءُوْا وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَأَخَافُ أَنْ تُنْكِرَ قُلُوْبُهُمْ أَنْ أُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ وَأَنْ أُلْصِقَ بَابَهُ بِالْأَرْضِ۔

والا مہربان ہے۔

عبداللہ بن محمد، ابو عاصم، ابن جریج، عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب کعبہ کی تعمیر ہو رہی تھی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت عباس بھی پتھر ڈھونے لگے۔ حضرت عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا کہ اپنی ازار گردن پر رکھ لو۔ آپ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے اور آنکھیں آسمان سے لگ گئیں۔ فرمایا کہ میری ازار دو۔ چنانچہ وہ آپ کے جسم سے باندھ دی گئی۔

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن محمد بن ابوبکر، حضرت عبداللہ بن عمر، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہاری قوم نے جب کعبہ تعمیر کیا تو حضرت ابراہیم والی بنیادوں سے کم کر دیا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا اسے حضرت ابراہیم والی بنیادوں پر نہیں بنا لیا جا سکتا؟ فرمایا کہ اگر تمہاری قوم کو کفر سے نکلے ہوئے تھوڑا وقت نہ گزرا ہوتا تو میں ایسا کر دیتا۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا: جب حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات سُنی تو میرے خیال میں اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن دونوں رکنوں کو بوسہ دینا چھوڑ دیا تھا جو حجر اسود کے نزدیک ہیں کیونکہ بیت اللہ کو حضرت ابراہیم والی بنیادوں پر نہیں اُٹھایا گیا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیت اللہ کی دیوار کے متعلق پوچھا کہ وہ اُس میں شامل ہے؟ فرمایا ہاں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ پھر اسے بیت اللہ میں کیوں شامل نہیں کیا؟ فرمایا کہ تمہاری قوم کے پاس پونجی کم تھی۔ میں نے عرض کی کہ دروازے کو کیوں اونچا کیا؟ فرمایا کہ تمہاری قوم نے اس لیے کیا کہ جسے چاہیں داخل ہونے دیں اور جسے چاہیں روک دیں اور اگر تمہاری قوم کو جاہلیت سے نکلے ہوئے تھوڑا وقت نہ گزرا ہوتا جس کا مجھے ڈر ہے کہ اُن کے دل انکار کریں گے ورنہ دیوار کو بیت اللہ میں شامل کر دیا جاتا اور دروازے کو زمین سے ملا دیا جاتا۔

www.alahazratnetwork.org

۱۴۸۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا حَدَاثَةُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ ثُمَّ لَبَنَيْتُهُ عَلَى أَسَاسِ إِبْرَاهِيمَ فَإِنَّ قُرَيْشًا اسْتَقْصَرَتْ بِنَاءَهُ وَجَعَلْتُ لَهُ خَلْفًا وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ خَلْفًا يَعْنِي بَابًا۔

۱۴۸۵۔ حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ لَأَمَرْتُ بِالْبَيْتِ فَهُدِمَ فَأَدْخَلْتُ فِيهِ مَا أُخْرِجَ مِنْهُ وَأَلْزَقْتُهُ بِالْأَرْضِ وَجَعَلْتُ لَهُ بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًّا وَبَابًا غَرْبِيًّا فَبَلَغْتُ بِهِ أَسَاسَ إِبْرَاهِيمَ فَذٰلِكَ الَّذِي حَمَلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى هَدْمِهِ قَالَ يَزِيدُ وَشَهِدْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ حِينَ هَدَمَهُ وَبَنَاهُ وَأَدْخَلَ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ وَقَدْ رَأَيْتُ أَسَاسَ إِبْرَاهِيمَ حِجَارَةً كَأَسْنِمَةِ الْإِبِلِ قَالَ جَرِيرٌ فَقُلْتُ لَهُ أَيْنَ مَوْضِعُهُ قَالَ أُرِيكَهُ الْآنَ فَدَخَلْتُ مَعَهُ الْحِجْرَ فَأَشَارَ إِلَى مَكَانٍ فَقَالَ هٰهُنَا قَالَ جَرِيرٌ فَحَزَرْتُ مِنَ الْحِجْرِ سِتَّةَ أَذْرُعٍ أَوْ نَحْوَهَا۔

باب ۱۰۳ فَضْلِ الْحَرَمِ وَقَوْلِهِ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَقَوْلِهِ أَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجْبَى إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِزْقًا مِنْ لَدُنَّا وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ۔

۱۴۸۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّ هٰذَا الْبَيْتَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنَفَّرُ

ہشام کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم کے کفر کو تھوڑا ہی عرصہ نہ گزرا ہوتا تو میں بیت اللہ کو گرا کر حضرت ابراہیم والی بنیادوں پر تعمیر کرتا۔ قریش نے اس کی بنیادوں کو کم کر دیا ہے اور میں اس کے لیے خلف بناتا۔ ابو معاویہ نے ہشام سے روایت کی کہ خلفا سے مراد دروازہ ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا ، اے عائشہ! اگر تمہاری قوم کی جاہلیت کے زمانے کو تھوڑا عرصہ نہ ہوا ہوتا تو میں حکم دیتا کہ بیت اللہ کو گرا کر اس میں وہ حصہ شامل کیا جائے جو اس سے نکال دیا تھا۔ اور اس کی کرسی زمین کے برابر رکھتا اور اس کے دو دروازے رکھتا، ایک مشرقی اور دوسرا مغربی اور حضرت ابراہیم والی بنیادوں پر تعمیر کرتا۔ یہی چیز تھی جس نے حضرت ابن زبیر کو اسے گرانے پر مجبور کیا۔ یزید کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن زبیر کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ وہ گرا کر بنا رہے تھے اور حجر اسود تک جگہ شامل کر لی تھی میں نے حضرت ابراہیم کی بنیادوں کے پتھر دیکھے جو اونٹ کے کوہان کی طرح تھے۔ جریر کا بیان ہے کہ میں نے ان سے کہا ، اس کی جگہ کہاں ہے؟ فرمایا کہ میں ابھی دکھاتا ہوں۔ میں ان کے ساتھ حجر میں داخل ہوا تو انہوں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ یہاں۔ میں نے حجر سے پیمائش کی تو چھ گز کے قریب تھی۔

حرم کی فضیلت۔ کلام الٰہی میں ہے ، بے شک مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اس شہر کے رب کی عبادت کروں جس نے اسے حرم بنایا اور ہر چیز اسی کی ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اس کی اطاعت کرنے والوں میں رہوں۔ نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے ، کیا ہم نے انہیں امن والے حرم میں آباد نہیں کیا جس کی طرف کھانے کے لیے ہر قسم کے پھل کھنچے آتے ہیں، ہمارے پاس سے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (۲۸: ۵۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز فرمایا ، اس گھر کو اللہ نے حرام کیا ہے۔ اس کا کانٹا نہ توڑا جائے اور اس کا شکار نہ بھگایا جائے اور اس کی گری ہوئی چیز نہ اٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لیے۔

www.alahazratnetwork.org

صيده ولا يلتقط لقطته إلا من عرفها۔

باب ۱۰۲۰ توريث دور مكة وبيعها وشرائها وأن الناس في المسجد الحرام سواء خاصة لقوله تعالى إن الذين كفروا ويصدون عن سبيل الله والمسجد الحرام الذي جعلناه للناس سواء العاكف فيه والباد ومن يرد فيه بإلحاد بظلم نذقه من عذاب أليم قال أبو عبد الله البادي الطارئ معكوفا محبوسا۔

مکہ مکرمہ کے گھروں کی میراث اور خرید و فروخت نیز خاص طور پر مسجد حرام میں سب لوگ برابر ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "بے شک جو لوگ کافر ہوئے اور اللہ کے راستے اور مسجد حرام سے روکتے ہیں جس کو ہم نے لوگوں کے لیے یکساں کیا ہے کہ وہاں رہیں اور مسافر تو جو اس میں شرارت کے ساتھ ظلم کا ارادہ کرے اسے ہم دردناک عذاب چکھائیں گے"۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا۔ البادی سے مراد ہے باہر سے آنے والا معکوفا یعنی محبوس، رکا ہوا۔

۱۴۸۷ حدثنا أصبغ قال أخبرني ابن وهب عن يونس عن ابن شهاب عن علي بن حسين عن عمرو بن عثمان عن أسامة بن زيد أنه قال يا رسول الله أين تنزل في دارك بمكة فقال وهل ترك عقيل من رباع أو دور وكان عقيل ورث أبا طالب هو وطالب ولم يرثه جعفر ولا علي شيئا لأنهما كانا مسلمين وكان عقيل وطالب كافرين فكان عمر بن الخطاب يقول لا يرث المؤمن الكافر قال ابن شهاب وكانوا يتأولون قول الله عز وجل إن الذين آمنوا وهاجروا وجاهدوا بأموالهم وأنفسهم في سبيل الله والذين آووا ونصروا أولئك بعضهم أولياء بعض الآية۔

عمرو بن عثمان سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! آپ مکہ مکرمہ کے اندر اپنے کاشانۂ اقدس میں کہاں اتریں گے؟ فرمایا۔ کیا عقیل نے کوئی جائداد یا گھر چھوڑا ہے! ابوطالب کے وارث عقیل اور طالب ہوئے تھے جب کہ حضرت جعفر اور حضرت علی کو کچھ نہیں ملا تھا کیونکہ یہ دونوں مسلمان تھے جب کہ عقیل اور طالب کافر تھے۔ حضرت عمر بن خطاب فرمایا کرتے کہ مومن کافر کی میراث نہیں پاتا۔ ابن شہاب نے کہا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں تاویل کرتے "بے شک جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جنھوں نے پناہ دی اور مدد کی اُن میں سے بعض بعض کے ولی ہیں" (۸: ۷۲)۔

باب ۱۰۲۱ نزول النبي صلى الله عليه وسلم مكة۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مکہ مکرمہ میں نزولِ اجلال۔

۱۴۸۸ حدثنا أبو اليمان قال أخبرنا شعيب عن الزهري قال حدثني أبو سلمة أن أبا هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حين أراد قدوم مكة منزلنا غدا إن شاء الله تعالى بخيف بني كنانة حيث تقاسموا على الكفر۔

ابوالیمان، شعیب، زہری، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہ مکہ مکرمہ میں پہنچنے والے تھے کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تعالیٰ کل ہمارا قیام خیف بنی کنانہ میں ہوگا جہاں کافروں نے کفر پر قائم رہنے کی قسمیں کھائی تھیں۔

۱۴۸۹ حدثنا الحميدي قال حدثنا الوليد قال حدثنا الأوزاعي قال حدثني الزهري عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من الغد يوم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہ یوم النحر سے اگلے روز آپ منیٰ میں تھے کہ کل ہم خیف بنی کنانہ میں ٹھہریں گے جہاں کافروں نے کفر پر قائم رہنے کی

www.alahazratnetwork.org

النحر وهو بمنى نحن نازلون غدا بخيف بني كنانة حيث تقاسموا على الكفر يعني بذلك المحصب وذلك أن قريشا وكنانة تحالفت على بني هاشم وبني عبد المطلب أو بني المطلب أن لا يناكحوهم ولا يبايعوهم حتى يسلموا إليهم النبي صلى الله عليه وسلم وقال سلامة عن عقيل ويحيى بن الضحاك عن الأوزاعي أخبرني ابن شهاب وقالا بني هاشم وبني المطلب قال أبو عبد الله بني المطلب أشبه۔

قسمیں کھائی تھیں، اُسی محصب میں۔ جو ایوں کہ قریش اور کنانہ نے بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب یا بنی مطلب کے خلاف حلف اُٹھایا تھا کہ نہ اُن سے شادی بیاہ کریں اور نہ خرید و فروخت۔ یہاں تک کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُن کے سپرد کر دیں ـــــ سلامہ، عقیل اور یحییٰ بن ضحاک، اوزاعی ابن شہاب سے روایت ہے کہ بنی ہاشم اور بنی المطلب۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ بنی المطلب زیادہ مناسب ہے۔

باب ۱۰۰۰ قول الله تعالى وإذ قال إبراهيم رب اجعل هذا البلد آمنا واجنبني وبني أن نعبد الأصنام رب إنهن أضللن كثيرا من الناس إلى قوله لعلهم يشكرون۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :۔ اور جب ابراہیم نے کہا کہ اے رب اس شہر کو امن والا بنا دے اور مجھے اور میری اولاد کو دور رکھ کہ ہم بتوں کی عبادت کریں۔ اے رب! انھوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا۔۔۔ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ تک (۱۴: ۳۵)

باب ۱۰۰۱ قول الله تعالى جعل الله الكعبة البيت الحرام قياما للناس والشهر الحرام إلى قوله وأن الله بكل شيء عليم۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :۔ اللہ نے کعبہ کو حرمت والا گھر اور لوگوں کے گزارے کا ذریعہ بنایا ہے اور حرمت والا مہینہ۔۔۔ شَيْءٍ عَلِيمٌ تک (۵: ۹۷)

۱۴۹۰۔ حدثنا علي بن عبد الله قال حدثنا سفيان قال حدثنا زياد بن سعد عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يخرب الكعبة ذو السويقتين من الحبشة۔

علی بن عبد اللہ، سفیان، زیاد بن سعد، زہری، سعید بن مسیب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کعبہ کو چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی برباد کرے گا۔

۱۴۹۱۔ حدثنا يحيى بن بكير قال حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة ح وحدثني محمد بن مقاتل قال أخبرنا عبد الله قال أخبرنا محمد بن أبي حفصة عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت كانوا يصومون عاشوراء قبل أن يفرض رمضان وكان يوما تستر فيه الكعبة فلما فرض الله رمضان قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شاء أن يصومه فليصمه ومن شاء أن يتركه فليتركه۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ـــــ محمد بن مقاتل، عبد اللہ، محمد بن ابو حفصہ، زہری، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا :۔ رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے لوگ عاشورے کا روزہ رکھا کرتے اور اس روز کعبہ کو غلاف پہنایا جاتا۔ جب اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کیے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ جو چاہے اس کا روزہ رکھے اور جو چاہے روزہ نہ رکھے۔

۱۴۹۲۔ حدثنا أحمد بن حفص قال حدثنا أبي قال حدثنا إبراهيم عن الحجاج بن حجاج عن قتادة

احمد بن حفص، اُن کے والدِ ماجد، ابراہیم، حجاج، قتادہ، عبد اللہ بن ابو عتبہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ عُتْبَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُحَجَّنَّ الْبَيْتُ وَلَيُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوْجِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ تَابَعَهُ اَبَانُ وَعِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ شُعْبَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُحَجَّ الْبَيْتُ وَالْاَوَّلُ اَكْثَرُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعَ قَتَادَةُ عَبْدَ اللّٰهِ وَعَبْدُ اللّٰهِ اَبَا سَعِيْدٍ۔

صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا، بیت اللہ کا حج و عمرہ یاجوج و ماجوج کے بعد بھی ہوتا رہے گا ــــ متابعت کی اس کی ابان اور عمران نے قتادہ سے ــــ عبدالرحمٰن نے شعبہ سے روایت کی کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ بیت اللہ کا حج موقوف ہو جائے۔ لیکن پہلی اکثر نے روایت کی ہے۔ امام ابو عبداللہ نے فرمایا کہ قتادہ نے عبداللہ سے سُنا اور عبداللہ ابوسعید سے ہیں۔

بَابُ ۸۹۹ كِسْوَةِ الْكَعْبَةِ۔

کعبہ پر غلاف چڑھانا

۱۴۹۳ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْاَحْدَبُ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ جِئْتُ اِلٰى شَيْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ جَلَسْتُ مَعَ شَيْبَةَ عَلَى الْكُرْسِيِّ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ لَقَدْ جَلَسَ هٰذَا الْمَجْلِسَ عُمَرُ فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَّا اَدَعَ فِيْهَا صَفْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ اِلَّا قَسَمْتُهُ قُلْتُ اِنَّ صَاحِبَيْكَ لَمْ يَفْعَلَا قَالَ هُمَا الْمَرْآنِ اَقْتَدِيْ بِهِمَا۔

عبداللہ بن عبدالوہاب، خالد بن حارث، سفیان، واصل احدب ابووائل کا بیان ہے کہ میں شیبہ کی طرف آیا ــــ قبیصہ، سفیان، واصل، ابووائل سے روایت ہے کہ میں کعبہ میں شیبہ کے ساتھ کرسی پر بیٹھا۔ فرمایا کہ اس مجلس میں حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ بیٹھے تھے تو انھوں نے فرمایا، میں کوئی زرد یا سفید (سونا اور چاندی) نہیں چھوڑوں گا مگر اُسے بانٹ دوں گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ کے دونوں پیش رو تو ایسا نہیں کرتے تھے۔ فرمایا کہ میں اُن دونوں ہی کی پیروی کرتا ہوں۔

بَابُ ۹۰۰ هَدْمِ الْكَعْبَةِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَيُخْسَفُ بِهِمْ۔

کعبہ کو گرانا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک لشکر کعبہ پر چڑھائی کرے گا تو وہ زمین میں دھنسا دیے جائیں گے۔

۱۴۹۴ ۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَخْنَسِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ اَسْوَدَ اَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا۔

عمرو بن علی، یحییٰ بن سعید، عبیداللہ بن اخنس، ابن ابوملیکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا، گویا میں اُس کالے آدمی کو دیکھ رہا ہوں جو کعبہ کے ایک ایک پتھر کو اکھاڑ پھینکے گا۔

۱۴۹۵ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا، کعبہ کو چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی برباد کرے گا۔

بَابُ ۹۰۱ مَا ذُكِرَ فِي الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ۔

حجرِ اسود کے بارے میں

۱۴۹۶ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عُمَرَ

عابس بن ربیعہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ حجرِ اسود کے پاس آئے اور اُسے بوسہ دے کر کہا، میں خوب جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے

www.alahazratnetwork.org

أَنَّهُ جَاءَ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَقَبَّلَهُ فَقَالَ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ۔

جو نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع۔ اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔

باب ۱۰۱۱ إِغْلَاقِ الْبَيْتِ وَيُصَلِّي فِي أَيِّ نَوَاحِي الْبَيْتِ شَاءَ۔

۱۴۹۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَأَغْلَقُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَلَمَّا فَتَحُوا كُنْتُ أَوَّلَ مَنْ وَلَجَ فَلَقِيتُ بِلَالًا فَسَأَلْتُهُ هَلْ صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ۔

خانۂ کعبہ کو بند کر کے بیت اللہ کی جس طرف چاہے منہ کر کے نماز پڑھے۔

سالم سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت اسامہ بن زید، حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ بیت اللہ میں داخل ہوئے۔ اُنھوں نے دروازہ بند کر لیا اور جب کھولا تو سب سے پہلے میں اندر گیا۔ مجھے حضرت بلال ملے تو میں نے اُن سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس میں نماز پڑھی؟ کہا۔ ہاں دونوں یمنی ستونوں کے درمیان پڑھی۔

باب ۱۰۱۲ الصَّلَاةِ فِي الْكَعْبَةِ۔

۱۴۹۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْكَعْبَةَ مَشَى قِبَلَ الْوَجْهِ حِينَ يَدْخُلُ وَيَجْعَلُ الْبَابَ قِبَلَ الظَّهْرِ يَمْشِي حَتَّى يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ الَّذِي قِبَلَ وَجْهِهِ قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثِ أَذْرُعٍ فَيُصَلِّي يَتَوَخَّى الْمَكَانَ الَّذِي أَخْبَرَهُ بِلَالٌ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِيهِ وَلَيْسَ عَلَى أَحَدٍ بَأْسٌ أَنْ يُصَلِّيَ فِي أَيِّ نَوَاحِي الْبَيْتِ شَاءَ۔

کعبہ میں نماز پڑھنا

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب کعبہ میں داخل ہوتے تو سامنے کی طرف چلتے چلے جاتے جہاں سے داخل ہوئے تھے اور دروازے کی طرف پیٹھ کر کے چلتے رہتے یہاں تک کہ ان کے اور سامنے والی دیوار کے درمیان قریباً تین گز کا فاصلہ رہ جاتا کیونکہ اس جگہ نماز پڑھنے کا قصد کرتے جو انھیں حضرت بلال نے بتائی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس جگہ نماز پڑھی تھی اور اس میں کسی کے لیے مضائقہ نہیں ہے کہ بیت اللہ میں جس طرف چاہے منہ کر کے نماز پڑھے۔

ف: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اس جگہ پر خاص طور پہ نماز پڑھنا جہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی اِس بات کی غمازی کرتا ہے کہ صحابۂ کرام کی نظر میں زمین کا وہ حصہ متبرک ہو جاتا تھا جس کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جسمِ اطہر مس ہوا ہوتا۔ اِسی لیے دولتِ عثمانیہ کے راسخ العقیدہ مسلمانوں نے ایسی تمام جگہوں پہ یادگاریں تعمیر کر دی تھیں لیکن جب دشمنانِ رسول کا جزیرۂ عرب پر تسلط ہوا تو انہوں نے محبت و عقیدت کی ان تمام نشانیوں کو مسمار کر کے اپنے دل کی لگی بجھائی اور سچے مسلمانوں کے قلب و جگر کو چھلنی کر کے رکھ دیا۔ اللہ تعالیٰ سارے ہی مسلمان کہلانے والوں کو حُبِّ نبی کی دولت عطا فرمائے، آمین۔

باب ۱۰۱۳ مَنْ لَمْ يَدْخُلِ الْكَعْبَةَ وَكَانَ

جو کعبہ میں داخل نہ ہو۔ حضرت ابن عمر اکثر حج کرتے اور داخل نہ

www.alahazratnetwork.org

ابنُ عُمَرَ يُخبِرُ كَثِيرًا وَلَا يَدخُلُ۔

۱۴۹۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ أَخبَرَنَا إِسمٰعِيلُ بنُ أَبِي خَالِدٍ عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ أَبِي أَوفٰى قَالَ اعتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالبَيتِ وَصَلّٰى خَلفَ المَقَامِ رَكعَتَينِ وَمَعَهُ مَن يَستُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ الكَعبَةَ قَالَ لَا۔

بَاب ۱۰۴۴ مَن كَبَّرَ فِي نَوَاحِي الكَعبَةِ۔

۱۵۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبدُ الوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ حَدَّثَنَا عِكرِمَةُ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ أَبٰى أَن يَدخُلَ البَيتَ وَفِيهِ الآلِهَةُ فَأَمَرَ بِهَا فَأُخرِجَت فَأَخرَجُوا صُورَةَ إِبرَاهِيمَ وَإِسمٰعِيلَ عَلَيهِمَا السَّلَامُ فِي أَيدِيهِمَا الأَزلَامُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ أَمَا وَاللّٰهِ قَد عَلِمُوا أَنَّهُمَا لَم يَستَقسِمَا بِهَا قَطُّ فَدَخَلَ البَيتَ فَكَبَّرَ فِي نَوَاحِيهِ وَلَم يُصَلِّ فِيهِ۔

بَاب ۱۰۴۵ كَيفَ كَانَ بَدءُ الرَّمَلِ۔

۱۵۰۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيمَانُ بنُ حَربٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابنُ زَيدٍ عَن أَيُّوبَ عَن سَعِيدِ بنِ جُبَيرٍ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَأَصحَابُهُ فَقَالَ المُشرِكُونَ إِنَّهُ يَقدَمُ عَلَيكُم وَفدٌ وَهَنَهُم حُمّٰى يَثرِبَ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أَن يَرمُلُوا الأَشوَاطَ الثَّلٰثَةَ وَأَن يَمشُوا مَا بَينَ الرُّكنَينِ وَلَم يَمنَعهُ أَن يَأمُرَهُم أَن يَرمُلُوا الأَشوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا الإِبقَاءُ عَلَيهِم۔

بَاب ۱۰۴۶ استِلَامِ الحَجَرِ الأَسوَدِ حِينَ يَقدَمُ مَكَّةَ أَوَّلَ مَا يَطُوفُ وَيَرمُلُ ثَلٰثًا۔

۱۵۰۲۔ حَدَّثَنَا أَصبَغُ قَالَ أَخبَرَنِي ابنُ وَهبٍ عَن يُونُسَ عَنِ الزُّهرِيِّ عَن سَالِمٍ عَن أَبِيهِ قَالَ رَأَيتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَقدَمُ مَكَّةَ إِذَا استَلَمَ

ہوتے۔

اسماعیل بن ابو خالد سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابو اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمرہ کیا تو طواف کیا اور مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور ایک آپ کے ساتھ تھا جو آپ کو لوگوں سے چھپائے ہوئے تھا۔ اُس سے لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہوئے؟ کہا، نہیں۔

جو اطرافِ کعبہ میں تکبیر کہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو بیت اللہ کے اندر داخل ہونے سے انکار فرمایا کیونکہ اس میں بُت رکھے ہوئے تھے۔ آپ نے حکم فرمایا تو انہیں نکال دیا گیا اور حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل علیہما السلام کے بُت بھی نکالے گئے جن کے ہاتھوں میں پانسے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ انہیں ہلاک کرے، خدا کی قسم یہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ اُن دونوں نے ہرگز پانسے نہیں پھینکے۔ آپ بیت اللہ میں داخل ہوئے تو اس کے گوشوں میں تکبیر کہی اور اُس میں نماز نہ پڑھی۔

رمل کی ابتدا کیسے ہوئی تھی!

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کے اصحاب بھی تو مشرکوں نے کہا کہ تمہارے پاس وہ لوگ آ رہے ہیں جنہیں یثرب کے بخار نے کمزور کر دیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا کہ تین پھیروں میں دوڑ کر چلیں اور دونوں رکنوں کے درمیان حسبِ معمول چلیں اور آپ کو یہ حکم دینے سے کسی شے نے روکا کہ وہ تمام پھیروں میں دوڑ کر چلیں مگر اُن کی سہولت کے خیال نے۔

جب مکہ مکرمہ میں آئے تو پہلے طواف کے وقت حجرِ اسود کو بوسہ دے اور تین دفعہ رمل کرے۔

سالم سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب مکہ مکرمہ میں تشریف لائے تو پہلا طواف کرتے ہوئے حجرِ اسود کو بوسہ دیا اور سات میں سے تین طوافوں

www.alahazratnetwork.org

الركن الأسود أول ما يطوف يخب ثلاثة أطواف من السبع.

باب ۱۰۱۷ الرمل في الحج والعمرة.

۱۵۳۔ حدثنا محمد قال حدثنا سريج بن النعمان قال حدثنا فليح عن نافع عن ابن عمر قال سعى النبي صلى الله عليه وسلم ثلاثة أشواط ومشى أربعة في الحج والعمرة تابعه الليث قال حدثني كثير بن فرقد عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم.

۱۵۰۴۔ حدثنا سعيد بن أبي مريم قال أخبرنا محمد بن جعفر قال أخبرني زيد بن أسلم عن أبيه أن عمر بن الخطاب قال للركن أما والله إني لأعلم أنك حجر لا تضر ولا تنفع ولولا أني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم استلمك ما استلمتك فاستلمه ثم قال فما لنا وللرمل إنما كنا راءينا به المشركين وقد أهلكهم الله ثم قال شيء صنعه رسول الله صلى الله عليه وسلم فلا نحب أن نتركه.

۱۵۰۵۔ حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال ما تركت استلام هذين الركنين في شدة ولا رخاء منذ رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يستلمهما قلت لنافع أكان ابن عمر يمشي بين الركنين قال إنما كان يمشي ليكون أيسر لاستلامه.

باب ۱۰۱۸ استلام الركن بالمحجن.

۱۵۰۶۔ حدثنا أحمد بن صالح ويحيى بن سليمان قال حدثنا ابن وهب قال أخبرني يونس عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس قال طاف النبي صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع على بعيره يستلم الركن بمحجن تابعه الدراوردي عن ابن أخي الزهري عن عمه.

باب ۱۰۱۹ من لم يستلم إلا الركنين

کے اندر آپ دوڑے۔

حج اور عمرہ میں رمل کرنا

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین پھیروں میں رمل کیا اور چار میں حسبِ معمول چلے حج اور عمرہ میں ـــ متابعت کی اس کی لیث نے اور کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے کثیر بن فرقد نے حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

زید بن اسلم کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حجرِ اسود سے کہا، خدا کی قسم میں خوب جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے، نہ نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع، اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی نہ دیتا۔ پھر فرمایا، ہمارا رمل سے کیا واسطہ؟ ہم نے یہ مشرکوں کو دکھانے کے لیے کی جن کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک کر دیا۔ پھر فرمایا کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا لہٰذا ہم اسے چھوڑنا پسند نہیں کرتے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے تنگی اور آسانی میں ان دونوں رکنوں کو بوسہ دینا ترک نہیں کیا جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے نافع سے کہا، کیا حضرت ابن عمر دونوں رکنوں کے درمیان حسبِ معمول چلتے؟ فرمایا کہ حسبِ معمول چلتے تا کہ آسانی سے بوسہ دے سکیں۔

لکڑی کے ذریعے حجرِ اسود کو بوسہ دینا

احمد بن صالح اور یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنے اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا اور حجرِ اسود کو لکڑی کے ساتھ بوسہ دیا ـــ متابعت کی اس کی دراوردی نے زہری کے بھائی سے اور انھوں نے اپنے چچا سے۔

جو بوسہ نہ دے مگر صرف دونوں یمانی رکنوں کو۔ محمد بن بکر،

الْيَمَانِيَيْنِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ أَنَّهُ قَالَ وَمَنْ يَتَّقِي شَيْئًا مِّنَ الْبَيْتِ وَكَانَ مُعَاوِيَةُ يَسْتَلِمُ الْأَرْكَانَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّهُ لَا يُسْتَلَمُ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ فَقَالَ لَهُ لَيْسَ شَيْءٌ مِّنَ الْبَيْتِ بِمَهْجُوْرٍ وَّكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَسْتَلِمُهُنَّ كُلَّهُنَّ۔

۱۵۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ ثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمْ أَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ۔

بَابٌ ۱۰۳۰ تَقْبِيلِ الْحَجَرِ۔

۱۵۰۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ أَخْبَرَنَا وَرْقَاءُ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَقَالَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ۔

۱۵۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ وَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ زُحِمْتُ أَرَأَيْتَ إِنْ غُلِبْتُ قَالَ اجْعَلْ أَرَأَيْتَ بِالْيَمَنِ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرَبْرِيُّ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرُ بْنُ عَدِيٍّ كُوْفِيٌّ وَالزُّبَيْرُ بْنُ عَرَبِيٍّ بَصْرِيٌّ۔

بَابٌ ۱۰۳۱ مَنْ أَشَارَ إِلَى الرُّكْنِ إِذَا أَتَى عَلَيْهِ۔

۱۵۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيْرٍ كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ۔

بَابٌ ۱۰۳۲ التَّكْبِيْرِ عِنْدَ الرُّكْنِ۔

۱۵۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

ابن جریج، عمرو بن دینار ابو الشعثاء نے کہا، کون ہے جو بیت اللہ کی کسی چیز سے پرہیز کرے جب کہ حضرت معاویہ تمام ارکان کو بوسہ دیا کرتے تھے۔ تو حضرت ابن عباس نے اُن سے کہا، ہم تو بوسہ نہیں دیتے مگر اِن دونوں رُکنوں کو۔ اُنھوں نے کہا کہ بیت اللہ میں کوئی چیز چھوڑنے والی نہیں ہے اور حضرت ابن زبیر بھی تمام ارکان کو بوسہ دیا کرتے تھے۔

سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بیت اللہ کے کسی رُکن کو بوسہ دیتے ہوئے نہیں دیکھا مگر دونوں یمانی رُکنوں کو۔

حجر اسود کو بوسہ دینا

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ اُن کے والد محترم نے فرمایا، میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ حجرِ اسود کو بوسہ دیا اور کہا۔ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔

زبیر بن عربی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حجرِ اسود کو بوسہ دینے کے متعلق پوچھا تو فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسے بوسہ دیتے اور چھوتے ہوئے دیکھا۔ اُس نے کہا کہ اگر میں بھیڑ میں ہوں، اگر میں مغلوب ہو جاؤں! فرمایا کہ یہ باتیں یمن میں رہنے دو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسے بوسہ دیتے اور چھوتے ہوئے دیکھا ــــ محمد بن یوسف فربری نے ابو جعفر کی کتاب میں پایا کہ امام ابو عبد اللہ نے فرمایا۔ زبیر بن عدی کوفی اور زبیر بن عربی بصری ہے۔

جو حجرِ اسود کی طرف اشارہ کرے جب کہ اُس کے پاس آئے

محمد بن مثنی، عبد الوہاب، خالد، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اونٹ پر بیت اللہ کا طواف کیا اور جب حجرِ اسود کے پاس آتے تو ایک چیز کے ساتھ اُس کی طرف اشارہ کرتے۔

حجرِ اسود کے پاس تکبیر کہنا

مسدد، خالد بن عبد اللہ، خالد الحذاء، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت

www.alahazratnetwork.org

قال حدثنا خالد الحذاء عن عكرمة عن ابن عباس قال طاف النبي صلى الله عليه وسلم بالبيت على بعير كلما اتى الركن اشار اليه بشيء عنده وكبر تابعه ابراهيم بن طهمان عن خالد الحذاء۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف اونٹ پر سوار ہو کر کیا۔ جب بھی حجر اسود کے پاس آتے تو کسی چیز سے اشارہ کر دیتے جو پاس ہوتی اور تکبیر کہتے۔ متابعت کی اس کی ابراہیم بن طہمان نے خالد الحذاء سے۔

باب ۱۰۲۳ من طاف بالبيت اذا قدم مكة قبل ان يرجع الى بيته ثم صلى ركعتين ثم خرج الى الصفا۔

جو مکہ مکرمہ آئے تو اپنے گھر جانے سے پہلے بیت اللہ کا طواف کرے، پھر دو رکعتیں پڑھے، پھر صفا کی طرف نکلے۔

۱۵۱۲۔ حدثنا اصبغ عن ابن وهب قال اخبرني عمرو عن محمد بن عبد الرحمن قال ذكرت لعروة قال فاخبرتني عائشة ان اول شيء بدا به حين قدم النبي صلى الله عليه وسلم انه توضا ثم طاف ثم لم تكن عمرة ثم حج ابو بكر وعمر مثله ثم حججت مع ابي الزبير فاول شيء بدا به الطواف ثم رايت المهاجرين والانصار يفعلونه وقد اخبرتني امي انها اهلت هي واختها والزبير وفلان وفلان بعمرة فلما مسحوا الركن حلوا۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو پہلے وضو سے ابتدا کی، پھر طواف کیا، پھر عمرہ نہیں کیا۔ پھر حضرت ابوبکر و حضرت عمر نے اسی طرح حج کیا۔ پھر میں نے ابوالزبیر کے ساتھ حج کیا تو طواف سے ابتدا کی گئی۔ پھر میں نے مہاجرین و انصار کو دیکھا کہ ایسا ہی کرتے ہیں اور مجھے میری والدۂ محترمہ نے بتایا کہ انہوں نے، ان کی بہن نے حضرت زبیر نے اور فلاں فلاں نے عمرہ کا احرام باندھا اور جب حجر اسود کو بوسہ دے لیا تو احرام کھول دیے۔

۱۵۱۳۔ حدثنا ابراهيم بن المنذر قال حدثنا ابو ضمرة انس بن عياض قال موسى بن عقبة عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا طاف في الحج والعمرة اول ما يقدم سعى ثلثة اطواف ومشى اربعة ثم سجد سجدتين ثم يطوف بين الصفا والمروة۔

ابراہیم بن منذر، ابو ضمرہ انس بن عیاض، موسیٰ بن عقبہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب حج اور عمرہ میں طواف کیا کرتے تو پہلے تین طوافوں میں دوڑتے اور چار میں چلتے، پھر دو رکعتیں پڑھتے۔ پھر صفا اور مروہ پہاڑیوں کے درمیان پھیرے لگاتے طواف کرتے۔

۱۵۱۴۔ حدثنا ابراهيم بن المنذر قال حدثنا انس بن عياض عن عبيد الله عن نافع عن عبد الله بن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا طاف بالبيت الطواف الاول يخب ثلاثة اطواف ويمشي اربعة وانه كان يسعى بطن المسيل اذا طاف بين الصفا والمروة۔

ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، عبید اللہ، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت اللہ کا پہلی دفعہ طواف کرتے تو پہلے تین طوافوں میں دوڑتے اور چار میں چلتے اور آپ نالے کے درمیان بھی دوڑتے جبکہ صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرتے۔

باب ۱۰۲۴ طواف النساء مع الرجال وقال

عورتوں کا مردوں کے ساتھ طواف کرنا۔ عمرو بن علی ابوعاصم

لِي عمرو بن علي حدثنا أبو عاصم قال ابن جريج أخبرني عطاء إذ منع ابن هشام النساء الطواف مع الرجال قال كيف تمنعهن وقد طاف نساء النبي صلى الله عليه وسلم مع الرجال قلت بعد الحجاب أو قبل قال إي لعمري لقد أدركته بعد الحجاب قلت كيف يخالطن الرجال قال لم يكن يخالطن كانت عائشة تطوف حجرة من الرجال لا تخالطهم فقالت امرأة انطلقي نستلم يا أم المؤمنين قالت انطلقي عنك وأبت يخرجن متنكرات بالليل فيطفن مع الرجال ولكنهن كن إذا دخلن البيت قمن حين يدخلن وأخرج الرجال وكنت آتي عائشة أنا وعبيد بن عمير وهي مجاورة في جوف ثبير قلت وما حجابها قال هي في قبة تركية لها غشاء وما بيننا وبينها غير ذلك ورأيت درعا موردا۔

ابن جریج کا عطاء سے روایت ہے کہ جب ابن ہشام نے عورتوں کو مردوں کے ساتھ طواف کرنے سے منع کیا تو کہا۔ آپ انھیں کیسے منع کرتے ہیں جب کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات نے مردوں کے ساتھ طواف کیا۔ میں نے کہا کہ پردے کے حکم کے بعد یا پہلے؟ کہا کہ میری عمر کی قسم میں نے پردے کے حکم کے بعد دیکھا۔ میں نے کہا کہ مردوں میں کس طرح مخلوط ہو جاتے تھے؟ انھوں نے کہا کہ مردوں میں مخلوط نہیں ہوتے تھے، حضرت عائشہ مردوں سے ایک طرف رہ کر طواف کرتیں اور اُن میں مخلوط نہ ہوتیں۔ ایک عورت نے کہا کہ اے اُم المؤمنین! چلیے کہ حجرِ اسود کو بوسہ دیں۔ فرمایا کہ تم چلی جاؤ اور خود جانے سے انکار کر دیا۔ وہ رات کو نکلتیں اور مردوں کے ساتھ طواف کرتیں کہ پہچانی نہ جائیں لیکن خانہ کعبہ میں داخل ہونا چاہتیں تو مردوں کے نکل جانے کا انتظار کرتیں۔ میں اور عبید بن عمیر حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب کہ وہ جوفِ ثبیر میں مقیم تھیں۔ عرض گزار ہوا کہ اُن کا پردہ کیا تھا؟ فرمایا کہ وہ ترکی خیمے میں تھیں، بس یہ پردہ تنا ہوا تھا جب کہ اُن کے اور ہمارے درمیان حجاب نہ تھا اور میں نے گلابی کرتہ دیکھا۔

۱۵۱۵ - حدثنا إسماعيل ثنا مالك عن محمد بن عبد الرحمن بن نوفل عن عروة بن الزبير عن زينب بنت أبي سلمة عن أم سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت شكوت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم أني أشتكي فقال طوفي من وراء الناس وأنت راكبة فطفت من وراء الناس ورسول الله صلى الله عليه وسلم حينئذ يصلي إلى جنب البيت وهو يقرأ والطور وكتاب مسطور۔

اسماعیل، امام مالک، محمد بن عبد الرحمن بن نوفل، عروہ بن زبیر، زینب بنت ابو سلمہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنی بیماری کی شکایت کی۔ فرمایا کہ تم مردوں سے پیچھے طواف کر لینا۔ چنانچہ میں نے مردوں سے پیچھے طواف کیا اور اُس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ میں نماز پڑھ رہے تھے اور آپ سورۂ والطور کی تلاوت فرما رہے تھے۔

باب ۱۰۲۵ الكلام في الطواف۔

طواف کے دوران کلام کرنا

۱۵۱۶ - حدثنا إبراهيم بن موسى حدثنا هشام أن ابن جريج أخبرهم قال أخبرني سليمان الأحول أن طاوسا أخبره عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم مر وهو يطوف بالكعبة بإنسان ربط

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کعبہ کا طواف کر رہے تھے تو آپ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جس نے اپنا ہاتھ دوسرے آدمی کے ساتھ تسمہ، رسی یا کسی اور چیز سے باندھ رکھا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

www.alahazratnetwork.org

يَدَهٗ اِلٰى اِنْسَانٍ بِسَيْرٍ اَوْ بِخَيْطٍ اَوْ بِشَيْءٍ غَيْرِ ذٰلِكَ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ قُدْهُ بِيَدِهٖ۔

نے اس کو اپنے دستِ مبارک سے کاٹ دیا اور فرمایا کہ اس کا ہاتھ پکڑ لو۔

باب ١٠٢٦ اِذَا رَاٰى سَيْرًا اَوْ شَيْئًا يُكْرَهُ فِي الطَّوَافِ قَطَعَهٗ۔

• جب دورانِ طواف کوئی تسمہ یا ناپسندیدہ چیز دیکھے اور اسے کاٹ دے۔

١٥١٧۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ بِزِمَامٍ اَوْ غَيْرِهٖ فَقَطَعَهٗ۔

ابوعاصم، ابن جریج، سلیمان احول، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعبہ کا طواف کرتے ہوئے ایک آدمی کو ڈوری وغیرہ سے بندھا ہوا دیکھا تو آپ نے وہ کاٹ دی۔

باب ١٠٢٧ لَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَلَا يَحُجُّ مُشْرِكٌ۔

ننگا بیت اللہ کا طواف نہ کرے اور نہ مشرک حج کرے۔

١٥١٨۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ بَعَثَهٗ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي اَمَّرَهٗ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ اَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں بتایا جب کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں حجۃ الوداع سے پہلے حج کا امیر بنا کر چند لوگوں کے ساتھ یوم النحر کو یہ اعلان کرنے کے لیے بھیجا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔

باب ١٠٢٨ اِذَا وَقَفَ فِي الطَّوَافِ وَقَالَ عَطَاءٌ فِيْمَنْ يَطُوْفُ فَتُقَامُ الصَّلٰوةُ اَوْ يُدْفَعُ عَنْ مَكَانِهٖ اِذَا سَلَّمَ يَرْجِعُ اِلٰى حَيْثُ قُطِعَ عَلَيْهِ فَيَبْنِي وَيُذْكَرُ نَحْوُهٗ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ۔

طواف میں توقف کرنا۔ عطاء نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو طواف کر رہا ہو تو نماز کی اقامت ہو جائے یا اپنی جگہ سے ہٹا دیا جائے تو سلام پھیرنے پر اسی جگہ سے طواف شروع کر دے جہاں سے منقطع ہوا۔ حضرت ابن عمر اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

باب ١٠٢٩ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلّٰى لِسُبُوْعِهٖ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي لِكُلِّ سُبُوْعٍ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ اِنَّ عَطَاءً يَقُوْلُ تُجْزِئُهُ الْمَكْتُوْبَةُ مِنْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ فَقَالَ السُّنَّةُ اَفْضَلُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ ﷺ سُبُوْعًا قَطُّ اِلَّا صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طواف کیا اور سات پھیروں کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر ہر سات پھیروں کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے۔ اسماعیل بن امیہ کا بیان ہے کہ میں نے زہری سے کہا کہ عطاء فرماتے ہیں، فرض نماز طواف کی دو رکعتوں کی طرف سے کفایت کرتی ہے۔ فرمایا کہ سنت ہی افضل ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سات طواف نہیں کیے مگر دو رکعتیں پڑھیں۔

١٥١٩۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو

عمرو سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال

www.alahazratnetwork.org

قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ أَيَقَعُ الرَّجُلُ عَلَى امْرَأَتِهِ فِي الْعُمْرَةِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا ثُمَّ صَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ قَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ قَالَ وَسَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ لَا يَقْرَبُ امْرَأَتَهُ حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

کیا کہ کیا کوئی آدمی عمرہ میں صفا و مروہ کے درمیان طواف کرنے سے پہلے اپنی بیوی سے صحبت کر سکتا ہے؟ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو بیت اللہ کے سات طواف کیے پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کیا اور فرمایا کہ رسول اللہ کا طرز عمل تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے۔ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا تو فرمایا کہ اپنی بیوی سے صحبت نہ کرے جب تک صفا و مروہ کے درمیان طواف نہ کرے۔

بَاب ۱۰۳۰ مَنْ لَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ وَلَمْ يَطُفْ حَتَّى يَخْرُجَ إِلَى عَرَفَةَ وَيَرْجِعَ بَعْدَ الطَّوَافِ الْأَوَّلِ۔

جو کعبے کے قریب نہ آئے اور نہ طواف کرے بلکہ عرفات چلا جائے اور طواف اول کے بعد واپس لوٹے۔

۱۵۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فَطَافَ سَبْعًا وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتَّى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ۔

محمد بن ابو بکر، فضیل، موسیٰ بن عقبہ، کریب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف فرما ہوئے تو سات طواف کیے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی اور اس طواف کے بعد کعبہ کے نزدیک نہ گئے یہاں تک کہ عرفات سے واپس لوٹے۔

بَاب ۱۰۳۱ مَنْ صَلَّى رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ خَارِجًا مِنَ الْمَسْجِدِ وَصَلَّى عُمَرُ خَارِجًا مِنَ الْحَرَمِ۔

جس نے طواف کی دو رکعتیں مسجد سے باہر پڑھیں۔ اور حضرت عمر نے حرم سے باہر پڑھیں۔

۱۵۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكَرِيَّا الْغَسَّانِيُّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ بِمَكَّةَ وَأَرَادَ الْخُرُوجَ وَلَمْ تَكُنْ أُمُّ سَلَمَةَ طَافَتْ بِالْبَيْتِ وَأَرَادَتِ الْخُرُوجَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ لِلصُّبْحِ فَطُوفِي عَلَى بَعِيرِكِ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ وَلَمْ تُصَلِّ حَتَّى خَرَجَتْ۔

عروہ نے زینب سے روایت کی ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی۔ عروہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ آپ مکہ مکرمہ میں تھے اور روانگی کا ارادہ تھا اور حضرت ام سلمہ نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا مگر روانہ ہونا چاہتی تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، جب نماز فجر کی اقامت کہی جائے تو تم اپنے اونٹ پر طواف کر لینا اور لوگ نماز پڑھ رہے ہوں گے۔ انھوں نے ایسا ہی کیا اور نماز نہ پڑھی بلکہ چلی گئیں۔

بَاب ۱۰۳۲ مَنْ صَلَّى رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ خَلْفَ الْمَقَامِ۔

جو طواف کی دو رکعتیں مقام ابراہیم کے پیچھے پڑھے۔

www.alahazratnetwork.org

۱۵۲۲ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ الْبَيْتَ سَبْعًا وَّصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّفَا وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ۔

عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے تو آپ نے بیت اللہ کے سات طواف کیے اور مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر صفا مروہ کی طرف تشریف لے گئے۔ ارشادِ ربانی ہے :- تمہارے لیے رسول اللہ کے طرزِ عمل میں اچھا نمونہ ہے۔

باب ۱۰۳۳ اَلطَّوَافِ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ وَطَافَ عُمَرُ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَرَكِبَ حَتّٰى صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ بِذِيْ طُوًى ۔

فجر اور عصر کے بعد طواف کرنا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما طواف کی دو رکعتیں سورج طلوع ہونے سے پہلے پڑھتے اور حضرت عمر نمازِ فجر کے بعد طواف کر کے سوار ہوئے اور دو ذی طویٰ میں پڑھیں۔

۱۵۲۳ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ نَاسًا طَافُوْا بِالْبَيْتِ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ قَعَدُوْا اِلَى الْمُذَكِّرِ حَتّٰى اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامُوْا يُصَلُّوْنَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَعَدُوْا حَتّٰى اِذَا كَانَتِ السَّاعَةُ الَّتِيْ تُكْرَهُ فِيْهَا الصَّلٰوةُ قَامُوْا يُصَلُّوْنَ ۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ بعض لوگوں نے صبح کی نماز کے بعد بیت اللہ کا طواف کیا اور پھر ایک واعظ کے پاس بیٹھ گئے یہاں تک کہ سورج نکل آیا تو نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ وہ بیٹھے رہے اور جب وہ ساعت آئی جس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے تو کھڑے ہوئے اور نماز پڑھنے لگے۔

۱۵۲۴ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوْبِهَا ۔

ابراہیم بن منذر، ابوضمرہ، موسیٰ بن عقبہ، نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سورج طلوع ہوتے وقت اور غروب ہوتے وقت نماز پڑھنے سے منع فرماتے ہوئے سُنا۔

۱۵۲۵ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ رُفَيْعٍ قَالَ رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَطُوْفُ بَعْدَ الْفَجْرِ وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ وَرَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَيُخْبِرُ اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَدْخُلْ بَيْتَهَا اِلَّا صَلَّاهُمَا ۔

عبدالعزیز بن رفیع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ نمازِ فجر کے بعد طواف کرتے اور دو رکعتیں پڑھتے عبدالعزیز سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر کو نمازِ عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا اور وہ بتاتے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بھی اُن کے حجرے میں داخل ہوتے تو دو رکعتیں پڑھتے۔

باب ۱۰۳۴ اَلْمَرِيْضُ يَطُوْفُ رَاكِبًا ۔

مریض سوار ہو کر طواف کرے۔

۱۵۲۶ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف اُونٹ پر سوار ہو کر

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَیْتِ وَھُوَ عَلٰی بَعِیْرٍ کُلَّمَا اَتٰی عَلَی الرُّکْنِ اَشَارَ اِلَیْہِ بِشَیْءٍ فِیْ یَدِہٖ وَکَبَّرَ۔

کیا جب بھی حجر اسود کے پاس آتے تو کسی چیز سے اشارہ کر دیتے جو دست اقدس میں ہوتی اور تکبیر کہتے۔

۱۵۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِکٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَۃَ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ شَکَوْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنِّیْ اَشْتَکِیْ فَقَالَ طُوْفِیْ مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاکِبَۃٌ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ اِلٰی جَنْبِ الْبَیْتِ وَھُوَ یَقْرَاُ بِالطُّوْرِ وَکِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ۔

زینب بنت اُم سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اپنی بیماری کی شکایت کی تو فرمایا: تم سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے طواف کر لینا۔ پس میں نے طواف کیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ کے ایک گوشے میں نماز پڑھ رہے تھے اور آپ سورۂ والطور کی قرأت فرما رہے تھے (نماز فجر پڑھانے ہوئے)۔

بَابٌ ۱۰۳۵ سِقَایَۃِ الْحَاجِّ۔

حاجیوں کو پانی پلانا

۱۵۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِی الْاَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَاْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّبِیْتَ بِمَکَّۃَ لَیَالِیَ مِنًی مِنْ اَجْلِ سِقَایَتِہٖ فَاَذِنَ لَہٗ۔

عبد اللہ بن محمد بن ابو الاسود، ابو ضمرہ، عبید اللہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: حضرت عباس بن عبد المطلب نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منیٰ کی راتوں میں مکہ مکرمہ کے اندر رہ کر حاجیوں کو پانی پلانے کی اجازت مانگی تو انہیں اجازت دے دی گئی۔

۱۵۲۹۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ شَاھِیْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَاءَ اِلَی السِّقَایَۃِ فَاسْتَسْقٰی فَقَالَ الْعَبَّاسُ یَا فَضْلُ اذْھَبْ اِلٰی اُمِّکَ فَاْتِ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ مِّنْ عِنْدِھَا فَقَالَ اسْقِنِیْ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّھُمْ یَجْعَلُوْنَ اَیْدِیَھُمْ فِیْہِ قَالَ اسْقِنِیْ فَشَرِبَ مِنْہُ ثُمَّ اَتٰی زَمْزَمَ وَھُمْ یَسْقُوْنَ وَیَعْمَلُوْنَ فِیْھَا فَقَالَ اعْمَلُوْا فَاِنَّکُمْ عَلٰی عَمَلٍ صَالِحٍ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا اَنْ تُغْلَبُوْا لَنَزَلْتُ حَتّٰی اَضَعَ الْحَبْلَ عَلٰی ھٰذِہٖ یَعْنِیْ عَاتِقَہٗ وَاَشَارَ اِلٰی عَاتِقِہٖ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سبیل کے پاس تشریف لائے اور پانی مانگا۔ حضرت عباس نے فرمایا: اے فضل! اپنی والدہ ماجدہ کے پاس جاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے اُن کے پاس سے پانی لاؤ۔ فرمایا کہ مجھے پلاؤ۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! لوگ اس میں ہاتھ ڈالتے ہیں۔ فرمایا: مجھے پلاؤ۔ پس اس میں سے پیا۔ پھر زمزم کی طرف تشریف لے گئے تو وہاں لوگ پی اور پلا رہے تھے فرمایا کرتے رہو کیونکہ تم نیک کام کر رہے ہو۔ اگر تمہارے غالب آنے کا خیال نہ ہوتا تو میں بھی اُترتا اور اس پر رسی ڈالتا اور اپنے کندھے کی طرف اشارہ کیا۔

بَابٌ ۱۰۳۶ مَا جَاءَ فِیْ زَمْزَمَ

وَقَالَ عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ کَانَ اَبُوْ ذَرٍّ یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ

زمزم کا بیان۔ عبدان، عبد اللہ، یونس، زہری، حضرت انس بن مالک نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں مکہ مکرمہ میں تھا کہ میری چھت کھول گئی

www.alahazratnetwork.org

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ سَقْفِیْ وَاَنَا بِمَکَّۃَ فَنَزَلَ جِبْرِیْلُ فَفَرَجَ صَدْرِیْ ثُمَّ غَسَلَہٗ بِمَآءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَآءَ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَھَبٍ مُّمْتَلِیءٍ حِکْمَۃً وَّاِیْمَانًا فَاَفْرَغَھَا فِیْ صَدْرِیْ ثُمَّ اَطْبَقَہٗ ثُمَّ اَخَذَ بِیَدِیْ فَعَرَجَ بِیْ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا فَقَالَ جِبْرِیْلُ لِخَازِنِ السَّمَآءِ الدُّنْیَا افْتَحْ قَالَ مَنْ ھٰذَا قَالَ جِبْرِیْلُ۔

پس جبرئیل نازل ہوئے اور میرا سینہ کھولا۔ پھر اُسے زمزم کے پانی سے دھویا۔ پھر سونے کا ایک طشت لایا گیا جو حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا تھا اور وہ میرے سینے میں اُنڈیل دیا گیا۔ پھر وہ سی دیا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے آسمانِ دنیا کی طرف لے گئے۔ پس جبرئیل نے آسمانِ دنیا کے خازن سے کہا۔ کھولیے۔ کہا، کون ہے؟ کہا جبرئیل۔

۱۵۳۰- حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا الْفَزَارِیُّ عَنِ الشَّعْبِیِّ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَہٗ قَالَ سَقَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَھُوَ قَآئِمٌ قَالَ عَاصِمٌ فَحَلَفَ عِکْرِمَۃُ مَا کَانَ یَوْمَئِذٍ اِلَّا عَلٰی بَعِیْرٍ۔

محمد بن سلام، فزاری، شعبی، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آبِ زمزم پلایا اور آپ کھڑے تھے۔ عاصم کا بیان ہے کہ عکرمہ نے قسم کھا کر کہا کہ اس روز نہیں تھے آپ مگر اُونٹ پر۔

باب ۱۰۳۷ طَوَافِ الْقَارِنِ۔

قِران کرنے والے کا طواف

۱۵۳۱- حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ فَاَھْلَلْنَا بِعُمْرَۃٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ کَانَ مَعَہٗ ھَدْیٌ فَلْیُھِلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ ثُمَّ لَا یَحِلُّ حَتّٰی یَحِلَّ مِنْھُمَا فَقَدِمْتُ مَکَّۃَ وَاَنَا حَآئِضٌ فَلَمَّا قَضَیْنَا حَجَّنَا اَرْسَلَنِیْ مَعَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اِلَی التَّنْعِیْمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ ھٰذِہٖ مَکَانُ عُمْرَتِکِ فَطَافَ الَّذِیْنَ اَھَلُّوْا بِالْعُمْرَۃِ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا اٰخَرَ بَعْدَ اَنْ رَّجَعُوْا مِنْ مِّنًی وَاَمَّا الَّذِیْنَ جَمَعُوْا بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَّاحِدًا۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ حجۃ الوداع کے موقع پر ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو ہم نے عمرہ کا احرام باندھا۔ فرمایا کہ جس کے پاس قربانی کا جانور ہو وہ حج اور عمرہ کا احرام باندھے اور احرام نہ کھولے مگر دونوں کا ہی۔ مکہ مکرمہ پہنچی تو مجھے حیض آگیا۔ جب ہم اپنے حج سے فارغ ہوئے تو مجھے حضرت عبدالرحمٰن کے ساتھ تنعیم کی طرف بھیجا اور میں نے عمرہ کیا۔ فرمایا کہ یہ تمہارے عمرہ کی جگہ ہے۔ پس جنھوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اُنھوں نے طواف کیا پھر احرام کھول دیا اور منیٰ سے لوٹنے پر دوسری دفعہ طواف کیا اور جنھوں نے حج و عمرہ کو جمع کیا اُنھوں نے صرف ایک مرتبہ طواف کیا۔

۱۵۳۲- حَدَّثَنِیْ یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّۃَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ دَخَلَ ابْنُہٗ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ وَظَھْرُہٗ فِی الدَّارِ فَقَالَ اِنِّیْ لَآ اٰمَنُ اَنْ یَّکُوْنَ الْعَامَ بَیْنَ النَّاسِ قِتَالٌ فَیَصُدُّوْکَ عَنِ الْبَیْتِ فَلَوْ اَقَمْتَ فَقَالَ قَدْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَالَ کُفَّارُ قُرَیْشٍ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْبَیْتِ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے صاحبزادے عبداللہ کے پاس تشریف لے گئے اور اُن کی سواری گھر پر تھی۔ کہا کہ مجھے اس سال لوگوں میں لڑائی ہونے کا خدشہ ہے کہ وہ آپ کو بیت اللہ سے روک دیں گے لہٰذا آپ ٹھہرے رہیں۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نکلے تو کفارِ قریش آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہوئے اگر وہ میرے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہوں گے تو میں وہی کروں گا

www.alahazratnetwork.org

قَالَ إِنْ يُحَلْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ أَفْعَلْ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ثُمَّ قَالَ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ مَعَ عُمْرَتِي حَجًّا قَالَ ثُمَّ قَدِمَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا۔

جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا کیونکہ تمہارے لیے رسول اللہ کے طرزِ عمل میں بہترین نمونہ ہے۔ پھر فرمایا کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج بھی واجب کر لیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ مکہ مکرمہ پہنچے تو دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا۔

۱۵۳۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ يَصُدُّوكَ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ إِذَنْ أَصْنَعَ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدًا أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِي وَأَهْدَى هَدْيًا اشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذٰلِكَ فَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَحَلَقَ وَرَأَى أَنْ قَدْ قَضَى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْأَوَّلِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كَذٰلِكَ فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حج کا ارادہ کیا جس سال کہ حضرت ابن زبیر کے خلاف حجاج اُترا ہوا تھا۔ آپ سے کہا گیا کہ لوگوں میں جنگ ہونے والی ہے لہٰذا ہمیں ڈر ہے آپ روکے جائیں گے۔ فرمایا کہ تمہارے لیے رسول اللہ کے طرزِ عمل میں بہترین نمونہ ہے۔ جب تو میں وہی کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرہ واجب کر لیا ہے۔ پھر جب نکلے اور بیداء کے نزدیک پہنچے تو فرمایا۔ حج اور عمرہ کی ایک ہی بات ہے۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج بھی واجب کر لیا ہے۔ اور قُدید سے قربانی کا جانور بھی خرید لیا اور اس سے زیادہ کچھ نہ کیا۔ نہ قربانی کی اور نہ ایسی کوئی چیز حلال کی جو احرام میں حرام ہوتی ہے یعنی نہ سر منڈایا نہ بال کٹوائے، یہاں تک کہ یوم النحر آ گیا تو قربانی کی اور سر منڈایا اور دیکھا کہ حج اور عمرہ کے لیے پہلا طواف ہی کافی ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا تھا۔

بَاب ۱۰۳۸ الطَّوَافِ عَلَى وُضُوءٍ۔

باوضو طواف کرنا

۱۵۳۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ الْقُرَشِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ قَدْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ عُمَرُ مِثْلُ

محمد بن عبد الرحمٰن بن نوفل قرشی نے عروہ بن زبیر سے پوچھا تو فرمایا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کیا تو مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ پہلی چیز جس سے آپ نے ابتدا فرمائی، یہ ہے کہ وضو کر کے بیت اللہ کا طواف کیا، پھر عمرہ نہ ہوا۔ پھر حضرت ابوبکر نے حج کیا تو پہلی چیز جس سے ابتدا کی وہ طوافِ بیت اللہ تھا پھر عمرہ نہ ہوا پھر حضرت عمر نے اسی طرح کیا پھر حضرت عثمان نے حج کیا تو میں نے دیکھا کہ پہلی چیز جس سے انھوں نے ابتدا کی وہ بیت اللہ کا طواف تھا پھر عمرہ نہ ہوا پھر حضرت معاویہ اور حضرت عبداللہ بن عمر۔ پھر میں نے اپنے والد ماجد حضرت زبیر بن العوام

www.alahazratnetwork.org

ذٰلِكَ ثُمَّ حَجَّ عُثْمَانُ فَرَأَيْتُهُ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةٌ ثُمَّ مُعَاوِيَةُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ أَبِي الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةٌ ثُمَّ رَأَيْتُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةٌ ثُمَّ آخِرُ مَنْ رَأَيْتُ فَعَلَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ لَمْ يَنْقُضْهَا عُمْرَةً وَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ فَلَا يَسْأَلُونَهُ وَلَا أَحَدٌ مِمَّنْ مَضٰى مَا كَانُوا يَبْدَءُونَ بِشَيْءٍ حَتّٰى يَضَعُونَ أَقْدَامَهُمْ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَا يَحِلُّونَ وَقَدْ رَأَيْتُ أُمِّي وَخَالَتِي حِينَ تَقْدَمَانِ لَا تَبْتَدِآنِ بِشَيْءٍ أَوَّلَ مِنَ الْبَيْتِ تَطُوفَانِ بِهِ ثُمَّ إِنَّهُمَا لَا تَحِلَّانِ وَقَدْ أَخْبَرَتْنِي أُمِّي أَنَّهَا أَهَلَّتْ هِيَ وَأُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ بِعُمْرَةٍ فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوا۔

کے ساتھ حج کیا تو پہلی چیز جس سے انھوں نے ابتدا کی وہ بیت اللہ کا طواف تھا۔ پھر عمرہ نہ ہُوا، پھر میں نے مہاجرین و انصار کو یہی کرتے دیکھا اور عمرہ نہ ہُوا۔ پھر آخر میں جن کو میں نے دیکھا وہ حضرت ابن عمر ہیں جنھوں نے اُسے توڑ کر عمرہ نہیں بنایا، یہ حضرت ابن عمر ہیں، وہ ان سے بھی نہیں پوچھتے اور نہ کسی پچھلے بزرگ کو دیکھتے ہیں کہ وہ کس چیز سے ابتدا کرتے تھے، یعنی طوافِ بیت اللہ کے لیے ہی قدم بڑھاتے اور پھر بھی احرام نہ کھولتے۔ میں نے اپنی والدہ ماجدہ اور خالہ جان کو دیکھا کہ وہ طوافِ بیت اللہ کے سوا اور کسی چیز سے ابتدا نہ کرتیں اور پھر بھی احرام نہ کھولتیں۔ مجھے میری والدہ محترمہ نے بتایا کہ انھوں نے اور اُن کی بہن نے اور حضرت زبیر نے اور فلاں فلاں نے اُس وقت احرام کھولا جب حجرِ اسود کو بوسہ دے دیا۔

باب ۱۰۳۹ وُجُوبِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَجُعِلَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ۔

صفا و مروہ کی سعی کا وجوب اور یہ شعائر اللہ ہیں۔

۱۵۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَوَاللّٰهِ مَا عَلٰى أَحَدٍ جُنَاحٌ أَنْ لَا يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ بِئْسَمَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِي إِنَّ هٰذِهِ لَوْ كَانَتْ كَمَا أَوَّلْتَهَا كَانَتْ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَلٰكِنَّهَا أُنْزِلَتْ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَهَا عِنْدَ الْمُشَلَّلِ فَكَانَ مَنْ أَهَلَّ يَتَحَرَّجُ أَنْ يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا أَسْلَمُوا سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ أَنْ نَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ إِنَّ

عروہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں عرض گزار ہُوا کہ، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، "بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر گناہ نہیں کہ ان دونوں کا طواف کرے (۲:۱۵۸) تو خدا کی قسم کسی پر گناہ نہیں کہ وہ صفا و مروہ کا طواف نہ کرے، فرمایا کہ اے بھانجے! تم نے غلط بات کہی ہے اگر یہی بات ہوتی جو تم نے تاویل کی تو یُوں حکم ہوتا کہ "اُس پر کوئی گناہ نہیں جو اِن دونوں کا طواف نہ کرے" بلکہ یہ حکم انصار کے بارے میں نازل ہُوا جو اسلام لانے سے پہلے منات نامی بُت کے پاس احرام باندھتے جس کی وہ پوجا کیا کرتے تھے جو مشلل کے پاس تھا، پس جو احرام باندھ لیتا وہ صفا و مروہ کا طواف بُرا سمجھتا جب وہ مسلمان ہوگئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اِس بارے میں پوچھتے ہوئے عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! ہم صفا و مروہ کا طواف کرنے کو بُرا سمجھتے ہیں، پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا، "بے شک صفا و مروہ

www.alahazratnetwork.org

الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ الْآيَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَدْ سَنَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَّتْرُكَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ أَخْبَرْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا لَعِلْمٌ مَا كُنْتُ سَمِعْتُهُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَذْكُرُوْنَ أَنَّ النَّاسَ إِلَّا مَنْ ذَكَرَتْ عَائِشَةُ مِمَّنْ كَانَ يُهِلُّ بِمَنَاةَ كَانُوْا يَطُوْفُوْنَ كُلُّهُمْ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا ذَكَرَ اللهُ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فِي الْقُرْاٰنِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ كُنَّا نَطُوْفُ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَإِنَّ اللهَ تَعَالٰى أَنْزَلَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ فَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا فَهَلْ عَلَيْنَا مِنْ حَرَجٍ أَنْ نَّطُوْفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ الْآيَةَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فَأَسْمَعُ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي الْفَرِيْقَيْنِ كِلَيْهِمَا فِي الَّذِيْنَ كَانُوْا يَتَحَرَّجُوْنَ أَنْ يَّطُوْفُوْا فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَالَّذِيْنَ يَطُوْفُوْنَ ثُمَّ تَحَرَّجُوْا أَنْ يَّطُوْفُوْا بِهِمَا فِي الْإِسْلَامِ مِنْ أَجْلِ أَنَّ اللهَ أَمَرَ بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا حَتّٰى ذَكَرَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا ذَكَرَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ۔

اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں" حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان طواف کو سنت قرار دیا ہے۔ پس کسی کو حق نہیں پہنچتا کہ ان دونوں کے درمیان طواف کرنے کو ترک کرے۔ پھر میں نے حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن کو بتایا تو انہوں نے فرمایا، یہ علمی بات ہے جو میں نے نہیں سنی۔ میں نے متعدد اہل علم حضرات سے سنا کہ وہ حضرت عائشہ کے برعکس بیان کرتے کہ جو منات کے پاس احرام باندھتے وہ سارے صفا و مروہ کا طواف کیا کرتے تھے جب اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیت اللہ کے طواف کا ذکر کیا اور صفا و مروہ کا نہ کیا تو لوگ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ ہم صفا و مروہ کا طواف کیا کرتے تھے جب کہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے طواف کا حکم نازل فرمایا اور صفا کا ذکر نہیں کیا تو کیا صفا و مروہ کا طواف کرنے میں ہم پر کوئی گناہ ہے! پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی، "بے شک صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں" ابوبکر نے فرمایا کہ میرے خیال میں یہ آیت ان دونوں جماعتوں کے متعلق نازل ہوئی۔ ایک وہ جو دور جاہلیت میں صفا و مروہ کے طواف کو برا سمجھتے۔ پھر دوسرے وہ جو اسلام میں ان کے طواف کو اس لیے برا سمجھتے کہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے طواف کا حکم فرمایا ہے اور صفا کا ذکر نہیں کیا، یہاں تک کہ طواف بیت اللہ کے بعد اس کا ذکر بھی کر دیا گیا۔

بَابُ ۱۰۲۰ مَا جَاءَ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ السَّعْيُ مِنْ دَارِ بَنِيْ عَبَّادٍ إِلٰى زُقَاقِ بَنِيْ أَبِيْ حُسَيْنٍ۔

صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کا بیان۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ سعی دار بنی عباد سے بنی ابو حسین کے کوچے تک ہے۔

۱۵۳۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَافَ الطَّوَافَ الْأَوَّلَ خَبَّ ثَلَاثًا وَّمَشٰى أَرْبَعًا وَّكَانَ يَسْعٰى بَطْنَ الْمَسِيْلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقُلْتُ لِنَافِعٍ أَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَمْشِيْ إِذَا بَلَغَ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يُّزَاحَمَ عَلَى الرُّكْنِ فَإِنَّهُ

محمد بن عبید، عیسیٰ بن یونس، عبید اللہ بن عمر، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب پہلا طواف کرتے تو تین پھیروں میں دوڑتے اور چار میں چلتے اور جب صفا و مروہ کے درمیان طواف کرتے تو میل کے درمیان میں دوڑتے۔ میں (عبید اللہ) نے نافع سے کہا کہ حضرت عبد اللہ جب رکن یمانی کے پاس پہنچتے تو چلتے تھے؟ فرمایا، نہیں مگر جب رکن یمانی کے پاس بھیڑ کی وجہ سے رکاوٹ ہو جاتی تو اسے نہ چھوڑتے جب تک بوسہ نہ دے

كَانَ لَايَدَعُهُ حَتّٰى يَسْتَلِمَهُ۔

۱۵۳۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ فِي عُمْرَةٍ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَيَأْتِي امْرَأَتَهُ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ وَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ لَا يَقْرَبَنَّهَا حَتّٰى يَطُوْفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

۱۵۳۸۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ تَلَا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

۱۵۳۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَكُنْتُمْ تَكْرَهُوْنَ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ نَعَمْ لِأَنَّهَا كَانَتْ مِنْ شَعَائِرِ الْجَاهِلِيَّةِ حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا۔

۱۵۴۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا سَعٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهُ زَادَ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ۔

لیتے۔

عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اُس شخص کے متعلق پوچھا جو عمرہ میں بیت اللہ کا طواف کرے لیکن صفا و مروہ کے درمیان نہ کرے کیا وہ اپنی بیوی کے پاس جائے؟ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہنچے تو آپ نے بیت اللہ کے سات طواف کیے اور مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا و مروہ کے درمیان سات طواف کیے اور تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ کے طرزِ عمل میں بہترین نمونہ ہے۔ ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ سے پوچھا تو فرمایا، اُس کے نزدیک نہ جائے یہاں تک کہ صفا و مروہ کے درمیان طواف کرے۔

عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سُنا، فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ پہنچے تو بیت اللہ کا طواف کیا، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔ پھر یہ آیت پڑھی کہ یقیناً تمہارے لیے اللہ کے رسول کے طرزِ عمل میں بہترین نمونۂ زندگی ہے۔

عاصم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی، کیا آپ صفا و مروہ کے درمیان سعی کو ناپسند کرتے تھے؟ فرمایا ہاں کیونکہ یہ بات جاہلیت کے شعائر میں سے تھی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا۔ بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اُس پر کوئی گناہ نہیں کہ اِن دونوں کا طواف کرے۔

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کرتے ہوئے اس لیے دوڑے کہ مشرکوں کو اپنی قوت دکھائیں ــــ حُمیدی نے کچھ اضافہ کیا ہے اور سفیان، عمرو، عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی کے مطابق روایت کی ہے۔

ف : معلوم ہوا کہ غیر مسلموں کو اپنی طاقت و قوت دکھانا اسلام کے تقاضوں سے ہے۔ اس میں مسلمانوں کی عزت ہے کہ کافروں پر اُن کی دھاک بیٹھی رہے گی اور ایسا کرنے سے مسلمانوں کی دھاک بندھی رہتی ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ۔

باب ۱۰۴ تَقْضِي الْحَائِضُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا — حائضہ سارے مناسک پورے کرے سوائے طواف

إِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَإِذَا سَعَى عَلَى غَيْرِ وُضُوْءٍ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

بیت اللہ کے اور جب کوئی وضو کے بغیر صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے۔

۱۵۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ افْعَلِيْ كَمَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِيْ۔

عبدالرحمن بن قاسم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میں مکہ مکرمہ پہنچی تو میں حائضہ تھی تو بیت اللہ کا طواف نہ کیا اور نہ صفا و مروہ کے درمیان انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا، اسی طرح کرو جیسے دوسرے حاجی کرتے ہیں سوائے اس کے کہ بیت اللہ کا طواف نہ کرو یہاں تک کہ تم پاک ہو جاؤ۔

۱۵۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ح وَقَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيْبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ بِالْحَجِّ وَلَيْسَ مَعَ أَحَدٍ مِنْهُمْ هَدْيٌ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَمَعَهُ هَدْيٌ فَقَالَ أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَجْعَلُوْهَا عُمْرَةً وَيَطُوْفُوْا ثُمَّ يُقَصِّرُوْا وَيَحِلُّوْا إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالُوْا نَنْطَلِقُ إِلٰى مِنًى وَذَكَرُ أَحَدِنَا يَقْطُرُ مَنِيًّا فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ وَلَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ وَحَاضَتْ عَائِشَةُ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنَّهَا لَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا طَهُرَتْ طَافَتْ بِالْبَيْتِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَنْطَلِقُوْنَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَأَنْطَلِقُ بِحَجٍّ فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِيْ بَكْرٍ أَنْ يَخْرُجَ مَعَهَا إِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ۔

محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب — خلیفہ، عبدالوہاب، حبیب معلم، عطاء سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا اور ان میں سے کسی کے پاس بھی قربانی کا جانور نہیں تھا سوائے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابو طلحہ کے۔ حضرت علی یمن سے آئے اور ان کے پاس قربانی کا جانور تھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے اسی کا احرام باندھا ہے جس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باندھا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ اسے عمرہ بنالیں اور طواف کر کے بال کتروالیں اور احرام کھول دیں سوائے اس کے جس کے پاس قربانی کا جانور ہو۔ لوگوں نے کہا کہ ہم منیٰ جائیں گے اور ہم میں سے بعض کی منی ٹپک رہی ہوگی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی تو فرمایا، اگر مجھے پہلے پتہ ہوتا جو اب معلوم ہوا تو میں ہدی نہ لاتا اور اگر میرے پاس ہدی نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول دیتا۔ حضرت عائشہ کو حیض آگیا تو انہوں نے طواف بیت اللہ کے سوا سارے مناسک ادا کیے۔ جب پاک ہوئیں تو بیت اللہ کا طواف کیا، عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! آپ حضرات حج اور عمرہ کر کے لوٹ رہے ہیں اور میں صرف حج کر کے۔ آپ نے حضرت عبدالرحمن بن ابو بکر کو حکم دیا کہ ان کے ساتھ تنعیم تک جاؤ۔ پس میں نے حج کے بعد عمرہ کیا۔

۱۵۴۳۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم اپنی کنواری

www.alahazratnetwork.org

إسْمٰعِيلُ عَنْ أيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كُنَّا نَمْنَعُ عَوَاتِقَنَا أنْ يَخْرُجْنَ فَقَدِمَتِ امْرَأةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِي خَلَفٍ فَحَدَّثَتْ أنَّ أُخْتَهَا كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ أصْحٰبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَكَانَتْ أُخْتِي فِي سِتِّ غَزَوَاتٍ قَالَتْ كُنَّا نُدَاوِي الْكَلْمٰى وَنَقُومُ عَلَى الْمَرْضٰى فَسَألَتْ أُخْتِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ هَلْ عَلٰى إحْدَانَا بَأسٌ إنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ أنْ لَا تَخْرُجَ قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا وَلْتَشْهَدِ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا قَدِمَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ سَألْنَهَا أوْ قَالَتْ سَألْنَاهَا فَقَالَتْ وَكَانَتْ لَا تَذْكُرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أبَدًا إلَّا قَالَتْ بِأبِي فَقُلْتُ أسَمِعْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ نَعَمْ بِأبِي فَقَالَتْ لِتَخْرُجِ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُورِ أوِ الْعَوَاتِقُ ذَوَاتُ الْخُدُورِ وَالْحُيَّضُ وَلْيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلّٰى فَقُلْتُ الْحَائِضُ فَقَالَتْ أوَلَيْسَ تَشْهَدُ عَرَفَةَ وَتَشْهَدُ كَذَا وَتَشْهَدُ كَذَا۔

لڑکیوں کو باہر نکلنے سے روکا کرتے۔ ایک عورت آئی جو قصر بنی خلف میں ٹھہری تو اُس نے بتایا کہ اُس کی بہن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک کے نکاح میں تھی جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں شرکت کی تھی اور اس کی بہن نے سات غزوات میں۔ اُس نے کہا کہ ہم زخمیوں کی مرہم پٹی اور بیماروں کا علاج کرتی تھیں۔ میری بہن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھتے ہوئے عرض گزار ہوئی کہ اگر ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہ ہو تو کیا کوئی مضائقہ ہے کہ وہ باہر نہ نکلے! فرمایا کہ ساتھ والی اُسے اپنی چادر کا ایک پلو اوڑھائے رکھے تاکہ وہ بھلائی اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہو۔ جب حضرت ام عطیہ آئیں تو میں نے اُن سے پوچھا یا پوچھنے کے لیے کہا اور وہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کرتیں تو "میرا باپ قربان"۔ میں نے کہا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا اور ایسا فرماتے ہوئے سُنا ہے! کہا ہاں میرا باپ قربان۔ فرمایا کہ کنواریاں اور پردے والیاں نکلیں یا پردے والیاں اور کنواریاں نکلیں اور حیض والی بھی بھلائی اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہوں جب کہ حیض والی عورتیں عیدگاہ سے الگ رہیں میں نے کہا۔ حائضہ! کہا کہ کیا وہ عرفات اور فلاں فلاں مقامات پر حاضر نہیں ہوتیں!

باب ۳۳ بَابُ الْإهْلَالِ مِنَ الْبَطْحَاءِ وَغَيْرِهَا لِلْمَكِّيِّ وَلِلْحَاجِّ إذَا خَرَجَ إلٰى مِنًى وَسُئِلَ عَطَاءٌ عَنِ الْمُجَاوِرِ يُلَبِّي الْحَجَّ فَقَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُلَبِّي يَوْمَ التَّرْوِيَةِ إذَا صَلَّى الظُّهْرَ وَاسْتَوٰى عَلٰى رَاحِلَتِهِ وَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَدِمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأهْلَلْنَا حَتّٰى يَوْمَ التَّرْوِيَةِ وَجَعَلْنَا مَكَّةَ بِظَهْرٍ لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ وَقَالَ أبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أهْلَلْنَا مِنَ الْبَطْحَاءِ وَقَالَ عُبَيْدُ بْنُ جُرَيْجٍ لِابْنِ عُمَرَ رَأيْتُكَ إذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أهَلَّ النَّاسُ إذَا رَأوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ حَتّٰى يَوْمَ التَّرْوِيَةِ

مکہ مکرمہ والے کا بطحاء وغیرہ سے احرام باندھنا اور حاجی کے لیے جب وہ منیٰ کی طرف نکلے۔ عطاء سے پوچھا گیا کہ کہا مجاور حج کا تلبیہ کہے فرمایا کہ حضرت ابن عمر آٹھویں ذوالحجہ سے تلبیہ کہتے جب کہ ظہر کی نماز پڑھ لیتے اور اپنی سواری پر جم جاتے۔ عبدالملک عطاء، حضرت جابر نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پہنچے تو ہم نے آٹھویں ذوالحجہ تک احرام باندھے رکھا اور ہم نے مکہ مکرمہ کو اپنے پیچھے کیا تو حج کا تلبیہ کہا ابو الزبیر نے حضرت جابر سے روایت کی کہ ہم نے بطحا سے احرام باندھا عُبید بن جریج نے حضرت ابن عمر سے کہا کہ میں آپ کو دیکھتا ہوں جب کہ میں مکہ مکرمہ میں ہوتا ہوں کہ لوگ چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیتے ہیں لیکن آپ آٹھویں ذوالحجہ تک احرام نہیں باندھتے! فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُس وقت تک احرام باندھتے ہوئے نہیں دیکھا جب تک

www.alahazratnetwork.org

فَقَالَ لَمَّا رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتّٰى تَنْبَعِثَ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ۔

بَابُ ۳۳۰ اَيْنَ يُصَلِّي الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ۔

۱۵۴۴۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْاَزْرَقُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مٰلِكٍ قُلْتُ اَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ عَقَلْتَهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قُلْتُ فَاَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْاَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ اُمَرَاؤُكَ۔

۱۵۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ سَمِعَ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ قَالَ لَقِيْتُ اَنَسًا ح وَحَدَّثَنِيْ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ خَرَجْتُ اِلٰى مِنًى يَوْمَ التَّرْوِيَةِ فَلَقِيْتُ اَنَسًا ذَاهِبًا عَلٰى حِمَارٍ فَقُلْتُ اَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْيَوْمَ الظُّهْرَ فَقَالَ انْظُرْ حَيْثُ يُصَلِّيْ اُمَرَاؤُكَ فَصَلِّ۔

آپ اپنی سواری پر اچھی طرح سوار نہ ہو جاتے۔

آٹھویں ذوالحجہ کو نمازِ ظہر کہاں پڑھے!

عبدالعزیز بن رفیع سے روایت ہے کہ میں پوچھتے ہوئے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ مجھے وہ چیز بتائیے جو آپ کو نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے یاد ہو کہ آٹھویں ذوالحجہ کو آپ نے ظہر اور عصر کی نماز کہاں پڑھی؟ فرمایا کہ منیٰ میں۔ عرض کی کہ تیرھویں ذوالحجہ کو نمازِ عصر کہاں پڑھی؟ فرمایا کہ ابطح میں۔ پھر فرمایا کہ اسی طرح کرو جیسے تمہارے حج کے امیر کرتے ہیں۔

علی، ابوبکر بن عیاش، عبدالعزیز سے روایت ہے کہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ملا ___ اسماعیل بن ابان، ابوبکر، عبدالعزیز سے روایت ہے کہ میں آٹھویں ذوالحجہ کو منیٰ کی طرف نکلا تو مجھے گدھے پر سوار ہو کر جاتے ہوئے حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ ملے۔ میں عرض گزار ہوا کہ آج کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے نمازِ ظہر کہاں پڑھی؟ فرمایا کہ دیکھتے رہنا، جہاں تمہارے حج کے امیر پڑھیں تم بھی وہیں پڑھنا۔

www.alahazratnetwork.org

پارہ ــــــ ۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

باب ۱۰۲۴ الصَّلٰوةِ بِمِنًى۔

۱۵۴۶ ۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهٖ۔

۱۵۴۷ ۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ اَكْثَرُ مَا كُنَّا قَطُّ وَاٰمَنُهٗ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ۔

۱۵۴۸ ۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَفَرَّقَتْ بِكُمُ الطُّرُقُ فَيَا لَيْتَ حَظِّيْ مِنْ اَرْبَعٍ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ۔

باب ۱۰۲۵ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ۔

۱۵۴۹ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سَالِمٌ قَالَ سَمِعْتُ عُمَيْرًا مَوْلٰى اُمِّ الْفَضْلِ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ شَكَّ النَّاسُ يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهٗ۔

باب ۱۰۲۶ التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيْرِ اِذَا غَدَا مِنْ مِنًى اِلٰى عَرَفَةَ۔

۱۵۵۰ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ اَنَّهٗ سَاَلَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا غَادِيَانِ

منیٰ میں نماز پڑھنا

ابراہیم بن منذر، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منیٰ میں دوٗ رکعتیں پڑھیں اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان نے اپنے عہد کی ابتدا میں۔

ابو اسحاق ہمدانی سے روایت ہے کہ حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منیٰ میں ہمیں دوٗ رکعتیں پڑھائیں اور ہم پہلے سے تعداد میں زیادہ اور امن میں تھے۔

عبد الرحمٰن بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ دوٗ رکعتیں پڑھیں اور حضرت ابوبکر کے ساتھ دوٗ رکعتیں اور حضرت عمر کے ساتھ دوٗ رکعتیں پھر تمہارے راستے بکھر گئے۔ کاش! میرے حصے میں چار میں سے دوٗ مقبول رکعتیں آئیں۔

یوم عرفہ کا روزہ

عمیر مولیٰ اُمّ الفضل نے حضرت اُمّ الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے عرفہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزے میں شک کیا تو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے مشروب بھیجا۔ آپ نے وہ نوش فرمایا۔

منیٰ سے عرفات کو لوٹے تو تلبیہ اور تکبیر کہنا۔

محمد بن ابوبکر ثقفی سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا جب کہ دونوں منیٰ سے عرفات کو جا رہے تھے

www.alahazratnetwork.org

مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي هَذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُهِلُّ مِنَّا الْمُهِلُّ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَلَا يُكَبِّرُ مِنَّا الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ.

بابٌ ١٠٤٣ التَّهْجِيرِ بِالرَّوَاحِ يَوْمَ عَرَفَةَ.

١٥٥١ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ كَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ إِلَى الْحَجَّاجِ أَنْ لَا يُخَالِفَ ابْنَ عُمَرَ فِي الْحَجِّ فَجَاءَ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا مَعَهُ يَوْمَ عَرَفَةَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَاحَ عِنْدَ سُرَادِقِ الْحَجَّاجِ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُعَصْفَرَةٌ فَقَالَ مَا لَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ الرَّوَاحَ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ قَالَ هَذِهِ السَّاعَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْظِرْنِي حَتَّى أُفِيضَ عَلَى رَأْسِي ثُمَّ أَخْرُجَ فَنَزَلَ حَتَّى خَرَجَ الْحَجَّاجُ فَسَارَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَبِي فَقُلْتُ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ فَاقْصُرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الْوُقُوفَ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ صَدَقَ.

بابٌ ١٠٤٤ الْوُقُوفِ عَلَى الدَّابَّةِ بِعَرَفَةَ.

١٥٥٢ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا اخْتَلَفُوا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ فَشَرِبَهُ.

بابٌ ١٠٤٥ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِعَرَفَةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ مَعَ الْإِمَامِ جَمَعَ بَيْنَهُمَا. وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوسُفَ عَامَ نَزَلَ بِابْنِ الزُّبَيْرِ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ كَيْفَ تَصْنَعُ فِي الْمَوْقِفِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ سَالِمٌ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ فَهَجِّرْ بِالصَّلَاةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ إِنَّهُمْ كَانُوا يَجْمَعُونَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السُّنَّةِ فَقُلْتُ لِسَالِمٍ أَفَعَلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ اس کے روز آپ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ تلبیہ کہنے والا اگر کوئی تلبیہ کہتا تو کوئی انکار نہ کرتا اور تکبیر کہنے والا تکبیر کہتا تو کوئی اعتراض نہ کرتا۔

عرفہ کے روز دوپہر کو روانہ ہونا

عبدالملک نے حجاج کے لیے لکھا کہ حج کے متعلق حضرت ابن عمر کی مخالفت نہ کرے اور یوم عرفہ کو میں (سالم) اُن کے ساتھ تھا جب کہ سورج ڈھل گیا۔ خیمے کے پاس سے حجاج چلایا باہر نکلا تو اُس کے اوپر کسم سے رنگی ہوئی چادر تھی۔ کہا اے ابوعبدالرحمٰن! آپ کو کیا ہوگیا؟ فرمایا کہ اگر سنت پر عمل کرنا ہے تو روانہ ہو جاؤ۔ کہا۔ اسی وقت! فرمایا۔ ہاں۔ کہا۔ مہلت دیجیے کہ میں سر پر پانی بہا لوں، پھر چلوں گا۔ یہ اُتر آئے۔ حجاج نکلا تو میرے اور اباجان کے درمیان چلنے لگا۔ میں نے کہا کہ اگر آپ سنت پر عمل کرنا چاہتے ہیں تو خطبہ مختصر رکھنا اور وقوف میں جلدی کرنا۔ وہ حضرت عبداللہ کی طرف دیکھنے لگا۔ جب حضرت عبداللہ نے یہ دیکھا تو فرمایا، سچ کہا ہے۔

عرفات میں سواری پر وقوف کرنا۔

عمیر مولیٰ عبداللہ بن عباس نے حضرت اُمّ الفضل بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ اُن کے پاس بعض لوگوں نے عرفہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزے میں اختلاف کیا۔ بعض نے کہا کہ وہ روزے سے ہیں اور بعض نے کہا روزے سے نہیں ہیں۔ میں نے حضور کے لیے دودھ کا پیالہ بھیجا۔ آپ اپنے اُونٹ پر کھڑے تھے تو نوش فرمایا۔

عرفات میں دو نمازوں کو جمع کرنا۔

اور حضرت ابن عمر کی جب امام کے ساتھ پڑھنے سے نماز فوت ہو جاتی تو دونوں کو جمع کر لیتے ــــ لیث، عُقیل، ابن شہاب، سالم سے روایت ہے کہ جس سال حضرت ابن زبیر کے خلاف حجاج بن یوسف اترا ہوا تھا تو اس نے حضرت عبداللہ بن عمر سے پوچھا کہ آپ عرفہ کے روز موقف میں کیا کرتے ہیں؟ سالم نے کہا کہ اگر سنت چاہتے ہیں تو عرفہ کے روز دن ڈھلتے ہی نماز پڑھنا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا، سچ کہا ہے۔ بے شک وہ ظہر اور عصر کو جمع کر لیتے جو سنت ہے۔ میں نے سالم سے کہا کہ کیا ایسا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا؟ سالم نے کہا، ہاں تم ان کی سنت کی پیروی ہی تو کرتے ہو۔

www.alahazratnetwork.org

فَقَالَ سَالِمٌ وَهَلْ تَتَّبِعُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ اِلَّا سُنَّتَهٗ۔

باب ۱۵۰۔ قَصْرِ الْخُطْبَةِ بِعَرَفَةَ۔

۱۵۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ كَتَبَ اِلَى الْحَجَّاجِ اَنْ يَّأْتَمَّ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِي الْحَجِّ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ جَاءَ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَا مَعَهٗ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ اَوْ زَالَتْ فَصَاحَ عِنْدَ فُسْطَاطِهٖ اَيْنَ هٰذَا فَخَرَجَ اِلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ الرَّوَاحَ فَقَالَ الْاٰنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَنْظِرْنِيْ اُفِيْضُ عَلَيَّ مَاءً فَنَزَلَ ابْنُ عُمَرَ حَتّٰى خَرَجَ فَسَارَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَبِيْ فَقُلْتُ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ اَنْ تُصِيْبَ السُّنَّةَ الْيَوْمَ فَاقْصُرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الْوُقُوْفَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ صَدَقَ۔

عرفات میں خطبہ مختصر رکھنا

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ عبدالملک بن مروان نے حجاج کے لیے لکھا کہ حج میں حضرت عبداللہ بن عمر کی پیروی کرنا۔ جب عرفہ کا دن آیا تو حضرت ابن عمر آئے اور میں اُن کے ساتھ تھا جبکہ سورج ڈھلنے والا تھا یا ڈھل چکا تھا۔ یہ اُس کے خیمے کے پاس چلائے، وہ کہاں ہے؟ وہ ان کی طرف نکلا تو حضرت ابن عمر نے فرمایا، روانہ ہو جاؤ۔ کہا، ابھی سے؟ فرمایا، ہاں۔ کہا کہ مجھے مہلت دیجیے کہ اپنے اوپر پانی بہا لوں۔ حضرت ابن عمر اُتر گئے، یہاں تک کہ وہ نکلا اور میرے اور والد محترم کے درمیان چلنے لگا۔ میں نے کہا کہ اگر آپ سنت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو خطبہ مختصر رکھنا اور وقوف میں جلدی کرنا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ سچ کہا ہے۔

باب ۱۵۱۔ التَّعْجِيْلِ اِلَى الْمَوْقِفِ۔

وقوف میں جلدی کرنا۔

باب ۱۵۲۔ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ۔

۱۵۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ اَطْلُبُ بَعِيْرًا لِّيْ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ اَضْلَلْتُ بَعِيْرًا لِّيْ فَذَهَبْتُ اَطْلُبُهٗ يَوْمَ عَرَفَةَ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا بِعَرَفَةَ فَقُلْتُ هٰذَا وَاللّٰهِ مِنَ الْحُمْسِ فَمَا شَاْنُهٗ هٰهُنَا۔

عرفات میں قیام کرنا۔

علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو، محمد بن جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا، میں اپنا اونٹ تلاش کر رہا تھا ——— مسدد، سفیان، عمرو، محمد بن جبیر سے روایت ہے کہ اُن کے والد محترم حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میرا اونٹ گم ہو گیا تھا تو میں اُسے تلاش کرنے یوم عرفہ کو گیا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عرفات میں کھڑے دیکھا۔ میں نے کہا کہ یہ تو خدا کی قسم، قریش سے ہیں، ان کا یہاں کیا کام؟

۱۵۵۳۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ اَبِي الْمَغْرَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ عُرْوَةُ كَانَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عُرَاةً اِلَّا الْحُمْسَ وَالْحُمْسُ قُرَيْشٌ وَمَا وَلَدَتْ وَكَانَتِ الْحُمْسُ يَحْتَسِبُوْنَ عَلَى النَّاسِ يُعْطِي الرَّجُلُ الرَّجُلَ الثِّيَابَ يَطُوْفُ فِيْهَا وَتُعْطِي الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ الثِّيَابَ تَطُوْفُ فِيْهَا فَمَنْ لَّمْ يُعْطِهِ الْحُمْسُ طَافَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانًا وَكَانَ يُفِيْضُ جَمَاعَةُ النَّاسِ مِنْ عَرَفَاتٍ وَيُفِيْضُ الْحُمْسُ مِنْ جَمْعٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ هٰذِهِ

ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عروہ نے فرمایا، لوگ دورِ جاہلیت میں ننگے طواف کرتے سوائے حُمس کے اور حمس قریش اور اُن کی اولاد ہے۔ حمس لوگوں پر احسان کرتے کہ مرد کسی مرد کو کپڑے دیتا اور وہ اُن میں طواف کرتا اور عورت کسی عورت کو کپڑے دیتی اور وہ اُن میں طواف کرتی اور جس کو حمس نہ دیتے وہ ننگا ہی بیت اللہ کا طواف کرتا اور دوسرے لوگ عرفات سے واپس لوٹتے لیکن حمس مزدلفہ سے۔ میرے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ یہ آیت حمس کے بارے میں نازل ہوئی ہے پھر وہاں سے واپس لوٹو جہاں سے لوگ لوٹتے ہیں۔ چونکہ وہ مزدلفہ سے لوٹتے

www.alahazratnetwork.org

الآية نزلت في الحمس ثم أفيضوا من حيث أفاض الناس
قال كانوا يفيضون من جمع فدفعوا إلى عرفات.

باب ١٠٥٣ السير إذا دفع من عرفة.

١٥٥٤ حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن هشام بن عروة عن أبيه أنه قال سئل أسامة وأنا جالس كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسير في حجة الوداع حين دفع قال كان يسير العنق فإذا وجد فجوة نص قال هشام والنص فوق العنق فجوة متسع والجمع فجوات وفجاء وكذلك ركوة و

مناص ليس حين فرار

باب ١٠٥٤ النزول بين عرفة وجمع.

١٥٥٥ حدثنا مسدد قال حدثنا حماد بن زيد عن يحيى بن سعيد عن موسى بن عقبة عن كريب مولى ابن عباس عن أسامة بن زيد أن النبي صلى الله عليه وسلم حيث أفاض من عرفة مال إلى الشعب فقضى حاجته فتوضأ فقلت يا رسول الله أتصلي فقال الصلوة أمامك

١٥٥٦ حدثنا موسى بن إسمعيل قال حدثنا جويرية عن نافع قال كان عبد الله بن عمر يجمع بين المغرب والعشاء بجمع غير أنه يمر بالشعب الذي أخذه رسول الله صلى الله عليه وسلم فيدخل فينتفض ويتوضأ ولا يصلي حتى يصلي بجمع.

١٥٥٧ حدثنا قتيبة قال حدثنا إسمعيل بن جعفر عن محمد بن أبي حرملة عن كريب مولى ابن عباس عن أسامة بن زيد أنه قال ردفت رسول الله صلى الله عليه وسلم من عرفات فلما بلغ رسول الله صلى الله عليه وسلم الشعب الأيسر الذي دون المزدلفة أناخ فبال ثم جاء فصببت عليه الوضوء فتوضأ وضوءا خفيفا فقلت الصلوة يا رسول الله قال الصلوة أمامك فركب رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى أتى المزدلفة

تھے لہٰذا انہیں عرفات کی طرف بھیجا گیا۔

عرفات سے لوٹتے ہوئے کس طرح چلے!

ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا، حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا اور میں بیٹھا ہوا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں کس طرح لوٹے تھے؟ فرمایا کہ تیز رفتار سے اور جب کھلا راستہ دیکھتے تو اور بھی تیز۔ ہشام نے کہا کہ اَلنَّصُّ، اَلْعَنَقُ سے تیز ہے۔ فَجْوَۃٌ کشادہ جگہ، اس کی جمع فَجَوَاتٌ اور فِجَاءٌ ہے جیسے رَکْوَۃٌ اور رِکَاءٌ۔ مَنَاصٌ کا مطلب یہاں فرار ہونا نہیں ہے۔

عرفات اور مزدلفہ میں اُترے۔

کریب مولیٰ ابن عباس نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب عرفات سے واپس لوٹے تو گھاٹی کی طرف مائل ہوئے اور حاجت رفع کر کے وضو کیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا نماز پڑھنی ہے؟ فرمایا کہ نماز تمہارے آگے ہے۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو جمع کیا کرتے ماسوا اس کے کہ اس گھاٹی کی طرف بھی جاتے جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گئے تھے، اس میں جا کر حاجت رفع کرتے اور وضو کر کے نماز مزدلفہ میں ہی پڑھا کرتے۔

کریب مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں عرفات سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بائیں گھاٹی کے پاس پہنچے جو مزدلفہ کے نچلی جانب ہے، تو سواری بٹھائی، پیشاب کیا۔ پھر آئے تو میں نے پانی ڈالا اور آپ نے ہلکا سا وضو کیا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! نماز۔ فرمایا کہ نماز تمہارے آگے ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزدلفہ آئے اور نماز پڑھی، پھر مزدلفہ کی صبح کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے فضل بیٹھے۔ کریب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عباس

فصلى ثم ردف الفضل رسول الله صلى الله عليه وسلم غداة جمع قال كريب فأخبرني عبد الله بن عباس عن الفضل أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يزل يلبي حتى بلغ الجمرة۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے سے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تلبیہ ختم نہیں کہا یہاں تک کہ جمرۂ عقبہ پر پہنچ گئے۔

باب ۱۰۵۵ أمر النبي صلى الله عليه وسلم بالسكينة عند الإفاضة وإشارته إليهم بالسوط۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوٹتے وقت سکون کا حکم دیا اور آپ کا لوگوں کی طرف کوڑے سے اشارہ کرنا۔

۱۵۵۸ حدثنا سعيد بن أبي مريم قال حدثنا إبراهيم بن سويد قال حدثني عمرو بن أبي عمرو مولى المطلب قال أخبرني سعيد بن جبير مولى والبة الكوفي قال حدثني ابن عباس أنه دفع مع النبي صلى الله عليه وسلم يوم عرفة فسمع النبي صلى الله عليه وسلم وراءه زجرا شديدا وضربا وصوتا للإبل فأشار بسوطه إليهم وقال أيها الناس عليكم بالسكينة فإن البر ليس بالإيضاع أوضعوا أسرعوا خلالكم من التخلل بينكم وفجرنا خلالهما بينهما۔

سعید بن جبیر مولیٰ والبہ کوفی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ وہ عرفہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ لوٹے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے سخت شور وغل، مارنا اور اونٹوں کی آواز سنی تو اپنے کوڑے سے ان کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا۔ اے لوگو تمہارے لیے سکون ضروری ہے کیونکہ دوڑنے میں بھلائی نہیں ہے۔ اوضعوا تیز دوڑنا خلالکم یہ التخلل سے ہے یعنی تمہارے درمیان وفجرنا خلالھما بینھما یعنی ہم نے ان دونوں کے درمیان جاری کیا۔

باب ۱۰۵۶ الجمع بين الصلاتين بالمزدلفة۔

مزدلفہ میں دو نمازیں جمع کرنا

۱۵۵۹ حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن موسى بن عقبة عن كريب عن أسامة بن زيد أنه سمعه يقول دفع رسول الله صلى الله عليه وسلم من عرفة فنزل الشعب فبال ثم توضأ ولم يسبغ الوضوء فقلت له الصلاة فقال الصلاة أمامك فجاء المزدلفة فتوضأ فأسبغ ثم أقيمت الصلاة فصلى المغرب ثم أناخ كل إنسان بعيره في منزله ثم أقيمت الصلاة فصلى ولم يصل بينهما۔

کریب نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے تو گھاٹی کی طرف اترے، پیشاب کیا۔ پھر وضو کیا لیکن پورا وضو نہیں کیا۔ میں عرض گزار ہوا۔ نماز۔ فرمایا کہ نماز تمہارے آگے ہے۔ پس مزدلفہ آئے تو اچھی طرح وضو کیا۔ پھر اقامت ہوئی اور نماز مغرب پڑھی۔ پھر ہر آدمی نے اپنے اونٹ کو اپنی رہائش کا وپر بٹھایا۔ پھر اقامت ہوئی تو نماز پڑھی اور دونوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی۔

باب ۱۰۵۷ من جمع بينهما ولم يتطوع۔

جو دونوں نمازوں کو ملائے اور نوافل نہ پڑھے۔

۱۵۶۰ حدثنا آدم قال حدثنا ابن أبي ذئب عن الزهري عن سالم بن عبد الله عن ابن عمر قال جمع النبي صلى الله عليه وسلم بين المغرب والعشاء بجمع كل واحدة منهما بإقامة ولم يسبح بينهما ولا على إثر كل واحدة منهما۔

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کیا۔ ان میں سے ہر ایک اقامت کے ساتھ تھی اور دونوں کے درمیان یا دونوں کے بعد اور کوئی نماز نہیں پڑھی۔

www.alahazratnetwork.org

۱۵۶۱۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْخَطْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ۔

خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن ابو سعید، عدی بن ثابت، عبد اللہ بن یزید خطمی نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کیا۔

بَابٌ ۱۰۵۸۔ مَنْ أَذَّنَ وَأَقَامَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا۔

جو ان میں سے ہر ایک کے لیے اذان واقامت کہے۔

۱۵۶۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ حَجَّ عَبْدُ اللّٰهِ فَأَتَيْنَا الْمُزْدَلِفَةَ حِينَ الْأَذَانِ بِالْعَتَمَةِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذٰلِكَ فَأَمَرَ رَجُلًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَصَلَّى بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَعَا بِعَشَائِهِ فَتَعَشّٰى ثُمَّ أَمَرَ أُرٰى فَأَذَّنَ وَأَقَامَ قَالَ عَمْرٌو لَا أَعْلَمُ الشَّكَّ إِلَّا مِنْ زُهَيْرٍ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا طَلَعَ الْفَجْرُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُصَلِّي هٰذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا هٰذِهِ الصَّلٰوةَ فِي هٰذَا الْمَكَانِ مِنْ هٰذَا الْيَوْمِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ هُمَا صَلٰوتَانِ تُحَوَّلَانِ عَنْ وَقْتِهِمَا صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ بَعْدَ مَا يَأْتِي النَّاسُ الْمُزْدَلِفَةَ وَالْفَجْرُ حِينَ يَبْزُغُ الْفَجْرُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ۔

عبد الرحمٰن بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج کیا۔ ہم عشاء کی اذان یا اُس کے قریب مزدلفہ پہنچے۔ انھوں نے ایک آدمی کو اذان واقامت کہنے کا حکم دیا۔ پھر نمازِ مغرب پڑھی اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر رات کا کھانا منگا کر کھایا۔ پھر میرے خیال میں آپ نے اذان واقامت کا حکم دیا۔ عمرو نے کہا کہ میرے خیال میں یہ زُہیر کا شک ہے۔ پھر عشاء کی دو رکعتیں پڑھیں۔ جب فجر طلوع ہوئی تو فرمایا، بے شک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت نماز نہیں پڑھا کرتے تھے مگر اس نماز کو، اس جگہ میں اور اس روز۔ حضرت عبد اللہ نے فرمایا کہ یہ دونوں نمازیں اپنے وقت سے ہٹا دی گئی ہیں۔ مغرب کی نماز جب کہ لوگ مزدلفہ میں آئیں اور نمازِ فجر طلوع ہو جائے۔ فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایسا ہی کیا کرتے۔

بَابٌ ۱۰۵۹۔ مَنْ قَدَّمَ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ بِلَيْلٍ فَيَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَيَدْعُونَ وَيُقَدِّمُ إِذَا غَابَ الْقَمَرُ۔

جو اپنے کمزور اہلِ خانہ کو رات ہی میں مزدلفہ کے اندر ٹھہرنے کے لیے بھیج دے کہ دعا کریں اور چاند ڈوبتے ہی بھیجے۔

۱۵۶۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَالِمٌ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يُقَدِّمُ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ فَيَقِفُونَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِلَيْلٍ فَيَذْكُرُونَ اللّٰهَ مَا بَدَا لَهُمْ ثُمَّ يَرْجِعُونَ قَبْلَ أَنْ يَقِفَ الْإِمَامُ وَقَبْلَ أَنْ يَدْفَعَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ مِنًى لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَإِذَا قَدِمُوا رَمَوُا الْجَمْرَةَ وَكَانَ

یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، سالم سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے کمزور اہلِ خانہ کو رات کے وقت مزدلفہ بھیج دیتے تو وہ مشعرِ حرام کے پاس ٹھہرتے اور حسبِ منشا ذکرِ الٰہی کرتے۔ پھر وہ لوٹتے اس سے پہلے کہ امام وقوف کرے اور وہ لوٹے جس کو اُن میں سے نمازِ فجر کے لیے منیٰ جانا ہو اور اُن میں سے بعض وہ جو اس کے بعد جائیں۔ جب وہ پہنچتے تو جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مارتے اور حضرت ابنِ عمر فرمایا کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس کی

www.alahazratnetwork.org

بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم ۔

نے مجھے روانہ کیا۔

١٥٦٥ - حدثنا علي قال حدثنا سفيان قال أخبرني عبيد الله بن أبي يزيد سمع ابن عباس يقول أنا ممن قدم النبي صلى الله عليه وسلم ليلة المزدلفة في ضعفة أهله ۔

علی، سفیان، عبید اللہ بن ابو یزید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں اُن میں تھا جن کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے کمزور اہلِ خانہ میں سے مزدلفہ کی رات روانہ کیا تھا۔

١٥٦٦ - حدثنا مسدد عن يحيى عن ابن جريج قال حدثني عبد الله مولى أسماء عن أسماء أنها نزلت ليلة جمع عند المزدلفة فقامت تصلي فصلت ساعة ثم قالت يا بني هل غاب القمر قلت لا فصلت ساعة ثم قالت هل غاب القمر قلت نعم قالت فارتحلوا فارتحلنا ومضينا حتى رمت الجمرة ثم رجعت فصلت الصبح في منزلها فقلت لها يا هنتاه ما أرانا إلا قد غلسنا قالت يا بني إن رسول الله صلى الله عليه وسلم أذن للظعن ۔

عبد اللہ مولیٰ اسماء نے حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ مزدلفہ کی رات وہ مزدلفہ میں ہی رہیں اور کھڑی ہو کر نماز پڑھنے لگیں۔ ایک ساعت کے بعد فرمایا کہ اے بیٹے! کیا چاند غروب ہوگیا؟ میں نے کہا، نہیں پس ایک ساعت نماز پڑھی۔ پھر فرمایا، کیا چاند غروب ہوگیا؟ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا کہ کوچ کرو۔ ہم نے کوچ کیا اور چلتے رہے اور ہم پہنچے تو اُنھوں نے جمرہ پر کنکریاں ماریں۔ پھر واپس لوٹیں اور صبح کی نماز اپنی قیام گاہ پر پڑھی میں نے اُن سے کہا، اماں جی! میرے خیال میں ہم نے اندھیرے میں پڑھی فرمایا، بیٹے! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورتوں کو اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

١٥٦٧ - حدثنا محمد بن كثير قال أخبرنا سفيان قال حدثنا عبد الرحمن هو ابن القسم عن عائشة قالت استأذنت سودة النبي صلى الله عليه وسلم ليلة جمع وكانت ثقيلة ثبطة فأذن لها ۔

محمد بن کثیر، سفیان، عبد الرحمٰن بن قاسم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، حضرت سودہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اجازت مانگی اور وہ بھاری بھرکم تھیں تو اُنھیں اجازت مرحمت فرمادی گئی۔

١٥٦٨ - حدثنا أبو نعيم قال حدثنا أفلح بن حميد عن القسم بن محمد عن عائشة أنها قالت نزلنا المزدلفة فاستأذنت النبي صلى الله عليه وسلم سودة أن تدفع قبل حطمة الناس وكانت امرأة بطيئة فأذن لها فدفعت قبل حطمة الناس وأقمنا حتى أصبحنا نحن ثم دفعنا بدفعه فلأن أكون استأذنت رسول الله صلى الله عليه وسلم كما استأذنت سودة أحب إلي من مفروح به ۔

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، ہم مزدلفہ میں اُترے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت سودہ نے لوگوں کے روانہ ہونے سے پہلے جانے کی اجازت مانگی کیونکہ وہ سست رفتار عورت تھیں تو انھیں اجازت مل گئی۔ وہ لوگوں کی روانگی سے پہلے چل دیں اور ہم ٹھہرے رہے اور صبح ہوئی تو ہم بھی چل دئے۔ اگر میں بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت سودہ کی طرح اجازت مانگ لیتی تو ٹھہرنے کی نسبت مجھے یہ زیادہ پسند ہوتا۔

www.alahazratnetwork.org

صلى صلوة بغير ميقاتها الا صلوتين جمع بين المغرب والعشاء وصلى الفجر قبل ميقاتها۔

فجر کو اس کے وقت سے پہلے پڑھنا۔

١٥٧٠۔ حدثنا عبد الله بن رجاء قال حدثنا اسرائيل عن ابى اسحق عن عبد الرحمن بن يزيد قال خرجنا مع عبد الله الى مكة ثم قدمنا جمعا فصلى الصلوتين كل صلوة وحدها باذان واقامة والعشاء بينهما ثم صلى الفجر حين طلع الفجر قائل يقول طلع الفجر وقائل يقول لم يطلع الفجر ثم قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان هاتين الصلوتين حولتا عن وقتهما فى هذا المكان المغرب والعشاء فلا يقدم الناس جمعا حتى يعتموا وصلوة الفجر هذه الساعة ثم وقف حتى اسفر ثم قال لو ان امير المؤمنين افاض الأن اصاب السنة فما ادرى اقوله كان اسرع ام دفع عثمان رضى الله عنه فلم يزل يلبى حتى رمى جمرة العقبة يوم النحر۔

عبداللہ بن رجاء، اسرائیل، ابواسحاق، عبدالرحمن بن یزید سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مکہ مکرمہ کی طرف نکلے پھر ہم مزدلفہ پہنچے تو دو نمازیں پڑھیں اور ہر ایک کے لیے اذان و اقامت کہی اور ان دونوں کے درمیان رات کا کھانا کھایا۔ پھر فجر طلوع ہونے پر نماز فجر پڑھی۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ یہ دونوں نمازیں یعنی مغرب اور عشاء کی اس جگہ میں اپنے وقت سے ہٹا دی گئی ہیں لہٰذا لوگ اندھیرا ہونے تک مزدلفہ نہ آئیں اور نماز فجر اس وقت ہے۔ پھر کھڑے رہے یہاں تک کہ اُجالا ہو گیا۔ پھر فرمایا، اگر امیر المومنین اس وقت چل دیں تو سنت کو پالیں گے۔ یہ مجھے معلوم نہیں کہ اُنھوں نے یہ پہلے فرمایا یا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے روانہ ہو گئے تھے۔ وہ برابر تلبیہ کہتے رہے یہاں تک کہ یوم النحر (قربانی کے روز) کو جمرۂ عقبہ پر کنکریاں ماریں۔

باب ١٠٦١ متى يدفع من جمع۔

مزدلفہ سے کب واپس لوٹے۔

١٥٧١۔ حدثنا حجاج بن منهال قال حدثنا شعبة عن ابى اسحق سمعت عمرو بن ميمون يقول شهدت عمر صلى بجمع الصبح ثم وقف فقال ان المشركين كانوا لا يفيضون حتى تطلع الشمس ويقولون اشرق ثبير وان النبى صلى الله عليه وسلم خالفهم ثم افاض قبل ان تطلع الشمس۔

حجاج بن منہال، شعبہ، ابواسحاق، عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ میں موجود تھا کہ حضرت عمر نے مزدلفہ میں صبح کی نماز پڑھی پھر ٹھہرے رہے اور فرمایا، مشرکین اُس وقت تک نہ لوٹتے جب تک سورج طلوع نہ ہو جاتا اور کہتے، اے ثبیر! چمک۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کی مخالفت کی اور آپ سورج طلوع ہونے سے پہلے لوٹے۔

باب ١٠٦٢ التلبية والتكبير غداة النحر حين يرمى الجمرة والارتداف فى السير۔

یوم النحر کی صبح کو جمرہ پر کنکریاں مارتے ہوئے تلبیہ اور تکبیر کہنا اور راستے میں کسی کو اپنے پیچھے بٹھانا۔

www.alahazratnetwork.org

الفضل انه لم يزل يلبي حتى رمى الجمرة۔

کہ جمرہ پر کنکریاں ماریں۔

۱۵۷۳۔ حدثنا زهير بن حرب حدثنا وهب بن جرير قال حدثنا ابي عن يونس الايلي عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس ان اسامة بن زيد كان ردف النبي صلى الله عليه وسلم من عرفة الى المزدلفة ثم اردف الفضل من المزدلفة الى منى قال فكلاهما قالا لم يزل النبي صلى الله عليه وسلم يلبي حتى رمى جمرة العقبة۔

زہیر بن حرب، وہب بن جریر ان کے والدِ ماجد، یونس ایلی، زہری، عُبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ عرفات سے مزدلفہ تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے حضرت اُسامہ بن زید بیٹھے اور مزدلفہ سے منیٰ تک حضرت فضل۔ دونوں حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متواتر تلبیہ کہتے رہے یہاں تک کہ جمرۂ عقبہ پر کنکریاں ماریں۔

باب ۱۰۶۳۔ فمن تمتع بالعمرة الى الحج فما استيسر من الهدي فمن لم يجد فصيام ثلاثة ايام في الحج وسبعة اذا رجعتم تلك عشرة كاملة ذلك لمن لم يكن اهله حاضري المسجد الحرام۔

جو حج کے ساتھ عمرہ ملا کر تمتع کرے۔ پس میسر آئے تو قربانی دے اور جس کو میسر نہ ہو تو تین دن کے روزے دورانِ حج اور سات لوٹنے پر۔ یہ پورے دس ہوئے۔ یہ اُس کے لیے ہے جو مسجد حرام کے قریب نہ رہتا ہو۔

۱۵۷۴۔ حدثني اسحق بن منصور اخبرنا النضر بن شميل قال اخبرنا شعبة قال اخبرنا ابو جمرة قال سألت ابن عباس عن المتعة فامرني بها وسألته عن الهدي فقال فيها جزور او بقرة او شاة او شرك في دم قال وكان ناسا كرهوها فنمت فرايت في المنام كان انسانا ينادي حج مبرور ومتعة متقبلة فاتيت ابن عباس فحدثته فقال الله اكبر سنة ابي القاسم صلى الله عليه وسلم قال فقال آدم ووهب بن جرير وغندر عن شعبة عمرة متقبلة وحج مبرور۔

ابو جمرہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے تمتع کے متعلق پوچھا تو انھوں نے مجھے اس کا حکم دیا۔ میں نے قربانی کے متعلق پوچھا تو فرمایا، اس میں اونٹ یا گائے یا بکری ہے، یا قربانی کے جانور میں شرکت۔ بعض لوگ اسے ناپسند کرتے تھے تو میں سو گیا اور میں نے خواب میں ایک آدمی کو یہ آواز دیتے ہوئے سنا۔ حج مبرور ہے اور تمتع مقبول ہے۔ میں نے حضرت ابن عباس کی خدمت میں حاضر ہو کر انھیں بتایا تو کہا:۔ اللہ اکبر یہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ آدم وہب بن جریر اور غندر نے شعبہ سے روایت کی کہ عمرہ مقبول اور حج مبرور ہے۔

باب ۱۰۶۴۔ ركوب البدن لقوله والبدن جعلناها لكم من شعائر الله لكم فيها خير فاذكروا اسم الله عليها صواف فاذا وجبت جنوبها فكلوا

قربانی کے جانور پر سوار ہونا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے، قربانی کے جانوروں کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے شعائر اللہ بنایا ہے تو اُن پر اللہ کا نام لو صف بستہ ہو کر اور جب وہ پہلو کے بل گر جائیں تو اُن میں سے

وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ قَالَ مُجَاهِدٌ سُمِّيَتِ الْبُدْنُ لِبُدْنِهَا وَالْقَانِعُ السَّآئِلُ وَالْمُعْتَرُّ الَّذِیْ يَعْتَرُّ بِالْبُدْنِ مِنْ غَنِيٍّ اَوْ فَقِيْرٍ وَّشَعَآئِرُ اللّٰهِ اِسْتِعْظَامُ الْبُدْنِ وَاسْتِحْسَانُهَا وَالْعَتِيْقُ عِتْقُهٗ مِنَ الْجَبَابِرَةِ وَيُقَالُ وَجَبَتْ سَقَطَتْ اِلَى الْاَرْضِ وَمِنْهُ وَجَبَتِ الشَّمْسُ۔

بشارت ... (watermark) ... اَلْقَانِعُ سائل اَلْمُعْتَرُّ وہ ہے جو غنی یا فقیر قربانی کے گرد پھرے شَعَآئِرُ اللّٰهِ انہیں عظیم رکھنے اور اُن کے ساتھ نیکی کرنے کا عمل ہے اَلْعَتِيْقُ جابر حکمرانوں سے آزاد ہونے کے باعث۔ وَجَبَتْ سے مراد ہے زمین کی طرف گرنا اور وَجَبَتِ الشَّمْسُ اسی سے ہے۔

١٥٧٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَجُلًا يَّسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِی الثَّانِيَةِ اَوْ فِی الثَّالِثَةِ۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابوالزناد، اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا جو اپنے قربانی کے جانور کو ہانک کرلے جارہا تھا، فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔ عرض کی کہ قربانی کا ہے۔ فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ۔ عرض کی کہ قربانی کا ہے۔ دوسری یا تیسری دفعہ فرمایا۔ تمہاری خرابی ہو، اس پر سوار ہو جاؤ۔

١٥٧٦۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَّشُعْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَجُلًا يَّسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا ثَلَاثًا۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اپنے قربانی کے جانور کو ہانک کرلے جارہا ہے۔ فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔ عرض گزار ہوا۔ قربانی کا ہے۔ فرمایا۔ اس پر سوار ہو جاؤ۔ عرض گزار ہوا۔ قربانی کا ہے۔ تیسری مرتبہ بھی فرمایا۔ اس پر سوار ہو جاؤ۔

بَاب ٥٦٠ مَنْ سَاقَ الْبُدْنَ مَعَهٗ۔

جو قربانی کے جانور کو اپنے ساتھ لے جائے

١٥٧٧۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ وَاَهْدٰی فَسَاقَ الْهَدْیَ مِنْ ذِی الْحُلَيْفَةِ وَبَدَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں حج کے ساتھ عمرہ کا تمتع کیا اور ذوالحلیفہ سے قربانی کا جانور لے کر گئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلے عمرہ کا احرام باندھا اور پھر حج کا احرام باندھا، لوگوں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عمرہ کا تمتع کیا۔ لوگوں میں سے بعض وہ تھے جو قربانی کا جانور لے گئے تھے اور وہ بھی تھے جو نہیں لے گئے تھے۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ پہنچے

www.alahazratnetwork.org

حتى يقضي حجه ومن لم يكن منكم أهدى فليطف بالبيت وبالصفا والمروة وليقصر وليحلل ثم ليهل بالحج فمن لم يجد هديا فليصم ثلاثة أيام في الحج وسبعة إذا رجع إلى أهله فطاف حين قدم مكة واستلم الركن أول شيء ثم خب ثلاثة أطواف ومشى أربعا فركع حين قضى طوافه بالبيت عند المقام ركعتين ثم سلم فانصرف فأتى الصفا فطاف بالصفا والمروة سبعة أطواف ثم لم يحلل من شيء حرم منه حتى قضى حجه ونحر هديه يوم النحر وأفاض وطاف بالبيت ثم حل من كل شيء حرم منه وفعل مثل ما فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم من أهدى وساق الهدي من الناس وعن عروة أن عائشة رضي الله عنها أخبرته عن النبي صلى الله عليه وسلم في تمتعه بالعمرة إلى الحج فتمتع الناس معه بمثل الذي أخبرني سالم عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور جس کو قربانی میسر نہیں تو دوران حج تین دن روزے رکھے اور سات دن کے جب اپنے گھر والوں میں لوٹے۔ پس جب مکہ مکرمہ پہنچے تو طواف کیا اور حجر اسود کو سب سے پہلے بوسہ دیا۔ پھر تین پھیروں میں دوڑے اور چار میں چلے، طواف سے فارغ ہونے کے بعد مقام ابراہیم کے پاس دو رکعتیں پڑھیں، پھر سلام پھیر دیا۔ فارغ ہو کر صفا کی طرف آئے اور صفا و مروہ کے سات طواف کیے پھر کوئی چیز حلال نہ ٹھہرائی جو ان پر حرام ہوتی ہے، یہاں تک کہ اپنا حج پورا کر لیا اور یوم النحر کو قربانی ذبح کر لی اور واپس لوٹے تو بیت اللہ کا طواف کیا پھر ہر چیز کو حلال کر لیا جو ان پر حرام ہوتی ہیں۔ لوگوں میں سے جو بھی قربانی لایا تھا اُس نے بھی اُسی طرح کیا جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا۔ عروہ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کے ساتھ عمرہ کا تمتع کیا اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ اسی طرح تمتع کیا جیسے مجھے سالم نے حضرت ابن عمر کے واسطے سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے خبر دی۔

باب ٦٦٠ من اشترى الهدي من الطريق

١٥٧٨ حدثنا أبو النعمان قال حدثنا حماد عن أيوب عن نافع قال قال عبد الله بن عبد الله بن عمر لأبيه أقم فإني لا آمنها أن ستصد عن البيت قال إذا أفعل كما فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد قال الله لقد كان لكم في رسول الله أسوة حسنة فأنا أشهدكم أني قد أوجبت على نفسي العمرة فأهل بالعمرة قال ثم خرج حتى إذا كان بالبيداء أهل بالحج والعمرة وقال ما شأن الحج والعمرة إلا واحد ثم اشترى

جو راستے میں قربانی کا جانور خریدے۔

عبداللہ بن عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ وہ اپنے والد ماجد کی خدمت میں عرض گزار ہوئے، آپ ٹھہرے رہیں کیونکہ امن نہ ہونے کے باعث آپ کو بیت اللہ سے روک نہ دیا جائے۔ فرمایا کہ اگر ایسا کیا تو میں وہی کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اور تمہارے لیے رسول اللہ کے طرز عمل میں بہترین نمونہ ہے اور میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر عمرہ واجب کر لیا اور عمرہ کا احرام باندھ لیا۔ پھر نکلے یہاں تک کہ جب بیداء کے مقام پر تھے تو حج اور عمرہ کا احرام باندھا اور فرمایا کہ حج و عمرہ دونوں ایک جیسے ہیں۔ پھر قدید سے قربانی کا جانور خریدا جب پہنچ گئے تو دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا اور حلال

www.alahazratnetwork.org

www.alahazratnetwork.org

مِنَ الْمَدِينَةِ قَلَّدَهُ وَأَشْعَرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ يَطْعَنُ فِي شِقِّ سَنَامِهِ الْأَيْمَنِ بِالشَّفْرَةِ وَوَجْهُهَا قِبَلَ الْقِبْلَةِ بَارِكَةً۔

کا جانور بھیجتے تو ذوالحلیفہ میں تقلید اور اشعار کیا اور قبلہ رُخ بٹھا کر اُس کے کوہان کے دائیں جانب چھری مارتے۔

۱۵۷۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ قَالَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَ وَأَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ۔

احمد بن محمد، عبداللہ، معمر، زُہری، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مروان نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے ایک ہزار سے زیادہ اصحاب کے ساتھ مدینہ منورہ سے نکلے۔ یہاں تک کہ جب ذوالحلیفہ کے مقام پر تھے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے قربانی کے جانور کو قلادہ پہنایا اور اشعار کیا اور عمرہ کا احرام باندھ لیا۔

۱۵۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا وَأَشْعَرَهَا وَأَهْدَاهَا فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ أُحِلَّ لَهُ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے لیے قلادہ اپنے ہاتھ سے بٹا۔ پھر اُسے قلادہ پہنایا اور اشعار کیا اور اُسے روانہ کر دیا۔ آپ پر کوئی چیز حرام نہیں ہوئی جو حلال تھی۔

بَاب ۱۰۶۰ فَتْلِ الْقَلَائِدِ لِلْبُدْنِ وَالْبَقَرِ۔

اُونٹ اور گائے کے لیے قلادہ بٹنا

۱۵۸۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَحِلَّ مِنَ الْحَجِّ۔

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! لوگوں کو کیا ہوا کہ احرام کھول دئے جب کہ آپ نے نہیں کھولا۔ فرمایا کہ میں نے سر کے بال جمائے اور ہدی کو قلادہ پہنایا ہے لہٰذا حلال نہیں ہو سکتا جب تک حج سے حلال نہ ہو جاؤں۔

۱۵۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُهْدِي مِنَ الْمَدِينَةِ فَأَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِهِ ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ۔

عبداللہ بن یوسف، لیث، ابن شہاب، عروہ، عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے قربانی کا جانور بھیجتے اور آپ کی قربانی کے لیے قلادہ میں بٹتی۔ پھر آپ کسی چیز سے پرہیز نہ کرتے جس سے کہ ایک احرام باندھنے والا پرہیز کیا کرتا ہے۔

www.alahazratnetwork.org

١٥٨٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ أَشْعَرَهَا وَقَلَّدَهَا أَوْ قَلَّدْتُهَا ثُمَّ بَعَثَ
بِهَا إِلَى الْبَيْتِ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ
شَيْءٌ كَانَ لَهُ حِلٌّ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہدی کے لیے قلادہ
میں نے بٹا۔ پھر اُس کا اشعار کیا اور قلادہ پہنایا یا میں نے اُسے قلادہ پہنایا۔
پھر اُسے بیت اللہ کی طرف بھیج دیا اور آپ مدینہ منورہ میں رہے۔ آپ پر کوئی
بھی چیز حرام نہیں ہوئی جو آپ کے لیے حلال تھی۔

بَابٌ ١٠٦ مَنْ قَلَّدَ الْقَلَائِدَ بِيَدِهِ۔

جو قلادہ اپنے ہاتھ سے بٹے۔

١٥٨٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ
عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ زِيَادَ بْنَ
أَبِي سُفْيَانَ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ
قَالَ مَنْ أَهْدَى هَدْيًا حَرُمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى
الْحَاجِّ حَتّٰى يُنْحَرَ هَدْيُهُ قَالَتْ عَمْرَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ
لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ
قَلَّدَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ
ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللّٰهُ حَتّٰى نُحِرَ الْهَدْيُ۔

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، عبد اللہ بن ابوبکر بن عمرو بن حزم، عمرہ
بنت عبد الرحمٰن، زیاد بن ابوسفیان نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے
لیے لکھا کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، جو قربانی
بھیج دے تو اُس پر وہ چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو حاجی پر حرام ہیں، یہاں تک
کہ اپنی قربانی ذبح کرے۔ عمرہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ بات یوں
نہیں جو حضرت ابن عباس نے کہی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہدی
کے لیے قلادہ میں نے اپنے ہاتھ سے بٹا، پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے اُسے اپنے دستِ مبارک سے قلادہ پہنایا۔ پھر میرے والدِ محترم کے
ساتھ اُسے بھیجا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کوئی چیز حرام نہیں ہوئی
جو اللہ تعالیٰ نے حلال کی ہے یہاں تک کہ قربانی کا جانور ذبح کیا۔

بَابٌ ١٠٧ تَقْلِيدِ الْغَنَمِ۔

بکریوں کو قلادے پہنانا

١٥٨٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَهْدَى النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً غَنَمًا۔

ابونعیم، اعمش، ابراہیم، اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
(بیت اللہ کی طرف) بکریاں بھیجیں۔

١٥٨٦ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ
قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ الْقَلَائِدَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَيُقَلِّدُ الْغَنَمَ وَيُقِيمُ فِي أَهْلِهِ حَلَالًا۔

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے
فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قربانی کے جانوروں کے لیے
قلادے بٹے۔ پس بکریوں کو قلادے پہنائے اور آپ اپنے اہلِ خانہ میں
احرام باندھے بغیر رہے۔

www.alahazratnetwork.org

عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ الْغَنَمِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ بِهَا ثُمَّ يَمْكُثُ حَلَالًا۔

بھیجئے [illegible]

۱۵۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ لِهَدْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي الْقَلَائِدَ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ۔

ابونعیم، زکریا، عامر، مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قربانی کے جانور کے لیے قلادے بٹے، آپ کے احرام باندھنے سے پہلے۔

بَابٌ ۱۰۷۲ الْقَلَائِدِ مِنَ الْعِهْنِ۔

روئی کے قلادے بنانا

۱۵۸۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَهَا مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدِي۔

عمرو بن علی، معاذ بن معاذ، ابن عون، قاسم سے روایت ہے کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میں نے اُن کے قلادے روئی سے بٹے جو میرے پاس تھی۔

بَابٌ ۱۰۷۳ تَقْلِيدِ النَّعْلِ۔

جوتے کا ہار بنانا

۱۵۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ رَاكِبَهَا يُسَايِرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّعْلُ فِي عُنُقِهَا تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ۔

محمد، عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ، معمر، یحییٰ بن ابو کثیر، عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنی قربانی کے جانور کو ہانک رہا تھا۔ فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔ عرض گزار ہوا کہ یہ قربانی کا ہے۔ فرمایا کہ سوار ہو جاؤ۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے اُسے سوار ہوئے دیکھا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کے ساتھ چل رہے تھے اور اُس کے گلے میں جوتا تھا۔ محمد بن بشار نے اس کی متابعت کی ہے۔

۱۵۹۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عثمان بن عمر، علی بن مبارک، یحییٰ، عکرمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

بَابٌ ۱۰۷۴ الْجِلَالِ لِلْبُدْنِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَشُقُّ مِنَ الْجِلَالِ إِلَّا مَوْضِعَ السَّنَامِ وَإِذَا نَحَرَهَا نَزَعَ جِلَالَهَا مَخَافَةَ أَنْ يُفْسِدَهَا الدَّمُ ثُمَّ يَتَصَدَّقُ بِهَا۔

قربانی کے جانور پر جھول ڈالنا۔ اور حضرت ابن عمر جھول کو نہ پھاڑا کرتے مگر کوہان کی جگہ سے اور جب اُسے نحر کر لیتے تو جھول کو ہٹا دیتے، اس خوف سے کہ خون میں خراب ہو جائے گی اور پھر اُسے خیرات کر دیتے۔

www.alahazratnetwork.org

اللہ علیہ وسلم أن أتصدق بجلال البدن التي نحرت وبجلودها۔

باب ۱۰۷۵ من اشترى هديه من الطريق وقلدها۔

۱۵۹۳۔ حدثنا إبراهيم بن المنذر قال حدثنا أبو ضمرة حدثنا موسى بن عقبة عن نافع قال أراد ابن عمر الحج عام حجة الحرورية في عهد ابن الزبير فقيل له إن الناس كائن بينهم قتال ونخاف أن يصدوك فقال لقد كان لكم في رسول الله أسوة حسنة إذا أصنع كما صنع أشهدكم أني أوجبت عمرة حتى كان بظاهر البيداء قال ما شأن الحج والعمرة إلا واحد أشهدكم أني جمعت حجة مع عمرة وأهدى هديا مقلدا اشتراه حتى قدم فطاف بالبيت وبالصفا ولم يزد على ذلك ولم يحلل من شيء حرم منه حتى يوم النحر فحلق ونحر ورأى أن قد قضى طوافه الحج والعمرة بطوافه الأول ثم قال كذلك صنع النبي صلى اللہ علیه وسلم۔

باب ۱۰۷۶ ذبح الرجل البقر عن نسائه من غير أمرهن۔

۱۵۹۴۔ حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال أخبرنا مالك عن يحيى بن سعيد عن عمرة بنت عبد الرحمن قالت سمعت عائشة تقول خرجنا مع رسول اللہ صلى اللہ علیه وسلم لخمس بقين من ذي القعدة لا نرى إلا الحج فلما دنونا من مكة أمر رسول اللہ صلى اللہ علیه وسلم من لم يكن معه هدي إذا طاف وسعى بين الصفا والمروة أن يحل قالت فدخل علينا يوم النحر بلحم بقر فقلت ما هذا قال نحر رسول اللہ

خیرات کر دوں گا

جس نے قربانی کا جانور راستے میں خرید اور اُسے ہار پہنایا۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حج کا ارادہ کیا حضرت ابن زبیر کے عہدِ خلافت میں جس سال کہ خوارج نے حج کیا تھا۔ اُن سے کہا گیا کہ لوگوں میں جنگ ہونے والی ہے لہٰذا آپ کو روکے جانے کا خطرہ ہے فرمایا کہ تمہارے لیے اللہ کے رسول کے طرزِ عمل میں بہترین نمونہ ہے۔ میں وہی کروں گا جو حضور نے کیا۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اُوپر عمرہ واجب کر لیا یہاں تک کہ جب بیداء کے میدان میں تھے تو فرمایا۔ حج اور عمرہ تو ایک ہی بات ہے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے حج کو عمرہ کے ساتھ جمع کر لیا ہے اور قلادہ پہنایا ہُوا قربانی کا جانور بھی خرید لیا۔ یہاں تک کہ جب پہنچ گئے تو بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا اور اس پر کسی چیز کا اضافہ نہیں کیا اور کسی چیز کو اپنے لیے حلال نہیں کیا جو اُن پر حرام ہوتی ہیں، یہاں تک کہ یوم النحر کو سر منڈایا اور نحر کیا اور یہی شمار کیا کہ حج و عمرہ کے لیے جو پہلا طواف کیا تھا وہی کافی ہے پھر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا۔

آدمی کا اپنی بیویوں کی طرف سے اُن کی اجازت کے بغیر گائے ذبح کرنا۔

عمرہ بنت عبدالرحمن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا کرتیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ذی قعدہ کے پانچ دن باقی رہنے پر حج کے ارادے سے نکلے جب ہم مکہ مکرمہ کے نزدیک پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ جب طواف کرے اور صفا مروہ کے درمیان سعی کر چکے تو احرام کھول دے، یوم النحر کے روز ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا، میں نے کہا، یہ کیا ہے؟ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات کی طرف سے قربانی دی ہے۔ یحییٰ سے روایت ہے کہ میں نے یہ قاسم سے بیان کی تو

www.alahazratnetwork.org

۱۵۹۵ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ خَالِدَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ كَانَ يَنْحَرُ فِي الْمَنْحَرِ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ مَنْحَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قربانی کی جگہ پر قربانی کیا کرتے۔ عُبید اللہ نے فرمایا کہ جس جگہ پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قربانی کیا کرتے تھے۔

۱۵۹۶ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَبْعَثُ بِهَدْيِهِ مِنْ جَمْعٍ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ حَتَّى يُدْخَلَ بِهِ مَنْحَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ حُجَّاجٍ فِيهِمُ الْحُرُّ وَالْمَمْلُوكُ۔

ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، موسیٰ بن عُقبہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنا قربانی کا جانور مزدلفہ سے رات کے آخری حصے میں بھیجتے یہاں تک کہ آزاد اور غلام حاجیوں کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منحر میں پہنچ جاتا۔

بَاب ۱۰۷۸ مَنْ نَحَرَ بِيَدِهِ۔

جو اپنے ہاتھ سے نحر کرے

۱۵۹۷ - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ وَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ سَبْعَ بُدْنٍ قِيَامًا وَضَحَّى بِالْمَدِينَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ مُخْتَصَرًا۔

ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سات کھڑے ہوئے اُونٹ اپنے دستِ مبارک سے نحر کیے اور مدینہ منورہ میں چھوٹے سینگوں والے دو ابلق مینڈھے ذبح کیے۔

بَاب ۱۰۷۹ نَحْرِ الْإِبِلِ مُقَيَّدَةً۔

اُونٹ کو باندھ کر نحر کرنا۔

۱۵۹۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ أَتَى عَلَى رَجُلٍ قَدْ أَنَاخَ بَدَنَتَهُ يَنْحَرُهَا قَالَ ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ۔

زیاد بن جُبیر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ ایک آدمی کے پاس تشریف لائے جس نے نحر کرنے کے لیے اپنے اُونٹ کو بٹھا رکھا تھا۔ فرمایا کہ اس کو کھڑا کر کے باندھ دو کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ شعبہ، یونس نے اسے زیاد سے روایت کیا ہے۔

بَاب ۱۰۸۰ نَحْرِ الْبُدْنِ قَائِمَةً وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَوَافَّ قِيَامًا۔

اُونٹ کو کھڑا کر کے نحر کرنا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ یہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ صَوَافَّ سے کھڑے ہو کر مراد ہے۔

۱۵۹۹ - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ فَبَاتَ بِهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعتیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں، پھر وہاں رات گزاری۔ صبح ہوئی تو اپنی سواری پر سوار ہوئے تو تہلیل و تسبیح کی۔ جب بیداء کی بلندی پر چڑھے تو دونوں کا اکٹھا تلبیہ کہا

www.alahazratnetwork.org

۱۶۰۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَنَسٍ ثُمَّ بَاتَ حَتّٰى أَصْبَحَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ حَتّٰى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ الْبَيْدَاءَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعتیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں — ایوب، ایک آدمی نے حضرت انس سے روایت کی، پھر صبح تک رات گزاری اور صبح کی نماز پڑھ کر اپنی سواری پر سوار ہوئے، یہاں تک کہ جب بیداء کے مقام پر پہنچے تو آپ نے عمرہ اور حج کا احرام باندھا۔

بابــ۱۰۱ لَا يُعْطَى الْجَزَّارُ مِنَ الْهَدْيِ شَيْئًا۔

قصاب کو قربانی کے گوشت سے کچھ نہ دیا جائے۔

۱۶۰۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ عَلَى الْبُدْنِ فَأَمَرَنِي فَقَسَمْتُ لُحُومَهَا ثُمَّ أَمَرَنِي فَقَسَمْتُ جِلَالَهَا وَجُلُودَهَا قَالَ سُفْيٰنُ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُومَ عَلَى الْبُدْنِ وَلَا أُعْطِيَ عَلَيْهَا شَيْئًا فِي جِزَارَتِهَا۔

محمد بن کثیر، سفیان، ابن ابو نجیح، مجاہد، عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے قربانی کے اونٹ کے پاس کھڑا ہونے کے لیے بھیجا، پھر آپ نے حکم فرمایا تو میں نے اُس کا گوشت تقسیم کیا پھر حکم فرمایا تو میں نے اُس کی جھول اور کھال تقسیم کردی — سفیان، عبدالکریم، مجاہد، عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ قربانی کے اونٹ کے پاس کھڑا رہوں اور قصاب کو اُس کی مزدوری میں اس میں سے کچھ نہ دوں۔

ف: قربانی کے جانور کا گوشت، کھال یا جھول وغیرہ کوئی بھی چیز قصاب کو اُس کی اجرت میں دینا جائز نہیں ہے، اُسے مزدوری علیحدہ دی جائے۔ گوشت جو غریبوں اور رشتہ داروں میں تقسیم کیا جاتا ہے اگر قصاب اُس زمرے میں آئے تو قربانی کے گوشت میں سے یوں اُسے بھی دیا جا سکتا ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ۔

بابــ۱۰۲ يُتَصَدَّقُ بِجُلُودِ الْهَدْيِ۔

قربانی کی کھالیں صدقہ کی جائیں

۱۶۰۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعَبْدُ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيُّ أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُمَا أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلٰى أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ وَأَنْ يَقْسِمَ بُدْنَهُ كُلَّهَا لُحُومَهَا وَ

مسدد، یحییٰ، ابن جریج، حسن بن مسلم اور عبدالکریم جزری، مجاہد، عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا کہ قربانی کے جانور کے پاس کھڑے رہیں اور جانور کا سارا گوشت تقسیم کر دیں بلکہ اُس کی کھال اور جھول بھی اور اُس میں سے مزدوری میں کچھ نہ دیا جائے۔

سُلَيْمَانَ قَالَ [illegible]

أَنَّ عَلِيًّا حَدَّثَهُ قَالَ أَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ بَدَنَةٍ فَأَمَرَنِي بِلُحُومِهَا فَقَسَمْتُهَا ثُمَّ أَمَرَنِي بِجِلَالِهَا فَقَسَمْتُهَا ثُمَّ بِجُلُودِهَا فَقَسَمْتُهَا۔

باب ۱۰۸۴ وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لَا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ عَلَى مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ذٰلِكَ وَمَنْ يُعَظِّمْ حُرُمَاتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ عِنْدَ رَبِّهِ۔

باب ۱۰۸۵ مَا يَأْكُلُ مِنَ الْبُدْنِ وَمَا يَتَصَدَّقُ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ لَا يُؤْكَلُ مِنْ جَزَاءِ الصَّيْدِ وَالنَّذْرِ وَيُؤْكَلُ سِوَى ذٰلِكَ وَقَالَ عَطَاءٌ يَأْكُلُ وَيُطْعِمُ مِنَ الْمُتْعَةِ۔

۱۶۰۴ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لُحُومِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلَاثِ مِنًى فَرَخَّصَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوا وَتَزَوَّدُوا فَأَكَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَقَالَ حَتَّى جِئْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ لَا۔

۱۶۰۵ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ

دی۔ آپ نے مجھے حکم فرمایا تو ان کا گوشت تقسیم کر دیا۔ پھر حکم فرمایا تو ان کی جھولیں تقسیم کر دیں اور پھر حکم فرمایا تو اُن کی کھالیں تقسیم کر دیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ:۔ اور جب کہ ہم نے ابراہیم کو اس گھر کا ٹھکانا ٹھیک بتا دیا اور حکم دیا کہ میرا کوئی شریک نہ کر اور میرا گھر صاف ستھرا رکھ طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع سجدے کرنے والوں کے لیے اور لوگوں میں حج کی عام منادی کر دے۔ وہ تیرے پاس حاضر ہوں گے پیادہ اور ہر دُبلی اُونٹنی پر کہ ہر دُور کی راہ سے آتی ہیں تاکہ وہ اپنے فائدے پائیں اور اللہ کا نام لیں جانے پہچانے ہوئے دنوں میں، اس پر کہ انہیں روزی دی بے زبان چوپائے۔ تو اُن میں سے خود کھاؤ اور مصیبت زدہ محتاج کو کھلاؤ۔ پھر اپنا میل کچیل اُتاریں اور اپنی منتیں پوری کریں اور اس آزاد گھر کا طواف کریں۔ بات یہ ہے اور جو اللہ کی حُرمتوں کی تعظیم کریں تو وہ اُس کے لیے اُس کے رب کے پاس بھلا ہے (۲۲، ۲۶ تا ۳۰)

قربانی کے جانوروں میں سے کیا کھایا جائے اور کیا صدقہ دیا جائے!

عبید اللہ نے نافع سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا۔ شکار کی مزدوری اور منت کی چیز نہ کھائی جائے اور اس کے سوا کھا لی جائے۔ عطاء نے فرمایا کہ تمتع کی قربانی سے خود کھائے اور دوسروں کو کھلائے۔

عطاء نے سُنا کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ ہم اپنی منیٰ والی قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں کھایا کرتے تھے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اجازت دی اور فرمایا۔ کھاؤ اور زادِ راہ بناؤ۔ پس ہم کھاتے اور زادِ راہ بناتے۔ میں نے عطاء سے کہا۔ کیا یہ فرمایا کہ یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ پہنچے! فرمایا۔ نہیں۔

عمرہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

www.alahazratnetwork.org

إِلَّا الْعَجَمُ حَتّٰى إِذَا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهُ هَدْيٌ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ
يَحِلُّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ
فَقُلْتُ مَا هٰذَا فَقِيْلَ ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ أَزْوَاجِهِ قَالَ يَحْيٰى فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ
لِلْقَاسِمِ فَقَالَ أَتَتْكَ بِالْحَدِيْثِ عَلٰى وَجْهِهِ۔

باب ۷۶۰ الذَّبْحِ قَبْلَ الْحَلْقِ۔

۱۶۰۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا
هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّنْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ
يَّذْبَحَ وَنَحْوِهِ فَقَالَ لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ۔

۱۶۰۷ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرٍ عَنْ
عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
قَالَ رَجُلٌ لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زُرْتُ قَبْلَ أَنْ
أَرْمِيَ قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ لَا
حَرَجَ قَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ لَا حَرَجَ وَقَالَ
عَبْدُ الرَّحِيْمِ الرَّازِيُّ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ أَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ
الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنِي ابْنُ خُثَيْمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ
عَفَّانُ أُرَاهُ عَنْ وُهَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ
بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَقَالَ حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَّعَبَّادِ
بْنِ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۶۰۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى

جاکر ... [illegible]
فرمایا کریوم النحر کو ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا۔ میں نے کہا: یہ کیا
ہے؟ کہا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف
سے قربانی دی ہے۔ یحییٰ نے یہ حدیث حضرت قاسم سے بیان کی تو فرمایا
انھوں نے حدیث درست بیان کی ہے۔

سر منڈانے سے پہلے قربانی کرنا

محمد بن عبد اللہ بن حوشب، ہشیم، منصور، عطاء سے روایت ہے کہ
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے اس کے متعلق پوچھا گیا جس نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا۔ فرمایا:
کوئی مضائقہ نہیں، کوئی مضائقہ نہیں۔

احمد بن یونس، ابوبکر، عبد العزیز بن رفیع، عطاء، حضرت ابن عباس رضی
اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ
میں عرض گزار ہوا: میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے زیارت کرلی! فرمایا کہ کوئی
ڈر نہیں۔ عرض کی کہ میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا! فرمایا کہ کوئی مضائقہ
نہیں ۔۔۔ عبد الرحیم رازی، ابن خثیم، عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ۔۔۔ قاسم بن یحییٰ، ابن
خثیم، عطاء، حضرت ابن عباس نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت
کیا ۔۔۔ عفان، وہیب، ابن خثیم، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ۔۔۔ حماد،
قیس بن سعد اور عباد بن منصور، عطاء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:

www.alahazratnetwork.org

قَالَ أَحْرَمَ۔

١٦٠٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ أَحَجَجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِمَا أَهْلَلْتَ قُلْتُ لَبَّيْكَ بِإِهْلَالٍ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْسَنْتَ انْطَلِقْ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ بَنِي قَيْسٍ فَفَلَتْ رَأْسِي ثُمَّ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ فَكُنْتُ أُفْتِي بِهِ النَّاسَ حَتّٰى خِلَافَةِ عُمَرَ فَذَكَرْتُهُ فَقَالَ إِنْ نَأْخُذْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالتَّمَامِ وَإِنْ نَأْخُذْ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى بَلَغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ بطحاء میں تھے۔ فرمایا، کیا تم نے حج کر لیا؟ عرض گزار ہوا۔ ہاں۔ فرمایا، تم نے کس چیز کا احرام باندھا؟ عرض کی کہ تلبیہ میں کہا کہ اسی چیز کا احرام جس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے۔ فرمایا کہ تم نے اچھا کیا۔ جاؤ بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کرو۔ پھر میں بنی قیس کی ایک عورت کے پاس گیا تو اس نے میرے سر سے جوئیں نکالیں۔ پھر میں نے حج کا احرام باندھ لیا۔ پس میں حضرت عمر کے دورِ خلافت تک لوگوں کو یہی فتویٰ دیتا رہا۔ جب میں نے حضرت عمر سے کہا تو فرمایا۔ اگر ہم اللہ کی کتاب کو لیں تو وہ ہمیں پورا کرنے کا حکم دیتی ہے اور اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کو لیں تو آپ احرام نہ کھولتے جب تک قربانی اپنے ٹھکانے پر نہ پہنچ جاتی۔

بَاب ١٠٨٧ مَنْ لَبَّدَ رَأْسَهُ عِنْدَ الْإِحْرَامِ وَحَلَقَ۔

جو احرام باندھتے وقت بالوں کو جمائے اور سر منڈائے۔

١٦١٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتّٰى أَنْحَرَ۔

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ انہوں نے عمرہ کا احرام کھول دیا اور آپ نے اپنے عمرہ کا احرام نہیں کھولا ہے۔ فرمایا کہ میں نے سر کے بال جمائے ہیں اور اپنی قربانی کے جانور کو قلادہ پہنایا ہے لہٰذا قربانی کرنے تک احرام نہیں کھول سکتا۔

بَاب ١٠٨٨ الْحَلْقِ وَالتَّقْصِيرِ عِنْدَ الْإِحْلَالِ۔

احرام کھولتے وقت سر منڈانا اور بال ترشوانا۔

١٦١١۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ حَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ۔

ابوالیمان، شعیب بن ابوحمزہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے حج میں سرِ مبارک کے بال اتروائے۔

١٦١٢۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ

www.alahazratnetwork.org

ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ قَالَ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ وَقَالَ فِي الرَّابِعَةِ وَالْمُقَصِّرِيْنَ۔

منڈانے والوں پر بھی۔ [illegible] روایت کی ہے کہ آپ نے ایک یا دو مرتبہ رحم اللہ المحلقین کہا عبید اللہ نے نافع سے روایت کی کہ آپ نے چوتھی مرتبہ والمقصرین کہا۔

۱۶۱۳۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما۔ لوگ عرض گزار ہوئے: اور بال ترشوانے والوں کی۔ کہا: اے اللہ سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما۔ لوگ عرض گزار ہوئے: اور بال ترشوانے والوں کی۔ یہ تین مرتبہ کہا اور پھر کہا: اور بال ترشوانے والوں کی بھی۔

۱۶۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ حَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَائِفَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ۔

عبد اللہ بن محمد بن اسماء، جویریہ بن اسماء، نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر منڈایا اور آپ کے اصحاب میں سے ایک جماعت نے بھی جب کہ بعض نے ترشوائے۔

۱۶۱۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَصَّرْتُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ۔

ابو عاصم، ابن جریج، حسن بن مسلم، طاؤس، حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے قینچی سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بال مبارک کترے۔

بَاب ۱۰۸۹ تَقْصِيْرِ الْمُتَمَتِّعِ بَعْدَ الْعُمْرَةِ۔

عمرہ کا تمتع کرنے والوں کا بال ترشوانا۔

۱۶۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ اَخْبَرَنِيْ كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اَمَرَ اَصْحَابَهُ اَنْ يَّطُوْفُوْا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يَحِلُّوْا وَيَحْلِقُوْا اَوْ يُقَصِّرُوْا۔

محمد بن ابو بکر، فضیل بن سلیمان، موسیٰ بن عقبہ، کریب سے روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ پہنچے تو اپنے اصحاب کو حکم فرمایا کہ بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کر کے احرام کھول دیں، سر منڈائیں یا بال ترشوائیں۔

بَاب ۱۰۹۰ الزِّيَارَةِ يَوْمَ النَّحْرِ وَقَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ اَخَّرَ النَّبِيُّ

قربانی کے روز زیارت کرنا۔

ابو الزبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

www.alahazratnetwork.org

سفيان عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر
انه طاف طوافا واحدا ثم يقيل ثم
ياتي منى يعني يوم النحر ورفعه عبد الرزاق
اخبرنا عبيد الله۔

نے مجھے عبداللہ نے روایت کیا ہے

١٦١٧۔ حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن جعفر
بن ربيعة عن الاعرج قال حدثني ابو سلمة
بن عبد الرحمن ان عائشة قالت حججنا
مع النبي صلى الله عليه وسلم فافضنا يوم
النحر فحاضت صفية فاراد النبي صلى الله عليه وسلم
منها ما يريد الرجل من اهله فقلت يا رسول الله
انها حائض قال حابستنا هي قالوا يا رسول الله
افاضت يوم النحر قال اخرجوا ويذكر عن القاسم
وعروة والاسود عن عائشة افاضت صفية
يوم النحر۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا تو طواف زیارت یوم النحر کو کیا۔ حضرت صفیہ کو حیض آگیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ ارادہ کیا تھا جو آدمی اپنی بیوی کے متعلق کرتا ہے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! انھیں تو حیض آگیا۔ فرمایا کہ اُس نے تو ہمیں روک دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ یوم النحر کو طواف زیارت کرچکی تھیں۔ فرمایا تو نکل چلو ——— قاسم، عروہ، اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت صفیہ یوم النحر کو طواف زیارت کرچکی تھیں۔

باب ٩٠١۔ اذا رمى بعد ما امسى او حلق قبل ان يذبح ناسيا او جاهلا۔

جب شام کے بعد رمی کی یا قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا، بھول کر یا بے خبری میں۔

١٦١٨۔ حدثنا موسى بن اسمعيل حدثنا
وهيب حدثنا ابن طاؤس عن ابيه عن ابن
عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قيل
له في الذبح والحلق والرمي والتقديم والتاخير
فقال لا حرج۔

موسیٰ بن اسماعیل، وہیب، ابن طاؤس، ان کے والد ماجد حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قربانی کرنے، سر منڈانے اور رمی کرنے کی تقدیم و تاخیر کے متعلق عرض کی گئی تو فرمایا، کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

١٦١٩۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا يزيد بن
زريع حدثنا خالد عن عكرمة عن ابن عباس
قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يسئل
يوم النحر بمنى فيقول لا حرج فساله رجل فقال

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منیٰ میں سوال کیے گئے تو فرماتے رہے۔ کوئی حرج نہیں۔ ایک آدمی سوال کرتے ہوئے عرض گزار ہوا کہ میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا! فرمایا کہ قربانی کرلو اور کوئی مضائقہ نہیں اور عرض

www.alahazratnetwork.org

[illegible]

بْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَجَعَلُوا يَسْأَلُونَهُ فَقَالَ رَجُلٌ لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں ٹھہرے تو لوگ آپ سے سوال کرنے لگے۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ مجھے معلوم نہیں تھا لہٰذا میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا! فرمایا کہ قربانی کر لو اور کوئی مضائقہ نہیں۔ دوسرا عرض گزار ہوا کہ مجھے معلوم نہیں تھا لہٰذا میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی! فرمایا کہ اب رمی کر لو اور کوئی ڈر نہیں۔ اُس روز جس چیز کی بھی تقدیم و تاخیر کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ اب کر لو اور کوئی مضائقہ نہیں۔

۱۶۲۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ وَأَشْبَاهَ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ لَهُنَّ كُلِّهِنَّ فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ موجود تھے جب کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم النحر کو خطبہ دے رہے تھے۔ ایک آدمی آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں نے فلاں کام سے پہلے فلاں کام کر لیا ہے! پھر دوسرا کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں نے فلاں کام فلاں کام سے پہلے کر لیا یعنی قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا یا رمی کرنے سے پہلے قربانی کر لی یا اسی طرح کے سوالات۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سب کے متعلق فرمایا کہ اب کر لو اور کوئی مضائقہ نہیں اُس روز آپ سے جس بات کے متعلق بھی پوچھا گیا تو یہی فرمایا کہ اب کر لو اور کوئی ڈر کی بات نہیں ہے۔

۱۶۲۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَتِهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

اسحاق، یعقوب بن ابراہیم، ان کے والد ماجد، صالح، ابن شہاب، عیسیٰ بن طلحہ بن عبیداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی اُونٹنی پر کھڑے ہوئے اور پھر ساری حدیث بیان کی ـــــــ متابعت کی اس کی معمر نے زہری سے۔

بَابُ ۱۰۹۳ الْخُطْبَةِ أَيَّامَ مِنًى۔

ایامِ منیٰ میں خطبہ دینا۔

۱۶۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي يَحْيَى

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ یوم النحر

www.alahazratnetwork.org

حَرَامٌ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فَأَعَادَهَا مِرَارًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَوَصِيَّتُهُ إِلَى أُمَّتِهِ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

اس شہر میں، اس مہینے کی [illegible] بار بار [illegible] پھر سر [illegible] اُٹھا کر کہا، اے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا؟ اے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے آپ نے اپنی اُمت کو وصیت فرمائی کہ حاضر اسے غائب تک پہنچا دے اور میرے بعد ایک دوسرے کو قتل کر کے کافر نہ ہو جانا۔

١٦٢٤۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ تَابَعَهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو۔

حفص بن عمر، شعبہ، عمرو، جابر بن زید، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے عرفات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے سُنا یعنی مذکورہ حدیث سُنی ـــــ متابعت کی اس کی ابن عُیینہ نے عمرو سے۔

١٦٢٥۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَرَجُلٌ أَفْضَلُ فِي نَفْسِي مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ ذُو الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ أَيُّ بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوم النحر کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا، کیا تم جانتے ہو کہ یہ کونسا دن ہے! ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپ خاموش رہے اور ہم سمجھے کہ شاید اس کا کوئی اور نام لیں گے فرمایا، کیا یہ یوم النحر نہیں ہے! ہم عرض گزار ہوئے، کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہ کونسا مہینہ ہے! ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ بہتر جانتا ہے اور اس کا رسول، آپ خاموش رہے تو ہم سمجھے کہ اس کا کوئی اور نام لیں گے۔ فرمایا کہ کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے! ہم عرض گزار ہوئے، ضرور ہے۔ فرمایا کہ یہ کونسا شہر ہے! ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ بہتر جانے اور اُس کا رسول، آپ خاموش رہے تو ہم سمجھے کہ شاید اس کا کوئی اور نام لیں گے۔ فرمایا کہ کیا یہ حرمت والا شہر نہیں ہے! ہم عرض گزار ہوئے کہ ضرور ہے۔ فرمایا تو تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر اسی طرح حرام ہیں جیسے اس دن کی حرمت تمہارے

www.alahazratnetwork.org

أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

۱۶۲۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَقَالَ فَإِنَّ هٰذَا يَوْمٌ حَرَامٌ أَفَتَدْرُونَ أَيُّ بَلَدٍ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ بَلَدٌ حَرَامٌ أَفَتَدْرُونَ أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهْرٌ حَرَامٌ قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا وَقَالَ هِشَامُ بْنُ الْغَازِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَيْنَ الْجَمَرَاتِ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي حَجَّ بِهٰذَا وَقَالَ هٰذَا يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ وَوَدَّعَ النَّاسَ فَقَالُوا هٰذِهِ حَجَّةُ الْوَدَاعِ۔

باب ۱۰۹۴ هَلْ يَبِيتُ أَصْحَابُ السِّقَايَةِ أَوْ غَيْرُهُمْ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى۔

۱۶۲۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا

سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے۔ خبردار میرے بعد ایک دوسرے کو قتل کر کے کافر نہ ہو جانا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منیٰ میں فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ یہ دن کونسا ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ بہتر جانتا ہے اور اس کا رسول۔ فرمایا کہ یہ حرمت والا دن ہے۔ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کونسا شہر ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ حرمت والا شہر۔ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کونسا مہینہ ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ بہتر جانے اور اس کا رسول۔ فرمایا کہ حرمت والا مہینہ۔ ارشاد ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر تمہارے خون، مال اور عزتیں اسی طرح حرام کی ہیں جیسے اس دن کی حرمت تمہارے اس مہینے میں تمہارے اس شہر کے اندر ــــ حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم النحر کو جمرات کے درمیان کھڑے ہوئے جس حال کہ آپ نے حج کیا اور فرمایا تھا کہ یہ حج اکبر کا دن ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں کہنے لگے۔ اے اللہ گواہ رہنا اور لوگوں کو وداع کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ حجۃ الوداع ہے۔

کیا پانی پلانے والے اور دوسرے لوگ منیٰ کی راتیں مکہ مکرمہ میں گزاریں؟

محمد بن عبید بن میمون، عیسیٰ بن یونس، عبید اللہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجازت مرحمت فرمائی ــــ یحییٰ بن موسیٰ، محمد بن بکر، ابن جریج، عبید اللہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجازت دی ــــ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ان کے والد ماجد عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانی پلانے کی غرض سے منیٰ کی راتوں میں مکہ مکرمہ

www.alahazratnetwork.org

خالد وابو ضمرة ۔

باب ۱۰۹۵ رمی الجمار وقال جابر رمی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر ضحی ورمی بعد ذلک بعد الزوال ۔

۱۶۲۸ ۔ حدثنا ابو نعیم حدثنا مسعر عن وبرة قال سألت ابن عمر متی ارمی الجمار قال اذا رمی امامک فارمہ فاعدت علیہ المسألة قال کنا نتحین فاذا زالت الشمس رمینا ۔

کنکریاں مارنا ۔ حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوم النحر کو چاشت کے وقت کنکریاں ماریں اور اس کے بعد زوال کے بعد بھی ۔

وبرہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ میں رمی جمار کب کروں ؟ فرمایا کہ جب تمہارا امیر رمی کرے تو تم بھی رمی کرو ۔ میں نے دوبارہ یہی پوچھا تو فرمایا ، ہم انتظار کرتے اور سورج ڈھل جاتا تو رمی کرتے ۔

باب ۱۰۹۶ رمی الجمار من بطن الوادی ۔

۱۶۲۹ ۔ حدثنا محمد بن کثیر اخبرنا سفین عن الاعمش عن ابراھیم عن عبد الرحمن بن یزید قال رمی عبد اللہ من بطن الوادی فقلت یا ابا عبد الرحمن ان ناسا یرمونہا من فوقہا فقال والذی لا الہ غیرہ ھذا مقام الذی انزلت علیہ سورة البقرة صلی اللہ علیہ وسلم ، وقال عبد اللہ بن الولید حدثنا سفین حدثنا الاعمش بھذا ۔

وادی کے نشیب سے کنکریاں مارنا ۔

عبدالرحمن بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وادی کے نشیب سے رمی کی تو میں عرض گزار ہوا ۔ اے ابو عبدالرحمن ! لوگ اوپر والے حصے سے رمی کرتے ہیں ۔ فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ، یہ وہ مقام ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سورۂ البقرہ نازل ہوئی ۔ —— عبداللہ بن ولید سفیان نے بھی اس حدیث کو اعمش سے روایت کیا ہے ۔

باب ۱۰۹۷ رمی الجمار بسبع حصیات ذکرہ ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔

۱۶۳۰ ۔ حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبة عن الحکم عن ابراھیم عن عبد الرحمن بن یزید عن عبد اللہ انہ انتہی الی الجمرة الکبری وجعل البیت عن یسارہ ومنی عن یمینہ ورمی بسبع وقال ھکذا رمی الذی انزلت علیہ سورة البقرة صلی اللہ علیہ وسلم ۔

جمرہ پر سات کنکریاں مارنا ۔ اسے حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے ۔

حفص بن عمر ، شعبہ ، حکم ، ابراہیم ، عبدالرحمن بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمرۂ کبریٰ تک پہنچے تو بیت اللہ کو اپنے بائیں جانب اور منیٰ کو دائیں جانب رکھا اور سات کنکریاں ماریں ۔ فرمایا کہ اسی طرح اُس ہستی نے کنکریاں ماری تھیں جس پر سورۂ البقرہ نازل ہوئی تھی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

www.alahazratnetwork.org

إبراهيم عن عبد الرحمن بن يزيد أنه حج مع ابن مسعود
فرآه يرمي الجمرة الكبرى بسبع حصيات فجعل البيت
عن يساره ومنى عن يمينه ثم قال هذا مقام
الذي أنزلت عليه سورة البقرة۔

باب ١٠٩٩ يكبر مع كل حصاة قاله ابن عمر
عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

١٦٣٢ حدثنا مسدد عن عبد الواحد حدثنا
الأعمش قال سمعت الحجاج يقول على المنبر السورة
التي يذكر فيها البقرة والسورة التي يذكر فيها آل عمران
والسورة التي يذكر فيها النساء قال فذكرت لإبراهيم
فقال حدثني عبد الرحمن بن يزيد أنه كان مع ابن مسعود
حين رمى جمرة العقبة فاستبطن الوادي حتى
إذا حاذى بالشجرة اعترضها فرمى بسبع حصيات
يكبر مع كل حصاة ثم قال من ههنا والذي لا إله غيره
قام الذي أنزلت عليه سورة البقرة صلى الله عليه وسلم۔

باب ١١٠٠ من رمى جمرة العقبة
ولم يقف قاله ابن عمر عن النبي صلى
الله عليه وسلم۔

باب ١١٠١ إذا رمى الجمرتين يقوم يسهل
مستقبل القبلة۔

١٦٣٣ حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا
طلحة بن يحيى حدثنا يونس عن الزهري عن سالم
عن ابن عمر أنه كان يرمي الجمرة الدنيا بسبع
حصيات يكبر على إثر كل حصاة ثم يتقدم حتى يسهل
فيقوم مستقبل القبلة فيقوم طويلا ويدعو و
يرفع يديه ثم يرمي الوسطى ثم يأخذ ذات الشمال

نے حضرت ابن مسعود [illegible]
کبریٰ پر سات کنکریاں ماریں۔ بیت اللہ کو اپنے بائیں جانب اور منیٰ کو دائیں
جانب رکھا، پھر فرمایا کہ یہ وہی مقام ہے جہاں آپ پر سورۂ البقرہ نازل
ہوئی تھی۔

ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہے۔ اسے حضرت ابن عمر نے نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

اعمش سے روایت ہے کہ میں نے حجاج کو منبر پر کہتے ہوئے سُنا۔
وہ سورت جس میں گائے کا ذکر ہے، وہ سورت جس میں آلِ عمران کا ذکر
ہے اور وہ سورت جس میں عورتوں
کا ذکر ہے۔ میں نے ابراہیم سے ذکر کیا تو انھوں نے عبدالرحمن بن زید
کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ وہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے ساتھ تھے جب انھوں نے جمرۂ عقبہ پر رمی کی، وہ وادی کے نشیب میں
اُترے، یہاں تک کہ جب درختوں کے سامنے ہوگئے تو سات کنکریاں ماریں
اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہی، پھر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود
نہیں اسی جگہ وہ کھڑے ہوئے جن پر سورۃ البقرہ نازل ہوئی۔

جو جمرۂ عقبہ پر رمی کرے اور وہاں نہ ٹھہرے۔ اسے حضرت ابن عمر
نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

جب دونوں جمروں پر رمی کرے تو نرم زمین پر قبلہ رُو کھڑا
ہو۔

عثمان بن ابو شیبہ، طلحہ بن یحییٰ، یونس، زہری، سالم سے روایت ہے کہ
حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نزدیک والے جمرہ پر سات کنکریاں مارا کرتے
اور ہر کنکری پھینکتے وقت تکبیر کہا کرتے۔ پھر آگے بڑھتے، یہاں تک کہ نرم
جگہ میں قبلہ رُو ہو کر کھڑے ہو جاتے اور بہت دیر کھڑے رہتے۔ دعا کرتے
اور ہاتھوں کو اُٹھاتے۔ پھر جمرۂ وسطیٰ پر رمی کرتے اور بائیں جانب نرم زمین
پر جا کر کھڑے ہو جاتے اور قبلہ رُو ہو کر بہت دیر کھڑے رہتے۔ دعا کرتے

www.alahazratnetwork.org

... صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ...

باب ١١٠٢ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ جَمْرَةِ الدُّنْيَا وَالْوُسْطٰى۔

١٦٣٤- حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ ثُمَّ يُكَبِّرُ عَلٰى إِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيُسْهِلُ فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيلًا فَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الْوُسْطٰى كَذٰلِكَ فَيَأْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيلًا فَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ ذَاتَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا وَيَقُولُ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ۔

باب ١١٠٣ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِي تَلِي مَسْجِدَ مِنًى يَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمٰى بِحَصَاةٍ ثُمَّ تَقَدَّمَ أَمَامَهَا فَوَقَفَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو وَكَانَ يُطِيلُ الْوُقُوفَ ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمٰى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَنْحَدِرُ ذَاتَ الْيَسَارِ مِمَّا يَلِي الْوَادِيَ فَيَقِفُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الْعَقَبَةِ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عِنْدَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَنْصَرِفُ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ مِثْلَ هٰذَا عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ

قریبی اور درمیانی جمرہ کے نزدیک ہاتھوں کو اُٹھانا۔

اسماعیل بن عبداللہ اُن کے برادرِ محترم سلیمان، یونس بن زید، ابن شہاب سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نزدیک والے جمرہ پر سات کنکریاں مارا کرتے اور ہر کنکری کے وقت تکبیر کہتے۔ پھر نرم زمین تک آگے بڑھتے اور قبلہ رُو ہو کر بہت دیر کھڑے رہتے، دعا کرتے اور ہاتھوں کو اُٹھاتے۔ پھر جمرۂ وسطیٰ پر اسی طرح کرتے پھر بائیں جانب کی نرم زمین کی طرف جاتے اور قبلہ رُو ہو کر بہت دیر کھڑے رہتے دعا کرتے اور ہاتھوں کو اُٹھاتے۔ پھر وادی کے نشیب سے جمرۂ ذات العقبہ پر رمی کرتے اور اُس کے پاس نہ ٹھہرتے اور فرمایا کرتے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اسی طرح کیا کرتے۔

دونوں جمروں کے پاس دعا کرنا۔ محمد بن عثمان بن عمر، یونس زہری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مسجدِ منیٰ کے نزدیک والے جمرہ پر رمی کرتے تو سات کنکریاں مارا کرتے اور ہر کنکری کو مارتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سامنے کی طرف آگے بڑھتے اور قبلہ رُو ہو کر ہاتھوں کو اُٹھائے ہوئے کھڑے ہوتے اور دعا کرتے۔ یہاں کافی دیر ٹھہرتے۔ پھر دوسرے جمرہ پر آتے اور اسے سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے وقت تکبیر کہتے۔ پھر وادی کے نزدیک بائیں جانب جاتے اور قبلہ رُو ہو کر ہاتھوں کو اُٹھائے ہوئے دعا کرتے۔ پھر اُس جمرہ کے پاس آتے جو عقبہ کے نزدیک ہے۔ اُس پر سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے وقت تکبیر کہتے۔ پھر لوٹ آتے اور اس کے پاس نہ ٹھہرتے۔ زہری کا بیان ہے کہ میں نے سالم بن عبداللہ کو اسی طرح حدیث بیان کرتے سُنا جیسے اُن کے والدِ ماجد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا کرتے اور حضرت ابن عمر اسی طرح کیا کرتے۔

---

www.alahazratnetwork.org

[illegible]
عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ وَكَانَ اَفْضَلَ اَهْلِ
زَمَانِهٖ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ حِيْنَ اَحْرَمَ
وَلِحِلِّهٖ حِيْنَ اَحَلَّ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ وَبَسَطَتْ يَدَيْهَا۔

بَاب ۱۱۰۵ طَوَافِ الْوَدَاعِ۔

۱۶۳۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ ابْنِ
طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُمِرَ
النَّاسُ اَنْ يَّكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ اِلَّا اَنَّهٗ
خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ۔

۱۶۳۷۔ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ
عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ رَقَدَ
رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ اِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهٖ
تَابَعَهُ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ خَالِدٌ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسَ
بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَاب ۱۱۰۶ اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَةُ بَعْدَ مَا اَفَاضَتْ۔

۱۶۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ
اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَاضَتْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَابِسَتُنَا هِيَ قَالُوْا اِنَّهَا
قَدْ اَفَاضَتْ قَالَ فَلَا اِذًا۔

۱۶۳۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ

نے حضرت [illegible]
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے ان دونوں ہاتھوں سے خوشبو لگائی
طواف زیارت سے پہلے جب احرام کھولنے لگے اور جب طواف
کرنے سے پہلے احرام باندھا اور اپنے ہاتھ پھیلا گئے۔

طوافِ وداع

مسدد، سفیان، ابن طاؤس ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ ان کا
آخری کام بیت اللہ کے ساتھ ہو مگر حائضہ کے لیے تخفیف ہے۔

اصبغ بن فرج، ابن وہب، عمرو بن حارث، قتادہ نے حضرت انس
بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی۔ پھر کچھ دیر محصب میں سو گئے۔
پھر بیت اللہ کی طرف سوار ہوگئے اور اس کا طواف کیا ــــ متابعت کی اس
کی لیث نے ــــ خالد، سعید، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

جب طوافِ زیارت کے بعد عورت کو حیض آجائے۔

عبدالرحمٰن بن قاسم کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ
حضرت صفیہ بنت حیی کو حیض آگیا تو اس کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے ذکر کیا گیا۔ فرمایا کہ کیا وہ ہمیں روکے گی؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ وہ
طوافِ زیارت کر چکی ہیں۔ فرمایا کہ پھر تو کوئی بات نہیں۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ اہل مدینہ نے حضرت ابن عباس سے اس

www.alahazratnetwork.org

فَكَانَ فِيمَنْ سَأَلُوا أُمَّ سُلَيْمٍ فَذَكَرَتْ حَدِيثَ صَفِيَّةَ رَوَاهُ خَالِدٌ وَقَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ۔

۱۶۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رُخِّصَ لِلْحَائِضِ أَنْ تَنْفِرَ إِذَا أَفَاضَتْ قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّهَا لَا تَنْفِرُ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ بَعْدُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُنَّ۔

۱۶۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نُرَى إِلَّا الْحَجَّ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَحِلَّ وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَطَافَ مَنْ كَانَ مَعَهُ مِنْ نِسَائِهِ وَأَصْحَابِهِ وَحَلَّ مِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ فَحَاضَتْ هِيَ فَنَسَكْنَا مَنَاسِكَنَا مِنْ حَجِّنَا فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ لَيْلَةُ النَّفْرِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُلُّ أَصْحَابِكَ يَرْجِعُ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ غَيْرِي قَالَ مَا كُنْتِ تَطُوفِي بِالْبَيْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا قُلْتُ لَا قَالَ فَاخْرُجِي مَعَ أَخِيكِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي بِعُمْرَةٍ وَمَوْعِدُكِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا فَخَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ وَحَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرَى حَلْقَى إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا أَمَا كُنْتِ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَلَا بَأْسَ انْفِرِي فَلَقِيتُهُ مُصْعِدًا عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ أَوْ أَنَا مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ قَالَ مُسَدَّدٌ قُلْتُ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی، انھوں نے حدیث صفیہ بیان کی، روایت کیا اسے خالد اور قتادہ نے عکرمہ سے۔

طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا حائضہ کو چلی جانے کی اجازت دی ہے جب کہ وہ طواف زیارت کر چکی ہو، میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نہ جائے۔ پھر اس کے بعد فرماتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُنھیں اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے ارادے سے نکلے، جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہنچ گئے تو آپ نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا اور آپ نے احرام نہیں کھولا کیونکہ آپ کے پاس قربانی کا جانور تھا۔ پس آپ کے ساتھ جو ازواج مطہرات اور اصحاب تھے سب نے طواف کیا اور جس کے پاس قربانی کا جانور نہیں تھا اُس نے احرام کھول دیا۔ پس انھیں حیض آگیا، ہم نے اپنے حج کے تمام مناسک ادا کیے جب کوچ کرنے والی رات آئی تو یہ عرض گزار ہوئیں، یا رسول اللہ! میرے سوا آپ کے تمام ساتھی حج اور عمرہ کر کے لوٹ رہے ہیں۔ فرمایا کہ جس روز ہم آئے تو تم نے بیت اللہ کا طواف کیا تھا؟ میں عرض گزار ہوئی کہ نہیں۔ فرمایا تو اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم کی طرف جاؤ اور عمرہ کا احرام باندھ لینا، ہمارے ملنے کی جگہ فلاں ہے۔ پس میں حضرت عبدالرحمٰن کے ساتھ تنعیم گئی اور عمرہ کا احرام باندھ لیا۔ حضرت صفیہ بنت حیی کو بھی حیض آگیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بانجھ، سر منڈی، تم تو ہمیں روک لوگی، کیا تم نے یوم النحر کو طواف کیا تھا؟ عرض گزار ہوئیں، کیوں نہیں۔ فرمایا تو کوئی مضائقہ نہیں، چلو۔ میں آپ سے اُس وقت ملی جب آپ مکہ مکرمہ کی چڑھائی چڑھ رہے تھے اور میں اُترنے والی تھی۔ لہٰذا میں چڑھی اور آپ اُترے۔ مسدد کا بیان ہے کہ جریر نے منصور سے لفظ لا کی متابعت نہیں کی۔

يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ
رُفَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ
التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قُلْتُ فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ
قَالَ بِالْأَبْطَحِ افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ۔

www.alahazratnetwork.org

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق یہ چیز یاد ہو تو بتایئے کہ آٹھویں ذوالحجہ کو حضور نے نمازِ ظہر کہاں پڑھی؟ فرمایا کہ منیٰ میں۔ پھر عرض گزار ہوا کہ روانگی کے روز نمازِ عصر کہاں پڑھی! فرمایا کہ ابطح میں اور تم اُسی طرح کرو جیسے تمہارا امیر کرے۔

۱۶۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُتَعَالِ بْنُ طَالِبٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ قَتَادَةَ
حَدَّثَهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَ
الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَرَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ
إِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ۔

عبدالمتعال بن طالب، ابن وہب، عمرو بن حارث، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی تو تھوڑی دیر محصّب میں سوئے پھر بیت اللہ کی طرف سوار ہوئے اور اُس کا طواف کیا (یہ الوداعی طواف ہوتا ہے)۔

بَاب ۱۱۰۸۔ الْمُحَصَّبِ۔

محصّب

۱۶۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا كَانَ مَنْزِلٌ
يَنْزِلُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَكُونَ
أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ تَعْنِي بِالْأَبْطَحِ۔

ہشام کے والدِ ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: وہ مقام جس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹھہرتے تاکہ آسانی سے روانہ ہو سکیں، وہ مقام ابطح ہے۔

۱۶۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ
عَمْرٌو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ
التَّحْصِيبُ بِشَيْءٍ إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: تحصیب کوئی چیز نہیں بلکہ وہ منزل صرف ایک ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نزولِ اجلال فرمایا کرتے تھے۔

بَاب ۱۱۰۹۔ النُّزُولِ بِذِي طُوًى قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ وَالنُّزُولِ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ إِذَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ۔

مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے ذی طویٰ میں اُترنا اور مکہ معظمہ سے لوٹتے وقت بطحا میں اُترنا جو ذوالحلیفہ میں ہے۔

۱۶۴۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا
أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں پہاڑیوں کے درمیان ذی طویٰ میں رات گزارتے۔ پھر جب حج یا عمرہ کرنے مکہ مکرمہ

فَيُنِيْخُ بِهٖ ثُمَّ يَطُوْفُ سَبْعًا ثَلَاثًا سَعْيًا وَّ اَرْبَعًا مَشْيًا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيُصَلِّيْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَنْطَلِقُ قَبْلَ اَنْ يَّرْجِعَ اِلٰى مَنْزِلِهٖ فَيَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ اِذَا صَدَرَ عَنِ الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ اَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِيْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ الَّتِيْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنِيْخُ بِهَا۔

۱۶۴۷ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ سُئِلَ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ الْمُحَصَّبِ فَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ نَزَلَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ وَعَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّيْ بِهَا يَعْنِي الْمُحَصَّبَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ اَحْسِبُهٗ قَالَ وَالْمَغْرِبَ قَالَ خَالِدٌ لَّا اَشُكُّ فِي الْعِشَاءِ وَيَهْجَعُ هَجْعَةً وَّيَذْكُرُ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابٌ مَنْ نَّزَلَ بِذِيْ طُوًى اِذَا رَجَعَ مِنْ مَّكَّةَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اَقْبَلَ بَاتَ بِذِيْ طُوًى حَتّٰى اِذَا اَصْبَحَ دَخَلَ وَاِذَا نَفَرَ مَرَّ بِذِيْ طُوًى وَّبَاتَ بِهَا حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَانَ يَذْكُرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

بَابٌ التِّجَارَةِ اَيَّامَ الْمَوْسِمِ وَالْبَيْعِ فِيْ اَسْوَاقِ الْجَاهِلِيَّةِ۔

۱۶۴۸ — حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ ذُو الْمَجَازِ وَعُكَاظٌ مَتْجَرَ النَّاسِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ

صفا و مروہ کے [illegible] www.alahazratnetwork.org
تو اپنی اونٹنی کو بطحا میں بٹھاتے جو ذوالحلیفہ میں ہے، جہاں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی اونٹنی کو بٹھایا کرتے تھے۔

عبداللہ بن عبدالوہاب، خالد بن حارث سے روایت ہے کہ عبید اللہ سے محصب کے متعلق پوچھا گیا تو انھوں نے نافع کے حوالے سے فرمایا کہ یہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نزولِ اجلال فرمایا کرتے اور حضرت عمر اور حضرت ابن عمر بھی۔ نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر یہاں یعنی محصب میں ظہر و عصر کی نماز پڑھتے۔ میرے خیال میں مغرب کے متعلق بھی فرمایا۔ خالد نے کہا کہ مجھے عشاء کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے اور اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کرتے۔

جو مکہ مکرمہ سے لوٹتے ہوئے ذی طویٰ میں اُترے۔

محمد بن عیسیٰ، حماد، ایوب، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر جب پہنچنے والے ہوتے تو ذی طویٰ میں رات گزارتے اور جب صبح ہوتی تو داخل ہوتے اور واپسی پر جب ذی طویٰ سے گزرتے تو رات گزارتے اور صبح تک رہتے اور وہ بیان کرتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔

حج کے دنوں میں تجارت اور جاہلیت کے بازاروں میں خرید و فروخت کرنا۔

عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ دورِ جاہلیت میں ذوالمجاز اور عکاظ لوگوں کے تجارتی بازار تھے۔ جب اسلام آیا تو لوگوں نے ان میں جانا ناپسند کیا، یہاں تک

www.alahazratnetwork.org

الاعمش حدثني ابراهيم عن الاسود عن عائشة قالت حاضت صفية ليلة النفر فقالت ما أراني إلا حابستكم قال النبي صلى الله عليه وسلم عقرى حلقى أطافت يوم النحر قيل نعم قال فانفري قال أبو عبد الله وزادني محمد حدثنا محاضر حدثنا الاعمش عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نذكر إلا الحج فلما قدمنا أمرنا أن نحل فلما كانت ليلة النفر حاضت صفية بنت حيي فقال النبي صلى الله عليه وسلم حلقى عقرى ما أراها إلا حابستكم قال كنت طفت يوم النحر قالت نعم قال فانفري قلت يا رسول الله إني لم أكن حللت قال فاعتمري من التنعيم فخرج معها أخوها فلقيناه مدلجا فقال موعدك مكان كذا وكذا-

کی رات میں حضرت صفیہ کو حیض آگیا ... فرمانے لگیں آپ حضرات کو میں روک لوں گی، فرمایا کہ بانجھ، سر منڈی، کیا تم نے یوم النحر کو طواف کیا تھا؟ عرض گزار ہوئیں، ہاں۔ فرمایا تو پھر چلو۔ — امام ابو عبداللہ بخاری نے دوسری اسناد کے ساتھ یہی حدیث بیان کی کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا، ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور حج ہی کی بات کرتے تھے جب ہم پہنچ گئے تو آپ نے احرام کھول دینے کا حکم فرمایا جب روانگی کی رات آئی تو حضرت صفیہ بنت حیی کو حیض آگیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، سر منڈی، بانجھ، میرے خیال میں تم ہمیں روکو گی۔ کیا تم نے یوم النحر کو طواف کیا تھا؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا تو چلو۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میں نے احرام نہیں کھولا۔ فرمایا کہ تنعیم سے عمرہ کرلو پس اُن کے ساتھ اُن کے بھائی جان گئے۔ ہم آپ کو رات کے آخری حصے میں ملے۔ فرمایا کہ تمہارے ملنے کی فلاں جگہ ہے۔

ابواب العمرة

عمرہ کا بیان

بسم الله الرحمن الرحيم

باب ۱۱۳۱ العمرة، وجوب العمرة وفضلها وقال ابن عمر ليس أحد إلا وعليه حجة وعمرة وقال ابن عباس إنها لقرينتها في كتاب الله وأتموا الحج والعمرة لله-

عمرہ، اُس کا وجوب اور فضیلت۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ کوئی ایسا نہیں جس پر حج و عمرہ نہ ہو۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ وہ اللہ کی کتاب میں اس کا ساتھی ہے کہ حج اور عمرہ اللہ کے لیے پورا کرو۔

۱۶۵۰- حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، سُمَی مولیٰ ابوبکر بن عبدالرحمٰن، ابو صالح

www.alahazratnetwork.org

لَيْسَ لَهٗ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ۔

ف: حج مبرور وہ ہوتا ہے جس کے اندر کوئی برائی شامل نہ ہو یعنی حلال کمائی سے حج کیا۔ کسی پر ظلم نہ کیا۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کیا ہو۔ حج کے تمام مناسک کو سنت کے مطابق ادا کیا ہو اور یہ سب کچھ محض رضائے الٰہی کے لیے کیا ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے بندے کے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے اور ایسے۔ حج کے بدلے میں اسے جنت عطا فرماتا ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

باب ۱۱۱۲ مَنِ اعْتَمَرَ قَبْلَ الْحَجِّ۔

جس نے حج سے پہلے عمرہ کیا۔

۱۶۵۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ فَقَالَ لَا بَاْسَ قَالَ عِكْرِمَةُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يَّحُجَّ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ حَدَّثَنِيْ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مِثْلَهٗ۔

ابن جریج سے روایت ہے کہ عکرمہ بن خالد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حج سے پہلے عمرہ کرنے کے متعلق پوچھا تو فرمایا۔ کوئی مضائقہ نہیں۔ عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کرنے سے پہلے عمرہ کیا —— ابراہیم بن سعد، ابن اسحاق عکرمہ بن خالد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر سے اسی طرح پوچھا۔

۱۶۵۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مِثْلَهٗ۔

عمرو بن علی، ابو عاصم، ابن جریج، عکرمہ بن خالد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی طرح پوچھا۔

باب ۱۱۱۳ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے!

۱۶۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ فَاِذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ جَالِسٌ اِلٰى حُجْرَةِ عَآئِشَةَ وَاِذَا نَاسٌ يُّصَلُّوْنَ فِي الْمَسْجِدِ صَلٰوةَ الضُّحٰى قَالَ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ صَلٰوتِهِمْ فَقَالَ بِدْعَةٌ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كَمِ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ اِحْدٰهُنَّ فِيْ رَجَبٍ فَكَرِهْنَا اَنْ نَّرُدَّ عَلَيْهِ قَالَ وَسَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَآئِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الْحُجْرَةِ فَقَالَ عُرْوَةُ يَا اُمَّاهُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلَا تَسْمَعِيْنَ مَا يَقُوْلُ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ مَا يَقُوْلُ قَالَ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

مجاہد سے روایت ہے کہ میں اور عروہ بن زبیر مسجد میں داخل ہوئے تو وہاں حضرت عبداللہ بن عمر، حجرۂ عائشہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ مسجد میں نماز چاشت پڑھ رہے تھے۔ ہم نے ان کی نماز کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ بدعت ہے پھر اُن سے گزارش کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے! فرمایا کہ چار۔ اُن میں سے ایک رجب میں۔ ہم نے ان کی بات کی تردید کو پسند نہ کیا۔ ہم نے حجرے میں اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مسواک کرنے کی آواز سنی تو عروہ عرض گزار ہوئے، اماں جان اے اُم المومنین! کیا آپ سن رہی ہیں جو حضرت ابو عبدالرحمٰن کہہ رہے ہیں! فرمایا کہ کیا کہہ رہے ہیں! عرض کی، وہ کہہ رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے جن میں سے ایک رجب میں کیا۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ

أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجَبٍ۔

١٦٥٥۔ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ سَأَلْتُ أَنَسًا كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ عُمْرَةُ الْحُدَيْبِيَةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَدَّهُ الْمُشْرِكُونَ وَعُمْرَةٌ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَالَحَهُمْ وَعُمْرَةُ الْجِعِرَّانَةِ إِذْ قَسَمَ غَنِيمَةَ أُرَاهُ حُنَيْنٍ قُلْتُ كَمْ حَجَّ قَالَ وَاحِدَةً۔

١٦٥٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا فَقَالَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم حَيْثُ رَدُّوهُ وَمِنَ الْقَابِلِ عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ وَعُمْرَةً فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ۔

١٦٥٧۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ وَقَالَ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الَّتِي اعْتَمَرَ مَعَ حَجَّتِهِ عُمْرَتَهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَمِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ وَمِنَ الْجِعِرَّانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ۔

١٦٥٨۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلْتُ مَسْرُوقًا وَعَطَاءً وَمُجَاهِدًا فَقَالُوا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ وَقَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ مَرَّتَيْنِ۔

بَاب عُمْرَةٍ فِي رَمَضَانَ۔

١٦٥٩۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی عمرہ رجب میں نہیں کیا۔

قتادہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے؟ فرمایا کہ چار۔ ایک عمرہ حدیبیہ والا ذی قعدہ میں جب کہ مشرکوں نے آپ کو روکا۔ دوسرا عمرہ اگلے سال ذی قعدہ میں جب کہ اُن سے صلح ہوئی۔ تیسرا عمرۂ جعرانہ جس میں غالباً حنین کا مالِ غنیمت تقسیم کیا گیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ کتنے حج کیے؟ فرمایا کہ ایک۔

قتادہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا۔ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمرہ کیا جبکہ آپ کو واپس لوٹایا گیا اور اگلے سال حدیبیہ کا عمرہ۔ ایک عمرہ ذی قعدہ میں اور ایک عمرہ اپنے حج کے ساتھ۔

ہمام سے روایت ہے کہ آپ نے چار عمرے کیے۔ سارے ذی قعدہ میں سوائے اُس ایک کے جو اپنے حج کے ساتھ کیا۔ ایک عمرہ حدیبیہ والا، ایک اگلے سال، تیسرا جعرانہ سے جب کہ حُنین کا مالِ غنیمت تقسیم کیا اور چوتھا عمرہ اپنے حج کے ساتھ۔

احمد بن عثمان، شُریح بن مسلمہ، ابراہیم بن یوسف، ان کے والد ماجد ابو اسحاق سے روایت ہے کہ میں نے مسروق، عطاء اور مجاہد سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کرنے سے پہلے ذی قعدہ میں عمرے کیے۔ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کرنے سے پہلے دو مرتبہ ذی قعدہ میں عمرے کیے۔

رمضان میں عمرہ کرنا

عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ

www.alahazratnetwork.org

ابو فلانٍ وابنُهُ لِزوجِها وابنِها وترك ناضحًا ننضح عليه قال فإذا كان رمضانُ اعتمري فيه فإن عمرةً في رمضان حجةٌ أو نحوًا مما قال۔

بیٹا اور [illegible]
آئے تو عمرہ کر لینا کیونکہ اس میں عمرہ کرنا حج جیسا ہے۔

باب ۱۱۱ العمرةِ ليلةَ الحصبةِ وغيرِها

۱۶۶۰۔ حدثنا محمد بن سلام أخبرنا أبو معاوية حدثنا هشام عن أبيه عن عائشة قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم موافين لهلال ذي الحجة فقال لنا من أحب منكم أن يهل بالحج فليهل ومن أحب أن يهل بعمرة فليهل بعمرة فلولا أني أهديت لأهللت بعمرة قالت فمنا من أهل بعمرة ومنا من أهل بحج وكنت ممن أهل بعمرة فأظلني يوم عرفة وأنا حائض فشكوت إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال ارفضي عمرتك وانقضي رأسك وامتشطي وأهلي بالحج فلما كان ليلة الحصبة أرسل معي عبد الرحمن إلى التنعيم فأهللت بعمرة مكان عمرتي۔

محصب کی رات وغیرہ میں عمرہ کرنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب کہ ذوالحجہ کا چاند نظر آنے والا تھا آپ نے ہم سے فرمایا کہ تم میں سے جو حج کا احرام باندھنا چاہے تو باندھے اور جو عمرہ کا احرام باندھنا چاہے تو عمرہ کا احرام باندھے اگر میں قربانی کا جانور نہ لاتا تو عمرہ کا احرام باندھتا۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ ہم میں سے بعض نے حج کا احرام باندھا اور بعض نے عمرہ کا احرام باندھا اور میں اُن میں تھی جنھوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا۔ جب عرفہ کا روز آیا تو مجھے حیض آگیا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی تو فرمایا۔ اپنا عمرہ چھوڑ دو۔ سر کھول کر کنگھی کرو اور حج کا احرام باندھ لو۔ جب محصب والی رات آئی تو میرے ساتھ حضرت عبدالرحمٰن کو تنعیم کی طرف بھیجا۔ تو میں نے اپنے عمرے کی جگہ عمرہ کا احرام باندھا۔

باب ۱۱۲ عمرةِ التنعيم۔

۱۶۶۱۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان عن عمرو سمع عمرو بن أوس أن عبد الرحمن ابن أبي بكر أخبره أن النبي صلى الله عليه وسلم أمره أن يردف عائشة ويعمرها من التنعيم قال سفيان مرة سمعت عمرًا أو كم سمعته من عمرو۔

تنعیم سے عمرہ کرنا

عمرو بن اوس نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُنھیں حکم دیا کہ عائشہ کو پیچھے بٹھا کر تنعیم سے عمرہ کروا لاؤ۔ سفیان کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں نے عمرو سے سنا اور کتنی ہی دفعہ عمرو سے سنا۔

۱۶۶۲۔ حدثنا محمد بن المثنى حدثنا عبد الوهاب بن عبد المجيد عن حبيب المعلم عن عطاء حدثني جابر بن عبد الله أن النبي صلى الله عليه وسلم أهل وأصحابه بالحج وليس مع أحد منهم هدي

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اصحاب نے حج کا احرام باندھا اور اُن میں سے کسی کے پاس بھی قربانی کا جانور نہیں تھا سوائے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوطلحہ کے اور حضرت علی یمن سے آئے تو اُن کے پاس قربانی

عليه وسلم أذن لأصحابه أن يجعلوها عمرة يطوفوا بالبيت ثم يقصروا ويحلوا إلا من معه الهدي فقالوا ننطلق إلى منى وذكر أحدنا يقطر فبلغ النبي صلى الله عليه وسلم فقال لو استقبلت من أمري ما استدبرت ما أهديت ولولا أن معي الهدي لأحللت وأن عائشة حاضت فنسكت المناسك كلها غير أنها لم تطف بالبيت قال فلما طهرت وطافت قالت يا رسول الله تنطلقون بعمرة وحجة وأنطلق بالحج فأمر عبد الرحمن بن أبي بكر أن يخرج معها إلى التنعيم فاعتمرت بعد الحج في ذي الحجة وأن سراقة بن مالك بن جعشم لقي النبي صلى الله عليه وسلم وهو بالعقبة وهو يرميها فقال ألكم هذه خاصة يا رسول الله قال لا بل للأبد -

باب ١١٠٩ الاعتماد بعد الحج بغير هدي -

١٦٦٣ - حدثنا محمد بن المثنى حدثنا يحيى حدثنا هشام قال أخبرني أبي قال أخبرتني عائشة قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم موافين لهلال ذي الحجة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أحب أن يهل بعمرة فليهل ومن أحب أن يهل بحجة فليهل ولولا أني أهديت لأهللت بعمرة فمنهم من أهل بعمرة ومنهم من أهل بحجة وكنت ممن أهل بعمرة فحضت قبل أن أدخل مكة فأدركني يوم عرفة وأنا حائض فشكوت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال دعي عمرتك وانقضي رأسك وامتشطي وأهلي بالحج ففعلت فلما كانت ليلة الحصبة أرسل معي عبد الرحمن إلى التنعيم فأردفها فأهلت بعمرة مكان عمرتها

www.alahazratnetwork.org

کہا کہ ہم منیٰ جائیں گے اور ہم میں سے کسی کا عضو تناسل منی ٹپکا رہا ہوگا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی تو فرمایا، اگر مجھے پہلے پتہ ہوتا جو بات اب سامنے آئی تو میں ہدی نہ لاتا اور اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں احرام کھول دیتا۔ حضرت عائشہ کو حیض آ گیا۔ انھوں نے تمام مناسک ادا کیے تھے لیکن بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا۔ جب پاک ہوئیں تو طواف کر لیا۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! لوگ عمرہ اور حج کر کے لوٹیں گے اور میں صرف حج کر کے۔ تو آپ نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر کو حکم دیا کہ ان کے ساتھ تنعیم تک جاؤ۔ تو انھوں نے ذوالحجہ میں حج کے بعد عمرہ کیا۔ حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم کی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عقبہ میں ملاقات ہوئی جب کہ وہ رمی کر رہے تھے۔ یہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا یہ خاص آپ کے لیے ہے؟ فرمایا، نہیں بلکہ ہمیشہ کے لیے۔

حج کے بعد ہدی کے بغیر عمرہ کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب کہ ذوالحجہ کا چاند نظر آنے والا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عمرہ کا احرام باندھنا چاہے تو باندھ لے اور جو حج کا احرام باندھنا چاہے تو باندھے اور اگر میں قربانی کا جانور نہ لاتا تو عمرہ کا احرام باندھتا۔ ہم میں سے بعض نے عمرہ کا اور بعض نے حج کا احرام باندھا۔ میں عمرہ کا احرام باندھنے والوں میں تھی۔ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے مجھے حیض آ گیا اور عرفہ کے روز میں حائضہ تھی۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی تو فرمایا، اپنا عمرہ چھوڑ دو، سر کھول کر کنگھی کرو اور حج کا احرام باندھ لو۔ میں نے یہی کیا۔ جب حصبہ کی رات آئی تو آپ نے حضرت عبدالرحمٰن کو میرے ساتھ تنعیم بھیجا۔ یہ ان کے پیچھے بیٹھیں اور عمرہ کا اپنے عمرے کی جگہ احرام باندھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا حج اور عمرہ پورا کروا دیا اور اس سے ہدی، صدقہ، روزہ وغیرہ کوئی چیز لازم نہ آئی۔

www.alahazratnetwork.org

١٦٦٤- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَعَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَا قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ وَأَصْدُرُ بِنُسُكٍ
فَقِيلَ لَهَا انْتَظِرِي فَإِذَا طَهُرْتِ فَاخْرُجِي إِلَى
التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي ثُمَّ ائْتِينَا بِمَكَانِ كَذَا وَلٰكِنَّهَا عَلَى قَدْرِ
نَفَقَتِكِ أَوْ نَصَبِكِ۔

بَاب ١١٢١ الْمُعْتَمِرُ إِذَا طَافَ طَوَافَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ خَرَجَ هَلْ يُجْزِئُهُ مِنْ طَوَافِ الْوَدَاعِ۔

١٦٦٥- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ
الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مُهِلِّينَ
بِالْحَجِّ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَحُرُمِ الْحَجِّ فَنَزَلْنَا بِسَرِفَ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ مَنْ
لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ
وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَا وَكَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَرِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِهِ ذَوِي قُوَّةٍ الْهَدْيُ
فَلَمْ تَكُنْ لَهُمْ عُمْرَةٌ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ قُلْتُ سَمِعْتُكَ تَقُولُ
لِأَصْحَابِكَ مَا قُلْتَ فَمُنِعْتُ الْعُمْرَةَ قَالَ وَمَا شَأْنُكِ
قُلْتُ لَا أُصَلِّي قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ أَنْتِ مِنْ بَنَاتِ آدَمَ
كُتِبَ عَلَيْكِ مَا كُتِبَ عَلَيْهِنَّ فَكُونِي فِي حَجَّتِكِ عَسَى
اللّٰهُ أَنْ يَرْزُقَكِيهَا قَالَتْ فَكُنْتُ حَتَّى نَفَرْنَا مِنْ مِنًى
فَنَزَلْنَا الْمُحَصَّبَ فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اخْرُجْ
بِأُخْتِكَ الْحَرَمَ فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ افْرُغَا مِنْ
طَوَافِكُمَا أَنْتَظِرُكُمَا هَاهُنَا فَأَتَيْنَا فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقَالَ

مسدد، یزید بن زریع، ابن عون، قاسم بن محمد، ابن عون، ابراہیم
اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں
کہ یا رسول اللہ! لوگ دونوں عبادتیں کر کے لوٹ رہے ہیں اور میں ایک
عبادت کر کے لوٹ رہی ہوں۔ ان سے فرمایا گیا کہ انتظار کرو۔ جب تم
پاک ہو جاؤ تو تنعیم کی طرف نکلنا اور احرام باندھ لینا۔ پھر فلاں جگہ آ جانا
لیکن ثواب تمہارے خرچ اور محنت کے مطابق ثواب ملے گا۔

معتمر جب عمرہ کا طواف کر کے نکل جائے تو کیا وہ طوافِ وداع کی طرف سے کافی ہے؟

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم حج کے
مہینوں میں حج کا احرام باندھ کر نکلے اور سرف کے مقام پر اُترے۔ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ جس کے پاس ہدی نہ ہو
اور وہ چاہے تو اسے عمرہ بنا لے اور جس کے پاس ہدی ہو وہ نہ کرے۔
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صاحبِ استطاعت اصحاب کے پاس
قربانی کے جانور تھے۔ لہٰذا انہوں نے عمرہ نہ بنایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی۔ فرمایا کہ کیوں رو رہی ہو؟ عرض
کی، میں نے سنا ہے کہ آپ نے اپنے اصحاب سے کچھ فرمایا جس کے باعث
میں عمرہ کرنے سے مجبور ہوں۔ فرمایا، کیا بات ہے؟ عرض گزار ہوئی کہ
میں نماز نہیں پڑھتی۔ فرمایا کہ تمہارا کوئی نقصان نہیں کہ تم حضرت آدم کی
بیٹیوں میں سے ہو جو اُن کے لیے لکھا گیا وہی تمہارے لیے ہے۔ تم حج پر
رہو۔ قریب ہے کہ اللہ وہ بھی نصیب کرے۔ میں اسی طرح رہی یہاں تک
کہ جب ہم منیٰ سے محصب میں اُترے تو حضرت عبدالرحمٰن کو بُلا کر فرمایا
اپنی بہن کو حرم سے باہر لے جاؤ اور عمرہ کا احرام باندھ لیں۔ جب دونوں اپنے
طوافوں سے فارغ ہو جاؤ تو میں فلاں فلاں جگہ تمہارا انتظار کروں گا۔ ہم
آدھی رات کے وقت آئے۔ فرمایا، تم فارغ ہو گئے؟ عرض کی، ہاں۔ آپ

www.alahazratnetwork.org

فِي الْحَجِّ۔

١٦٦٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ يَعْنِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ وَعَلَيْهِ أَثَرُ الْخَلُوقِ أَوْ قَالَ صُفْرَةٌ فَقَالَ كَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي عُمْرَتِي فَأَنْزَلَ اللهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسُتِرَ بِثَوْبٍ وَوَدِدْتُ أَنِّي قَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَقَالَ عُمَرُ تَعَالَ أَيَسُرُّكَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَنْزَلَ اللهُ الْوَحْيَ قُلْتُ نَعَمْ فَرَفَعَ طَرَفَ الثَّوْبِ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ لَهُ غَطِيطٌ وَأَحْسِبُهُ قَالَ كَغَطِيطِ الْبَكْرِ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الْعُمْرَةِ اخْلَعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَاغْسِلْ أَثَرَ الْخَلُوقِ عَنْكَ وَأَنْقِ الصُّفْرَةَ وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ۔

١٦٦٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَلَا أُرَى عَلَى أَحَدٍ شَيْئًا أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ كَلَّا لَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ كَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ وَكَانَتْ مَنَاةُ حَذْوَ قُدَيْدٍ وَكَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللهُ

صفوان بن یعلی بن امیہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ جعرانہ کے مقام پر تھے۔ اس نے جبہ پہن رکھا تھا جس پر خوشبو یا زعفران کا نشان تھا۔ عرض کی کہ عمرہ میں آپ مجھے کیا کرنے کا حکم فرماتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر وحی نازل فرمائی تو آپ پر کپڑا ڈال دیا گیا۔ میں چاہتا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھوں جب کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو۔ حضرت عمر نے فرمایا کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھیں جب آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو؟ میں نے کہا، ہاں۔ انہوں نے کپڑے کا ایک حصہ اٹھایا۔ میں نے دیکھا کہ آپ خراٹے لے رہے ہیں یا بیل کی طرح فرمایا جب یہ کیفیت دُور ہوئی تو فرمایا، عمرہ کے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے! اپنا جبہ اتار دو، اس سے خوشبو یا زعفران کا نشان دھو ڈالو اور اپنے عمرہ میں وہی کرو جو اپنے حج میں کرتے ہو۔

ہشام بن عروہ کے والد ماجد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے اور میں (عروہ) ان دنوں کم عمر تھا، کہ ارشادِ ربانی ہے: "بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں جو بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ ان دونوں کا طواف کرے" لہٰذا اگر کوئی ان کا طواف نہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ بات اگر یوں ہوتی جیسے تم کہہ رہے ہو تو الفاظ ہوتے فَلَا جُنَاحَ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا۔ یہ آیت انصار کے بارے میں نازل ہوئی جو منات کے لیے احرام باندھتے اور منات قُدَید کے سامنے ہے اور وہ صفا و مروہ کے درمیان طواف کرنا بُرا سمجھتے تھے۔ جب دورِ اسلام آیا اور لوگوں نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ بے شک صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں۔ جو بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو

www.alahazratnetwork.org

حَتّٰى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

باب ۱۱۲۳ مَتٰى يَحِلُّ الْمُعْتَمِرُ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يَّجْعَلُوْهَا عُمْرَةً وَيَطُوفُوْا ثُمَّ يُقَصِّرُوْا وَيَحِلُّوْا

عمرہ کرنے والا کب احرام کھولے۔ عطاء نے حضرت جابر سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ اسے عمرہ بنالیں۔ لہٰذا طواف کرکے بال چھوٹے کروائیں اور عمرہ کھول دیں۔

۱۶۶۸۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعْتَمَرْنَا مَعَهٗ فَلَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ طَافَ وَطُفْنَا مَعَهٗ وَاَتَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ وَاَتَيْنَاهَا مَعَهٗ وَكُنَّا نَسْتُرُهٗ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ اَنْ يَّرْمِيَهٗ اَحَدٌ فَقَالَ لَهٗ صَاحِبٌ لِّيْ اَكَانَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ قَالَ لَا قَالَ فَحَدِّثْنَا مَا قَالَ لِخَدِيْجَةَ قَالَ بَشِّرُوْا خَدِيْجَةَ بِبَيْتٍ مِّنَ الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَّا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے عمرہ کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ عمرہ کیا۔ جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوکر آپ نے طواف کیا تو ہم نے بھی آپ کے ساتھ طواف کیا۔ ہم اہل مکہ سے آپ کو چھپائے ہوئے تھے کہ مبادا کوئی تیر مار دے۔ میرے ایک دوست نے ان سے پوچھا۔ کیا حضور کعبہ میں داخل ہوئے؟ فرمایا کہ نہیں۔ پھر آپ نے ہم سے وہ حدیث بیان کی جو حضرت خدیجہ سے فرمایا۔ خدیجہ کو جنت میں موتی کے گھر کی بشارت دو جس میں نہ شور و غل ہے اور نہ تکلیف۔

۱۶۶۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَاَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَّجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ فِيْ عُمْرَةٍ وَّلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اَيَاْتِيْ امْرَاَتَهٗ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَّصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا وَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ قَالَ وَسَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ لَا يَقْرَبَنَّهَا حَتّٰى يَطُوْفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے اس شخص کے متعلق پوچھا جس نے عمرہ میں بیت اللہ کا طواف کیا لیکن صفا و مروہ کے درمیان طواف نہ کرے، کیا وہ اپنی بیوی کے پاس جائے؟ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پہنچے تو بیت اللہ کے سات طواف کیے، مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا و مروہ کے درمیان سات پھیرے لگائے۔ اور تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ کے طرز عمل میں بہترین نمونہ ہے ــــ ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے پوچھا تو فرمایا کہ اس کے نزدیک نہ جائے جب تک صفا و مروہ کے درمیان طواف نہ کرے۔

۱۶۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ میں بطحاء کے مقام پر نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جہاں آپ فروکش تھے۔ فرمایا کہ کیا تم حج کروگے؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا کہ کس چیز

www.alahazratnetwork.org

عليه وسلم قال أحسنت طف بالبيت و بالصفا و
المروة ثم أحل فطفت بالبيت و بالصفا والمروة
ثم أتيت امرأة من قيس ففلت رأسي ثم أهللت
بالحج فكنت أفتي به حتى كان في خلافة عمر فقال
إن أخذنا بكتاب الله فإنه يأمر بالتمام وإن أخذنا
بقول النبي صلى الله عليه وسلم فإنه لم يحل
حتى يبلغ الهدي محله۔

سر سے جوئیں نکالیں۔ پھر میں نے حج کا احرام باندھ لیا۔ میں اسی کے مطابق فتویٰ
دیتا رہا، یہاں تک کہ جب حضرت عمر کا دورِ خلافت آیا تو انھوں نے فرمایا
اگر ہم اللہ کی کتاب کو لیں تو وہ ہمیں پورا کرنے کا حکم دیتی ہے اور اگر ہم نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد کو لیں تو اُس وقت تک احرام نہ کھولا جائے
جب تک قربانی اپنے مقام پر نہ پہنچ جائے۔

١٦٧١۔ حدثنا أحمد بن عيسى حدثنا ابن
وهب أخبرنا عمرو عن أبي الأسود أن عبد الله
مولى أسماء بنت أبي بكر حدثه أنه كان يسمع أسماء
تقول كلما مرت بالحجون صلى الله على محمد لقد نزلنا
معه ههنا ونحن يومئذ خفاف قليل ظهرنا قليلة أزوادنا
فاعتمرت أنا وأختي عائشة والزبير وفلان وفلان فلما
مسحنا البيت أحللنا ثم أهللنا من العشي بالحج۔

عبد اللہ مولیٰ اسماء بنت ابو بکر سے روایت ہے کہ وہ حضرت اسماء رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کو کہتے ہوئے سُنا کرتے جب کہ وہ حجون پہاڑ کے پاس سے گزرتیں
اللہ تعالیٰ محمد مصطفیٰ پر درود نازل فرمائے، ہم اُن کے ساتھ یہاں اُترے اور
اُن دنوں ہم ہلکے پھلکے اور کم تھے، ہماری سواریاں کم اور زادِ راہ کم تھا۔
میں، میری بہن عائشہ، حضرت زبیر اور فلاں فلاں نے عمرہ کیا۔ جب ہم بیت اللہ
کو چھو چکے تو ہم نے احرام کھول دیا۔ پھر شام کے وقت ہم نے حج کا احرام
باندھ لیا۔

باب ١١٢٤ ما يقول إذا رجع من الحج أو العمرة أو الغزو۔

جب حج، عمرہ یا جہاد سے لوٹے تو کیا کہے!

١٦٧٢۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا
مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر أن رسول
الله صلى الله عليه وسلم كان إذا قفل من
غزو أو حج أو عمرة يكبر على كل شرف من الأرض
ثلث تكبيرات ثم يقول لا إله إلا الله وحده لا شريك
له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير آئبون
تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون صدق
الله وعده ونصر عبده وهزم الأحزاب وحده۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جہاد یا حج یا عمرہ سے واپس لوٹتے تو ہر اُونچی
جگہ پر تین دفعہ تکبیر کہتے۔ پھر یُوں کہا کرتے: "نہیں ہے کوئی معبود مگر
اللہ، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی بادشاہی ہے اور اُسی
کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ ہم آنے والے
توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے اپنے رب کی
حمد کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا، اپنے بندے کی مدد کی
اور لشکروں کو اکیلے نے شکست دی۔

باب ١١٢٥ استقبال الحاج القادمين و الثلاثة على الدابة۔

آنے والے حاجیوں کا استقبال کرنا اور تین آدمیوں کا ایک جانور پر سوار ہونا۔

www.alahazratnetwork.org

مَكَّةَ اسْتَقْبَلَتْهُ أُغَيْلِمَةُ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَآخَرَ خَلْفَهُ.

باب ١١٢٦ الْقُدُومُ بِالْغَدَاةِ.

١٦٧٤۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ وَإِذَا رَجَعَ صَلَّى بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِي وَبَاتَ حَتَّى يُصْبِحَ.

باب ١١٢٧ الدُّخُولُ بِالْعَشِيِّ.

١٦٧٥۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ كَانَ لَا يَدْخُلُ إِلَّا غُدْوَةً أَوْ عَشِيَّةً.

باب ١١٢٨ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ إِذَا بَلَغَ الْمَدِينَةَ.

١٦٧٦۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَطْرُقَ أَهْلَهُ لَيْلًا.

باب ١١٢٩ مَنْ أَسْرَعَ نَاقَتَهُ إِذَا بَلَغَ الْمَدِينَةَ.

١٦٧٧۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَأَبْصَرَ دَرَجَاتِ الْمَدِينَةِ أَوْضَعَ نَاقَتَهُ وَإِنْ كَانَتْ دَابَّةً حَرَّكَهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ زَادَ الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ حُمَيْدٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا.

١٦٧٨۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جُدُرَاتٍ تَابَعَهُ الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ.

[illegible]

صبح کے وقت گھر آنا۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ کی طرف نکلتے تو مسجد شجرہ میں نماز پڑھتے اور جب واپس لوٹتے تو ذوالحلیفہ کی وادی کے نشیب میں نماز پڑھتے اور صبح تک وہیں رات گزارتے۔

شام کے وقت گھر آنا۔

عبداللہ بن ابوطلحہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کے وقت گھر والوں کے پاس نہ آتے بلکہ کاشانۂ اقدس میں صبح کے وقت تشریف لاتے یا شام کے وقت۔

مدینہ منورہ پہنچ کر رات کے وقت گھر والوں کے پاس نہ جائے

مسلم بن ابراہیم، شعبہ، محارب سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رات کے وقت گھر والوں کے پاس پہنچنے سے منع فرمایا ہے۔

جو مدینہ منورہ کے قریب پہنچ کر اپنی اُونٹنی کو تیز کرے

سعید بن ابو مریم، محمد بن جعفر، حمید سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت انس کو فرماتے ہوئے سُنا، جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر سے واپس آتے اور مدینہ منورہ کی چڑھائیوں کو دیکھتے تو اپنی اونٹنی کو تیز کر دیتے اور اگر دوسرا جانور ہوتا تو اُسے ایڑ لگاتے۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا کہ حارث بن عمیر نے حمید سے روایت کی کہ اس (مدینہ منورہ) کی محبت میں ایڑ لگاتے۔

قتیبہ، اسماعیل، حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دیواروں کو، متابعت کی اس کی حارث بن عمیر نے۔

www.alahazratnetwork.org

اِبِی اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ یَقُوْلُ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ فِیْنَا کَانَتِ الْاَنْصَارُ اِذَا حَجُّوْا فَجَاؤُوْا لَمْ یَدْخُلُوْا مِنْ قِبَلِ اَبْوَابِ بُیُوْتِهِمْ وَلٰکِنْ مِّنْ ظُهُوْرِهَا فَجَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَدَخَلَ مِنْ قِبَلِ بَابِهٖ فَکَاَنَّهٗ عُیِّرَ بِذٰلِكَ فَنَزَلَتْ وَلَیْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰی وَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا۔

[illegible] تو اپنے گھروں میں دروازوں سے داخل نہیں ہوتے تھے بلکہ پیچھے کی طرف سے۔ انصار میں سے ایک آدمی آیا اور وہ دروازے سے داخل ہوا تو اس پر اسے ملامت کی گئی تو یہ آیت نازل ہوئی۔ بھلائی یہ نہیں کہ تم گھروں میں پیچھے کی طرف سے آؤ بلکہ بھلائی یہ ہے جس نے تقویٰ اختیار کیا اور گھروں میں دروازوں سے آیا کرو۔

بَابٌ ۱۱۳۱ اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ۔

سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔

۱۶۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَیٍّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ یَمْنَعُ اَحَدَکُمْ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ وَنَوْمَهٗ فَاِذَا قَضٰی نَهْمَتَهٗ فَلْیُعَجِّلْ اِلٰی اَهْلِهٖ۔

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے جو تمہیں کھانے پینے اور سونے سے روک دیتا ہے۔ جب کام ہو جائے تو اپنے گھر والوں میں پہنچنے کی جلدی کرنی چاہیے۔

بَابٌ ۱۱۳۲ اَلْمُسَافِرُ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّیْرُ وَ تَعَجَّلَ اِلٰی اَهْلِهٖ۔

مسافر کو جب سفر میں جلدی ہو اور جلد گھر پہنچنا چاہے۔

۱۶۸۱۔ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بِطَرِیْقِ مَکَّةَ فَبَلَغَهٗ عَنْ صَفِیَّةَ بِنْتِ اَبِیْ عُبَیْدٍ شِدَّةُ وَجْعٍ فَاَسْرَعَ السَّیْرَ حَتّٰی کَانَ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّی الْمَغْرِبَ وَالْعَتَمَةَ جَمَعَ بَیْنَهُمَا ثُمَّ قَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّیْرُ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَجَمَعَ بَیْنَهُمَا۔

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا۔ میں مکہ مکرمہ کے راستے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا تو انہیں حضرت صفیہ بنت ابو عبید کے سخت بیمار ہونے کی خبر ملی۔ یہاں تک کہ شفق غائب ہونے کے بعد اترے تو مغرب اور عشاء کی دونوں نمازیں جمع کر کے پڑھیں پھر فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب کو مؤخر کر کے دونوں کو جمع فرمایا کرتے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بَابٌ ۱۱۳۳ اَلْمُحْصَرُ وَجَزَآءُ الصَّیْدِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰی

فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْهَدْیِ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَکُمْ حَتّٰی یَبْلُغَ الْهَدْیُ مَحِلَّهٗ قَالَ عَطَآءٌ اَلْاِحْصَارُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یَحْبِسُهٗ۔

روکا جانا اور شکار کا بدلہ۔ ارشاد ربانی ہے۔ اگر تم روکے جاؤ تو جو قربانی میسر آئے اور اپنے سر نہ منڈاؤ یہاں تک کہ قربانی اپنے مقام پر پہنچ جائے۔ عطاء نے فرمایا کہ اَلْاِحْصَارُ ہر وہ چیز ہے جو اُسے روکے۔

www.alahazratnetwork.org

الْبَيْتِ صَنَعْتُ كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم فَأَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِنْ أَجْلِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم كَانَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ۔

۱۶۸۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا كَلَّمَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ لَيَالِيَ نَزَلَ الْجَيْشُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَا لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَحُجَّ الْعَامَ وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ يُحَالَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُونَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم هَدْيَهُ وَحَلَقَ رَأْسَهُ وَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ الْعُمْرَةَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ أَنْطَلِقُ فَإِنْ خُلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ طُفْتُ وَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم وَأَنَا مَعَهُ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا شَأْنُهُمَا وَاحِدٌ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَتِي فَلَمْ يَحِلَّ مِنْهُمَا حَتَّى حَلَّ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَهْدَى وَكَانَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَطُوفَ طَوَافًا وَاحِدًا يَوْمَ يَدْخُلُ مَكَّةَ۔

۱۶۸۴ - حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ بَعْضَ بَنِي عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَهُ لَوْ أَقَمْتَ بِهٰذَا۔

۱۶۸۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ أُحْصِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَقَ رَأْسَهُ وَجَامَعَ

میں کیا تھا۔ پس عمرہ کا احرام باندھا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی حدیبیہ کے سال عمرہ کا احرام باندھا تھا۔

عبید اللہ بن عبد اللہ اور سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ جب حضرت ابن زبیر کے خلاف فوجیں اتری ہوئی تھیں تو ان دونوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے التماس کی کہ اگر آپ اس سال حج نہ کریں تو کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ ہمیں ڈر ہے کہ وہ آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہوں گے۔ فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو کفار قریش نے بیت اللہ سے روکا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ہدی کو نحر کیا اور سر مبارک کے بال اتروائے۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر عمرہ واجب کر لیا اور اِنْ شَاءَ اللّٰهُ جاؤں گا۔ اگر مجھے بیت اللہ تک جانے دیا تو طواف کروں گا اور اگر میرے اور اس کے درمیان حائل ہوئے تو وہی کروں گا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا اور میں ان کے ساتھ تھا۔ پس ذوالحلیفہ سے عمرہ کا احرام باندھ لیا۔ ایک ساعت چلنے کے بعد فرمایا دونوں کی ایک بات ہے لہٰذا میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج بھی واجب کر لیا۔ پس احرام نہ کھولا یہاں تک کہ یوم النحر کو قربانی کر لی اور فرمایا کرتے کہ احرام نہ کھولے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے روز ایک طواف نہ کر لے۔

موسیٰ بن اسماعیل، جویریہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بعض صاحبزادے عرض گزار ہوئے، کاش آپ اس سال یہیں رہیں۔

محمد بن یحییٰ بن صالح، معاویہ بن سلام، یحییٰ بن ابی کثیر، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روکے گئے تو آپ نے سر مبارک کے بال اتروائے۔ اپنی ازواجِ مطہرات سے مجامعت کی اور قربانی کے جانور کو ذبح کیا اور اگلے

www.alahazratnetwork.org

كان ابن عمر يقول أليس حسبكم سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم إن حبس أحدكم عن الحج طاف بالبيت وبالصفا والمروة ثم حل من كل شيء حتى يحج عاما قابلا فيهدي أو يصوم إن لم يجد هديا وعن عبد الله أخبرنا معمر عن الزهري قال حدثني سالم عن ابن عمر نحوه۔

اگر تم میں سے کوئی روکا جائے تو بیت اللہ کا طواف کرے اور صفا ومروہ اور پھر ہر چیز کو حلال کرے، یہاں تک کہ اگلے سال حج کرے اور قربانی دے یا روزے رکھے جب کہ قربانی کا جانور میسر نہ آئے۔ عبداللہ، معمر، زہری، سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

باب ١١٣٦ النحر قبل الحلق في الحصر۔

روکے جانے کی صورت میں سر منڈانے سے پہلے قربانی کرنا۔

١٦٨٧ - حدثنا محمود حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن الزهري عن عروة عن المسور أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نحر قبل أن يحلق وأمر أصحابه بذلك۔

محمود، عبدالرزاق، معمر، زہری، عروہ نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر کے بال اُتروانے سے پہلے قربانی کی اور اپنے اصحاب کو بھی اس کا حکم دیا۔

١٦٨٨ - حدثنا محمد بن عبد الرحيم أخبرنا أبو بدر شجاع بن الوليد عن عمر بن محمد العمري قال وحدث نافع أن عبد الله وسالما كلما عبد الله بن عمر فقال خرجنا مع النبي صلى الله عليه وسلم معتمرين فحال كفار قريش دون البيت فنحر رسول الله صلى الله عليه وسلم بدنه وحلق رأسه۔

محمد بن عبدالرحیم، ابو بدر شجاع بن ولید، عمرو بن محمد عمری، نافع، عبداللہ اور سالم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، ہم عمرہ کرنے کے لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو کفار قریش نے بیت اللہ سے روکا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی قربانی کے جانور کو نحر کیا اور سر مبارک کے بال اُتروائے۔

باب ١١٣٧ من قال ليس على المحصر بدل

جس نے کہا کہ روک دئے جانے والے پر کوئی بدل نہیں۔

وقال روح عن شبل عن ابن أبي نجيح عن مجاهد عن ابن عباس إنما البدل على من نقض حجه بالتلذذ فأما من حبسه عذر أو غير ذلك فإنه يحل ولا يرجع وإن كان معه هدي وهو محصر نحره إن كان لا يستطيع أن يبعث وإن استطاع أن يبعث به لم يحل حتى يبلغ الهدي محله وقال مالك

روح، شبل، ابن ابی نجیح، مجاہد، حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ بدل اس پر ہے جس نے اپنے حج کو لذت سے فاسد کیا اور جو روکا جائے یا معذور وغیرہ ہو تو احرام کھول دے اور نہ لوٹے اور اگر اس کے پاس ہدی ہو تو اُسے نحر کرے جب کہ بھیج نہ سکتا ہو اور اگر بھیج سکتا ہے تو احرام نہ کھولے جب تک کہ قربانی اپنے مقام پر نہ پہنچ جائے۔ امام مالک وغیرہ نے کہا کہ قربانی کے جانور کو ذبح کرے اور جس جگہ چاہے سر منڈائے اور اس پر قضا نہیں ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے قربانی کی اور سر منڈائے اور

www.alahazratnetwork.org

الْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَذْكُرْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَنْ يَقْضُوا شَيْئًا وَّلَا
يَعُوْدُوْا وَالْحُدَيْبِيَةُ خَارِجٌ مِنَ الْحَرَمِ ـ

١٦٨٩ ـ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ
نَّافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ حِيْنَ خَرَجَ إِلٰى
مَكَّةَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ إِنْ صُدِدْتُّ عَنِ
الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِّنْ أَجْلِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ ثُمَّ إِنَّ
عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ نَظَرَ فِيْ أَمْرِهِ فَقَالَ مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ
فَالْتَفَتَ إِلٰى أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ أُشْهِدُكُمْ
أَنِّيْ قَدْ أَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ طَافَ لَهُمَا طَوَافًا
وَّاحِدًا وَّرَأٰى أَنَّ ذٰلِكَ مُجْزِيًا عَنْهُ وَأَهْدٰى ـ

**بَابٌ ١٣٨ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ
مَّرِيْضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِّنْ رَّأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِّنْ
صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ وَّهُوَ مُخَيَّرٌ فَأَمَّا
الصَّوْمُ فَثَلَاثَةُ أَيَّامٍ ـ**

١٦٩٠ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ
أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَعَلَّكَ آذَاكَ هَوَامُّكَ
قَالَ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْلِقْ رَأْسَكَ وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ
سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ أَوِ انْسُكْ بِشَاةٍ ـ

بَابٌ ١٣٩ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى أَوْ صَدَقَةٍ وَّهِيَ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جب کہ وہ فتنہ کے دوران مکہ مکرمہ کی طرف عمرہ کرنے نکلے کہ اگر مجھے بیت اللہ سے روکا گیا تو میں وہی کروں گا جو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں کیا۔ حضور نے حدیبیہ کے سال عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمر نے سوچا کہ یہ دونوں تو ایک ہیں تو اپنے اصحاب کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کہ جب دونوں کا حکم ایک ہے تو میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرہ کے ساتھ حج بھی واجب کر لیا۔ پھر دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا اور اسے کافی خیال کیا اور قربانی کا جانور لے گئے۔

ارشاد ربانی ہے، جو تم میں سے بیمار ہو یا اُس کے سر میں تکلیف ہو تو فدیہ ہے روزے یا صدقہ یا قربانی جب کہ وہ استطاعت رکھے اور روزے تین دن کے ہیں۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، حُمید بن قیس، مجاہد، عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، شاید جوئیں تمہیں اذیت پہنچاتی ہیں! عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہاں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سر منڈا دو اور تین روزے رکھ لینا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دینا یا ایک بکری کی قربانی کرنا۔

ارشاد ربانی اَوْ صَدَقَةٍ سے مراد ساٹھ مسکینوں کو کھانا

www.alahazratnetwork.org

فقال يؤذيك هوامك قلت نعم قال فاحلق رأسك أو قال احلق قال في نزلت هذه الآية فمن كان منكم مريضا أو به أذى من رأسه إلى آخرها فقال النبي صلى الله عليه وسلم صم ثلاثة أيام أو تصدق بفرق بين ستة أو انسك بما تيسر۔

باب ١٤٠ الإطعام في الفدية نصف صاع۔

١٦٩٢۔ حدثنا أبو الوليد حدثنا شعبة عن عبد الرحمن بن الأصبهاني عن عبد الله بن معقل قال جلست إلى كعب بن عجرة فسألته عن الفدية فقال نزلت في خاصة وهي لكم عامة حملت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم والقمل يتناثر على وجهي فقال ما كنت أرى الوجع بلغ بك ما أرى أو ما كنت أرى الجهد بلغ بك ما أرى تجد شاة فقلت لا فقال فصم ثلاثة أيام أو أطعم ستة مساكين لكل مسكين نصف صاع۔

باب ١٤١ النسك شاة۔

١٦٩٣۔ حدثنا إسحاق حدثنا روح حدثنا شبل عن ابن أبي نجيح عن مجاهد قال حدثني عبد الرحمن بن أبي ليلى عن كعب بن عجرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رآه وأنه يسقط على وجهه فقال أيؤذيك هوامك قال نعم فأمره أن يحلق وهو بالحديبية ولم يتبين لهم أنهم يحلون بها وهم على طمع أن يدخلوا مكة

اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ جو تم میں سے بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو (۲:۱۹۶) پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین دن کے روزے رکھ لینا یا ساٹھ مسکینوں میں ایک فرق کھانا صدقہ کر دینا یا قربانی کرنا جو میسر آئے۔

فدیہ میں نصف صاع کھانا کھلانا۔

عبد اللہ بن معقل سے روایت ہے کہ میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا اور اُن سے فدیہ کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ یہ آیت خاص میرے متعلق نازل ہوئی اور حکم میں عام ہے۔ مجھے اٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا اور جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں فرمایا: مجھے اندازہ نہیں تھا کہ تمہاری تکلیف یہاں تک پہنچ جائے گی یا مجھے خیال نہیں تھا کہ تمہیں اتنی تکلیف ہو جائے گی۔ تمہارے پاس بکری ہے؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا تو تین دن کے روزے رکھ لینا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دینا یعنی ہر مسکین کو نصف صاع۔

بکری کی قربانی

عبد الرحمٰن بن ابو لیلیٰ نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا کہ اُن کے چہرے پر جوئیں گر رہی تھیں۔ فرمایا، کیا جوئیں تمہیں تکلیف دیتی ہیں؟ عرض کی، ہاں۔ پس انہیں حکم دیا کہ سر منڈا لیں اور آپ حدیبیہ میں تھے اور انہیں یہ واضح نہیں کیا تھا کہ اس سے وہ احرام سے باہر ہو جائیں گے بلکہ وہ پُر امید تھے کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فدیہ کا حکم نازل فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ ایک فرق کھانا ساٹھ مسکینوں

www.alahazratnetwork.org

أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَآهُ وَقَمْلُهُ يَسْقُطُ عَلَى وَجْهِهِ مِثْلَهُ۔

باب ١١٤٢ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى فَلَا رَفَثَ۔

١٦٩٤۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ۔

ارشادِ ربانی کہ رفث نہ ہو۔

ابوحازم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو اس گھر کا حج کرے جس میں نہ جماع کیا ہو اور نہ گناہ کا کام تو یوں لوٹے گا جیسے اُس کی ماں نے ابھی جنا ہو۔

باب ١١٤٣ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ۔

١٦٩٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ۔

ارشادِ ربانی کہ حج میں گناہ کا کام اور جھگڑا نہ ہو۔

ابوحازم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو اس گھر کا حج کرے جس میں نہ جماع کرے اور نہ گناہ کا کام تو یوں لوٹے گا جیسے آج ہی اُس کی ماں نے جنا ہو۔

ف: حدیث ۱۶۵۰ میں وارد ہوا ہے کہ حج مبرور کا بدلہ جنت ہے۔ حدیث ۱۶۹۴ اور اس حدیث میں بتایا ہے کہ جس نے صحیح طریقے سے حج کیا اور اس کے اندر کوئی نامناسب کام نہ کیا تو اس کے تمام گناہ معاف فرمادئے جاتے ہیں اور وہ اس طرح ہو جاتا ہے جیسے اُس کی ماں نے اُسے آج ہی جنا ہو۔ وَاللّٰهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

باب ١١٤٤ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ

وَأَنْتُمْ حُرُمٌ وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ أَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِيَذُوقَ وَبَالَ أَمْرِهِ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ وَاللّٰهُ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ شکار کو نہ مارو جب تم احرام میں ہو اور تم میں سے جو اُسے قصداً قتل کرے تو اُس کا بدلہ ہے کہ اسی طرح کا جانور مویشی سے دے، تم میں سے دو ثقہ آدمی اُس کا حکم کریں، قربانی ہو کعبہ کو پہنچتی یا کفارہ دے چند مسکینوں کا کھانا یا اُس کے برابر روزے کہ اپنے کام کا وبال چکھے۔ اللہ نے معاف کیا جو ہو گزرا اور جو اب کرے گا تو اُس سے بدلہ لے گا اور اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا، حلال ہے تمہارے لیے دریا کا شکار اور اس کا کھانا تمہارے اور مسافروں کے فائدے کو اور تم پر حرام ہے خشکی کا شکار جب تک تم احرام میں ہو اور اللہ سے ڈرو جس کی طرف تمہیں اُٹھنا ہے (۵، ۹۵، ۹۶)۔

وَالدَّجَاجِ وَالْخَيْلِ يُقَالُ عَدْلُ ذٰلِكَ مِثْلُ فَاِذَا كُسِرَتْ عِدْلٌ فَهُوَ زِنَةُ ذٰلِكَ قِيَامًا قِوَامًا يَعْدِلُوْنَ يَجْعَلُوْنَ عَدْلًا۔

١٦٩٦۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ انْطَلَقَ اَبِيْ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَاَحْرَمَ اَصْحَابُهٗ وَلَمْ يُحْرِمْ وَحُدِّثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَدُوًّا يَغْزُوْهُ فَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا اَنَا مَعَ اَصْحَابِهٖ تَضْحَكُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَنَظَرْتُ فَاِذَا اَنَا بِحِمَارِ وَحْشٍ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَطَعَنْتُهٗ فَاَثْبَتُّهٗ فَاسْتَعَنْتُ بِهِمْ فَاَبَوْا اَنْ يُّعِيْنُوْنِيْ فَاَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهٖ وَخَشِيْنَا اَنْ نُّقْتَطَعَ فَطَلَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْفَعُ فَرَسِيْ شَاْوًا وَّاَسِيْرُ شَاْوًا فَلَقِيْتُ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ غِفَارٍ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ قُلْتُ اَيْنَ تَرَكْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَكْتُهٗ بِتَعْهِنَ وَهُوَ قَآئِلٌ السُّقْيَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَهْلَكَ يَقْرَءُوْنَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللّٰهِ **اِنَّهُمْ قَدْ خَشُوْا اَنْ يُّقْتَطَعُوْا دُوْنَكَ فَانْتَظِرْهُمْ قُلْتُ** يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَبْتُ حِمَارَ وَحْشٍ وَّعِنْدِيْ مِنْهُ فَاضِلَةٌ فَقَالَ لِلْقَوْمِ كُلُوْا وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ۔

بابـــ ١١٣٦ اِذَا رَاَى الْمُحْرِمُوْنَ صَيْدًا فَضَحِكُوْا فَفَطِنَ الْحَلَالُ۔

١٦٩٧۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ قَالَ انْطَلَقْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَاَحْرَمَ اَصْحَابُهٗ وَلَمْ اُحْرِمْ فَاُنْبِئْنَا بِعَدُوٍّ بِغَيْقَةَ فَتَوَجَّهْنَا نَحْوَهُمْ فَبَصُرَ اَصْحَابِيْ بِحِمَارٍ

www.alahazratnetwork.org

کہا گیا ہے۔ ...

مراد ہم وزن ہے قِیَامًا یہاں قِوَامًا کے معنی میں ہے اور یَعْدِلُوْنَ وہ برابر کرتے ہیں۔

عبداللہ بن ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے سال میرے والدِ محترم گئے تو اُن کے ساتھیوں نے احرام باندھا اور انھوں نے نہ باندھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ دشمن لڑنا چاہتا ہے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چل پڑے۔ میں بھی اپنے دوستوں کے ساتھ تھا جو ایک دوسرے سے ہنس رہے تھے۔ مجھے ایک گورخر نظر آیا تو میں اُس پر ٹوٹ پڑا اور نیزہ مار کر اُسے ٹھنڈا کر دیا۔ لوگوں سے مدد چاہی تو انھوں نے مدد کرنے سے انکار کر دیا۔ ہم نے اُس کے گوشت میں سے کھایا لیکن بچھڑنے کا ڈر تھا۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تلاش کرنے لگا، کبھی گھوڑے کو تیز دوڑاتا اور کبھی آہستہ چلاتا۔ آدھی رات کے وقت مجھے بنی غفار کا ایک آدمی ملا۔ میں نے کہا کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کہاں چھوڑا؟ اُس نے کہا کہ میں نے حضور کو تعہن میں چھوڑا، سُقیا پر قیلولہ کرتے ہوں گے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ کے ساتھی آپ کی بارگاہ میں سلام عرض کرتے ہیں، انھیں ڈر ہے کہ مبادا آپ سے بچھڑ جائیں لہٰذا اُن کا انتظار فرمائیے۔ میں عرض گزار **ہوا کہ یا رسول اللہ! میں نے ایک گورخر شکار کیا اور میرے پاس اس کا فالتو** گوشت ہے۔ فرمایا کہ لوگوں کو کھلا دو اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے۔

جب احرام والے شکار کو دیکھ کر ہنسیں اور بغیر احرام والا سمجھ جائے۔

عبداللہ بن ابو قتادہ سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا۔ ہم حدیبیہ کے سال نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چلے۔ آپ کے صحابہ کرام احرام میں تھے اور میں نہیں تھا۔ جب بتایا گیا کہ غیقہ میں دشمن ہے تو ہم اُن کی طرف متوجہ ہوئے۔ میرے ساتھی نے ایک گورخر دیکھا تو ایک دوسرے کی طرف ہنسنے لگے۔ میں نے دیکھ لیا تو گھوڑے پر سوار ہوا اور نیزہ مار کر اُسے

ارفع فرسي شأوا وأسير عليه شأوا فلقيت رجلا من بني غفار في جوف الليل فقلت أين تركت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال تركته بتعهن وهو قائل السقيا فلحقت برسول الله صلى الله عليه وسلم حتى أتيته فقلت يا رسول الله إن أصحابك أرسلوا يقرؤون عليك السلام ورحمة الله وبركاته وإنهم قد خشوا أن يقتطعهم العدو دونك فانظرهم ففعل فقلت يا رسول الله إنا أصدنا حمار وحش وإن عندنا فاضلة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأصحابه كلوا وهم محرمون۔

باب ۱۱۲۷ لا يعين المحرم الحلال في قتل الصيد۔

۱۶۹۸۔ حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا سفيان حدثنا صالح بن كيسان عن أبي محمد عن نافع مولى أبي قتادة سمع أبا قتادة قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم بالقاحة من المدينة على ثلاث ح وحدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان حدثنا صالح بن كيسان عن أبي محمد عن أبي قتادة قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم بالقاحة ومنا المحرم ومنا غير المحرم فرأيت أصحابي يتراءون شيئا فنظرت فإذا حمار وحش يعني وقع سوطه فقالوا لا نعينك عليه بشيء إنا محرمون فتناولته فأخذته ثم أتيت الحمار من وراء أكمة فعقرته فأتيت به أصحابي فقال بعضهم كلوا وقال بعضهم لا تأكلوا فأتيت النبي صلى الله عليه وسلم وهو أمامنا فسألته

www.alahazratnetwork.org

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو [illegible] میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جا پہنچا اور عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ آپ کے بعض اصحاب سلام و رحمت عرض کرتے ہیں اور انہیں ڈر ہے کہ کہیں آپ کے اور اُن کے درمیان دشمن حائل نہ ہو جائے لہٰذا اُن کا انتظار فرمائیے۔ پس یہی کیا تو میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ ہم نے گورخر کا شکار کیا اور ہمارے پاس اُس کا فاضل گوشت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے ساتھیوں کو کھلاؤ اور وہ حالتِ احرام میں تھے۔

احرام والا شکار کرنے میں غیر احرام والے کی مدد نہ کرے۔

نافع مولیٰ ابو قتادہ نے سُنا کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلے پر قاحہ میں تھے۔ ابو محمد سے روایت ہے کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قاحہ کے مقام پر تھے اور ہم میں سے بعض احرام والے اور بعض بغیر احرام تھے میرے ساتھی ایک دوسرے کو کوئی چیز دکھا رہے تھے۔ میں نے دیکھا تو وہ گورخر تھا میرا کوڑا گر گیا تو انہوں نے کہا۔ ہم اِس پر آپ کی مدد نہیں کریں گے کیونکہ ہم حالتِ احرام میں ہیں۔ میں اُسے لے کر ایک ٹیلے کے پیچھے سے گورخر تک پہنچا اور اُسے زخمی کر کے اپنے ساتھیوں کے پاس لے آیا۔ بعض نے کہا کہ کھاؤ اور بعض نے کہا نہ کھاؤ۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ آگے نکل گئے تھے۔ میں نے آپ سے پوچھا تو فرمایا کہ کھاؤ حلال ہے۔ عمرو بن دینار نے ہم سے فرمایا کہ صالح کے پاس جاؤ اور اُن سے اِس کے اور دوسری حدیثوں کے متعلق پوچھو اور وہ یہاں ہمارے

فَقَالَ كُلُوهُ حَلَالٌ قَالَ لَنَا عَمْرٌو اذْهَبُوا إِلَى صَالِحٍ فَسَلُوهُ عَنْ هٰذَا أَوْ غَيْرِهِ وَقَدِمَ عَلَيْنَا هٰهُنَا۔

پاس تشریف لائے ہوئے تھے۔

بَاب ۱۱۳۸ لَا يُشِيرُ الْمُحْرِمُ إِلَى الصَّيْدِ لِكَيْ يَصْطَادَهُ الْحَلَالُ۔

احرام والا شکار کی طرف اشارہ نہ کرے کہ غیر احرام والا اُسے شکار کر لے۔

۱۶۹۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ هُوَ ابْنُ مَوْهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجُوا مَعَهُ فَصَرَفَ طَائِفَةً مِنْهُمْ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ فَقَالَ خُذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ حَتَّى نَلْتَقِيَ فَأَخَذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ فَلَمَّا انْصَرَفُوا أَحْرَمُوا كُلُّهُمْ إِلَّا أَبُو قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ فَبَيْنَمَا يَسِيرُونَ إِذْ رَأَوْا حُمُرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ أَبُو قَتَادَةَ عَلَى الْحُمُرِ فَعَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا فَنَزَلُوا فَأَكَلُوا مِنْ لَحْمِهَا وَقَالُوا أَنَأْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِ الْأَتَانِ فَلَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا أَحْرَمْنَا وَقَدْ كَانَ أَبُو قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ فَرَأَيْنَا حُمُرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ عَلَيْهَا أَبُو قَتَادَةَ فَعَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا فَنَزَلْنَا فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهَا ثُمَّ قُلْنَا أَنَأْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا قَالَ مِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا قَالُوا لَا قَالَ فَكُلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا۔

عبداللہ بن ابو قتادہ کو اُن کے والد ماجد نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حج کے لیے نکلے اور لوگ آپ کے ساتھ نکلے۔ ایک جماعت جن میں حضرت ابو قتادہ بھی تھے، اُن سے فرمایا کہ دریا کے کنارے سے جاؤ اور ہم سے آملنا۔ اُنھوں نے دریا کے ساحل کو اختیار کیا۔ جب لوٹے تو سب نے احرام باندھ لیا تھا مگر حضرت ابو قتادہ نے نہیں باندھا تھا۔ جب وہ چل رہے تھے تو اُنھوں نے گورخر دیکھے۔ حضرت ابو قتادہ نے ایک گورخر پر حملہ کر کے اُسے زخمی کر دیا اور ہمارے پاس لائے۔ لوگ اُتر پڑے اور اس کا گوشت کھایا اور کہا کہ ہم حالتِ احرام میں شکار کا گوشت کھا رہے ہیں۔ ہم نے اُس کا گوشت اٹھا لیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچے تو لوگ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! ہم حالتِ احرام میں تھے اور حضرت ابو قتادہ نے احرام نہیں باندھا تھا۔ ہم نے کئی گورخر دیکھے تو حضرت ابو قتادہ نے اُن پر حملہ کر کے اُن میں سے ایک مادہ کو شکار کر لیا۔ ہم اُتر پڑے اور اُس کا گوشت کھایا۔ پھر ہم نے کہا کہ کیا ہم شکار کا گوشت کھائیں حالانکہ ہم حالتِ احرام میں ہیں۔ ہم نے اُس کا باقی گوشت اُٹھا لیا۔ فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی نے اُن پر حملہ کرنے کا حکم دیا یا اُس کی طرف اشارہ کیا؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا تو اُس کا باقی گوشت بھی کھا لو۔

ف: اس حدیث اور اسی مضمون کی گزشتہ احادیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ جس نے احرام باندھا ہوا ہو وہ شکار نہیں کر سکتا اور نہ کسی کو شکار کرنے میں مدد دے سکتا ہے۔ اگر غیر محرم نے شکار کیا ہو تو محرم اس جانور کے گوشت میں سے کھا سکتا ہے جیسا کہ اس حدیث اور اس سے ملحقہ گزشتہ احادیث میں واضح طور پر وارد ہوا ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ۔

بَاب ۱۱۳۹ إِذَا أَهْدَى لِلْمُحْرِمِ حِمَارًا وَحْشِيًّا حَيًّا لَمْ يَقْبَلْ۔

اگر احرام والے کے زندہ گورخر بھیجا جائے تو نہ لے۔

۱۷۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيِّ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا

حضرت عبداللہ بن عباس نے حضرت صعب بن جثامہ لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اُنھوں نے ایک گورخر بطور ہدیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جب کہ آپ ابواء یا ودان کے مقام پر تھے۔ آپ نے وہ واپس کر دیا۔ جب اُن کے چہرے پر مایوسی

وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَى مَا
فِي وَجْهِهِ قَالَ إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ.

باب ۱۱۵۰ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ.

۱۷۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ
فِي قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ ح وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ
بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ.

۱۷۰۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ زَيْدِ
بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ حَدَّثَتْنِي إِحْدَى
نِسْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ.

۱۷۰۳۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ
وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ
بْنُ عُمَرَ قَالَتْ حَفْصَةُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَا حَرَجَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ الْغُرَابُ
وَالْحِدَأَةُ وَالْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ.

۱۷۰۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ
وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ
مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْغُرَابُ
وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ.

۱۷۰۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا
أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ
عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي غَارٍ بِمِنًى إِذْ نَزَلَ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ وَإِنَّهُ لَيَتْلُوهَا
وَإِنِّي لَأَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ وَإِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا إِذْ
وَثَبَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اقْتُلُوهَا فَابْتَدَرْنَاهَا فَذَهَبَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

دیکھی تو فرمایا، میں اسے ہرگز واپس نہ کرتا مگر میں حالتِ احرام میں ہوں۔

احرام والا کونسے جانوروں کو مار سکتا ہے؟

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ جانور ہیں جن کو مار دینے میں احرام والے پر کوئی گناہ نہیں ——— عبداللہ بن دینار حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے۔ یہی فرمایا۔

زید بن جبیر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ نے مجھے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، احرام والا مارے۔

اصبغ، عبداللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ جانوروں کو مار دینے کا کوئی مضائقہ نہیں، کوا، چیل چوہا، بچھو اور کاٹنے والا کتا۔

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جانوروں میں سے پانچ ہیں جو سارے موذی ہیں جو حرم میں بھی مار دیے جائیں یعنی کوا، چیل، بچھو، چوہا اور کاٹنے والا کتا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ کی ایک غار میں تھے کہ آپ پر سورۃ والمرسلات نازل ہوئی۔ آپ اس کی تلاوت فرما رہے تھے اور میں آپ کی زبان مبارک سے سن کر یاد کر رہا تھا۔ آپ ابھی اسی میں رطب اللسان تھے ایک سانپ ہماری جانب لپکا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے مار دو۔ ہم اس پر ٹوٹ پڑے تو وہ بھاگ گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تمہارے شر سے بچ گیا جیسے تم اس کے شر سے بچ گئے ——— آلم

www.alahazratnetwork.org

عليه وسلم وقيت شركم كما وقيتم شرها قال ابو عبد الله
انما اردنا بهذا ان منى من الحرم وانهم لم يروا
بقتل الحية باسا۔

١٧٠٦ - حدثنا اسمعيل قال حدثني مالك عن ابن
شهاب عن عروة بن الزبير عن عائشة زوج النبي
صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال للوزغ فويسق ولم اسمعه امر بقتله۔

باب ۵۱ لا يعضد شجر الحرم وقال ابن عباس
عن النبي صلى الله عليه وسلم
لا يعضد شوكه۔

١٧٠٧ - حدثنا قتيبة حدثنا الليث عن سعيد بن
ابي سعيد المقبري عن ابي شريح العدوي انه قال
لعمرو بن سعيد وهو يبعث البعوث الى
مكة ائذن لي ايها الامير احدثك
قولا قام به رسول الله صلى الله عليه وسلم
للغد من يوم الفتح فسمعته اذناي ووعاه
قلبي وابصرته عيناي حين تكلم به انه حمد الله و
اثنى عليه ثم قال ان مكة حرمها الله ولم يحرمها الناس
فلا يحل لامرئ يؤمن بالله واليوم الآخر ان يسفك
بها دما ولا يعضد بها شجرة فان احد ترخص لقتال
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقولوا له ان الله
اذن لرسوله صلى الله عليه وسلم ولم ياذن لكم وانما اذن
لي ساعة من نهار فقد عادت حرمتها اليوم كحرمتها
بالامس وليبلغ الشاهد الغائب فقيل لابي شريح
ما قال لك عمرو قال انا اعلم بذلك منك
يا ابا شريح ان الحرم لا يعيذ عاصيا ولا فارا بدم
ولا فارا بخربة خربة بلية۔

باب ۵۲ لا ينفر صيد الحرم۔

١٧٠٨ - حدثنا محمد بن المثنى حدثنا عبد الوهاب

ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ اس سے ہماری مراد یہ ہے کہ منیٰ حرم میں ہے
اور انھوں نے سانپ کو مارنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا۔

عروہ بن زبیر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا: چھپکلی موذی جانور ہے۔ میں نے نہیں سُنا کہ آپ نے
اس کو مارنے کا حکم دیا ہو۔

حرم کا درخت نہ کاٹا جائے۔ حضرت ابن عباس نے نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اس کا کانٹا بھی نہ کاٹا جائے

حضرت ابوشریح عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمرو بن سعید سے فرمایا
اے امیر! مجھے اجازت دیجیے کہ آپ کو وہ بات سناؤں جو رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ سے اگلے روز ارشاد فرمائی اور اُسے میرے
کانوں نے سُنا، دل نے یاد رکھا اور ارشاد فرماتے ہوئے میں نے حضور کو دیکھا
کہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا، مکہ مکرمہ کو اللہ تعالیٰ نے حرمت
والا بنایا ہے کسی انسان نے نہیں بنایا۔ پس کسی کے لیے جائز نہیں، جو اللہ
اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہو کہ اس میں خون بہائے اور نہ اس کا درخت
کاٹے۔ اگر کوئی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قتال کو اجازت کی سند
بنائے تو اس سے کہو کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اجازت
دی تھی آپ کو نہیں دی۔ مجھے بھی دن کی ایک ساعت کے لیے اجازت
دی اور آج بھی وہ حرمت اسی طرح لوٹ آئی جیسی کل تھی۔ جو موجود ہے
وہ غائب تک پہنچا دے۔ حضرت ابوشریح سے کہا گیا کہ عمرو نے آپ
کو کیا جواب دیا؟ فرمایا اس نے کہا کہ اے ابوشریح! میں آپ سے زیادہ
جانتا ہوں، حرم کسی عاصی، خون کرکے بھاگنے والے اور فساد کرکے بھاگنے
والے کو پناہ نہیں دیتا۔ خَرْبَۃ سے مراد فساد ہے۔

حرم کا شکار نہ بھڑکایا جائے۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

www.alahazratnetwork.org

حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُعَرِّفٍ وَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ وَعَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا لَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا هُوَ أَنْ تُنَحِّيَهُ مِنَ الظِّلِّ يَنْزِلُ مَكَانَهُ۔

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو حرام کیا ہے یہ نہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال ہُوا اور نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا اور میرے لیے بھی دن کی ایک ساعت حلال ہوئی نہ یہاں کی گھاس اکھاڑی جائے نہ اس کا درخت کاٹا جائے، نہ اس کا شکار بھڑکایا جائے اور نہ اس کی گری پڑی چیز اٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لیے حضرت عباس عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ اذخر کے سوا کہ وہ ہمارے سُناروں اور قبروں کے کام آتی ہے۔ فرمایا، اچھا اذخر کے سوا۔ خالد سے روایت ہے کہ عکرمہ نے فرمایا، کیا تم جانتے ہو کہ لَا یُنَفَّرُ صَیْدُھَا کیا ہے؟ سائے سے اٹھا کر اُس کی جگہ سنبھالنا۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ کے حرم میں گھاس اکھاڑنے، درخت کاٹنے، شکار بھگانے اور گری پڑی چیز اُٹھانے کی اجازت نہیں ہے۔ پھر حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی درخواست پر آپ نے اذخر گھاس کا استثناء فرما دیا کہ اذخر کو اکھاڑ کر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ معلوم ہُوا کہ پروردگارِ عالم نے اپنے محبوب کو اتنا با اختیار کر دیا تھا کہ تشریعی احکام میں بھی آپ کو کسی قدر اختیار دے دیا تھا۔ سرورِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خداداد اختیارات کو امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے الامن والعلیٰ کے اندر قرآن وحدیث کی روشنی میں بہت خوب بیان فرمایا ہے۔ ایمان کی حفاظت کے لیے اس رسالے کا مطالعہ بہت سودمند ثابت ہو سکتا ہے۔ وَاللهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

باب ۱۱۵۳ لَا يَحِلُّ الْقِتَالُ بِمَكَّةَ وَقَالَ أَبُو شُرَيْحٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُسْفَكُ بِهَا دَمًا۔

مکہ مکرمہ میں جنگ کرنا حلال نہیں۔ حضرت ابوشریح نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ اس میں خون نہ بہایا جائے۔

۱۷۰۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ افْتَتَحَ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا فَإِنَّ هٰذَا بَلَدٌ حَرَّمَ اللهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهَا قَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز فرمایا، ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد اور نیت ہے جب تم سے نکلنے کے لیے کہا جائے تو نکل آیا کرو کیونکہ اس شہر کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا جس روز کہ آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور وہ اللہ کی حُرمت کے باعث تا قیامت حرام ہے اور اس میں جنگ کرنا کسی کے لیے نہ مجھ سے پہلے حلال ہُوا اور نہ میرے لیے حلال ہُوا مگر دن کی ایک ساعت کے لیے، پس وہ اللہ کی حُرمت کے ساتھ قیامت تک حرام ہے۔ نہ اس کا کانٹا توڑا جائے اور نہ اس کا شکار بھڑکایا جائے اور نہ اس کی گری پڑی چیز اٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لیے اور نہ یہاں کی گھاس اُکھاڑی جائے۔ حضرت عباس عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اذخر کے سوا کیونکہ وہ ہمارے سُناروں اور گھروں کے لیے ہے۔ فرمایا،

وَلِبُيُوتِهِمْ قَالَ قَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ۔

باب الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ وَكَوَى ابْنُ عُمَرَ ابْنَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَيَتَدَاوَى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ طِيبٌ۔

۱۷۱۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عَمْرٌو أَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ حَدَّثَنِي طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَعَلَّهُ سَمِعَهُ مِنْهُمَا۔

۱۷۱۱۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْيِ جَمَلٍ فِي وَسَطِ رَأْسِهِ۔

باب تَزْوِيجِ الْمُحْرِمِ۔

۱۷۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

باب مَا يُنْهَى مِنَ الطِّيبِ لِلْمُحْرِمِ وَالْمُحْرِمَةِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ لَا تَلْبَسُ الْمُحْرِمَةُ ثَوْبًا بِوَرْسٍ أَوْ زَعْفَرَانٍ۔

۱۷۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ فِي الْإِحْرَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا الْوَرْسُ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْأَةُ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ تَابَعَهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَإِسْمٰعِيلُ

اِذخر کے سوا۔

احرام والے کا پچھنے لگوانا حضرت ابن عمر نے اپنے صاحبزادے کو حالتِ احرام میں داغ لگوایا اور وہ دوا استعمال کی جاسکتی ہے جس میں خوشبو نہ ہو۔

عطاء سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔ پھر فرماتے ہوئے سُنا کہ حدیث بیان کی مجھ سے طاؤس نے حضرت ابن عباس کے حوالے سے۔ میں نے کہا کہ شاید انھوں نے دونوں سے سُنی ہو۔

خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، علقمہ بن ابو علقمہ، عبدالرحمٰن اعرج سے روایت ہے کہ حضرت ابن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لحی جمل کے مقام پر حالتِ احرام کے اندر وسط سر میں پچھنے لگوائے۔

احرام والے کا نکاح کرنا۔

ابو المغیرہ عبدالقدوس بن حجاج، اوزاعی، عطاء بن ابو رباح، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حالتِ احرام میں نکاح کیا۔

احرام والے مرد و عورت کے لیے جو خوشبو منع ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ احرام والی ورس اور زعفران سے رنگا ہُوا کپڑا نہ پہنے۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہُوا کہ یارسول اللہ! آپ ہمیں حالتِ احرام میں کن کپڑوں کے پہننے کا حکم فرماتے ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قمیص، شلوار، عمامہ اور ٹوپی نہ پہنے۔ اگر کسی کے پاس جوتے نہ ہوں تو موزے پہن لے لیکن ٹخنوں سے نیچے کاٹ لے اور نہ وہ چیز پہنے جو زعفران یا ورس سے رنگی ہوئی ہو اور نہ احرام والی عورت نقاب ڈالے اور نہ دستانے پہنے ــــ متابعت کی اس کی موسیٰ بن عقبہ اور اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ اور جویریہ اور ابن اسحاق نے نقاب اور دستانوں کے بارے میں۔

عُبید اللہ نے فرمایا کہ ورس سے رنگا ہُوا نہ ہو اور وہ کہا کرتے کہ احرام

www.alahazratnetwork.org

بن إبراهيم بن عقبة وجويرية وابن إسحاق في النقاب والقفازين وقال عبيد الله ولا ورس وكان يقول لا تتنقب المحرمة ولا تلبس القفازين وقال مالك عن نافع عن ابن عمر لا تتنقب المحرمة وتابعه ليث ابن أبي سليم.

والی نقاب ڈال سکتی ہے لیکن دستانے نہ پہنے ۔ امام مالک، نافع حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ احرام والی نقاب نہ ڈالے اور متابعت کی اس کی لیث بن ابو سلیم نے ۔

۱۷۱۴ - حدثنا قتيبة حدثنا جرير عن منصور عن الحكم عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال وقصت برجل محرم ناقته فقتلته فأتي به رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اغسلوه وكفنوه ولا تغطوا رأسه ولا تقربوه طيبا فإنه يبعث يهل.

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اور ایک احرام والے آدمی کا واقعہ بیان کیا جس کو اس کی اونٹنی نے جان سے مار دیا تھا۔ اُسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لایا گیا تو آپ نے فرمایا: اسے غسل دو، کفن پہناؤ اور اس کا سر نہ چھپانا اور اسے خوشبو نہ لگانا کیونکہ یہ تلبیہ کہتا ہوا اٹھایا جائے گا ۔

باب ۱۵۱ الاغتسال للمحرم وقال ابن عباس يدخل المحرم الحمام ولم ير ابن عمر وعائشة بالحك بأسا.

احرام والے کا غسل کرنا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ احرام والا حمام میں داخل ہو سکتا ہے۔ حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ کے نزدیک کھجانے میں کوئی مضائقہ نہیں ۔

۱۷۱۵ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن زيد بن أسلم عن إبراهيم بن عبد الله بن حنين عن أبيه أن عبد الله بن عباس والمسور بن مخرمة اختلفا بالأبواء فقال عبد الله بن عباس يغسل المحرم رأسه وقال المسور لا يغسل المحرم رأسه فأرسلني عبد الله بن العباس إلى أبي أيوب الأنصاري فوجدته يغتسل بين القرنين وهو يستتر بثوب فسلمت عليه فقال من هذا فقلت أنا عبد الله بن حنين أرسلني إليك عبد الله بن العباس أسألك كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغسل رأسه وهو محرم فوضع أبو أيوب يده على الثوب فطأطأه حتى بدا لي رأسه ثم قال لإنسان يصب عليه اصبب فصب على رأسه ثم حرك رأسه بيديه فأقبل بهما وأدبر وقال هكذا رأيته صلى الله عليه وسلم يفعل.

حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت مسور بن مخرمہ کا ابواء کے مقام پر احرام والے کے سر دھونے کے متعلق اختلاف ہو گیا۔ حضرت عبد اللہ بن عباس نے کہا کہ احرام والا سر دھو سکتا ہے اور حضرت مسور نے کہا کہ احرام والا سر نہیں دھو سکتا۔ حضرت عبد اللہ بن عباس نے مجھے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیجا تو میں نے انہیں دو لکڑیوں کے درمیان غسل کرتے ہوئے پایا اور ایک کپڑے سے پردہ کیا ہوا تھا۔ میں نے سلام عرض کیا تو فرمایا: کون ہے؟ میں نے کہا کہ عبد اللہ بن حنین ہوں، مجھے حضرت عبد اللہ بن عباس نے آپ سے یہ پوچھنے کے لیے بھیجا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حالتِ احرام میں اپنے سر کو کس طرح دھویا کرتے تھے؟ پس حضرت ابو ایوب نے اپنا ہاتھ کپڑے پر رکھا اور اسے نیچا کر دیا، یہاں تک کہ مجھے ان کا سر نظر آنے لگا۔ پھر ایک آدمی سے اپنے اوپر پانی ڈالنے کے لیے کہا تو اس نے ان کے سر پر پانی ڈالا، پھر ہاتھوں سے سر کو حرکت دی اور انہیں آگے پیچھے لائے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔

باب ۱۵۲ لبس الخفين للمحرم إذا لم يجد

جوتے نہ ہونے کی صورت میں احرام والے کا موزے پہننا

www.alahazratnetwork.org

النَّعْلَيْنِ۔

۱۷۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ مَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ الْمُحْرِمُ۔

ابو الولید، شعبہ، عمرو بن دینار، جابر بن زید سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عرفات میں خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ جس کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزے پہن لے اور جس کے پاس ازار (تہبند) نہ ہو تو وہ پاجامہ پہن لے یعنی جو شخص حالتِ احرام میں ہو۔

۱۷۱۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ فَإِنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ۔

احمد بن یونس، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ احرام والا کون سے کپڑے پہن سکتا ہے؟ فرمایا کہ قمیص، عمامہ، شلوار اور ٹوپی نہ پہنے اور وہ کپڑا نہ پہنے جو زعفران یا ورس سے رنگا گیا ہو۔ اگر کسی کو جوتے میسر نہ ہوں تو موزے پہن لے لیکن انھیں کاٹ لے تاکہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔

باب إِذَا لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ۔

اگر ازار میسر نہ ہو تو پاجامہ پہن لے۔

۱۷۱۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ مَنْ لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ وَمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ۔

آدم، شعبہ، عمرو بن دینار، جابر بن زید سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں عرفات میں خطبہ دیا اور فرمایا۔ جس کے پاس ازار (تہبند) نہ ہو وہ پاجامہ پہن لے اور جس کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے۔

باب ۱۶۰ لُبْسِ السِّلَاحِ لِلْمُحْرِمِ وَقَالَ عِكْرِمَةُ إِذَا خَشِيَ الْعَدُوَّ لَبِسَ السِّلَاحَ وَافْتَدَى وَلَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ فِي الْفِدْيَةِ۔

احرام والے کا ہتھیار بند ہونا۔ عکرمہ کا قول ہے کہ اگر دشمن کا خوف ہو تو ہتھیار پہن لے اور فدیہ دے۔ فدیہ کے بارے میں کسی نے اُن کی متابعت نہیں کی۔

۱۶۱۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ فَأَبَى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدَعُوهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتَّى قَاضَاهُمْ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ

ابو اسحاق نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذی قعدہ میں عمرہ کیا تو اہلِ مکہ نے آپ کو مکہ مکرمہ میں داخل نہیں ہونے دیا، یہاں تک کہ انھوں نے فیصلہ کیا کہ مکہ مکرمہ میں داخل نہ ہوں مگر تلواریں نیام میں کر کے۔

www.alahazratnetwork.org

سِلَاحًا إِلَّا فِي قِرَابٍ۔

بَابٌ ۱۱۶۱ دُخُولِ الْحَرَمِ وَمَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ وَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ حَلَالًا وَإِنَّمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْإِهْلَالِ لِمَنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ لِلْحَطَّابِينَ وَغَيْرِهِمْ۔

۱۷۲۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ هُنَّ لَهُنَّ وَلِكُلِّ آتٍ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِمْ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَ ذٰلِكَ فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ حَتّٰى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ۔

۱۷۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ۔

بَابٌ ۱۱۶۲ إِذَا أَحْرَمَ جَاهِلًا وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ وَقَالَ عَطَاءٌ إِذَا تَطَيَّبَ أَوْ لَبِسَ جَاهِلًا أَوْ نَاسِيًا فَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ۔

۱۷۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلٰى عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ فِيهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ أَوْ نَحْوُهُ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ لِي تُحِبُّ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ أَنْ تَرَاهُ فَنَزَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ وَعَضَّ رَجُلٌ يَدَ رَجُلٍ يَعْنِي فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهُ فَأَبْطَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابٌ ۱۱۶۳ الْمُحْرِمِ يَمُوتُ بِعَرَفَةَ وَلَمْ يَأْمُرِ

حرم اور مکہ مکرمہ میں احرام کے بغیر داخل ہونا۔ حضرت ابن عمر احرام باندھے بغیر داخل ہوگئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جس کا ارادہ حج یا عمرہ کرنے کا ہے وہ احرام باندھے اور لکڑہاروں وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں کیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ میقات مقرر فرمایا اور اہل نجد کے لیے قرن المنازل اور اہل یمن کے لیے یلملم۔ یہ اُن کے لیے ہیں اور ہر اُس شخص کے لیے جو دوسرے مقامات سے آئیں اور یہاں سے گزریں اور اِن کے سوا دوسرے تو کوئی جہاں کا رہنے والا ہے وہیں سے احرام باندھے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ والے مکہ مکرمہ سے احرام باندھ لیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فتح کے سال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سرِ مبارک پر مغفر تھا جب آپ نے اُسے اُتارا تو ایک شخص حاضرِ بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا کہ ابن خطل کعبہ کے پردوں سے لٹکا ہوا ہے فرمایا کہ اسے قتل کر دو۔

جب بے خبر احرام باندھے اور اُس نے قمیض پہن رکھی ہو۔ عطاء کا قول ہے کہ جب خوشبو لگائے یا بے خبری میں یا بھول کر کپڑا پہن لے تو اُس پر کفارہ نہیں۔

صفوان بن یعلیٰ کے والد ماجد سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو ایک آدمی آیا جس نے جُبّہ پہن رکھا تھا اور اُس پر زعفران یا ایسی ہی کسی چیز کا نشان تھا۔ حضرت عمر مجھ سے کہا کرتے تھے کہ کیا آپ چاہتے ہیں کہ جب حضور پر وحی نازل ہو تو اُنھیں دیکھیں؟ آپ پر وحی نازل ہوئی اور جب وہ کیفیت دور ہوئی تو فرمایا اپنے عمرہ میں وہی کرو جو تم اپنے حج میں کرتے ہو۔ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کا ہاتھ چبایا تو دوسرے نے اِس کا اگلا دانت نکال دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے باطل قرار دیا۔

احرام والا عرفات میں فوت ہو جائے تو نبی کریم صلی اللہ

www.alahazratnetwork.org

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤَدّٰى عَنْهُ بَقِيَّةُ الْحَجِّ۔

تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کی طرف سے حج کے باقی ارکان ادا کرنے کا حکم نہیں فرمایا۔

۱۷۲۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهٖ فَوَقَصَتْهُ أَوْ قَالَ فَأَقْعَصَتْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِي ثَوْبَيْنِ أَوْ قَالَ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُحَنِّطُوْهُ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُلَبِّيْ۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، ایک آدمی عرفات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا تھا کہ سواری سے گر پڑا جس نے اُس کی گردن کچل دی یا وہ کچلا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن دو۔ اسے خوشبو نہ لگانا اور نہ اس کا سر چھپانا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے اُٹھائے گا کہ تلبیہ کہہ رہا ہوگا۔

۱۷۲۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهٖ فَوَقَصَتْهُ أَوْ قَالَ فَأَوْقَصَتْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُمِسُّوْهُ طِيْبًا وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهُ وَلَا تُحَنِّطُوْهُ فَإِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں کھڑا تھا کہ اپنی سواری سے گر پڑا جس نے اُسے کچل دیا یا وہ کچلا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن دو۔ اسے خوشبو نہ لگانا، اس کا سر نہ چھپانا اور نہ اسے حنوط ملنا کیونکہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے تلبیہ کہتا ہوا اٹھائے گا۔

ف: اگر کوئی شخص حالتِ احرام میں وفات پا جائے تو اس کا احرام باقی رہتا ہے یا نہیں اور اس کی تجہیز و تکفین عام اموات کی طرح کی جائے گی یا دوسری طرح نیز یہ حکم خاص اسی شخص کے متعلق تھا یا فوت ہونے والے ہر محرم سے تعلق رکھتا ہے! مذکورہ تینوں باتوں کے اندر ائمہ مجتہدین کا اختلاف ہے۔ اس حدیث کی بنا پر امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہما کا موقف یہ ہے کہ وفات پانے پر بھی محرم کا احرام باقی رہتا ہے اور اس کی تجہیز و تکفین دوسرے فوت ہونے والوں کی طرح نہیں کی جائے گی۔ امام اعظم ابوحنیفہ، امام مالک اور امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک وفات پانے کے بعد محرم کا احرام باقی نہیں رہتا لہٰذا اس کی تجہیز و تکفین دیگر عام اموات کی طرح ہوگی کیونکہ ان بزرگوں کے نزدیک احرام بھی دوسری عبادتوں کی طرح ہے۔ اگر دوسری کسی بھی عبادت کے دوران اس کا کرنے والا فوت ہو جاتا ہے تو وہ عبادت اس کی موت پر ختم ہو جاتی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کسی کا ثواب آگے بھی جاری رکھے یا اس کو وہی عبادت کرتا ہوا اٹھائے تاکہ وہ عبادت اس کے بندۂ کامل ہونے کی شہادت بن جائے لیکن حقیقت میں وہ عمل موت پر ختم ہو جاتا ہے۔ امام شافعی اور امام احمد کے موقف کی بنیاد اسی حدیث پر ہے جبکہ امام ابوحنیفہ، امام مالک اور امام اوزاعی کے موقف کی بنیاد بعض دوسری حدیثوں اور بعض صحابۂ کرام کے عمل اور نظریات پر ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

www.alahazratnetwork.org

باب ١١٦٤ سُنَّةِ الْمُحْرِمِ إِذَا مَاتَ۔

١٧٢٥۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُمِسُّوهُ بِطِيبٍ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا۔

باب ١١٦٥ الْحَجِّ وَالنُّذُورِ عَنِ الْمَيِّتِ وَالرَّجُلُ يَحُجُّ عَنِ الْمَرْأَةِ۔

١٧٢٦۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَلَمْ تَحُجَّ حَتَّى مَاتَتْ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَتَهُ اقْضُوا اللّٰهَ فَاللّٰهُ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ۔

باب ١١٦٦ الْحَجِّ عَمَّنْ لَا يَسْتَطِيعُ الثُّبُوتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ۔

١٧٢٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي عَنْهُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ۔

باب ١١٦٧ حَجِّ الْمَرْأَةِ عَنِ الرَّجُلِ۔

١٧٢٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ

احرام والا مر جائے تو اُس کے متعلق سنت

سعید بن جُبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا تھا کہ اُس کی اُونٹنی نے اس کی گردن توڑ دی اور وہ احرام باندھے ہوئے تھا اور وہ فوت ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن پہناؤ۔ اسے خوشبو نہ لگانا اور نہ اس کا سر چھپانا کیونکہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے تلبیہ کہتا ہوا اُٹھائے گا۔

میت کی طرف سے حج اور منت پوری کرنا اور خاوند کا بیوی کی طرف سے حج کرنا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جُہینہ کی ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ میری والدہ ماجدہ نے حج کرنے کی منت مانی تھی لیکن وہ حج نہ کر سکیں یہاں تک کہ فوت ہو گئیں۔ کیا میں اُن کی طرف سے حج کروں؟ فرمایا۔ ہاں تم اُن کی طرف سے حج کرو۔ اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا تو کیا تم اُسے ادا کرتیں! اللہ تعالیٰ زیادہ حق دار ہے کہ اُس کا قرض ادا کیا جائے۔

اس کی طرف سے حج کرنا جو سواری پر ٹک نہ سکے۔

ابو عاصم، ابن جُریج، ابن شہاب، سلیمان بن یسار، حضرت ابن عباس نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک عورت ــــ موسیٰ بن اسماعیل، عبدالعزیز بن ابوسلمہ، ابن شہاب، سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ حجۃ الوداع کے سال قبیلہ خثعم کی ایک عورت حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے۔ میرے والد ماجد بہت بوڑھے ہو گئے ہیں، سواری پر ٹک کر نہیں بیٹھ سکتے۔ اگر میں حج کروں تو کیا اُن کی طرف سے ادا ہو جائے گا؟ فرمایا، ہاں۔

عورت کا مرد کی طرف سے حج کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سواری پر نبی کریم

www.alahazratnetwork.org

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ رَدِيْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَتِ امْرَأَةٌ مِّنْ خَثْعَمَ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ فَقَالَتْ إِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ أَدْرَكَتْ أَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَّا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے حضرت فضل بیٹھے ہوئے تھے کہ خثعم کی ایک عورت حاضرِ بارگاہ ہوئی۔ حضرت فضل اُس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ اِن کی طرف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت فضل کا منہ دوسری طرف کر دیا۔ عرض گزار ہوئی کہ میرے والدِ ماجد پر حج فرض ہے لیکن وہ اتنے بوڑھے ہیں کہ سواری پر ٹک نہیں سکتے۔ کیا میں اُن کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ فرمایا، ہاں اور یہ حجۃ الوداع کے موقع کی بات ہے۔

بَابٌ ۱۱۶۵ حَجِّ الصِّبْيَانِ۔

بچوں کا حج کرنا

۱۷۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ بَعَثَنِيْ أَوْ قَدَّمَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّقَلِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ۔

ابو النعمان، حماد بن زید، عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابو یزید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزدلفہ سے مجھے رات میں سامان کے ساتھ پہلے ہی بھیج دیا تھا۔

۱۷۳۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ وَقَدْ نَاهَزْتُ الْحُلُمَ أَسِيْرُ عَلٰى أَتَانٍ لِّيْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُّصَلِّيْ بِمِنًى حَتّٰى سِرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ نَزَلْتُ عَنْهَا فَرَتَعَتْ فَصَفَفْتُ مَعَ النَّاسِ وَرَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمِنًى فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں بالغ ہونے کے قریب تھا کہ اپنی گدھی پر سوار ہو کر آیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر منیٰ میں نماز پڑھ رہے تھے اور میں پہلی صف کے کچھ حصے کے آگے سے گزرا۔ پھر اُس سے اُترا اور وہ چرنے لگی۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے لوگوں کے ساتھ صف میں شامل ہو گیا۔ یونس نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ میں۔

۱۷۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حُجَّ بِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِيْنَ۔

عبد الرحمٰن بن یونس، حاتم بن اسماعیل، محمد بن یوسف سے روایت ہے کہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ مجھے ساتھ لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کروایا گیا اور میری عمر سات سال تھی۔

۱۷۳۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الْجُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَقُوْلُ لِلسَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ وَكَانَ قَدْ حُجَّ بِهٖ فِيْ ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عمرو بن زرارہ، قاسم بن مالک، جعید بن عبد اللہ، عمر بن عبد العزیز فرمایا کرتے کہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامان کے ساتھ حج کروایا گیا تھا۔

بَابٌ ۱۱۶۶ حَجِّ النِّسَاءِ

وَقَالَ لِيْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ

عورتوں کا حج کرنا۔ احمد بن محمد ابراہیم، اِن کے والدِ ماجد اُن کے جدِ امجد سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات

www.alahazratnetwork.org

أَذِنَ عُمَرُ لِأَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا فَبَعَثَ مَعَهُنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ۔

کو آخری حج میں جانے کی اجازت دی اور اُن کے ساتھ حضرت عثمان بن عفان اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو بھیجا۔

۱۷۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَتْنَا عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا نَغْزُو وَنُجَاهِدُ مَعَكُمْ فَقَالَ لَكُنَّ أَحْسَنُ الْجِهَادِ وَأَجْمَلُهُ الْحَجُّ حَجٌّ مَبْرُورٌ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَلَا أَدَعُ الْحَجَّ بَعْدَ إِذْ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عائشہ بنت طلحہ سے روایت ہے کہ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کی معیّت میں غزوات و جہاد میں شامل نہ ہُوا کریں؟ فرمایا کہ تمہارے لیے سب سے اچھا اور عمدہ جہاد حج ہے، گناہوں سے پاک کر دیتا ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشادِ گرامی سُن لینے کے بعد میں کبھی حج کو نہیں چھوڑتی ہُوں۔

۱۷۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ وَلَا يَدْخُلُ عَلَيْهَا رَجُلٌ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَخْرُجَ فِي جَيْشِ كَذَا وَكَذَا وَامْرَأَتِي تُرِيدُ الْحَجَّ فَقَالَ اخْرُجْ مَعَهَا۔

ابو معبد مولیٰ ابنِ عباس نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت سفر نہ کرے مگر اپنے کسی محرم کے ساتھ اور اُس کے پاس گھر میں کوئی داخل نہ ہو مگر اس کے محرم کے ساتھ۔ ایک شخص عرض گزار ہُوا کہ یا رسول اللہ! میں فلاں لشکر کے ساتھ جانے کا ارادہ رکھتا ہُوں اور میری بیوی حج کے لیے جانا چاہتی ہے۔ فرمایا کہ اُس (اپنی بیوی) کے ساتھ جاؤ۔

۱۷۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ أَخْبَرَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَجَّتِهِ قَالَ لِأُمِّ سِنَانٍ الْأَنْصَارِيَّةِ مَا مَنَعَكِ مِنَ الْحَجِّ قَالَتْ أَبُو فُلَانٍ تَعْنِي زَوْجَهَا كَانَ لَهُ نَاضِحَانِ حَجَّ عَلَى أَحَدِهِمَا وَالْآخَرُ يَسْقِي أَرْضًا لَنَا قَالَ فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً أَوْ حَجَّةً مَعِي رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب حج کر کے واپس لوٹے تو حضرت اُمِ سنان انصاریہ سے فرمایا کہ تم نے حج کیوں نہیں کیا؟ عرض گزار ہُوئیں کہ ابو فلاں یعنی اُن کے خاوند کے پاس پانی ڈھونے والے دو اُونٹ ہیں۔ ایک پر وہ حج کرنے گئے اور دوسرا ہماری زمین کو پانی دیتا ہے۔ فرمایا کہ رمضان میں عمرہ کرنا حج کے یا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے —— روایت کیا اسے ابنِ جریج کو عطاء، حضرت ابنِ عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے —— عُبیداللہ، عبدالکریم، عطاء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

۱۷۳۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَعَةَ مَوْلَى زِيَادٍ قَالَ

قزعہ مولیٰ زیاد نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں حصہ لیا،

www.alahazratnetwork.org

سمعت أبا سعيد وغزا مع النبي صلى الله عليه وسلم ثنتي عشرة غزوة قال أربع سمعتهن من رسول الله صلى الله عليه وسلم أو قال يحدثهن عن النبي صلى الله عليه وسلم فأعجبنني وآنقنني أن لا تسافر امرأة مسيرة يومين ليس معها زوجها أو ذو محرم ولا صوم يومين الفطر والأضحى ولا صلاة بعد صلاتين بعد العصر حتى تغرب الشمس وبعد الصبح حتى تطلع الشمس ولا تشد الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد مسجد الحرام ومسجدي ومسجد الأقصى۔

باب من نذر المشية إلى الكعبة۔

۱۷۳۷۔ حدثنا ابن سلام أخبرنا الفزاري عن حميد الطويل قال حدثني ثابت عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم رأى شيخا يهادى بين ابنيه قال ما بال هذا قالوا نذر أن يمشي قال إن الله عن تعذيب هذا نفسه لغني وأمره أن يركب۔

۱۷۳۸۔ حدثنا إبراهيم بن موسى أخبرنا هشام بن يوسف أن ابن جريج أخبرهم قال أخبرني سعيد بن أبي أيوب أن يزيد بن أبي حبيب أخبره أن أبا الخير حدثه عن عقبة بن عامر قال نذرت أختي أن تمشي إلى بيت الله وأمرتني أن أستفتي لها النبي صلى الله عليه وسلم فاستفتيته فقال عليه السلام لتمش ولتركب قال وكان أبو الخير لا يفارق عقبة۔

۱۷۳۹۔ حدثنا أبو عاصم عن ابن جريج عن يحيى بن أيوب عن يزيد عن أبي الخير عن عقبة فذكر الحديث۔

باب حرم المدينة۔

۱۷۴۰۔ حدثنا أبو النعمان حدثنا ثابت بن يزيد حدثنا عاصم أبو عبد الرحمن الأحول عن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال المدينة حرم من

تھا فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے چار باتیں ایسی سُنی ہیں یا فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہیں جو مجھے بہت پسند اور پیاری ہیں کہ کوئی عورت دو روز کا سفر نہ کرے مگر اپنے خاوند یا کسی محرم کے ساتھ۔ دو دنوں یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روزے نہ رکھے۔ دو نمازوں کے بعد کوئی نماز نہ پڑھے یعنی عصر کے بعد جب تک سورج غروب نہ ہو جائے اور فجر کے بعد جب تک سورج طلوع نہ ہو جائے اور کجاوے نہ کسے جائیں مگر تین مسجدوں کی طرف یعنی مسجدِ حرام، میری مسجد اور مسجدِ اقصیٰ کی طرف۔

جس نے پیدل کعبہ جانے کی نذر مانی

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بڈھے کو دیکھا کہ اپنے دو بیٹوں کا سہارا لے کر چل رہا تھا فرمایا اسے کیا ہو گیا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ پیدل چلنے کی نذر مانی ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی کو ایسی تکلیف دینے سے بے نیاز ہے اور اُسے حکم دیا کہ سوار ہو جائے۔

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابن جریج، سعید بن ابو ایوب، یزید بن ابو حبیب، ابو الخیر سے روایت ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میری بہن نے نذر مانی کہ بیت اللہ تک پیدل چل کر جائے گی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا حکم دریافت کرنے کے لیے مجھ سے کہا۔ میں نے حکم دریافت کیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، پیدل چلے اور سوار بھی ہو جایا کرے اور ابو الخیر کبھی حضرت عقبہ سے جدا نہ ہوتے۔

ابو عاصم، ابن جریج، یحییٰ بن ایوب، یزید، ابو الخیر نے حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی اور آگے مذکورہ حدیث بیان کی۔

مدینہ منورہ کا حرم ہونا

ابو عبد الرحمٰن احول نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مدینہ منورہ فلاں جگہ سے فلاں جگہ تک حرم ہے۔ نہ اس کا درخت کاٹا جائے اور نہ اس میں کوئی نئی بات

www.alahazratnetwork.org

كذا إلى كذا لا يقطع شجرها ولا يحدث فيها حدث من أحدث حدثا فعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعين.

۱۷۴۱ـ حدثنا أبو معمر حدثنا عبد الوارث عن أبي التياح عن أنس قال قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة وأمر ببناء المسجد فقال يا بني النجار ثامنوني فقالوا لا نطلب ثمنه إلا إلى الله تعالى فأمر بقبور المشركين فنبشت ثم بالخرب فسويت وبالنخل فقطع فصفوا النخل قبلة المسجد.

۱۷۴۲ـ حدثنا إسمعيل بن عبد الله قال حدثني أخي عن سليمن عن عبيد الله عن سعيد المقبري عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال حرم ما بين لابتي المدينة على لساني قال وأتى النبي صلى الله عليه وسلم بني حارثة فقال أراكم يا بني حارثة قد خرجتم من الحرم ثم التفت فقال بل أنتم فيه.

۱۷۴۳ـ حدثنا محمد بن بشار حدثنا عبد الرحمن حدثنا سفين عن الأعمش عن إبراهيم التيمي عن أبيه عن علي قال ما عندنا شيء إلا كتاب الله وهذه الصحيفة عن النبي صلى الله عليه وسلم المدينة حرم ما بين عائر إلى كذا من أحدث فيها حدثا أو آوى محدثا فعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعين لا يقبل منه صرف ولا عدل وقال ذمة المسلمين واحدة فمن أخفر مسلما فعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعين لا يقبل منه صرف ولا عدل ومن تولى قوما بغير إذن مواليه فعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعين لا يقبل منه صرف ولا عدل.

پیدا کی جائے۔ جو اس میں نئی بات نکالے گا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو مسجد بنانے کا حکم دیا اور فرمایا۔ اے بنی نجار مجھ سے قیمت لے لو۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ اس کی قیمت ہم اللہ تعالیٰ سے لیں گے۔ آپ نے حکم فرمایا تو مشرکوں کی قبریں کھود دی گئیں۔ پھر حکم فرمایا تو گڑھوں کو ہموار کر دیا گیا اور کھجور کے درخت کاٹ دیئے گئے اور مسجد کی قبلہ والی جانب انہیں صف کی طرح کھڑا کر دیا گیا۔

سعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مدینہ منورہ کی دونوں سنگلاخ زمینوں کا درمیانی حصہ میری زبان پر حرام کیا گیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنی حارثہ کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ اے بنی حارثہ! میرے خیال میں تم حرم سے باہر ہو گئے ہو پھر ادھر ادھر دیکھ کر فرمایا۔ نہیں تم حرم کے اندر ہو۔

ابراہیم تیمی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہمارے پاس کوئی اور چیز نہیں سوائے اللہ کی کتاب اور اس صحیفے کے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ منورہ حرم ہے عائر سے فلاں جگہ تک۔ جو اس میں کوئی بدعت نکالے یا بدعتی کو پناہ دے تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ نہ اس کی کوئی فرض عبادت قبول کی جائے گی اور نہ نفل اور فرمایا کہ مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے۔ جو کسی مسلمان کا عہد توڑے تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت نہ اس کی کوئی فرض عبادت قبول کی جائے گی اور نہ نفل۔ جو کسی قوم سے اپنے آقاؤں کی اجازت کے بغیر موالات کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ نہ اس کی فرض عبادت قبول کی جائے گی اور نہ نفل۔

---

www.alahazratnetwork.org

باب ۷۱۲ فَضْلِ الْمَدِيْنَةِ وَاَنَّهَا تَنْفِي النَّاسَ۔

۱۷۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْحُبَابِ سَعِيْدَ بْنَ يَسَارٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَاْكُلُ الْقُرٰى يَقُوْلُوْنَ يَثْرِبَ وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ۔

باب ۷۱۳ الْمَدِيْنَةُ طَابَةٌ۔

۱۷۴۵۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِي حُمَيْدٍ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوْكَ حَتّٰى اَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ هٰذِهٖ طَابَةٌ۔

باب ۷۱۴ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ۔

۱۷۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لَوْ رَاَيْتُ الظِّبَاءَ بِالْمَدِيْنَةِ تَرْتَعُ مَا ذَعَرْتُهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ۔

باب ۷۱۵ مَنْ رَغِبَ عَنِ الْمَدِيْنَةِ۔

۱۷۴۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَتْرُكُوْنَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ لَا يَغْشَاهَا اِلَّا الْعَوَافِ يُرِيْدُ عَوَافِيَ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ وَاٰخِرُ مَنْ يُحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ يُرِيْدَانِ الْمَدِيْنَةَ يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وَحْشًا حَتّٰى اِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلٰى وُجُوْهِهِمَا۔

۱۷۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ

مدینہ منورہ کی فضیلت اور یہ لوگوں کو چھانٹتا ہے

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، یحییٰ بن سعید، ابو حباب سعید بن یسار حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے ایک بستی کا حکم دیا گیا ہے جو دوسری بستیوں کو نگل جاتی ہے۔ لوگ اُسے یثرب کہتے ہیں اور وہ مدینہ ہے۔ وہ بستی بُرے لوگوں کو اس طرح دُور کرتی ہے جس طرح بھٹی لوہے کے میل کو دُور کر دیتی ہے۔

مدینہ منورہ طابہ ہے

خالد بن مخلد، سلیمان، عمرو بن یحییٰ، عباس بن سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک سے واپس آ رہے تھے، یہاں تک کہ مدینہ منورہ کے نزدیک آ گئے تو فرمایا، یہ طابہ ہے۔

مدینہ منورہ کے دونوں سنگلاخ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے، اگر میں مدینہ منورہ میں ہرن چرتا ہوا دیکھوں تو اُسے نہیں ڈراؤں گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اِن دونوں سنگلاخوں کی درمیانی جگہ حرم ہے۔

جو مدینہ منورہ سے نفرت کرے

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا، تم مدینہ منورہ کو اچھی حالت میں چھوڑ جاؤ گے تو پھر وہاں درندے اور پرندے چھا جائیں گے اور آخر میں اس کے اندر مزینہ کے دو چرواہے آئیں گے۔ وہ چاہیں گے کہ مدینہ منورہ سے اپنی بکریاں لے جائیں تو دیکھیں گے کہ وہاں تو صرف وحشی جانور ہیں۔ یہاں تک کہ جب وہ ثنیۃ الوداع پہنچیں گے تو اوندھے منہ گر پڑیں گے۔

حضرت عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت سفیان بن ابو زہیر

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَيُفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَيُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ۔

باب۶کلا الْإِيمَانُ يَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ۔

۱۷۴۹۔ **حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا۔

باب۷کلا إِثْمِ مَنْ كَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ۔

۱۷۵۰۔ **حَدَّثَنَا** حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ عَنْ جُعَيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ سَعْدًا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَكِيدُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَحَدٌ إِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ۔

باب۸کلا آطَامِ الْمَدِينَةِ۔

۱۷۵۱۔ **حَدَّثَنَا** عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ سَمِعْتُ أُسَامَةَ قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى إِنِّي لَأَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

باب۹کلا لَا يَدْخُلُ الدَّجَّالُ الْمَدِينَةَ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ یمن فتح ہو جائے گا تو ایک قوم سواریاں لے کر آئے گی تو اپنے گھر والوں اور پیروکاروں کو سوار کر کے لے جائے گی۔ اور مدینہ منورہ ان کے لیے بہتر ہے اگر وہ جانیں۔ شام فتح ہو جائے گا تو ایک قوم سواریاں لے کر آئے گی اور اپنے گھر والوں اور پیروکاروں کو سوار کر کے لے جائے گی اور مدینہ منورہ ان کے لیے بہتر ہے اگر وہ جانیں۔ عراق فتح ہو جائے گا تو ایک قوم سواریاں لے کر آئے گی اور اپنے گھر والوں اور پیروکاروں کو سوار کر کے لے جائے گی اور مدینہ منورہ ان کے لیے بہتر ہے اگر وہ جانیں۔

ایمان مدینہ منورہ کی طرف سمٹ جائے گا

ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، عبید اللہ، حبیب بن عبد الرحمن، حفص بن عاصم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان اس طرح مدینہ منورہ کی طرف سمٹ جائے گا جیسے سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ آتا ہے۔

اہل مدینہ کو فریب دینے کا گناہ

حسین بن حریث، فضل، جعید، عائشہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ نہیں دھوکا دے گا کوئی اہل مدینہ کو مگر اس طرح گھل جائے گا جس طرح پانی میں نمک گھل جاتا ہے۔

مدینہ منورہ کے مکانات

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے مکانات میں سے ایک اونچے مکان پر چڑھے تو فرمایا: کیا تم دیکھ رہے ہو جو میں دیکھتا ہوں؟ بے شک میں تمہارے گھروں پر فتنوں کے گرنے کی جگہوں کو دیکھ رہا ہوں۔ جیسے بارش کے قطروں کے گرنے کے مقامات۔ متابعت کی اس کی معمر اور سلیمان بن کثیر نے زہری سے۔

دجال مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہو گا

www.alahazratnetwork.org

١٧٥٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ۔

عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، ان کے والد ماجد، اُن کے جدِ امجد حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دجال کا رُعب مدینہ منورہ کے اندر داخل نہیں ہو گا۔ اس کے اُن دنوں سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے۔

١٧٥٣ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ۔

نعیم بن عبداللہ مُجمر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مدینہ منورہ کے راستوں پر فرشتے ہیں لہٰذا طاعون اور دجال اس میں داخل نہیں ہوں گے۔

١٧٥٤ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ لَيْسَ لَهُ مِنْ نِقَابِهَا نَقْبٌ إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ يَحْرُسُونَهَا ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَيُخْرِجُ اللّٰهُ كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی شہر ایسا نہیں جس کو دجال برباد نہیں کر دے گا سوائے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے۔ ان کے راستوں میں سے کوئی راستہ ایسا نہیں ہوگا جس پر صف بستہ فرشتے حفاظت نہ کر رہے ہوں گے پھر مدینہ منورہ کے رہنے والوں کو تین جھٹکے لگیں گے جن کے باعث اللہ تعالیٰ ہر کافر اور منافق کو (اس سے) نکال دے گا۔

ف: مدینہ منورہ دنیا کا وہ خوش نصیب شہر ہے جس میں پروردگارِ عالم کے محبوب، سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آرام فرما ہیں۔ آپ خالق اور مخلوق سب کے محبوب ہیں اور یہ بات ظاہر ہے کہ اہلِ محبت کو وہ جگہ سب سے پیاری محسوس ہوتی ہے جہاں اُن کا محبوب جلوہ افروز ہوتا ہے۔ عارفِ روم، مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

گفت معشوقے بہ عاشق اے فتیٰ
تو بہ غربت دیدۂ بس شہرہا
پس کدامی شہر زانہا خوشتر ست
گفت آں شہرے کہ در وے دلبر ست

اور اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اِس ساری بحث کو سمیٹتے ہوئے کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں کونسا شہر افضل ہے عارفِ رومی والے مذکورہ ملفوظے کو ایک ایمان افروز شعر میں یوں بیان کیا ہے۔

طیبہ نہ سہی افضل، مکہ ہی بڑا زاہد!
ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے

مدینہ طیبہ کے احادیثِ مطہرہ میں بے شمار فضائل آئے ہیں۔ کُتبِ احادیث کے علاوہ سِیَر و تاریخ کی کتابیں بھی اُنکے بیانات سے لبریز ہیں۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ دنیا کے وہ ایمان افروز اور روح پرور شہر ہیں جو بالاتفاق دنیا کے تمام شہروں سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ مکہ مکرمہ کو پروردگارِ عالم نے اپنے خلیل سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی زبانِ مبارک سے اعلان کروا کے حرم

بنایا اور مدینہ طیبہ کو اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبانی حرم بنانا۔ دونوں مقامات پر دنیا کے ہر مقام سے زیادہ شعائر اللہ ہیں۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ مکہ مکرمہ میں بیت اللہ ہے جس کے شرف وعظمت کا یہ عالم ہے کہ فریضۂ حج وہیں ادا کیا جاتا ہے اور ہر مسلمان کو اسی کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے کا حکم ہے جبکہ مدینہ منورہ وہ جگہ ہے کہ جہاں فرشتوں کا حج ہوتا ہے اور اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ ہر وقت ستر ہزار فرشتے روضۂ رسول پر صلوٰۃ وسلام کے پھول نچھاور کرتے رہتے ہیں۔ ستر ہزار صبح کو آتے ہیں اور دوسرے ستر ہزار شام کو۔ یہ سلسلہ باری باری چلتا رہتا ہے اور جو فرشتہ ایک دفعہ اس بارگاہ بیکس پناہ کی اس حاضری سے مشرف ہو جاتا ہے دوبارہ قیامت تک اس کی باری پھر نہیں آسکے گی۔ روضۂ پاک پر نوریوں کے اس دائمی حج کو امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے یوں بیان فرمایا ہے۔

محبوبِ ربِّ عرش ہے اس سبز قبہ میں
پہلو میں جلوہ گاہ عتیق و عمر کی ہے۔
چھائے ملائکہ ہیں، لگا تار ہے درود
بدلے ہیں پہرے، بدلی میں بارش دُرر کی ہے
سعدین کا قِران ہے پہلوئے ماہ میں
جھرمٹ کیے ہیں تارے، تجلی قمر کی ہے
ستر ہزار صبح ہیں ستر ہزار شام
یوں بندگیٔ زلف و رُخ آٹھوں پہر کی ہے
جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے
رخصت ہی بارگاہ سے بس اس قدر کی ہے
تڑپا کریں بدل کے پھر آنا کہاں نصیب
بے حکم کب مجال پرندے کو پر کی ہے
معصوموں کو ہے عمر میں بس ایک بار، بار
عاصی پڑے رہیں تو صلائے عمر کی ہے

۱۷۵۵ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَكَانَ فِيمَا حَدَّثَنَا بِهِ أَنْ قَالَ يَأْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ بَعْضَ السِّبَاخِ بِالْمَدِينَةِ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں بہت طویل واقعات بتائے اور انہیں بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ دجال آئے گا اور اس پر مدینہ منورہ میں داخل ہونا حرام کر دیا گیا ہے۔ پس مدینہ منورہ کی شور زمین میں اترے گا۔ چنانچہ اس روز اس کی طرف ایک آدمی نکلے گا اور وہ بہتر انسان ہوگا یا بہتر انسانوں میں سے ہوگا۔ وہ کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

www.alahazratnetwork.org

رَجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا عَنْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهُ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشُكُّونَ فِي الأَمْرِ فَيَقُولُونَ لاَ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ حِينَ يُحْيِيهِ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْيَوْمَ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ أَقْتُلُهُ فَلاَ يُسَلَّطُ عَلَيْهِ۔

باب ۱۱۸۰ الْمَدِينَةُ تَنْفِي الْخَبَثَ۔

۱۷۵۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعَهُ عَلَى الإِسْلاَمِ فَجَاءَ مِنَ الْغَدِ مَحْمُومًا فَقَالَ أَقِلْنِي فَأَبَى ثَلاَثَ مِرَارٍ فَقَالَ الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طَيِّبُهَا۔

۱۷۵۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُولُ لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُحُدٍ رَجَعَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَتْ فِرْقَةٌ نَقْتُلُهُمْ وَقَالَ فِرْقَةٌ لاَ نَقْتُلُهُمْ فَنَزَلَتْ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا تَنْفِي الرِّجَالَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيدِ

باب ۱۱۸۱

۱۷۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي سَمِعْتُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ تَابَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ يُونُسَ۔

۱۷۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ إِلَى جُدُرَاتِ الْمَدِينَةِ أَوْضَعَ

نے ہمیں بتایا تھا۔ دجال کہے گا کہ اگر میں اسے قتل کر کے زندہ کردوں تو پھر بھی میرے متعلق تمہیں کوئی شک ہوگا؟ لوگ کہیں گے، نہیں۔ پس وہ اُسے قتل کرکے پھر زندہ کردے گا۔ زندہ ہوتے ہی وہ مرد مومن کہے گا، خدا کی قسم، آج جیسی بصیرت مجھے ہرگز حاصل نہیں تھی۔ دجال کہے گا کہ اسے قتل کردو لیکن اُس پر قابو نہیں پا سکے گا۔

مدینہ ناپاکی کو دُور کر دیتا ہے۔

محمد بن منکدر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہُوا اور اسلام پر بیعت کی۔ اگلے روز آیا تو اُسے بخار چڑھا ہُوا تھا۔ کہا کہ اُسے فسخ کر دیجئے۔ آپ نے تین مرتبہ انکار کیا اور فرمایا:۔ مدینہ منورہ بھٹی کی طرح ہے جو میل کچیل کو دُور کرتی اور خالص حصّے کو رکھ لیتی ہے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُحد کی طرف نکلے، آپ کے ساتھیوں میں سے لوگوں کا ایک ٹولہ واپس لوٹ آیا۔ ایک جماعت (صحابۂ کرام) نے کہا کہ ہم اُن سے لڑیں گے۔ دوسری جماعت (گروہِ منافقین) نے کہا کہ ہم اُن سے نہیں لڑیں گے۔ پس یہ آیت اُتری:۔ تمہیں کیا ہُوا کہ منافقوں کے بارے میں دو گروہ ہوگئے ..... نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ لوگوں کو ایسے دور کر سکتا ہے جیسے آگ لوہے کے میل کو دور کر دیتی ہے۔

حضور کا مدینہ منورہ کے لیے دعا کرنا۔

عبد اللہ بن محمد، وہب بن جریر، ان کے والد ماجد، یونس، ابن شہاب حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی:۔ اے اللہ! مدینہ منورہ میں اس سے دوگنی برکت رکھ جتنی تُو نے مکۂ مکرمہ میں رکھی ہے ـــــ متابعت کی اس کی عثمان بن عمر نے یونس سے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر سے واپس آتے اور مدینہ منورہ کی دیواروں کو دیکھتے تو اپنی سواری کو تیز کر دیتے اور اگر دوسرے جانور پر سوار ہوتے تو اس کی

www.alahazratnetwork.org

رَاحِلَتَهُ وَإِنْ كَانَ عَلَى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا۔

باب ۱۱۸۲ كَرَاهِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُعْرَى الْمَدِينَةُ۔

۱۶۶۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَرَادَ بَنُو سَلِمَةَ أَنْ يَتَحَوَّلُوا إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَكَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُعْرَى الْمَدِينَةُ وَقَالَ يَا بَنِي سَلِمَةَ أَلَا تَحْتَسِبُونَ آثَارَكُمْ فَأَقَامُوا۔

باب ۱۱۸۳

۱۶۶۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي۔

۱۶۶۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ
كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ
وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أُقْلِعَ عَنْهُ الْحُمَّى يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ يَقُولُ
أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً ... بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ
وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ ... وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ
قَالَ اللّٰهُمَّ الْعَنْ شَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ كَمَا أَخْرَجُونَا مِنْ أَرْضِنَا إِلَى أَرْضِ الْوَبَاءِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَفِي مُدِّنَا وَصَحِّحْهَا لَنَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا إِلَى الْجُحْفَةِ قَالَتْ وَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهِيَ أَوْبَأُ أَرْضِ اللّٰهِ قَالَتْ فَكَانَ بُطْحَانُ يَجْرِي نَجْلًا تَعْنِي مَاءً آجِنًا۔

محبت میں اُسے ایڑ لگاتے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ کے چھوڑنے کو ناپسند فرمایا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بنو سلمہ نے مسجد نبوی کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو چھوڑنا ناپسند کیا اور فرمایا:۔ اے بنو سلمہ! کیا تمہیں اپنے قدموں کے ثواب کی ضرورت نہیں! پس وہ وہیں رہنے لگے۔

مدینہ منورہ میں جنت کا ایک باغ

مسدد، یحییٰ، عبید اللہ بن عمر، خبیب بن عبد الرحمٰن، حفص بن عاصم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو حضرت ابو بکر اور حضرت بلال بیمار پڑ گئے۔ حضرت ابو بکر کو جب بخار چڑھتا تو کہتے:۔ "ہر شخص اپنے گھر والوں میں صبح کرتا ہے جب کہ موت اُس کے جوتے کے تسمے سے بھی نزدیک ہے"۔ اور حضرت بلال کا جب اُترتا تو بلند آواز سے کہتے:۔ "اے کاش ایک رات میں اسی وادی میں گزاروں اور میرے اردگرد اذخر اور جلیل گھاس ہو۔ کیا ایسا روز بھی آئے گا کہ میں مجنہ کا پانی پیوں گا اور کیا مجھے شامہ اور طفیل پہاڑ نظر آئیں گے"۔ پھر دعا کرتے:۔ اے اللہ! شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف پر لعنت کر جیسے انھوں نے ہمیں ہماری سرزمین سے وبائی زمین کی طرف نکالا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا:۔ اے اللہ! مکہ جیسی ہمارے دلوں میں مدینہ کی محبت ڈال بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اے اللہ! ہمارے صاع میں برکت دے اور ہمارے مد میں اور اس کی آب وہوا کو ہمارے موافق کر دے اور اس کے بخار کو جحفہ کی طرف بھیج دے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ہم مدینہ منورہ آئے تو اللہ کی زمین میں یہ سب سے زیادہ وبا والی زمین تھی۔ فرمایا کہ یہاں بطحان نالہ آہستہ آہستہ بہتا رہتا تھا۔

۷۶۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي سَبِيلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِي فِي بَلَدِ رَسُولِكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ قَالَتْ سَمِعْتُ عُمَرَ نَحْوَهُ وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصَةَ سَمِعْتُ عُمَرَ۔

یحیٰی بن بکیر، لیث، خالد بن یزید، سعید بن ابو ہلال، زید بن اسلم، ان کے والد ماجد، سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اے اللہ! مجھے اپنے راستے میں شہادت نصیب کرنا اور اپنے رسول کے شہر میں مجھے موت سے ہم کنار کرنا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ——— ابن زُریع، روح بن قاسم، زید بن اسلم، ان کی والدہ ماجدہ، حضرت حفصہ بنت عمر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر سے اسی طرح سُنا ——— ہشام، زید، ان کے والد ماجد حضرت حفصہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر سے سُنا۔

كِتَابُ الصَّوْمِ

روزے کا بیان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ ۸۴۲ وُجُوبِ صَوْمِ رَمَضَانَ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ۔

رمضان کے روزوں کا ضروری ہونا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

۷۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَائِرَ الرَّأْسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي مَاذَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فَقَالَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا فَقَالَ أَخْبِرْنِي مَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الصِّيَامِ فَقَالَ شَهْرَ رَمَضَانَ إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا فَقَالَ أَخْبِرْنِي بِمَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الزَّكَاةِ فَقَالَ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَالَ وَالَّذِي أَكْرَمَكَ لَا أَتَطَوَّعُ شَيْئًا وَلَا أَنْقُصُ مِمَّا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ إِنْ صَدَقَ۔

حضرت طلحہ بن عُبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی جس کے سر کے بال اُلجھے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہُوا، یا رسول اللہ! مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی نماز فرض کی ہے؟ فرمایا کہ پانچ نمازیں سوائے اُس کے جو تم اپنی مرضی سے پڑھو۔ عرض کی کہ مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنے روزے فرض کیے ہیں؟ فرمایا کہ ماہِ رمضان کے سوائے اُس کے جو تم اپنی مرضی سے رکھو۔ عرض گزار ہُوا۔ مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی زکوٰۃ فرض کی ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے اسلام کے شرائع بتا دیئے تو وہ عرض پرداز ہُوا۔ قسم اُس ذات کی جس نے آپ کو معزز فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فرض کیا ہے نہ اُس پر کوئی اضافہ کروں گا اور نہ اُس میں سے کچھ کم کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نجات پا گیا اگر اس نے سچ کہا ہے یا جنت میں داخل ہوگا اگر اس نے سچ کہا ہے۔

۷۶۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاشُورَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تُرِكَ وَكَانَ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عاشورہ کا روزہ رکھا یا اُس کے روزے کا حکم دیا۔ جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو ترک کر دیا حضرت

www.alahazratnetwork.org

عبد اللہ لا یصومہ الا ان یوافق صومہ۔

۱۷۶۶۔ حدثنا قتیبۃ بن سعید حدثنا اللیث عن یزید بن ابی حبیب ان عراک بن مالک حدثہ ان عروۃ اخبرہ عن عائشۃ قالت ان قریشا کانت تصوم یوم عاشوراء فی الجاھلیۃ ثم امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بصیامہ حتی فرض رمضان وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شاء فلیصمہ ومن شاء افطر۔

باب ۱۱۵۵ فضل الصوم۔

۱۷۶۷۔ حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ عن مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصیام جنۃ فلا یرفث ولا یجھل وان امرؤ قاتلہ او شاتمہ فلیقل انی صائم مرتین والذی نفسی بیدہ لخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ تعالی من ریح المسک یترک طعامہ وشرابہ وشھوتہ من اجلی الصیام لی وانا اجزی بہ والحسنۃ بعشر امثالھا۔

باب ۱۱۵۶ الصوم کفارۃ۔

۱۷۶۸۔ حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا سفین حدثنا جامع عن ابی وائل عن حذیفۃ قال قال عمر من یحفظ حدیثا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الفتنۃ قال حذیفۃ انا سمعتہ یقول فتنۃ الرجل فی اھلہ ومالہ وجارہ تکفرھا الصلوۃ والصیام والصدقۃ قال لیس اسال عن ذہ انما اسال عن التی تموج کما یموج البحر قال وان دون ذلک بابا مغلقا قال فیفتح او یکسر قال یکسر قال ذاک اجدر ان لا یغلق الی یوم القیمۃ فقلنا لمسروق سلہ اکان عمر یعلم من الباب فسالہ فقال نعم کما یعلم ان دون غد اللیلۃ۔

عبداللہ اس کا روزہ نہ رکھتے مگر جب کہ ان کے معمول میں آجاتا۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، اہل قریش دور جاہلیت میں عاشورہ کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی اس کے روزے کا حکم دیا۔ یہاں تک کہ رمضان کے روزے فرض کیے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو چاہے اس (عاشورہ) کا روزہ رکھے اور جو چاہے وہ روزہ نہ رکھے۔

روزے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، روزہ ڈھال ہے۔ پس نہ فحش کلامی کرے اور نہ جہالت کی باتیں اور اگر کوئی اس سے لڑے یا گالی دے تو دو دفعہ کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔ کیونکہ وہ اپنے کھانے، اپنے پینے اور اپنی خواہش کو میرے روزے کی خاطر چھوڑتا ہے لہٰذا اس کا بدلہ میں خود دوں گا اور ہر نیکی کی جزا اس سے دس گنا ہے۔

روزہ کفارہ ہے

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، فتنہ کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کس کو یاد ہے! حضرت حذیفہ نے کہا کہ میں نے حضور کو فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی کا فتنہ جو اس کے گھر والوں، مال اور ہمسایوں میں ہوتا ہے اس کے لیے نماز، روزہ اور صدقہ کفارہ بن جاتے ہیں۔ فرمایا کہ میں اس کے متعلق نہیں پوچھتا بلکہ میں اس کے متعلق پوچھتا ہوں جو سمندری لہروں کی طرح ٹھاٹھیں مارے گا۔ کہا کہ اس کے سامنے تو ایک بند دروازہ ہے۔ فرمایا کہ وہ دروازہ کھولا جائے گا یا توڑا جائے گا۔ کہا کہ توڑا جائے گا اور پھر وہ قیامت تک بند نہیں ہوگا۔ ہم نے مسروق سے کہا کہ ان سے پوچھے کہ کیا حضرت عمر اس دروازے کو جانتے تھے۔ انہوں نے پوچھا تو فرمایا، ہاں جیسے کوئی دن کے بعد رات آنے کو جانتا ہے۔

www.alahazratnetwork.org

ف: حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بڑی شان ہے۔ آپ کا وجود اُمّتِ محمدیہ کے لیے خدائے ذوالمنن کا بہت بڑا انعام تھا۔ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عدیم المثال آنکھوں نے اس جوہرِ کامل کو بھانپ لیا تھا، اسی لیے انھیں اپنے پروردگار سے مانگ کر لیا تھا۔ ان کے دورِ خلافت میں مسلمانوں کو ایسا وقار حاصل ہُوا کہ اُس وقت کی کفر کی عظیم سلطنتیں بھی لرزہ براندام تھیں۔ قیصر وکسریٰ ان کے نام سے کانپنے لگے تھے اور اُس وقت کی دونوں سپر پاوروں یعنی ایران اور روم کی حکومتوں کو تہ وبالا کر کے انھوں نے قیصر وکسریٰ کے تاج اپنے پیروں سے کچل ڈالے تھے۔ اُن کی طاقتوں کے جنازے نکال دیئے تھے۔ اُن کی عظمتوں کو خاک میں ملا دیا تھا۔ کلمۂ حق کی سربلندی کا وہ فریضہ ادا کیا جس پر غلامانِ مصطفیٰ کو رہتی دنیا تک ناز رہے گا۔ اُن کے اس محیر العقول کارنامے کا اعتراف کیے بغیر دشمن بھی نہ رہ سکے۔ حضرت فاروقِ اعظم کا وجود جہاں اسلام دشمن طاقتوں کے لیے موت کا پیغام تھا اور وہ دشمنانِ اسلام کی آنکھوں میں ہمیشہ کھٹکتے رہیں گے وہاں وہ اُمّتِ محمدیہ کے لیے محکم قلعہ، مضبوط پناہ گاہ اور زبردست ڈھال کا حکم رکھتا تھا۔ جب تک آپ اس دنیا میں جلوہ افروز رہے اُس وقت تک کوئی فتنہ مسلمانوں کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکا۔ آپ فتنوں اور اُمّتِ محمدیہ کے درمیان سدِّ سکندری تھے۔ جب انھوں نے دنیا کو خیرباد کہا۔
تو اُمّتِ محمدیہ کے مضبوط قلعے کے اندر فتنے آ گئے اور ایسی ایک بھی ہستی سامنے نہ آ سکی جو ملّتِ اسلامیہ کو فتنوں سے بچا سکتی۔
اگرچہ دوسرے کتنے ہی حضرات نے اس میدان میں عظیم الشان کارنامے انجام دیئے اور ملّتِ اسلامیہ کی حفاظت کا فریضہ قابلِ تعریف انداز میں ادا کیا لیکن اس سلسلے میں حضرت فاروقِ اعظم کے کام کی ہمہ گیری اپنی مثال خود آپ ہے۔ خدائے ذوالمنن ہمیں اُن کی تمام صحابۂ کرام کی اور جملہ اہلِ بیتِ اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی سچی محبت اور پیروی نصیب فرمائے۔ آمین۔

باب ۱۱۸۷ الرَّیَّانُ لِلصَّآئِمِیْنَ۔

۱۷۶۹ ـ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِیْ اَبُوْحَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ بَابًا یُّقَالُ لَهُ الرَّیَّانُ یَدْخُلُ مِنْهُ الصَّآئِمُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَایَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَیْرُهُمْ یُقَالُ اَیْنَ الصَّآئِمُوْنَ فَیَقُوْمُوْنَ لَایَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَیْرُهُمْ فَاِذَا دَخَلُوْا اُغْلِقَ فَلَمْ یَدْخُلْ مِنْهُ اَحَدٌ۔

۱۷۷۰ ـ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَیْنِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ نُوْدِیَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ یَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَیْرٌ فَمَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ کَانَ مِنْ

روزہ داروں کے لیے بابِ ریّان

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو ریّان کہا جاتا ہے۔ قیامت کے روز اُس سے روزہ دار داخل ہوں گے اور اُن کے سوا اُس سے کوئی داخل نہیں ہوگا۔ کہا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں؟ انہیں گے (اور فرمائے) کہا جائے گا کہ ان کے سوا کوئی اندر داخل نہ ہو۔ جب وہ داخل ہو جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا اور کوئی دوسرا اُس سے داخل نہیں ہو سکے گا۔

حُمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی چیز کا جوڑا اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو اُسے جنت کے دروازوں سے آواز دی جائے گی: اے اللہ کے بندے! یہ بہتر ہے۔ نمازیوں کو باب الصلوٰۃ سے بُلایا جائے اور جہاد کرنے والوں کو باب الجہاد سے بُلایا جائے گا اور روزہ داروں کو باب الریّان سے بُلایا جائے گا اور صدقہ کرنے والوں کو باب الصدقہ سے

www.alahazratnetwork.org

أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا عَلَى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ۔

بلایا جائے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، جو اِن دروازوں سے بلایا گیا یہ تو خاص بات نہ ہوئی، کیا ایسا بھی کوئی ہے جس کو سب دروازوں سے بلایا جائے؟ فرمایا۔ ہاں اور مجھے اُمید ہے کہ تم بھی اُن میں سے ہو۔

ف: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑی شان کے مالک ہیں۔ آپ انبیائے کرام علی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد بالاتفاق تمام انسانوں سے افضل ہیں۔ آپ کی خوبیوں سے احادیث اور سیر و تاریخ کی کتابیں بھری پڑی ہیں، خود پروردگارِ عالم نے قرآنِ کریم میں آپ کی تعریفیں کی ہیں۔ رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جتنے آپ محبوب تھے اتنا امتِ محمدیہ میں سے کوئی دوسرا فرد نہیں تھا۔ محبوبِ پروردگار پر جس درجہ یہ نثار ہوئے اور اُس کے ثبوت میں جس طرح جانی اور مالی قربانیاں انہوں نے پیش کیں اُن کی کوئی دوسرا مثال پیش نہیں کر سکا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جن لفظوں میں اِن کی قربانیوں کا اعتراف اور اعلان فرمایا وہ کسی دوسرے کو نصیب نہ ہو سکا۔ پوری اُمتِ محمدیہ میں سے یہ شرف بھی صرف انہیں حاصل ہوا کہ اِن کی چار پشتوں کو شرفِ صحابیت نصیب ہوا یعنی: ——— (۱) والدین۔ (۲) خود (۳) اولاد (۴) اولادِ اولاد ——— انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رفاقت کا جو حق ساری عمر سے کہ آخری دم تک اور اُس وقت سے اب تک جو حق ادا کیا وہ بھی کسی دوسرے کو نصیب نہیں ہوا۔ اکثر اہم مواقع پر محبوبِ پروردگار کے ساتھ صدیقِ اکبر ہی نظر آئے۔ اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ نہیں تھا لیکن اگر حضرت ابوبکر صدیق کو آپ کا سایہ مان لیا جائے تو شاید بے جا نہ ہو۔ آپ پوری اُمتِ محمدیہ کے علی الاطلاق امام ہیں۔ یہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بنائے ہوئے امام ہیں۔ اِن کو اپنا امام ماننے سے وہی شخص انکار کرے گا جو درحقیقت اسلام سے اپنا رشتہ توڑ چکا ہو گا ——— خدائے ذوالمنن ہمیں اِن کی، تمام صحابۂ کرام و اہلِ بیت اطہار کی سچی محبت نصیب کرے اور اُن سب بزرگوں کے غلاموں میں ہمارا حشر و نشر فرمائے، آمین۔

بَاب ۱۱۸۶ هَلْ يُقَالُ رَمَضَانُ أَوْ شَهْرُ رَمَضَانَ وَمَنْ رَأَى كُلَّهُ وَاسِعًا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَالَ لَا تَقَدَّمُوا رَمَضَانَ۔

رمضان کہا جائے یا ماہِ رمضان! جس کے نزدیک دونوں طرح درست ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے اور فرمایا کہ رمضان سے پہلے روزے نہ رکھو۔

۱۷۷۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ۔

قتیبہ، اسماعیل بن جعفر، ابوسہیل، اِن کے والدِ ماجد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔

۱۷۷۲۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، ابن ابوانس مولیٰ تیمیین، اِن

عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي اَنَسٍ مَوْلَى التَّيْمِيِّيْنَ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ۔

۱۷۷۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي سَالِمٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهُ وَقَالَ غَيْرُهُ عَنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ وَيُوْنُسُ لِهِلَالِ رَمَضَانَ۔

باب ۱۱۸۹ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا وَّنِيَّةً وَقَالَتْ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ۔

۱۷۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

باب ۱۱۹۰ اَجْوَدُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ فِي رَمَضَانَ۔

۱۷۷۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ اَجْوَدُ مَا يَكُوْنُ فِي رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ وَكَانَ جِبْرِيْلُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ حَتّٰى يَنْسَلِخَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ فَاِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ

کے والد ماجد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیطان کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔

سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا، جب تم چاند دیکھو تو روزے رکھو اور جب چاند دیکھو تو روزے رکھنے چھوڑ دو۔ اگر تمہارے اوپر مطلع ابر آلود ہو تو اس کا حساب کر لو۔ دوسروں نے لیث کے واسطے سے عُقیل اور یونس سے روایت کی کہ رمضان کے چاند کا۔

جو ایمان کی حالت میں ثواب کی غرض سے نیک نیتی کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے۔ حضرت عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ لوگ اپنی نیتوں پر اُٹھائے جائیں گے۔

یحییٰ بن ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے شبِ قدر میں حالت ایمان کے اندر ثواب کی غرض سے قیام کیا اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی غرض سے رمضان کے روزے رکھے اس کے بھی سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جاتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان میں بہت زیادہ سخاوت کیا کرتے تھے۔

عُبید اللہ بن عبد اللہ بن عُتبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھلائی کرنے میں سب سے زیادہ سخی تھے اور آپ کی سخاوت اس وقت اور بڑھ جاتی جب حضرت جبرئیل آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے اور حضرت جبرئیل رمضان کی ہر رات میں حاضر ہوتے یہاں تک کہ وہ گزر جاتا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں قرآن مجید سُناتے اور جب حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو آپ بھلائی کرنے میں تیز آندھی سے بھی زیادہ

www.alahazratnetwork.org

السلام كان اجود بالخير من الريح المرسلة۔

باب ۱۱۹۱ من لم يدع قول الزور والعمل به في الصوم۔

۱۷۷۶۔ حدثنا ادم بن ابي اياس حدثنا ابن ابي ذئب حدثنا سعيد المقبري عن ابيه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يدع قول الزور والعمل به فليس لله حاجة في ان يدع طعامه وشرابه۔

باب ۱۱۹۲ هل يقول اني صائم اذا شتم۔

۱۷۷۷۔ حدثنا ابراهيم بن موسى اخبرنا هشام بن يوسف عن ابن جريج قال اخبرني عطاء عن ابي صالح الزيات انه سمع ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله كل عمل ابن ادم له الا الصيام فانه لي وانا اجزي به والصيام جنة واذا كان يوم صوم احدكم فلا يرفث ولا يصخب فان سابه احد او قاتله فليقل اني امرؤ صائم والذي نفس محمد بيده لخلوف فم الصائم اطيب عند الله من ريح المسك للصائم فرحتان يفرحهما اذا افطر فرح واذا لقي ربه فرح بصومه۔

باب ۱۱۹۳ الصوم لمن خاف على نفسه العزوبة۔

۱۷۷۸۔ حدثنا عبدان عن ابي حمزة عن الاعمش عن ابراهيم عن علقمة قال بينا انا امشي مع عبد الله فقال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم فقال من استطاع الباءة فليتزوج فانه اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم يستطع فعليه بالصوم فانه له وجاء۔

باب ۱۱۹۴ قول النبي صلى الله عليه وسلم اذا رأيتم الهلال فصوموا واذا رأيتموه فافطروا

سخی ہو جاتے تھے۔

جو روزے میں جھوٹی بات اور اُس کے مطابق عمل کرنا نہ چھوڑے۔

سعید مقبری کے والد باجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو جھوٹی بات اور اُس کے مطابق عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اُس کے کھانے اور پینے کی چیزیں چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

جب گالی دی جائے تو کیا یہ کہے کہ میں روزہ دار ہوں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدم کے بیٹے کا ہر عمل اُسی کے لیے ہے سوائے روزے کے کیونکہ وہ میرے لیے ہے اور اُس کا بدلہ میں ہوں۔ روزہ ڈھال ہے اور جس روز تم میں سے کوئی روزے سے ہو تو نہ فحش باتیں کرے اور نہ جھگڑے۔ اگر اُسے کوئی گالی دے یا لڑے تو کہہ دے کہ روزے سے ہوں، قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں محمد مصطفی کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بدبو اللہ تعالیٰ کو مُشک کی خوشبو سے زیادہ پیاری ہے۔ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں، جن سے اُسے فرحت ہوتی ہے۔ افطار کرے تو خوش ہوتا ہے اور جب اپنے رب سے ملے گا تو روزے کے باعث خوش ہوگا۔

جنسی خواہش بڑھنے پر روزہ رکھنا

عبدان، ابوحمزہ، اعمش، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ نے فرمایا۔ جو عورت کا مہر ادا کر سکتا ہو وہ نکاح کرے کیونکہ یہ نظر کو جھکاتا ہے اور شرمگاہ کے لیے اچھا ہے اور جو ایسا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ روزے رکھے کیونکہ یہ شہوت کو گھٹاتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب چاند دیکھو تو روزے رکھو اور جب اُسے دیکھ لو تو چھوڑ دو۔ صلہ نے حضرت عمار سے

www.alahazratnetwork.org

وَقَالَ صِلَةُ عَنْ عَمَّارٍ مَنْ صَامَ يَوْمَ الشَّكِّ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

روایت کی کہ جس نے شک کے دن روزہ رکھا اُس نے ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

۱۷۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَصُومُوا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوا حَتّٰى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رمضان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ روزے نہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھ لو اور روزے نہ چھوڑو جب تک چاند نہ دیکھ لو۔ اگر تمہارے اُوپر مطلع ابر آلود ہو تو تیس دن پورے کر لو۔

۱۷۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً فَلَا تَصُومُوا حَتّٰى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ۔

عبد اللہ بن دینار نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مہینہ انتیس ۲۹ دنوں کا بھی ہوتا ہے لہٰذا روزے نہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھ لو۔ اگر مطلع ابر آلودہ ہو اور چاند نظر نہ آسکے، تو تیس دنوں کی گنتی پوری کرو۔

۱۷۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَخَنَسَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ۔

ابو الولید، شعبہ، جبلہ بن سحیم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ اتنے اور اتنے دنوں کا ہوتا ہے اور انگوٹھے کو تیسری دفعہ دبا لیا۔

۱۷۸۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُبِّيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ۔

محمد بن زیاد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یا ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُسے دیکھ کر روزے رکھا کرو اور اُسے دیکھ کر روزے رکھنے چھوڑا کرو اور اگر مطلع ابر آلود ہو تو تیس دنوں کی گنتی پوری کیا کرو۔

۱۷۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آلٰى مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا فَلَمَّا مَضَى تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ يَوْمًا غَدَا أَوْ رَاحَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ حَلَفْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ شَهْرًا فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ يَوْمًا۔

عکرمہ بن عبد الرحمٰن نے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات سے ایک ماہ کا ایلا کیا (پاس نہ جانے کی قسم کھائی) جب اُنتیس ۲۹ دن گزرے تو صبح یا شام کو آپ تشریف لے آئے۔ عرض کی گئی کہ آپ نے تو ایک ماہ تک اُن کے پاس نہ آنے کی قسم کھائی تھی! فرمایا کہ بے شک مہینہ اُنتیس ۲۹ دنوں کا بھی ہوتا ہے۔

۱۷۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ آلٰى

حُمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات سے ایک ماہ کا ایلاء کیا

www.alahazratnetwork.org

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَآئِهٖ وَكَانَتْ اِنْفَكَّتْ رِجْلُهٗ فَاَقَامَ فِيْ مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اٰلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ۔

اور آپ کے پیر میں موچ آگئی۔ آپ اُنتیس روز اپنے بالاخانے پر رہے پھر اُتر آئے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ آپ نے تو ایک ماہ کی قسم کھائی تھی۔ فرمایا کہ مہینہ اُنتیس دنوں کا بھی ہوتا ہے۔

بَابُ ۱۱۹۵ شَهْرَا عِيْدٍ لَّا يَنْقُصَانِ

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِسْحٰقُ وَاِنْ كَانَ نَاقِصًا فَهُوَ تَمَامٌ وَقَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَجْتَمِعَانِ كِلَاهُمَا نَاقِصٌ۔

عیدین کے دونوں مہینے کم نہیں ہوتے۔

امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ اسحاق کا قول ہے۔ اگر ایک ناقص ہوگا تو دوسرا پورا ہوگا۔ محمد بن سیرین نے فرمایا۔ اکٹھے یہ دونوں ناقص نہیں ہوتے۔

۱۷۸۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِيْ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَهْرَانِ لَا يَنْقُصَانِ شَهْرَا عِيْدٍ رَمَضَانُ وَذُو الْحَجَّةِ۔

مسدد، معتمر، اسحاق، حضرت عبد الرحمن بن ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا — مسدد، معتمر، خالد بن الحذاء، حضرت عبد الرحمن بن ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دونوں مہینے اکٹھے ناقص نہیں ہوتے، رمضان کی عید کا مہینہ اور ذوالحجہ۔

بَابُ ۱۱۹۶ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ہم حساب کتاب نہیں کرتے۔

۱۷۸۶۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِيْ مَرَّةً تِسْعَةً وَّعِشْرِيْنَ وَمَرَّةً ثَلٰثِيْنَ۔

آدم، شعبہ، اسود بن قیس، سعید بن عمرو نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہماری جماعت اُمّیوں کی ہے، زیادہ حساب کتاب نہیں کرتے۔ مہینہ اتنے اور اتنے دنوں کا ہوتا ہے یعنی کبھی اُنتیس دنوں کا اور کبھی تیس دنوں کا۔

بَابُ ۱۱۹۷ لَا يَتَقَدَّمَنَّ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَّلَا يَوْمَيْنِ۔

رمضان سے ایک دو دن پہلے روزے رکھنے شروع نہ کیے جائیں۔

۱۷۸۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمَهٗ فَلْيَصُمْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ۔

مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ بن ابوکثیر، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی رمضان شروع ہونے سے ایک دو دن پہلے روزے نہ رکھے سوائے اُس کے جو متواتر روزے رکھ رہا ہو تو اُس دن کا روزہ رکھ لے۔

www.alahazratnetwork.org

باب ۱۰۹۸ قَوْلِ اللّٰہِ جَلَّ ذِکْرُہٗ اُحِلَّ لَکُمْ لَیْلَۃَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآئِکُمْ ھُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّھُنَّ عَلِمَ اللّٰہُ اَنَّکُمْ کُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَکُمْ فَتَابَ عَلَیْکُمْ وَعَفَا عَنْکُمْ فَالْاٰنَ بَاشِرُوْھُنَّ وَابْتَغُوْا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَکُمْ۔

۱۷۸۸ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ مُوْسٰی عَنْ اِسْرَآئِیْلَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ کَانَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا فَحَضَرَ الْاِفْطَارُ فَنَامَ قَبْلَ اَنْ یُّفْطِرَ لَمْ یَاْکُلْ لَیْلَتَہٗ وَلَا یَوْمَہٗ حَتّٰی یُمْسِیَ وَاِنَّ قَیْسَ بْنَ صِرْمَۃَ الْاَنْصَارِیَّ کَانَ صَائِمًا فَلَمَّا حَضَرَ الْاِفْطَارُ اَتَی امْرَاَتَہٗ فَقَالَ لَھَا اَعِنْدَکِ طَعَامٌ قَالَتْ لَا وَلٰکِنْ اَنْطَلِقُ فَاَطْلُبُ لَکَ وَکَانَ یَوْمَہٗ یَعْمَلُ فَغَلَبَتْہُ عَیْنَاہُ فَجَآءَتْہُ امْرَاَتُہٗ فَلَمَّا رَاَتْہُ قَالَتْ خَیْبَۃً لَّکَ فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّھَارُ غُشِیَ عَلَیْہِ فَذُکِرَ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ اُحِلَّ لَکُمْ لَیْلَۃَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآئِکُمْ فَفَرِحُوْا بِھَا فَرَحًا شَدِیْدًا وَنَزَلَتْ وَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ۔

باب ۱۰۹۹ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ فِیْہِ الْبَرَآءُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

۱۷۸۹ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْھَالٍ حَدَّثَنَا ھُشَیْمٌ قَالَ اَخْبَرَنِیْ حُصَیْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ عَمَدْتُّ اِلٰی عِقَالٍ اَسْوَدَ وَاِلٰی عِقَالٍ اَبْیَضَ فَجَعَلْتُھُمَا تَحْتَ وِسَادَتِیْ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ فِی الَّیْلِ فَلَا یَسْتَبِیْنُ لِیْ فَغَدَوْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرْتُ لَہٗ ذٰلِکَ فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِکَ سَوَادُ الَّیْلِ وَبَیَاضُ النَّھَارِ۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ”حلال کیا گیا ہے تمہارے لیے رمضان کی راتوں میں اپنی بیویوں سے صحبت کرنا۔ وہ تمہارے لیے لباس ہیں اور تم اُن کے لیے لباس ہو۔ اللہ کو معلوم ہے کہ تم اپنی جانوں میں خیانت کرتے ہو پس تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف کیا۔ اب تم اُن سے ملو اور تلاش کرو جو اللہ نے تمہارے لیے لکھا ہے“ (۲، ۱۸۷)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے جب کسی روزہ دار آدمی کے سامنے افطار رکھی جاتی اور افطار کرنے سے پہلے سو جاتا تو اُس رات اور اگلے روز شام تک نہ کھا سکتا۔ چنانچہ حضرت قیس بن صرمہ انصاری روزہ دار تھے۔ جب افطاری کا وقت ہوا تو اپنی بیوی کے پاس آئے اور کہا۔ کیا تمہارے پاس کھانا ہے؟ اُنھوں نے کہا نہیں مگر جا کر تلاش کرتی ہوں۔ اُس روز اُنھوں نے محنت کی تھی لہٰذا نیند غالب آگئی۔ اُن کی بیوی آئی اور دیکھا تو کہا۔ ہائے افسوس! جب نصف دن گزرا تو بے ہوش ہو گئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی ”حلال کیا گیا تمہارے لیے روزے کی راتوں میں اپنی بیویوں کے پاس جانا“ اس سے لوگ بڑے خوش ہوئے اور حکم نازل ہوا ”اور کھاؤ پیو یہاں تک کہ تمہارے لیے سفید دھاگا سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے“ (۲، ۱۸۷)

ارشادِ ربانی ہے: ”اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لیے سفید دھاگا سیاہ دھاگے میں سے ظاہر ہو جائے۔ پھر روزے کو رات تک پورا کرو“ اس سلسلے میں حضرت براء نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب آیت نازل ہوئی ”یہاں تک کہ تمہارے لیے ظاہر ہو جائے سفید دھاگا سیاہ دھاگے میں سے“ تو میں نے ایک سیاہ دھاگا اور ایک سفید دھاگا لے کر انھیں اپنے سرہانے کے نیچے رکھ لیا اور میں رات کو دیکھتا رہا لیکن مجھ پر کچھ ظاہر نہ ہوا۔ صبح کے وقت میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ اس سے مراد رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے۔

www.alahazratnetwork.org

۱۷۹۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أُنْزِلَتْ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ وَلَمْ يُنْزَلْ مِنَ الْفَجْرِ فَكَانَ رِجَالٌ إِذَا أَرَادُوا الصَّوْمَ رَبَطَ أَحَدُهُمْ فِي رِجْلِهِ الْخَيْطَ الْأَبْيَضَ وَالْأَسْوَدَ وَلَمْ يَزَلْ يَأْكُلُ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُ رُؤْيَتُهُمَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ بَعْدُ مِنَ الْفَجْرِ فَعَلِمُوا أَنَّهُ إِنَّمَا يَعْنِي اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

بَاب ۱۲۰۰ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّكُمْ مِنْ سَحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ۔

۱۷۹۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بِلَالًا كَانَ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ لَا يُؤَذِّنُ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ قَالَ الْقَاسِمُ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ أَذَانِهِمَا إِلَّا أَنْ يَرْقَى ذَا وَيَنْزِلَ ذَا۔

بَاب ۱۲۰۱ تَأْخِيرِ السَّحُورِ۔

۱۷۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنْتُ أَتَسَحَّرُ فِي أَهْلِي ثُمَّ تَكُونُ سُرْعَتِي أَنْ أُدْرِكَ السُّجُودَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَاب ۱۲۰۲ قَدْرِ كَمْ بَيْنَ السَّحُورِ وَصَلٰوةِ الْفَجْرِ۔

۱۷۹۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالسَّحُورِ قَالَ قَدْرُ خَمْسِينَ آيَةً۔

بَاب ۱۲۰۳ بَرَكَةِ السَّحُورِ مِنْ غَيْرِ إِيجَابٍ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ وَاصَلُوا

سعید بن ابومریم، ابن ابوحازم، ان کے والد ماجد نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے ــــ سعید بن ابومریم، ابوغسان محمد بن مطرف، ابوحازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب آیت نازل ہوئی "۔ اور کھاؤ اور پیئو یہاں تک کہ تمہارے لیے سفید دھاگا ظاہر ہو جائے سیاہ دھاگے میں سے" اور مِنَ الْفَجْرِ کا لفظ نازل نہیں ہوا تھا پس کوئی آدمی جب روزے کا ارادہ کرتا تو اپنے پیروں میں سفید اور سیاہ دھاگا باندھ لیتا اور جب تک اُسے یہ دونوں نظر آتے تو کھاتا رہتا چنانچہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مِنَ الْفَجْرِ کا لفظ نازل فرمایا تو لوگوں نے جان لیا کہ اس سے مراد رات اور دن ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بلال کی اذان تمہیں سحری کھانے سے نہ روکے۔

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت بلال رات میں اذان کہا کرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھاؤ اور پیئو یہاں تک کہ ابن اُمِ مکتوم اذان کہیں کیونکہ وہ فجر طلوع ہونے پر ہی اذان کہتے ہیں ــــ قاسم بن محمد نے فرمایا کہ ان دونوں کی اذانوں میں اتنا فرق ہی ہوا کرتا تھا کہ یہ چڑھتے اور وہ اُترتے تھے۔

سحری میں تاخیر کرنا

ابوحازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں اپنے گھر والوں میں سحری کھایا کرتا تھا۔ پھر میں جلدی کرنے لگا تاکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ (جماعت سے) نماز پڑھ سکوں۔

سحری اور نمازِ فجر میں کتنا وقفہ ہو

حضرت انس سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی اور پھر نماز کے لیے کھڑے ہوگئے۔ میں نے کہا کہ اذان اور سحری کے درمیان کتنا وقفہ تھا۔ کہا کہ پچاس آیتیں پڑھنے کے برابر۔

واجب ہونے کے بغیر سحری کی برکت۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے وصال کے روزے بھی رکھے اور وہاں

www.alahazratnetwork.org

وَلَمْ يَذْكُرِ السُّحُورَ۔

۱۷۹۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصَلَ فَوَاصَلَ النَّاسُ فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَنَهَاهُمْ قَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أَظَلُّ أُطْعَمُ وَأُسْقٰى۔

۱۷۹۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَةً۔

بَابُ ۱۲۰۴ إِذَا نَوٰى بِالنَّهَارِ صَوْمًا وَقَالَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُولُ عِنْدَكُمْ طَعَامٌ فَإِنْ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنِّي صَائِمٌ يَوْمِي هٰذَا وَفَعَلَهُ أَبُو طَلْحَةَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَحُذَيْفَةُ۔

۱۷۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا يُنَادِي فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ أَنْ مَنْ أَكَلَ فَلْيُتِمَّ أَوْ فَلْيَصُمْ وَمَنْ لَمْ يَأْكُلْ فَلَا يَأْكُلْ۔

بَابُ ۱۲۰۵ الصَّائِمِ يُصْبِحُ جُنُبًا۔

۱۷۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأَبِي حِينَ دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ أَبَاهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَ مَرْوَانَ أَنَّ عَائِشَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ أَهْلِهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ

سحری کا ذکر نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصال کے روزے رکھے تو لوگوں نے بھی رکھے انہیں تنگی ہوئی تو آپ نے انہیں منع فرمایا، عرض گزار ہوئے کہ آپ تو رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ میں تمہارے جیسی ہیئت پر نہیں ہوں، مجھے تو کھلایا پلایا جاتا ہے۔

عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔

جب دن چڑھے روزے کی نیت کی، حضرت اُمّ درداء سے روایت ہے کہ حضرت ابو درداء فرماتے۔ کیا تمہارے پاس کھانا ہے؟ اگر جواب دیا جاتا کہ نہیں ہے تو فرماتے۔ آج میں روزے سے ہوں اور اسی طرح حضرت ابو طلحہ، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابن عباس نے کیا۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو لوگوں میں منادی کرنے کے لیے عاشورہ کے روز بھیجا کہ جس نے کھانا کھالیا وہ روزہ پورا کرے یا اُسے چاہیے کہ روزہ رکھے اور جس نے نہیں کھایا وہ نہ کھائے۔

روزہ دار کا صبح کو حالتِ جنابت میں اٹھنا

ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ میں اور میرے والد ماجد اُس وقت حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ —— مروان سے روایت ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صبح ہوتی اور آپ اپنی کسی زوجۂ مطہرہ سے ملنے کے باعث حالتِ جنابت میں ہوتے۔ پھر غسل کرکے روزہ رکھ لیتے۔ مروان نے عبدالرحمٰن بن حارث سے کہا کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ حضرت ابو ہریرہ کو یہ حدیث ڈنکے کی چوٹ سنا دیجیے۔ مروان اُن دنوں مدینہ منورہ کے حاکم تھے۔ ابوبکر کا بیان ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن نے اسے ناپسند

www.alahazratnetwork.org

وَيَصُومُ وَقَالَ مَرْوَانُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ أُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَتُقَرِّعَنَّ بِهَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَمَرْوَانُ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَكَرِهَ ذٰلِكَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ قُدِّرَ لَنَا أَنْ نَجْتَمِعَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَكَانَتْ لِأَبِي هُرَيْرَةَ هُنَالِكَ أَرْضٌ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِأَبِي هُرَيْرَةَ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكَ أَمْرًا وَلَوْلَا مَرْوَانُ أَقْسَمَ عَلَيَّ فِيهِ لَمْ أَذْكُرْهُ لَكَ فَذَكَرَ قَوْلَ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ كَذٰلِكَ حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ أَعْلَمُ وَقَالَ هَمَّامٌ وَابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالْفِطْرِ وَالْأَوَّلُ أَسْنَدُ۔

باب ۱۲۰۶ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ يَحْرُمُ عَلَيْهِ فَرْجُهَا۔

۱۷۹۸ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَآرِبُ حَاجَةٌ قَالَ طَاوُسٌ أُولِي الْإِرْبَةِ الْأَحْمَقُ لَا حَاجَةَ لَهُ فِي النِّسَاءِ۔

باب ۱۲۰۷ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ وَقَالَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ إِنْ نَظَرَ فَأَمْنَى يُتِمُّ صَوْمَهُ۔

۱۷۹۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُقَبِّلُ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ ضَحِكَتْ۔

۱۸۰۰ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا قَالَتْ بَيْنَمَا أَنَا

کیا۔ پھر حسنِ اتفاق سے ہم ذوالحلیفہ میں اکٹھے ہوگئے اور حضرت ابوہریرہ کی وہاں زمین تھی۔ پھر حضرت عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ سے کہا کہ میں آپ سے ایک بات کا ذکر کرنے لگا ہوں اور اگر مروان نے مجھے میرے رُوبرو قسم نہ دی ہوتی تو میں آپ سے نہ کہتا۔ پھر حضرت عائشہ اور حضرت اُم سلمہ کا قول بیان کیا اور کہا کہ اسی طرح حدیث بیان کی مجھ سے حضرت فضل بن عباس نے جو بہت علم والے تھے اور ہمام، حضرت ابن عمر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزہ چھوڑنے کا حکم فرماتے اور پہلی حدیث زیادہ قابلِ اعتماد ہے۔

روزہ دار کا مباشرت کرنا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اس پر عورت کی شرمگاہ حرام ہے۔

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ دیتے اور مباشرت بھی کیا کرتے تھے اور اُنھیں تمہاری نسبت اپنی خواہش پر بہت زیادہ قابو تھا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ مَآرِبُ سے حاجت مراد ہے۔ طاؤس کا قول ہے کہ اُولِی الْاِرْبَۃِ سے وہ احمق مراد ہے جس کو عورتوں کی حاجت نہ ہو۔

روزہ دار کا بوسہ دینا۔ حضرت جابر بن زید نے فرمایا کہ عورت کو دیکھا اور انزال ہو گیا تو اپنا روزہ پورا کرے۔

محمد بن مثنیٰ، یحییٰ، ہشام، ان کے والد ماجد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، ہشام، اُن کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزے کی حالت میں اپنی بعض ازواجِ مطہرات کو بوسہ دے لیا کرتے۔ پھر ہنس پڑیں۔

زینب بنت اُم سلمہ سے روایت ہے کہ اُن کی والدۂ ماجدہ نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک چادر میں تھی کہ مجھے حیض آگیا۔ میں چپکے سے نکلی اور اپنے حیض کے کپڑے پہن لیے۔ فرمایا۔ تمہیں

www.alahazratnetwork.org

مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في الخميلة إذ حضت فانسللت فأخذت ثياب حيضتي فقال ما لك أنفست قلت نعم فدخلت معه في الخميلة وكانت هي ورسول الله صلى الله عليه وسلم يغتسلان من إناء واحد وكان يقبلها وهو صائم۔

باب ۱۲۰۵ اغتسال الصائم وبل ابن عمر ثوبا فألقاه عليه وهو صائم ودخل الشعبي الحمام وهو صائم وقال ابن عباس لا بأس أن يتطعم القدر أو الشيء وقال الحسن لا بأس بالمضمضة والتبرد للصائم وقال ابن مسعود إذا كان صوم أحدكم فليصبح دهينا مترجلا وقال أنس إن لي أبزن أتقحم فيه وأنا صائم ويذكر عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه استاك وهو صائم وقال ابن عمر يستاك أول النهار وآخره ولا يبلع ريقه وقال عطاء إن ازدرد ريقه لا أقول يفطر وقال ابن سيرين لا بأس بالسواك الرطب قيل له طعم قال والماء له طعم وأنت تمضمض به ولم ير أنس والحسن وإبراهيم بالكحل للصائم بأسا۔

۱۸۰۱ حدثنا أحمد بن صالح حدثنا ابن وهب حدثنا يونس عن ابن شهاب عن عروة وأبي بكر قالت عائشة كان النبي صلى الله عليه وسلم يدركه الفجر في رمضان من غير حلم فيغتسل ويصوم۔

۱۸۰۲ حدثنا إسمعيل قال حدثني مالك عن سمي مولى أبي بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام بن المغيرة أنه سمع أبا بكر بن عبد الرحمن كنت أنا وأبي فذهبت معه حتى دخلنا على عائشة قالت أشهد على رسول الله صلى الله عليه وسلم إن كان ليصبح جنبا من جماع غير احتلام ثم يصومه ثم دخلنا

کیا تمھیں حیض آگیا؟ عرض کی، ہاں۔ اور آپ کے ساتھ چادر میں داخل ہوگئی۔ یہ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں پانی لے کر غسل کر لیا کرتے اور آپ انھیں روزے کی حالت میں بوسہ دے لیا کرتے۔

روزہ دار کا غسل کرنا۔ حضرت ابن عمر نے روزے کی حالت میں ایک کپڑا بھگو کر اپنے اوپر ڈالا اور شعبی روزے کی حالت میں حمام کے اندر داخل ہوئے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ہانڈی یا کسی اور چیز کا ذائقہ چکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ حسن بصری نے فرمایا کہ روزہ دار کے کلی کرنے اور جسم کو ٹھنڈا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو صبح یوں کرے کہ تیل لگا ہوا اور کنگھی کی ہوئی ہو۔ حضرت انس نے فرمایا کہ میرا ایک حوض ہے جس کے اندر میں روزے کی حالت میں نہاتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق منقول ہے کہ آپ روزے کی حالت میں مسواک کیا کرتے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ دن کے شروع میں خواہ آخر میں مسواک کر سکتا ہے لیکن تھوک نہ نگلے۔ عطاء کا قول ہے کہ اگر تھوک اندر چلا گیا تو میں یہ نہیں کہوں گا کہ روزہ ٹوٹ گیا۔ ابن سیرین کا قول ہے کہ تر مسواک کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ ان سے کہا گیا کہ اس کا تو مزہ ہوتا ہے۔ فرمایا کہ پانی کا بھی ذائقہ ہے حالانکہ تم اس کے ساتھ کلی کرتے ہو۔ حضرت انس، حسن بصری اور ابراہیم نخعی نے روزہ دار کے لیے سرمہ لگانے میں کوئی مضائقہ نہیں دیکھا۔

عروہ اور ابوبکر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فجر ہوتی، احتلام سے نہیں بلکہ صحبت سے جنابت کی حالت میں تو غسل کرتے اور روزہ رکھ لیا کرتے۔

ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ میں اپنے والد ماجد کے ساتھ گیا یہاں تک کہ ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انھوں نے فرمایا، میں گواہی دیتی ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اگر احتلام سے نہیں بلکہ جماع سے جنابت کی حالت میں صبح ہوتی تو روزہ رکھ لیا کرتے۔ پھر ہم حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انھوں نے بھی اسی طرح فرمایا۔

عَلٰی اُمِّ سَلَمَۃَ فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِکَ۔

باب ۱۲۰۔ الصَّآئِمِ اِذَا اَکَلَ اَوْشَرِبَ نَاسِیًا وَقَالَ عَطَآءٌ اِنِ اسْتَنْثَرَ فَدَخَلَ الْمَآءُ فِیْ حَلْقِہٖ لَا بَاْسَ اِنْ لَّمْ یَمْلِکْ وَقَالَ الْحَسَنُ اِنْ دَخَلَ حَلْقَہُ الذُّبَابُ فَلَا شَیْءَ عَلَیْہِ وَقَالَ الْحَسَنُ وَمُجَاھِدٌ اِنْ جَامَعَ نَاسِیًا فَلَا شَیْءَ عَلَیْہِ۔

۱۸۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ حَدَّثَنَا ھِشَامٌ حَدَّثَنَا ابْنُ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَسِیَ فَاَکَلَ وَشَرِبَ فَلْیُتِمَّ صَوْمَہٗ فَاِنَّمَا اَطْعَمَہُ اللّٰہُ وَسَقَاہُ۔

باب ۱۲۱۔ سِوَاکِ الرَّطْبِ وَالْیَابِسِ لِلصَّآئِمِ وَیُذْکَرُ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَۃَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَاکُ وَھُوَ صَآئِمٌ مَا لَا اُحْصِیْ اَوْ اَعُدُّ وَقَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْلَآ اَنْ اَشُقَّ عَلٰٓی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ بِالسِّوَاکِ عِنْدَ کُلِّ وُضُوْٓءٍ وَیُرْوٰی نَحْوُہٗ عَنْ جَابِرٍ وَزَیْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَخُصَّ الصَّآئِمَ مِنْ غَیْرِہٖ وَقَالَتْ عَآئِشَۃُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَطْھَرَۃٌ لِّلْفَمِ مَرْضَاۃٌ لِّلرَّبِّ وَقَالَ عَطَآءٌ وَّقَتَادَۃُ یَبْتَلِعُ رِیْقَہٗ۔

۱۸۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّھْرِیُّ عَنْ عَطَآءِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ حُمْرَانَ رَاَیْتُ عُثْمَانَ تَوَضَّاَ فَاَفْرَغَ عَلٰی یَدَیْہِ ثَلٰثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْھَہٗ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ یَدَہُ الْیُمْنٰی اِلَی الْمِرْفَقِ ثُمَّ غَسَلَ یَدَہُ الْیُسْرٰی اِلَی الْمِرْفَقِ ثَلٰثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِہٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَہُ الْیُمْنٰی ثَلٰثًا ثُمَّ الْیُسْرٰی ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْٓئِیْ ھٰذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ وُضُوْٓئِیْ ھٰذَا ثُمَّ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ لَا یُحَدِّثُ نَفْسَہٗ فِیْھِمَا بِشَیْءٍ اِلَّا

روزہ دار جب بھول کر کھا پی لے ۔ عطاء کا قول ہے کہ اگر ناک میں پانی لیا اور حلق میں چلا گیا تو کوئی مضائقہ نہیں جب کہ اس پر اختیار نہ ہو۔ حسن بصری کا قول ہے کہ اگر منہ میں مکھی چلی گئی تو اس پر کچھ بھی نہیں۔ حسن بصری اور مجاہد کا قول ہے کہ اگر بھول کر جماع کر بیٹھا تو اس پر کوئی چیز نہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی بھول کر کھا پی لے تو اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اُسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے۔

روزہ دار کا تر اور خشک مسواک کرنا۔ عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روزے کی حالت میں اتنی دفعہ مسواک کرتے ہوئے دیکھا جس کو شمار نہیں کر سکتا۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھے اپنی اُمت کی دشواری کا احساس نہ ہوتا تو میں اُنہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا اور اسی طرح حضرت جابر اور حضرت زید بن خالد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور اس میں روزہ دار کی دوسروں سے تخصیص نہیں کی حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ منہ کو صاف کرنے والی اور رب تعالیٰ کو راضی کرنے والی ہے۔ عطاء اور قتادہ کا قول ہے کہ وہ اپنے تھوک کو نگل سکتا ہے۔

حمران سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ اپنے ہاتھوں پر تین دفعہ پانی ڈالا۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر اپنے چہرے کو تین دفعہ دھویا۔ پھر دائیں ہاتھ کو کہنی تک دھویا پھر بائیں ہاتھ کو کہنی تک دھویا تین تین مرتبہ۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر داہنے پیر کو تین دفعہ دھویا پھر بائیں پیر کو تین دفعہ۔ پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے اس وضو کی طرح ہی وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ جو میرے وضو کی طرح وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھے جن کے دوران دل میں کوئی خیال پیدا نہ آئے تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ مَا لَكَ
قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا قَالَ لَا
قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ
قَالَ لَا فَقَالَ فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا
قَالَ فَمَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى
ذٰلِكَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهَا تَمْرٌ
وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ فَقَالَ أَنَا قَالَ خُذْهَا
فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَعَلَى أَفْقَرَ مِنِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ
فَوَاللّٰهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيدُ الْحَرَّتَيْنِ أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ
مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ۔

کہ میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمہیں آزاد کرنے کے لیے ایک گردن میسر ہے عرض کی نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم دو مہینوں کے متواتر روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض گزار ہوا، نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض کی، نہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے اور ہم وہیں تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عرق پیش کیا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ عرق ایک پیمانہ ہے۔ فرمایا کہ سائل کہاں ہے۔ عرض گزار ہوا کہ میں ہوں۔ فرمایا کہ انھیں لے کر خیرات کر دو۔ وہ آدمی عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ کیا اپنے سے زیادہ غریب پر؟ خدا کی قسم، ان دونوں سنگلاخ میدانوں کے درمیان کوئی گھرانہ ایسا نہیں جو میرے گھر والوں سے زیادہ غریب ہو۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ پچھلے دانت نظر آنے لگے۔ پھر فرمایا کہ اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ پروردگارِ عالم نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شرعی احکام سے متعلق بھی بہت اختیار دیا ہوا تھا۔ اگر کوئی مسلمان جان بوجھ کر رمضان کا روزہ توڑتا ہے یعنی کھائے یا پیئے یا جماع کرے تو اس پر کفارہ بھی لازم ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں حکم دیا ہے۔ اس حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روزہ توڑنے والے صحابی کو کفارہ ادا کرنے کی جگہ کئی من کھجوریں کھلا دیں۔ اسی لیے خاتم الحفاظ، امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۱۱ھ / ۱۵۰۵ء) جیسے جلیل القدر محدث اور نویں صدی کے مجدد نے اپنی مایۂ ناز اور بے حد ایمان افروز تصنیف خصائص کبریٰ میں ایک باب ان لفظوں میں باندھا ہے ـــــ "باب اختصاصہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بانہ یخص من شاء بما شاء من الاحکام"
امام خطیب احمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۲۳ھ / ۱۵۱۷ء) نے اختیارِ مصطفیٰ ثابت کرنے والی ایک حدیث کی شرح کرتے ہوئے ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں فرمایا ہے: "اذ کان لہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یخص من شاء بما شاء من" اور یہی بزرگ سیرت کی مایۂ ناز اور ایمان افروز، خارجیت سوز تصنیف مواہب لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں: "من خصائصہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ کان یخص من شاء بما شاء من الاحکام" انتہیٰ۔ امام قسطلانی نے حدیثوں کی روشنی میں ایسے پانچ واقعے بیان کیے ہیں۔ امام سیوطی نے ان پر پانچ کا اضافہ کر کے گنتی دس تک پہنچا دی۔ ملتِ اسلامیہ کے مایۂ ناز فقیہ و محدث امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء) نے اپنی ایمان افروز تصنیف "الامن والعلی" کے اندر یہ گنتی بائیس تک پہنچائی اور سب کو صحیح احادیث سے بیان فرمایا ہے۔
بخاری شریف کی اس زیرِ بحث حدیث کے واقعے پر بحث کرتے ہوئے سرمایۂ ملت کے اس نگہبان نے اپنے قلمِ حق و صداقت رقم کو میدانِ تحقیق میں یوں اذنِ خرام دیا ہے ـــــ "صحاح ستہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا۔ فرمایا: کیا ہوا ہے؟ عرض کی میں نے رمضان میں اپنی عورت سے نزدیکی کی ہے۔ فرمایا، غلام آزاد کر سکتا ہے؟ عرض کی، نہ۔ فرمایا، لگاتار دو مہینے کے روزے رکھ سکتا ہے؟ عرض کی، نہ۔

www.alahazratnetwork.org

غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

بَاب ۱۲۱۱ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْشِقْ بِمَنْخِرِهِ الْمَاءَ وَلَمْ يُمَيِّزْ بَيْنَ الصَّائِمِ وَغَيْرِهِ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَأْسَ بِالسَّعُوطِ لِلصَّائِمِ إِنْ لَمْ يَصِلْ إِلَى حَلْقِهِ وَيَكْتَحِلُ وَقَالَ عَطَاءٌ إِنْ تَمَضْمَضَ ثُمَّ أَفْرَغَ مَا فِي فِيهِ مِنَ الْمَاءِ لَا يَضِيرُهُ إِنْ لَمْ يَزْدَرِدْ رِيقَهُ وَمَاذَا بَقِيَ فِي فِيهِ وَلَا يَمْضَغُ الْعِلْكَ فَإِنِ ازْدَرَدَ رِيقَ الْعِلْكِ لَا أَقُولُ إِنَّهُ يُفْطِرُ وَلَكِنْ يُنْهَى عَنْهُ فَإِنِ اسْتَنْثَرَ فَدَخَلَ الْمَاءُ حَلْقَهُ لَا بَأْسَ لِأَنَّهُ لَمْ يَمْلِكْ۔

بَاب ۱۲۱۲ إِذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِهِ صِيَامُ الدَّهْرِ وَإِنْ صَامَهُ وَبِهِ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَالشَّعْبِيُّ وَابْنُ جُبَيْرٍ وَإِبْرَاهِيمُ وَقَتَادَةُ وَحَمَّادٌ يَقْضِي يَوْمًا مَكَانَهُ۔

۱۸۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ الْقَاسِمِ أَخْبَرَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ بْنِ خُوَيْلِدٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ إِنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ احْتَرَقَ قَالَ مَا لَكَ قَالَ أَصَبْتُ أَهْلِي فِي رَمَضَانَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِكْتَلٍ يُدْعَى الْعَرَقَ فَقَالَ أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ قَالَ أَنَا قَالَ تَصَدَّقْ بِهَذَا۔

بَاب ۱۲۱۳ إِذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ فَتُصُدِّقَ عَلَيْهِ فَلْيُكَفِّرْ۔

۱۸۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب وضو کرو تو ناک کے نتھنوں میں پانی لو اور اس میں روزہ دار اور دوسرے کا فرق نہیں کیا۔ حسن بصری کا قول ہے کہ ناک میں دوائی ڈالنے میں کوئی حرج نہیں جب کہ حلق تک نہ پہنچے اور سرمہ لگا سکتا ہے۔ عطاء کا قول ہے کہ اگر کلی کرے اور جتنا پانی منہ میں ہے اُسے نکال دے تو کوئی مضائقہ نہیں جب کہ اپنا تھوک نہ نگلے اور جو منہ میں باقی رہ گیا ہے اور مصطگی نہ چبائے اور اگر مصطگی کا تھوک نگل گیا تو میں نہیں کہوں گا کہ روزہ ٹوٹ گیا لیکن اس سے روکا جائے اگر ناک میں پانی لیا اور وہ حلق میں داخل ہو گیا تو کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ اُس پر اختیار نہیں ہے۔

جو رمضان میں جماع کر بیٹھے۔ حضرت ابوہریرہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جس نے رمضان کا روزہ بغیر کسی عذر اور مرض کے چھوڑا تو زمانے بھر کے روزے بھی اُس کا بدل نہیں ہو سکتے خواہ وہ ہمیشہ روزے رکھے۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا نیز سعید بن مسیب اور شعبی اور ابن جُبیر اور ابراہیم اور قتادہ اور حماد کا قول ہے کہ اُس کی جگہ ایک روزہ رکھے

عباد بن عبداللہ بن زُبیر سے روایت ہے کہ اُنھوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ وہ جل گیا۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہوا عرض کی کہ میں رمضان میں (دن کے وقت) اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوروں کی ایک زنبیل پیش کی گئی جس کو عرق کہا جاتا ہے۔ فرمایا کہ وہ جل جانے والا کہاں ہے! عرض گزار ہوا کہ میں ہوں۔ فرمایا کہ اسے خیرات کر دو۔

جب رمضان میں جماع کر بیٹھے اور اُس کے پاس کچھ نہ ہو پس اُسے صدقہ دیا گیا تو کفارہ ادا ہو گیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہوا؟ عرض

www.alahazratnetwork.org

فرمایا، ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے۔ عرض کی۔ نہ۔ اتنے میں خرمے خدمتِ اقدس میں لائے گئے۔ حضور نے فرمایا۔ انہیں خیرات کر دے۔ عرض کی۔ کیا اپنے سے زیادہ کسی محتاج پر؟ مدینے بھر میں کوئی گھر ہمارے برابر محتاج نہیں۔

فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ وَقَالَ اذْهَبْ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ۔

رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سن کر ہنسے یہاں تک کہ دندانِ مبارک ظاہر ہوئے اور فرمایا۔ جا اپنے گھر والوں کو کھلا دے۔

مسلمانو گناہ کا ایسا کفارہ کسی نے بھی نہ سنا ہوگا۔ ساٹھ من خرمے سرکار سے عطا ہوتے ہیں کہ آپ کھالو، کفارہ ہوگیا۔ واللہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ رحمت ہے کہ سزا کو انعام سے بدل دے۔ ہاں ہاں یہ بارگاہ بےکس پناہ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُبَدِّلُ اللهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ۔ کی خلافتِ کبریٰ ہے۔ اُن کی ایک نگاہِ کرم کبائر کو حسنات کر دیتی ہے۔ جب تو ارحم الراحمین جل جلالہ نے ہم گنہگاروں، خطاکاروں، تباہ کاروں کو اُن کا دروازہ بتایا کہ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ (الآیۃ) گنہگار تمہارے دربار میں حاضر ہو کر معافی چاہیں اور تم شفاعت فرماؤ تو خدا تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ یہی مضمون حدیثِ مسلم میں اُم المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور حدیثِ مسند بزار و معجم اوسط طبرانی میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے۔ حدیث دارقطنی میں مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے ہے۔ ارشاد فرمایا۔

كُلْهُ اَنْتَ وَعِيَالُكَ فَقَدْ كَفَّرَ اللهُ عَنْكَ۔

تو اور تیرے اہل وعیال یہ خرمے کھائیں کہ اللہ تعالیٰ نے تیری طرف سے کفارہ ادا فرمادیا۔

ہدایہ میں ہے، فرمایا۔

كُلْ اَنْتَ وَعِيَالُكَ تُجْزِئُكَ وَلَا تُجْزِئُ لِاَحَدٍ بَعْدَكَ۔

تو اور تیرے بال بچے کھالیں، تجھے کفارے سے کفایت کرے گا اور تیرے سوا اور کسی کو کافی نہ ہوگا۔

سنن ابو داؤد میں امام ابن شہاب زہری تابعی سے ہے۔

اِنَّمَا كَانَ هٰذِهٖ رُخْصَةً لَّهٗ خَاصَّةً فَلَوْ اَنَّ رَجُلًا فَعَلَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ بُدٌّ مِّنَ التَّكْفِيْرِ۔

یہ خاص اُسی شخص کے لیے رخصت (اجازت) تھی۔ اور اگر آج کوئی شخص ایسا کرے تو اُسے کفارہ سے چارہ نہیں۔

امام جلال الدین سیوطی وغیرہ علماء نے بھی اسے خصائص مذکورہ سے گنا وَفِي الْحَدِيْثِ وُجُوْهٌ اُخَرُ۔ (الامن والعلی مطبوعہ راجپوت پرنٹنگ پریس لاہور، ص ۱۶۴، ۱۶۵)

بَابُ ۱۲۱۱ الْمُجَامِعِ فِيْ رَمَضَانَ هَلْ يُطْعِمُ اَهْلَهٗ مِنَ الْكَفَّارَةِ اِذَا كَانُوْا مَحَاوِيْجَ۔

رمضان میں جماع کرنے والا کیا کفارے میں سے اپنے گھر والوں کو کھلا سکتا ہے جب کہ وہ حاجت مند ہوں؟

۱۸۰۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ بدنما، بدبا، روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا! فرمایا کہ کیا

فَقَالَ إِنَّ الْأَخِرَ وَقَعَ عَلَى امْرَأَتِهِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ أَتَجِدُ مَا تُحَرِّرُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ أَفَتَجِدُ مَا تُطْعِمُ بِهِ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ وَهُوَ الزَّبِيلُ قَالَ أَطْعِمْ هٰذَا عَنْكَ قَالَ عَلَى أَحْوَجَ مِنَّا مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا قَالَ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ۔

آزاد کرنے کے لیے تمہیں ایک گردن میسر ہے؟ عرض گزار ہوا، نہیں۔ فرمایا کہ تم دو مہینوں کے متواتر روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض گزار ہوا، نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عرق پیش کیا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ فرمایا کہ انھیں اپنی طرف سے کھلا دو۔ عرض کی کہ اپنے سے زیادہ ضرورت مند کو؟ ان دونوں سنگلاخ وادیوں کے درمیان کسی گھر والے ہم سے زیادہ ضرورت مند نہیں۔ فرمایا تو اپنے گھر والوں ہی کو کھلا دو۔

بَاب ١٢١ الْحِجَامَةِ وَالْقَيْءِ لِلصَّائِمِ

وَقَالَ لِي يَحْيَى بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ إِذَا قَاءَ فَلَا يُفْطِرُ إِنَّمَا يُخْرِجُ وَلَا يُولِجُ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ يُفْطِرُ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعِكْرِمَةُ الصَّوْمُ مِمَّا دَخَلَ وَلَيْسَ مِمَّا خَرَجَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَرَكَهُ فَكَانَ يَحْتَجِمُ بِاللَّيْلِ وَاحْتَجَمَ أَبُو مُوسَى لَيْلًا وَيُذْكَرُ عَنْ سَعْدٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَأُمِّ سَلَمَةَ احْتَجَمُوا صِيَامًا وَقَالَ بُكَيْرٌ عَنْ أُمِّ عَلْقَمَةَ كُنَّا نَحْتَجِمُ عِنْدَ عَائِشَةَ فَلَا تَنْهَى وَيُرْوَى عَنِ الْحَسَنِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مَرْفُوعًا فَقَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ وَقَالَ لِي عَيَّاشٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ قِيلَ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ اللهُ أَعْلَمُ۔

روزے دار کا پچھنے لگوانا اور قے کرنا۔ یحییٰ بن سالم، معاویہ بن سلام، یحییٰ، عمر بن حکم، ثوبان نے حضرت ابوہریرہ سے سنا کہ قے آنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ وہ چیز نکلتی ہے اندر تو نہیں جاتی۔ حضرت ابوہریرہ سے یہ بھی منقول ہے کہ روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور پہلی بات زیادہ صحیح ہے۔ حضرت ابن عباس اور عکرمہ کا قول ہے کہ روزہ کسی چیز کے اندر جانے سے فاسد ہوتا ہے نکلنے سے نہیں۔ حضرت ابن عمر روزے کی حالت میں پچھنے لگوا لیتے۔ پھر انھوں نے یہ چھوڑ دیا اور وہ رات کو پچھنے لگوانے لگے۔ حضرت ابو موسیٰ نے رات کو پچھنے لگوائے۔ منقول ہے کہ حضرت سعد، حضرت زید بن ارقم اور حضرت ام سلمہ نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے۔ بکیر نے ام علقمہ سے روایت کی کہ ہم حضرت عائشہ کے پاس پچھنے لگواتے اور انھوں نے منع نہ کیا۔ حسن بصری سے متعدد طرق سے مرفوعاً مروی ہے کہ پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ عیاش، عبدالاعلیٰ، یونس نے حسن سے اسی طرح روایت کی۔ ان سے کہا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے؟ کہا، ہاں۔ پھر کہا کہ اللہ بہتر جانتا ہے۔

١٨٠٨ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ۔

معلیٰ بن اسد، وہیب، ایوب، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حالتِ احرام میں پچھنے لگوائے اور آپ نے روزے میں پچھنے لگوائے۔

١٨٠٩ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ۔

ابو معمر، عبدالوارث، ایوب، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے۔

www.alahazratnetwork.org

١٨١٠ـ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتَنِ الْبُنَانِیَّ یَسْأَلُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَكُنْتُمْ تَكْرَهُوْنَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ قَالَ لَا اِلَّا مِنْ اَجْلِ الضُّعْفِ وَزَادَ شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابٌ ٦٢٢ الصَّوْمِ فِی السَّفَرِ وَالْاِفْطَارِ۔

١٨١١ـ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ الشَّیْبَانِیِّ سَمِعَ ابْنَ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَقَالَ لِرَجُلٍ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لِیْ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ الشَّمْسُ قَالَ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لِیْ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ الشَّمْسُ قَالَ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لِیْ فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهٗ فَشَرِبَ ثُمَّ رَمٰی بِیَدِهٖ هٰهُنَا ثُمَّ قَالَ اِذَا رَاَیْتُمُ اللَّیْلَ اَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ تَابَعَهٗ جَرِیْرٌ وَاَبُوْبَكْرِ بْنُ عَیَّاشٍ عَنِ الشَّیْبَانِیِّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ۔

١٨١٢ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرِو الْاَسْلَمِیَّ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَسْرُدُ الصَّوْمَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرِو الْاَسْلَمِیَّ قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَاَصُوْمُ فِی السَّفَرِ وَكَانَ كَثِیْرَ الصِّیَامِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ۔

بَابٌ ٦٢٣ اِذَا صَامَ اَیَّامًا مِّنْ رَمَضَانَ ثُمَّ سَافَرَ۔

١٨١٣ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ

ثابت بنانی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھتے ہیں کہ کیا آپ روزہ دار کے لیے پچھنے لگوانے کو ناپسند فرماتے ہیں؟ فرمایا: نہیں مگر کمزوری کی وجہ سے۔ شبابہ نے شعبہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں۔

سفر میں روزہ رکھنا اور چھوڑنا

ابو اسحاق شیبانی سے روایت ہے کہ حضرت ابن ابو اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ نے ایک آدمی سے فرمایا، اُتر کر میرے لیے ستو گھولو۔ عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! سورج۔ فرمایا کہ اُتر کر میرے لیے ستو گھولو۔ عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! سورج۔ فرمایا کہ اُترو اور میرے لیے ستو گھولو۔ وہ اُترا اور اُس نے آپ کے لیے ستو گھولے۔ آپ نے نوش فرمائے۔ پھر دستِ مبارک سے ادھر اشارہ کر کے فرمایا، جب دیکھو کہ رات ادھر سے آرہی ہے تو روزہ دار روزہ افطار کرے۔ متابعت کی اس کی جریر اور ابوبکر بن عیاش شیبانی نے حضرت ابن ابی اوفی نے فرمایا کہ میں ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! میں متواتر روزے رکھتا ہوں ——

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے کہ میں سفر میں روزے رکھتا ہوں۔ وہ روزے بہت رکھتے تھے۔ فرمایا، چاہے رکھو اور چاہے نہ رکھو۔

جب رمضان کے کچھ روزے رکھنے کے بعد سفر کرے۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کی طرف نکلے اور روزہ رکھا جب کدید کے مقام پر پہنچے تو روزہ افطار

www.alahazratnetwork.org

إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ أَفْطَرَ فَأَفْطَرَ النَّاسُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ وَالْكَدِيدُ مَاءٌ بَيْنَ عُسْفَانَ وَقُدَيْدٍ۔

۱۸۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَتْهُ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي يَوْمٍ حَارٍّ حَتَّى يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا فِينَا صَائِمٌ إِلَّا مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ رَوَاحَةَ۔

بَابٌ ۱۲۱۸ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ وَاشْتَدَّ الْحَرُّ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ۔

۱۸۱۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَرَأَى زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالُوا صَائِمٌ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ۔

بَابٌ ۱۲۱۹ لَمْ يَعِبْ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الصَّوْمِ وَالْإِفْطَارِ۔

۱۸۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ۔

بَابٌ ۱۲۲۰ مَنْ أَفْطَرَ فِي السَّفَرِ لِيَرَاهُ النَّاسُ۔

۱۸۱۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ

کر لیا اور لوگوں نے بھی افطار کر لیا۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ کدید ایک چشمہ ہے عسفان اور قُدَید کے درمیان میں۔

عبداللہ بن یوسف، یحییٰ بن حمزہ، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، اسماعیل بن عبیداللہ حضرت اُمِّ درداء سے روایت ہے کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم گرمی کے دنوں میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں نکلے یہاں تک کہ گرمی کی شدت کے باعث آدمی اپنے سر پر ہاتھ رکھ لیتا تھا اور ہم میں سے کوئی روزہ دار نہیں تھا سوائے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابن رواحہ کے۔

جس پر گرمی کی شدت کے باعث سایہ کیا گیا تھا اُس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنے میں بھلائی نہیں۔

آدم، شعبہ، محمد بن عبدالرحمٰن انصاری، محمد بن عمرو بن حسن بن علی حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے تو آپ نے ایک اژدحام دیکھا اور ایک آدمی جس پر سایہ کیا گیا تھا۔ فرمایا: یہ کیا ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یہ روزہ دار ہے۔ فرمایا کہ دورانِ سفر روزہ رکھنے میں کوئی بھلائی نہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب ایک دوسرے کو روزہ رکھنے اور نہ رکھنے پر ملامت نہیں کرتے تھے۔

حُمید الطویل سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے تو روزہ رکھنے والا نہ رکھنے والے کو اور نہ رکھنے والا رکھنے والے کو ملامت نہیں کرتا تھا۔

جو لوگوں کو دکھانے کے لیے سفر میں روزہ نہ رکھے۔

طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے

www.alahazratnetwork.org

عن منصور عن مجاهد عن طاؤس عن ابن عباس قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم من المدينة الى مكة فصام حتى بلغ عسفان ثم دعا بماء فرفعه الى يديه ليريه الناس فافطر حتى قدم مكة وذلك في رمضان فكان ابن عباس يقول قد صام رسول الله صلى الله عليه وسلم وافطر فمن شاء صام ومن شاء افطر۔

فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کے لیے نکلے۔ آپ نے روزہ رکھا یہاں تک کہ عسفان پہنچے، پھر پانی منگایا اور لوگوں کو دکھانے کے لیے اپنے ہاتھوں پر اٹھایا اور روزہ افطار کر لیا یہاں تک کہ مکہ پہنچ گئے اور یہ رمضان کی بات ہے۔ حضرت ابن عباس فرمایا کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہے اور چھوڑا بھی ہے۔ پس جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے روزہ نہ رکھے۔

باب ۱۲۲۲ وعلى الذين يطيقونه فدية قال ابن عمر وسلمة بن الاكوع نسختها شهر رمضان الذي انزل فيه القرآن هدى للناس وبينت من الهدى والفرقان فمن شهد منكم الشهر فليصمه ومن كان منكم مريضا او على سفر فعدة من ايام اخر يريد الله بكم اليسر ولا يريد بكم العسر ولتكملوا العدة ولتكبروا الله على ما هداكم ولعلكم تشكرون وقال ابن نمير حدثنا الاعمش حدثنا عمرو بن مرة حدثنا ابن ابي ليلى حدثنا اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم نزل رمضان فشق عليهم فكان من اطعم كل يوم مسكينا ترك الصوم ممن يطيقه ورخص لهم في ذلك فنسختها وان تصوموا خير لكم فامروا بالصوم۔

طاقت رکھنے والوں پر فدیہ ہے۔ حضرت ابن عمر اور حضرت سلمہ بن اکوع نے فرمایا کہ یہ حکم اس آیت سے منسوخ ہے: رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا لوگوں کے لیے ہدایت ہے اور ہدایت کی روشن باتیں اور حق و باطل میں فرق کرنے والا۔ پس تم میں سے جو اس مہینے کو پائے تو اس کے روزے رکھے اور جو تم میں سے بیمار یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے۔ اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا اور اس لیے کہ تم گنتی پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت کی اور کہیں تم شکر گزار ہو (۲/۱۸۵)

ابن نمیر، اعمش، عمرو بن مرہ، ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب نے ہم سے حدیث بیان کی کہ جب رمضان کا حکم نازل ہوا تو انہیں دشوار گزرا، چنانچہ جو ہر روز ایک مسکین کو کھانا کھلا دیتا وہ روزہ چھوڑ دیتا حالانکہ انہیں اس کی اجازت دی گئی تھی۔ اسے اس حکم نے منسوخ کیا: اور اگر روزہ رکھو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔ پس انہیں روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا۔

۱۸۱۸۔ حدثنا عياش حدثنا عبد الاعلى حدثنا عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قرأ فدية طعام مساكين قال هي منسوخة۔

عیاش، عبد الاعلیٰ، عبید اللہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آیت پڑھی: مسکین کے کھانے کا فدیہ، تو فرمایا کہ یہ منسوخ ہے۔

باب ۱۲۲۳ متى يقضى قضاء رمضان وقال ابن عباس لا بأس ان يفرق لقول الله تعالى فعدة من ايام اخر وقال سعيد بن المسيب في صوم العشر لا يصلح حتى يبدأ برمضان وقال ابراهيم اذا فرط حتى جاء

رمضان کے روزوں کی قضا کب رکھے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ متفرق روزے رکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پھر دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے۔ سعید بن مسیب کا قول ہے کہ دس روزے رکھنے درست نہیں بلکہ پہلے رمضان کے رکھے۔ ابراہیم کا قول ہے کہ غفلت سے دوسرا رمضان آ گیا تو دونوں کے روزے رکھے

مِنْ رَمَضَانَ آخَرَ يَصُومُهُمَا وَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ طَعَامًا وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مُرْسَلًا وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ يُطْعِمُ وَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهُ الْإِطْعَامَ إِنَّمَا قَالَ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ۔

اور اُن پر فدیہ ضروری نہیں سمجھا۔ حضرت ابوہریرہ سے مرسلاً اور حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ وہ کھانا کھلائے جب کہ اللہ نے کھانا کھلانے کا ذکر نہیں کیا بلکہ فرمایا، پس گنتی پوری کرو دوسرے دنوں میں۔

۱۸۱۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَ إِلَّا فِي شَعْبَانَ قَالَ يَحْيَى الشُّغْلُ مِنَ النَّبِيِّ أَوْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابوسلمہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میرے اُوپر رمضان کے کچھ روزے تھے۔ میں وہ روزے نہ رکھ سکی مگر شعبان میں۔ یحییٰ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں مشغول رہنے کے باعث یا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وابستگی کے سبب۔

بَابٌ ۱۲۲۳ الْحَائِضُ تَتْرُكُ الصَّوْمَ وَالصَّلٰوةَ

وَقَالَ أَبُو الزِّنَادِ إِنَّ السُّنَنَ وَوُجُوهَ الْحَقِّ لَتَأْتِي كَثِيرًا عَلَى خِلَافِ الرَّأْيِ فَلَا يَجِدُ الْمُسْلِمُونَ بُدًّا مِنِ اتِّبَاعِهَا مِنْ ذٰلِكَ أَنَّ الْحَائِضَ تَقْضِي الصِّيَامَ وَلَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ۔

حائضہ روزے اور نماز چھوڑ دے۔ ابوالزناد نے فرمایا کہ بعض سُنتیں اور برحق طریقے ایسے ہیں جو عقل کے خلاف ہیں لیکن مسلمانوں کے لیے چارہ نہیں مگر یہی کہ اُسی طرح ان کی پیروی کرے۔ جیسے حائضہ روزے کی قضا رکھے اور نماز کی قضا نہ پڑھے۔

۱۸۲۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدٌ عَنْ عِيَاضٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ فَذٰلِكَ نُقْصَانُ دِينِهَا۔

ابن ابومریم، محمد بن جعفر، زید، عیاض، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا یہ بات نہیں کہ جب اُسے حیض آتا ہے تو نہ نماز پڑھتی ہے اور نہ روزے رکھتی ہے۔ پس یہ اُس کے دین کا نقصان ہے۔

بَابٌ ۱۲۲۴ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ

وَقَالَ الْحَسَنُ إِنْ صَامَ عَنْهُ ثَلَاثُونَ رَجُلًا يَوْمًا وَاحِدًا جَازَ۔

جو فوت ہو جائے اور اُس کے اُوپر روزے ہوں۔ حسن بصری نے فرمایا کہ اگر اُس کی طرف سے تیس آدمی ایک ہی دن کا روزہ رکھ لیں تو جائز ہے۔

۱۸۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ تَابَعَهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ۔

محمد بن خالد، محمد بن موسیٰ بن اعین، ان کے والد ماجد، عمرو بن حارث، عبیداللہ بن ابوجعفر، محمد، عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو فوت ہو جائے اور اُس پر روزے ہوں تو اُس کی طرف سے اُس کا ولی روزے رکھے۔ متابعت کی اس کی ابن وہب نے عمرو سے اور روایت کیا اسے یحییٰ بن ایوب نے ابن جعفر سے۔

۱۸۲۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَأَقْضِيهِ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ فَدَيْنُ اللّٰهِ أَحَقُّ أَنْ يُقْضَى قَالَ سُلَيْمَانُ فَقَالَ الْحَكَمُ وَسَلَمَةُ وَنَحْنُ جَمِيعًا جُلُوسٌ حِينَ حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَا سَمِعْنَا مُجَاهِدًا يَذْكُرُ هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْحَكَمِ وَمُسْلِمٍ الْبَطِينِ وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُخْتِي مَاتَتْ وَقَالَ يَحْيَى وَأَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ نَذْرٍ وَقَالَ أَبُو حَرِيزٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَتْ أُمِّي وَعَلَيْهَا صَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا۔

محمد بن عبدالرحیم، معاویہ بن عمرو، زائدہ، اعمش، مسلم بطین، سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! میری والدہ ماجدہ کا انتقال ہو گیا اور ان کے ذمے ایک ماہ کے روزے ہیں، کیا میں ان کی طرف سے روزے رکھوں؟ فرمایا، ہاں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ حق دار ہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے ——— سلیمان، حکم اور سلمہ، مجاہد نے حضرت ابن عباس سے ایسے روایت کیا ہے ——— ابوخالد، اعمش، حکم اور مسلم بطین اور سلمہ بن کہیل، سعید بن جبیر اور عطاء اور مجاہد نے حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئی کہ میری بہن فوت ہو گئی ہے ——— یحییٰ اور ابو معاویہ، اعمش، مسلم، سعید نے حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئی کہ میری والدہ ماجدہ فوت ہو گئی ہیں ——— عبیداللہ، زید بن ابی انیسہ، حکم، سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئی کہ میری والدہ ماجدہ فوت ہو گئی ہیں اور ان کے ذمے نذر کے روزے ہیں ——— ابوحریز، عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض پرداز ہوئی کہ میری والدہ ماجدہ کا انتقال ہو گیا ہے اور ان کے ذمے پندرہ دن کے روزے ہیں۔

ف: محققین حضرات اور ائمہ مجتہدین کا اس حدیث اور مضمون کی دوسری احادیث پر عمل نہیں ہے کیونکہ ان کے خلاف بعض دیگر صحیح احادیث موجود ہیں جن میں حکم وارد ہوا ہے کہ میت پر جو نمازیں ہوں یا جتنے روزے ہوں ولی انہیں ادا کرنے کا پابند نہیں ہے، ہاں فدیہ دے سکتا ہے۔ بعض کے نزدیک فدیہ بھی اس وقت ادا کیا جائے گا جبکہ اس نے وصیت کی ہو اور اس کے تہائی مال سے ادا کیا جائے گا اور بعض کے نزدیک وصیت نہ کی ہو تو فدیہ دینا بھی ضروری نہیں۔ اس حدیث پر خود صحابہ کرام کی اکثریت کا بھی عمل نہیں تھا۔

بَابُ ۱۲۳ مَتَى يَحِلُّ فِطْرُ الصَّائِمِ وَأَفْطَرَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ حِينَ غَابَ قُرْصُ الشَّمْسِ۔

روزہ کب افطار کرنا چاہئے۔ حضرت ابو سعید خدری نے روزہ افطار کیا جب کہ سورج کا قرص غائب ہو گیا۔

www.alahazratnetwork.org

۱۸۲۳ - حدثنا الحميدي حدثنا سفيان حدثنا هشام بن عروة قال سمعت أبي يقول سمعت عاصم بن عمر بن الخطاب عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أقبل الليل من ههنا وأدبر النهار من ههنا وغربت الشمس فقد أفطر الصائم۔

حمیدی، سفیان، ہشام بن عروہ، ان کے والدِ ماجد، عاصم بن عمر بن خطاب اُن کے والدِ محترم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب رات اِس طرف سے آ رہی ہو اور دن اس طرف سے جا رہا ہو اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار روزہ افطار کرے۔

۱۸۲۴ - حدثنا إسحٰق الواسطي حدثنا خالد عن الشيباني عن عبد الله بن أبي أوفى قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر وهو صائم فلما غربت الشمس قال لبعض القوم يا فلان قم فاجدح لنا فقال يا رسول الله لو أمسيت قال انزل فاجدح لنا قال يا رسول الله فلو أمسيت قال انزل فاجدح لنا قال إن عليك نهارا قال انزل فاجدح لنا فنزل فجدح لهم فشرب النبي صلى الله عليه وسلم ثم قال إذا رأيتم الليل قد أقبل من ههنا فقد أفطر الصائم۔

حضرت عبداللہ بن ابو اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ روزے سے تھے، جب سورج غروب ہو گیا تو آپ نے ایک آدمی سے فرمایا۔ اے فلاں! اُٹھو اور ہمارے لیے ستو گھولو، عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! شام ہونے دیجیے۔ فرمایا کہ اُترو اور ہمارے لیے ستو بناؤ۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ شام تو ہو جائے۔ فرمایا کہ اُترو اور ہمارے لیے ستو گھولو۔ عرض گزار ہوا کہ ابھی تو دن ہے۔ فرمایا کہ اُترو اور ہمارے لیے ستو بناؤ۔ پس وہ اُترا اور اُن کے لیے ستو بنائے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نوش کیے پھر فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ رات اِدھر سے آ رہی ہے تو روزہ دار روزہ افطار کرے۔

باب ۱۲۲۶ - يفطر بما تيسر عليه بالماء وغيره۔

پانی وغیرہ جو میسر آئے اُسی سے افطار کر لے۔

۱۸۲۵ - حدثنا مسدد حدثنا عبد الواحد حدثنا الشيباني قال سمعت عبد الله بن أبي أوفى قال سرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو صائم فلما غربت الشمس قال انزل فاجدح لنا قال يا رسول الله لو أمسيت قال انزل فاجدح لنا قال يا رسول الله إن عليك نهارا قال انزل فاجدح لنا فنزل فجدح ثم قال إذا رأيتم الليل أقبل من ههنا فقد أفطر الصائم وأشار بإصبعه قبل المشرق۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے اور آپ روزے سے تھے، جب سورج غروب ہوا تو فرمایا، اُترو اور ہمارے لیے ستو گھولو وہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! شام ہونے دیجیے۔ فرمایا کہ اُتر کر ہمارے لیے ستو بناؤ۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! ابھی تو دن ہے۔ فرمایا کہ اُترو اور ہمارے لیے ستو بناؤ۔ وہ اُترا اور ستو گھولے۔ پھر فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ رات اِدھر سے آ رہی ہے تو روزہ دار روزہ افطار کرے اور اپنی انگشتِ مبارک سے مشرق کی طرف اشارہ کیا۔

پارہ ـــــ ۸

باب ۱۲۲۷ تعجیل الافطار۔

۱۸۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَزَالُ النَّاسُ بِخَیْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ۔

۱۸۲۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ سُلَیْمٰنَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَصَامَ حَتّٰی اَمْسٰی قَالَ لِرَجُلٍ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لِیْ قَالَ لَوِ انْتَظَرْتَ حَتّٰی تُمْسِیَ قَالَ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لِیْ اِذَا رَاَیْتَ اللَّیْلَ قَدْ اَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ۔

باب ۱۲۲۸ اِذَا اَفْطَرَ فِیْ رَمَضَانَ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ۔

۱۸۲۷۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَتْ اَفْطَرْنَا عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ غَیْمٍ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ قِیْلَ لِهِشَامٍ فَاُمِرُوْا بِالْقَضَاءِ قَالَ بُدٌّ مِنْ قَضَاءٍ وَقَالَ مَعْمَرٌ سَمِعْتُ هِشَامًا لَا اَدْرِیْ اَقَضَوْا اَمْ لَا۔

باب ۱۲۲۹ صَوْمِ الصِّبْیَانِ وَقَالَ عُمَرُ لِنَشْوَانَ فِیْ رَمَضَانَ وَیْلَكَ وَصِبْیَانُنَا

افطار میں جلدی کرنا

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ ہمیشہ خیر و خوبی سے رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔

احمد بن یونس، ابو بکر، سلیمان سے روایت ہے۔ حضرت ابن ابو اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک سفر کے دوران میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ شام ہونے لگی تو آپ نے ایک شخص سے فرمایا: اتر کر میرے لیے ستو تیار کر دو۔ وہ عرض گزار ہوا کاش! آپ شام ہو جانے کا انتظار کرتے۔ فرمایا کہ اتر کر میرے لیے ستو تیار کرو اور جب تم رات کو اس طرف سے آتی ہوئی دیکھو تو روزہ دار کے افطار کا وقت ہو گیا۔

جب کوئی روزہ افطار کرلے اور پھر سورج نظر آ جائے۔

عبد اللہ بن ابو شیبہ، ابو اسامہ، ہشام بن عروہ، فاطمہ بنت منذر سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ہم نے ایک ابر آلود دن کے اندر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں روزہ افطار کر لیا اور پھر سورج نظر آ گیا۔ ہشام سے کہا گیا کہ انہیں قضا کا حکم دیا گیا ہوگا؟ فرمایا کہ قضا کے بغیر کیا چارہ ہے۔ معمر کا بیان ہے کہ میں نے ہشام سے سنا، مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے قضا روزہ رکھا یا نہیں۔

بچوں کا روزے رکھنا۔

حضرت عمر نے ایک نشے والے سے رمضان میں فرمایا: تجھ پر افسوس ہے اور ہمارے بچے بھی

www.alahazratnetwork.org

سِيَامُهُ فَضَرَبَهُ۔

۱۸۲۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ عَاشُورَاءَ إِلَى قُرَى الْأَنْصَارِ مَنْ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيَصُمْ قَالَتْ فَكُنَّا نَصُومُهُ بَعْدُ وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا وَنَجْعَلُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ أَعْطَيْنَاهُ ذَاكَ حَتَّى يَكُونَ عِنْدَ الْإِفْطَارِ۔

باب ۱۲۳۰ الْوِصَالِ وَمَنْ قَالَ لَيْسَ فِي اللَّيْلِ صِيَامٌ لِقَوْلِهِ تَعَالَى ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ

وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ رَحْمَةً لَهُمْ وَإِبْقَاءً عَلَيْهِمْ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ التَّعَمُّقِ۔

۱۸۲۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُوَاصِلُوا قَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى أَوْ إِنِّي أَبِيتُ أُطْعَمُ وَأُسْقَى۔

۱۸۳۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ قَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى۔

۱۸۳۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُوَاصِلُوا فَأَيُّكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرِ قَالُوا فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أَبِيتُ لِي مُطْعِمٌ يُطْعِمُنِي وَسَاقٍ يَسْقِينِي۔

۱۸۳۲ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدٌ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ

روزہ رکھتے ہیں۔ پس اُسے پیٹا۔

مسدد، بشر بن مفضل، خالد بن ذکوان سے روایت ہے کہ حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عاشورہ کی ایک صبح کو انصار کے کسی گاؤں میں پیغام بھیجا کہ جس نے روزہ نہیں رکھا وہ باقی دن اسی طرح پورا کرے اور جس نے روزہ رکھا ہوا ہے وہ روزے سے رہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد ہم روزہ رکھتیں اور ہمارے بچے بھی روزہ رکھتے۔ ہم نے اُن کے لیے روئی کی ایک گڑیا بنا دی تھی۔ جب اُن میں سے کوئی کھانے کیلئے روتا تو ہم اُسے وہی دیتے، یہاں تک کہ افطار کا وقت ہو جاتا۔

وصال کے روزے: جس نے کہا کہ راتوں میں روزہ نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ پھر رات ہونے تک روزہ پورا کرو۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن پر شفقت فرماتے ہوئے اس سے منع فرمایا ہے اور اُنکی طاقت باقی رکھنے کے لیے اور اس کی ہمیشگی میں جو کراہت ہے۔

مسدد، یحییٰ، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وصال کے روزے نہ رکھا کرو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ میں تم میں سے کسی کی طرح کا نہیں ہوں، مجھے تو کھلایا پلایا جاتا ہے یا میں رات گزارتا ہوں تو مجھے کھلایا پلایا جاتا ہے۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصال کے روزوں سے منع فرمایا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ آپ تو ایسے روزے رکھتے ہیں؟ فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں، مجھے تو کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ وصال کے روزے نہ رکھا کرو کیونکہ جب تم میں سے کوئی ملائے گا تو سحری تک ملانا پڑے گا۔ بعض لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں؟ فرمایا کہ میں تمہاری ہیئت پر نہیں ہوں۔ میں رات گزارتا ہوں تو کھلانے والا مجھے کھلاتا ہے اور پلانے والا مجھے پلاتا ہے

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصال کے روزوں سے منع فرمایا ہے لوگوں پر شفقت کے باعث۔ لوگ عرض گزار ہوئے

www.alahazratnetwork.org

يَحْتَمِلُهُمْ فَكَاتُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى فَلَمْ يَذْكُرْ عُثْمَانُ رَحْمَةً لَهُمْ۔

بَابُ ۱۲۳۱ التَّنْكِيلِ لِمَنْ أَكْثَرَ الْوِصَالَ

رَوَاهُ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۸۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَأَيُّكُمْ مِثْلِي إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ كَالتَّنْكِيلِ لَهُمْ حِينَ أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا۔

۱۸۳۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ مَرَّتَيْنِ قِيلَ إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ فَاكْلَفُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ۔

بَابُ ۱۲۳۲ الْوِصَالِ إِلَى السَّحَرِ۔

۱۸۳۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُوَاصِلُوا فَأَيُّكُمْ أَرَادَ أَنْ يُوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرِ قَالُوا فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أَبِيتُ لِي مُطْعِمٌ يُطْعِمُنِي وَسَاقٍ يَسْقِينِي۔

بَابُ ۱۲۳۳ مَنْ أَقْسَمَ عَلٰى أَخِيهِ لِيُفْطِرَ فِي التَّطَوُّعِ وَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ قَضَاءً إِذَا كَانَ أَوْفَقَ لَهُ۔

۱۸۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ

کہ آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں؟ فرمایا کہ میں تمہاری مثل نہیں ہوں۔ مجھے تو میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے۔ عثمان راوی نے رحمۃً لھم کا ذکر نہیں کیا ہے۔

باب ۱۲۳۱ زیادہ روزے رکھنے سے روکنا۔ اسے حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصال کے روزے رکھنے سے منع فرمایا تو مسلمانوں میں سے ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ تم میں میری مثل کون ہے؟ بیشک میں رات گزارتا ہوں تو میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ جب آپ کے روکنے کے باوجود روزے ملانے سے نہ رکے تو آپ نے ایک روز ملایا پھر دوسرے روز پھر چاند نظر آگیا۔ فرمایا کہ اگر یہ مؤخر ہو جاتا تو میں تمہارے لئے زیادہ ملا جاتا۔ یہ اس بات کی تنبیہ تھی کہ وہ حضرات روکنے سے بھی نہیں رکے تھے۔

ہمام نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو دفعہ فرمایا کہ وصال کے روزے نہ رکھا کرو۔ عرض کی گئی کہ آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ میں رات گزارتا ہوں تو میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے لہٰذا تم اتنا ہی عمل کرو جس کی تم طاقت رکھتے ہو۔

سحری تک متواتر روزہ رکھنا

عبداللہ بن خباب سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم لوگ وصال کے روزے نہ رکھو اور اگر روزے کے ساتھ روزہ ملاؤ تو سحری تک ملا لو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ تو روزے ملاتے ہیں؟ فرمایا کہ میں تمہاری حیثیت پر نہیں ہوں۔ رات کو مجھے کھلانے والا کھلاتا ہے اور پلانے والا پلاتا ہے۔

جو اپنے بھائی کو نفلی روزہ توڑنے کی قسم دے اور اس پر قضا نہیں جب کہ یہی اس کے موافق ہو۔

عون بن ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد

عونٍ حدَّثنا ابو العُمَیس عن عونِ بنِ ابی جُحَیفةَ عن
ابیہ قال اٰخَی النبیُّ صلَّی اللہُ علیہِ وسلَّم بین سلمانَ
وابی الدرداءِ فزار سلمانُ ابا الدرداءِ فرای امَّ
الدرداءِ مُتبذِّلۃً فقال لہا ما شانُکِ قالت اخوکَ
ابو الدرداءِ لیس لہ حاجۃٌ فی الدنیا فجاء ابو الدرداءِ
فصنع لہ طعامًا فقال کُل قال فانی صائمٌ فقال
ما انا باٰکلٍ حتی تاکُلَ قال فاکل فلمّا کان اللیلُ
ذھب ابو الدرداءِ یقوم قال نم فنام ثم ذھب یقوم
فقال نم فلمّا کان من اٰخرِ اللیلِ قال سلمانُ قُمِ
الاٰن فصلَّیا فقال لہ سلمانُ انّ لربِّک علیک حقًّا
ولنفسک علیک حقًّا ولاھلک علیک حقًّا فاعطِ
کُلَّ ذی حقٍّ حقَّہ فاتی النبیَّ صلَّی اللہُ علیہِ وسلَّم فذکر
ذٰلک لہ فقال النبیُّ صلَّی اللہُ علیہِ وسلَّم صدق سلمانُ۔

باب ۲۳۴ صومِ شعبانَ۔

۱۸۳۷۔ حدَّثنا عبدُ اللہِ بنُ یوسفَ اخبرنا مالکٌ
عن ابی النضرِ عن ابی سلمۃَ عن عائشۃَ قالت کان
رسولُ اللہِ صلَّی اللہُ علیہِ وسلَّم یصومُ حتّی نقولَ
لا یُفطِرُ ویُفطِرُ حتّی نقولَ لا یصومُ فما رایتُ رسولَ اللہِ
صلَّی اللہُ علیہِ وسلَّم استکمل صیامَ شھرٍ الّا رمضانَ
وما رایتُہ اکثرَ صیامًا منہ فی شعبانَ۔

۱۸۳۸۔ حدَّثنا معاذُ بنُ فضالۃَ حدَّثنا ھشامٌ عن
یحیٰی عن ابی سلمۃَ انّ عائشۃَ حدَّثتہ قالت لم یکنِ
النبیُّ صلَّی اللہُ علیہِ وسلَّم یصومُ شھرًا اکثرَ من شعبانَ
فانّہ کان یصومُ شعبانَ کُلَّہ وکان یقول خُذوا منَ
العملِ ما تُطیقون فانّ اللہَ لا یَمَلُّ حتّی تَمَلّوا واحبُّ
الصلوٰۃِ الی النبیِّ صلَّی اللہُ علیہِ وسلَّم ما دُووِمَ علیہِ
وان قلَّت وکان اذا صلّٰی صلوٰۃً داوم علیہا۔

باب ۲۳۵ ما یُذکر من صومِ النبیِّ صلَّی اللہُ علیہِ وسلَّم وافطارِہ۔

نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سلمان اور حضرت ابو درداء
کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔ حضرت سلمان جب حضرت ابو درداء سے
ملنے گئے تو حضرت امّ درداء کو غمگین دیکھا، فرمایا کہ آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ کہا
کہ آپ کا بھائی ابو درداء دنیا سے لاتعلق ہو گیا ہے۔ پس حضرت ابو درداء
آئے اور کھانا تیار کروایا گیا اور کہا کہ آپ کھائیں کیونکہ میں روزے سے ہوں۔
انھوں نے کہا کہ میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک آپ نہیں کھائیں
گے۔ راوی کا بیان ہے کہ انھوں نے کھایا جب رات ہوئی تو ابو درداء
قیام کرنے لگے۔ انھوں نے کہا سو جائیے۔ وہ سو گئے پھر قیام کرنے
لگے تو کہا سو جائیے۔ جب رات کا پچھلا حصہ آ گیا تو حضرت سلمان نے کہا،
اب کھڑے ہو جائیے اور دونوں نے نماز پڑھی۔ حضرت سلمان نے اُن سے کہا
کہ آپ کے رب کا آپ پر حق ہے آپ کی جان کا آپ پر حق ہے آپ کے اہل و عیال کا آپ پر حق
ہے۔ پس ہر حق دار کو اس کا حق دیجئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے
اور اس بات کا آپ سے ذکر کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، سلمان نے سچ کہا ہے۔

شعبان کے روزے

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے
فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزے رکھتے تو ہم کہتے کہ اب چھوڑیں
گے نہیں اور روزے نہ رکھتے تو ہم کہنے لگتے کہ اب روزے نہیں رکھیں گے۔ میں نے
رمضان کے سوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی پورے مہینے کے روزے
رکھتے ہوئے نہیں دیکھا اور میں نے آپ کو شعبان سے زیادہ کسی
مہینے کے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شعبان سے زیادہ کسی مہینے کے روزے نہیں رکھتے تھے۔
آپ پورے شعبان کے روزے رکھتے اور فرمایا کرتے: اسی قدر عمل کرو
جس کی تم میں طاقت ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ اکتاتا نہیں جب تک تم نہ اکتا جاؤ
اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہ نماز زیادہ پسند تھی جس پر ہمیشگی کی
جائے خواہ وہ تھوڑی ہوتی اور آپ جب کوئی نماز پڑھتے تو اُس پر
ہمیشگی کرتے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزے اور افطار کرنے
کا بیان۔

www.alahazratnetwork.org

۱۸۳۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا صَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ. وَيَصُومُ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ لَا وَاللّٰهِ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ لَا وَاللّٰهِ لَا يَصُومُ۔

۱۸۴۰۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يَصُومَ مِنْهُ وَيَصُومُ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا وَكَانَ لَا تَشَاءُ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ حُمَيْدٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسًا فِي الصَّوْمِ۔

۱۸۴۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَرَاهُ مِنَ الشَّهْرِ صَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا مُفْطِرًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا مِنَ اللَّيْلِ قَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا مَسِسْتُ خَزَّةً وَلَا حَرِيرَةً أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكَةً وَلَا عَبِيرَةً أَطْيَبَ رَائِحَةً مِنْ رَائِحَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابٌ ۲۳۶ حَقِّ الضَّيْفِ فِي الصَّوْمِ۔

۱۸۴۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ يَعْنِي إِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَقُلْتُ وَمَا صَوْمُ دَاوُدَ قَالَ نِصْفُ الدَّهْرِ۔

بَابٌ ۲۳۷ حَقِّ الْجِسْمِ فِي الصَّوْمِ۔

۱۸۴۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رمضان کے سوا کبھی کسی پورے مہینے کے ہرگز روزے نہیں رکھے آپ روزے رکھتے تو کہنے والا کہنے لگتا کہ خدا کی قسم اب چھوڑیں گے نہیں اور رکھنے چھوڑ دیتے تو کہنے والا کہنے لگتا کہ خدا کی قسم اب روزے نہیں رکھیں گے۔

حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی مہینے میں روزے چھوڑتے تو ہم یہ گمان کرنے لگتے کہ اب اس میں نہیں رکھیں گے اور روزے رکھنے لگتے تو ہم سمجھتے کہ اب رکھنے نہیں چھوڑیں گے اور اگر تم آپ کو رات میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھنا چاہتے تو دیکھ لیتے اور اگر آپ کو سوتے ہوئے دیکھنا چاہتے تب بھی دیکھ لیتے۔ سلیمان نے حمید سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت انس سے روزے کے متعلق پوچھا تھا۔

حمید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزوں کے متعلق پوچھا تو فرمایا: کہ میں جس مہینے میں آپ کو روزہ دار دیکھنا چاہتا تو دیکھ لیتا اور چاہتا تو روزے چھوڑے ہوئے دیکھ لیتا اور چاہتا تو رات کو قیام کرتے ہوئے دیکھ لیتا اور چاہتا تو سوتے ہوئے دیکھ لیتا۔ اور میں نے کسی دیبا یا ریشم کو مس نہیں کیا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے نرم ہو اور نہ مشک و عنبر کی خوشبو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشبو سے بڑھ کر تھی۔

روزے سے متعلق مہمان کا حق

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ پھر ساری حدیث بیان کی جس میں فرمایا کہ تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے میں عرض گزار ہوا کہ داؤدی روزہ کیسا ہے فرمایا کہ ایک روز چھوڑ کر روزہ رکھنا۔

روزے سے متعلق جسم کا حق

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

www.alahazratnetwork.org

أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ بِحَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ كُلَّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا فَإِنَّ ذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ فَصُمْ صِيَامَ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَا تَزِدْ عَلَيْهِ قُلْتُ وَمَا كَانَ صِيَامُ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ نِصْفَ الدَّهْرِ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقُولُ بَعْدَ مَا كَبِرَ يَا لَيْتَنِي قَبِلْتُ رُخْصَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۲۳۸ صَوْمِ الدَّهْرِ۔

۱۸۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ أُخْبِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَقُولُ وَاللّٰهِ لَأَصُومَنَّ النَّهَارَ وَلَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ فَقُلْتُ لَهُ قَدْ قُلْتُهُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا فَذٰلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ فَقُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ۔

باب ۲۳۹ حَقِّ الْأَهْلِ فِي الصَّوْمِ رَوَاهُ

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:۔ اے عبد اللہ! مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ تم دن کو روزے رکھتے اور رات کو قیام کرتے ہو۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا کہ ایسا نہ کرو بلکہ روزے رکھو اور چھوڑ بھی دیا کرو، قیام کرو اور سویا بھی کرو کیونکہ تمہارے جسم کا تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھوں کا تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے اور تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے تمہارے لیے یہی کافی ہے کہ ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو۔ چونکہ ہر نیکی کا اجر دس گنا ہے تو یہ ہمیشہ روزے رکھنے کی طرح ہو جائے گا۔ میں نے اصرار کیا تو مجھے زیادہ کی اجازت دی گئی۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں اپنے میں زیادہ طاقت پاتا ہوں۔ فرمایا تو اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام والے روزے رکھو اور اُن سے زیادہ نہ رکھنا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے کس طرح تھے؟ فرمایا کہ ایک دن رکھنا اور ایک دن چھوڑ دینا۔ بڑھاپے کے دنوں میں حضرت عبد اللہ فرمایا کرتے کہ کاش! میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اجازت دینے کو قبول کر لیتا۔

ہمیشہ روزے رکھنا

ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی گئی کہ میں کہتا ہوں کہ خدا کی قسم! میں زندگی بھر دن کو روزے رکھوں گا اور رات کو قیام کیا کروں گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، واقعی میں نے ایسا کہا ہے۔ فرمایا کہ تم سے ایسا نہیں ہو سکے گا لہٰذا روزے رکھو اور چھوڑا بھی کرو، قیام کرو اور سویا بھی کرو۔ ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو تو ہر نیکی کا ثواب چونکہ دس گنا ہے تو یہ ہمیشہ کے روزوں کی طرح ہو جائیں گے۔ عرض گزار ہوا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا تو ایک دن روزہ رکھو اور دو دن چھوڑ دیا کرو۔ عرض گزار ہوا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت محسوس کرتا ہوں۔ فرمایا تو ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن چھوڑ دیا کرو، یہ داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں اور یہ سب سے افضل روزے ہیں۔ عرض گزار ہوا کہ میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت پاتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے زیادہ میں فضیلت نہیں ہے۔

روزے سے متعلق بیوی کا حق۔ اس سلسلے میں حضرت ابو جُحَیفہ نے

www.alahazratnetwork.org

أَبُو جُحَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۸۴۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَطَاءً أَنَّ أَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَسْرُدُ الصَّوْمَ وَأُصَلِّي اللَّيْلَ فَإِمَّا أَرْسَلَ إِلَيَّ وَإِمَّا لَقِيتُهُ فَقَالَ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ وَلَا تُفْطِرُ وَتُصَلِّي فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَظًّا وَإِنَّ لِنَفْسِكَ وَأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَظًّا قَالَ إِنِّي لَأَقْوَى لِذَلِكَ قَالَ فَصُمْ صِيَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ وَكَيْفَ قَالَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى قَالَ مَنْ لِي بِهَذِهِ يَا نَبِيَّ اللهِ قَالَ عَطَاءٌ لَا أَدْرِي كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ الْأَبَدِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ مَرَّتَيْنِ۔

بَابٌ ۱۲۳ صَوْمِ يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمٍ۔

۱۸۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَ أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَمَا زَالَ حَتَّى قَالَ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا فَقَالَ اقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ فَمَا زَالَ حَتَّى قَالَ فِي ثَلَاثٍ۔

بَابٌ ۱۲۴ صَوْمِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

۱۸۴۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ الْمَكِّيَّ وَكَانَ شَاعِرًا وَكَانَ لَا يُتَّهَمُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَتَصُومُ الدَّهْرَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ هَجَمَتْ لَهُ الْعَيْنُ وَنَفِهَتْ لَهُ النَّفْسُ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ صَوْمُ

نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

ابو العباس شاعر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خبر پہنچی کہ میں مسلسل روزے رکھتا اور ساری رات قیام کرتا ہوں تو مجھے بلا بھیجا یا میں خود حاضر ہوا تو فرمایا۔ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تم روزے رکھتے ہو اور چھوڑتے نہیں ہو اور نماز پڑھتے رہتے ہو۔ مگر روزے رکھو اور چھوڑا بھی کرو، قیام کرو اور سویا بھی کرو کیونکہ تمہاری آنکھ کا تم پر حق ہے نیز تمہاری جان کا اور تمہارے اہل وعیال کا تم پر حق ہے۔ عرض گزار ہوا کہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے۔ فرمایا تو تم داؤد علیہ السلام والے روزے رکھ لیا کرو۔ عرض گزار ہوا کہ کس طرح؟ فرمایا کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن روزہ نہ رکھتے اور دشمن سے مقابلہ کے وقت نہ بھاگتے۔ عرض گزار ہوا کہ یا نبی اللہ! میرے لیے اس کا ضامن کون ہے۔ عطا کا بیان ہے کہ ہمیشہ کے روزوں کا ذکر کس طرح ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا کہ جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے روزہ نہیں رکھا۔

ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن نہ رکھنا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر مہینے میں تین روزے رکھا کرو۔ عرض گزار ہوا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ میں برابر یہی کہتا رہا یہاں تک کہ آپ نے فرمایا کہ ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن چھوڑ دو اور ایک مہینے میں قرآن مجید ختم کیا کرو۔ عرض کی کہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے۔ میں برابر یہی کہتا رہا یہاں تک کہ فرمایا تو تین دن میں۔

حضرت داؤد علیہ السلام والے روزے

ابو العباس مکی سے روایت ہے جو شاعر تھا اور حدیث کے بارے میں متہم نہیں تھا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ تم ہمیشہ روزے رکھتے اور ہمیشہ قیام کرتے ہو، میں عرض گزار ہوا کہ ہاں۔ فرمایا کہ اگر تم ایسا کرتے رہو گے تو تمہاری آنکھوں میں گڑھے پڑ جائیں گے اور تمہارا جسم بے جان ہو جائے گا نیز اس کا کوئی روزہ نہیں جس نے ہمیشہ روزے رکھے بلکہ ہر مہینے میں تین دن کے روزے رکھنا ہمیشہ روزے رکھنا ہے۔ عرض گزار ہوا کہ میں اس سے زیادہ کی

ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ قُلْتُ فَاِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاؤدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا وَّلَا يَفِرُّ اِذَا لَاقٰى۔

طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا داؤد علیہ السلام والے روزے رکھ لیا کرو جو ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن نہیں رکھتے تھے اور جب دشمن سے مقابلہ ہوتا تو پیٹھ نہیں دکھاتے تھے۔

۱۸۴۸- حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الْمَلِيْحِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِيْكَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ لَهٗ صَوْمِيْ فَدَخَلَ عَلَيَّ فَاَلْقَيْتُ لَهٗ وِسَادَةً مِّنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْاَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ فَقَالَ اَمَا يَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خَمْسًا قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تِسْعًا قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِحْدٰى عَشْرَةَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاؤدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ شَطْرَ الدَّهْرِ صُمْ يَوْمًا وَّاَفْطِرْ يَوْمًا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کسی نے میرے روزوں کا ذکر کیا تو آپ میرے پاس تشریف لائے۔ میں نے چمڑے کا تکیہ پیش کیا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ آپ زمین پر بیٹھ گئے اور تکیہ کہ میرے اور آپ کے درمیان تھا فرمایا: کیا تمہارے لیے ہر مہینے میں تین روزے رکھنا کافی نہیں ہیں؟ میں عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! فرمایا پانچ۔ میں عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ فرمایا کہ سات۔ میں عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! فرمایا کہ نو۔ میں عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! فرمایا کہ گیارہ۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ داؤد علیہ السلام کے روزوں سے اوپر کوئی روزے نہیں ہیں یعنی آدھے زمانے کے روزے کہ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن نہ رکھنا۔

بَابُ ۲۴۲ صِيَامِ اَيَّامِ الْبِيْضِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔

ایام بیض کے روزے یعنی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ کو۔

۱۸۴۹- حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَبُو التَّيَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عُثْمٰنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلٰثٍ صِيَامِ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّرَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَاَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ۔

ابو عثمان سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرے خلیل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے تین چیزوں کی وصیت فرمائی: ہر مہینے میں تین روزے رکھنا۔ چاشت کی دو رکعتیں اور سونے سے پہلے وتر پڑھ لینا۔

بَابُ ۲۴۳ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَمْ يُفْطِرْ عِنْدَهُمْ۔

جو کسی کے پاس جائے اور نفلی روزہ نہ توڑے

۱۸۵۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ خَالِدٌ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُمِّ سُلَيْمٍ فَاَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَّسَمْنٍ قَالَ اَعِيْدُوْا سَمْنَكُمْ فِيْ سِقَائِهٖ وَتَمْرَكُمْ فِيْ وِعَائِهٖ فَاِنِّيْ صَائِمٌ ثُمَّ قَامَ اِلٰى نَاحِيَةٍ مِّنَ الْبَيْتِ فَصَلّٰى غَيْرَ الْمَكْتُوْبَةِ فَدَعَا لِاُمِّ سُلَيْمٍ وَّاَهْلِ بَيْتِهَا فَقَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ خُوَيْصَّةً قَالَ مَا هِيَ قَالَتْ خَادِمُكَ اَنَسٌ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ام سلیم کے پاس تشریف فرما ہوئے تو وہ کھجوریں اور گھی لے کر حاضر ہوئیں۔ فرمایا کہ گھی کو اس کے کپے میں اور کھجوروں کو ان کے برتن میں ڈال دو کیونکہ میرا روزہ ہے۔ پھر آپ گھر کے ایک گوشے میں کھڑے ہوئے تو نفل نماز پڑھی نیز حضرت ام سلیم اور ان کے گھر والوں کے لیے دعا کی۔ حضرت ام سلیم عرض گزار ہوئیں کہ یارسول اللہ! کیا صرف میرے لیے؟ فرمایا کہ اور کس کے لیے؟ عرض کی کہ آپ کا خادم انس بھی تو ہے چنانچہ آپ نے دنیا اور آخرت

www.alahazratnetwork.org

فما ترك خير آخرة ولا دنيا إلا دعا به، قال: اللهم ارزقه مالا وولدا وبارك له، فإني لمن أكثر الأنصار مالا. وحدثتني ابنتي أمينة أنه دفن لصلبي مقدم حجاج البصرة بضع وعشرون ومائة۔

۱۸۵۱ - حدثنا ابن أبي مريم أخبرنا يحيى قال حدثني حميد سمع أنسا عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

باب ۱۳۴ الصوم آخر الشهر۔

۱۸۵۲ - حدثنا الصلت بن محمد حدثنا مهدي عن غيلان ح وحدثنا أبو النعمان حدثنا مهدي بن ميمون حدثنا غيلان بن جرير عن مطرف عن عمران بن حصين عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه سأله أو سأل رجلا وعمران يسمع فقال: يا أبا فلان أما صمت سرر هذا الشهر؟ قال أظنه قال يعني رمضان. قال الرجل: لا يا رسول الله. قال: فإذا أفطرت فصم يومين. لم يقل الصلت أظنه يعني رمضان. قال أبو عبد الله: وقال ثابت عن مطرف عن عمران عن النبي صلى الله عليه وسلم: من سرر رمضان۔

باب ۱۳۵ صوم يوم الجمعة فإذا أصبح صائما يوم الجمعة فعليه أن يفطر۔

۱۸۵۳ - حدثنا أبو عاصم عن ابن جريج عن عبد الحميد بن جبير عن محمد بن عباد قال سألت جابرا نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن صوم يوم الجمعة؟ قال: نعم. زاد غير أبي عاصم: أن ينفرد بصوم۔

۱۸۵۴ - حدثنا عمر بن حفص بن غياث حدثنا أبي حدثنا الأعمش حدثنا أبو صالح عن أبي هريرة رضي الله عنه قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول: لا يصومن أحدكم يوم الجمعة إلا يوما قبله أو بعده۔

۱۸۵۵ - حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن شعبة ح وحدثني محمد حدثنا غندر حدثنا شعبة عن قتادة

کہ کوئی بھلائی دینی و دنیوی ایسی نہ تھی جس کے لیے دعا نہ فرمائی ہو اور کہا، اے اللہ! اسے مال اور اولاد دے اور برکت دے۔ یہی وجہ ہے کہ میرے پاس انصار میں سب سے زیادہ مال ہے اور مجھ کو میری صاحبزادی امینہ نے بتایا کہ حجاج کے بصرہ آنے سے پہلے میری اولاد میں سے ایک سو بیس کے لگ بھگ دفن ہو چکے تھے۔

حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا۔

مہینے کے آخری دنوں میں روزہ رکھنا

صلت بن محمد، مہدی، غیلان ـــــ ابو النعمان، مہدی بن میمون، غیلان بن جریر، مطرف، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا یا کسی نے پوچھا اور حضرت عمران سن رہے تھے کہ آپ نے فرمایا، اے فلاں! تم نے اس مہینے کے آخر میں روزے نہیں رکھے؟ راوی کے خیال میں رمضان کے۔ وہ شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! نہیں۔ فرمایا کہ جب روزہ چھوڑ دو تو دو دن روزے رکھو۔ صلت راوی نے أظنه یعنی رمضان نہیں کہا۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ ثابت، مطرف، حضرت عمران نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے من سرر رمضان روایت کیا ہے۔

جمعہ کے دن روزہ رکھنا۔ جب کوئی جمعہ کے دن روزہ رکھ کر صبح کرے تو اسے روزہ توڑ دینا چاہیے۔

محمد بن عباد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جمعہ کے روزے سے منع فرمایا ہے؟ فرمایا، ہاں۔ ابو عاصم کے علاوہ دوسرے راویوں نے کہا ہے کہ جب کہ صرف ایک روزہ رکھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کوئی صرف جمعہ کا روزہ نہ رکھے مگر جب کہ اس سے پہلے یا بعد والے دن کا بھی روزہ رکھے۔

مسدد، یحییٰ، شعبہ ـــــ محمد، غندر، شعبہ، قتادہ، ابو ایوب

حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم

www.alahazratnetwork.org

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِيَ صَائِمَةٌ فَقَالَ أَصُمْتِ أَمْسِ قَالَتْ لَا قَالَ تُرِيدِينَ أَنْ تَصُومِي غَدًا قَالَتْ لَا قَالَ فَأَفْطِرِي وَقَالَ حَمَّادُ بْنُ الْجَعْدِ سَمِعَ قَتَادَةَ حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ أَنَّ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَتْهُ فَأَمَرَهَا فَأَفْطَرَتْ۔

باب ۱۲۴۶ هَلْ يَخُصُّ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ۔

۱۸۵۶ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَصُّ مِنَ الْأَيَّامِ شَيْئًا قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً وَأَيُّكُمْ يُطِيقُ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيقُ۔

باب ۱۲۴۷ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ۔

۱۸۵۷ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرٌ مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ حَدَّثَتْهُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ فَشَرِبَهُ۔

۱۸۵۸ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَوْ قُرِئَ عَلَيْهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّاسَ شَكُّوا فِي صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِحِلَابٍ وَهُوَ وَاقِفٌ فِي الْمَوْقِفِ فَشَرِبَ مِنْهُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ۔

باب ۱۲۴۸ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ۔

۱۸۵۹ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے روز اُن کے پاس تشریف لائے اور وہ روزے سے تھیں۔ فرمایا: کیا تم نے کل روزہ رکھا تھا؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا: کیا کل روزہ رکھو گی؟ عرض گزار ہوئیں کہ نہیں۔ فرمایا تو روزہ افطار کر لو ـــــ حماد بن الجعد، قتادہ، ابو ایوب، حضرت جویریہ سے روایت ہے کہ آپ کے حکم سے انہوں نے روزہ افطار کر لیا۔

کیا روزے کے لیے دن مقرر ہیں؟

علقمہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روزے کے لیے دن مقرر کر رکھے تھے؟ فرمایا: نہیں بلکہ آپ کے عمل میں ہمیشگی ہوتی تھی۔ تم میں سے وہ طاقت کون رکھتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رکھتے تھے۔

عرفہ کے روز کا روزہ

مسدد، یحییٰ، امام مالک، سالم، عمیر مولیٰ ام الفضل، حضرت ام الفضل
عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، ابو النضر مولیٰ عمر بن عبید اللہ، عمیر مولیٰ عبد اللہ بن عباس، حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ بعض لوگوں کو ان کے پاس عرفہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزے سے متعلق شک ہوا تو بعض نے کہا کہ آپ روزے سے ہیں اور بعض نے کہا کہ روزے سے نہیں ہیں تو انہوں نے دودھ کا ایک پیالہ آپ کی خدمت میں بھیجا جبکہ آپ اونٹ پر کھڑے تھے۔ پس آپ نے وہ نوش فرما لیا۔

کریب نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے عرفہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزے میں شک کیا تو انہوں نے آپ کی خدمت میں دودھ کا پیالہ بھیجا جبکہ آپ عرفات میں کھڑے تھے۔ آپ نے اس میں سے نوش فرمایا اور لوگ دیکھ رہے تھے۔

عید الفطر کے دن کا بیان

ابو عبید مولیٰ ابن ازہر سے روایت ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ

مالکٌ عن ابن شهاب عن ابی عبید مولی ابن ازهر قال شهدت العید مع عمر بن الخطاب فقال هذان یومان نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن صیامهما یوم فطرکم من صیامکم والیوم الآخر تاکلون فیه من نسککم۔

۱۸۶۰۔ حدثنا موسی بن اسمعیل حدثنا وهیب حدثنا عمرو بن یحیی عن ابیه عن ابی سعید الخدری قال نهی النبی صلی الله علیه وسلم عن صوم یوم الفطر والنحر وعن الصماء وان یحتبی الرجل فی ثوب واحد وعن صلوة بعد الصبح والعصر۔

باب ۱۲۴۹ الصوم یوم النحر۔

۱۸۶۱۔ حدثنا ابراهیم بن موسی اخبرنا هشام عن ابن جریج قال اخبرنی عمرو بن دینار عن عطاء بن میناء قال سمعته یحدث عن ابی هریرة قال ینهی عن صیامین وبیعتین الفطر والنحر والملامسة والمنابذة۔

۱۸۶۲۔ حدثنا محمد بن المثنی حدثنا معاذ اخبرنا ابن عون عن زیاد بن جبیر قال جاء رجل الی ابن عمر فقال رجل نذر ان یصوم یوما قال اظنه قال الاثنین فوافق یوم عید فقال ابن عمر امر الله بوفاء النذر ونهی النبی صلی الله علیه وسلم عن صوم هذا الیوم۔

۱۸۶۳۔ حدثنا حجاج بن منهال حدثنا شعبة حدثنا عبد الملک بن عمیر قال سمعت قزعة قال سمعت ابا سعید الخدری وکان غزا مع النبی صلی الله علیه وسلم ثنتی عشرة غزوة قال سمعت اربعا من النبی صلی الله علیه وسلم فاعجبننی قال لا تسافر المرأة مسیرة یومین الا ومعها زوجها او ذو محرم ولا صوم فی یومین الفطر والاضحی ولا صلوة بعد الصبح حتی تطلع الشمس ولا بعد العصر حتی تغرب ولا تشد الرحال الا الی ثلاثة مساجد مسجد

کے ساتھ عید کے لیے حاضر ہوا تو انھوں نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں دنوں کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ ایک عید الفطر کے روز اور دوسرے جس روز تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید الفطر اور قربانی کے روز روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے نیز گھوٹ مارنے سے کہ آدمی ایک ہی کپڑے میں لپٹا رہے نیز نماز فجر اور نماز عصر کے بعد نماز پڑھنے سے۔

عید الاضحیٰ کے دن کا روزہ

عطاء بن میناء سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دو روزوں اور دو تجارتوں سے منع فرمایا گیا ہے یعنی عید الفطر اور عید قربانی کے روزوں سے نیز ملامسہ اور منابذہ تجارت سے۔

زیاد بن جبیر سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ کسی آدمی نے ایک دن روزہ رکھنے کی منت مانی اور میرے خیال میں پیر کے روز کی جبکہ اس روز عید کا دن ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے نذر کو پورا کرنے کا حکم فرمایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جنہوں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں حصہ لیا تھا کہ میں نے تین چار باتیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایسی سنی ہیں جو مجھے سب سے زیادہ پسند ہیں یہ کہ کوئی عورت دو دن کا سفر نہ کرے مگر اپنے خاوند یا محرم کے ساتھ اور دو دنوں کا روزہ نہیں ہے یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا اور نماز فجر کے بعد نماز نہیں ہے جب تک سورج طلوع نہ ہو جائے اور نماز عصر کے بعد نماز نہیں ہے یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے اور کجاوے نہ کسے جائیں مگر صرف تین مسجدوں کی طرف یعنی خانہ کعبہ، مسجد اقصیٰ اور میری اس مسجد کی طرف۔

الحرام ومسجد الاقصی ومسجدی ھذا۔

ف: اس حدیث کے آخری جملے لاتشد الرحال۔ والے حکم میں بعض لوگوں نے بڑی دھاندلی کی اور دیدہ دلیری دکھائی ہے کہ روضہ رسول کی طرف سفر کرنے کو بھی ناجائز قرار دے رکھا ہے۔ حالانکہ بات صرف یہ ہے کہ زیادہ ثواب ملنے کا عقیدہ رکھ کر ان تین مسجدوں کے سوا کسی اور مسجد کے لیے دور سے سفر نہ کیا جائے اگر ان لوگوں کے سمجھنے کے مطابق ان تین مساجد کے سوا باقی اور کسی بھی چیز کی طرف دور سے سفر کرنا ناجائز ہے تو وہ حضرات خود بھی تو ان تینوں مساجد کے سوا دور دراز کے تبلیغی و تجارتی اور کاروباری سفر کر رہے ہیں بلکہ غیر ممالک کے دورے کر رہے ہیں وہ بھی ناجائز قرار پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ جلد مدعیان اسلام کو صحیح ہدایت نصیب فرمائے اور سب کو رسول دشمنی کی بیماری سے محفوظ رکھے، آمین۔

باب ۱۲۵۰ صِیَامِ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ وَقَالَ لِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ ھِشَامٍ عَنْ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ کَانَتْ عَائِشَۃُ تَصُوْمُ اَیَّامَ مِنًی وَ کَانَ اَبُوْہُ یَصُوْمُھَا۔

ایام تشریق کے روزے: کہا مجھ سے محمد بن مثنیٰ، یحییٰ، ہشام کہ ان کے والد نے بتایا کہ حضرت عائشہ ایام منیٰ میں روزے رکھتی تھیں اور ان کے والد محترم بھی ان کے روزے رکھتے تھے۔

۱۸۶۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عِیْسٰی عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ وَعَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَا لَمْ یُرَخَّصْ فِیْ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ اَنْ یُّصَمْنَ اِلَّا لِمَنْ لَّمْ یَجِدِ الْھَدْیَ۔

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اور سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایام تشریق کے روزوں کی اسے اجازت دی گئی ہے جس کو قربانی کا جانور میسر نہ ہو۔

۱۸۶۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الصِّیَامُ لِمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَۃِ اِلَی الْحَجِّ اِلٰی یَوْمِ عَرَفَۃَ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ ھَدْیًا وَّلَمْ یَصُمْ صَامَ اَیَّامَ مِنًی وَعَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ مِثْلَہٗ۔ تَابَعَہٗ اِبْرَاھِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ۔

سالم بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ عرفہ کے روز کا روزہ اس کے لیے ہے جو عمرہ کے ساتھ حج کا تمتع کرے اور اسے قربانی کا جانور میسر نہ آئے وہ ایام منیٰ میں روزے رکھے ___ ابن شہاب، عروہ نے حضرت عائشہ سے اسی طرح روایت کی ہے اور متابعت کی اس کی ابراہیم بن سعد نے ابن شہاب سے۔

باب ۱۲۵۱ صِیَامِ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ

یوم عاشورہ کا روزہ

۱۸۶۶ - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ اِنْ شَاءَ صَامَ۔

سالم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی چاہے تو یوم عاشورہ کا روزہ رکھے۔

۱۸۶۷ - حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَۃُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِصِیَامِ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ کَانَ مَنْ شَاءَ

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوم عاشورہ کے روزے کا حکم فرمایا تھا لیکن جب رمضان کے روزے فرض کر دیے گئے تو جو چاہتا یہ روزہ رکھ لیتا اور جو چاہتا ترک رکھتا۔

www.alahazratnetwork.org

صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ۔

۱۸۶۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تَرَكَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ دورِ جاہلیت میں قریش عاشورے کا روزہ رکھا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی یہ روزہ رکھا کرتے تھے۔ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لے آئے تب بھی یہ روزہ رکھا اور اس کے روزے کا حکم فرمایا۔ جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو عاشورے کا روزہ ترک کر دیا گیا جو چاہتا روزہ رکھ لیتا اور جو چاہتا نہ رکھتا۔

۱۸۶۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ عَامَ حَجَّ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هٰذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ صِيَامُهُ وَأَنَا صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْ۔

حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو عاشورہ کے روز حج کے سال منبر پر فرماتے ہوئے سنا۔ اے مدینہ منورہ والو! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ یوم عاشورہ ہے اور اس کا تم پر روزہ فرض نہیں کیا گیا جبکہ میں روزے سے ہوں لہٰذا جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

۱۸۷۰- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَرَأَى الْيَهُودَ تَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوا هٰذَا يَوْمٌ صَالِحٌ هٰذَا يَوْمٌ نَجَّى اللّٰهُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ عَدُوِّهِمْ فَصَامَهُ مُوسٰى قَالَ فَأَنَا أَحَقُّ بِمُوسٰى مِنْكُمْ فَصَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں تشریف لے گئے تو آپ نے یہود کو دیکھا کہ عاشورے کا روزہ رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ عرض کی کہ یہ اچھا دن ہے۔ اس روز اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن سے نجات دی تھی تو حضرت موسیٰ نے اس کا روزہ رکھا۔ فرمایا کہ تمہاری نسبت موسیٰ سے میرا تعلق زیادہ ہے۔ پس آپ نے اس کا روزہ رکھا اور اس کے روزے کا حکم فرمایا۔

۱۸۷۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ تَعُدُّهُ الْيَهُودُ عِيدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصُومُوهُ أَنْتُمْ۔

طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا عاشورہ کو یہودی عید کا دن تصور کیا کرتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (مسلمانوں سے) فرمایا: تم بھی اس کا روزہ رکھو۔

۱۸۷۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرّٰى صِيَامَ

عبید اللہ بن ابو یزید سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ کسی دن کو دوسرے پر فضیلت دے کر روزہ رکھتے

www.alahazratnetwork.org

يَوْمٍ فَضَّلَهُ عَلَى غَيْرِهِ إِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَ هٰذَا الشَّهْرَ يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ۔

ہوں مگر اس روز یعنی روزۂ عاشورہ کو اور اس مہینہ یعنی ماہِ رمضان کو۔

۱۸۷۳۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنْ أَسْلَمَ أَنْ أَذِّنْ فِي النَّاسِ أَنَّ مَنْ كَانَ أَكَلَ فَلْيَصُمْ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ أَكَلَ فَلْيَصُمْ فَإِنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ عَاشُوْرَآءَ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبیلہ اسلم کے ایک شخص کو لوگوں میں یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ جس نے جو کچھ کھا لیا ہے تو وہ باقی دن کا روزہ رکھے اور جس نے کچھ نہیں کھایا وہ روزہ رکھے کیونکہ آج عاشورہ کا دن ہے۔

بَابُ ۲۵۲ فَضْلِ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ۔

رمضان میں قیام کرنے کی فضیلت

۱۸۷۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُوْ سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِرَمَضَانَ مَنْ قَامَهُ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے رمضان میں ایمان رکھتے ہوئے ثواب کی غرض سے قیام کیا اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیے جاتے ہیں۔

۱۸۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَّصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا النَّاسُ أَوْزَاعٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّي بِصَلٰوتِهِ الرَّهْطُ فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي أَرٰى لَوْ جَمَعْتُ هٰؤُلَاءِ عَلَى قَارِئٍ وَّاحِدٍ لَّكَانَ أَمْثَلَ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةً أُخْرٰى وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ قَارِئِهِمْ قَالَ عُمَرُ نِعْمَ الْبِدْعَةُ هٰذِهِ وَالَّتِي يَنَامُوْنَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِي يَقُوْمُوْنَ يُرِيْدُ اٰخِرَ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ أَوَّلَهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے رمضان میں ایمان کے ساتھ ثواب کی غرض سے قیام کیا تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصال فرمایا اور یہ بات اسی طرح رہی، پھر حضرت ابوبکر کے دورِ خلافت میں بھی یہ بات اسی طرح رہی اور حضرت عمر کے نصف دورِ خلافت تک ۔ ابن شہاب، عروہ بن زبیر، عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے روایت ہے کہ میں حضرت عمر کے ساتھ رمضان کی ایک رات میں مسجد کی طرف نکلا تو لوگ متفرق تھے۔ ایک آدمی تنہا نماز پڑھ رہا تھا اور ایک آدمی گروہ کے ساتھ۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میرے خیال میں انھیں ایک قاری کے پیچھے جمع کر دیا جائے تو اچھا ہو۔ پس حضرت ابی بن کعب کے پیچھے سب کو جمع کر دیا گیا۔ پھر میں ایک دوسری رات کو اُن کے ساتھ نکلا اور لوگ اپنے قاری کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ یہ اچھی بدعت ہے کیونکہ رات کا وہ حصہ جس میں وہ سو جاتے ہیں اُس سے بہتر ہے جس میں یہ قیام کرتے ہیں۔ مراد رات کا آخری حصہ تھا جب کہ لوگ پہلے حصے میں قیام کرتے تھے۔

www.alahazratnetwork.org

۱۸۷۶- حدثنا اسمٰعیل قال حدثنی مالك عن ابن شهاب عن عروة بن الزبیر عن عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم صلی وذلك فی رمضان ح وحدثنا یحیی بن بكیر حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شهاب اخبرنی عروة ان عائشة اخبرته ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خرج لیلة من جوف اللیل فصلی فی المسجد وصلی رجال بصلاته فاصبح الناس فتحدثوا فاجتمع اكثر منهم فصلی معه فاصبح الناس فتحدثوا فكثر اهل المسجد من اللیلة الثالثة فخرج رسول الله صلی الله علیه وسلم فصلی فصلوا بصلاته فلما كانت اللیلة الرابعة عجز المسجد عن اهله حتی خرج لصلوة الصبح فلما قضی الفجر اقبل علی الناس فتشهد ثم قال اما بعد فانه لم یخف علی مكانكم ولكنی خشیت ان تفترض علیكم فتعجزوا عنها فتوفی رسول الله صلی الله علیه وسلم والامر علی ذلك۔

اسماعیل، امام مالک، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رمضان میں نماز پڑھی ۔۔۔ یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عروہ سے روایت ہے کہ انھیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آدھی رات کے وقت باہر تشریف لے گئے اور مسجد میں نماز پڑھنے لگے اور کتنے ہی لوگوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ صبح کے وقت لوگوں نے اس کا چرچا کیا تو دوسرے روز اس سے زیادہ لوگوں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ صبح ہوئی تو لوگوں نے چرچا کیا۔ پس مسجد میں حاضرین کی تعداد تیسری رات اور بھی بڑھ گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپ نے نماز پڑھی تو لوگوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب چوتھی رات آئی تو نمازی مسجد میں سما نہیں رہے تھے یہاں تک کہ آپ صبح کی نماز کے لیے تشریف لائے۔ جب نمازِ فجر پڑھ چکے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے۔ چنانچہ تشہد کے بعد فرمایا۔ اما بعد، تمہاری موجودگی مجھ سے پوشیدہ نہیں تھی لیکن میں تم پر فرض ہو جانے اور تمہارے عاجز آ جانے سے ڈرا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال تک معاملہ اسی طرح رہا۔

ف: رمضان شریف میں بعض صحابۂ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے جو یہ تین راتوں تک نماز پڑھی یہ نمازِ تہجد تھی۔ نمازِ تراویح کا اس وقت کوئی وجود نہیں تھا۔ اس کے بعد آپ کے ظاہری دورِ حیات میں یہ نماز باجماعت نہیں پڑھی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پورے دورِ خلافت میں نمازِ تراویح ایک دن بھی نہیں پڑھی گئی۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نصف دورِ خلافت گزر گیا تو آپ نے صحابۂ کرام کے مشورے سے یہ نماز شروع کرائی۔ اس نماز کا نام نمازِ تراویح رکھنا، اسے مسجد میں پڑھنا، نمازِ تراویح باجماعت ادا کرنا، اس کی بیس رکعتیں پڑھنا، یہ تمام باتیں صحابۂ کرام کے اجماع سے قرار پائی تھیں۔ اب ان میں سے کسی بات کو توڑنا اور آٹھ رکعت تراویح کے شروع ہونے پر زور لگانا گویا اجماعِ صحابہ کو توڑنا اور امتِ محمدیہ میں تفرقہ پیدا کرنا ہے اور ایسا کرنا ملتِ اسلامیہ کے کسی بھی خیر خواہ کو زیب نہیں دیتا۔

۱۸۷۷- حدثنا اسمٰعیل قال حدثنی مالك عن سعید المقبری عن ابی سلمة بن عبد الرحمٰن انه سال عائشة كیف كانت صلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت ما كان یزید فی رمضان ولا فی غیرها علی احدی عشرة ركعة یصلی اربعا

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کس طرح ہوتی تھی؟ فرمایا کہ آپ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ چار رکعتیں پڑھتے تو ان کی خوبی اور لمبائی کے متعلق نہ پوچھ پھر چار رکعتیں پڑھتے اور ان کی خوبی

فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ أَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلٰثًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوْتِرَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ۔

باب ۲۵۳ فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِنَّآ أَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَآ أَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ أَمْرٍ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ مَا كَانَ فِي الْقُرْاٰنِ مَآ أَدْرٰىكَ فَقَدْ أَعْلَمَهُ وَمَا قَالَ وَمَا يُدْرِيْكَ فَإِنَّهُ لَمْ يُعْلِمْهُ۔

۱۸۷۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَفِظْنَاهُ وَإِنَّمَا حَفِظَ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ تَابَعَهٗ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

باب ۲۵۴ اِلْتِمَاسِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ

۱۸۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رِجَالًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيْهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ۔

۱۸۸۰۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيْدٍ وَّكَانَ لِيْ صَدِيْقًا فَقَالَ اعْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجَ صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ

اور لمبائی کے متعلق نہ پوچھ۔ پھر تین رکعتیں پڑھتے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ فرمایا:۔ اے عائشہ! بے شک میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

شبِ قدر کی فضیلت:۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔ بیشک ہم نے اسے شبِ قدر میں نازل کیا اور تمہیں کیا معلوم کہ شبِ قدر کیا ہے۔ شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اترتے ہیں اس میں فرشتے اور روح اپنے رب کے حکم سے۔ ہر کام کی طرف سے سلامتی ہے، یہ بات طلوعِ فجر تک ہے۔ ابن عیینہ کا قول ہے کہ قرآن مجید میں جس کے متعلق **مَا أَدْرَاكَ** ہے تو وہ چیز آپ کو بتادی گئی اور جس کے متعلق **وَمَا يُدْرِيكَ** فرمایا ہے تو اس کو آپ جانتے نہ تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی غرض سے رمضان کے روزے رکھے تو اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیے جاتے ہیں اور جو شبِ قدر میں ایمان کی حالت میں ثواب کی غرض سے قیام کرے تو اس کے بھی سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں ـــــ متابعت کی اس کی سلیمان بن کثیر نے ابن شہاب زہری سے۔

شبِ قدر کو آخری سات راتوں میں تلاش کرنا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض اصحاب کو شبِ قدر خواب میں آخری سات راتوں کے اندر دکھائی گئی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب آخری سات راتوں پر متفق ہو گئے ہیں لہٰذا جو تم میں سے اسے تلاش کرنا چاہیے تو وہ آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا۔ آپ بیسویں تاریخ کی صبح کو باہر تشریف لے گئے اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ مجھے شبِ قدر دکھائی دی گئی تو میں اسے بھلا گیا۔

فخطبنا وقال إني أريت ليلة القدر ثم أنسيتها أو نسيتها فالتمسوها في العشر الأواخر في الوتر وإني رأيت أني أسجد في ماء وطين فمن كان اعتكف مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فليرجع فرجعنا وما نرى في السماء قزعة فجاءت سحابة فمطرت حتى سال سقف المسجد وكان من جريد النخل وأقيمت الصلوة فرأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يسجد في الماء والطين حتى رأيت أثر الطين في جبهته.

باب ۱۲۵۵ تحري ليلة القدر في الوتر من العشر الأواخر فيه عبادة.

۱۸۸۱- حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا إسمٰعيل بن جعفر حدثنا أبو سهيل عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تحروا ليلة القدر في الوتر من العشر الأواخر من رمضان.

۱۸۸۲- حدثنا إبراهيم بن حمزة قال حدثني ابن أبي حازم والدراوردي عن يزيد عن محمد بن إبراهيم عن أبي سلمة عن أبي سعيد الخدري كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يجاور في رمضان العشر التي في وسط الشهر فإذا كان حين يمسي من عشرين ليلة تمضي ويستقبل إحدى وعشرين رجع إلى مسكنه ورجع من كان يجاور معه وأنه أقام في شهر جاور فيه الليلة التي كان يرجع فيها فخطب الناس فأمرهم ما شاء الله ثم قال كنت أجاور هذه العشر ثم قد بدا لي أن أجاور هذه العشر الأواخر فمن كان اعتكف معي فليثبت في معتكفه وقد أريت هذه الليلة ثم أنسيتها فابتغوها في العشر الأواخر وابتغوها في كل وتر وقد رأيتني أسجد في ماء وطين فاستهلت السماء في تلك الليلة فأمطرت فوكف المسجد في مصلى النبي صلى الله عليه وسلم ليلة إحدى وعشرين

یا وہ مجھے بھلا دی گئی۔ پس اُسے رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو اور میں نے دیکھا کہ پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ پس جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اعتکاف کیا ہے اسے لوٹ جانا چاہیے۔ ہم لوٹ گئے اور ہمیں آسمان پر کوئی بادل نظر نہیں آتا تھا چنانچہ ایک بادل آیا اور برسنے لگا یہاں تک کہ مسجد کی چھت ٹپکنے لگی جو کھجور کی شاخوں کی تھی اور نماز کھڑی ہوئی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔ یہاں تک کہ مٹی کا نشان میں نے آپ کی مبارک پیشانی میں دیکھا۔

شب قدر کو آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرنا

حضرت عبادہ نے اس کی روایت کی ہے۔

ابو سہیل کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کیا کرو۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ جب بیسویں رات گزر جاتی اور اکیسویں آنے لگتی تو اپنے کاشانۂ اقدس کو واپس لوٹتے اور جو آپ کے ساتھ ہوتا وہ بھی واپس لوٹتا۔ ایک ماہِ رمضان ایسا آیا کہ اُس رات بھی آپ ٹھہرے رہے جس میں لوٹا کرتے تھے تو خطبہ دیتے ہوئے لوگوں کو حکم دیا جو اللہ نے چاہا۔ پھر فرمایا: میں اس عشرے میں اعتکاف کیا کرتا تھا لیکن مجھ پر ظاہر ہوا ہے کہ آخری عشرے میں اعتکاف کیا کروں۔ پس جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ اسی طرح اعتکاف میں رہے اور مجھے شب قدر دکھائی گئی تھی، پھر بھلا دی گئی۔ پس اُسے آخری عشرے میں تلاش کرو اور ہر طاق رات میں تلاش کرو۔ میں نے دیکھا کہ پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ اُس رات آسمان ابر آلود ہو گیا اور بارش ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ سے اکیسویں رات کو مسجد ٹپکنے لگی۔ چنانچہ میں نے بچشم خود دیکھا جبکہ آپ صبح کی نماز سے فارغ ہوئے تو آپ کا چہرۂ انور کیچڑ سے لگا ہوا تھا۔

فَصُمَّتْ عَيْنِي نَظَرْتُ إِلَيْهِ انْصَرَفَ مِنَ الصُّبْحِ وَوَجْهُهُ مُمْتَلِئٌ طِينًا وَمَاءً۔

۱۸۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوا۔

۱۸۸۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَيَقُولُ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

۱۸۸۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي تَاسِعَةٍ تَبْقَى فِي سَابِعَةٍ تَبْقَى فِي خَامِسَةٍ تَبْقَى۔

۱۸۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ وَعِكْرِمَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ فِي الْعَشْرِ هِيَ فِي تِسْعٍ يَمْضِينَ أَوْ فِي سَبْعٍ يَبْقَيْنَ يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ وَعَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْتَمِسُوا فِي أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ۔

۱۸۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ فَالْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ۔

بَاب ۱۲۵۶ الْعَمَلِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔

محمد بن مثنیٰ، یحییٰ، ہشام، ان کے والد ماجد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ تلاش کرو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف بیٹھتے اور فرمایا کرتے کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں
اعتکاف بیٹھتے اور فرمایا کرتے کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کیا کرو۔

موسیٰ بن اسماعیل، وہیب، ایوب، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اسے رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو، شب قدر نو راتیں باقی رہنے پر ہے یا سات باقی رہنے پر یا پانچ باقی رہنے پر۔

عبد اللہ بن ابو الاسود، عبد الواحد، عاصم، ابو مجلز اور عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ یہ آخری عشرے میں ہے، نو راتیں گزرنے پر یا سات باقی رہنے پر شب قدر ہے — عبد الوہاب، ایوب، خالد، عکرمہ، حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ چوبیسویں رات میں تلاش کرو۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں شب قدر کے متعلق بتانے کے لیے باہر تشریف لائے تو مسلمانوں میں سے دو شخص جھگڑ رہے تھے۔ فرمایا کہ میں تمہیں شب قدر بتانے کے لیے نکلا تھا لیکن فلاں اور فلاں جھگڑ رہے تھے تو وہ اٹھا لی گئی اور ممکن ہے کہ یہ تمہارے لیے بہتر ہو، لہٰذا اسے نویں، ساتویں اور پانچویں میں تلاش کرو۔

رمضان کے آخری عشرے میں عمل کرنا

www.alahazratnetwork.org

۱۸۸۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اَبِي يَعْفُوْرٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهٗ وَاَحْيٰى لَيْلَهٗ وَاَيْقَظَ اَهْلَهٗ۔

مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب عشرہ (اخیر) شروع ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لنگوٹ کس لیتے، اس کی راتوں کو زندہ رکھتے اور گھر والوں کو جگایا کرتے۔

كِتَابُ الْاِعْتِكَافِ

اعتکاف کا بیان

بَابٌ ۱۲۵۰ اَلْاِعْتِكَافُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَالْاِعْتِكَافُ فِي الْمَسَاجِدِ كُلِّهَا لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ۔

آخری عشرے کا اعتکاف کرنا اور اعتکاف تمام مساجد میں ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے: اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جبکہ تم اعتکاف میں ہو مسجدوں کے اندر۔ یہ اللہ کی حدیں ہیں لہٰذا ان کے قریب نہ جاؤ۔ اسی طرح اللہ اپنی آیتیں بیان کرتا ہے لوگوں کے لیے تاکہ وہ پرہیزگار ہو جائیں (۲: ۱۸۷)

۱۸۸۹۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ اَنَّ نَافِعًا اَخْبَرَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ۔

اسماعیل بن عبداللہ، ابن وہب، یونس، نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف کیا کرتے تھے۔

۱۸۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ اَزْوَاجُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ۔

عروہ بن زبیر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ وصال ہوا اور آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات اعتکاف کیا کرتیں۔

۱۸۹۱۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحٰرِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ فَاعْتَكَفَ عَامًا حَتّٰى اِذَا كَانَ لَيْلَةَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي يَخْرُجُ مِنْ صَبِيْحَتِهَا مِنِ اعْتِكَافِهٖ قَالَ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِي فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ وَقَدْ اُرِيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اُنْسِيْتُهَا وَقَدْ رَاَيْتُنِي اَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِيْنٍ مِنْ صَبِيْحَتِهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ ایک سال جب آپ نے اعتکاف کیا اور اکیسویں رات آئی جس کی صبح کو آپ اعتکاف سے باہر تشریف لایا کرتے تھے فرمایا: جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے اُسے چاہیے کہ آخری عشرے کا اعتکاف بھی کرے اور مجھے شب قدر دکھائی اور پھر بھلا دی گئی لہٰذا تم اسے آخری عشرے کی ہر طاق رات میں تلاش کرو۔ اکیسویں رات بارش ہوئی اور مسجد کی چھت کھجور کی شاخوں سے بنائی گئی تھی وہ ٹپکنے لگی۔ پس میری دونوں آنکھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک پیشانی پر اکیسویں کی صبح کو کیچڑ کا نشان دیکھا۔

www.alahazratnetwork.org

اِلْتَمِسُوْهَا فِيْ كُلِّ وِتْرٍ فَمَطَرَتِ السَّمَآءُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلٰى عَرِيْشٍ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَبَصُرَتْ عَيْنَايَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَبْهَتِهٖ اَثَرُ الْمَآءِ وَالطِّيْنِ مِنْ صُبْحِ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ۔

بَاب ۱۲۵۸ اَلْحَآئِضُ تُرَجِّلُ الْمُعْتَكِفَ۔

۱۸۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْغِيْ اِلَيَّ رَاْسَهٗ وَهُوَ مُجَاوِرٌ فِي الْمَسْجِدِ فَاُرَجِّلُهٗ وَاَنَا حَآئِضٌ۔

حائضہ کا معتکف کے سر میں کنگھی کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میری طرف جھکا دیتے جبکہ آپ مسجد میں اعتکاف کیے ہوتے تو میں کنگھی کر دیتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

بَاب ۱۲۵۹ اَلْمُعْتَكِفُ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةٍ۔

۱۸۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَآئِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَاِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُدْخِلُ عَلَيَّ رَاْسَهٗ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَاُرَجِّلُهٗ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةٍ اِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا۔

معتکف گھر میں داخل نہ ہو مگر ضرورت سے۔

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں ہوتے ہوئے سر مبارک میری طرف کر دیتے تو میں اس میں کنگھی کر دیتی اور آپ بغیر ضرورت کے گھر میں تشریف نہ لاتے جبکہ اعتکاف میں ہوتے۔

بَاب ۱۲۶۰ غُسْلِ الْمُعْتَكِفِ۔

۱۸۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُنِيْ وَاَنَا حَآئِضٌ وَكَانَ يُخْرِجُ رَاْسَهٗ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَاَغْسِلُهٗ وَاَنَا حَآئِضٌ۔

معتکف کا سر دھونا

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھ سے مباشرت فرماتے حالانکہ میں حائضہ ہوتی اور آپ اعتکاف میں سر مبارک مسجد سے نکال دیتے تو میں اسے دھو دیتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

بَاب ۱۲۶۱ اَلْاِعْتِكَافِ لَيْلًا۔

۱۸۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَاَوْفِ بِنَذْرِكَ۔

ایک رات کا اعتکاف

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا اور عرض گذار ہوئے: میں نے دورِ جاہلیت کے اندر منت مانی تھی کہ خانہ کعبہ میں ایک رات معتکف رہوں گا۔ فرمایا کہ اپنی منت پوری کرو۔

www.alahazratnetwork.org

باب ۱۲۶۲ اعتكاف النساء۔

۱۸۹۶۔ حدثنا ابو النعمان حدثنا حماد بن زيد حدثنا يحيى عن عمرة عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يعتكف في العشر الأواخر من رمضان فكنت أضرب له خباء فيصلي الصبح ثم يدخله فاستأذنت حفصة عائشة أن تضرب خباء فأذنت لها فضربت خباء فلما رأته زينب ابنة جحش ضربت خباء آخر فلما أصبح النبي صلى الله عليه وسلم رأى الأخبية فقال ما هذا فأخبر فقال النبي صلى الله عليه وسلم آلبر ترون بهن فترك الاعتكاف ذلك الشهر ثم اعتكف عشرا من شوال۔

عورتوں کا اعتکاف کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ میں آپ کے لیے خیمہ نصب کر دیتی تو آپ صبح کی نماز پڑھ کر اس میں داخل ہو جاتے۔ پس حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے خیمہ نصب کرنے کی اجازت مانگی تو انھوں نے اجازت دے دی اور انھوں نے خیمہ نصب کر لیا۔ جب حضرت زینب بنت جحش نے یہ دیکھا تو انھوں نے بھی خیمہ نصب کر لیا۔ صبح کے وقت نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خیمے دیکھے تو فرمایا۔ یہ کیا ہے؟ پس آپ کو بتایا گیا تو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم ان کے ساتھ نیکی سمجھتی ہو۔ چنانچہ آپ نے اس مہینے کا اعتکاف ترک کر دیا اور شوال کے کسی عشرے میں اعتکاف کیا۔

باب ۱۲۶۳ الأخبية في المسجد۔

۱۸۹۷۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن يحيى بن سعيد عن عمرة بنت عبد الرحمن عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم أراد أن يعتكف فلما انصرف إلى المكان الذي أراد أن يعتكف إذا أخبية خباء عائشة وخباء حفصة وخباء زينب فقال آلبر تقولون بهن ثم انصرف فلم يعتكف حتى اعتكف عشرا من شوال۔

مسجد میں خیمہ نصب کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعتکاف کا ارادہ کیا۔ جب اس مکان کے پاس پہنچے جس میں اعتکاف کرنے کا ارادہ تھا تو وہاں حضرت عائشہ، حضرت حفصہ اور حضرت زینب کے خیمے تھے۔ فرمایا تم کہتے ہو کہ ان کے ساتھ بھلائی ہے۔ چنانچہ آپ لوٹ گئے اور اعتکاف نہ کیا، یہاں تک کہ شوال کے کسی عشرے میں اعتکاف کیا۔

باب ۱۲۶۴ هل يخرج المعتكف لحوائجه إلى باب المسجد۔

۱۸۹۸۔ حدثنا ابو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري قال أخبرني علي بن الحسين أن صفية زوج النبي صلى الله عليه وسلم أخبرته أنها جاءت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم تزوره في اعتكافه في المسجد في العشر الأواخر من رمضان فتحدثت عنده ساعة ثم قامت تنقلب فقام النبي صلى الله عليه وسلم معها يقلبها حتى إذا بلغت باب المسجد عند باب أم سلمة

کیا معتکف اپنی ضرورت کے تحت مسجد کے دروازے سے نکل سکتا ہے؟

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے حاضر ہوئیں جبکہ آپ رمضان کے آخری عشرے کے اندر اعتکاف میں تھے۔ انھوں نے تھوڑی دیر آپ کے پاس گفتگو کی، پھر واپس جانے کے لیے کھڑی ہوئیں تو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ان کے ساتھ چلے، یہاں تک کہ مسجد کے دروازے پر پہنچے جو دروازۂ ام سلمہ کے پاس ہے تو انصار کے

www.alahazratnetwork.org

مرّ رجلان من الأنصار فسلّما على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لهما النبي صلى الله عليه وسلم على رسلكما إنما هي صفية بنت حيي فقالا سبحان الله يا رسول الله وكبر عليهما فقال النبي صلى الله عليه وسلم إن الشيطان يبلغ من الإنسان مبلغ الدم وإني خشيت أن يقذف في قلوبكما شيئا۔

دو فرد گزرے۔ دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سلام عرض کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھہرو، یہ صفیہ بنت حیی ہیں۔ دونوں عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! سبحان اللہ اور انہیں اس پر تعجب ہوا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح گردش کرتا ہے لہٰذا میں ڈرا کہ وہ تمہارے دلوں میں کوئی بات نہ ڈال دے۔

باب ۱۲۶۵ الاعتكاف وخرج النبي صلى الله عليه وسلم صبيحة عشرين۔

۱۸۹۹۔ حدثني عبد الله بن منير سمع هارون بن إسمعيل حدثنا علي بن المبارك قال حدثني يحيى بن أبي كثير قال سمعت أبا سلمة بن عبد الرحمن قال سألت أبا سعيد الخدري قلت هل سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يذكر ليلة القدر قال نعم اعتكفنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم العشر الأوسط من رمضان قال فخرجنا صبيحة عشرين قال فخطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم صبيحة عشرين فقال إني أريت ليلة القدر وإني نسيتها فالتمسوها في العشر الأواخر في وتر فإني رأيت أن أسجد في ماء وطين ومن كان اعتكف مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فليرجع فرجع الناس إلى المسجد وما نرى في السماء قزعة قال فجاءت سحابة فمطرت وأقيمت الصلاة فسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم في الطين والماء حتى رأيت الطين في أرنبته وجبهته۔

اعتکاف اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بیسویں کی صبح کو نکلنا۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شب قدر کا ذکر کرتے ہوئے سنا؟ فرمایا، ہاں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا۔ ہم بیسویں کی صبح کو باہر نکلنے لگے تو اس صبح کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: مجھے شب قدر دکھائی گئی تھی لیکن مجھے بھلا دی گئی ہے۔ پس تم اسے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو نیز میں نے دیکھا کہ پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں اور جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اعتکاف کیا ہے اُسے چاہیے کہ لوٹ آئے۔ پس لوگ مسجد کی طرف لوٹ آئے اور ہمیں آسمان میں بادل کا کوئی ٹکڑا نظر نہیں آ رہا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک بدلی نظر آئی اور نماز بھی کھڑی ہو گئی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مٹی اور پانی میں سجدہ کیا۔ یہاں تک کہ میں نے آپ کی ناک اور پیشانی پر مٹی دیکھی۔

باب ۱۲۶۶ اعتكاف المستحاضة۔

۱۹۰۰۔ حدثنا قتيبة حدثنا يزيد بن زريع عن خالد عن عكرمة عن عائشة قالت اعتكفت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم امرأة من أزواجه

مستحاضہ کا اعتکاف کرنا

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی ازواج مطہرات میں سے ایک نے اعتکاف کیا جو مستحاضہ تھیں۔ وہ سرخی اور زردی

www.alahazratnetwork.org

مُسْتَحَاضَةً فَكَانَتْ تَرَى الْحُمْرَةَ وَالصُّفْرَةَ فَرُبَّمَا وَضَعْنَا الطَّسْتَ تَحْتَهَا وَهِيَ تُصَلِّي.

باب ١٢٦٦ زِيَارَةِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي اعْتِكَافِهِ.

١٩٠١ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَعِنْدَهُ أَزْوَاجُهُ فَرُحْنَ فَقَالَ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ لَا تَعْجَلِي حَتّٰى أَنْصَرِفَ مَعَكِ وَكَانَ بَيْتُهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا فَلَقِيَهُ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَنَظَرَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَجَازَا وَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَالَيَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَا سُبْحَانَ اللهِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يُلْقِيَ فِي أَنْفُسِكُمَا شَيْئًا.

باب ١٢٦٧ هَلْ يَدْرَأُ الْمُعْتَكِفُ عَنْ نَفْسِهِ.

١٩٠٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفِيَّةَ أَخْبَرَتْهُ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُخْبِرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ صَفِيَّةَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَلَمَّا رَجَعَتْ مَشٰى مَعَهَا فَأَبْصَرَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا أَبْصَرَهُ دَعَاهُ فَقَالَ تَعَالَ هِيَ صَفِيَّةُ وَرُبَّمَا قَالَ هٰذِهِ صَفِيَّةُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنِ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ قُلْتُ لِسُفْيَانَ أَتَتْهُ لَيْلًا قَالَ وَهَلْ هُوَ إِلَّا لَيْلٌ.

دیکھتیں تو بعض ہم ان کے نیچے پلیٹ رکھ دیا کرتیں اور وہ نماز پڑھا کرتی تھیں۔

بیوی کا اپنے معتکف شوہر کی زیارت کرنا

سعید بن عفیر، لیث، عبدالرحمٰن بن خالد، ابن شہاب، علی بن حسین کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت صفیہ نے بتایا .... عبداللہ بن محمد، ہشام، معمر، زہری، علی بن حسین سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تھے اور آپ کی ازواج مطہرات آپ کے پاس تھیں۔ وہ جانے لگیں تو آپ نے حضرت صفیہ سے فرمایا: ٹھہرو تاکہ میں بھی تمہارے ساتھ چلوں اور اُن کا حجرہ حضرت اسامہ کے مکان میں تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے ساتھ نکلے تو آپ کو انصار کے دو شخص ملے۔ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا اور آگے نکل گئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن دونوں سے فرمایا۔ اِدھر آؤ، یہ صفیہ بنت حیی ہے۔ دونوں نے کہا۔ یا رسول اللہ! سبحان اللہ، فرمایا کہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے تو میں ڈرا کہ مبادا وہ تمہارے دل میں کوئی وسوسہ ڈال دے۔

کیا معتکف اپنے متعلق غلط فہمی دور کر سکتا ہے؟

اسماعیل بن عبداللہ، ان کے بھائی، سلیمان، محمد بن ابی عتیق، ابن شہاب، علی بن حسین کہ حضرت صفیہ نے بتایا .... علی بن عبداللہ، زہری، علی بن حسین سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں جبکہ آپ اعتکاف میں تھے۔ جب وہ واپس لوٹنے لگیں تو آپ ان کے ساتھ چلے۔ انصار کے ایک آدمی نے آپ کو دیکھ لیا جب آپ نے اُسے دیکھا تو بلا کر فرمایا: یہ صفیہ ہے۔ بیشک شیطان آدمی کے اندر خون کی طرح دوڑتا ہے۔ میں (علی بن عبداللہ) نے پوچھا کہ وہ رات کے وقت آئی تھیں؟ فرمایا کہ وہ رات ہی تھی۔

www.alahazratnetwork.org

باب ۱۲۶۹ مَنْ خَرَجَ مِنِ اعْتِكَافِهِ عِنْدَ الصُّبْحِ۔

۱۹۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ خَالِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ سُفْيٰنُ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ وَاَظُنُّ اَنَّ ابْنَ اَبِيْ لَبِيْدٍ حَدَّثَنَا عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ فَلَمَّا كَانَ صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ نَقَلْنَا مَتَاعَنَا فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ فَلْيَرْجِعْ اِلٰى مُعْتَكَفِهٖ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ وَرَاَيْتُنِيْ اَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَّطِيْنٍ فَلَمَّا رَجَعَ اِلٰى مُعْتَكَفِهٖ وَهَاجَتِ السَّمَاءُ فَمُطِرْنَا فَوَالَّذِيْ بَعَثَهٗ بِالْحَقِّ لَقَدْ هَاجَتِ السَّمَاءُ مِنْ اٰخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَرِيْشًا فَلَقَدْ رَاَيْتُ عَلٰى اَنْفِهٖ وَاَرْنَبَتِهٖ اَثَرَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ۔

باب ۱۲۷۰ الْاِعْتِكَافِ فِيْ شَوَّالٍ۔

۱۹۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِيْ رَمَضَانَ وَاِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ دَخَلَ مَكَانَهُ الَّذِيْ اعْتَكَفَ فِيْهِ قَالَ فَاسْتَاْذَنَتْهُ عَائِشَةُ اَنْ تَعْتَكِفَ فَاَذِنَ لَهَا فَضَرَبَتْ فِيْهِ قُبَّةً فَسَمِعَتْ بِهَا حَفْصَةُ فَضَرَبَتْ قُبَّةً وَّسَمِعَتْ زَيْنَبُ بِهَا فَضَرَبَتْ قُبَّةً اُخْرٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَدِ اَبْصَرَ اَرْبَعَ قِبَابٍ فَقَالَ مَا هٰذَا فَاُخْبِرَ خَبَرَهُنَّ فَقَالَ مَا حَمَلَهُنَّ عَلٰى هٰذَا اٰلْبِرُّ انْزِعُوْهَا فَلَا اَرَاهَا فَنُزِعَتْ فَلَمْ يَعْتَكِفْ فِيْ رَمَضَانَ حَتّٰى اعْتَكَفَ فِيْ اٰخِرِ الْعَشْرِ مِنْ شَوَّالٍ۔

جو صبح کے وقت اپنے اعتکاف سے نکلے۔

ابوسلمہ سے ابن ابو لبید نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم نے درمیانی عشرے میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اعتکاف کیا جب بیسویں کی صبح ہوئی تو ہم اپنا سامان منتقل کرنے لگے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: جس نے اعتکاف کیا تھا وہ اپنے اعتکاف کی طرف لوٹ جائے کیونکہ میں نے اس رات (شب قدر) کو دیکھا ہے اور دیکھا ہے کہ میں کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں۔ جب آپ اعتکاف کی جگہ پر لوٹے تو آسمان ابر آلود ہو گیا اور بارش برسنے لگی۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا کہ دن کے آخری حصے میں آسمان پر ابر آیا اور مسجد کی چھت کھڑیوں کی تھی۔ جب میں نے دیکھا تو آپ کی ناک اور پیشانی پر کیچڑ کے نشانات نظر آئے۔

شوال میں اعتکاف کرنا

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ اور جب صبح کی نماز پڑھ لیتے اور اعتکاف کی جگہ میں داخل ہو جاتے تھے۔ حضرت عائشہ نے آپ سے اعتکاف بیٹھنے کی اجازت چاہی تو آپ نے اجازت دے دی۔ انھوں نے وہاں خیمہ لگوا لیا۔ جب حضرت حفصہ نے سنا تو انھوں نے بھی خیمہ لگوا لیا اور حضرت زینب نے سنا تو انھوں نے دوسرا خیمہ لگوا لیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز سے لوٹے اور چار خیمے دیکھے تو فرمایا: یہ کیا ہے؟ ماجرا عرض کیا گیا۔ فرمایا کہ یہ انھیں کس نیکی کی سوجھی ہے؟ یہ مجھے نظر نہ آئیں، انھیں ہٹا دو۔ پس وہ ہٹا دیے گئے اور آپ نے رمضان میں اعتکاف نہ کیا بلکہ شوال کے آخری عشرے میں اعتکاف فرمایا۔

www.alahazratnetwork.org

باب١٢٧١ مَنْ لَمْ يَرَ عَلَيْهِ صَوْمًا إِذَا اعْتَكَفَ.

١٩٠٥ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَخِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْفِ نَذْرَكَ فَاعْتَكَفَ لَيْلَةً.

جس کے نزدیک معتکف پر روزہ نہیں ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میں نے دورِ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات اعتکاف کروں گا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کرو۔ پس انھوں نے ایک رات کا اعتکاف کیا۔

باب١٢٧٢ إِذَا نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَعْتَكِفَ ثُمَّ أَسْلَمَ.

١٩٠٦ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَعْتَكِفَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ أُرَاهُ قَالَ لَيْلَةً قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ.

جس نے جاہلیت میں اعتکاف کی نذر مانی اور پھر مسلمان ہو گیا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ دورِ جاہلیت میں حضرت عمر نے نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں اعتکاف کریں گے۔ میرے خیال میں انھوں نے ایک رات کہا تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ اپنی نذر کو پوری کرو۔

باب١٢٧٣ الْاِعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الْأَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ.

١٩٠٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانَ عَشَرَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا.

رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کرنا

ابو صالح سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر رمضان میں دس روز اعتکاف کیا کرتے تھے۔ جب وہ سال آیا جس میں آپ کا وصال ہوا تھا تو آپ نے بیس روز کا اعتکاف کیا۔

باب١٢٧٤ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يَخْرُجَ.

١٩٠٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ أَنْ يَعْتَكِفَ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ عَائِشَةُ فَأَذِنَ لَهَا وَسَأَلَتْ حَفْصَةُ عَائِشَةَ أَنْ

جو اعتکاف کا ارادہ کرے اور پھر باہر نکل آئے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے ذکر کیا کہ آپ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف بیٹھیں گے۔ چنانچہ حضرت عائشہ نے بھی آپ سے اجازت مانگی تو آپ نے انھیں اجازت دے دی۔ حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے کہا کہ انھیں بھی اجازت لے دی جائے تو انھوں نے یہ کر دیا۔ جب حضرت زینب بنت جحش نے یہ دیکھا تو

www.alahazratnetwork.org

تَسْتَأْذِنَ لَهَا فَفَعَلَتْ فَلَمَّا رَأَتْ ذٰلِكَ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ أَمَرَتْ بِبِنَاءٍ فَبُنِيَ لَهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى انْصَرَفَ إِلٰى بِنَائِهِ فَبَصُرَ بِالْأَبْنِيَةِ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوا بِنَاءُ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَزَيْنَبَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آلْبِرَّ أَرَدْنَ بِهٰذَا مَا أَنَا بِمُعْتَكِفٍ فَرَجَعَ فَلَمَّا أَفْطَرَ اعْتَكَفَ عَشْرًا مِّنْ شَوَّالٍ۔

انھوں نے خیمہ نصب کرنے کا حکم دیا۔ اُن کے لیے خیمہ نصب کر دیا گیا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہو کر اپنے خیمے کی طرف لوٹے تو کتنے ہی خیمے دیکھے۔ فرمایا یہ کیا ہے؟ عرض کی گئی کہ حضرت عائشہ، حضرت حفصہ اور حضرت زینب کے خیمے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایسے بھلائی چاہتی ہیں تو میں بھی اعتکاف نہیں کرتا۔ آپ لوٹ گئے اور رمضان کے بعد شوال میں دس روز کا اعتکاف کیا۔

بَابٌ ۱۲۷۵ الْمُعْتَكِفُ يُدْخِلُ رَأْسَهُ الْبَيْتَ لِلْغُسْلِ۔

معتکف کا دھلوانے کے لیے گھر میں سر داخل کر دینا۔

۱۹۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تُرَجِّلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا يُنَاوِلُهَا رَأْسَهُ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ حائضہ ہونے کے باوجود نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر مبارک میں کنگھی کر دیا کرتیں جبکہ آپ مسجد میں اعتکاف کرتے ہوئے اندر ہوتے اور یہ اپنے حجرے میں ہوتیں تو آپ اپنا سر مبارک اُن کے نزدیک کر دیتے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

كِتَابُ الْبُيُوعِ

تجارت کا بیان

وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا وَقَوْلِهِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال فرمایا اور سود کو حرام کیا (۲: ۲۷۵) نیز فرمایا: مگر جب نقد تجارت ہو جو تم آپس میں کرتے ہو۔ (۲: ۲۸۲)

بَابٌ ۱۲۷۶ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ۝ وَقَوْلِهِ لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ۔

ارشادِ ربانی ہے کہ جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ

تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔ اور جب انھوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا تو اس کی طرف چل دیے اور تمہیں کھڑا (خطبے میں) چھوڑ گئے تم فرماؤ کہ جو اللہ کے پاس ہے وہ کھیل اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ کا رزق سب سے اچھا ہے (۶۲: ۱۰/۱۱) اور ارشادِ ربانی ہے: اور آپس میں ایک دوسرے کے مال کو ناحق نہ کھاؤ مگر یہ کہ کوئی سودا تمہاری باہمی رضامندی کا ہو۔ (۴: ۲۹)

۱۹۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ آپ لوگ کہتے

www.alahazratnetwork.org

قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّكُمْ تَقُولُونَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ
الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُونَ
مَا بَالُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ لَا يُحَدِّثُونَ عَنْ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ
وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ يَشْغَلُهُمْ صَفْقٌ بِالْأَسْوَاقِ
وَكُنْتُ أَلْزَمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِلْءِ
بَطْنِي فَأَشْهَدُ إِذَا غَابُوا وَأَحْفَظُ إِذَا نَسُوا وَكَانَ يَشْغَلُ
إِخْوَتِي مِنَ الْأَنْصَارِ عَمَلُ أَمْوَالِهِمْ وَكُنْتُ امْرَأً مِسْكِينًا
مِنْ مَسَاكِينِ الصُّفَّةِ أَعِي حِينَ يَنْسَوْنَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثٍ يُحَدِّثُهُ إِنَّهُ لَنْ
يَبْسُطَ أَحَدٌ ثَوْبَهُ حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي هٰذِهِ ثُمَّ يَجْمَعَ
إِلَيْهِ ثَوْبَهُ إِلَّا وَعَى مَا أَقُولُ فَبَسَطْتُ نَمِرَةً عَلَيَّ حَتَّى إِذَا
قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ جَمَعْتُهَا
إِلَى صَدْرِي فَمَا نَسِيتُ مِنْ مَقَالَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ مِنْ شَيْءٍ۔

۱۹۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ
عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ آخَى رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ
سَعْدُ بْنُ الرَّبِيعِ إِنِّي أَكْثَرُ الْأَنْصَارِ مَالًا فَأَقْسِمُ لَكَ نِصْفَ
مَالِي وَانْظُرْ أَيَّ زَوْجَتَيَّ هَوِيتَ نَزَلْتُ لَكَ عَنْهَا فَإِذَا
حَلَّتْ تَزَوَّجْتَهَا قَالَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لَا حَاجَةَ
لِي فِي ذٰلِكَ هَلْ مِنْ سُوقٍ فِيهِ تِجَارَةٌ قَالَ سُوقُ قَيْنُقَاعٍ
قَالَ فَغَدَا إِلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَأَتَى بِأَقِطٍ وَسَمْنٍ قَالَ
ثُمَّ تَابَعَ الْغُدُوَّ فَمَا لَبِثَ أَنْ جَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَلَيْهِ
أَثَرُ صُفْرَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجْتَ
قَالَ نَعَمْ قَالَ وَمَنْ قَالَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ كَمْ
سُقْتَ قَالَ زِنَةَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ

ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیثیں ابوہریرہ بہت بیان کرتا ہے اور آپ کہتے ہیں کہ مہاجرین و انصار کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیثیں ابوہریرہ جتنی بیان نہیں کرتے جبکہ میرے مہاجر بھائی تو بازار کے کاروبار میں مشغول رہتے ہیں اور میں پیٹ بھرے پر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت کو لازم قرار دے لیتا ہوں۔ میں موجود ہوتا ہوں جبکہ وہ غائب ہوتے ہیں اور میں یاد رکھتا ہوں جب کہ وہ بھول جاتے ہیں۔ میرے انصاری بھائی اپنے کھیتوں اور باغات میں کام کرتے ہیں جبکہ میں مساکین صفہ میں سے ایک مسکین آدمی ہوں۔ میں یاد رکھتا ہوں جبکہ وہ بھول جاتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دفعہ ارشاد فرمایا کہ جو اپنا کپڑا بچھائے رکھے یہاں تک کہ جب میں اپنی بات ختم کروں تب اسے اکٹھا کرے اُسے میری باتیں یاد رہا کریں گی۔ میں نے اپنی چادر بچھا دی تھی جو میرے اوپر تھی یہاں تک کہ جب رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے ارشادات ختم کر چکے تو میں نے اسے اکٹھا کیا اور اپنے سینے سے لگا لیا۔ اس وقت سے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کسی ارشاد گرامی کو نہیں بھولا ہوں۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم مدینہ منورہ میں پہنچ گئے تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے اور سعد بن ربیع کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔ حضرت سعد بن ربیع نے کہا کہ میں انصار کا مالدار آدمی ہوں تو میں اپنا آدھا مال تقسیم کر دیتا ہوں اور میری دو بیویاں ہیں دیکھ لو جو آپ کو پسند ہے میں اس سے دستبردار ہو جاتا ہوں جب عدت پوری ہو جائے تو اس سے نکاح کر لینا۔ حضرت عبدالرحمن نے کہا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں، کیا یہاں کوئی تجارتی بازار ہے؟ کہا کہ قینقاع بازار ہے، پس حضرت عبدالرحمن گئے اور اس میں گئے تو پنیر اور گھی لے آئے۔ پھر روزانہ جانے لگے۔ کچھ دنوں کے بعد حضرت عبدالرحمن حاضر بارگاہ ہوئے تو ان پر زردی کا نشان تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نکاح کر لیا ہے؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا۔ کس سے؟ عرض گزار ہوئے کہ انصار کی ایک عورت سے۔ فرمایا کہ مہر کیا دیا ہے؟ عرض کی کہ گٹھلی کے برابر سونا۔ نبی کریم

www.alahazratnetwork.org

فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

۱۹۱۲ – حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ الْمَدِينَةَ فَآخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ سَعْدٌ ذَا غِنًى فَقَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ أُقَاسِمُكَ مَالِي نِصْفَيْنِ وَأُزَوِّجُكَ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلُّونِي عَلَى السُّوقِ فَمَا رَجَعَ حَتّٰى اسْتَفْضَلَ أَقِطًا وَسَمْنًا فَأَتَى بِهِ أَهْلَ مَنْزِلِهِ فَمَكَثْنَا يَسِيرًا أَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَجَاءَ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ مَا سُقْتَ إِلَيْهَا قَالَ نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ أَوْ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

۱۹۱۳ – حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ عُكَاظٌ وَمَجَنَّةُ وَذُو الْمَجَازِ أَسْوَاقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ فَكَأَنَّهُمْ تَأَثَّمُوا فِيهِ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ قَرَأَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ۔

بَابُ ۲۷۷ – اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ۔

۱۹۱۴ – حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ ولیمہ بھی کرو خواہ ایک بکری کا ہو۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف مدینہ منورہ میں آئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے اور حضرت سعد بن ربیع انصاری کے درمیان مواخات فرمائی۔ حضرت سعد مالدار تھے۔ انھوں نے حضرت عبدالرحمٰن سے کہا کہ میں اپنا آدھا مال آپ کو بانٹ دیتا ہوں اور آپ کا نکاح کر دیتا ہوں۔ کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے اہل وعیال اور مال میں برکت دے۔ مجھے تو بازار بتا دو۔ وہ کچھ گھی اور پنیر بچا کر لوٹے اور اسے اپنے گھر والوں کے پاس لے آئے۔ تھوڑے دنوں بعد وہ حاضر بارگاہ ہوئے تو اُن پر زردی کا نشان تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: یہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کر لی ہے۔ فرمایا کہ اسے کتنا مہر دیا ہے؟ عرض کی کہ گٹھلی کے برابر سونا۔ فرمایا کہ ولیمہ بھی کرو خواہ ایک بکری کے ساتھ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ دورِ جاہلیت میں عکاظ، مجنہ اور ذوالمجاز نامی بازار ہوتے تھے جب اسلام کا زمانہ آیا تو مسلمان ان بازاروں میں تجارت کرنے کو گناہ سمجھے تو آیت نازل ہوئی:- تم پر گناہ نہیں کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو۔ حضرت ابن عباس کی قراءت میں فِیْ مَوَاسِمِ الْحَجِّ بھی ہے۔

حلال اور حرام واضح ہیں اور ان دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں۔

محمد بن مثنیٰ، ابن ابو عدی، ابن عون، شعبی، حضرت نعمان بن بشیر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا — علی بن عبداللہ، ابن عیینہ، ابو فروہ، شعبی، حضرت نعمان نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے — عبداللہ بن محمد، ابن عیینہ، ابو فروہ، شعبی، حضرت نعمان بن بشیر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے — محمد بن کثیر، سفیان، ابو فروہ، شعبی، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حلال واضح ہے اور حرام واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان کچھ امور ہیں جو مشتبہ ہیں۔ جو مشتبہ امر کو چھوڑ دیگا وہ گناہ سے بھی بچا رہیگا اور جس نے مشتبہ امر کو اختیار کیا تو وہ گناہ ہوا میں

www.alahazratnetwork.org

قال قال النبي صلى الله عليه وسلم الحلال بين والحرام بين وبينهما أمور مشتبهة فمن ترك ما شبه عليه من الإثم كان لما استبان أترك ومن اجترأ على ما يشك فيه من الإثم أوشك أن يواقع ما استبان والمعاصي حمى الله من يرتع حول الحمى يوشك أن يواقعه۔

بھی ملوث ہو کر رہے گا۔ گناہ اللہ تعالیٰ کی چراگاہ ہیں۔ جو چراگاہ کے گرد چرائے گا تو اس میں داخل ہو جانے کا خدشہ ہے۔

باب ۲۷۸ تفسير المشتبهات وقال حسان ابن أبي سنان ما رأيت شيئا أهون من الورع دع ما يريبك إلى ما لا يريبك۔

مشتبہات کی تفسیر: حسان بن ابو سنان کا قول ہے کہ ورع میں اس سے آسان اور کوئی چیز نہیں کہ مشکوک کاموں کو چھوڑ دو اور انھیں کرو جو مشکوک نہیں ہیں۔

۱۹۱۵۔ حدثنا محمد بن كثير أخبرنا سفيان أخبرنا عبد الله بن عبد الرحمن بن أبي حسين حدثنا عبد الله ابن أبي مليكة عن عقبة بن الحارث أن امرأة سوداء جاءت فزعمت أنها أرضعتهما فذكر للنبي صلى الله عليه وسلم فأعرض عنه وتبسم النبي صلى الله عليه وسلم قال كيف وقد قيل وقد كانت تحته ابنة أبي إهاب التميمي۔

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک کالی عورت آئی اور اس نے دعویٰ کیا کہ اس نے آپ دونوں (میاں بیوی) کو دودھ پلایا ہے۔ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے منہ پھیر لیا اور تبسم کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ وہ کہہ رہی ہے اور وہ ابو اہاب تیمی کی بیٹی تھی۔

۱۹۱۶۔ حدثنا يحيى بن قزعة حدثنا مالك عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير عن عائشة قالت كان عتبة بن أبي وقاص عهد إلى أخيه سعد بن أبي وقاص أن ابن وليدة زمعة مني فاقبضه قالت فلما كان عام الفتح أخذه سعد بن أبي وقاص وقال ابن أخي عهد إلي فيه فقام عبد بن زمعة فقال أخي وابن وليدة أبي ولد على فراشه فتساوقا إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال سعد يا رسول الله ابن أخي كان قد عهد إلي فيه فقال عبد بن زمعة أخي وابن وليدة أبي ولد على فراشه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هو لك يا عبد بن زمعة ثم قال النبي صلى الله عليه وسلم الولد للفراش وللعاهر الحجر ثم قال لسودة بنت زمعة زوج النبي صلى الله عليه وسلم احتجبي منه لما رأى من شبهه بعتبة فما رآها حتى لقي الله۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ عتبہ بن ابو وقاص نے سعد بن ابو وقاص سے عہد لیا کہ زمعہ کی لونڈی کا بیٹا میرا ہے لہٰذا اس پر قبضہ کر لینا۔ فتح مکہ کے سال سعد بن ابو وقاص نے اسے پکڑ لیا اور کہا: یہ میرا بھتیجا ہے اور اس کے متعلق مجھ سے عہد لیا گیا ہے۔ عبد بن زمعہ کھڑے ہوئے اور کہا کہ میرا بھائی ہے کیونکہ میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور ان کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ دونوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ سعد عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرا بھتیجا ہے اور اس کے متعلق مجھ سے عہد لیا گیا ہے۔ عبد بن زمعہ نے کہا کہ میرا بھائی ہے کیونکہ میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور ان کے بستر پر ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اے عبد بن زمعہ! یہ تمہارا ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیٹا بستر والے کا اور زانی کے لیے پتھر۔ پھر آپ نے اپنی زوجہ مطہرہ حضرت سودہ بنت زمعہ سے فرمایا کہ اس سے پردہ کرنا کیونکہ اس کی عتبہ سے مشابہت ہے، لہٰذا انھوں نے اللہ کی بارگاہ میں جانے تک اسے نہیں دیکھا۔

www.alahazratnetwork.org

١٩١٧۔ حدثنا أبو الوليد حدثنا شعبة قال أخبرني عبد الله بن أبي السفر عن الشعبي عن عدي بن حاتم قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن المعراض فقال إذا أصاب بحده فكل وإذا أصاب بعرضه فلا تأكل فإنه وقيذ قلت يا رسول الله أرسل كلبي وأسمي فأجد معه على الصيد كلبا آخر لم أسم عليه ولا أدري أيهما أخذ قال لا تأكل إنما سميت على كلبك ولم تسم على الآخر۔

عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تیر کے متعلق پوچھا۔ فرمایا اگر نوک کی جانب سے لگے تو کھا لو اور اگر چوڑائی میں لگے تو نہ کھاؤ کیونکہ یہ موقوذہ ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں کتا بھیجتا ہوں اور اس پر بسم اللہ پڑھتا ہوں۔ پس اس کے ساتھ شکار پر دوسرا کتا پاتا ہوں جس پر میں نے بسم اللہ نہیں پڑھی اور مجھے نہیں معلوم کہ دونوں میں سے کس نے پکڑا۔ فرمایا کہ نہ کھاؤ، اس لیے کہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی اور دوسرے پر تسمیہ نہیں پڑھی۔

باب ٢٧٩ ما يتنزه من الشبهات۔

شبہ والی چیزوں سے بچنا

١٩١٨۔ حدثنا قبيصة حدثنا سفيان عن منصور عن طلحة عن أنس قال مر النبي صلى الله عليه وسلم بتمرة مسقوطة فقال لولا أن تكون صدقة لأكلتها وقال همام عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أجد تمرة ساقطة على فراشي۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک گری ہوئی کھجور کے پاس سے گزرے تو فرمایا: اگر یہ صدقہ کی نہ ہو تو اسے کھا لیتا۔ ہمام، حضرت ابوہریرہ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کھجوریں اپنے بستر پر گری ہوئی پاتا ہوں۔

باب ٢٨٠ من لم ير الوساوس ونحوها من المشبهات۔

بعض وسوسوں اور شبہ والی چیزوں کی پرواہ نہ کرنا۔

١٩١٩۔ حدثنا أبو نعيم حدثنا ابن عيينة عن الزهري عن عباد بن تميم عن عمه قال شكي إلى النبي صلى الله عليه وسلم الرجل يجد في الصلوة شيئا أيقطع الصلوة قال لا حتى يسمع صوتا أو يجد ريحا وقال ابن أبي حفصة عن الزهري لا وضوء إلا فيما وجدت الريح أو سمعت الصوت۔

عباد بن تمیم سے روایت ہے کہ ان کے چچا جان نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی گئی کہ ایک آدمی کو نماز میں خدشہ محسوس ہوتا ہے تو کیا اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے؟ فرمایا: نہیں ٹوٹتی جب تک آواز نہ سنے یا بدبو نہ آئے۔ ابن ابی حفصہ نے زہری سے روایت کی ہے کہ وضو نہیں ٹوٹتا مگر جبکہ بدبو محسوس کرے یا آواز سنے۔

١٩٢٠۔ حدثني أحمد بن المقدام العجلي حدثنا محمد بن عبد الرحمن الطفاوي حدثنا هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة أن قوما قالوا يا رسول الله إن قوما يأتوننا باللحم لا ندري أذكروا اسم الله عليه أم لا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم سموا الله عليه وكلوه۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ لوگ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! بعض لوگ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں اور ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس پر اللہ کا نام لو اور کھا لیا کرو۔

باب ٢٨١ قول الله تعالى وإذا رأوا تجارة

ارشادِ ربانی کہ جب تجارت یا لہو و لعب دیکھتے ہیں تو اس کی

www.alahazratnetwork.org

۱۹۲۱۔ حدثنا طلق بن غنام حدثنا زائدۃ عن حصین عن سالم قال حدثنی جابر قال بینما نحن نصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ اقبلت من الشام عیر تحمل طعاما فالتفتوا الیہا حتی ما بقی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا اثنا عشر رجلا فنزلت واذا راوا تجارۃ او لھوا انفضوا الیہا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ شام سے ایک قافلہ آگیا جو غلہ لایا تھا تو لوگ اس کی طرف چلے گئے اور نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس صرف بارہ آدمی رہ گئے تو یہ آیت نازل ہوئی:۔ جب تجارت یا لہو دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑتے ہیں۔

باب ۲۵۲ من لم یبال من حیث کسب المال۔

جو پرواہ نہ کرے کہ مال کہاں سے کمایا ہے؟

۱۹۲۲۔ حدثنا آدم حدثنا ابن ابی ذئب حدثنا سعید المقبری عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یاتی علی الناس زمان لا یبالی المرء ما اخذ منہ امن الحلال ام من الحرام۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا جبکہ آدمی پرواہ نہیں کرے گا کہ جو مال اس نے حاصل کیا ہے وہ حلال ہے یا حرام۔

باب ۲۵۳ التجارۃ فی البر وقولہ رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ وقال قتادۃ کان القوم یتبایعون ویتجرون ولکنھم اذا نابھم حق من حقوق اللہ لم تلھھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ حتی یؤدوہ الی اللہ۔

خشکی میں تجارت کرنا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ وہ لوگ بھی ہیں جن کو تجارت یا خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی۔ قتادہ نے فرمایا کہ کچھ لوگ تھے جو خرید و فروخت اور تجارت کرتے لیکن جب اللہ کے حقوق میں سے کوئی حق آ جاتا تو تجارت اور خرید و فروخت انہیں اللہ کی یاد سے غافل نہ کرتی اور وہ اللہ کے حق کو ادا کرتے۔

۱۹۲۳۔ حدثنا ابو عاصم عن ابن جریج قال اخبرنی عمرو بن دینار عن ابی المنہال قال کنت اتجر فی الصرف فسالت زید بن ارقم فقال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وحدثنی الفضل بن یعقوب حدثنا الحجاج بن محمد قال ابن جریج اخبرنی عمرو بن دینار وعامر بن مصعب انھما سمعا ابا المنہال یقول سالت البراء بن عازب وزید بن ارقم عن الصرف فقالا کنا تاجرین علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصرف فقال ان کان یدا بید فلا باس وان کان نساء فلا یصلح۔

ابو عاصم، ابن جریج، عمرو بن دینار، ابو منہال سے روایت ہے کہ میں صرافی کا کاروبار کرتا تو میں نے حضرت زید بن ارقم سے پوچھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ___ فضل بن یعقوب، حجاج بن محمد، ابن جریج، عمرو بن دینار اور عامر بن مصعب، ابو منہال سے روایت ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صرافی کے متعلق پوچھا تو دونوں نے فرمایا، ہم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تجارت کیا کرتے تو ہم نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صرافی کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ ہاتھوں ہاتھ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں ہے اور ادھار ہو تو درست نہیں ہے۔

باب ۲۵۴ الخروج فی التجارۃ وقول اللہ تعالیٰ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ۔

تجارت کی غرض سے نکلنا اور ارشاد خداوندی ہے کہ زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔

www.alahazratnetwork.org

۱۹۲۴۔ حدثنا محمد بن سلام اخبرنا مخلد بن یزید اخبرنا ابن جریج قال اخبرنی عطاء عن عبید بن عمیر ان اباموسی الاشعری استاذن علی عمر بن الخطاب فلم یؤذن له وکانه کان مشغولا فرجع ابوموسی ففرغ عمر فقال الم اسمع صوت عبد الله بن قیس ائذنوا له قیل قد رجع فدعاه فقال کنا نؤمر بذلك فقال تأتینی علی ذلك بالبینة فانطلق الی مجلس الانصار فسألهم فقالوا لا یشهد لك علی هذا الا اصغرنا ابوسعید الخدری فذهب بابی سعید الخدری فقال عمر خفی علی من امر رسول الله صلی الله علیه وسلم الهانی الصفق بالاسواق یعنی الخروج الی تجارة۔

عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اجازت مانگی تو انھیں اجازت نہ ملی کیونکہ وہ مشغول تھے۔ پس حضرت ابوموسیٰ لوٹ گئے۔ جب حضرت عمر فارغ ہوئے تو فرمایا: کیا میں نے عبداللہ بن قیس کی آواز نہیں سنی تھی، انھیں اجازت دے دیتے۔ عرض کی گئی کہ وہ لوٹ گئے۔ پس انھیں بلایا گیا تو کہا کہ ہمیں یہی حکم دیا گیا ہے۔ کہا کہ اس بات کے گواہ لائیے۔ یہ انصار کی مجلس کی طرف گئے اور پوچھا تو انھوں نے کہا: اس بات کی گواہی تو ہمارا سب سے چھوٹا ابوسعید خدری بھی دے سکتا ہے۔ چنانچہ وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لے گئے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ حکم مجھ پر بازار کی مشغولیت یعنی تجارت کے لیے نکلنے کے باعث مخفی رہا۔

باب ۲۸۵ التجارة فی البحر وقال مطر لا بأس به وما ذکره الله فی القرآن الا بحق ثم تلا وتری الفلك مواخر فیه ولتبتغوا من فضله والفلك السفن الواحد والجمع سواء وقال مجاهد تمخر السفن الریح ولا تمخر الریح من السفن الا الفلك العظام وقال اللیث حدثنی جعفر بن ربیعة عن عبد الرحمن بن هرمز عن ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه ذکر رجلا من بنی اسرائیل خرج فی البحر فقضی حاجته وساق الحدیث۔

تجارت کے لیے بحری سفر کرنا۔ مطر فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جو بھی فرمایا وہ حق ہے پھر یہ آیت تلاوت کی: اور تم کشتیوں کو دیکھتے ہو کہ پانی کو چیرتی ہیں تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو۔ اَلْفُلْکُ کشتی کو کہتے ہیں اس کا واحد اور جمع ایک جیسا ہے۔ مجاہد نے فرمایا کہ کشتیاں ہوا کو چیرتی ہیں اور ہوا کشتیوں کو نہیں چیرتی مگر بڑی کشتیوں کو۔

لیث، جعفر بن ربیعہ، عبدالرحمٰن بن ہرمز، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک آدمی کا ذکر کیا کہ وہ دریائی سفر پر نکلا اور اپنی حاجت پوری کی پھر باقی حدیث بیان کی۔

باب ۲۸۶ واذا رأوا تجارة او لهوا انفضوا الیها وقوله جل ذکره رجال لا تلهیهم تجارة ولا بیع عن ذکر الله وقال قتادة کان القوم یتجرون ولکنهم کانوا اذا نابهم حق من حقوق الله لم تلههم تجارة ولا بیع عن ذکر الله حتی یؤدوه الی الله۔

جب تجارت یا کوئی کھیل دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وہ مرد بھی ہیں جنھیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی۔ قتادہ نے فرمایا کہ ایک جماعت تھی جو تجارت کرتے لیکن جب وہ اللہ کے حقوق میں سے کوئی حق پاتے تو انھیں تجارت یا خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرتی اور وہ اللہ کے حق کو ادا کر دیتے۔

www.alahazratnetwork.org

١٩٢٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَقْبَلَتْ عِيرٌ وَنَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ فَانْفَضَّ النَّاسُ إِلَّا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک قافلہ آیا اور ہم نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز جمعہ پڑھ رہے تھے۔ چنانچہ بارہ ۱۲ آدمیوں کے سوا سب چلے گئے تو یہ آیت نازل ہوئی: جب دیکھا تجارت یا لہو ولعب کو تو اس کی طرف دوڑ پڑے اور تمہیں کھڑا چھوڑ گئے۔ (۶۲: ۱۱)۔

بَابُ ١٢٦٧ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ۔

ارشادِ خداوندی ہے کہ اپنی پاک کمائی میں سے خرچ کرو۔

١٩٢٦ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے بغیر فساد کے خرچ کرتی ہے تو اسے خرچ کرنے کا ثواب ملتا ہے اور اس کے خاوند کو کمانے کا اور خزانچی کو بھی اتنا ہی۔ ایک کا ثواب ان میں سے دوسرے کے ثواب کو کم نہیں کرتا۔

١٩٢٧ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِهِ۔

ہمام نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب عورت اپنے خاوند کی کمائی سے بغیر اس کی اجازت کے خرچ کرے تو اس کے لیے خاوند کی نسبت آدھا ثواب ہے۔

بَابُ ١٢٦٨ مَنْ أَحَبَّ الْبَسْطَ فِي الرِّزْقِ۔

جو رزق میں وسعت چاہے۔

١٩٢٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ الْكِرْمَانِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ رِزْقُهُ أَوْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ۔

محمد بن یعقوب کرمانی، حسان، یونس، محمد، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو اپنے رزق میں وسعت یا عمر میں درازی چاہے تو اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔

بَابُ ١٢٦٩ شِرَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّسِيئَةِ۔

نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لین دین میں ادھار کرنا۔

١٩٢٩ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ ذَكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ الرَّهْنَ فِي السَّلَمِ فَقَالَ حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

اعمش سے روایت ہے کہ ہم نے ابراہیم کے پاس بیع سلم میں رہن کے متعلق ذکر کیا تو فرمایا کہ حدیث بیان کی مجھ سے اسود نے بحوالہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

www.alahazratnetwork.org

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى طَعَامًا مِّنْ يَّهُوْدِيٍّ اِلٰى اَجَلٍ وَّرَهَنَهٗ دِرْعًا مِّنْ حَدِيْدٍ۔

۱۹۳۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ ح وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا اَسْبَاطٌ اَبُو الْيَسَعِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ مَشٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيْرٍ وَّاِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَّلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعًا لَّهٗ بِالْمَدِيْنَةِ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ وَّاَخَذَ مِنْهُ شَعِيْرًا لِّاَهْلِهٖ وَلَقَدْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَا اَمْسٰى عِنْدَ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعُ بُرٍّ وَّلَا صَاعُ حَبٍّ وَّاِنَّ عِنْدَهٗ لَتِسْعَ نِسْوَةٍ۔

باب ۱۲۹۰ كَسْبِ الرَّجُلِ وَعَمَلِهٖ بِيَدِهٖ۔

۱۹۳۱۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُّوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اسْتُخْلِفَ اَبُوْ بَكْرِ الصِّدِّيْقُ قَالَ لَقَدْ عَلِمَ قَوْمِيْ اَنَّ حِرْفَتِيْ لَمْ تَكُنْ تَعْجِزُ عَنْ مَّئُوْنَةِ اَهْلِيْ وَشُغِلْتُ بِاَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَسَيَاْكُلُ اٰلُ اَبِيْ بَكْرٍ مِّنْ هٰذَا الْمَالِ وَيَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ۔

۱۹۳۲۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَّالَ اَنْفُسِهِمْ وَكَانَ يَكُوْنُ لَهُمْ اَرْوَاحٌ فَقِيْلَ لَهُمْ لَوِاغْتَسَلْتُمْ رَوَاهُ هَمَّامٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ۔

۱۹۳۳۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عِيْسٰى عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَكَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِّنْ اَنْ يَّاْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ وَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَاْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ۔

۱۹۳۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

علیہ وسلم نے ایک مدت تک کے لیے کسی یہودی سے غلہ خریدا اور اپنی لوہے کی زرہ اُس کے پاس رہن رکھی۔

مسلم، ہشام، قتادہ، حضرت انس ـــــ محمد بن عبداللہ بن حوشب، اسباط، ابوالیسع، بصری، ہشام دستوائی، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جَو کی روٹی اور پگھلی چربی لے کر نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ایک یہودی کے پاس زرہ رہن رکھی ہوئی تھی اور اس سے اپنے اہل خانہ کے لیے جَو لیے تھے۔ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی شام ایسی نہیں آئی جبکہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل کے پاس ایک صاع گندم یا کوئی اناج ہو حالانکہ اُس وقت آپ کی نَو ازواج مطہرات تھیں۔

آدمی کا اپنے ہاتھ سے کمائی کرنا

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا تو فرمایا: میری قوم جانتی ہے کہ میرا کاروبار میرے اہل وعیال کی کفالت سے عاجز نہیں لیکن میں مسلمانوں کے کام میں مشغول ہوگیا ہوں لہٰذا آلِ ابوبکر اس مال سے کھائے گی اور وہ اس میں مسلمانوں کے لیے کمائیں گے۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب محنت کرتے تھے اور ان سے بُو آتی تھی۔ اُن سے کہا جاتا کہ کاش! آپ نہا لیتے۔ روایت کیا اسے ہمام، ہشام، اُن کے والدِ ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ سے۔

حضرت مقدام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کسی نے ہرگز اُس سے بہتر کھانا نہیں کھایا جو وہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھائے اور بے شک اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھایا کرتے تھے۔

ہمام بن منبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

www.alahazratnetwork.org

أخبرنا معمر عن همام بن منبه حدثنا أبو هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أن داود عليه السلام كان لا يأكل إلا من عمل يده۔

۱۹۳۵- حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن أبي عبيد مولى عبد الرحمن بن عوف أنه سمع أبا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأن يحتطب أحدكم حزمة على ظهره خير من أن يسأل أحدا فيعطيه أو يمنعه۔

۱۹۳۶- حدثنا يحيى بن موسى حدثنا وكيع حدثنا هشام بن عروة عن أبيه عن الزبير بن العوام قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأن يأخذ أحدكم أحبله خير له من أن يسأل الناس۔

باب ۱۲۹۱ السهولة والسماحة في الشراء والبيع ومن طلب حقا فليطلبه في عفاف۔

۱۹۳۶- حدثنا علي بن عياش حدثنا أبو غسان محمد بن مطرف قال حدثني محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رحم الله رجلا سمحا إذا باع وإذا اشترى وإذا اقتضى۔

باب ۱۲۹۲ من أنظر موسرا۔

۱۹۳۷- حدثنا أحمد بن يونس حدثنا زهير حدثنا منصور أن ربعي بن حراش حدثه أن حذيفة حدثه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم تلقت الملائكة روح رجل ممن كان قبلكم قالوا أعملت من الخير شيئا قال كنت آمر فتياني أن ينظروا ويتجاوزوا عن الموسر قال قال فتجاوزوا عنه وقال أبو مالك عن ربعي كنت أيسر على الموسر وأنظر المعسر وتابعه شعبة عن عبد الملك عن ربعي وقال أبو عوانة عن عبد الملك عن ربعي أنظر الموسر وأتجاوز عن المعسر وقال نعيم بن أبي هند عن ربعي فأقبل من الموسر وأتجاوز عن المعسر۔

کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک داؤد علیہ السلام نہیں کھاتے تھے مگر اپنے ہاتھ کی کمائی سے۔

ابو عبید مولیٰ عبدالرحمٰن بن عوف نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی اپنی پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھا لاد کر لائے تو یہ کسی سے سوال کرنے کی نسبت بہتر ہے کہ وہ دے یا دھکے دے۔

حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کسی کا رسی لے کر جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے سوال کرے۔

خرید و فروخت میں سہولت اور احسان کو مد نظر رکھنا اور نرمی کے ساتھ اپنا حق طلب کرنا۔

محمد بن المنکدر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سیر چشم آدمی پر رحم فرمائے جب وہ بیچے، خریدے اور تقاضا کرے۔

جو مالدار کو مہلت دے

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے آدمیوں میں سے کسی کو فرشتے ملے اور کہا کیا تم نے کوئی نیکی کا کام کیا ہے؟ کہا کہ میں اپنے خادموں کو حکم دیا کرتا تا کہ دولت مند کو ڈھیل دیں اور درگزر کریں۔ پس وہ درگزر کرتے تھے۔ ابو مالک نے ربعی سے روایت کی کہ میں دولت مند کو مہلت دیتا اور تنگ دست کو انظار کر دیتا۔ متابعت کی اس کی شعبہ نے عبدالملک اور ربعی سے نیز ابو عوانہ نے عبدالملک اور ربعی نے فرمایا کہ دولت مند کو ڈھیل دو اور تنگ دست سے درگزر کرو۔ نعیم بن ابو ہند نے ربعی سے روایت کی کہ میں مالدار کو مہلت دیتا اور تنگ دست سے درگزر کرتا ہوں۔

www.alahazratnetwork.org

باب ۱۲۹۳ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا۔

۱۹۳۸۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ تَاجِرٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَاِذَا رَاٰى مُعْسِرًا قَالَ لِفِتْيَانِهٖ تَجَاوَزُوْا عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّتَجَاوَزَ عَنَّا فَتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

جو تنگ دست کو مہلت دے۔

ہشام بن عمار، یحییٰ بن حمزہ، زبیدی، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ایک تاجر لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا جب کسی کو تنگ دست دیکھتا تو اپنے خادموں سے کہتا۔ اس سے درگزر کرو، شاید اللہ تعالیٰ ہم سے درگذر فرمائے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُسے معاف کر دیا۔

باب ۱۲۹۴ اِذَا بَيَّنَ الْبَيِّعَانِ وَلَمْ يَكْتُمَا وَنَصَحَا وَيُذْكَرُ عَنِ الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ كَتَبَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مَا اشْتَرٰى مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدٍ بَيْعَ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ لَا دَاءَ وَلَا خِبْثَةَ وَلَا غَائِلَةَ وَقَالَ قَتَادَةُ الْغَائِلَةُ الزِّنَا وَالسَّرِقَةُ وَالْاِبَاقُ وَقِيْلَ لِاِبْرَاهِيْمَ اِنَّ بَعْضَ النَّخَّاسِيْنَ يُسَمِّيْ اٰرِيَّ خُرَاسَانَ وَسِجِسْتَانَ فَيَقُوْلُ جَاءَ اَمْسِ مِنْ خُرَاسَانَ جَاءَ الْيَوْمَ مِنْ سِجِسْتَانَ فَكَرِهَهٗ كَرَاهِيَةً شَدِيْدَةً وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يَّبِيْعُ سِلْعَةً يَعْلَمُ اَنَّ بِهَا دَاءً اِلَّا اَخْبَرَهٗ۔

جب خرید و فروخت کرنے والے واضح بات کریں،

کوئی بات نہ چھپائیں اور خیر خواہی کریں۔ عدا بن خالد کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے یہ تحریر کر دیا کہ یہ چیز محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عدا بن خالد سے خریدی ہے۔ یہ مسلمان کی مسلمان سے بیع کے مانند ہے جس میں کوئی عیب، بُرائی یا دھوکا نہیں ہے۔ قتادہ کا بیان ہے کہ الغائلۃ سے مراد زنا چوری اور فرار ہے۔ ابراہیم نخعی سے کہا گیا کہ بعض دلّال خراسان اور سجستان سے منگوانے کا نام لیتے ہیں یعنی کہتے ہیں کہ یہ چیز کل ہی خراسان سے آئی تھی۔ یہ چیز آج ہی سجستان سے آئی ہے تو انھوں نے اسے بہت ناپسند کیا اور حضرت عقبہ بن عامر نے فرمایا کہ کسی کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے خراب مال کو بیچے مگر جب کہ اُسے خرابی بتا دی ہو۔

۱۹۳۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ رَفَعَهٗ اِلٰى حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ قَالَ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَاِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا۔

عبداللہ بن حارث نے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بیچنے اور خریدنے والے کو جُدا ہونے تک اختیار ہے اگر دونوں نے صدق بیانی اور صاف گوئی سے کام لیا تو اُن کی بیع میں برکت ڈالی جاتی ہے اور اگر عیب چھپایا یا جھوٹ بولے تو اُن کی بیع سے برکت اٹھا لی جاتی ہے۔

باب ۱۲۹۵ بَيْعِ الْخِلْطِ مِنَ التَّمْرِ۔

۱۹۴۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ كُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ الْجَمْعِ وَهُوَ الْخِلْطُ مِنَ التَّمْرِ وَكُنَّا نَبِيْعُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ فَقَالَ

ملی جلی کھجوریں بیچنا

ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ ہمیں مختلف قسم کی کھجوریں دی جاتیں جو ملی جلی ہوتیں۔ ہم دو صاع کھجوریں ایک صاع کے بدلے بیچ دیا کرتے تھے۔ نبی کریم صلی

www.alahazratnetwork.org

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَاعَيْنِ بِصَاعٍ وَّلَا دِرْهَمَيْنِ بِدِرْهَمٍ۔

باب ۱۲۹۶ مَا قِيْلَ فِي اللَّحَّامِ وَالْجَزَّارِ۔

۱۹۴۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيْقٌ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ يُكْنٰى أَبَا شُعَيْبٍ فَقَالَ لِغُلَامٍ لَّهٗ قَصَّابٍ اجْعَلْ لِّيْ طَعَامًا يَكْفِيْ خَمْسَةً فَإِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ أَدْعُوَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَإِنِّيْ قَدْ عَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهِ الْجُوْعَ فَدَعَاهُمْ فَجَاءَ مَعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذَا قَدْ تَبِعَنَا فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَأْذَنَ لَهٗ فَأْذَنْ لَهٗ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ يَّرْجِعَ رَجَعَ فَقَالَ لَا بَلْ قَدْ أَذِنْتُ لَهٗ۔

باب ۱۲۹۷ مَا يَمْحَقُ الْكَذِبُ وَالْكِتْمَانُ فِي الْبَيْعِ۔

۱۹۴۲۔ حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْخَلِيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ قَالَ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا۔

باب ۱۲۹۸ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰۤوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔

۱۹۴۳۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ بِمَا أَخَذَ الْمَالَ أَمِنْ حَلَالٍ أَمْ مِّنْ حَرَامٍ۔

باب ۱۲۹۹ اٰكِلِ الرِّبٰوا وَشَاهِدِهٖ وَكَاتِبِهٖ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو صاع کے بدلے ایک صاع اور دو درہموں کے بدلے ایک درہم نہ ہو۔

گوشت فروش اور قصاب سے متعلق حکم

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی نے جس کی کنیت ابو شعیب تھی، اپنے غلام سے کہا جو قصاب تھا کہ مجھے کھانا تیار کر دو جو پانچ آدمیوں کے لیے کافی ہو۔ کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ ان پانچ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دعوت دوں، اس لیے کہ میں نے آپ کے چہرۂ انور پر بھوک کے اثرات دیکھے ہیں۔ پس انہیں بلایا گیا تو ایک آدمی ان کے ساتھ اور آ گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہمارے پیچھے آ گیا ہے لہٰذا اگر تم چاہو تو اسے اجازت دے دو اور اگر چاہو تو یہ لوٹ جائے۔ اس نے کہا: میں نے اسے اجازت دے دی۔

جو جھوٹ بولے اور بیچتے ہوئے عیب کو چھپائے

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بائع اور مشتری کو اختیار ہے جب تک وہ دونوں جدا نہ ہوں یا فرمایا یہاں تک کہ دونوں جدا ہو جائیں۔ اگر وہ سچ بولے اور صاف بیانی کی تو ان کی بیع میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر عیب چھپایا یا غلط بیانی کی تو ان کی تجارت سے برکت اٹھالی جاتی ہے۔

اے ایمان والو! بڑھا چڑھا کر سود نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو تاکہ نجات پاؤ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ ضرور آئے گا جب کہ آدمی پروا نہیں کرے گا کہ اس نے جو مال حاصل کیا ہے وہ حلال ہے یا حرام۔

سود خور نیز اس کا گواہ اور لکھنے والا

ارشاد خداوندی ہے:۔ جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ نہیں کھڑے ہوں گے مگر جیسے وہ

كما يقوم الذي يتخبطه الشيطن من المس ط ذلك بانهم قالوا انما البيع مثل الربوا واحل الله البيع وحرم الربوا فمن جاءه موعظة من ربه فانتهى فله ما سلف وامره الى الله ومن عاد فاولئك اصحب النار هم فيها خلدون۔

۱۹۲۴۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن منصور عن ابي الضحى عن مسروق عن عائشة قالت لما نزلت اخر البقرة قرأهن النبي صلى الله عليه وسلم عليهم في المسجد ثم حرم التجارة في الخمر۔

۱۹۲۵۔ حدثنا موسى بن اسمعيل حدثنا جرير بن حازم حدثنا ابو رجاء عن سمرة بن جندب قال قال النبي صلى الله عليه وسلم رأيت الليلة رجلين اتياني فاخرجاني الى ارض مقدسة فانطلقنا حتى اتينا على نهر من دم فيه رجل قائم وعلى وسط النهر رجل بين يديه حجارة فاقبل الرجل الذي في النهر فاذا اراد الرجل ان يخرج رمى الرجل بحجر في فيه فرده حيث كان فجعل كلما جاء ليخرج رمى في فيه بحجر فيرجع كما كان فقلت ما هذا فقال الذي رأيته في النهر اكل الربوا۔

باب ۳۰۔ موكل الربوا لقوله تعالى يايها الذين امنوا اتقوا الله وذروا ما بقي من الربوا ان كنتم مؤمنين فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من الله ورسوله وان تبتم فلكم رءوس اموالكم لا تظلمون ولا تظلمون وان كان ذو عسرة فنظرة الى ميسرة وان تصدقوا خير لكم ان كنتم تعلمون واتقوا يوما ترجعون فيه الى الله ثم توفى كل نفس ما كسبت وهم لا يظلمون قال ابن عباس هذه اخر اية نزلت على النبي صلى الله عليه وسلم۔

۱۹۲۶۔ حدثنا ابو الوليد حدثنا شعبة عن عون بن ابي جحيفة قال رأيت ابي اشترى عبدا حجاما

شخص کھڑا ہو جس کو شیطان نے چمٹ کر مخبوط الحواس بنا دیا ہو۔ یہ اس لیے کہ انھوں نے کہا کہ تجارت بھی سود کی طرح ہے، حالانکہ اللہ نے بیع کو حلال کیا اور سود کو حرام فرمایا ہے۔ جس کے پاس اس کے رب کی طرف سے نصیحت آئی اور وہ رک گیا جو پہلے ہو چکا وہ اسکا اور اسکا معاملہ اللہ کے سپرد اور جو پھر ایسا کرے تو وہی جہنمی ہیں کہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب سورۃ البقرہ کا آخری حصہ نازل ہوا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں اس کی تلاوت کی اور شراب کی تجارت بھی حرام ہو گئی۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رات میں نے دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے اور مجھے ارض مقدس کی طرف لے گئے۔ ہم چلے یہاں تک کہ خون کی ایک نہر پر پہنچے جس کے اندر نہر کے درمیان میں ایک آدمی کھڑا تھا۔ دوسرا اس کے سامنے تھا جس کے آگے پتھر تھے۔ یہ آدمی بڑھتا اور جب بھی نکلنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے منہ پر پتھر مار کر اسی جگہ واپس لوٹا دیتا ہے۔ چنانچہ جب بھی وہ نکلنا چاہتا ہے تو یہ اس کے منہ پر پتھر مار کر اسی جگہ لوٹا دیتا ہے۔ میں نے کہا یہ کیا ہے؟ کہا کہ جس کو آپ نے نہر میں دیکھا وہ سود خور ہے۔

سود کھانے والا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور باقی سود چھوڑ دو اگر تم ایمان والے ہو۔ اگر تم ایسا نہ کرو تو اللہ اور اس کے رسول سے لڑنے کے لیے تیار ہو جاؤ اور اگر تم توبہ کر لو تو اصل زر تمہارا ہے۔ نہ ظلم کرو اور نہ ظلم کیے جاؤ۔ اور اگر وہ تنگ دست ہوں تو آسانی تک کی مہلت اور اگر معاف کر دو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔ اگر تم جانتے ہو اور اس روز سے ڈرو جس میں اللہ کی طرف لوٹو گے۔ پھر ہر شخص کو اس کی کمائی کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ یہ آخری آیت ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔

عون بن ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ میرے والد محترم نے ایک حجام غلام خریدا اس نے پوچھا تو فرمایا: نبی کریم صلے

فسألته فقال نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن ثمن الكلب وثمن الدم ونهى عن الواشمة والموشومة وآكل الربوا وموكله ولعن المصور۔

باب ۱۳۰ يمحق الله الربوا ويربي الصدقت والله لا يحب كل كفار اثيم۔

۱۹۴۷۔ حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن يونس عن ابن شهاب قال ابن المسيب ان ابا هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الحلف منفقة للسلعة ممحقة للبركة۔

باب ۱۳۱ ما يكره من الحلف في البيع۔

۱۹۴۸۔ حدثنا عمرو بن محمد حدثنا هشيم حدثنا العوام عن ابراهيم بن عبد الرحمن بن عبد الله بن ابي اوفى ان رجلا اقام سلعة وهو في السوق فحلف بالله لقد اعطي بها ما لم يعط ليوقع فيها رجلا من المسلمين فنزلت ان الذين يشترون بعهد الله وايمانهم ثمنا قليلا۔

باب ۱۳۲ ما قيل في الصواغ وقال طاؤس عن ابن عباس قال النبي صلى الله عليه وسلم لا يختلى خلاها وقال العباس الا الاذخر فانه لقينهم وبيوتهم فقال الا الاذخر۔

۱۹۴۹۔ حدثنا عبدان اخبرنا عبد الله اخبرنا يونس عن ابن شهاب قال اخبرنا علي بن حسين ان حسين بن علي اخبره ان عليا قال كانت لي شارف من نصيبي من المغنم وكان النبي صلى الله عليه وسلم اعطاني شارفا من الخمس فلما اردت ان ابتني بفاطمة رضي الله عنها بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم واعدت رجلا صواغا من بني قينقاع ان يرتحل معي فناتي باذخر اردت ان ابيعه من الصواغين واستعين به في وليمة عرسي۔

۱۹۵۰۔ حدثنا اسحٰق حدثنا خالد بن عبد الله

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتے اور خون کی قیمت سے منع فرمایا ہے نیز گودنے والی، گدوانے والی، سود کھانے والے، کھلانے والے اور تصویر بنانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

اللہ سود کو مٹاتا اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ ناشکرے گنہگار کو پسند نہیں کرتا۔

ابن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قسم مال کو بکوا دیتی ہے لیکن برکت کو مٹا دیتی ہے۔

تجارت میں قسم کھانا مکروہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی بازار میں اپنا مال لگائے ہوئے اللہ کی قسم کھا رہا تھا کہ اسے یہ مل رہا ہے حالانکہ اُسے مل نہیں رہا تھا بلکہ یہ کسی مسلمان کو پھنسانے کے لیے کیا تھا۔ پس وحی نازل ہوئی: بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے حقیر پونجی خریدتے ہیں۔

سنار کے متعلق روایتیں۔ طاؤس نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کی گھاس نہ کاٹی جائے۔ حضرت عباس عرض گزار ہوئے کہ اذخر کے سوا کیونکہ وہ ہمارے سناروں اور گھروں کے کام آتی ہے۔ فرمایا اچھا اذخر کے سوا۔

حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میرے پاس ایک اونٹ مالِ غنیمت کے حصے سے تھا اور ایک اونٹ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خمس میں سے عطا فرمایا تھا جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رخصتی کا ارادہ کیا تو بنی قینقاع کے ایک آدمی کو تیار کیا کہ میرے ساتھ جا کر اذخر لایا کرے اور میں اسے سناروں کو بیچ کر اپنی شادی کے ولیمے کا بندوبست کروں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول

www.alahazratnetwork.org

عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ
قَبْلِيْ وَلَا لِأَحَدٍ بَعْدِيْ فَإِنَّمَا حَلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ
لَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَ
لَا يُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُعَرِّفٍ وَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
إِلَّا الْإِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَلِسُقُفِ بُيُوْتِنَا فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ
فَقَالَ عِكْرِمَةُ هَلْ تَدْرِيْ مَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا هُوَ
أَنْ تُنَحِّيَهُ مِنَ الظِّلِّ وَتَنْزِلَ مَكَانَهُ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ
عَنْ خَالِدٍ لِصَاغَتِنَا وَقُبُوْرِنَا۔

بَابٌ ۳۰۴ ذِكْرِ الْقَيْنِ وَالْحَدَّادِ۔

۱۹۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَدِيٍّ عَنْ
شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ
خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ لِيْ عَلَى الْعَاصِ بْنِ
وَائِلٍ دَيْنٌ فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ قَالَ لَا أُعْطِيْكَ حَتّٰى تَكْفُرَ
بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا أَكْفُرُ حَتّٰى يُمِيْتَكَ
اللّٰهُ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ دَعْنِيْ حَتّٰى أَمُوْتَ وَأُبْعَثَ فَسَأُوْتٰى
مَالًا وَّوَلَدًا فَأَقْضِيَكَ فَنَزَلَتْ أَفَرَأَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ
بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَأُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا أَطَّلَعَ الْغَيْبَ
أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا۔

بَابٌ ۳۰۵ ذِكْرِ الْخَيَّاطِ۔

۱۹۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ
إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ
بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَذَهَبْتُ
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى ذٰلِكَ الطَّعَامِ
فَقَرَّبَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا وَّمَرَقًا
فِيْهِ دُبَّاءٌ وَّقَدِيْدٌ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالِي الْقَصْعَةِ قَالَ فَلَمْ أَزَلْ
أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمَئِذٍ۔

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا ہے۔ یہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں تھا اور نہ کسی کے لیے میرے بعد۔ یہ میرے لیے بھی دن کی ایک ساعت کے لیے حلال ہوا تھا۔ اس کی گھاس نہ اکھاڑی جائے اور نہ اس کا درخت کاٹا جائے اور نہ اس کا شکار بھگایا جائے اور نہ اس کی گری ہوئی چیز اٹھائی جائے مگر تشہیر کے لیے۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب عرض گزار ہوئے کہ اذخر کے سوا کیونکہ وہ ہمارے سناروں اور گھروں کی چھتوں کے کام آتی ہے۔ فرمایا، اچھا اذخر کے سوا۔ عکرمہ نے کہا۔ جانتے ہو شکار کو بھگانا کیا ہے؟ یہی کہ سائے سے اٹھا کے کر اس کی جگہ بیٹھنا۔ عبدالوہاب نے خالد سے روایت کی کہ ہمارے سناروں اور قبروں کے لیے۔

لوہار کا ذکر

حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دورِ جاہلیت کے اندر میں لوہار کا کام کرتا تھا اور عاص بن وائل پر میرا قرض تھا۔ میں اس کے پاس تقاضا کرنے گیا تو کہا: میں تجھے اس وقت تک نہیں دوں گا یہاں تک کہ تو محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار نہ کرے۔ میں نے کہا کہ میں انکار نہیں کروں گا یہاں تک کہ اللہ تجھے موت دے اور پھر دوبارہ اٹھائے۔ اس نے کہا تو اب جانے دو یہاں تک کہ میں مروں اور اٹھایا جاؤں تو مال اور اولاد دیا جاؤں گا تو تیرا قرض ادا کر دوں گا۔ اس پر یہ آیت اتری: کیا تم نے دیکھا جو ہماری آیتوں کا انکار کرتا ہے کہتا ہے کہ مجھے مال اور اولاد دی جائیگی۔ کیا وہ غیب پر مطلع ہے یا اس نے رحمٰن سے کوئی عہد لیا ہے۔

درزی کا ذکر

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانے پر بلایا جو آپ کے لیے تیار کروایا تھا۔ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میں بھی اس کھانے پر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ گیا تو اس نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور روٹی نیز کدو اور گوشت والا شوربا رکھا۔ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ پیالے کے ارد گرد سے کدو کے ٹکڑے تلاش کرتے اس روز سے میں ہمیشہ کدو کو پسند کرنے لگ گیا ہوں۔

www.alahazratnetwork.org

باب ۳۰۶ ذِکْرِ النَّسَّاجِ۔

۱۹۵۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ بِبُرْدَةٍ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ فَقِيلَ لَهُ نَعَمْ هِيَ الشَّمْلَةُ مَنْسُوجٌ فِي حَاشِيَتِهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي نَسَجْتُ هٰذِهِ بِيَدِي أَكْسُوكَهَا فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا إِزَارُهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اكْسُنِيهَا فَقَالَ نَعَمْ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَاهَا ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَا أَحْسَنْتَ سَأَلْتَهَا إِيَّاهُ لَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ سَائِلًا فَقَالَ الرَّجُلُ وَاللّٰهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِتَكُونَ كَفَنِي يَوْمَ أَمُوتُ قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ كَفَنَهُ۔

باب ۳۰۷ النَّجَّارِ۔

۱۹۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَتَى رِجَالٌ إِلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ يَسْأَلُونَهُ عَنِ الْمِنْبَرِ فَقَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى فُلَانَةَ امْرَأَةٍ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ أَنْ مُرِي غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلُ لِي أَعْوَادًا أَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ إِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ فَأَمَرَتْهُ يَعْمَلُهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ ثُمَّ جَاءَ بِهَا فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا فَأَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ فَجَلَسَ عَلَيْهِ۔

۱۹۵۵۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا أَجْعَلُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ فَإِنَّ لِي غُلَامًا نَجَّارًا قَالَ إِنْ شِئْتِ قَالَ فَعَمِلَتْ لَهُ الْمِنْبَرَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ الَّذِي صُنِعَ فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِي كَانَ يَخْطُبُ

جولاہے کا بیان

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت بُردہ لے کر حاضر بارگاہ ہوئی۔ کیا تم جانتے ہو کہ بُردہ کیا ہے؟ جواب ملا کہ کڑھی ہوئی کناروں والی چادر جس کے حاشیے پر کناری ہو۔ عرض گزار ہوئی کہ یارسول اللہ! میں نے آپ کو پہنانے کے لیے یہ اپنے ہاتھ سے بُنی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ضرورت کے باعث اُسے لے لیا اور ہمارے پاس تشریف لائے اور اس کی ازار بنائی تھی۔ لوگوں میں سے ایک شخص گزارش گزار ہوا کہ یارسول اللہ! یہ مجھے عنایت فرما دیجیے۔ آپ نے فرمایا اچھا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجلس سے تشریف لے گئے پھر واپس ہوئے تو تہہ کر کے وہ اسے بھجوا دی۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ آپ نے مانگ کر اچھا نہیں کیا جبکہ آپ جانتے ہیں کہ حضور سائل کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے۔ اس شخص نے کہا کہ خدا کی قسم، میں نے یہ نہیں مانگی مگر اس لیے کہ جس روز مروں تو یہ میرا کفن ہو۔ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ وہی اس کا کفن بنی۔

بڑھئی کا ذکر

ابوحازم سے روایت ہے کہ کچھ لوگ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منبر کے متعلق پوچھنے آئے تو فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سہل نامی عورت کے لیے حکم بھیجا کہ اپنے بڑھئی غلام سے کہو کہ میرے لیے لکڑیوں کا منبر بنا دے جس پر بیٹھ کر لوگوں سے کلام کیا کروں۔ پس عورت نے اُسے جھاؤ کی لکڑی سے منبر بنانے کا حکم دیا۔ جب وہ لے کر حاضر ہوا تو اس نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس بھجوا دیا۔ آپ کے حکم سے وہ رکھا گیا اور آپ اس پر جلوہ افروز ہوئے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انصار کی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئی کہ یارسول اللہ! کیا میں آپ کے لیے ایسی چیز نہ بنوا دوں جس پر آپ بیٹھا کریں کیونکہ میرا ایک غلام بڑھئی ہے۔ فرمایا اگر تم چاہو۔ پس آپ کے لیے منبر بنا دیا گیا۔ جب جمعہ کے روز نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس منبر پر جلوہ افروز ہوئے جو آپ کے لیے بنایا گیا تھا تو کھجور کی وہ لکڑی چیخنے لگی جس کے پاس آپ خطبہ دیا کرتے تھے اور قریب تھا کہ وہ

www.alahazratnetwork.org

عَنْهَا حَتّٰى كَادَتْ اَنْ تَنْشَقَّ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَخَذَهَا فَضَمَّهَا اِلَيْهِ فَجَعَلَتْ تَئِنُّ اَنِيْنَ الصَّبِيِّ الَّذِيْ يُسَكَّتُ حَتّٰى اسْتَقَرَّتْ قَالَ بَكَتْ عَلٰى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ۔

پھٹ جاتی۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیچے اُترے اور کے لے کر سینے سے لگا لیا۔ وہ لکڑی بچے کی طرح رونی جس کو چپ کرایا جاتا ہے، یہاں تک کہ اُسے قرار آ گیا۔ فرمایا: ۔ لکڑی اس لیے روئی کہ ذکر سنا کرتی تھی۔

ف: جب تیار کر کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے مسجد نبوی میں منبر رکھا گیا اور آپ اس پر جلوہ افروز ہو کر خطبہ دینے لگے تو کھجور کی لکڑی کا وہ سوکھا ہوا تنا جس سے آپ بوقتِ خطبہ ٹیک لگا لیا کرتے تھے اس نے زار و قطار رونا شروع کر دیا۔ محبوب پروردگار سے اس کے اس تعلقِ خاطر کو دیکھ کر صحابۂ کرام بھی ششدر رہ گئے اور اس اُستنِ حنانہ کے بلک بلک کر رونے کو دیکھ کر صحابۂ کرام پر بھی ایسی رقت طاری ہوئی کہ بے اختیار وہ سب کے سب رونے لگے۔ شفیعِ رسالت کے ایک عدیم المثال پروانے یعنی مولانا کفایت علی کافی رحمۃ اللہ علیہ نے اس واقعے کو اپنے مخصوص انداز میں یوں بیان فرمایا ہے۔

ستوں کی دیکھ کر حالت صحابہ سر بسر روئے!
تمامی حضرانِ مجلس خیر البشر روئے!

رُلاوے جبکہ چوبِ خشک کو حضرت کی مہجوری!
کہو پھر مین غیرت سے نہ کیونکر بشر روئے!

سُنی جب اس ستونِ عاشقِ بے تاب کی زاری!
رسول اللہ کے اصحاب کہیے کس قدر روئے!

کوئی ایسا نہ تھا اس بزم میں جس پر نہ تھی رقت!
بہت روئے، اپنٹ روئے، تمامی پیشتر روئے!

پھر آ جاتا ہے آنکھوں میں وہ عالم ان کے رونے کا!
کہ کس کس طرح سے اصحاب با سوزِ جگر روئے!

اُدھر گرمِ فغاں تھا وہ ستوں صدمے سے فرقت کے!
اِدھر یہ شدتِ رقت سے با صد چشم تر روئے!

ستوں خاموش ہوتا تھا نہ یہ رونے سے چپتے تھے!
وہ آہیں مار چلایا، یہ دل کو کھول کر روئے!

ستوں نے یہ کیے نالے کہ چشمِ حال سے اس دم!
شجر روئے، حجر روئے، سبھی دیوار و در روئے!

رسول اللہ کی اُلفت جتوا عینِ ایمان ہے
فراقِ مصطفیٰ میں اہلِ ایماں عمر بھر روئے

باب ۱۳۱ شِرَاءِ الْحَوَائِجِ بِنَفْسِهٖ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اِشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَلًا مِّنْ عُمَرَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ جَاءَ مُشْرِكٌ بِغَنَمٍ فَاشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَاةً وَّاشْتَرٰى مِنْ جَابِرٍ بَعِيْرًا۔

۱۹۵۶۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعٰوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَّهُوْدِيٍّ طَعَامًا بِنَسِيْئَةٍ وَّرَهَنَهٗ دِرْعَهٗ۔

ضرورت کی چیزیں خود خریدنا۔ حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے اونٹ خریدا اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابو بکر سے روایت ہے کہ ایک مشرک بکریاں لے کر آیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے ایک بکری اور حضرت جابر سے ایک اونٹ خریدا۔

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے اُدھار غلہ خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس رہن رکھی۔

www.alahazratnetwork.org

بابٌ ٣١٠ شِرَاءِ الدَّوَابِّ وَالْحَمِيرِ وَإِذَا اشْتَرَى دَابَّةً أَوْ جَمَلًا وَهُوَ عَلَيْهِ هَلْ يَكُونُ ذَلِكَ قَبْضًا قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بِعْنِيهِ يَعْنِي جَمَلًا صَعْبًا.

مویشی اور گدھے کی خریداری اور جب کوئی مویشی یا اونٹ کو خریدے اور اس پر سوار ہو تو کیا اُترنے سے پہلے قبضہ ہو جائیگا!

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے فرمایا کہ یہ سرکش اونٹ میرے ہاتھوں بیچ دو۔

١٩٥٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَأَبْطَأَ بِي جَمَلِي وَأَعْيَا فَأَتَى عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا شَأْنُكَ قُلْتُ أَبْطَأَ عَلَيَّ جَمَلِي وَأَعْيَا فَتَخَلَّفْتُ فَنَزَلَ يَحْجُنُهُ بِمِحْجَنِهِ ثُمَّ قَالَ ارْكَبْ فَرَكِبْتُ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَكُفُّهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا قَالَ أَفَلَا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قُلْتُ إِنَّ لِي أَخَوَاتٍ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ امْرَأَةً تَجْمَعُهُنَّ وَتَمْشُطُهُنَّ وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ قَالَ أَمَّا إِنَّكَ قَادِمٌ فَإِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ ثُمَّ قَالَ أَتَبِيعُ جَمَلَكَ قُلْتُ نَعَمْ فَاشْتَرَاهُ مِنِّي بِأُوقِيَّةٍ ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلِي وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ فَجِئْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدْتُهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ قَالَ آلْآنَ قَدِمْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَدَعْ جَمَلَكَ فَادْخُلْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ فَأَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَزِنَ لَهُ أُوقِيَّةً فَوَزَنَ لِي بِلَالٌ فَأَرْجَحَ لِي فِي الْمِيزَانِ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى وَلَّيْتُ فَقَالَ ادْعُ لِي جَابِرًا قُلْتُ الْآنَ يَرُدُّ عَلَيَّ الْجَمَلَ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْهُ قَالَ خُذْ جَمَلَكَ وَلَكَ ثَمَنُهُ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک غزوہ کے اندر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ میرے اونٹ نے مجھے دیر کر دی کیونکہ تھک گیا تھا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: جابر! عرض گزار ہوا: جی حضور! فرمایا: کیا حال ہے؟ عرض کی کہ اونٹ نے دیر کر دی، یہ تھک گیا ہے۔ آپ میرے پیچھے آکر اُترے اور اسے اپنی چھڑی ماری۔ پھر فرمایا کہ سوار ہو جاؤ۔ میں سوار ہوا تو روکنے لگا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آگے نہ نکل جائے۔ فرمایا تم نے شادی کر لی؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا کنواری سے یا بیوہ سے؟ عرض کی کہ بیوہ سے۔ فرمایا لڑکی سے کیوں نہ کی کہ تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی۔ عرض گزار ہوا کہ میری بہنیں ہیں۔ میں نے چاہا کہ ایسی عورت سے شادی کروں جو انہیں اکٹھی رکھے، ان کی کنگھی چوٹی کرے اور ان کی نگرانی کرے۔ فرمایا کہ تم پہنچنے والے ہو، جب پہنچ جاؤ تو عقلمندی سے کام کرنا۔ پھر فرمایا کہ کیا تم اپنا اونٹ بیچو گے؟ میں نے کہا ہاں۔ پس آپ نے ایک اوقیہ میں وہ مجھ سے خرید لیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھ سے پہلے پہنچ گئے اور میں صبح کو پہنچا۔ میں مسجد کی طرف گیا تو آپ کو مسجد کے دروازے پر پایا۔ فرمایا کہ تم اب آئے ہو؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا کہ اپنے اونٹ کو چھوڑ کر اندر جاؤ اور دو رکعتیں پڑھو۔ میں اندر گیا اور نماز پڑھی۔ آپ نے حضرت بلال کو حکم دیا کہ اسے ایک اوقیہ تول دو۔ پس حضرت بلال نے تول دیا اور جھکتا ہوا تول دیا۔ میں واپس جانے لگا تو فرمایا کہ جابر کو میرے پاس بلاؤ۔ میں نے دل میں کہا کہ اب اپنا اونٹ واپس کیا تو میرے

بابٌ ٣١١ الْأَسْوَاقِ الَّتِي كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَتَبَايَعَ بِهَا النَّاسُ فِي الْإِسْلَامِ.

جاہلیت کے وہ بازار جن میں دورِ اسلام کے اندر بھی خرید و فروخت ہوتی تھی۔

١٩٥٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ عُكَاظُ وَمَجَنَّةُ وَذُو

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عکاظ، مجنہ اور ذوالمجاز دورِ جاہلیت کے بازار تھے۔ جب دورِ اسلام آیا تو مسلمانوں

www.alahazratnetwork.org

المجاز أسواقا في الجاهلية فلما كان الإسلام تأثموا
من التجارة فيها فأنزل الله ليس عليكم جناح في
مواسم الحج قرأ ابن عباس كذا.

باب ٣١١ شراء الإبل الهيم أو الأجرب
الهائم المخالف للقصد في كل شيء.

١٩٥٩ - حدثنا علي حدثنا سفيان قال قال عمرو
كان ههنا رجل اسمه نواس وكانت عنده إبل
هيم فذهب ابن عمر فاشترى تلك الإبل من شريك
له فجاء إليه شريكه فقال بعنا تلك الإبل فقال
ممن بعتها قال من شيخ كذا وكذا فقال ويحك
ذاك والله ابن عمر فجاءه فقال إن شريكي باعك
إبلا هيما ولم يعرفك قال فاستقها قال فلما ذهب
يستاقها فقال دعها رضينا بقضاء رسول الله صلى
الله عليه وسلم لا عدوى سمع سفيان عمرا.

باب ٣١٢ بيع السلاح في الفتنة وغيرها
وكره عمران بن حصين بيعه في الفتنة.

١٩٦٠ - حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن
يحيى بن سعيد عن ابن أفلح عن أبي محمد مولى
أبي قتادة عن أبي قتادة قال خرجنا مع رسول الله صلى
الله عليه وسلم عام حنين فأعطاه يعني درعا فبعت
الدرع فابتعت به مخرفا في بني سلمة فإنه لأول
مال تأثلته في الإسلام.

باب ٣١٣ في العطار وبيع المسك.

١٩٦١ - حدثني موسى بن إسمعيل حدثنا عبد الواحد
حدثنا أبو بردة بن عبد الله قال سمعت أبا بردة
بن أبي موسى عن أبيه قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم مثل الجليس الصالح والجليس
السوء كمثل صاحب المسك وكير الحداد لا يعدمك
من صاحب المسك إما تشتريه أو تجد ريحه وكير

نے اُن میں تجارت کرنا گناہ سمجھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا۔ "تم پر کوئی گناہ نہیں ہے حج کے موقع پر" یہ حضرت ابن عباس کی قرأت ہے۔

استسقاء اور خارش والے اونٹ کی خریداری۔ اَلہَائِمُ ہر چیز میں میانہ روی کے خلاف ارادہ کرنے کو کہتے ہیں۔

عمرو سے روایت ہے کہ نواس نامی شخص کے پاس استسقاء والا اونٹ تھا۔ چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جاکر اُس کے ایک ساجھی سے وہ اونٹ خرید لیا۔ وہ اپنے دوسرے ساجھی کے پاس آیا اور کہا کہ ہم نے وہ اونٹ بیچ دیا ہے۔ کہا کہ کس کو بیچا ہے۔ کہا کہ اس طرح کے ایک بزرگ تھے۔ کہا آپ پر افسوس! خدا کی قسم وہ تو حضرت ابن عمر تھے۔ پس وہ حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا کہ میرے ساجھی نے استسقاء والا اونٹ آپکے ہاتھوں فروخت کر دیا جبکہ اسے معلوم نہ تھا۔ فرمایا تو اسے لے جاؤ۔ جب وہ لے کر چلا تو فرمایا: رہنے دو ہم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیصلے پر راضی ہیں کہ چھوت کوئی چیز نہیں۔ سفیان نے عمرو سے سُنا۔

فتنہ کے دوران اسلحہ کی خرید و فروخت۔ حضرت عمران بن حصین نے فساد کے دوران اس کی خرید و فروخت کرنا ناپسند کیا ہے۔

عبداللہ بن مسلمہ، مالک بن یحییٰ بن سعید، ابن افلح، ابو محمد مولیٰ ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ حنین کے سال نکلے تو آپ نے مجھے ایک زرہ عطا فرمائی جس کو بیچ کر میں نے بنی سلمہ میں ایک باغ خریدا اور یہ دورِ اسلام کا میرا پہلا مال ہے۔

عطار اور مشک کی تجارت کا بیان

موسیٰ بن اسمٰعیل، عبدالواحد، ابو بردہ بن عبداللہ، ابو بردہ بن ابو موسیٰ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اچھے اور بُرے ہم نشین کی مثال مشک والے اور لوہار جیسی ہے کہ مشک سے کوئی فائدہ حاصل کرکے ہی واپس لوٹو گے یا تو اسے خریدو گے ورنہ خوشبو تو پاؤ گے اور لوہار کی بھٹی تمہارے جسم یا کپڑے کو جلائے گی ورنہ اس کی بدبو تو تمہیں پہنچے گی۔

www.alahazratnetwork.org

الحداد یحرق بیتک او ثوبک او تجد منہ ریحا خبیثۃ۔

باب ۱۳۱ ذکر الحجام۔

۱۹۶۲ - حدثنا عبد الله بن یوسف اخبرنا مالک
عن حمید عن انس بن مالک قال حجم ابو طیبۃ رسول
الله صلی الله علیہ وسلم فامر لہ بصاع من تمر و
امر اھلہ ان یخففوا من خراجہ۔

۱۹۶۳ - حدثنا مسدد حدثنا خالد ھو ابن عبد الله
حدثنا خالد عن عکرمۃ عن ابن عباس قال
احتجم النبی صلی الله علیہ وسلم واعطی الذی
حجمہ ولو کان حراما لم یعطہ۔

باب ۱۳۲ التجارۃ فیما یکرہ لبسہ للرجال
والنساء۔

۱۹۶۴ - حدثنا آدم حدثنا شعبۃ حدثنا ابو بکر
بن حفص عن سالم بن عبد الله بن عمر عن ابیہ
قال ارسل النبی صلی الله علیہ وسلم الی عمر بحلۃ
حریر او سیراء فراٰھا علیہ فقال انی لم ارسل بھا
الیک لتلبسھا انما یلبسھا من لا خلاق لہ انما بعثت
الیک لتستمتع بھا یعنی تبیعھا۔

۱۹۶۵ - حدثنا عبد الله بن یوسف اخبرنا مالک
عن نافع عن القاسم بن محمد عن عائشۃ ام المؤمنین
انھا اخبرتہ انھا اشترت نمرقۃ فیھا تصاویر فلما
راٰھا رسول الله صلی الله علیہ وسلم قام علی الباب
فلم یدخلہ فعرفت فی وجھہ الکراھیۃ فقلت
یا رسول الله اتوب الی الله والی رسولہ صلی الله علیہ وسلم
ماذا اذنبت فقال رسول الله صلی الله علیہ وسلم ما
بال ھذہ النمرقۃ قلت اشتریتھا لک لتقعد علیھا
وتوسدھا فقال رسول الله صلی الله علیہ وسلم ان
اصحاب ھذہ الصور یوم القیامۃ یعذبون فیقال لھم
احیوا ما خلقتم وقال ان البیت الذی فیہ الصور

پچھنے لگانے والے کا بیان

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابوطیبہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پچھنے لگائے تو آپ نے حکم فرمایا کہ اسے ایک صاع کھجوریں دی جائیں اور اس کے مالکوں کو حکم دیا کہ اس کے خراج میں کمی کر دیں۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور پچھنے لگانے والے کو اجرت عطا فرمائی۔ اگر یہ حرام ہوتی تو آپ عطا نہ فرماتے۔

ان کپڑوں کی تجارت جن کا پہننا مردوں اور عورتوں کے لیے مکروہ ہے۔

سالم بن عبداللہ بن عمر نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر کے لیے ایک ریشمی جوڑا بھیجا۔ انہوں نے وہ پہن لیا تو آپ نے فرمایا، میں نے اس لیے نہیں بھیجا تھا کہ تم اسے پہنو کیونکہ وہ اسے پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ میں نے تو اس لیے بھیجا تھا کہ تم اسے فروخت کر کے فائدہ حاصل کرو۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک تکیہ خریدا جس پر تصویریں تھیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر داخل نہ ہوئے تو میں نے آپ کے چہرۂ انور سے ناپسندیدگی کے آثار دیکھ لیے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میں اللہ اور اس کے رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں، مجھ سے کیا گناہ ہو گیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اس بچھونے کا کیا حال ہے؟ عرض گزار ہوئی کہ میں نے آپ کے بیٹھنے اور ٹیک لگانے کے لیے خریدا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان تصویروں کے بنانے والوں کو قیامت کے روز عذاب دیا جائے گا۔ ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنائی ہیں۔ ان میں جان ڈالو اور فرمایا کہ جس گھر میں تصویریں ہوں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

www.alahazratnetwork.org

دَ تَنْحَلُهُ الْمَلٰئِكَةُ ۔

باب ۱۳۱۶ صَاحِبُ السِّلْعَةِ اَحَقُّ بِالسَّوْمِ ۔

۱۹۶۶۔ حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ اِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ وَفِيهِ خِرَبٌ وَّنَخْلٌ ۔

مال والا قیمت بتانے کا زیادہ حق دار ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے بنی نجار! مجھ سے اپنے باغ کی قیمت لے لو کچھ حصہ خراب تھا اور کچھ حصے میں کھجور کے درخت تھے۔

باب ۱۳۱۷ كَمْ يَجُوزُ الْخِيَارُ ۔

۱۹۶۷۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيٰى قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُتَبَايِعَيْنِ بِالْخِيَارِ فِي بَيْعِهِمَا مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ يَكُونُ الْبَيْعُ خِيَارًا قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا اشْتَرٰى شَيْئًا يُعْجِبُهُ فَارَقَ صَاحِبَهُ ۔

اختیار کب تک ہے؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیچنے اور خریدنے والے کو اس وقت تک اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں۔ نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر جب کوئی چیز خریدتے اور پسند آجاتی تو بائع سے جدا ہو جاتے۔

۱۹۶۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَزَادَ اَحْمَدُ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ قَالَ هَمَّامٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِي التَّيَّاحِ فَقَالَ كُنْتُ مَعَ اَبِي الْخَلِيلِ لَمَّا حَدَّثَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ هٰذَا الْحَدِيثَ ۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بائع اور مشتری کو اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں ــــ احمد نے یہ بھی کہا: بہز، ہمام، ابو التیاح سے روایت ہے کہ میں ابو الخلیل کے ساتھ تھا جبکہ عبد اللہ بن حارث نے یہ حدیث بیان کی۔

باب ۱۳۱۸ اِذَا لَمْ يُوَقِّتْ فِي الْخِيَارِ هَلْ يَجُوزُ الْبَيْعُ ۔

۱۹۶۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ يَقُولُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اخْتَرْ وَرُبَّمَا قَالَ اَوْ يَكُونُ بَيْعَ خِيَارٍ ۔

جب اختیار کی وضاحت نہ ہو تو کیا بیع جائز ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیچنے اور خریدنے والے کو جدا ہونے تک اختیار ہے یا ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہہ دے کہ تمہیں اختیار ہے اور کبھی فرمایا کہ بیع خیار ہو۔

باب ۱۳۱۹ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَبِهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَشُرَيْحٌ وَالشَّعْبِيُّ وَطَاوُسٌ وَعَطَاءٌ وَابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ ۔

بائع اور مشتری کو جدا ہونے سے پہلے اختیار ہے۔ حضرت ابن عمر، شریح، شعبی، طاؤس، عطاء اور ابن ابی ملیکہ کا یہی قول ہے۔

۱۹۷۰۔ حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَتَادَةُ اَخْبَرَنِي عَنْ صَالِحٍ اَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیچنے اور خریدنے والے کو اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں۔ اگر دونوں نے سچ اور صاف گوئی سے کام

www.alahazratnetwork.org

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا۔

١٩٧١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

بَابُ ١٣٢ إِذَا خَيَّرَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ بَعْدَ الْبَيْعِ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ۔

١٩٧٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَكَانَا جَمِيعًا أَوْ يُخَيِّرُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَتَبَايَعَا عَلَى ذَلِكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ وَإِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ أَنْ يَتَبَايَعَا وَلَمْ يَتْرُكْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا الْبَيْعَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ۔

بَابُ ١٣٣ إِذَا كَانَ الْبَائِعُ بِالْخِيَارِ هَلْ يَجُوزُ الْبَيْعُ۔

١٩٧٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ بَيِّعَيْنِ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

١٩٧٤ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا قَالَ هَمَّامٌ وَجَدْتُ فِي كِتَابِي يَخْتَارُ ثَلَاثَ مِرَارٍ فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا فَعَسَى أَنْ يَرْبَحَا رِبْحًا وَيُمْحَقَا بَرَكَةَ بَيْعِهِمَا قَالَ وَحَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ بِهَذَا

لیا تو ان کی تجارت میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر انہوں نے غلط بیانی کی اور بات چھپائی تو ان کی بیع سے برکت اٹھ جاتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیع کرنے والوں میں سے ہر ایک کو اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں مگر جبکہ بیع خیار ہو۔

بیع کے بعد جب ایک اپنے ساتھی کو اختیار دے تو بیع واجب ہو گئی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو شخص کوئی سودا کریں تو ان میں سے ہر ایک کو اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں اور وہ ملے ہوں یا ایک نے دوسرے کو اختیار دیا ہو تو بیع واجب ہو گئی اور بیع کے بعد اگر وہ الگ جدا ہو گئے اور ان میں سے کسی نے بیع ترک نہیں کی تو بیع واجب ہو گئی۔

جب بائع کو اختیار ہو تو کیا بیع جائز ہو گی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بیع بائع اور مشتری کے درمیان واقع نہیں ہوتی جب تک دونوں جدا نہ ہو جائیں سوائے بیع خیار کے۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بائع اور مشتری کو اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہو جائیں۔ ہمام کا بیان ہے کہ میں نے اپنی کتاب میں لکھا دیکھا کہ تین دفعہ اختیار ہے۔ اگر وہ سچائی اور صاف گوئی سے کام لیں تو ان کی بیع میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر جھوٹ بولیں اور بات چھپائیں تو ممکن ہے کہ انہیں کچھ نفع پہنچ جائے لیکن ان کی بیع سے برکت اٹھا لی جاتی ہے۔ —— ہمام، ابو التیاح، عبداللہ بن حارث، حضرت حکیم بن حزام نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

www.alahazratnetwork.org

الحزامي عن حكيم بن حزام عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

باب ۱۳۲۲ اذا اشترى شيئا فوهب من ساعته قبل ان يتفرقا ولم ينكر البائع على المشتري او اشترى عبدا فاعتقه وقال طاؤس فيمن يشتري السلعة على الرضا ثم باعها وجبت له والربح له وقال الحميدي حدثنا سفين حدثنا عمرو عن ابن عمر قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فكنت على بكر صعب لعمر فكان يغلبني فيتقدم امام القوم فيزجره عمر ويرده ثم يتقدم فيزجره عمر ويرده فقال النبي صلى الله عليه وسلم لعمر بعنيه قال هو لك يا رسول الله قال بعنيه فباعه من رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم هو لك يا عبد الله بن عمر تصنع به ما شئت قال ابو عبد الله وقال الليث حدثني عبد الرحمن بن خالد عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله عن عبد الله بن عمر قال بعت من امير المؤمنين عثمان مالا بالوادي بمال له بخيبر فلما تبايعنا رجعت على عقبي حتى خرجت من بيته خشية ان يرادني البيع وكانت السنة ان المتبايعين بالخيار حتى يتفرقا قال عبد الله فلما وجب بيعي وبيعه رأيت اني قد غبنته باني سقته الى ارض ثمود بثلث ليال وساقني الى المدينة بثلث ليال۔

باب ۱۳۲۳ ما يكره من الخداع في البيع۔

۱۹۷۵۔ حدثنا عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك عن عبد الله ابن دينار عن عبد الله بن عمر ان رجلا ذكر للنبي صلى الله عليه وسلم انه يخدع في البيوع فقال اذا بايعت فقل لا خلابة۔

باب ۱۳۲۴ ما ذكر في الاسواق وقال

روایت کی ہے۔

جب کوئی چیز خریدے اور اسی وقت جدا ہونے سے پہلے اسے ہبہ کر دے اور بائع معترض نہ ہو یا غلام خریدا اور اسے آزاد کر دیا۔ طاؤس نے کہا جس نے مرضی سے سامان خریدا پھر بیچ دیا تو منافع اس کے لیے واجب ہو گیا۔ حمیدی، سفیان، عمرو حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ میں حضرت عمر کے ایک سرکش اونٹ پر سوار تھا جو مجھ پر غالب آجاتا تھا۔ وہ لوگوں سے آگے نکل جاتا تو حضرت عمر اسے ڈانٹتے اور پیچھے ہٹاتے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے فرمایا کہ اسے میرے ہاتھوں بیچ دو۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ آپ ہی کا ہے۔ فرمایا کہ میرے ہاتھوں بیچ دو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ خرید لیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبد اللہ بن عمر! یہ تمہارا ہے تم اس کے ساتھ جو چاہو کرو ــــ امام ابو عبد اللہ بخاری، لیث، عبد الرحمٰن بن خالد، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ میں نے امیر المومنین حضرت عثمان کے ہاتھوں وادی والی زمین اُن کی خیبر والی زمین کے بدلے بیچی۔ جب ہم سودا کر چکے تو میں پچھلے پاؤں لوٹا اور اُن کے گھر سے نکل آیا کہ کہیں وہ بیع واپس نہ کر دیں، حالانکہ سنت یہی تھی جدا ہونے تک دونوں کو اختیار ہے۔ جب میری اور اُن کی بیع واجب ہو گئی تو میں نے دیکھا کہ وہ گھاٹے میں ہیں کہ انہیں قوم ثمود والی زمین کی طرف تین دن کے سفر برابر پیچھے دھکیل دیا اور مجھے مدینہ منورہ سے تین میل کے سفر برابر نزدیک ہو گیا۔

بیع میں دھوکا دینا مکروہ ہے

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ تجارت میں اُسے دھوکا دیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ سودا کرتے وقت کہہ دیا کرو کہ دھوکا نہ دینا۔

بازاروں کا ذکر۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف نے کہا جبکہ ہم مدینہ منورہ

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ قُلْتُ هَلْ مِنْ سُوْقٍ فِيْهِ تِجَارَةٌ فَقَالَ سُوْقُ قَيْنُقَاعَ وَقَالَ اَنَسٌ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ دُلُّوْنِيْ عَلَى السُّوْقِ وَقَالَ عُمَرُ اَلْهَانِيْ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ۔

پہنچے تو میں نے کہا کہ کیا کوئی بازار ہے جس میں تجارت ہوتی ہو۔ جواب دیا کہ قینقاع بازار۔ حضرت انس سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا۔ مجھے بازار بتاؤ۔ حضرت عمر نے کہا کہ مجھے بازاروں کے سودے نے غافل رکھا۔

۱۹۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَاِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ وَفِيْهِمْ اَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ قَالَ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک لشکر کعبہ پر چڑھائی کرے گا جب وہ بیداء کی زمین میں ہوں گے اور ان کے اگلے اور پچھلے سب زمین میں دھنسا دیے جائیں گے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! ان کے اگلے اور پچھلے کس طرح دھنسائے جائیں گے جبکہ ان میں ان کے بازار بھی ہوں گے اور جو ان میں سے نہیں ہوں گے۔ فرمایا کہ سب اگلے اور پچھلے زمین میں دھنسائے جائیں گے اور پھر اپنی نیتوں پر اٹھائے جائیں گے۔

۱۹۷۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اَحَدِكُمْ فِيْ جَمَاعَةٍ تَزِيْدُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فِيْ سُوْقِهٖ وَبَيْتِهٖ بِضْعًا وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً وَذٰلِكَ بِاَنَّهٗ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيْدُ اِلَّا الصَّلٰوةَ لَا يَنْهَزُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رُفِعَ بِهَا دَرَجَةً اَوْ حُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ وَالْمَلٰئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِيْهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ وَقَالَ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَا كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری باجماعت نماز بازار یا گھر کی نماز سے بیس اور چند گنا درجہ بڑھ کر ہے اور یہ اس لیے ہے کہ جب وہ وضو کرتا ہے تو اچھی طرح وضو کرے، پھر مسجد کو آئے اور نماز کے سوا کوئی اور ارادہ نہ ہو اور نماز نے ہی اسے اٹھایا ہو تو ہر قدم پر اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے یا اس کے بدلے اس کا گناہ مٹا دیا جاتا ہے اور فرشتے اس شخص کے لیے خاص رحمت کی دعا کرتے ہیں جب تک وہ اپنے نماز پڑھنے کی جگہ رہتا ہے یعنی اے اللہ! اس پر خاص رحمت فرما، اے اللہ! اس پر رحم فرما۔ جب تک اس کا وضو نہ ٹوٹے اور جب تک اس کے ذریعے تکلیف نہ دے اور فرمایا کہ تم اس وقت تک نماز ہی میں ہو جب تک نماز تمہیں روکے رکھے۔

۱۹۷۸۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوْقِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا دَعَوْتُ هٰذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بازار میں تھے تو ایک آدمی نے کہا اے ابوالقاسم! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے تو اس نے کہا۔ میں نے تو اسے بلایا تھا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھا کرو۔

www.alahazratnetwork.org

www.alahazratnetwork.org

۱۹۷۹۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ دَعَا رَجُلٌ بِالْبَقِيعِ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ أَعْنِكَ قَالَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بقیع میں ایک شخص نے آواز دی: اے ابوالقاسم! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متوجہ ہوئے تو کہا: میں نے آپ کو نہیں بلایا۔ فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت نہ رکھو۔

۱۹۸۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةِ النَّهَارِ لَا يُكَلِّمُنِي وَلَا أُكَلِّمُهُ حَتّٰى أَتٰى سُوقَ بَنِي قَيْنُقَاعَ فَجَلَسَ بِفِنَاءِ بَيْتِ فَاطِمَةَ فَقَالَ أَثَمَّ لُكَعُ أَثَمَّ لُكَعُ فَحَبَسَتْهُ شَيْئًا فَظَنَنْتُ أَنَّهَا تُلْبِسُهُ سِخَابًا أَوْ تُغَسِّلُهُ فَجَاءَ يَشْتَدُّ حَتّٰى عَانَقَهُ وَقَبَّلَهُ وَقَالَ اللّٰهُمَّ أَحْبِبْهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ قَالَ سُفْيٰنُ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ رَأَى نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ۔

حضرت ابوہریرہ دوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دن کے کسی حصے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے نہ آپ مجھ سے کوئی بات کی اور نہ میں نے آپ سے بات کی یہاں تک کہ آپ قینقاع بازار میں پہنچے اور حضرت فاطمہ کے گھر کے صحن میں بیٹھ گئے اور فرمایا: یہ کیا لڑکا ہے؟ کیا لڑکا ہے؟ میں سمجھا کہ وہ اسے ہار پہنا رہی ہیں یا اسے نہلا رہی ہیں۔ وہ دوڑتا ہوا آیا تو آپ نے اسے سینے سے لگا لیا اور بوسہ دیا نیز کہا: اے اللہ! اس سے محبت کر اور اس سے محبت رکھ جو اس سے محبت کرے۔ سفیان کو عبیداللہ نے بتایا کہ انھوں نے نافع بن جبیر کو ایک رکعت وتر پڑھتے دیکھا۔

۱۹۸۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسٰى عَنْ نَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَشْتَرُونَ الطَّعَامَ مِنَ الرُّكْبَانِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ عَلَيْهِمْ مَنْ يَمْنَعُهُمْ أَنْ يَبِيعُوهُ حَيْثُ اشْتَرَوْهُ حَتّٰى يَنْقُلُوهُ حَيْثُ يُبَاعُ الطَّعَامُ قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَاعَ الطَّعَامُ إِذَا اشْتَرَاهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سواروں سے غلہ خرید لیا کرتے۔ آپ ان کے پاس آدمی بھیج کر فروخت کرنے سے منع فرما دیتے جب تک غلہ اس جگہ منتقل نہ ہو جائے جہاں فروخت ہوتا ہے (منڈی میں)۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غلے کو بیچنے سے منع فرمایا ہے جب تک اس پر قبضہ نہ کر لیا جائے۔

بَابٌ ۳۲۵ كَرَاهِيَةِ السَّخَبِ فِي السُّوقِ۔

بازاروں میں شور کرنے کی کراہت

۱۹۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقِيتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرَاةِ قَالَ أَجَلْ وَاللّٰهِ إِنَّهُ لَمَوْصُوفٌ فِي التَّوْرَاةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي الْقُرْاٰنِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّينَ أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي سَمَّيْتُكَ

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور عرض گزار ہوا کہ مجھے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وہ تعریف بتایئے جو توریت میں ہے۔ فرمایا کہ خدا کی قسم، توریت میں بھی آپ کی بعض وہ صفات بیان ہوئی ہیں جو قرآن مجید میں ہیں یعنی اے نبی! (غیب کی خبریں بتانے والے) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا ہے گواہ بنا کر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور ان پڑھوں کی جائے پناہ، تم میرے بندے اور میرے رسول ہو، میں نے تمہارا نام

www.alahazratnetwork.org

اَلْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِيْظٍ وَّلَا سَخَّابٍ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَّعْفُوْ وَيَغْفِرُ وَلَنْ يَّقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يُقِيْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِاَنْ يَّقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيَفْتَحُ بِهَا اَعْيُنًا عُمْيًا وَّاٰذَانًا صُمًّا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا تَابَعَهُ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ هِلَالٍ وَّقَالَ سَعِيْدٌ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ غُلْفٌ كُلُّ شَيْءٍ فِيْ غِلَافٍ سَيْفٌ اَغْلَفُ وَقَوْسٌ غَلْفَاءُ وَرَجُلٌ اَغْلَفُ اِذَا لَمْ يَكُنْ مَّخْتُوْنًا۔

متوکل رکھا ہے کہ ترش خو، سنگ دل اور بازاروں میں شور مچانے والے نہیں ہیں اور برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے ہیں بلکہ معاف اور درگزر کرتے ہیں۔ اللہ تعالٰی انہیں اپنے پاس نہیں بلائے گا یہاں تک کہ ان کے ذریعے ٹیڑھی ملت کو سیدھی کردے اور وہ یہ کہنے لگیں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اس کے ذریعے اندھی آنکھوں، بہرے کانوں اور قفل لگے ہوئے دلوں کو کھول دیگا متابعت کی اس کی عبدالعزیز بن ابو سلمہ نے ہلال سے نیز سعید، ہلال، عطا، ابن سلام نے کہا کہ غلف ہر وہ چیز ہے جو غلاف میں ہو جیسے تلوار اور کمان۔ رَجُلٌ اَغْلَفُ جبکہ اس کا ختنہ نہ ہو۔

ف: پروردگار عالم نے توریت اور دیگر کتب سابقہ میں بھی اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تعریفیں بیان فرمائیں۔ گزشتہ انبیائے کرام سے اپنے حبیب کی تعریفوں کے خطبے پڑھوائے اور اپنی اپنی امتوں کے سامنے چرچے کروائے۔ علاوہ بریں قرآن مجید میں تو اپنے دست قدرت کے اس شہکار کی اس درجہ تعریف و توصیف کی ہے کہ ہر کوئی اسے کما حقہ سمجھنے سے بھی قاصر ہے۔ سمجھا ضرور لیکن ہر ایک نے اپنی بساط کے مطابق جبکہ کما حقہ تو ان کی شان کو صرف پروردگار عالم ہی جانتا ہے جس نے اپنے محبوب کو اتنا اعلٰی اور بلند و بالا بنایا ہے۔ خدائے ذوالمنن ہمیں اپنے محبوب کے چاہنے والوں کے غلاموں کی فہرست میں شامل فرمالے تو یہ اس کا انتہائی کرم اور ہمارے بخت کی یاوری ہوگی۔

وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ

بَاب ۱۳۲۶ اَلْكَيْلُ عَلَى الْبَائِعِ وَالْمُعْطِيْ

لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ يَعْنِيْ كَالُوْا لَهُمْ وَوَزَنُوْا لَهُمْ كَقَوْلِهٖ يَسْمَعُوْنَكُمْ يَسْمَعُوْنَ لَكُمْ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتَالُوْا حَتّٰى تَسْتَوْفُوْا وَيُذْكَرُ عَنْ عُثْمَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اِذَا بِعْتَ فَكِلْ وَاِذَا ابْتَعْتَ فَاكْتَلْ۔

ماپ تول کی اجرت بائع اور دینے والے پر ہے۔ کیونکہ اللہ تعالٰی نے فرمایا ہے جب ناپ کر یا تول کر دیں تو کم دیتے ہیں یعنی لوگوں کو ناپ یا تول کر دینا جیسے يَسْمَعُوْنَكُمْ سے مراد يَسْمَعُوْنَ لَكُمْ ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ ناپ پوری کر وا و اور حضرت عثمان سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا جب تم بیچو تو ناپ دو اور جب خریدو تو ناپ لیا کرو۔

۱۹۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيْعُهٗ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے غلہ خریدا تو اس وقت تک فروخت نہ کرے جب تک اس پر قبضہ نہ کرے۔

۱۹۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُّغِيْرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ وَّعَلَيْهِ دَيْنٌ فَاسْتَعَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام وفات پاگئے اور ان کے اوپر قرض تھا۔ میں نے قرض خواہوں کے مقابلے پر نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے مدد چاہی کہ وہ

www.alahazratnetwork.org

وَسَلَّمَ عَلٰى غُرَمَائِهِ اَنْ يَّضَعُوْا مِنْ دَيْنِهِ فَطَلَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فَلَمْ يَفْعَلُوْا فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَصَنِّفْ تَمْرَكَ اَصْنَافًا الْعَجْوَةَ عَلٰى حِدَةٍ وَّعَذْقَ زَيْدٍ عَلٰى حِدَةٍ ثُمَّ اَرْسِلْ اِلَيَّ فَفَعَلْتُ ثُمَّ اَرْسَلْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ عَلٰى اَعْلَاهُ اَوْ فِيْ وَسَطِهٖ ثُمَّ قَالَ كِلْ لِلْقَوْمِ فَكِلْتُهُمْ حَتّٰى اَوْفَيْتُهُمُ الَّذِيْ لَهُمْ وَبَقِيَ تَمْرِيْ كَاَنَّهٗ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ شَيْءٌ قَالَ فِرَاسٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنِيْ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زَالَ يَكِيْلُ لَهُمْ حَتّٰى اَدَّاهُ وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُذَّ لَهٗ فَاَوْفِ لَهٗ۔

بَاب ۱۳۲۷ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْكَيْلِ۔

۱۹۸۵۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كِيْلُوْا طَعَامَكُمْ يُبَارَكْ لَكُمْ۔

بَاب ۱۳۲۸ بَرَكَةِ صَاعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُدِّهٖ فِيْهِ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۹۸۶۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لَهَا وَحَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ كَمَا حَرَّمَ اِبْرَاهِيْمُ مَكَّةَ وَدَعَوْتُ لَهَا فِيْ مُدِّهَا وَصَاعِهَا مِثْلَ مَا دَعَا اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِمَكَّةَ۔

۱۹۸۷۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مِكْيَالِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِيْ صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ يَعْنِيْ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ۔

اپنے قرض میں سے کچھ گھٹا دیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں بلایا لیکن انھوں نے ایسا نہ کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:۔ جاؤ اور ہر قسم کی کھجوریں علیحدہ رکھنا یعنی عجوہ ایک طرف اور عذق ایک طرف۔ پھر میرے لیے پیغام بھیج دینا۔ میں نے ایسا ہی کرکے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے پیغام بھیج دیا۔ آپ ان کے اوپر یا درمیان میں بیٹھ گئے، پھر فرمایا کہ لوگوں کو ناپ دو۔ میں نے انھیں ناپ دیا، یہاں تک کہ سب کا قرض ادا کر دیا اور میری تمام کھجوریں بچ رہیں گویا ایک بھی کم نہ ہوئی۔ فراس، شعبی، حضرت جابر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ وہ ناپتے رہے یہاں تک کہ سب کی ادائیگی کر دی۔ ہشام، وہب، حضرت جابر سے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اُن کے لیے کھجوریں کاٹ کر انھیں ادا کر دو۔

تول کر لینا مستحب ہے۔

ابراہیم بن موسیٰ، ولید، ثور، خالد بن معدان، حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اپنے اناج کو تول لیا کرو تمہیں برکت دی جائے گی۔

نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاع اور مُد کی برکت۔

اس سلسلے میں حضرت عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک حضرت ابراہیم نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا اور اس کے لیے دعا کی اور میں مدینہ منورہ کو حرم بناتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم نے مکہ معظمہ کو حرم بنایا اور اس کے لیے دعا کی ہے اس کے مُد اور صاع میں جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کے لیے دعا کی۔

اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا:۔ اے اللہ! انھیں ان کے پیمانوں میں برکت دے اور انھیں ان کے صاع اور مُد میں برکت دے یعنی اہلِ مدینہ منورہ کو۔

www.alahazratnetwork.org

باب ۱۳۲۹ ما یذکر فی بیع الطعام والحکرۃ۔

غلے کی بیع اور ذخیرہ اندوزی کا بیان

۱۹۸۸- حدثنا اسحٰق بن ابراهیم اخبرنا الولید بن مسلم عن الاوزاعی عن الزهری عن سالم عن ابیه قال رایت الذین یشترون الطعام مجازفة یضربون علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یبیعوه حتی یؤووه الی رحالهم۔

اسحاق بن ابراہیم، ولید بن مسلم، اوزاعی، زہری، سالم سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا: میں نے لوگوں کو دیکھا کہ غلے کو اندازے سے خرید لیا کرتے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں انھیں پیٹا جاتا تھا تاکہ اس کے ٹھکانوں پر لے جا کر آگے فروخت کیا کریں۔

۱۹۸۹- حدثنا موسی بن اسمٰعیل حدثنا وهیب عن ابن طاؤس عن ابیه عن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی ان یبیع الرجل طعاما حتی یستوفیه قلت لابن عباس کیف ذاک قال ذاک دراهم بدراهم والطعام مرجأ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی غلے کو قبضہ کرنے سے پہلے فروخت کرے۔ میں نے حضرت ابن عباس سے گذارش کی کہ یہ کیوں؟ فرمایا کہ یہ تو درہموں کے بدلے درہموں کی بیع ہے اور غلہ تو پیچھے رہا جاتا ہے۔

۱۹۹۰- حدثنی ابو الولید حدثنا شعبة حدثنا عبد الله بن دینار قال سمعت ابن عمر یقول قال النبی صلی الله علیه وسلم من ابتاع طعاما فلا یبیعه حتی یقبضه۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو غلہ خریدے تو اس وقت تک فروخت نہ کرے جب تک اس پر قبضہ نہ کر لے۔

۱۹۹۱- حدثنا علی حدثنا سفیٰن کان عمرو بن دینار یحدثه عن الزهری عن مالک بن اوس انه قال من عنده صرف فقال طلحة انا حتی یجیء خازننا من الغابة قال سفیٰن هو الذی حفظناه من الزهری لیس فیه زیادة فقال اخبرنی مالک بن اوس سمع عمر بن الخطاب یخبر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الذهب بالذهب ربا الا هاء وهاء والبر بالبر ربا الا هاء وهاء والتمر بالتمر ربا الا هاء وهاء والشعیر بالشعیر ربا الا هاء وهاء۔

زہری سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن اوس نے فرمایا: ریزگاری کس کے پاس ہے؟ حضرت طلحہ نے کہا کہ میں دے سکتا ہوں، جبکہ ہمارا خزانچی غابہ سے آجائے۔ سفیان نے کہا کہ مجھے زہری سے اسی طرح یاد ہے اور اس میں اضافہ نہیں ہے نیز فرمایا کہ مجھے خبر دی کہ حضرت مالک بن اوس نے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سونا سونے کے بدلے سود ہے مگر جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہو، گندم گندم کے بدلے سود ہے مگر جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہو، کھجوریں کھجوروں کے بدلے سود ہیں مگر جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہوں، جو جو کے بدلے سود ہیں مگر جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہوں۔

باب ۱۳۳۰ بیع الطعام قبل ان یقبض وبیع ما لیس عندک۔

قبضہ کرنے سے پہلے غلے کی بیع اور وہ چیز بیچنا جو اپنے پاس نہ ہو۔

۱۹۹۲- حدثنا علی بن عبد الله حدثنا سفیٰن قال الذی حفظناه من عمرو بن دینار سمع طاؤسا

علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو بن دینار، طاؤس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس

www.alahazratnetwork.org

يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَمَّا الَّذِي نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ الطَّعَامُ أَنْ يُبَاعَ حَتَّى يُقْبَضَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَا أَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا مِثْلَهُ۔

نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا وہ غلہ ہے جو قبضہ کرنے سے پہلے بیچا جائے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میرے خیال میں ہر ایک چیز کا یہی حکم ہے

١٩٩٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ زَادَ إِسْمٰعِيلُ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے غلہ خریدا تو فروخت نہ کرے جب تک قبضہ نہ کرلے۔ اسماعیل کی روایت میں حَتّٰی یَقْبِضَهٗ ہے

باب ۳۳۱ مَنْ رَأَى إِذَا اشْتَرَى طَعَامًا جِزَافًا أَنْ لَا يَبِيعَهُ حَتَّى يُؤْوِيَهُ إِلَى رَحْلِهِ وَالْأَدَبِ فِي ذٰلِكَ۔

جو دیکھے کہ اندازے سے غلہ بیچا جارہا ہے اور اسے نہ بیچے جب تک اپنی جگہ پر نہ لے آئے اور اس کا ادب۔

١٩٩٤۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّاسَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَاعُونَ جِزَافًا يَعْنِي الطَّعَامَ يُضْرَبُونَ أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِمْ حَتَّى يُؤْوُوهُ إِلَى رِحَالِهِمْ۔

سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے لوگوں کو دیکھا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں غلہ بیچنے پر مار پڑتی کہ وہ اسے ٹھکانوں پر پہنچانے سے پہلے راستوں میں بیچ دیا کرتے تھے۔

باب ۳۳۲ إِذَا اشْتَرَى مَتَاعًا أَوْ دَابَّةً فَوَضَعَهُ عِنْدَ الْبَائِعِ أَوْ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا أَدْرَكَتِ الصَّفْقَةُ حَيًّا مَجْمُوعًا فَهُوَ مِنَ الْمُبْتَاعِ۔

جب کوئی چیز یا مویشی خریدا اور بائع کے پاس رکھا یا قبضہ کرنے سے پہلے مرگیا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ جو بیچی ہوئی چیز کو زندہ اور صحیح سالم پائے تو وہ بیچنے والے کی ہے۔

١٩٩٥۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَلَّ يَوْمٌ كَانَ يَأْتِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا يَأْتِي فِيهِ بَيْتَ أَبِي بَكْرٍ أَحَدَ طَرَفَيِ النَّهَارِ فَلَمَّا أُذِنَ لَهُ فِي الْخُرُوجِ إِلَى الْمَدِينَةِ لَمْ يَرُعْنَا إِلَّا وَقَدْ أَتَانَا ظُهْرًا فَخُبِّرَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ مَا جَاءَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا لِأَمْرٍ حَدَثَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا هُمَا ابْنَتَايَ يَعْنِي عَائِشَةَ وَأَسْمَاءَ قَالَ أَشَعَرْتَ أَنَّهُ قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ قَالَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایسا دن کم ہی آیا ہوگا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح یا شام کو حضرت ابوبکر کے گھر تشریف نہ لائے ہوں۔ جب آپ کو مدینہ منورہ کی طرف نکلنے کی اجازت دی گئی تو ہمیں خدشہ ہوا کیونکہ آپ ظہر کے وقت تشریف لائے تھے۔ پس حضرت ابوبکر کو بتایا گیا۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس وقت تشریف لانا کسی خاص بات کی وجہ سے ہے۔ جب آپ اندر داخل ہوئے تو حضرت ابوبکر سے فرمایا: دوسروں کو اپنے پاس سے بھیج دو۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ دونوں تو میری بیٹیاں عائشہ اور اسماء ہیں۔ فرمایا کیا تمہیں معلوم ہوگیا ہے کہ مجھے ہجرت کرنے کی

www.alahazratnetwork.org

الصُّحْبَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الصُّحْبَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ عِنْدِي نَاقَتَيْنِ أَعْدَدْتُهُمَا لِلْخُرُوجِ فَخُذْ إِحْدَاهُمَا قَالَ قَدْ أَخَذْتُهَا بِالثَّمَنِ۔

باب ٣٣٣ لَا يَبِيعُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَسُومُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ حَتَّى يَأْذَنَ لَهُ أَوْ يَتْرُكَ۔

١٩٩٦ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ۔

١٩٩٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْفَأَ مَا فِي إِنَائِهَا۔

باب ٣٣٤ بَيْعِ الْمُزَايَدَةِ وَقَالَ عَطَاءٌ أَدْرَكْتُ النَّاسَ لَا يَرَوْنَ بَأْسًا بِبَيْعِ الْمَغَانِمِ فِيمَنْ يَزِيدُ۔

١٩٩٨ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ الْمُكْتِبُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ فَاحْتَاجَ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِكَذَا وَكَذَا فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ۔

باب ٣٣٥ النَّجْشِ وَمَنْ قَالَ لَا يَجُوزُ ذٰلِكَ الْبَيْعُ وَقَالَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى النَّاجِشُ آكِلُ رِبًا خَائِنٌ وَهُوَ خِدَاعٌ بَاطِلٌ لَا يَحِلُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَدِيعَةُ فِي النَّارِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ۔

١٩٩٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ

اجازت مل گئی ہے۔ عرض کی: یا رسول اللہ! میں ساتھ۔ فرمایا: تم ساتھ۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں نے ہجرت کے لیے دو اونٹنیاں تیار کر رکھی ہیں، ان میں سے ایک آپ لیں۔ فرمایا کہ میں نے اُسے قیمتاً لے لیا۔

اپنے مسلمان بھائی کی بیع پر بیع اور اپنے بھائی کے مول پر مول نہ کرے مگر جب کہ اجازت دے یا چھوڑ دے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی اپنے مسلمان بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے۔

سعید بن مسیّب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شہری دیہاتی کے لیے بیع نہ کرے اور نہ لگاوٹ سے بولی دو اور کوئی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر اپنا پیغام دے اور کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ کرے کہ جو اس کے برتن میں ہے اُسے بھی خود ہڑپ کرے۔

نیلام کے ذریعے بیچنا۔ عطاء کا بیان ہے کہ میں نے لوگوں کو پایا کہ وہ مالِ غنیمت کی چیزوں کو نیلام کرنے میں کوئی قباحت نہیں سمجھتے تھے۔

عطاء بن ابی رباح نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے اپنے غلام کو آزاد کیا مدبر کرکے اور وہ محتاج ہو گیا۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لے کے فرمایا: اسے مجھ سے کون خریدتا ہے؟ پس حضرت نعیم بن عبداللہ نے وہ اتنے میں خرید لیا اور آپ نے وہ قیمت اُسے (مالک کو) دے دی۔

بولی دینا اور جس کے نزدیک یہ بیع جائز نہیں ہے۔ ابن ابی اوفیٰ نے فرمایا کہ بولی دینے والا سود خور، خائن، دھوکے باز اور باطل ہے جو حلال نہیں ہوتا۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دھوکا دینے والا جہنم میں ہے اور جو کوئی ایسا کام کرے جس کے متعلق ہمارا حکم نہ ہو تو وہ مردود ہے۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے

www.alahazratnetwork.org

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّجْشِ۔

بَابُ ۱۳۳۶ بَيْعِ الْغَرَرِ وَحَبَلِ الْحَبَلَةِ۔

۲۰۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَكَانَ بَيْعًا يَتَبَايَعُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْجَزُورَ إِلَى أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِي فِي بَطْنِهَا۔

بَابُ ۱۳۳۷ بَيْعِ الْمُلَامَسَةِ وَقَالَ أَنَسٌ نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۰۰۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُنَابَذَةِ وَهِيَ طَرْحُ الرَّجُلِ ثَوْبَهُ بِالْبَيْعِ إِلَى الرَّجُلِ قَبْلَ أَنْ يُقَلِّبَهُ أَوْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ وَنَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الثَّوْبِ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ۔

۲۰۰۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نُهِيَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ أَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ يَرْفَعُهُ عَلَى مَنْكِبِهِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ اللِّمَاسِ وَالنِّبَاذِ۔

بَابُ ۱۳۳۸ بَيْعِ الْمُنَابَذَةِ وَقَالَ أَنَسٌ نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۰۰۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ وَعَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ۔

۲۰۰۴۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ۔

فرمایا:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بولی دینے سے منع فرمایا ہے۔

بیع غرر اور بیع حبل الحبلہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حبل الحبلہ بیع سے منع فرمایا ہے کہ دورِ جاہلیت میں آدمی کوئی اونٹنی خریدتا کہ بچہ دینے پر اس کی قیمت ادا کرے گا اور پھر جو اُس کے پیٹ میں ہے وہ بچہ جنے۔

بیع ملامسہ۔ حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔

عامر بن سعد نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منابذہ سے منع فرمایا ہے اور وہ ایک آدمی کا دوسرے کی طرف پھینکنا ہے بغیر اُسے پلٹے اور اُس کی طرف دیکھے اور ملامسہ سے منع فرمایا ہے اور ملامسہ یہ ہے کہ بغیر اُس کی طرف دیکھے کپڑے کو ہاتھ لگایا جاتا ہے۔

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ دو لباسوں سے منع فرمایا گیا ہے یعنی آدمی ایک کپڑے میں لپٹ رہے اور پھر اُسے اپنے کندھے پر ڈال لے اور دو قسم کی بیع یعنی ملامسہ و منابذہ سے۔

بیع منابذہ۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔

اسمٰعیل، مالک، محمد بن یحییٰ بن حبان، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ملامسہ اور منابذہ (دونوں قسم کی بیع) سے منع فرمایا ہے۔

عطاء بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو لباسوں اور دو قسم کی بیع یعنی ملامسہ و منابذہ سے منع فرمایا ہے۔

www.alahazratnetwork.org

لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ.

باب ١٣٣ النَّهْيُ لِلْبَائِعِ أَنْ لَا يُحَفِّلَ الْإِبِلَ وَالْبَقَرَ وَالْغَنَمَ وَكُلَّ مُحَفَّلَةٍ وَالْمُصَرَّاةُ الَّتِي صُرِّيَ لَبَنُهَا وَحُقِنَ فِيهِ وَجُمِعَ فَلَمْ يُحْلَبْ أَيَّامًا وَأَصْلُ التَّصْرِيَةِ حَبْسُ الْمَاءِ يُقَالُ مِنْهُ صَرَّيْتُ الْمَاءَ

٢٠٠٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدُ فَإِنَّهُ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَيْنَ أَنْ يَحْتَلِبَهَا إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعَ تَمْرٍ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَمُجَاهِدٍ وَالْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ وَمُوسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعَ تَمْرٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ وَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثًا وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ ثَلَاثًا وَالتَّمْرُ أَكْثَرُ.

٢٠٠٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَنِ اشْتَرَى شَاةً مُحَفَّلَةً فَرَدَّهَا فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُلَقَّى الْبُيُوعُ.

٢٠٠٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تُصَرُّوا الْغَنَمَ وَمَنِ ابْتَاعَهَا فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْتَلِبَهَا إِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ.

باب ١٣٤ إِنْ شَاءَ رَدَّ الْمُصَرَّاةَ وَفِي حَلْبَتِهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ

بائع کو اونٹنی، گائے اور بکری کا دودھ روکنے سے منع کیا گیا ہے۔

ہر مُحَفَّلَۃ اور اَلْمُصَرَّاۃ تو وہ جانور ہے جس کا دودھ تھنوں میں جمع کیا جائے اور کئی روز دوہا نہ جائے۔ اَلتَّصْرِیَۃ اس کی اصل ہے یعنی پانی کو روکنا جیسے صَرَّیْتُ الْمَاءَ کہا جاتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اونٹنی یا بکری کا دودھ تھنوں میں روک کر۔ جس نے اسے خریدا تو دونوں میں سے اسے ایک بات کا اختیار ہے کہ دودھ دوہنے کے بعد چاہے تو رکھ لے اور چاہے واپس کردے اور ایک صاع کھجوریں بھی دے نیز ابو صالح اور مجاہد اور ولید بن رباح اور موسیٰ بن یسار، حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ ایک صاع کھجوریں جبکہ بعض نے ابن سیرین سے روایت کی ہے کہ ایک صاع اناج اور تین دن تک اختیار ہے جبکہ بعض نے ابن سیرین سے ایک صاع کھجوریں روایت کیں اور تین کا ذکر نہیں جبکہ کھجوروں کا اکثر نے کیا ہے۔

ابو عثمان سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس نے دودھ روکی ہوئی بکری خریدی اور اسے واپس دے رہا ہے تو اس کے ساتھ ایک صاع دودھ بھی دے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تاجروں کو آگے جا کر ملنے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قافلے والوں کو آگے جا کر نہ ملو اور ایک کی بیع پر دوسرا بیع نہ کرے۔ نہ ایک دوسرے سے بڑھ کر بولی لگاؤ نہ شہری دیہاتی کے لیے سودا کرے اور نہ بیچنے کے لیے بکری کا دودھ روکو اور جو خریدے تو اسے دونوں میں سے ایک بات کا اختیار ہے۔ اگر راضی ہے تو رکھ لے اور ناراض ہے تو واپس کردے اور ایک صاع کھجوریں بھی دے۔

اگر خریدار چاہے تو دودھ روکے ہوئے جانور کو واپس کردے اور دودھ کے بدلے ایک صاع کھجوریں بھی ادا کرے

۲۰۰۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّ ثَابِتًا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرَى غَنَمًا مُصَرَّاةً فَاحْتَلَبَهَا فَإِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا فَفِي حَلْبَتِهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ۔

باب ۳۴۲ بَيْعِ الْعَبْدِ الزَّانِي وَقَالَ شُرَيْحٌ إِنْ شَاءَ رَدَّ مِنَ الزِّنَا۔

۲۰۰۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ۔

۲۰۱۰ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصِنْ قَالَ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَبِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَا أَدْرِي بَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ۔

باب ۳۴۳ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ مَعَ النِّسَاءِ۔

۲۰۱۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِي وَأَعْتِقِي فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَشِيِّ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ النَّاسِ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ

ثابت مولیٰ عبدالرحمٰن بن زید نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے دودھ روکی ہوئی بکری خریدی اور پھر اس کا دودھ دوہا۔ پس اگر وہ رضامند ہے تو اُسے رکھ لے اور اگر ناراض ہے تو دودھ کے بدلے میں ایک صاع کھجوریں بھی دے۔

زانی غلام کی بیع۔ شریح کا قول ہے کہ اگر چاہے تو زنا کی وجہ سے واپس کر دے۔

سعید مقبری کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب لونڈی زنا کرے اور اس کا زنا کرنا ظاہر ہو جائے تو اُسے کوڑے مارے اور ملامت نہ کرے، پھر زنا کرے تو کوڑے مارے اور ملامت نہ کرے۔ پھر تیسری دفعہ بھی زنا کرے تو اُسے فروخت کر دے خواہ بالوں کی رسی کے بدلے بیچے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُس لونڈی کے متعلق پوچھا گیا جو غیر شادی شدہ ہو کر زنا کرے۔ فرمایا اگر زنا کرے تو اُسے کوڑے مارو۔ پھر زنا کرے تو اُسے کوڑے مارو اور پھر زنا کرے تو اُسے فروخت کر دو خواہ ایک رسی کے بدلے۔ ابن شہاب نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم کہ آپ نے یہ تیسری دفعہ فرمایا یا چوتھی دفعہ۔

عورتوں کے ساتھ خرید و فروخت کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ سے ذکر کیا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے فرمایا کہ اُسے خرید لو اور آزاد کر دو کیونکہ ولاء اُسی کی ہے جو آزاد کرے۔ پھر نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شام کے وقت کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے، پھر فرمایا: لوگوں کا کیا حال ہے کہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں

www.alahazratnetwork.org

مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ شَرْطُ اللّٰهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ۔

۲۰۱۲۔ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ أَبِي عَبَّادٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ سَاوَمَتْ بَرِيرَةَ فَخَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَلَمَّا جَاءَ قَالَتْ إِنَّهُمْ أَبَوْا أَنْ يَبِيعُوهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قُلْتُ لِنَافِعٍ حُرًّا كَانَ زَوْجُهَا أَوْ عَبْدًا فَقَالَ مَا يُدْرِينِي۔

باب ۱۳۲۳ هَلْ يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ بِغَيْرِ أَجْرٍ وَهَلْ يُعِينُهُ أَوْ يَنْصَحُهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَنْصَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَنْصَحْ لَهُ وَرَخَّصَ فِيهِ عَطَاءٌ۔

۲۰۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ سَمِعْتُ جَرِيرًا بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

۲۰۱۴۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوٗسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَوْلُهُ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لَا يَكُونُ لَهُ سِمْسَارًا۔

باب ۱۳۲۴ مَنْ كَرِهَ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ بِأَجْرٍ۔

۲۰۱۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى

جو ایسی شرط عائد کرے کہ اللہ کی کتاب میں نہ ہو تو وہ باطل ہے خواہ سو شرطیں ہوں کیونکہ اللہ کی شرط زیادہ سچی اور زیادہ مضبوط ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ نے حضرت بریرہ کے متعلق پوچھا تو آپ نماز کے لیے تشریف لے گئے جب واپس تشریف لائے تو عرض گزار ہوئیں کہ انہوں نے بیچنے سے انکار کر دیا مگر ولاء کی شرط کے ساتھ۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ولاء تو اس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ میں (ہمام) نے نافع سے کہا کہ اس کا خاوند آزاد تھا یا غلام؟ فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔

کیا شہری دیہاتی کا مال بغیر اجرت کے بیچ سکتا ہے نیز اس کی مدد اور خیر خواہی کر سکتا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے مشورہ لے تو اسے مشورہ دو۔ عطاء نے اس کی اجازت دی ہے۔

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی اس بات کی گواہی دینے پر کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور محمد مصطفےٰ اللہ کے رسول ہیں، نیز نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے، امیر کی اطاعت کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر۔

صلت بن محمد، عبدالواحد، معمر، عبداللہ بن طاؤس، ان کے والد ماجد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قافلے والوں کو آگے جا کر نہ ملو اور شہری دیہاتی کے لیے بیع نہ کرے۔ میں (طاؤس) نے حضرت ابن عباس سے گزارش کی لا یبیع حاضر لباد کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا کہ اس کا دلال نہ بنے۔

جس کے نزدیک مکروہ ہے کہ شہری دیہاتی کی بیع اجرت پر کرے۔

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ شہری دیہاتی کے

www.alahazratnetwork.org

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَبِهٖ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ۔

یہ بیع کرے۔ اور یہی حضرت ابن عباس کا قول ہے۔

باب ۱۳۴۵ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ بِالسَّمْسَرَةِ وَكَرِهَهٗ ابْنُ سِيْرِيْنَ وَاِبْرَاهِيْمُ لِلْبَائِعِ وَالْمُشْتَرِيْ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ اِنَّ الْعَرَبَ تَقُوْلُ بِعْ لِيْ ثَوْبًا وَهِيَ تَعْنِي الشِّرَاءَ۔

شہری دیہاتی کا مال دلالی پر نہ بیچے۔ ابن سیرین اور ابراہیم نے اسے بائع اور مشتری کے لیے مکروہ سمجھا ہے اور ابراہیم نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی عربی بع لی ثوبا کہے تو اس سے مراد خریدنا ہے۔

۲۰۱۶۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْتَاعُ الْمَرْءُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ بولی لگائے اور نہ شہری کسی دیہاتی کے لیے دلالی پر سودا کرے۔

۲۰۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نُهِيْنَا اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہمیں منع فرمایا گیا ہے کہ شہری دیہاتی کے لیے دلال پر سودا کرے۔

باب ۱۳۴۶ اَلنَّهْيُ عَنْ تَلَقِّي الرُّكْبَانِ وَاِنَّ بَيْعَهٗ مَرْدُوْدٌ لِاَنَّ صَاحِبَهٗ عَاصٍ اٰثِمٌ اِذَا كَانَ بِهٖ عَالِمًا وَهُوَ خِدَاعٌ فِي الْبَيْعِ وَالْخِدَاعُ لَا يَجُوْزُ۔

آگے جا کر قافلے والوں سے ملنے کی ممانعت۔ اس کی بیع مردود اور وہ گنہگار ہے۔ گنہگار ہے جبکہ اسے جانتا ہو ورنہ بیع میں دھوکا ہے اور دھوکا جائز نہیں ہے۔

۲۰۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّلَقِّيْ وَاَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

سعید بن ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آگے جا کر ملنے اور شہری کے دیہاتی کے لیے سودا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۲۰۱۹۔ حَدَّثَنِيْ عَيَّاشُ بْنُ عَبْدِ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مَا مَعْنٰى قَوْلِهٖ لَا يَبِيْعَنَّ حَاضِرٌ لِبَادٍ فَقَالَ لَا يَكُنْ لَهٗ سِمْسَارًا۔

ابن طاؤس سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے لا یبیعن حاضر لباد کا مطلب پوچھا تو فرمایا کہ اس کا دلال نہ بنے۔

۲۰۲۰۔ حَدَّثَنِيْ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى مُحَفَّلَةً فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا قَالَ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَلَقِّي الْبُيُوْعِ۔

ابو عثمان سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جو دودھ روکی ہوئی بکری خریدے تو اس کے ساتھ ایک صاع کھجوریں بھی دے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تجارت کے لیے آگے جا کر ملنے سے منع فرمایا ہے۔

www.alahazratnetwork.org

۲۰۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتَّى يُهْبَطَ بِهَا إِلَى السُّوقِ۔

باب ۳۴۲ مُنْتَهَى التَّلَقِّي۔

۲۰۲۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَتَلَقَّى الرُّكْبَانَ فَنَشْتَرِي مِنْهُمُ الطَّعَامَ فَنَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَبِيعَهُ حَتَّى يُبْلَغَ بِهِ سُوقُ الطَّعَامِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا فِي أَعْلَى السُّوقِ يُبَيِّنُهُ حَدِيثُ عُبَيْدِ اللّٰهِ۔

۲۰۲۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانُوا يَتَبَايَعُونَ الطَّعَامَ فِي أَعْلَى السُّوقِ فَيَبِيعُونَهُ فِي مَكَانِهِمْ فَنَهَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِ حَتَّى يَنْقُلُوهُ۔

باب ۳۴۳ إِذَا اشْتَرَطَ شُرُوطًا فِي الْبَيْعِ لَا تَحِلُّ۔

۲۰۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْنِي بَرِيرَةُ فَقَالَتْ كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُوقِيَّةٌ فَأَعِينِينِي فَقُلْتُ إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ إِلَى أَهْلِهَا فَقَالَتْ لَهُمْ فَأَبَوْا عَلَيْهَا فَجَاءَتْ مِنْ عِنْدِهِمْ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ عَرَضْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خُذِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ فَفَعَلَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے اور سامان کے لیے آگے جا کر نہ ملے یہاں تک کہ وہ بازار میں پہنچا دیا جائے۔

آگے جا کر ملنے کی انتہا۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ہم طعام خریدنے کے لیے قافلے والوں سے آگے جا ملتے تھے تو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سودا کرنے سے منع فرما دیا یہاں تک کہ غلہ بازار میں پہنچ جائے۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ حدیث عبیداللہ کے مطابق وہ جگہ بازار کے اوپر والے سرے پر تھی۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: لوگ غلے کا سودا بازار کے اوپر والے سرے پر کر لیتے اور اُن کی جگہوں پر بیٹھے بیٹھے بیچ دیا کرتے۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن جگہوں پر بیچنے سے منع فرمایا جب تک اُسے منتقل نہ کر لیں۔

بیع میں جن شرطوں کا کرنا جائز نہیں ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس بریرہ آئی اور کہا کہ میں نے اپنے مالکوں سے نو اوقیہ چاندی پر مکاتبت کر لی ہے اور سالانہ ایک اوقیہ ادا کروں گی، لہٰذا میری مدد فرمائیے۔ میں نے کہا کہ اگر تمہارے مالک چاہیں تو میں پوری قیمت ادا کر دیتی ہوں لیکن ولاء میرے لیے ہوگی۔ بریرہ اپنے مالکوں کے پاس گئی اور اُن سے کہا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ وہ ان کے پاس سے آئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ اُس نے کہا کہ میں نے وہ بات اُن سے کہی تھی لیکن انہوں نے انکار کر دیا مگر یہ کہ ولاء اُن کے لیے ہو۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سنا اور حضرت عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتایا۔ فرمایا کہ اسے خرید لو اور انہیں ولاء کی شرط کرنے دو، کیونکہ ولاء تو اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ پس حضرت عائشہ نے یہی کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ

www.alahazratnetwork.org

وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ مَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ قَضَاءُ اللهِ اَحَقُّ وَشَرْطُ اللهِ اَوْثَقُ وَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ۔

۲۰۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً فَتُعْتِقَهَا فَقَالَ اَهْلُهَا نَبِيْعُكِهَا عَلٰى اَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ۔

باب ۳۴۹ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ۔

۲۰۲۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسٍ سَمِعَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ۔

باب ۳۵۰ بَيْعِ الزَّبِيْبِ بِالزَّبِيْبِ وَالطَّعَامِ بِالطَّعَامِ۔

۲۰۲۷۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعُ الزَّبِيْبِ بِالْكَرْمِ كَيْلًا۔

۲۰۲۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ قَالَ وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ يَّبِيْعَ الثَّمَرَ بِكَيْلٍ اِنْ زَادَ فَلِيْ وَاِنْ نَقَصَ فَعَلَيَّ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا۔

باب ۳۵۱ بَيْعِ الشَّعِيْرِ بِالشَّعِيْرِ۔

تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا: اما بعد، لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرطیں کرتے ہیں کہ اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں۔ جو شرط اللہ کی کتاب میں نہیں وہ باطل ہے خواہ سو شرطیں ہوں۔ اللہ کا فیصلہ زیادہ سچا اور اللہ کی شرط زیادہ مضبوط ہے۔ بیشک ولاء اُسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ نے آزاد کرنے کے لیے لونڈی خریدنا چاہی۔ اُس کے مالکوں نے کہا کہ ہم تمہیں اس شرط پر بیچیں گے کہ ولاء ہمارے لیے ہوگی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا میں نے ذکر کیا تو فرمایا: اس سے تمہارا کیا بگڑے گا کیونکہ ولاء اُس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

کھجوروں کے بدلے کھجوریں بیچنا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: گندم کے بدلے گندم سود ہیں مگر جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہوں۔ جو کے بدلے جو سود ہیں مگر جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہوں۔ کھجوروں کے بدلے کھجوریں سود ہیں مگر جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہوں۔

کشمش کے بدلے کشمش اور اناج کے بدلے اناج فروخت کرنا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔ مزابنہ یہ ہے کہ کھجوروں کے بدلے کھجوریں بیچی جائیں اور انگوروں کے ساتھ ناپ کر کشمش بیچی جائیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔ مزابنہ یہ ہے کہ کھجوریں تول کر بیچی جائیں کہ اگر زیادہ ہیں تو میرے لیے اور اگر کم ہیں تو میرے ذمہ۔ راوی کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت زید بن ثابت نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرایا میں اندازے کی اجازت دی ہے۔

جو کے بدلے جو کی بیع

٢٠٢٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ الْتَمَسَ صَرْفًا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَدَعَانِي طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ فَتَرَاوَضْنَا حَتَّى اصْطَرَفَ مِنِّي فَأَخَذَ الذَّهَبَ يُقَلِّبُهَا فِي يَدِهِ ثُمَّ قَالَ حَتَّى يَأْتِيَ خَازِنِي مِنَ الْغَابَةِ وَعُمَرُ يَسْمَعُ ذَلِكَ فَقَالَ وَاللهِ لَا تُفَارِقُهُ حَتَّى تَأْخُذَ مِنْهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ.

باب ٣٥٢ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ.

٢٠٣٠ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَالْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْتُمْ.

باب ٣٥٣ بَيْعِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ.

٢٠٣١ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي عَمِّي حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ حَدَّثَهُ مِثْلَ ذَلِكَ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ مَا الَّذِي تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ فِي الصَّرْفِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ مِثْلًا بِمِثْلٍ.

٢٠٣٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ

حضرت مالک بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے سو دینار بھنانے کی ضرورت پڑی۔ پس مجھے حضرت طلحہ بن عبید اللہ نے بلایا اور ہم دونوں رضامند ہوگئے، یہاں تک کہ مجھ سے سونے کرے کہ وہ اپنے ہاتھ میں الٹنے پلٹنے لگے۔ پھر کہا کہ میرے خزانچی کو غابہ سے آجانے دو۔ حضرت عمر سن رہے تھے لہٰذا فرمایا: خدا کی قسم ان سے جدا نہ ہونا، جب تک رقم نہ لے لو کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سونے کے بدلے سونا سود ہے مگر جب کہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔ گندم کے بدلے گندم سود ہے مگر جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔ جو کے بدلے جو سود ہیں مگر جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہوں۔ کھجوروں کے بدلے کھجوریں سود ہیں مگر جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہوں۔

سونے کے بدلے سونے کی بیع

صدقہ بن فضل، اسماعیل بن علیہ، یحییٰ بن ابو اسحاق، عبد الرحمن بن ابو بکرہ، حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سونے کو سونے کے بدلے نہ بیچو مگر برابر برابر، چاندی کو چاندی کے بدلے نہ بیچو مگر برابر برابر لیکن سونے کو چاندی کے بدلے یا چاندی کو سونے کے بدلے جس طرح چاہو فروخت کر دیا کرو۔

چاندی کے بدلے چاندی کی بیع

سالم بن عبد اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی طرح روایت کی ہے جیسے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ پس حضرت عبد اللہ بن عمر ان سے ملے تو کہا، اے حضرت ابو سعید! آپ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا روایت کرتے ہیں؟ حضرت ابو سعید نے بھنانے کے متعلق کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ سونا سونے کے بدلے برابر برابر ہو اور چاندی چاندی کے بدلے برابر برابر ہو۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

www.alahazratnetwork.org

www.alahazratnetwork.org

عَنْ نَافِعٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِیْعُوا الذَّھَبَ بِالذَّھَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَھَا عَلٰی بَعْضٍ وَلَا تَبِیْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَھَا عَلٰی بَعْضٍ وَلَا تَبِیْعُوْا مِنْھَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ۔

بابٌ ۱۳۵۴ بَیْعِ الدِّیْنَارِ بِالدِّیْنَارِ نَسَاءً۔

۲۰۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا الضَّحَّاکُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ اَنَّ اَبَا صَالِحٍ الزَّیَّاتَ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ یَقُوْلُ الدِّیْنَارُ بِالدِّیْنَارِ وَالدِّرْھَمُ بِالدِّرْھَمِ فَقُلْتُ لَہٗ فَاِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا یَقُوْلُہٗ فَقَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ سَاَلْتُہٗ فَقُلْتُ سَمِعْتَہٗ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْ وَجَدْتَّہٗ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ قَالَ کُلُّ ذٰلِکَ لَا اَقُوْلُ وَاَنْتُمْ اَعْلَمُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنِّیْ وَلٰکِنَّنِیْ اَخْبَرَنِیْ اُسَامَۃُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رِبًا اِلَّا فِی النَّسِیْئَۃِ۔

بابٌ ۱۳۵۵ بَیْعِ الْوَرِقِ بِالذَّھَبِ نَسِیْئَۃً۔

۲۰۳۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ حَبِیْبُ بْنُ اَبِیْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْمِنْھَالِ قَالَ سَاَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ وَزَیْدَ بْنَ اَرْقَمَ عَنِ الصَّرْفِ فَکُلُّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا یَقُوْلُ ھٰذَا خَیْرٌ مِّنِّیْ فَکِلَاھُمَا یَقُوْلُ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الذَّھَبِ بِالْوَرِقِ دَیْنًا۔

بابٌ ۱۳۵۶ بَیْعِ الذَّھَبِ بِالْوَرِقِ یَدًا بِیَدٍ۔

۲۰۳۵۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَیْسَرَۃَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ اَخْبَرَنَا یَحْیٰی بْنُ اَبِیْ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ بَکْرَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفِضَّۃِ بِالْفِضَّۃِ وَالذَّھَبِ بِالذَّھَبِ اِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَاَمَرَنَا اَنْ نَّبْتَاعَ الذَّھَبَ بِالْفِضَّۃِ کَیْفَ شِئْنَا وَالْفِضَّۃَ بِالذَّھَبِ کَیْفَ شِئْنَا۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سونے کے بدلے سونا نہ بیچو مگر برابر اور ایک کو دوسرے سے کم و بیش نہ رکھو۔ چاندی کو چاندی کے بدلے نہ بیچو مگر برابر برابر اور اُن میں سے ایک دوسرے سے کم و بیش نہ ہو اور غائب چیز کو موجودہ چیز کے بدلے فروخت نہ کرو۔

دینار کے بدلے دینار کی اُدھار بیع

ابو صالح زیات سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ دینار کے بدلے دینار اور درہم کے بدلے درہم۔ میں (ابو صالح) ان کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ حضرت ابن عباس تو ایسا نہیں فرماتے۔ حضرت ابو سعید کا بیان ہے کہ میں نے ان سے پوچھتے ہوئے کہا۔ آپ نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے یا اللہ کی کتاب میں پائی ہے؟ کہا کہ میں ان میں سے کوئی بات نہیں کہتا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق آپ کو مجھ سے زیادہ علم ہے اور مجھے حضرت اسامہ نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

چاندی کی سونے کے بدلے اُدھار بیع

ابو المنہال سے روایت ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صراف کے متعلق پوچھا تو اُن میں سے ہر ایک نے فرمایا کہ یہ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں اور وہ دونوں فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کو چاندی کے بدلے ادھار بیچنے سے منع فرمایا ہے۔

سونے کی چاندی کے بدلے نقد بیع

یحییٰ بن ابو اسحاق نے عبدالرحمٰن بن ابو بکرہ سے روایت کی ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاندی کے بدلے چاندی اور سونے کے بدلے سونے سے منع فرمایا ہے مگر جبکہ برابر برابر ہوں اور حکم فرمایا کہ ہم سونے کو چاندی کے بدلے جس طرح چاہیں بیچیں اور چاندی کو سونے کے بدلے جس طرح چاہیں فروخت کریں۔

www.alahazratnetwork.org

باب ۳۵۷ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ وَهِيَ بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ وَبَيْعُ الزَّبِيبِ بِالْكَرْمِ وَبَيْعِ الْعَرَايَا قَالَ أَنَسٌ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ

۲۰۳۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَلَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ قَالَ سَالِمٌ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِالرُّطَبِ أَوْ بِالتَّمْرِ وَلَمْ يُرَخِّصْ فِي غَيْرِهِ۔

۲۰۳۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اشْتِرَاءُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعُ الْكَرْمِ بِالزَّبِيبِ كَيْلًا۔

۲۰۳۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اشْتِرَاءُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ فِي رُءُوسِ النَّخْلِ۔

۲۰۳۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ۔

۲۰۴۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ لِصَاحِبِ الْعَرِيَّةِ أَنْ يَبِيعَهَا بِخَرْصِهَا۔

باب ۳۵۸ بَيْعِ الثَّمَرِ عَلَى رُءُوسِ النَّخْلِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ۔

بیع مزابنہ۔ یہ کھجور کے بدلے کھجور اور کشمش کے بدلے انگور کی بیع ہے اور بیع عرایا سے۔ حضرت انس نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کھجوروں کو اس وقت تک فروخت نہ کیا کرو جب تک وہ پک نہ جائیں اور کھجوروں کو کھجوروں کے بدلے نہ بیچا کرو ——— سالم، عبداللہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع عریہ کی اجازت مرحمت فرمائی یعنی تر کھجوروں کو خشک کھجوروں کے بدلے بیچنے کی اور دوسری چیزوں کی اجازت نہیں دی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے اور مزابنہ یہ ہے کہ کھجوروں کو کھجوروں کے بدلے ناپ کر بیچے اور انگوروں کو کشمش کے بدلے ناپ کر۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، داؤد بن حصین، ابو سفیان مولیٰ ابو احمد نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا ہے۔ مزابنہ کھجوروں کو درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کے بدلے خریدنا ہے۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عریہ والے کو اندازے سے فروخت کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

درخت پر لگی ہوئی کھجوریں سونے اور چاندی کے بدلے فروخت کرنا۔

www.alahazratnetwork.org

۲۰۴۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَطِيبَ وَلَا يُبَاعُ شَيْءٌ مِنْهُ إِلَّا بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ إِلَّا الْعَرَايَا۔

ابو الزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجوروں کو پکنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا ہے اور اُن میں سے تھوڑی سی بھی دینار و درہم کے بدلے نہ بیچی جائیں مگر بیع عرایہ کی صورت میں۔

۲۰۴۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا وَسَأَلَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الرَّبِيعِ أَحَدَّثَكَ دَاوُدُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ قَالَ نَعَمْ۔

عبداللہ بن عبدالوہاب، عبیداللہ بن ربیع، امام مالک، داؤد، ابو سفیان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع عرایا میں پانچ وسق یا پانچ وسق سے کم کی اجازت مرحمت فرمائی ہے؟ فرمایا، ہاں۔

۲۰۴۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ بُشَيْرًا قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ وَرَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُطَبًا وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً أُخْرَى إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ يَبِيعُهَا أَهْلُهَا بِخَرْصِهَا يَأْكُلُونَهَا رُطَبًا قَالَ هُوَ سَوَاءٌ قَالَ سُفْيَانُ فَقُلْتُ لِيَحْيَى وَأَنَا غُلَامٌ إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ يَقُولُونَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فَقَالَ وَمَا يُدْرِي أَهْلَ مَكَّةَ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَرْوُونَهُ عَنْ جَابِرٍ فَسَكَتَ قَالَ سُفْيَانُ إِنَّمَا أَرَدْتُ أَنَّ جَابِرًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قِيلَ لِسُفْيَانَ وَلَيْسَ فِيهِ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ قَالَ لَا۔

حضرت سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجور کے بدلے کھجور کی بیع سے منع فرمایا ہے اور عریہ میں اندازے سے بیچنے کی اجازت دی ہے تاکہ اس کے گھر والے تازہ کھجوریں کھائیں۔ اور دوسری دفعہ سفیان نے کہا کہ عریہ میں اس کے گھر والوں کو اندازے سے بیچنے کی اجازت دی ہے تاکہ وہ تر کھجوریں کھائیں۔ کہا کہ یہ بھی اسی طرح ہے۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے یحییٰ سے کہا جبکہ میں لڑکا تھا کہ اہل مکہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع عرایہ میں اجازت دی ہے۔ فرمایا کہ اہل مکہ کیسے جانتے ہیں؟ میں عرض گذار ہوا کہ وہ حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں۔ پس وہ خاموش ہو گئے۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے یہ بتانا چاہا کہ حضرت جابر تو اہل مدینہ سے ہیں۔ سفیان سے کہا گیا کہ اس میں پکنے سے پہلے بیچنے کی ممانعت نہیں؟ فرمایا، نہیں۔

بَاب ۱۳۵۹ تَفْسِيرِ الْعَرَايَا وَقَالَ مَالِكٌ الْعَرِيَّةُ أَنْ يُعْرِيَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ النَّخْلَةَ ثُمَّ يَتَأَذَّى بِدُخُولِهِ عَلَيْهِ فَرُخِّصَ لَهُ أَنْ يَشْتَرِيَهَا مِنْهُ بِتَمْرٍ وَقَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ الْعَرِيَّةُ لَا تَكُونُ إِلَّا بِالْكَيْلِ مِنَ التَّمْرِ يَدًا بِيَدٍ لَا يَكُونُ بِالْجِزَافِ وَمِمَّا يُقَوِّيهِ قَوْلُ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ بِالْأَوْسُقِ الْمُوَسَّقَةِ

عرایا کی تفسیر۔ امام مالک نے فرمایا کہ عرایا یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کو کھجور کا درخت دے کر اُسے بار بار آنے سے تکلیف ہوتی ہے تو اسے اجازت دی ہے کہ خشک کھجوروں کے بدلے اُسے خرید لے۔ ابن ادریس کا قول ہے کہ عریہ کھجوریں ناپ کر ہو، ہاتھوں ہاتھ اور اندازے سے نہ ہو۔ حضرت سہل بن ابو حثمہ کا قول ہے کہ وسقوں سے ناپ کر۔ ابن اسحاق نے اپنی حدیث میں نافع کے حوالے سے حضرت ابن عمر

www.alahazratnetwork.org

وَقَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ فِي حَدِيْثِهٖ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَتِ الْعَرَايَا أَنْ يُعْرِيَ الرَّجُلُ فِي مَالِهِ النَّخْلَةَ وَالنَّخْلَتَيْنِ وَقَالَ يَزِيْدُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ الْعَرَايَا نَخْلٌ كَانَتْ تُوْهَبُ لِلْمَسَاكِيْنِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ أَنْ يَنْتَظِرُوْا بِهَا رُخِّصَ لَهُمْ أَنْ يَبِيْعُوْهَا بِمَا شَاءُوْا مِنَ التَّمْرِ۔

۲۰۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا كَيْلًا قَالَ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ وَالْعَرَايَا نَخَلَاتٌ مَعْلُوْمَاتٌ تَأْتِيْهَا فَتَشْتَرِيْهَا۔

بَابٌ ۱۳۶ بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ أَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ النَّاسُ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَايَعُوْنَ الثِّمَارَ فَإِذَا جَدَّ النَّاسُ وَحَضَرَ تَقَاضِيْهِمْ قَالَ الْمُبْتَاعُ إِنَّهٗ أَصَابَ الثَّمَرَ الدُّمَانُ أَصَابَهٗ مُرَاضٌ أَصَابَهٗ قُشَامٌ عَاهَاتٌ يَحْتَجُّوْنَ بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَثُرَتْ عِنْدَهُ الْخُصُوْمَةُ فِي ذٰلِكَ فَإِمَّا لَا فَلَا تَتَبَايَعُوْا حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُ الثَّمَرِ كَالْمَشُوْرَةِ يُشِيْرُ بِهَا لِكَثْرَةِ خُصُوْمَتِهِمْ وَأَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ لَمْ يَكُنْ يَبِيْعُ ثِمَارَ أَرْضِهٖ حَتّٰى تَطْلُعَ الثُّرَيَّا فَيَتَبَيَّنَ الْأَصْفَرُ مِنَ الْأَحْمَرِ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا حَكَّامٌ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ سَهْلٍ عَنْ زَيْدٍ۔

۲۰۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ

سے روایت کی کہ عرایا یہ ہے کہ کوئی اپنے باغ سے کھجور کے ایک یا دو درخت کسی کو دے۔ یزید نے سفیان بن حسین سے روایت کی کہ عرایا کھجور کا درخت ہے جو مسکینوں کے لیے ہبہ کر دیا جاتا ہے اگر وہ انتظار نہ کر سکتے ہوں تو انھیں اجازت دی ہے کہ جتنی کھجور کے بدلے چاہے اُسے فروخت کر دے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ عرایا میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناپ کا اندازہ کر کے بیچنے کی اجازت دی ہے۔ موسیٰ بن عقبہ نے فرمایا کہ عرایا کھجور کے اُن مقررہ درختوں کو کہتے ہیں جن کے پاس آکر آپ انھیں خرید لیں۔

پکنے سے پہلے پھلوں کا بیچنا

لیث، ابوالزناد، عروہ بن زبیر، سہل بن ابو حثمہ انصاری سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد میں لوگ پھلوں کو بیچ دیا کرتے۔ جب لوگ تقاضا کرنے حاضر ہوتے تو بیچنے والا کہتا کہ اسے دُمان کی بیماری لگ گئی تھی۔ اسے مراض یا قشام کی بیماری لگ گئی تھی جب جھگڑے زیادہ آنے لگے تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب انھیں فروخت نہ کیا کرو جب تک پک نہ جائیں یہ جھگڑوں کی کثرت کے باعث بطور مشورہ فرمایا۔ مجھے خارجہ بن زید بن ثابت نے بتایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی زمین کے پھلوں کو نہ بیچتے جب تک پک نہ جاتے اور زرد سے سُرخ کھجوریں ظاہر نہ ہو جائیں۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ علی بن بحر، حکام، عنبسہ، زکریا، ابوالزناد، عروہ، سہل نے اسے حضرت زید سے روایت کیا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے

www.alahazratnetwork.org

عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُبْتَاعَ۔

کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے بائع اور مشتری کو پھلوں کی خرید و فروخت سے منع فرمایا ہے جب تک وہ پک نہ جائیں۔

۲۰۴۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ تُبَاعَ ثَمَرَةُ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِيْ حَتّٰى تَحْمَرَّ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے کھجوروں کے میووں کو پکنے سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا یعنی سرخ ہونے سے پہلے۔

۲۰۴۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَا قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُبَاعَ الثَّمَرَةُ حَتّٰى تُشَقِّحَ فَقِيْلَ مَا تُشَقِّحُ قَالَ تَحْمَارُّ وَتَصْفَارُّ وَيُؤْكَلُ مِنْهَا۔

سعید بن مینا سے روایت ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے شقح سے پہلے کھجوروں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے کہا گیا کہ شقح کیا ہے؟ فرمایا کہ اتنی سرخ اور زرد ہو جائیں کہ کھائی جا سکیں۔

باب ۱۳۶۱ بَيْعِ النَّخْلِ قَبْلَ اَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا۔

پکنے سے پہلے کھجوروں کا بیچنا

۲۰۴۸۔ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا مُعَلًّى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَعَنِ النَّخْلِ حَتّٰى يَزْهُوَ قِيْلَ وَمَا يَزْهُوْ قَالَ يَحْمَارُّ اَوْ يَصْفَارُّ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے پھلوں کو پکنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا ہے اور کھجوروں کو زہو سے پہلے۔ کہا گیا کہ زہو کیا ہے؟ فرمایا کہ ان کا سرخ اور زرد ہونا۔

باب ۱۳۶۲ اِذَا بَاعَ الثِّمَارَ قَبْلَ اَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا ثُمَّ اَصَابَتْهُ عَاهَةٌ فَهُوَ مِنَ الْبَائِعِ۔

جب پکنے سے پہلے کھجوریں بیچ دی جائیں اور کوئی آفت آپڑے تو نقصان بائع پر پڑے گا۔

۲۰۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تُزْهِيَ فَقِيْلَ لَهُ وَمَا تُزْهِيْ قَالَ حَتّٰى تَحْمَرَّ فَقَالَ اَرَاَيْتَ اِذَا مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ يَاْخُذُ اَحَدُكُمْ مَالَ اَخِيْهِ قَالَ لَوْ لَا اَنَّ رَجُلًا ابْتَاعَ ثَمَرًا قَبْلَ اَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهُ ثُمَّ اَصَابَتْهُ عَاهَةٌ كَانَ مَا اَصَابَهُ عَلٰى رَبِّهِ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَبَايَعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَلَا تَبِيْعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے زہو سے پہلے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے۔ ان سے کہا گیا کہ زہو کیا ہے؟ فرمایا: یہاں تک کہ سرخ ہو جائیں۔ فرمایا: دیکھو تو سہی اگر اللہ تعالٰی پھلوں کو روک لے تو تم کس کی قیمت لیتے ہو۔ فرمایا کہ ایک آدمی پکنے سے پہلے پھل خریدتا ہے پھر اس پر آفت آپڑتی ہے تو نقصان اس کے مالک پر پڑے گا۔ سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: پکنے سے پہلے پھلوں کو نہ بیچو اور نہ کھجوروں کے بدلے کھجوریں بیچو۔

www.alahazratnetwork.org

باب ۱۳۶۳ شراء الطعام الی اجل۔

۲۰۵۰- حدثنا عمر بن حفص بن غیاث حدثنا ابی حدثنا الاعمش قال ذکرنا عند ابراہیم الرھن فی السلف فقال لا باس بہ ثم حدثنا عن الاسود عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشتری طعاما من یہودی الی اجل فرھنہ درعہ۔

مدت مقرر کرکے غلہ خریدنا

اعمش سے روایت ہے کہ ہم نے ابراہیم نخعی کے پاس قرض میں گروی رکھنے کا ذکر کیا تو فرمایا کہ کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ پھر اسود کے واسطے سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی یہودی سے ایک مدت کے وعدے پر غلہ خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس رہن رکھی۔

باب ۱۳۶۴ اذا اراد بیع تمر بتمر خیر منہ۔

۲۰۵۱- حدثنا قتیبۃ عن مالک عن عبد المجید بن سہیل بن عبد الرحمٰن عن سعید بن المسیب عن ابی سعید الخدری عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استعمل رجلا علی خیبر فجاءہ بتمر جنیب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل تمر خیبر ھکذا قال لا واللہ یا رسول اللہ انا لناخذ الصاع من ھذا بالصاعین والصاعین بالثلاثۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تفعل بع الجمع بالدراہم ثم ابتع بالدراہم جنیبا۔

جب کوئی اچھی کھجوروں کے بدلے کھجوریں بیچنا چاہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو خیبر کے لیے عامل بنایا۔ وہ عمدہ کھجوریں لے کر آیا تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا خیبر کی سب کھجوریں ایسی ہوتی ہیں؟ عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! خدا کی قسم نہیں۔ ہم یہ ایک صاع یا دو صاعوں کے بدلے اور دو صاع تین صاعوں کے بدلے خریدتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو بلکہ انہیں درہموں سے بیچ دیا کرو اور پھر اچھی کھجوریں درہموں سے خرید لیا کرو۔

باب ۱۳۶۵ من باع نخلا قد ابرت او ارضا مزروعۃ او باجارۃ قال ابو عبد اللہ وقال لی ابراہیم اخبرنا ہشام اخبرنا ابن جریج قال سمعت ابن ابی ملیکۃ یخبر عن نافع مولی ابن عمر ان ایما نخل بیعت قد ابرت لم یذکر الثمر فالثمر للذی ابرھا وکذلک العبد والحرث سمی لہ نافع ھؤلاء الثلاث۔

جس نے پیوند لگی کھجوریں یا زراعت والی زمین بیچی یا ٹھیکے پر دی۔ امام ابوعبداللہ بخاری، ابراہیم، ہشام، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ، نافع مولیٰ ابن عمر سے روایت ہے کہ جس نے پیوند لگے ہوئے کھجور کے درخت بیچے اور پھلوں کا ذکر نہیں کیا تو پھل انہی کے ہیں جس نے پیوند کاری کی اور اسی طرح غلام اور کھیتی۔ نافع نے اُن سے ان تین چیزوں کے نام لیے۔

۲۰۵۲- حدثنا عبد اللہ بن یوسف اخبرنا مالک عن نافع عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من باع نخلا قد ابرت فثمرھا للبائع الا ان یشترط المبتاع۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے پیوند لگا ہوا کھجور کا درخت بیچا تو اس کے پھل پیوند لگانے والے کے ہیں مگر یہ کہ خریدار شرط کرے۔

باب ۱۳۶۶ بیع الزرع بالطعام کیلا۔

فصل کو ناپ والے غلے کے بدلے فروخت کرنا

۲۰۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ أَنْ يَبِيعَ ثَمَرَ حَائِطِهِ إِنْ كَانَ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ كَرْمًا أَنْ يَبِيعَهُ بِزَبِيبٍ كَيْلًا أَوْ كَانَ زَرْعًا أَنْ يَبِيعَهُ بِكَيْلِ طَعَامٍ وَنَهَى عَنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا کہ کوئی اپنے باغ کے پھل بیچے۔ اگر وہ کھجوریں ہوں تو اتنی کھجوروں کے بدلے اور اگر انگور ہوں تو اتنے من کشمش کے بدلے بیچے اور اگر کھیتی ہو تو اتنے من غلے کے بدلے بیچے۔ ان سب سے منع فرمایا۔

باب ۱۳۶۷ بَيْعِ النَّخْلِ بِأَصْلِهِ۔

درخت سمیت کھجوریں بیچنا

۲۰۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرِئٍ أَبَّرَ نَخْلًا ثُمَّ بَاعَ أَصْلَهَا فَلِلَّذِي أَبَّرَ ثَمَرُ النَّخْلِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کھجور کے درخت میں پیوند لگایا۔ پھر درخت کو بیچ دیا تو پھل پیوند لگانے والے کا ہے مگر جب کہ خریدار شرط کرے۔

باب ۱۳۶۸ بَيْعِ الْمُخَاضَرَةِ۔

بیع مخاضرہ

۲۰۵۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُخَاضَرَةِ وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ وَالْمُزَابَنَةِ۔

اسحاق بن ابو طلحہ انصاری سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محاقلہ، مخاضرہ، ملامسہ، منابذہ اور مزابنہ (ان طریقوں سے خرید و فروخت کرنے) سے منع فرمایا ہے۔

۲۰۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَزْهُوَ فَقُلْنَا لِأَنَسٍ مَا زَهْوُهَا قَالَ تَحْمَرُّ وَتَصْفَرُّ أَرَأَيْتَ إِنْ مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَ أَخِيكَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زہو سے پہلے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے۔ ہم حضرت انس کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ اس کا زہو کیا ہے۔ فرمایا کہ سرخ اور زرد ہونا۔ بتاؤ اللہ تعالیٰ پھل نہ لینے دے تو اپنے بھائی کا مال کس چیز کے بدلے حلال کرتے ہو۔

باب ۱۳۶۹ بَيْعِ الْجُمَّارِ وَأَكْلِهِ۔

گابھے کی بیع اور اسے کھانا

۲۰۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَأْكُلُ جُمَّارًا فَقَالَ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةٌ كَالرَّجُلِ الْمُؤْمِنِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ هِيَ النَّخْلَةُ فَإِذَا أَنَا أَحْدَثُهُمْ قَالَ هِيَ النَّخْلَةُ۔

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھا اور آپ گابھا تناول فرما رہے تھے۔ فرمایا کہ درختوں میں سے ایک مرد مومن کی طرح ہے۔ میں نے ارادہ کیا کہ کہوں وہ کھجور ہے مگر میں نو عمر تھا۔ خود فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔

باب ۱۳۷۰ مَنْ أَجْرٰى أَمْرَ الْأَمْصَارِ عَلٰى مَا

جو شہر میں تجارت ٹھیکے اور ناپ تول میں وہی اصطلاحات

www.alahazratnetwork.org

يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ فِي الْبُيُوْعِ وَالْإِجَارَةِ وَالْمِكْيَالِ وَالْوَزْنِ وَسُنَنِهِمْ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ وَمَذَاهِبِهِمُ الْمَشْهُوْرَةِ وَقَالَ شُرَيْحٌ لِلْغَزَّالِيْنَ سُنَّتُكُمْ بَيْنَكُمْ رِبْحًا وَقَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ لَا بَاْسَ الْعَشَرَةُ بِاَحَدَ عَشَرَ وَيَاْخُذُ لِلنَّفَقَةِ رِبْحًا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِهِنْدٍ خُذِيْ مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ وَقَالَ تَعَالٰى وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ وَاكْتَرَى الْحَسَنُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مِرْدَاسٍ حِمَارًا فَقَالَ بِكَمْ قَالَ بِدَانِقَيْنِ فَرَكِبَهٗ ثُمَّ جَاءَ مَرَّةً اُخْرٰى فَقَالَ الْحِمَارَ الْحِمَارَ فَرَكِبَهٗ وَلَمْ يُشَارِطْهُ فَبَعَثَ اِلَيْهِ بِنِصْفِ دِرْهَمٍ۔

اور عرفِ عام نافذ کرے جو اُن کے درمیان معروف ہوں۔ قاضی شریح نے سوت والوں سے فرمایا کہ تمہارے طریقوں کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا۔ عبدالوہاب، ایوب، محمد بن سیرین نے فرمایا کہ دس کی چیز کو گیارہ میں بیچے تو کوئی مضائقہ نہیں اور خرچ کے بدلے نفع ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ہند سے فرمایا اتنا خرچ لے لیا کرو جو دستور کے مطابق تمہارے اور تمہاری اولاد کے لیے کافی رہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو فقیر ہو وہ دستور کے مطابق کھائے۔ حسن نے عبداللہ بن مرداس سے کرائے پر گدھا لیا اور کہا کتنے میں؟ انھوں نے کہا کہ دو دانق میں۔ پس وہ سوار ہو گئے۔ پھر دوسری دفعہ آئے اور کہا کہ گدھے کی ضرورت ہے۔ چنانچہ اُس پر سوار ہو گئے اور کچھ طے نہ کیا۔ چنانچہ اُن کی طرف نصف درہم بھیج دیا۔

۲۰۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَجَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْ طَيْبَةَ فَاَمَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ وَاَمَرَ اَهْلَهٗ اَنْ يُّخَفِّفُوْا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهٖ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابو طیبہ نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پچھنے لگائے لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو ایک صاع کھجوریں دینے کا حکم فرمایا اور اس کے مالکوں سے سفارش کی کہ اُس کے خراج میں کمی کر دیں۔

۲۰۵۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ هِنْدٌ اُمُّ مُعٰوِيَةَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ اَنْ اٰخُذَ مِنْ مَّالِهٖ سِرًّا قَالَ خُذِيْ اَنْتِ وَبَنُوْكِ مَا يَكْفِيْكِ بِالْمَعْرُوْفِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہند اُمِّ معاویہ نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ ابو سفیان کم خرچ آدمی ہیں۔ اگر میں چھپا کر اُن کے مال سے لیا کروں تو کیا مجھ پر گناہ ہو گا؟ فرمایا کہ اتنا لے لیا کرو جو دستور کے مطابق تمہارے لیے اور تمہارے بیٹوں کے لیے کافی ہو۔

۲۰۶۰۔ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ ح وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمٰنَ بْنَ فَرْقَدٍ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُوْلُ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ اُنْزِلَتْ فِيْ وَالِي الْيَتِيْمِ الَّذِيْ يُقِيْمُ عَلَيْهِ وَيُصْلِحُ فِيْ مَالِهٖ اِنْ كَانَ فَقِيْرًا اَكَلَ مِنْهُ بِالْمَعْرُوْفِ۔

اسحاق، ابن نمیر، ہشام ـــــ محمد، عثمان بن فرقد، ہشام بن عروہ اپنے والد ماجد سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو مالدار ہو وہ بچے اور جو تنگ دست ہو وہ دستور کے مطابق کھائے۔ یہ آیت یتیم کے والی کے متعلق نازل ہوئی جو اُس کی نگرانی کرتا اور اس کے مال کا بھلا چاہتا ہے کہ اگر وہ تنگ دست ہے تو اُس میں سے دستور کے مطابق کھائے۔

باب ۱۳۷ بَيْعُ الشَّرِيْكِ مِنْ شَرِيْكِهٖ۔

ایک شریک کا دوسرے شریک سے بیع کرنا

www.alahazratnetwork.org

٢٠٦١ - حَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِيْ كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ۔

بَاب ١٣٧٢ بَيْعِ الْاَرْضِ وَالدُّوْرِ وَالْعُرُوْضِ مُشَاعًا غَيْرَ مَقْسُوْمٍ۔

٢٠٦٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِيْ كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بِهٰذَا وَقَالَ فِيْ كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ تَابَعَهُ هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِيْ كُلِّ مَالٍ وَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

بَاب ١٣٧٣ اِذَا اشْتَرٰى شَيْئًا لِغَيْرِهٖ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ فَرَضِيَ۔

٢٠٦٣ - حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجَ ثَلٰثَةٌ يَمْشُوْنَ فَاَصَابَهُمُ الْمَطَرُ فَدَخَلُوْا فِيْ غَارٍ فِيْ جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلَيْهِمْ صَخْرَةٌ قَالَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اُدْعُوا اللّٰهَ بِاَفْضَلِ عَمَلٍ عَمِلْتُمُوْهُ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ كَانَ لِيْ اَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ فَكُنْتُ اَخْرُجُ فَاَرْعٰى ثُمَّ اَجِيْءُ فَاَحْلُبُ فَاَجِيْءُ بِالْحِلَابِ فَاٰتِيْ بِهٖ اَبَوَيَّ فَيَشْرَبَانِ ثُمَّ اَسْقِي الصِّبْيَةَ وَاَهْلِيْ وَامْرَاَتِيْ فَاحْتَبَسْتُ لَيْلَةً فَجِئْتُ فَاِذَا هُمَا نَائِمَانِ قَالَ فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَاْبِيْ وَدَاْبَهُمَا حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر مال میں شفعہ کا حق مقرر فرمایا جب تک وہ تقسیم نہ ہو۔ جب حدیں قائم ہو گئیں اور راستے بدل گئے تو شفعہ نہ رہا۔

غیر منقسم زمین، گھر اور سامان کی بیع

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر مال میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا ہے جب تک وہ تقسیم نہ کیا گیا ہو۔ جب حد قائم ہو جائیں اور راستے بدل دیے جائیں تو شفعہ نہ رہا۔ عبد الواحد نے ہم سے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر مال میں جو تقسیم نہ کیا گیا ہو۔ متابعت کی اس کی ہشام، معمر، عبد الرزاق نے فرمایا کہ ہر مال میں اور روایت کیا اسے عبد الرحمٰن بن اسحاق نے زہری سے۔

جب کسی کی چیز اس کی اجازت کے بغیر خرید لی جائے اور پھر وہ راضی ہو جائے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمی نکل کر جا رہے تھے کہ انھیں بارش نے آلیا تو وہ ایک پہاڑ کی غار میں داخل ہو گئے اور ایک پتھر نے ان کا راستہ روک لیا۔ وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اپنا بہترین عمل کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے جو آپ نے کیا ہو۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ اے اللہ! میرے والدین بہت بوڑھے تھے اور میں جانوروں کو چرایا کرتا تھا۔ جب میں واپس آتا تو ان کو دوہتا اور دودھ لے کر والدین کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ وہ پی لیتے تو پھر اپنے بیوی بچوں کو پلاتا۔ ایک رات مجھے دیر ہو گئی اور جب میں آیا تو وہ دونوں سو چکے تھے۔ میں نے انھیں جگانا ناپسند کیا اور بچے میرے پیروں کے پاس رو رہے تھے۔ میری اور والدین کی یہی حالت رہی یہاں تک کہ فجر طلوع ہو گئی۔ اے اللہ! اگر یہ کام تیرے نزدیک میں نے صرف تیری رضا کے لیے کیا تو پتھر کو اتنا ہٹا دے کہ ہم آسمان کو دیکھ سکیں۔ پس وہ ہٹا دیا گیا۔ دوسرے نے کہا کہ اے اللہ!

www.alahazratnetwork.org

تَوَلّٰى مِنْهَا السَّمَاءَ، قَالَ فَفَرَّجَ عَنْهُمْ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّىْ كُنْتُ اُحِبُّ امْرَاَةً مِّنْ بَنَاتِ عَمِّىْ كَاَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرَّجُلُ النِّسَاءَ فَقَالَتْ لَا تَنَالُ ذٰلِكَ مِنْهَا حَتّٰى تُعْطِيَهَا مِائَةَ دِيْنَارٍ فَسَعَيْتُ فِيْهَا حَتّٰى جَمَعْتُهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهٖ فَقُمْتُ وَتَرَكْتُهَا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّىْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً قَالَ فَفَرَّجَ عَنْهُمُ الثُّلُثَيْنِ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّى اسْتَاْجَرْتُ اَجِيْرًا بِفَرَقٍ مِّنْ ذُرَةٍ فَاَعْطَيْتُهٗ وَاَبٰى ذَاكَ اَنْ يَّاْخُذَ فَعَمَدْتُ اِلٰى ذٰلِكَ الْفَرَقِ فَزَرَعْتُهٗ حَتَّى اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَّرَاعِيَهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَعْطِنِىْ حَقِّىْ فَقُلْتُ انْطَلِقْ اِلٰى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيْهَا فَاِنَّهَا لَكَ فَقَالَ اَتَسْتَهْزِئُ بِىْ قَالَ فَقُلْتُ مَا اَسْتَهْزِئُ بِكَ وَلٰكِنَّهَا لَكَ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّىْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فَكُشِفَ عَنْهُمْ۔

تو جانتا ہے کہ میں اپنے چچا کی بیٹی سے اس درجہ محبت کرتا تھا جتنی کسی مرد کو عورت سے ہو سکتی ہے۔ اس نے کہا کہ آپ کا مقصد پورا نہیں ہو سکتا جب تک سو دینار نہ دیں۔ میں نے کوشش کر کے وہ جمع کر لیے اور جب اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھا تو اس نے کہا، اللہ سے ڈریے اور مہر کو بغیر حق کے نہ توڑیے۔ میں کھڑا ہو گیا اور اسے چھوڑ دیا۔ اگر تیرے علم کے مطابق میں نے یہ صرف تیری رضا کے لیے کیا تو اسے ہمارے سامنے سے ہٹا دے۔ پس وہ ان سے دو تہائی ہٹا دیا گیا۔ تیسرے نے کہا اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے ایک فرق جوار کے بدلے ایک آدمی کو کام پر لگایا تھا۔ جب میں اسے دینے لگا تو اس نے لینے سے انکار کیا۔ میں نے وہ فرق جوار بو دی، جس سے گائیں اور چرواہا خرید لیا۔ پھر اس شخص نے آ کر کہا کہ اے اللہ کے بندے! میرا حق مجھے دے دو۔ میں نے کہا کہ ان گایوں اور چرواہے کی طرف جاؤ، وہ سب کچھ تمہارا ہے۔ اس نے کہا کہ کیا آپ مجھ سے مذاق کرتے ہیں؟ میں نے کہا، میں تم سے مذاق نہیں کرتا بلکہ وہ سب کچھ تمہارا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم کے مطابق یہ عمل تیری رضا کے لیے کیا تو ہمیں اس سے نکال دے۔ تو وہ پتھر ان کے سامنے سے ہٹ گیا۔

بَابُ ۱۳۴ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَهْلِ الْحَرْبِ۔

مشرکوں اور حربیوں سے خرید و فروخت کرنا۔

۲۰۶۴ ـ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ اَبِىْ عُثْمٰنَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُّشْرِكٌ مُّشْعَانٌّ طَوِيْلٌ بِغَنَمٍ يَّسُوْقُهَا فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعًا اَمْ عَطِيَّةً اَوْ قَالَ اَمْ هِبَةً قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ فَاشْتَرٰى مِنْهُ شَاةً۔

حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پھر ایک مشرک آدمی بکریاں ہانکتا ہوا آیا جو بال بکھرائے ہوئے اور دراز قد تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بیچو یا عطیہ؟ یا ہبہ فرمایا۔ اس نے کہا، نہیں بلکہ بیع۔ آپ نے اس سے ایک بکری خرید لی۔

بَابُ ۱۳۵ شِرَاءِ الْمَمْلُوْكِ مِنَ الْحَرْبِىِّ وَهِبَتِهٖ وَعِتْقِهٖ

وَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَلْمَانَ كَاتِبْ وَكَانَ حُرًّا فَظَلَمُوْهُ وَبَاعُوْهُ وَسُبِىَ عَمَّارٌ وَّصُهَيْبٌ وَّبِلَالٌ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِى الرِّزْقِ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّىْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ

کافر حربی سے غلام خرید کر اسے ہبہ یا آزاد کرنا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سلمان سے فرمایا کہ مکاتبت کر لو۔ یہ آزاد تھے کہ لوگوں نے ظلم کر کے انہیں بیچ دیا اور حضرت عمار، حضرت صہیب اور حضرت بلال کو قید کیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم میں سے بعض کو بعض پر روزی کے ذریعے فضیلت دی، چنانچہ جن لوگوں کو فضیلت دی گئی ہے وہ روزی کو

www.alahazratnetwork.org

أَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيهِ سَوَاءٌ أَفَبِنِعْمَةِ اللهِ يَجْحَدُونَ۔

۲۰۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَارَةَ فَدَخَلَ بِهَا قَرْيَةً فِيهَا مَلِكٌ مِنَ الْمُلُوكِ أَوْ جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيلَ دَخَلَ إِبْرَاهِيمُ بِامْرَأَةٍ هِيَ مِنْ أَحْسَنِ النِّسَاءِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ مَنْ هٰذِهِ الَّتِي مَعَكَ قَالَ أُخْتِي ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهَا فَقَالَ لَا تُكَذِّبِي حَدِيثِي فَإِنِّي أَخْبَرْتُهُمْ أَنَّكِ أُخْتِي وَاللهِ إِنْ عَلَى الْأَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِي وَغَيْرُكِ فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ فَقَامَ إِلَيْهَا فَقَامَتْ تَوَضَّأُ وَتُصَلِّي فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ آمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ وَأَحْصَنْتُ فَرْجِي إِلَّا عَلَى زَوْجِي فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ هٰذَا الْكَافِرَ فَغُطَّ حَتَّى رَكَضَ بِرِجْلِهِ قَالَ الْأَعْرَجُ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَتِ اللّٰهُمَّ إِنْ يَمُتْ يُقَالُ هِيَ قَتَلَتْهُ فَأُرْسِلَ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهَا فَقَامَتْ تَوَضَّأُ تُصَلِّي وَتَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ آمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ وَأَحْصَنْتُ فَرْجِي إِلَّا عَلَى زَوْجِي فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ هٰذَا الْكَافِرَ فَغُطَّ حَتَّى رَكَضَ بِرِجْلِهِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ إِنْ يَمُتْ فَيُقَالُ هِيَ قَتَلَتْهُ فَأُرْسِلَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ فَقَالَ وَاللهِ مَا أَرْسَلْتُمْ إِلَيَّ إِلَّا شَيْطَانًا ارْجِعُوهَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَأَعْطُوهَا آجَرَ فَرَجَعَتْ إِلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَتْ أَشَعَرْتَ أَنَّ اللهَ كَبَتَ الْكَافِرَ وَأَخْدَمَ وَلِيدَةً۔

۲۰۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتِ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدٌ هٰذَا يَا رَسُولَ اللهِ ابْنُ أَخِي عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ انْظُرْ إِلَى شَبَهِهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ هٰذَا أَخِي يَا رَسُولَ اللهِ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِ فَنَظَرَ

اپنے ملک کے غلاموں کی طرف نہیں لوٹاتے کہ وہ انہیں برابر ہو جائیں تو وہ اللہ کی نعمت کا انکار کرتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت سارہ کے ساتھ ہجرت کی وہ ان کے ساتھ ایک ایسی بستی میں داخل ہوئے جس کا بادشاہ جابروں میں سے ایک جابر تھا اس سے کہا گیا کہ ابراہیم ایک ایسی عورت کے ساتھ آئے ہیں جو بہت ہی خوبصورت ہے۔ اس نے آپ کی طرف پیغام بھیجا کہ اے ابراہیم! یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ فرمایا کہ میری بہن ہے۔ پھر آپ ان کی طرف لوٹے اور کہا کہ میری بات کو جھوٹی نہ کر دینا کیونکہ میں نے انہیں بتایا ہے کہ تم میری بہن ہو اور خدا کی قسم زمین پر میرے اور تمہارے سوا کوئی مومن نہیں ہے۔ اس نے انہیں بلا بھیجا تو انہوں نے اٹھ کر وضو کیا اور نماز پڑھی اور کہا: اے اللہ! اگر میں تجھ پر تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں اور اپنی شرمگاہ کو ماسوائے اپنے خاوند کے بچائے رکھا ہے تو اس کافر کو مجھ پر مسلط نہ ہونے دینا۔ وہ گر پڑا اور ایڑیاں رگڑنے لگا۔ اعرج، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: اے اللہ! اگر یہ مر گیا تو کہا جائیگا کہ یہی قاتلہ ہے۔ اُسے چھوڑ دیا گیا تو پھر وہ ان کی طرف چلا۔ انہوں نے کھڑی ہو کر وضو کیا، نماز پڑھی اور کہا: اے اللہ! اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں اور اپنی شرمگاہ کو اپنے خاوند کے سوا دوسروں سے محفوظ رکھا ہے تو اس کافر کو مجھ پر مسلط نہ ہونے دینا۔ وہ گر پڑا اور ایڑیاں رگڑنے لگا۔ عبدالرحمٰن، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: اے اللہ! اگر یہ مر گیا تو کہا جانے لگا کہ یہی قاتلہ ہے۔ وہ دوبارہ یا سہ بارہ چھوڑ دیا گیا تو کہا کہ خدا کی قسم تم نے میری طرف نہیں بھیجا مگر شیطان کو۔ اسے ابراہیم کے پاس لے جاؤ اور انہیں انعام بھی دیا پس حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس لوٹیں اور کہا: کیا آپ کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کافر کو ذلیل کیا اور خدمت کے لیے لڑکی دی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبد بن زمعہ کا ایک لڑکے کے بارے میں جھگڑا ہوا۔ حضرت سعد نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھتیجا ہے۔ عتبہ بن ابی وقاص نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ یہ ان کا بیٹا ہے، اس کی صورت تو دیکھیے اور حضرت عبد بن زمعہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے۔ میرے باپ کے بستر پر اُن کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس

www.alahazratnetwork.org

رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلٰی شَبَهِهٖ فَرَاٰی شَبَهًا بَیِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ لَكَ
یَا عَبْدُ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِبِیْ مِنْهُ
یَا سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ فَلَمْ تَرَهُ سَوْدَةُ قَطُّ۔

۲۰۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ
عَوْفٍ لِصُهَیْبٍ اِتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَدَّعِ اِلٰی غَیْرِ اَبِیْكَ
فَقَالَ صُهَیْبٌ مَا یَسُرُّنِیْ اَنَّ لِیْ کَذَا وَکَذَا وَاَنِّیْ قُلْتُ
ذٰلِكَ وَلٰکِنِّیْ سُرِقْتُ وَاَنَا صَبِیٌّ۔

۲۰۶۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ
الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ حَکِیْمَ بْنَ حِزَامٍ
اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ اُمُوْرًا کُنْتُ اَتَحَنَّثُ
اَوْ اَتَحَنَّتُ بِهَا فِی الْجَاهِلِیَّةِ مِنْ صِلَةٍ وَعَتَاقَةٍ وَصَدَقَةٍ
هَلْ لِیْ فِیْهَا اَجْرٌ قَالَ حَکِیْمٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اَسْلَمْتَ عَلٰی مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَیْرٍ۔

باب ۱۳۷۶ جُلُوْدِ الْمَیْتَةِ قَبْلَ اَنْ تُدْبَغَ۔

۲۰۶۹۔ حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ
اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ شِهَابٍ
اَنَّ عُبَیْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ
عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ
مَیِّتَةٍ فَقَالَ هَلَّا اسْتَمْتَعْتُمْ بِاِهَابِهَا قَالُوْا اِنَّهَا مَیِّتَةٌ
قَالَ اِنَّمَا حَرُمَ اَکْلُهَا۔

**باب ۱۳۷۷ قَتْلِ الْخِنْزِیْرِ وَقَالَ جَابِرٌ حَرَّمَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْعَ الْخِنْزِیْرِ۔**

۲۰۷۰۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنِ
ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ
یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ
نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَیُوْشِکَنَّ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا مُّقْسِطًا
فَیَکْسِرَ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلَ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعَ الْجِزْیَةَ وَ
یَفِیْضُ الْمَالُ حَتّٰی لَا یَقْبَلَهٗ اَحَدٌ۔

کی صورت دیکھی تو عتبہ سے واضح مشابہت نظر آئی۔ فرمایا کہ اے عبد! یہ تمہارا ہے۔ لڑکا بستر والے کا اور زانی کے لیے پتھر۔ اے سودہ بنت زمعہ! اس سے پردہ کرنا۔ پس حضرت سودہ نے اسے ہرگز نہ دیکھا۔

سعد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت صہیب سے کہا کہ اللہ سے ڈرو اور اپنے باپ کے سوا دوسرے کی طرف اپنے آپ کو منسوب نہ کرو۔ حضرت صہیب نے کہا کہ یہ بات مجھے پسند نہیں ہے کہ ایسا کہتا لیکن بچپن میں مجھے چرا لیا گیا تھا۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! دورِ جاہلیت کے اندر میں نے صلہ رحمی کر کے، غلام آزاد کر کے اور صدقہ دے کر جو نیکیاں کی تھیں کیا مجھے اُن کا اجر ملے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی سابقہ نیکیوں کی وجہ سے ہی مسلمان ہوئے ہو۔

مردار جانوروں کی کھالوں کا حکم دباغت سے پہلے

زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم، ان کے والد ماجد، صالح، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مردہ بکری کے پاس سے گزرے تو فرمایا: اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہ اٹھایا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یہ تو مُردار ہے۔ فرمایا کہ اس کا کھانا ہی حرام ہے۔

خنزیر کو قتل کرنا۔ حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خنزیر کی بیع کو حرام فرمایا ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، قریب ہے کہ تم میں حضرت ابن مریم نازل ہوں گے جو انصاف پسند ہوں گے۔ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے اور مال اتنا بڑھ جائے گا کہ لینے والا کوئی نہ ہوگا۔

www.alahazratnetwork.org

ف: قیامت سے پہلے اور خروجِ دجال کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول ہوگا جو اب زندہ آسمانوں پر موجود ہیں۔ آپ دجال کو قتل کریں گے اور اُمتِ محمدیہ کے ایک فرد کی طرح شریعتِ محمدیہ پر عمل کریں گے اور امامِ زمانہ کے طور پر حکمِ شرع کا نفاذ کریں گے۔ آپ شریعتِ محمدیہ پر اجتہاد کریں گے اور آپ کا اجتہاد فقہ حنفی سے بڑی حد تک مطابقت رکھے گا۔ اسی لیے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوباتِ امام ربانی میں تصریح فرمائی ہے کہ حضرت امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فہم اتنا بلند و بالا ہے کہ فہمِ نبوت سے قریب تر ہے جس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ کے اجتہاد اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اجتہاد میں بڑی حد تک مطابقت ہوگی۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

بَاب ٣٧٨ لَا يُذَابُ شَحْمُ الْمَيْتَةِ وَلَا يُبَاعُ وَدَكُهُ رَوَاهُ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مُردار کی چربی نہ پگھلائی جائے اور نہ بیچی جائے۔ اسے حضرت جابر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

٢٠٧١۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ طَاؤُسٌ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ بَلَغَ عُمَرَ اَنَّ فُلَانًا بَاعَ خَمْرًا فَقَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ فُلَانًا اَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْهَا فَبَاعُوْهَا۔

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر کو یہ معلوم ہوا کہ فلاں نے شراب بیچی ہے تو فرمایا: اللہ تعالیٰ فلاں کو ہلاک کرے کیا اُسے معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہود کو غارت کرے کہ ان پر چربی حرام کی گئی تھی لیکن وہ اُسے پگھلا کر بیچ دیتے۔

٢٠٧٢۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَبَاعُوْهَا وَاَكَلُوْا اَثْمَانَهَا۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود کو غارت کرے کہ ان پر چربی حرام کی گئی تھی تو وہ اسے بیچ کر اس کی قیمت کھا لیا کرتے تھے۔

بَاب ٣٧٩ بَيْعِ التَّصَاوِيْرِ الَّتِيْ لَيْسَ فِيْهَا رُوْحٌ وَمَا يُكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ۔

غیر جان داروں کی تصویریں فروخت کرنا اور اس کا مکروہ ہونا۔

٢٠٧٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ اَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا اَبَا عَبَّاسٍ اِنِّيْ اِنْسَانٌ اِنَّمَا مَعِيْشَتِيْ مِنْ صَنْعَةِ يَدِيْ وَاِنِّيْ اَصْنَعُ هٰذِهِ التَّصَاوِيْرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا اُحَدِّثُكَ اِلَّا مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فَاِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهُ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيْهَا اَبَدًا فَرَبَا

سعید بن ابوالحسن سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا جبکہ ایک آدمی نے آکر عرض کی: اے ابوالعباس! میں ایسا آدمی ہوں جس کا ذریعۂ معاش دستکاری ہے اور میں یہ تصویریں بناتا ہوں۔ پس حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں تمہیں نہیں بتاؤں گا مگر وہی جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو تصویر بنائے گا اُسے اللہ تعالیٰ عذاب دے گا۔ یہاں تک کہ وہ اس میں روح پھونک دے اور وہ کبھی بھی اس میں جان نہیں ڈال سکے گا۔ چنانچہ اس آدمی نے سرد آہ بھری اور

www.alahazratnetwork.org

الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيدَةً وَاصْفَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ وَيْحَكَ اِنْ اَبَيْتَ اِلَّا اَنْ تَصْنَعَ فَعَلَيْكَ بِهٰذَا الشَّجَرِ كُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيْهِ رُوْحٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعَ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ مِنَ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ هٰذَا الْوَاحِدَ۔

بَابٌ ۱۳۸۰ تَحْرِيْمِ التِّجَارَةِ فِي الْخَمْرِ وَقَالَ جَابِرٌ حَرَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ۔

۲۰۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ لَمَّا نَزَلَتْ اٰيٰتُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ عَنْ اٰخِرِهَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حُرِّمَتِ التِّجَارَةُ فِي الْخَمْرِ۔

بَابٌ ۱۳۸۱ اِثْمِ مَنْ بَاعَ حُرًّا۔

۲۰۷۵۔ حَدَّثَنِيْ بِشْرُ بْنُ مَرْحُوْمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ ثَلٰثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَجُلٌ اَعْطٰى بِيْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَكَلَ ثَمَنَهُ وَرَجُلٌ اِسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهِ اَجْرَهُ۔

بَابٌ ۱۳۸۲ بَيْعِ الْعَبِيْدِ وَالْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً وَاشْتَرَى ابْنُ عُمَرَ رَاحِلَةً بِاَرْبَعَةِ اَبْعِرَةٍ مَضْمُوْنَةٍ عَلَيْهِ يُوْفِيْهَا صَاحِبَهَا بِالرَّبَذَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ يَكُوْنُ الْبَعِيْرُ خَيْرًا مِّنَ الْبَعِيْرَيْنِ وَاشْتَرٰى رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ بَعِيْرًا بِبَعِيْرَيْنِ فَاَعْطَاهُ اَحَدَهُمَا وَقَالَ اٰتِيْكَ بِالْاٰخَرِ غَدًا رَهْوًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ لَا رِبَا فِي الْحَيَوَانِ الْبَعِيْرُ بِالْبَعِيْرَيْنِ وَالشَّاةُ بِالشَّاتَيْنِ اِلٰى اَجَلٍ وَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ لَا بَاْسَ بَعِيْرٌ بِبَعِيْرَيْنِ نَسِيْئَةً۔

۲۰۷۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ فِي السَّبْيِ صَفِيَّةُ

اُس کا چہرہ زرد ہوگیا۔ فرمایا تم پر افسوس ہے اگر بنانا ہی ہے تو اس درخت جیسی کسی بھی بے جان چیز کی تصویر بنا لیا کرو۔ امام ابو عبداللہ بخاری: سعید بن ابو عروبہ، نضر بن انس سے ایک دفعہ سُنا۔

شراب کی تجارت کا حرام ہونا۔ حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب کی تجارت کو حرام فرمایا ہے۔

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ جب سورۃ البقرہ کی آخری آیتیں نازل ہوئیں تو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور فرمایا: شراب کی تجارت حرام فرما دی گئی ہے۔

آزاد آدمی کو بیچنے کا گناہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قیامت کے روز میں تین آدمیوں کا دشمن ہوں گا۔ ایک وہ آدمی جو میرے نام پر عہد کرے اور پھر اُس سے پھر جائے۔ دوسرا وہ آدمی جو کسی آزاد آدمی کو بیچ کر اُس کی قیمت کھائے اور تیسرا آدمی وہ جو کسی کو مزدوری پر لگائے اور جب وہ کام پورا کر دے تو اُسے مزدوری نہ دے۔

غلام کی بیع اور جانور کے بدلے جانور کو ادھار بیچنا۔

حضرت ابن عمر نے ایک اونٹنی کے بدلے چار اونٹنیاں خریدیں اور ان کے مالک سے ضمانت لی کہ وہ ربذہ میں انہیں سپرد کر دیگا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ایک اونٹ دو اونٹوں سے بہتر ہوتا ہے۔ حضرت رافع بن خدیج نے دو اونٹنیوں کے بدلے ایک اونٹ خریدا۔ ایک تو اسے دے دیا اور دوسرے کے لیے کہا کہ کل ان شاء اللہ تعالیٰ بے کہے فوراً حاضر ہو جاؤں گا۔ ابن مسیب نے فرمایا کہ حیوانوں میں ایک اونٹ کے بدلے دو اور ایک بکری کے بدلے دو بکریوں میں سود نہیں ہے خواہ ادھار ہوں۔ ابن سیرین نے فرمایا کہ دو اونٹنیوں کے بدلے ادھار ایک

ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت صفیہ قیدیوں میں تھیں۔ پس حضرت دحیہ کلبی کو ملیں اور پھر نبی کریم صلی اللہ

www.alahazratnetwork.org

فَصَارَتْ إِلَى دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ ثُمَّ صَارَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۳۸۳ بَيْعِ الرَّقِيقِ۔

۲۰۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ مُحَيْرِيزٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نُصِيبُ سَبْيًا فَنُحِبُّ الْأَثْمَانَ فَكَيْفَ تَرَى فِي الْعَزْلِ فَقَالَ أَوَإِنَّكُمْ تَفْعَلُونَ ذٰلِكَ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا ذٰلِكُمْ فَإِنَّهَا لَيْسَتْ نَسَمَةٌ كَتَبَ اللّٰهُ أَنْ تَخْرُجَ إِلَّا هِيَ خَارِجَةٌ۔

باب ۳۸۴ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ۔

۲۰۷۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَاعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُدَبَّرَ۔

۲۰۷۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ بَاعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۰۸۰۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَ ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ عَنِ الْأَمَةِ تَزْنِي وَلَمْ تُحْصَنْ قَالَ اجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ بِيعُوهَا بَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ۔

۲۰۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ۔

باب ۳۸۵ هَلْ يُسَافِرُ بِالْجَارِيَةِ قَبْلَ أَنْ

تعالیٰ علیہ وسلم کر لیں۔

لونڈی غلام کی بیع

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم قیدی عورتوں سے صحبت کرتے ہیں اور ان کی ہم قیمتیں بھی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا عزل کے متعلق آپ کا ارشاد کیا ہے؟ فرمایا کہ اگر تم ایسا کرو تو اس کا کرنا یا نہ کرنا تمہارے لیے ضروری نہیں ہے کیونکہ خدا نے جس جان کا پیدا ہونا لکھا ہے وہ پیدا ہو کے رہے گی۔

مدبّر غلام کی بیع

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مدبر غلام کو فروخت کیا۔

عمرو نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے (مدبر غلام کو) فروخت کیا۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا کہ آپ سے غیر شادی شدہ لونڈی کے زنا کرنے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا اُسے کوڑے مارو۔ پھر زنا کرے تو کوڑے مارو اور تیسری یا چوتھی دفعہ فرمایا کہ پھر زنا کرے تو اُسے فروخت کر دو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اگر تم میں سے کسی کی لونڈی سے زنا کرے اور اس کا زنا ظاہر ہو جائے تو اس پر حد جاری کرو اور اُسے ملامت نہ کرو۔ پھر زنا کرے تو اُس پر حد جاری کرو اور ملامت نہ کرو۔ پھر تیسری دفعہ بھی زنا کرے اور اس کا زنا ظاہر ہو جائے تو اُسے بیچ دو خواہ بالوں کی رسی کے بدلے بکے۔

کیا استبراء سے پہلے لونڈی کے ساتھ سفر کر سکتا ہے۔

يَسْتَبْرِئْهَا وَلَمْ يَرَ الْحَسَنُ بَأْسًا أَنْ يُقَبِّلَهَا أَوْ يُبَاشِرَهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا وُهِبَتِ الْوَلِيدَةُ الَّتِي تُوطَأُ أَوْ بِيعَتْ أَوْ عُتِقَتْ فَلْيُسْتَبْرَأْ رَحِمُهَا بِحَيْضَةٍ وَلَا تُسْتَبْرَأُ الْعَذْرَاءُ وَقَالَ عَطَاءٌ لَا بَأْسَ أَنْ يُصِيبَ مِنْ جَارِيَتِهِ الْحَامِلِ مَا دُونَ الْفَرْجِ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ۔

٢٠٨٢۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ ذُكِرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَرُوسًا فَاصْطَفَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فَخَرَجَ بِهَا حَتّٰى بَلَغْنَا سَدَّ الرَّوْحَاءِ حَلَّتْ فَبَنٰى بِهَا ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ صَغِيرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آذِنْ مَنْ حَوْلَكَ فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى صَفِيَّةَ ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَوِّي لَهَا وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيرِهِ فَيَضَعُ رُكْبَتَهُ فَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلٰى رُكْبَتِهِ حَتّٰى تَرْكَبَ۔

باب ٣٨٦ بَيْعِ الْمَيْتَةِ وَالْأَصْنَامِ۔

٢٠٨٣۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهَا يُطْلٰى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ

اور حسن بصری کے نزدیک اس سے بوس وکنار اور مباشرت کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ جب لونڈی کو ہبہ کرے یا اسے فروخت یا آزاد کرے تو وہ ایک حیض تک استبراء کرے اور کنواری استبراء نہ کرے۔ عطاء نے فرمایا کہ حاملہ لونڈی کی شرمگاہ کے سوا اور چیزوں سے فائدہ اٹھانے میں کوئی مضائقہ نہیں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ماسوائے اپنی بیویوں اور لونڈیوں کے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم خیبر تشریف لے گئے تو اللہ تعالیٰ نے قلعہ کو آپ کے ہاتھوں فتح کروا دیا تو آپ کے حضور صفیہ بنت حیی بن اخطب کی خوبصورتی کا ذکر ہوا جن کا خاوند قتل کر دیا گیا تھا اور وہ حالت عروسی میں تھیں۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اپنے لیے چن لیا اور ان کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ سد الروحاء کے مقام پر پہنچے تو ان سے زفاف فرمایا۔ پھر ایک چھوٹے سے دسترخوان پر حیس رکھوایا۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے ارد گرد کے لوگوں کو بلاؤ۔ یہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کا ولیمہ کیا۔ پھر ہم مدینہ منورہ کی طرف نکلے۔ پس میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ انہیں چادر میں لپیٹے ہوئے تھے۔ پھر اونٹ کے پاس بیٹھ گئے اور اپنا گھٹنا رکھ دیا۔ حضرت صفیہ اپنا پیر آپ کے گھٹنے پر رکھ کر سوار ہو گئیں۔

مردار اور بتوں کی بیع

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ آپ مکہ مکرمہ میں تھے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی بیع کو حرام قرار دے دیا ہے۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! مردار کی چربی کہ کشتیوں میں ملتے، کھالوں پر لگاتے اور لوگ اس سے چراغ روشن کرتے ہیں؟ فرمایا نہیں وہ حرام ہے۔ پھر اس کے ساتھ ہی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود کو غارت کرے جب اللہ نے ان پر چربی کو حرام کیا تو وہ اسے پگھلا کر فروخت

www.alahazratnetwork.org

قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُوْمَهَا جَمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَكَلُوْا ثَمَنَهٗ قَالَ اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ كَتَبَ اِلَيَّ عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَاب ۱۳۸۷ ثَمَنِ الْكَلْبِ۔

۲۰۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔

۲۰۸۵۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَوْنُ بْنُ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ اَبِيْ اشْتَرٰى حَجَّامًا فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْاَمَةِ وَلَعَنَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَاٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهٗ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرَ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ السَّلَمِ

بَاب ۱۳۸۸ السَّلَمِ فِيْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ۔

۲۰۸۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَالنَّاسُ يُسْلِفُوْنَ فِي الثَّمَرِ الْعَامَ وَالْعَامَيْنِ اَوْ قَالَ عَامَيْنِ اَوْ ثَلٰثَةً شَكَّ اِسْمٰعِيْلُ فَقَالَ مَنْ سَلَّفَ فِيْ تَمْرٍ فَلْيُسْلِفْ فِيْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ۔

۲۰۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنِ ابْنِ نَجِيْحٍ بِهٰذَا فِيْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ۔

کر دیتے اور اس کی قیمت کھا جاتے ــــ ابو عاصم، عبدالحمید، یزید، عطاء حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

کتے کی قیمت

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، ابو بکر بن ابو عبدالرحمٰن نے حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، زانیہ کی خرچی اور کاہن کے معاوضے سے منع فرمایا ہے۔

عون بن ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد ابوکو، دیکھا کہ انہوں نے ایک حجام خریدا۔ اُن سے اس بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خون اور کتے کی قیمت نیز لونڈی کی کمائی سے منع فرمایا ہے اور لعنت کی ہے گودنے والی، گدوانے والی، سود کھانے والے اور اس کے موکل پر اور تصویر بنانے والے پر لعنت کی ہے۔

کتاب السلم

مقررہ ناپ تول میں سلم کرنا۔

عمرو بن زرارہ، اسمٰعیل بن علیہ، ابن ابو نجیح، عبداللہ بن کثیر، ابو المنہال، ابن المنہال سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ کھجوروں میں سال دو سال کے لیے سلم کیا کرتے تھے یا دو اور تین سال فرمایا۔ اس میں اسمٰعیل کو شک ہے۔ فرمایا کہ جو کھجوروں میں سلف کرے تو مقررہ تول اور مقررہ وزن میں سلف کرے۔

محمد، اسمٰعیل، ابن نجیح سے یہ مقررہ تول اور مقررہ وزن مروی ہے۔

www.alahazratnetwork.org

باب ۱۳۸۹ السَّلَمِ فِي وَزْنٍ مَعْلُومٍ۔

۲۰۸۸۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ بِالتَّمْرِ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ فَقَالَ مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ فَفِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ۔

۲۰۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ وَقَالَ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ۔

۲۰۹۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ وَأَجَلٍ مَعْلُومٍ۔

۲۰۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْمُجَالِدِ قَالَ اخْتَلَفَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ وَأَبُو بُرْدَةَ فِي السَّلَفِ فَبَعَثُونِي إِلَى ابْنِ أَبِي أَوْفَى فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ إِنَّا كُنَّا نُسْلِفُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَسَأَلْتُ ابْنَ أَبْزَى فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ۔

باب ۱۳۹۰ السَّلَمِ إِلَى مَنْ لَيْسَ عِنْدَهُ أَصْلٌ۔

۲۰۹۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْمُجَالِدِ قَالَ بَعَثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ وَأَبُو بُرْدَةَ

مقررہ وزن میں سلم کرنا

صدقہ، ابن عیینہ، ابن ابونجیح، عبداللہ بن کثیر، ابوالمنہال سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہ لوگ کھجوروں میں دو یا تین سال کے لیے سلف کیا کرتے تھے۔ فرمایا کہ جو تم میں سے کسی چیز میں سلف کرے تو مقررہ تول اور مقررہ وزن میں مقررہ مدت تک کرے۔

علی، سفیان، ابن ابونجیح نے فرمایا کہ سلف مقررہ تول میں مقررہ مدت تک کرنی چاہیے۔

ابوالمنہال سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (مدینہ منورہ میں) تشریف لائے تو آپ نے فرمایا، مقررہ تول، مقررہ وزن اور مقررہ مدت (سلم میں) ہونی چاہیے۔

ابوالولید، شعبہ، ابن ابوالمجالد ـــــ یحیٰی، وکیع، شعبہ، محمد بن ابوالمجالد، حفص بن عمر، شعبہ، محمد اور عبداللہ بن ابوالمجالد سے روایت ہے کہ عبداللہ بن شداد بن الہاد اور ابو بردہ میں سلف کے متعلق اختلاف ہوگیا تو انھوں نے مجھے حضرت ابن ابی اوفیٰ کی طرف بھیجا۔ تو میں نے ان سے پوچھا۔ فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے عہد مبارک میں سلف کیا کرتے تھے، گندم، جو، کشمش اور کھجوروں میں۔ اور میں نے حضرت ابن ابزیٰ سے پوچھا تو انھوں نے بھی اسی طرح فرمایا۔

اس سے سلم کرنا جس کے پاس راس المال نہ ہو

محمد بن ابوالمجالد سے روایت ہے کہ مجھے عبداللہ بن شداد اور ابو بردہ نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ کے پاس یہ پوچھنے کے لیے بھیجا کہ کیا نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب نبی کریم صلی اللہ

www.alahazratnetwork.org

إلى عبد الله بن أبي أوفى فقالا سله هل كان أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم في عهد النبي صلى الله عليه وسلم يسلفون في الحنطة قال عبد الله كنا نسلف نبيط أهل الشام في الحنطة والشعير والزيت في كيل معلوم إلى أجل معلوم قلت إلى من كان أصل المال عنده قال ما كنا نسألهم عن ذلك ثم بعثاني إلى عبد الرحمن بن أبزى فسألته فقال كان أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يسلفون على عهد النبي صلى الله عليه وسلم ولم نسألهم ألهم حرث أم لا۔

۲۰۹۳۔ حدثنا إسحٰق حدثنا خالد بن عبد الله عن الشيباني عن محمد بن أبي مجالد بهذا وقال فنسلفهم في الحنطة والشعير وقال عبد الله بن الوليد عن سفيان حدثنا الشيباني وقال والزيت حدثنا قتيبة حدثنا جرير عن الشيباني وقال في الحنطة والشعير والزبيب۔

۲۰۹۴۔ حدثنا آدم حدثنا شعبة أخبرنا عمرو قال سمعت أبا البختري الطائي قال سألت ابن عباس عن السلم في النخل قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن بيع النخل حتى يؤكل منه وحتى يوزن فقال الرجل وأي شيء يوزن قال رجل إلى جانبه حتى يحرز وقال معاذ حدثنا شعبة عن عمرو قال أبو البختري سمعت ابن عباس نهى النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

باب ۱۳۹۔ السلم في النخل۔

۲۰۹۵۔ حدثنا أبو الوليد حدثنا شعبة عن عمرو عن أبي البختري قال سألت ابن عمر عن السلم في النخل فقال نهى عن بيع النخل حتى يصلح وعن بيع الورق نساء بناجز وسألت ابن

تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں گندم کے اندر سلف کیا کرتے تھے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم شام کے کاشتکاروں سے گندم، جَو اور زیتون میں مقررہ تول اور مقررہ مدت پر سلف کیا کرتے تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ جس کے پاس راس المال ہوتا؟ فرمایا کہ ہم اُن سے اس کے متعلق نہیں پوچھا کرتے تھے۔ پھر مجھے حضرت عبدالرحمن بن ابزیٰ کے پاس بھیجا تو میں نے اُن سے پوچھا فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں سلف کیا کرتے اور ہم اُن سے یہ نہ پوچھتے کہ اُن کے پاس کھیتی ہے یا نہیں؟

اسحاق، خالد بن عبداللہ، شیبانی، محمد بن ابو مجالد نے اُسے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم گندم اور جَو میں سلف کیا کرتے تھے — عبداللہ بن ولید، سفیان، شیبانی، نے فرمایا کہ روغن زیتون میں — قتیبہ، جریر، شیبانی سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا در گندم، جَو اور کشمش میں سلف کیا کرتے تھے۔

ابوالبختری طائی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کھجور کے درخت کی سلم سے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجور کے درختوں سے منع فرمایا ہے جب تک کھجوریں کھانے اور وزن کرنے کے قابل نہ ہو جائیں۔ ایک آدمی نے کہا کہ وزن کون سی چیز کا کیا جاتا ہے۔ اُن کے پہلو والے ایک شخص نے کہا: جبکہ اندازہ کرنے کے قابل ہو جائیں — معاذ، شعبہ، عمرو، ابوالبختری، حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

کھجوروں میں سلم کرنا

ابوالبختری سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کھجور کے درختوں کی سلم کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ کھجور کے درختوں کی بیع سے منع فرمایا گیا ہے۔ یہاں تک کہ وہ پک جائیں اور نقد چاندی کو ادھار کے بدلے بیچنے سے۔ میں نے کھجور

www.alahazratnetwork.org

عَبَّاسٍ عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يُؤْكَلَ مِنْهُ أَوْ يَأْكُلَ مِنْهُ وَحَتّٰى يُوْزَنَ۔

٢٠٩٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَصْلُحَ وَنَهَى عَنِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ نَسَاءً بِنَاجِزٍ وَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يَأْكُلَ أَوْ يُؤْكَلَ وَحَتّٰى يُوْزَنَ قُلْتُ وَمَا يُوْزَنُ قَالَ رَجُلٌ عِنْدَهُ حَتّٰى يُحْزَرَ۔

بَابُ ٣٩٢ الْكَفِيْلِ فِي السَّلَمِ۔

٢٠٩٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا يَعْلٰى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اشْتَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا مِنْ يَهُوْدِيٍّ بِنَسِيْئَةٍ وَرَهَنَهُ دِرْعًا لَهُ مِنْ حَدِيْدٍ۔

بَابُ ٣٩٣ الرَّهْنِ فِي السَّلَمِ۔

٢٠٩٨۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ تَذَاكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيْمَ الرَّهْنَ فِي السَّلَفِ فَقَالَ حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى مِنْ يَهُوْدِيٍّ طَعَامًا إِلٰى أَجَلٍ مَعْلُوْمٍ وَارْتَهَنَ مِنْهُ دِرْعًا مِنْ حَدِيْدٍ۔

بَابُ ٣٩٤ السَّلَمِ إِلٰى أَجَلٍ مَعْلُوْمٍ وَبِهِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُوْ سَعِيْدٍ وَالْأَسْوَدُ وَالْحَسَنُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا بَأْسَ فِي الطَّعَامِ الْمَوْصُوْفِ بِسِعْرٍ مَعْلُوْمٍ إِلٰى أَجَلٍ مَعْلُوْمٍ مَا لَمْ يَكُ ذٰلِكَ فِي زَرْعٍ لَمْ يَبْدُ صَلَاحُهُ۔

٢٠٩٩۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ

کے درخت کی بیع کے متعلق حضرت ابن عباس سے پوچھا تو فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجور کی بیع سے منع فرمایا ہے یہاں تک کھانے یا وزن کرنے کے قابل ہو جائیں۔

ابوالبختری سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کھجور کی سلم کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھلوں کو پکنے سے پہلے منع فرمایا ہے جب تک وہ پک نہ جائیں اور نقد چاندی اُدھار سونے کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا ہے۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا تو فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے جب تک کھانے یا وزن کرنے کے قابل نہ ہو جائیں۔ میں نے عرض کی کہ وزن کیسے ہوگا؟ اُن کے پاس والے ایک آدمی نے کہا اندازے سے۔

سلم میں ضمانت دینا

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے غلہ ادھار خریدا اور اپنی لوہے کی زرہ اُس کے پاس رہن رکھی۔

سلم میں رہن رکھنا

اعمش سے روایت ہے کہ ہم نے ابراہیم نخعی کے پاس سلف میں رہن رکھنے کا ذکر کیا تو فرمایا کہ حدیث بیان کی مجھ سے اسود نے بواسطہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مدت کے وعدے پر کسی یہودی سے غلہ خریدا اور اس کے بدلے لوہے کی زرہ اُس کے پاس رہن رکھی۔

مقررہ مدت تک سلم کرنا اور ایسا ہی کہا ہے حضرت ابن عباس، حضرت ابوسعید، اسود اور حسن بصری نے۔ حضرت ابن عمر کا قول ہے کہ غلے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے جبکہ اس کی جنس یا نرخ اور مدت مقرر کر لی جائے اور وہ چیز کھیت میں نہیں ہونی چاہیے جس کی صلاحیت ظاہر نہ ہوئی ہو۔

ابونعیم، سفیان، ابن ابی نجیح، عبداللہ بن کثیر، ابوالمنہال سے روایت

www.alahazratnetwork.org

أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي الثِّمَارِ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلٰثَ فَقَالَ أَسْلِفُوا فِي الثِّمَارِ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا ابْنُ نَجِيحٍ وَقَالَ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ۔

ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہ لوگ پھلوں میں دو سال اور تین سال کا سلف کیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ پھلوں کی تول اور مدت مقرر کر کے سلف کیا کرو ——— عبداللہ بن ولید، سفیان، ابن نجیح نے فرمایا کہ تول مقرر ہو اور وزن مقرر ہو۔

۲۱۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مُجَالِدٍ قَالَ أَرْسَلَنِي أَبُو بُرْدَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى فَسَأَلْتُهُمَا عَنِ السَّلَفِ فَقَالَا كُنَّا نُصِيبُ الْمَغَانِمَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَأْتِينَا أَنْبَاطٌ مِنْ أَنْبَاطِ الشَّامِ فَنُسْلِفُهُمْ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى قَالَ قُلْتُ أَكَانَ لَهُمْ زَرْعٌ أَوْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ زَرْعٌ قَالَا مَا كُنَّا نَسْأَلُهُمْ عَنْ ذٰلِكَ۔

محمد بن ابو مجالد سے روایت ہے کہ ابو بردہ اور عبداللہ بن شداد نے مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ اور حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ کی طرف سلف کے متعلق پوچھنے کے لیے بھیجا تو دونوں حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہمیں مال غنیمت ملتا تھا تو شام کے کاشتکار ہمارے پاس آتے جن سے ہم مدت مقرر کر کے گندم، جَو اور کشمش کی سلف کیا کرتے۔ میں نے پوچھا کہ وہ کاشتکاری کرتے تھے یا نہیں؟ فرمایا کہ اس کے متعلق ہم ان سے نہیں پوچھتے تھے۔

باب ۱۳۹۵ السَّلَمِ إِلَى أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ۔

اونٹنی کے بچہ جننے تک سلم کرنا

۲۱۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ إِسْمٰعِيلَ أَخْبَرَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانُوا يَتَبَايَعُونَ الْجَزُورَ إِلَى حَبَلِ الْحَبَلَةِ فَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَسَّرَهُ نَافِعٌ أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ مَا فِي بَطْنِهَا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ حبل الحبلہ کے طور پر اونٹنی بیچا کرتے تھے لیکن نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرما دیا۔ نافع نے اس کی تشریح کی کہ اونٹنی بچہ جنے جو اس کے پیٹ میں ہے۔

كِتَابُ الشُّفْعَةِ

کتاب الشفعہ

باب ۱۳۹۶ الشُّفْعَةُ فِي مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ فَلَا شُفْعَةَ۔

غیر منقسم میں شفعہ ہے، جب حد بندی ہو گئی تو شفعہ کا حق نہ رہا۔

۲۱۰۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر چیز میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا ہے جب تک وہ تقسیم نہ ہو جائے۔ جب حدیں قائم ہو گئیں اور راستے بدل گئے تو شفعہ کا حق نہ رہا۔

www.alahazratnetwork.org

باب ۳۹۶ عَرْضِ الشُّفْعَةِ عَلٰى صَاحِبِهَا قَبْلَ الْبَيْعِ وَقَالَ الْحَكَمُ اِذَا اَذِنَ لَهٗ قَبْلَ الْبَيْعِ فَلَا شُفْعَةَ لَهٗ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ مَنْ بِيْعَتْ شُفْعَتُهٗ وَهُوَ شَاهِدٌ لَا يُغَيِّرُهَا فَلَا شُفْعَةَ لَهٗ۔

۲۱۰۳۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ قَالَ وَقَفْتُ عَلٰى سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ فَجَاءَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى اِحْدٰى مَنْكِبَيَّ اِذْ جَاءَ اَبُوْ رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا سَعْدُ ابْتَعْ مِنِّيْ بَيْتَيَّ فِيْ دَارِكَ فَقَالَ سَعْدٌ وَاللّٰهِ مَا اَبْتَاعُهُمَا فَقَالَ الْمِسْوَرُ وَاللّٰهِ لَتَبْتَاعَنَّهُمَا فَقَالَ سَعْدٌ وَاللّٰهِ لَا اَزِيْدُكَ عَلٰى اَرْبَعَةِ اٰلَافٍ مُنَجَّمَةٍ اَوْ مُقَطَّعَةٍ قَالَ اَبُوْ رَافِعٍ لَقَدْ اُعْطِيْتُ بِهَا خَمْسَ مِائَةِ دِيْنَارٍ وَلَوْلَا اَنِّيْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ مَا اَعْطَيْتُكَهَا بِاَرْبَعَةِ اٰلَافٍ وَاَنَا اُعْطٰى بِهَا خَمْسَ مِائَةِ دِيْنَارٍ فَاَعْطَاهَا اِيَّاهُ۔

باب ۳۹۷ اَيُّ الْجِوَارِ اَقْرَبُ۔

۲۱۰۴۔ حَدَّثَنَا ــــ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَائِشَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ جَارَيْنِ فَاِلٰى اَيِّهِمَا اُهْدِيْ قَالَ اِلٰى اَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا۔

بیع سے پہلے شفیع پر شفعہ کو پیش کرنا۔ حکم کا قول ہے کہ جب بیع سے پہلے شفیع نے اجازت دی تو اسے شفعہ کا حق نہ رہا۔ شعبی کا قول ہے کہ جب شفیع کی موجودگی میں چیز بیچی گئی اور اس نے کوئی اعتراض نہ کیا تو اسے شفعہ کا حق نہ رہا۔

عمرو بن شرید سے روایت ہے کہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص کے پاس کھڑا تھا کہ حضرت مسور بن مخرمہ آ گئے اور اپنا ہاتھ میرے ایک کندھے پر رکھ لیا جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مولیٰ حضرت ابو رافع آ گئے اور کہا: اے سعد! اپنے محلے والے میرے دونوں مکان خرید لیجیے۔ حضرت سعد نے کہا: خدا کی قسم میں تو نہیں خریدوں گا۔ حضرت مسور نے کہا: بخدا آپ کو خریدنے پڑیں گے۔ حضرت سعد نے کہا کہ خدا کی قسم میں آپ کو چار ہزار درہم سے زیادہ نہیں دوں گا اور وہ بھی قسطوں میں۔ حضرت ابو رافع نے فرمایا کہ مجھے ان کے پانچ سو دینار مل رہے تھے اور اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ ہمسائے کو شفعہ کا زیادہ حق ہے تو آپ کو چار ہزار میں نہ دیتا بلکہ جبکہ مجھے ان کے پانچ سو دینار مل رہے تھے۔ پس وہ دونوں انہیں دے دیئے۔

کون سا ہمسایہ زیادہ حق دار ہے؟

حجاج، شعبہ ــــ علی بن عبد اللہ، شبابہ، شعبہ، ابو عمران، حضرت طلحہ بن عبد اللہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! میرے دو ہمسائے ہیں تو میں کس کے لیے تحفہ بھیجوں؟ فرمایا کہ جس کا دروازہ تم سے زیادہ قریب ہے۔

www.alahazratnetwork.org

پارہ — ۹

کتاب الاجارۃ

باب ۳۹۹ فی الاجارات استیجار الرجل الصالح وقول اللہ تعالٰی ان خیر من استاجرت القوی الامین والخازن الامین ومن لم یستعمل من ارادہ۔

۲۱۰۵۔ حدثنا محمد بن یوسف حدثنا سفین عن ابی بردۃ قال اخبرنی جدی ابو بردۃ عن ابیہ ابی موسی الاشعری قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الخازن الامین الذی یؤدی ما امر بہ طیبۃ نفسہ احد المتصدقین۔

۲۱۰۶۔ حدثنا مسدد حدثنا یحیی عن قرۃ بن خالد قال حدثنی حمید بن ہلال حدثنا ابو بردۃ عن ابی موسی قال اقبلت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومعی رجلان من الاشعریین فقلت ما علمت انہما یطلبان العمل فقال لن او لا نستعمل علی عملنا من ارادہ۔

باب ۴۰۰ رعی الغنم علی قراریط۔

۲۱۰۷۔ حدثنا احمد بن محمد المکی حدثنا عمرو بن یحیی عن جدہ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما بعث اللہ نبیا الا رعی الغنم فقال اصحابہ وانت فقال نعم کنت ارعاہا علی قراریط لاہل مکۃ۔

باب ۴۰۱ استیجار المشرکین عند الضرورۃ او اذا لم یوجد اہل الاسلام وعامل النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیہود خیبر۔

۲۱۰۸۔ حدثنا ابراہیم بن موسی اخبرنا ہشام

مزدوری کا بیان

مزدوری کا بیان اور نیک آدمی کو مزدوری پر لگانا۔ ارشادِ باری تعالٰی ہے "بے شک بہتر مزدور جس کو تم کام پر لگاؤ وہ ہے جو طاقت ور اور امانت دار ہو" اور خازن امانت دار ہو اور جس کا ارادہ ہو لیکن اُسے کام نہ ملے۔

محمد بن یوسف، سفیان، ابوبُردہ، ان کے دادا جان ابوبردہ، ان کے والد ماجد حضرت ابوموسٰی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: امانت دار خزانچی وہ ہے جو مالک کے حکم کے مطابق دل کی خوشی سے رقم ادا کرے۔ وہ خیرات کرنے والوں میں سے ایک ہے۔

ابوبردہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: میں نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ دو اشعری آدمی تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ یہ عامل بننا چاہتے ہیں۔ فرمایا کہ جو عامل بننا چاہے ہم اُسے عامل نہیں بنایا کرتے۔

چند قیراط پر بکریاں چرانا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالٰی نے کوئی نبی مبعوث نہیں فرمایا مگر اُس نے بکریاں چرائی ہیں۔ آپ کے اصحاب نے کہا، کیا آپ نے بھی؟ فرمایا ہاں، میں نے بھی چند قیراط پر اہلِ مکہ کی چرائی ہیں۔

جب کسی مشرک کو ضرورت کے وقت مزدوری پر رکھا جائے اور مسلمان دستیاب نہ ہو۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں کو کام پر رکھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم

www.alahazratnetwork.org

عن معمر عن الزهري عن عروة بن الزبير عن عائشة واستأجر النبي صلى الله عليه وسلم وأبو بكر رجلا من بني الديل ثم من بني عبد بن عدي هاديا خريتا الخريت الماهر بالهداية قد غمس يمين حلف في آل العاص بن وائل وهو على دين كفار قريش فأمناه فدفعا إليه راحلتيهما ووعداه غار ثور بعد ثلاث ليال فأتاهما براحلتيهما صبح ليال ثلاث فارتحلا وانطلق معهما عامر بن فهيرة والدليل الديلي فأخذ بهم وهو طريق الساحل۔

باب ۱۴۰۲ إذا استأجر أجيرا ليعمل له بعد ثلاثة أيام أو بعد شهر أو بعد سنة جاز وهما على شرطهما الذي اشترطاه إذا جاء الأجل۔

۲۱۰۹ — حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل قال ابن شهاب فأخبرني عروة بن الزبير أن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت واستأجر رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبو بكر رجلا من بني الديل هاديا خريتا وهو على دين كفار قريش فدفعا إليه راحلتيهما وواعداه غار ثور بعد ثلاث ليال براحلتيهما صبح ثلاث۔

باب ۱۴۰۳ الأجير في الغزو۔

۲۱۱۰ — حدثنا يعقوب بن إبراهيم حدثنا إسماعيل بن علية أخبرنا ابن جريج قال فأخبرني عطاء عن صفوان بن يعلى عن يعلى بن أمية قال غزوت مع النبي صلى الله عليه وسلم جيش العسرة فكان من أوثق أعمالي في نفسي فكان لي أجير فقاتل إنسانا فعض أحدهما إصبع صاحبه فانتزع إصبعه فأندر ثنيته فسقطت فانطلق إلى النبي صلى الله عليه وسلم فأهدر ثنيته وقال أفيدع إصبعه في فيك تقضمها قال أحسبه قال كما يقضم الفحل قال ابن جريج وحدثني عبد الله بن أبي مليكة عن جده بمثل هذه القصة أن رجلا عض يد رجل

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر نے بنی دیل کے ایک آدمی کو اُجرت پر رکھا اور پھر بنی عبد بن عدی سے جو راستہ بتانے میں بڑا ماہر تھا اُس کا عاص بن وائل کے خاندان سے معاہدہ تھا اور وہ کفارِ قریش کے دین پر تھا۔ دونوں نے اُس پر اعتماد کر کے اُسے اپنی سواریاں دے دیں اور اُس سے وعدہ لیا کہ تین دن کے بعد غارِ ثور پر لے آئے۔ وہ تین دن کے بعد لے آیا اور اُن کے ساتھ عامر بن فہیرہ اور راستہ بتانے والا دیلی چلا جو انہیں ساحل کے راستے سے گیا۔

جب کوئی کسی کو مزدوری پر رکھے کہ تین دن یا ایک ماہ یا ایک سال کے بعد اُس کا کام کرے گا تو جائز ہے اور جب مقررہ مدت آ جائے تو دونوں اپنی شرطوں پر قائم رہیں۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر نے بنی دیل کے ایک آدمی کو راستہ بتانے کے لیے مزدوری پر رکھا جو کفارِ قریش کے دین پر تھا اور اسے اپنی سواریاں دے دیں اور تین دن کے بعد صبح کے وقت غارِ ثور پر سواریاں لے کر پہنچ جانے کا اُس سے وعدہ لیا۔

غزوہ میں مزدور رکھنا

حضرت یعلیٰ بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں جیش العسرت والا (غزوۂ تبوک) جہاد کیا اور میرے نزدیک وہ میری سب سے قابلِ اعتماد نیکی ہے۔ میرے ساتھ ایک مزدور بھی تھا جو ایک آدمی سے برسرِ پیکار ہوا تو اُن دونوں نے ایک دوسرے کی انگلیاں منہ میں دبا لیں۔ جب اُس نے کھینچیں تو اُس کا سامنے کا دانت گر گیا۔ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا تو آپ نے دانت کا قصاص نہ دلوایا اور فرمایا کیا وہ تمہارے منہ میں رہنے دیتا۔ غالباً فرمایا۔ تاکہ تم اونٹ کی طرح چبا ڈالتے۔ ابن جریج، عبداللہ بن ابی ملیکہ اُن کے دادا جان نے بالکل یہی واقعہ بیان کیا کہ ایک آدمی نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا جس سے اُس کا اگلا دانت گر گیا اور حضرت ابوبکر نے اُس کا قصاص نہ دلوایا۔

www.alahazratnetwork.org

فَأَنْدَرِسْتِيَتَهُ فَاهْدَرِهَا أَبُوْبَكْرٍ۔

بَابُ ۱۴۰۴ مَنِ اسْتَأْجَرَ أَجِيْرًا فَبَيَّنَ لَهُ الْأَجَلَ وَلَمْ يُبَيِّنِ الْعَمَلَ لِقَوْلِهٖ إِنِّىْ أُرِيْدُ أَنْ أُنْكِحَكَ إِحْدَى ابْنَتَىَّ هَاتَيْنِ إِلٰى قَوْلِهٖ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ يَأْجُرُ فُلَانًا يُعْطِيْهِ أَجْرًا وَمِنْهُ فِى التَّعْزِيَةِ أَجَرَكَ اللّٰهُ۔

بَابُ ۱۴۰۵ إِذَا اسْتَأْجَرَ أَجِيْرًا عَلٰى أَنْ يُقِيْمَ حَائِطًا يُرِيْدُ أَنْ يَنْقَضَّ جَازَ۔

۲۱۱۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِىْ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ وَعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَزِيْدُ أَحَدُهُمَا عَلٰى صَاحِبِهٖ وَغَيْرُهُمَا قَدْ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ لِىَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِىْ أُبَىُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَا فَوَجَدَا جِدَارًا يُرِيْدُ أَنْ يَنْقَضَّ قَالَ سَعِيْدٌ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَاسْتَقَامَ قَالَ يَعْلٰى حَسِبْتُ أَنَّ سَعِيْدًا قَالَ فَمَسَحَهٗ بِيَدِهٖ فَاسْتَقَامَ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ سَعِيْدٌ أَجْرًا نَأْكُلُهٗ۔

بَابُ ۱۴۰۶ الْإِجَارَةُ إِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ۔

۲۱۱۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ أُجَرَاءَ فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِىْ مِنْ غُدْوَةٍ إِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِىْ مِنَ الْعَصْرِ إِلٰى أَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ فَأَنْتُمْ هُمْ فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَقَالُوْا مَا لَنَا أَكْثَرَ عَمَلًا وَأَقَلَّ عَطَاءً قَالَ هَلْ نَقَصْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ قَالُوْا لَا قَالَ فَذٰلِكَ فَضْلِىْ أُوْتِيْهِ

جب کسی کو اُجرت پر رکھے اور اُسے مُدّت بتا دے لیکن کام نہ بتائے، جیسا قرآن مجید میں ہے کہ میں چاہتا ہوں اپنی دونوں بیٹیوں سے ایک بیٹی کا تمہارے ساتھ نکاح کردوں، سے "اللہ تعالیٰ ہماری بات پر گواہ ہے" تک۔ یاجُرُ فُلَانًا کا مطلب ہے اُسے مزدوری دیتا ہے اور اسی سے جو تعزیت کے وقت بولا جاتا ہے آجَرَکَ اللہ کہا جاتا ہے۔

کسی کو اُس مزدوری پر رکھے کہ جب یہ دیوار گرنے لگے تو سیدھی کھڑی کر دے، یہ جائز ہے۔

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابن جُریج، یعلیٰ بن مسلم اور عمرو بن دینار، سعید بن جُبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ دونوں چلے یہاں تک کہ ایک دیوار ملی جو گرنے والی تھی۔ سعید نے ہاتھ کے اشارے سے کہا کہ اس طرح سیدھی کر دی۔ یعلیٰ کا بیان ہے کہ میرے خیال میں سعید نے کہا کہ اُس پر ہاتھ پھیرا تو وہ سیدھی ہوگئی۔ کہا کہ اگر آپ چاہتے تو اس پر مزدوری لے لیتے۔ سعید نے کہا، تاکہ مزدوری سے کھاتے۔ (یہ حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کی ملاقات کا واقعہ ہے جو قرآن مجید میں مذکور ہے)

دوپہر تک مزدوری پر رکھنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہاری اور اہلِ کتاب کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی نے کام پر مزدور رکھے اور کہا، کون ہے جو صبح سے دوپہر تک میرا ایک قیراط پر کام کرے۔ پس یہود نے کام کیا۔ پھر کہا کہ کون ہے جو دوپہر سے نمازِ عصر تک ایک قیراط پر میرا کام کرے۔ پس نصاریٰ نے کام کیا۔ کہا کہ کون ہے جو عصر سے غروبِ آفتاب تک دو قیراط پر کام کرے۔ یہی وہ تم ہو۔ پس یہود و نصاریٰ ناراض ہوئے اور کہا کہ ہم سے کام تو زیادہ لیا اور ہمیں مزدوری کم دی۔ فرمایا کہ کیا میں نے تمہارے حق میں سے کچھ کم دیا! عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ فرمایا کہ یہ میرا فضل ہے، جس کو چاہوں دوں۔

www.alahazratnetwork.org

مَنْ اَشَآءُ۔

بَابُ ۲۰۷ اَلْاِجَارَةُ اِلٰی صَلٰوةِ الْعَصْرِ۔

۲۱۱۳۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ اُوَیْسٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ مَوْلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَالْیَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ یَّعْمَلُ لِیْ اِلٰی نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْیَهُوْدُ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ ثُمَّ اَنْتُمُ الَّذِیْنَ تَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰی مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلٰی قِیْرَاطَیْنِ قِیْرَاطَیْنِ فَغَضِبَتِ الْیَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ عَمَلًا وَّاَقَلُّ عَطَآءً قَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِّنْ حَقِّكُمْ شَیْئًا قَالُوْا لَا فَقَالَ فَذٰلِكَ فَضْلِیْ اُوْتِیْهِ مَنْ اَشَآءُ۔

بَابُ ۲۰۸ اِثْمِ مَنْ مَّنَعَ اَجْرَ الْاَجِیْرِ۔

۲۱۱۴۔ حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی بْنُ سُلَیْمٍ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اُمَیَّةَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی ثَلٰثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَجُلٌ اَعْطٰی بِیْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَكَلَ ثَمَنَهٗ وَرَجُلٌ اسْتَاْجَرَ اَجِیْرًا فَاسْتَوْفٰی مِنْهُ وَلَمْ یُعْطِهٖ اَجْرَهٗ۔

بَابُ ۲۰۹ اَلْاِجَارَةُ مِنَ الْعَصْرِ اِلَی اللَّیْلِ۔

۲۱۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَآءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَیْدٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَاْجَرَ قَوْمًا یَّعْمَلُوْنَ لَهٗ عَمَلًا یَّوْمًا اِلَی اللَّیْلِ عَلٰی اَجْرٍ مَّعْلُوْمٍ فَعَمِلُوْا لَهٗ اِلٰی نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالُوْا لَا حَاجَةَ لَنَا اِلٰی اَجْرِكَ الَّذِیْ شَرَطْتَ لَنَا وَمَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ فَقَالَ لَهُمْ لَا تَفْعَلُوْا اَكْمِلُوْا بَقِیَّةَ عَمَلِكُمْ وَخُذُوْا اَجْرَكُمْ كَامِلًا

نمازِ عصر تک کام پر رکھنا

حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال اُس آدمی جیسی ہے جس نے کام پر آدمی لگائے اور کہا کہ کون ہے جو نصف النہار تک ایک ایک قیراط پر میرا کام کرے۔ پس ایک ایک قیراط پر یہود نے کام کیا۔ پھر تم وہ لوگ ہو جنہوں نے نمازِ عصر سے غروب آفتاب تک دو دو قیراط پر کام کیا۔ پس یہود و نصاریٰ ناراض ہوئے اور انہوں نے کہا کہ ہم نے کام زیادہ کیا اور مزدوری کم ملی۔ فرمایا کہ کیا میں نے تم پر ظلم کیا کہ تمہارے حق سے کچھ کم دیا؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا تو یہ میرا فضل ہے جس کو چاہوں دوں۔

مزدور کی مزدوری نہ دینے کا گناہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قیامت کے روز میں تین آدمیوں کا دشمن ہوں گا۔ ایک وہ آدمی جس نے میرے نام پر عہد کیا اور عہد شکنی کی۔ دوسرا وہ جس نے آزاد آدمی کو بیچ کر اس کی قیمت کھائی اور تیسرا وہ جس نے کسی کو مزدور رکھا اور پورا کام لے کر اُسے مزدوری نہ دی۔

عصر سے شام تک کے لیے مزدور رکھنا

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمانوں اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے کام پر آدمی لگائے جو اس کے لیے شام تک کام کریں مقررہ مزدوری پر۔ پس بعض نے نصف النہار تک اس کا کام کیا اور کہا کہ ہمیں مزدوری کی ضرورت نہیں جو شرط کی تھی اور جو ہم نے کام کیا وہ چھوڑا۔ اس نے اُن سے کہا کہ ایسا نہ کرو بلکہ باقی دن بھی کام کرو۔ اور اپنی پوری مزدوری لو۔ انہوں نے انکار کیا اور پھر گئے۔ اس نے اُن کے بعد دوسرے آدمی کام پر لگائے اور اُن سے کہا کہ تم باقی دن کام

www.alahazratnetwork.org

فَأَبَوْا وَتَرَكُوا وَاسْتَأْجَرَ أَجِيرَيْنِ بَعْدَهُمْ فَقَالَ لَهُمَا أَكْمِلَا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمَا هٰذَا وَلَكُمَا الَّذِي شَرَطْتُ لَهُمْ مِنَ الْأَجْرِ فَعَمِلُوا حَتّٰى إِذَا كَانَ حِينُ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَالَا لَكَ مَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ وَلَكَ الْأَجْرُ الَّذِي جَعَلْتَ لَنَا فِيهِ فَقَالَ لَهُمَا أَكْمِلَا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمَا فَإِنَّ مَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ شَيْءٌ يَسِيرٌ فَأَبَيَا وَاسْتَأْجَرَ قَوْمًا أَنْ يَعْمَلُوا لَهُ بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ فَعَمِلُوا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ وَاسْتَكْمَلُوا أَجْرَ الْفَرِيقَيْنِ كِلَيْهِمَا فَذٰلِكَ مَثَلُهُمْ وَمَثَلُ مَا قَبِلُوا مِنْ هٰذَا النُّورِ۔

کرو اور تمہیں وہی دوں گا جو اُن سے طے کیا تھا۔ اُنھوں نے کام کیا لیکن جب نمازِ عصر کا وقت ہُوا تو کہا ہم نے اپنا کام اور اس کی مقررہ مزدوری دونوں چیزیں آپ کے لیے چھوڑ دیں۔ اُن دونوں جماعتوں سے کہا گیا کہ اپنا باقی کام کرو کیونکہ تھوڑا سا دن رہ گیا ہے مگر اُنھوں نے انکار کر دیا۔ لہٰذا باقی دن کے لیے دوسرے آدمیوں کو کام پر لگایا تو اُنھوں نے کام کیا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ پس انھیں دوسرے دونوں گروہوں کی مزدوری بھی مل گئی۔ پس یہ اُن کی مثال ہے جنھوں نے اس نور کو قبول کیا۔

بَابٌ ۱۲ مَنِ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَتَرَكَ أَجْرَهُ فَعَمِلَ فِيهِ الْمُسْتَأْجِرُ فَزَادَ وَمَنْ عَمِلَ فِي مَالِ غَيْرِهِ فَاسْتَفْضَلَ۔

جو مزدور رکھے اور پھر وہ اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا جائے مستاجر اُس پر محنت کر کے اُسے بڑھائے۔

۲۱۱۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ انْطَلَقَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتّٰى أَوَوُا الْمَبِيتَ إِلٰى غَارٍ فَدَخَلُوهُ فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارَ فَقَالُوا إِنَّهُ لَا يُنْجِيكُمْ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ إِلَّا أَنْ تَدْعُوا اللّٰهَ بِصَالِحِ أَعْمَالِكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمُ اللّٰهُمَّ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَكُنْتُ لَا أَغْبِقُ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَمَالًا فَنَأَى بِي فِي طَلَبِ شَيْءٍ يَوْمًا فَلَمْ أُرِحْ عَلَيْهِمَا حَتّٰى نَامَا فَحَلَبْتُ لَهُمَا غَبُوقَهُمَا فَوَجَدْتُهُمَا نَائِمَيْنِ وَكَرِهْتُ أَنْ أَغْبِقَ قَبْلَهُمَا أَهْلًا أَوْ مَالًا فَلَبِثْتُ وَالْقَدَحُ عَلٰى يَدَيَّ أَنْتَظِرُ اسْتِيقَاظَهُمَا حَتّٰى بَرَقَ الْفَجْرُ فَاسْتَيْقَظَا فَشَرِبَا غَبُوقَهُمَا اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ فَانْفَرَجَتْ شَيْئًا لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ كَانَتْ لِي ابْنَةُ عَمٍّ كَانَتْ أَحَبَّ النَّاسِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ تم سے پہلے لوگوں میں سے تین آدمی جا رہے تھے کہ ایک غار میں پناہ لینے کے لیے داخل ہوئے۔ پہاڑ سے ایک پتھر نے لڑھک کر غار سے اُن کے نکلنے کا راستہ بند کر دیا۔ اُنھوں نے کہا کہ آپ اس پتھر سے بچ نہیں سکتے مگر یوں کہ اپنے کسی نیک کام کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔ اُن میں سے ایک آدمی نے کہا کہ اے اللہ میرے ماں باپ بہت بوڑھے ہوگئے تھے اور میں اُن سے پہلے اپنے گھر کے کسی فرد کو دودھ نہیں پلاتا تھا۔ ایک دن مجھے کسی کام کے باعث زیادہ دیر ہوگئی اور وہ سو گئے۔ میں نے اُن کے لیے دودھ دوہا تو وہ سوئے ہوئے تھے جب کہ میں نے اُن سے پہلے گھر کے کسی فرد کو دودھ پلانا پسند نہ کیا۔ میں اسی جگہ کھڑا رہا اور پیالہ میرے ہاتھ میں تھا کہ وہ جاگ کر دودھ پئیں یہاں تک فجر ہوگئی۔ اے اللہ اگر یہ کام میں نے تیری رضا کے لیے کیا تو اس پتھر کو ہمارے راستے سے ہٹا دے۔ پس وہ قدرے ہٹ گیا لیکن نکل نہیں سکتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوسرا یوں گویا ہُوا۔ اے اللہ میرے چچا کی بیٹی جس کو میں سب سے زیادہ چاہتا تھا میرا دل اس پر مائل تھا لیکن وہ مجھ سے بچتی رہتی تھی۔ ایک سال اُسے ضرورتاً میرے پاس آنا پڑا۔ میں نے اُسے ایک سو بیس دینار دے کر وہ

www.alahazratnetwork.org

إلى فلم أردتها عن نفسها فامتنعت مني حتى ألمت بها سنة من السنين فجاءتني فأعطيتها عشرين ومائة دينار على أن تخلي بيني وبين نفسها ففعلت حتى إذا قدرت عليها قالت لا أحل لك أن تفض الخاتم إلا بحقه فتحرجت من الوقوع عليها فانصرفت عنها وهي أحب الناس إلي وتركت الذهب الذي أعطيتها اللهم إن كنت فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج عنا ما نحن فيه فانفرجت الصخرة غير أنهم لا يستطيعون الخروج منها قال النبي صلى الله عليه وسلم وقال الثالث اللهم إني استأجرت أجراء فأعطيتهم أجرهم غير رجل واحد ترك الذي له وذهب فثمرت أجره حتى كثرت منه الأموال فجاءني بعد حين فقال يا عبد الله أد إلي أجري فقلت له كل ما ترى من أجرك من الإبل والبقر والغنم والرقيق فقال يا عبد الله لا تستهزئ بي فقلت إني لا أستهزئ بك فأخذه كله فاستاقه فلم يترك منه شيئا اللهم فإن كنت فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج عنا ما نحن فيه فانفرجت الصخرة فخرجوا يمشون۔

میرے اور اپنے درمیان رکاوٹ نہ ڈالے۔ جب میں اس پر قادر ہوا تو اس نے کہا میں آپ کے لیے حلال نہیں ہوں لہٰذا بند مہر کو نہ توڑیے مگر حق کے ساتھ۔ میں نے اس بات کو گناہ سمجھا اور اس سے ہٹ گیا، حالانکہ وہ مجھے سب سے پیاری تھی اور جو سونا اسے دیا تھا وہ بھی چھوڑ دیا۔ اے اللہ! اگر میں نے صرف تیری رضا کے لیے کیا تو جس مصیبت میں ہم ہیں اس سے ہمارے لیے راستہ نکال۔ چنانچہ پتھر کچھ سرک گیا لیکن وہ نکل نہیں سکتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیسرا شخص عرض گزار ہوا۔ اے اللہ! میں نے کچھ آدمی مزدوری پر لگائے تو جب انہیں مزدوری دی تو ایک نے نہ لی اور چھوڑ کر چلا گیا۔ میں نے اس کی مزدوری کو کام میں لگایا جس سے بہت مال ہو گیا۔ ایک مدت کے بعد وہ میرے پاس آیا اور کہا۔ اے اللہ کے بندے! میری مزدوری ادا کرو۔ میں نے اس سے کہا کہ جو تم اونٹ، گائے، بکریاں اور غلام دیکھ رہے ہو یہ سب تمہارے ہیں۔ اس نے کہا کہ اے اللہ کے بندے! میرے ساتھ مذاق نہ کیجیے۔ میں نے کہا کہ میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کرتا۔ پس وہ لے گیا اور ان میں سے کوئی چیز نہ چھوڑی۔ اے اللہ! اگر میں نے صرف تیری رضا کے لیے کیا تو ہم جس مصیبت میں ہیں اس سے ہمیں راستہ دے۔ چنانچہ پتھر ہٹ گیا اور وہ باہر نکل آئے۔

باب ۱۲ من آجر نفسه ليحمل على ظهره ثم تصدق به وأجرة الحمال۔

جس نے اپنی پیٹھ پر بوجھ اٹھانے کے لیے مزدوری کی پھر اسے خیرات کر دیا اور بوجھ اٹھانے والے کی اجرت۔

۲۱۱۷ - حدثنا سعيد بن يحيى بن سعيد حدثنا أبي حدثنا الأعمش عن شقيق عن أبي مسعود الأنصاري قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أمرنا بالصدقة انطلق أحدنا إلى السوق فيحامل فيصيب المد وإن لبعضهم لمائة ألف قال ما نراه إلا نفسه

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب ہمیں صدقہ کا حکم فرماتے تو ہم میں سے کوئی بازار کی طرف جاتا، بوجھ اٹھاتا اور ایک مد حاصل کرتا جب کہ آج ہم میں سے کسی کو ہزار روپے حاصل ہیں۔ شقیق کے نزدیک اس سے حضرت ابو مسعود کی ذات مراد ہے۔

باب ۱۳ أجر السمسرة ولم ير ابن سيرين وعطاء وإبراهيم والحسن بأجر السمسار بأسا وقال ابن عباس لا بأس أن يقول بع هذا الثوب فما زاد على كذا وكذا فهو لك وقال ابن سيرين

دلال کی اجرت۔ ابن سیرین، عطاء، ابن ابراہیم اور حسن بصری دلال کی اجرت میں مضائقہ نہیں سمجھتے تھے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ایسا کہنے میں کوئی ڈر نہیں کہ یہ کپڑا اتنے میں بیچ دو اور جو زائد ملیں وہ تمہارے۔ ابن سیرین نے کہا کہ جب کوئی کہے یہ چیز اتنے میں فروخت

www.alahazratnetwork.org

إِذَا قَالَ بِعْهُ بِكَذَا فَمَا كَانَ مِنْ رِبْحٍ فَهُوَ لَكَ أَوْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُوْنَ عِنْدَ شُرُوْطِهِمْ۔

۲۱۱۸۔ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَلَقَّى الرُّكْبَانُ وَلَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قُلْتُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَا قَوْلُهُ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لَا يَكُوْنُ لَهُ سِمْسَارًا۔

بَابٌ ۱۴۳۳ هَلْ يُؤَاجِرُ الرَّجُلُ نَفْسَهُ مِنْ مُشْرِكٍ فِيْ أَرْضِ الْحَرْبِ۔

۲۱۱۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ حَدَّثَنَا خَبَّابٌ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا قَيْنًا فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ فَاجْتَمَعَ لِيْ عِنْدَهُ فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَقْضِيْكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ أَمَا وَاللّٰهِ حَتّٰى تَمُوْتَ ثُمَّ تُبْعَثَ فَلَا قَالَ وَإِنِّيْ لَمَيِّتٌ ثُمَّ مَبْعُوْثٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ سَيَكُوْنُ لِيْ ثَمَّ مَالٌ وَوَلَدٌ فَأَقْضِيْكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَفَرَأَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَأُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا۔

بَابٌ ۱۴۳۴ مَا يُعْطٰى فِي الرُّقْيَةِ عَلٰى أَحْيَاءِ الْعَرَبِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ لَا يَشْتَرِطُ الْمُعَلِّمُ إِلَّا أَنْ يُعْطٰى شَيْئًا فَلْيَقْبَلْهُ وَقَالَ الْحَكَمُ لَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا كَرِهَ أَجْرَ الْمُعَلِّمِ وَأَعْطَى الْحَسَنُ دَرَاهِمَ عَشَرَةً وَلَمْ يَرَ ابْنُ سِيْرِيْنَ بِأَجْرِ الْقَسَّامِ بَأْسًا وَقَالَ كَانَ يُقَالُ السُّحْتُ الرِّشْوَةُ فِي الْحُكْمِ وَكَانُوْا يُعْطَوْنَ عَلَى الْخَرْصِ۔

۲۱۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ انْطَلَقَ نَفَرٌ

کردو اور جو زائد ملے وہ میرے اور تمہارے درمیان نصفا نصف تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان اپنی شرطوں کے پابند رہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ قافلے والوں سے آگے جا کر ملا جائے اور کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے بیع نہ کرے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے ابن عباس لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ ۔ کا مطلب کیا ہے! فرمایا کہ اس کے لیے دلالی نہ کرے۔

دار الحرب میں مزدوری پر کسی مشرک کا کام کرنا

حضرت خباب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ میں لوہار کا کام کرتا تھا۔ میں نے عاص بن وائل کا کام کیا اور میری کتنی ہی مزدوری جمع ہو گئی تو میں تقاضا کرنے اس کے پاس گیا۔ اس نے کہا خدا میں تمہیں نہیں دوں گا جب تک تم محمد کا انکار نہ کر دو۔ میں نے کہا کہ خدا کی قسم یہ نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ تم مر جاؤ اور پھر اٹھائے جاؤ۔ کہا، کیا مرنے کے بعد میں اٹھایا جاؤں گا! میں نے کہا، ہاں کہا تو اس وقت مجھے مال دیا جائے گا لہٰذا تمہارا قرض ادا کر دوں گا۔ پس اللہ تعالٰی نے وحی نازل فرمائی۔ کیا تم نے اسے دیکھا جس نے ہماری آیتوں سے کفر کیا اور کہا کہ مجھے مال اور بیٹے مل جائیں گے۔

سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرنے پر عرب کے کسی قبیلے کی طرف سے کچھ دیا جاتا

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ کی کتاب زیادہ حق رکھتی ہے کہ اس پر کچھ لیا جائے۔ شعبی نے فرمایا کہ معلم کوئی شرط عائد نہ کرے مگر جو دیا جائے اسے قبول کرے۔ حکم کا قول ہے کہ میں نے کسی کو نہیں سنا جس نے معلم کی اجرت کو ناپسند کیا ہو۔ حسن بصری نے دس درہم دئے اور ابن سیرین نے بانٹنے والے کی اجرت میں کوئی مضائقہ شمار نہیں کیا اور کہا جاتا تھا السُّحْتُ حکم میں رشوت دینے کو کہتے ہیں اور لوگ اندازہ کرنے کی اجرت دیا کرتے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اصحاب کی ایک جماعت سفر میں نکلی تو وہ عرب کے

www.alahazratnetwork.org

مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفْرَةٍ سَافَرُوهَا حَتَّى نَزَلُوا عَلَى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمْ فَلُدِغَ سَيِّدُ ذٰلِكَ الْحَيِّ فَسَعَوْا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ أَتَيْتُمْ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِيْنَ نَزَلُوا لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ فَأَتَوْهُمْ فَقَالُوا يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ إِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ وَسَعَيْنَا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نَعَمْ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرْقِي وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَقَدِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تُضَيِّفُونَا فَمَا أَنَا بِرَاقٍ لَكُمْ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا فَصَالَحُوهُمْ عَلَى قَطِيعٍ مِنَ الْغَنَمِ فَانْطَلَقَ يَتْفِلُ عَلَيْهِ وَيَقْرَأُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ فَكَأَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَانْطَلَقَ يَمْشِي وَمَا بِهِ قَلَبَةٌ قَالَ فَأَوْفَوْهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِي صَالَحُوهُمْ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اقْسِمُوا فَقَالَ الَّذِي رَقٰى لَا تَفْعَلُوا حَتَّى نَأْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَذْكُرَ لَهُ الَّذِي كَانَ فَنَنْظُرَ مَا يَأْمُرُنَا فَقَدِمُوا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ فَقَالَ وَمَا يُدْرِيْكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ ثُمَّ قَالَ قَدْ أَصَبْتُمُ اقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ سَهْمًا فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ سَمِعْتُ أَبَا الْمُتَوَكِّلِ بِهٰذَا۔

ایک قبیلے کے پاس ٹھہرے۔ اُن سے مہمانی کے لیے کہا تو انھوں نے مہمان نوازی سے انکار کر دیا۔ اُس قبیلے کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا تو انھوں نے بھاگ دوڑ کی مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ بعض نے کہا کہ اِن لوگوں کے پاس جاؤ۔ جو آئے ہوئے ہیں، شاید ان کے پاس کوئی چیز ہو۔ پس وہ اُن کے پاس آئے اور کہا کہ اے لوگو! ہمارے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے اور ہم نے سب کچھ کر کے دیکھ لیا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ کیا آپ میں سے کسی کے پاس کچھ ہے۔ ایک نے کہا، ہاں خدا کی قسم میں دم کر دیتا ہوں لیکن ہم نے آپ سے میزبانی کے لیے کہا تو آپ نے مہمان نوازی سے انکار کر دیا۔ لہٰذا میں اُس وقت تک دم نہیں کروں گا جب تک ہمارے لیے معاوضہ مقرر نہ کرو۔ چنانچہ کچھ بکریاں دینے پر اتفاقِ رائے ہو گیا۔ پس وہ گئے، اُس پر تھتکارا اور سورۂ فاتحہ پڑھی تو ایسے ہو گیا جیسے کسی نے رسیاں کھول دی ہوں۔ وہ چلنے پھرنے لگا اور کوئی تکلیف نہ رہی۔ پس انھوں نے مقررہ بکریاں ادا کر دیں۔ کسی نے کہا کہ انھیں تقسیم کر لیجیے۔ دم کرنے والے نے کہا کہ ایسا نہ کیجیے، یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچیں، آپ سے ذکر کریں اور دیکھیں کہ آپ کیا حکم فرماتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے ذکر کیا تو فرمایا۔ تمھیں کیسے معلوم ہوا کہ اس کے ساتھ دم کیا جاتا ہے! پھر فرمایا کہ تم نے ٹھیک کیا، تقسیم کر لو اور اپنے ساتھ ایک حصہ میرا بھی رکھنا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے۔ شعبہ، ابوبشر نے ابوالمتوکل سے یہ حدیث سُنی۔

ف: اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسمانی امراض کے لیے قرآنِ کریم کی آیات پڑھ کر دم کرنا جائز ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ قرآن مجید میں جسمانی شفا بھی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ دم کرنے پر اُجرت بھی لی جا سکتی ہے۔ لیکن اِسے کاروبار بنا لینے میں کافی اختلاف ہے اور بزرگوں نے اسے پیشہ بنا لینے کو کسی قدر بھی مناسب نہیں سمجھا ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ۔

باب ۱۲۵ ضَرِيْبَةِ الْعَبْدِ وَتَعَاهُدِ ضَرَائِبِ الْإِمَاءِ۔

غلام اور لونڈی کو اُس کی مقررہ مزدوری دینا۔

۲۱۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَجَمَ أَبُو طَيْبَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ أَوْ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ مَوَالِيَهُ فَخُفِّفَ عَنْ غَلَّتِهِ أَوْ ضَرِيبَتِهِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابو طیبہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پچھنے لگائے تو آپ نے اُسے ایک صاع یا دو صاع غلہ دینے کا حکم فرمایا اور اس کے مالکوں سے گفتگو کی تو اس کا خراج کم کر دیا گیا۔

www.alahazratnetwork.org

باب ۴۱۶ خراج الحجام۔

۲۱۲۲۔ حدثنا موسی بن اسمٰعیل حدثنا وھیب حدثنا ابن طاؤس عن ابن عباس قال احتجم النبی صلی اللہ علیہ وسلم واعطی الحجام اجرہ۔

۲۱۲۳۔ حدثنا مسدد حدثنا یزید بن زریع عن خالد عن عکرمۃ عن ابن عباس قال احتجم النبی صلی اللہ علیہ وسلم واعطی الحجام اجرہ ولو علم کراھیۃ لم یعطہ۔

۲۱۲۴۔ حدثنا ابو نعیم حدثنا مسعر عن عمرو بن عامر قال سمعت انسا یقول کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحتجم ولم یکن یظلم احدا اجرہ۔

باب ۴۱۷ من کلم موالی العبد ان یخففوا عنہ من خراجہ۔

۲۱۲۵۔ حدثنا اٰدم حدثنا شعبۃ عن حمید الطویل عن انس بن مالک قال دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم غلاما حجاما فحجمہ وامر لہ بصاع او صاعین او مد او مدین وکلم فیہ فخفف عن ضریبتہ۔

باب ۴۱۸ کسب البغی والاماء وکرہ ابراھیم اجر النائحۃ والمغنیۃ وقول اللہ تعالٰی ولا تکرھوا فتیاتکم علی البغاء ان اردن تحصنا لتبتغوا عرض الحیوۃ الدنیا ومن یکرھھن فان اللہ من بعد اکراھھن غفور رحیم فتیاتکم اماءکم۔

۲۱۲۶۔ حدثنا قتیبۃ بن سعید عن مالک عن ابن شھاب عن ابی بکر بن عبد الرحمٰن بن الحارث بن ھشام عن ابی مسعود الانصاری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن ثمن الکلب ومھر البغی وحلوان الکاھن۔

۲۱۲۷۔ حدثنا مسلم بن ابراھیم حدثنا شعبۃ

پچھنے لگانے کی اُجرت

طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور حجام کو اُس کی مزدوری دی۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور حجام کو اُجرت عطا فرمائی۔ اگر آپ اسے ناپسند کرتے تو کبھی عطا نہ فرماتے۔

عمرو نے حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور مزدوری کے سلسلے میں آپ کسی پر ظلم نہیں کرتے تھے۔

جو غلام کے آقاؤں سے بات کرے کہ اُس کی مزدوری کم کر دیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو بلوا کر اُس سے پچھنے لگوائے اور اُسے ایک یا دو صاع یا ایک یا دو مُد دینے کا حکم فرمایا اور گفتگو کر کے اُس کے محصول میں کمی کروائی۔

بدکار عورت اور لونڈی کی کمائی۔ ابراہیم نخعی نے رونے والی اور گانے والی کی اُجرت کو مکروہ سمجھا ہے اور ارشادِ ربانی ہے، تاکہ تم دنیاوی زندگی کا فائدہ حاصل کر سکو اور جو تمہاری لونڈیوں میں سے اسے ناپسند کرے تو اللہ اُن کے ناپسند کرنے کے بعد بخشنے والا مہربان ہے۔ فتیاتکم یعنی تمہاری لونڈیاں۔

قتیبہ بن سعید، امام مالک، ابن شہاب، ابو بکر بن عبد الرحمٰن بن حارث بن ہشام، حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے کتے کی قیمت نیز زانیہ اور کاہن کی اُجرت سے منع فرمایا ہے۔

مسلم بن ابراہیم، شعبہ، محمد بن جحادہ، ابو حازم سے روایت ہے

www.alahazratnetwork.org

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْإِمَاءِ۔

بَاب ۴۱۹ عَسْبِ الْفَحْلِ۔

۲۱۲۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ۔

بَاب ۴۲۰ إِذَا اسْتَأْجَرَ أَرْضًا فَمَاتَ أَحَدُهُمَا

وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ لَيْسَ لِأَهْلِهِ أَنْ يُخْرِجُوهُ إِلَى تَمَامِ الْأَجَلِ وَقَالَ الْحَكَمُ وَالْحَسَنُ وَإِيَاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ تُمْضَى الْإِجَارَةُ إِلَى أَجَلِهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بِالشَّطْرِ فَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ وَلَمْ يُذْكَرْ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ جَدَّدَا الْإِجَارَةَ بَعْدَ مَا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۱۲۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَأَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ الْمَزَارِعَ كَانَتْ تُكْرَى عَلَى شَيْءٍ سَمَّاهُ نَافِعٌ لَا أَحْفَظُهُ وَأَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ حَدَّثَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَتَّى أَجْلَاهُمْ عُمَرُ۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْحَوَالَاتِ

بَاب ۴۲۱ فِي الْحَوَالَةِ وَهَلْ يَرْجِعُ فِي الْحَوَالَةِ

وَقَالَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ إِذَا كَانَ يَوْمَ أَحَالَ عَلَيْهِ مَلِيًّا جَازَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَتَخَارَجُ الشَّرِيكَانِ وَ

کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لونڈیوں کی حرام کاری کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔

نر سے جفتی کروانے کی اُجرت۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نر سے جفتی کرانے کی اُجرت سے منع فرمایا ہے۔

جو ٹھیکے پر زمین لے لیکن دونوں میں سے کوئی ایک فوت ہو جائے۔ ابن سیرین نے کہا کہ اُس کے گھر والوں کو مدت پوری ہونے سے پہلے بے دخل کرنے کا حق نہیں ہے۔ حکم، حسن بصری اور ایاس بن معاویہ کے نزدیک اُس کی مقررہ مدت تک جاری رہے گا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین ٹھیکے پر دی اور یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے ابتدائی دورِ خلافت میں رہی اور اس بات کا کسی نے ذکر نہیں کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نے اس اجارے کی تجدید کی ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین اُنھیں (یہودیوں کو) دی کہ وہ کام اور کاشتکاری کریں اور پیداوار کا نصف اُن کے لیے ہوگا۔ حضرت ابن عمر نے اُنھیں بتایا کہ زمین کرائے پر دی جاتی تھی جس کا نافع نے نام لیا لیکن مجھے یاد نہ رہا اور حضرت رافع بن خدیج نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے ٹھیکے پر مزارع کو زمین دینے سے منع فرمایا ہے۔

عبیداللہ نافع حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے اُنھیں جلا وطن کر دیا تھا۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

قرض حوالے کرنے کا بیان اور کیا حوالہ میں رجوع ہو سکتا ہے

حسن اور قتادہ نے کہا کہ اگر حوالے کے دن خوشحال تھا تو جائز ہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ شریک اور میراث پانے والے میں سے ایک نقد مال

www.alahazratnetwork.org

أَهْلُ الْمِيرَاثِ فَيَأْخُذُ هٰذَا عَيْنًا وَهٰذَا دَيْنًا فَإِنْ تَوِيَ لِأَحَدِهِمَا لَمْ يَرْجِعْ عَلَى صَاحِبِهِ۔

۲۱۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ فَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ۔

بَابُ ۱۴۲۲ إِذَا أَحَالَ عَلَى مَلِيٍّ فَلَيْسَ لَهُ رَدٌّ۔

۲۱۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَمَنْ أُتْبِعَ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ۔

بَابُ ۱۴۲۳ إِذَا أَحَالَ دَيْنُ الْمَيِّتِ عَلَى رَجُلٍ جَازَ۔

۲۱۳۲۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ فَقَالُوا صَلِّ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا لَا فَصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ أُخْرَى فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلِّ عَلَيْهَا قَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قِيلَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ أُتِيَ بِالثَّالِثَةِ فَقَالُوا صَلِّ عَلَيْهَا قَالَ هَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوا ثَلَاثَةُ دَنَانِيرَ قَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَعَلَيَّ دَيْنُهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ۔

اور دوسرا قرضہ۔ ایک دیوالیہ ہو گیا تو دوسرے سے مطالبہ نہیں کر سکتا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مال دار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور جب کسی کا قرض تم میں سے کسی مال دار کے حوالے کیا جائے تو اُسے قبول کرنا چاہیے۔

جب قرض کسی مال دار کے حوالے کیا جائے تو رد کرنا اسکے لیے مناسب نہیں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مال دار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور قرض مال دار کے حوالے کیا جائے تو قبول کرے۔

جب میت کا قرض کسی کی طرف منتقل کر دیا جائے تو جائز ہے۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جنازہ لایا گیا اور عرض کی گئی کہ اس پر نماز پڑھیے۔ فرمایا۔ کیا اس پر قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کی، نہیں فرمایا کیا اس نے کچھ چھوڑا ہے؟ عرض گزار ہوئے نہیں۔ پس اس پر نماز پڑھی۔ پھر دوسرا جنازہ آیا اور لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ اس پر نماز پڑھیے۔ فرمایا کہ کیا اس پر قرض ہے؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا کہ کیا اس نے کچھ چھوڑا ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ تین دینار۔ پس اس پر نماز پڑھی پھر تیسرا لایا گیا اور عرض کی گئی کہ اس پر نماز پڑھیے۔ فرمایا کہ کیا اس نے کچھ چھوڑا ہے؟ لوگوں نے عرض کی نہیں، فرمایا کہ کیا اس پر قرض ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ تین دینار۔ فرمایا کہ تم اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو۔ حضرت ابو قتادہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اس پر نماز پڑھیے اور اس کا قرض میں ادا کروں گا۔ پس آپ نے اس پر نماز پڑھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

كِتَابُ الْكَفَالَةِ

ذمہ داری کا بیان

باب ۱۳۲۴ الْكَفَالَةِ فِي الْقَرْضِ وَالدُّيُوْنِ بِالْأَبْدَانِ
وَغَيْرِهَا۔ وَقَالَ أَبُو الزِّنَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو
الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ عُمَرَ بَعَثَهُ مُصَدِّقًا فَوَقَعَ رَجُلٌ
عَلٰى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَأَخَذَ حَمْزَةُ مِنَ الرَّجُلِ كَفِيْلًا حَتّٰى
قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ وَكَانَ عُمَرُ قَدْ جَلَدَهُ مِائَةَ جَلْدَةٍ فَصَدَّقَهُمْ
وَعَذَرَهُ بِالْجَهَالَةِ وَقَالَ جَرِيْرٌ وَالْأَشْعَثُ لِعَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ مَسْعُوْدٍ فِي الْمُرْتَدِّيْنَ اسْتَتِبْهُمْ وَ
كَفِّلْهُمْ فَتَابُوْا وَكَفَلَهُمْ عَشَائِرُهُمْ وَقَالَ حَمَّادٌ إِذَا تَكَفَّلَ
بِنَفْسٍ فَمَاتَ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَقَالَ الْحَكَمُ يَضْمَنُ قَالَ
أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ
إِسْرَائِيْلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ أَنْ يُسْلِفَهُ أَلْفَ
دِيْنَارٍ فَقَالَ ائْتِنِيْ بِالشُّهَدَاءِ أُشْهِدُهُمْ فَقَالَ كَفٰى
بِاللّٰهِ شَهِيْدًا قَالَ فَأْتِنِيْ بِالْكَفِيْلِ قَالَ كَفٰى بِاللّٰهِ
كَفِيْلًا قَالَ صَدَقْتَ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ إِلٰى أَجَلٍ مُسَمًّى
فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَقَضٰى حَاجَتَهُ ثُمَّ الْتَمَسَ مَرْكَبًا
يَرْكَبُهَا يَقْدَمُ عَلَيْهِ لِلْأَجَلِ الَّذِيْ أَجَّلَهُ فَلَمْ يَجِدْ
مَرْكَبًا فَأَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَأَدْخَلَ فِيْهَا أَلْفَ
دِيْنَارٍ وَصَحِيْفَةً مِنْهُ إِلٰى صَاحِبِهِ ثُمَّ زَجَّجَ مَوْضِعَهَا
ثُمَّ أَتٰى بِهَا إِلَى الْبَحْرِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّيْ
كُنْتُ تَسَلَّفْتُ فُلَانًا أَلْفَ دِيْنَارٍ فَسَأَلَنِيْ كَفِيْلًا فَقُلْتُ
كَفٰى بِاللّٰهِ كَفِيْلًا فَرَضِيَ بِكَ وَسَأَلَنِيْ شَهِيْدًا فَقُلْتُ
كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا فَرَضِيَ بِكَ وَإِنِّيْ جَهَدْتُ أَنْ أَجِدَ
مَرْكَبًا أَبْعَثُ إِلَيْهِ الَّذِيْ لَهُ فَلَمْ أَقْدِرْ وَإِنِّيْ أَسْتَوْدِعُكَهَا

کفالت، قرض میں مالی اور جانی ذمہ داری لینا۔ ابوالزناد، محمد بن حمزہ بن عمرو اسلمی کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے انہیں مُصدِّق بنا کر بھیجا تو وہاں ایک آدمی اپنی بیوی کی لونڈی سے صحبت کر بیٹھا۔ حمزہ نے کسی آدمی کو اس کا ضامن بنا لیا اور حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوئے جب کہ حضرت عمر اُسے سو کوڑے مار چکے تھے۔ آپ نے اُن سے تصدیق کروائی اور بے خبری کا عذر کیا۔ جریر اور اشعث نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے مرتدوں کے بارے میں کہا کہ اُن سے توبہ کرائیے اور اُن پر ضامن لیجئے پس اُنہوں نے توبہ کی اور اُن کے قبیلے والے ضامن بنے۔ حماد کا قول ہے کہ اگر کوئی ضامن بنے اور مر جائے تو اُس پر کچھ بھی نہیں ہے اور حکم کے نزدیک اُس کی طرف سے ضمانت ادا کی جائے گی۔ امام ابوعبداللہ بخاری، لیث، جعفر بن ربیعہ، عبدالرحمٰن بن ہرمز، حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص نے دوسرے سے ایک ہزار دینار اُدھار مانگے۔ اُس نے کہا کہ گواہ لاؤ جن سے میں گواہی لوں۔ اُس نے کہا کہ اللہ گواہی دینے کے لیے کافی ہے۔ اُس نے کہا کہ ضامن لاؤ۔ دوسرے نے کہا کہ ضمانت کے لیے اللہ کافی ہے۔ کہا آپ سچ کہتے ہیں اور ایک مدت تک کے لیے اُسے رقم دے دی۔ وہ سمندری سفر پر نکلا اور اپنی حاجت پوری کر لی۔ پھر سواری تلاش کرنے لگا کہ اُس پر سوار ہو کر مقررہ مدت تک پہنچ جائے لیکن کوئی سواری نہ ملی تو اُس نے ایک لکڑی لی اور وہ اندر سے کھوکھلی کی۔ اُس میں ہزار دینار رکھے اور اپنے ساتھی کے لیے رقعہ لکھا پھر اُس کا منہ بند کر کے دریا تک آیا اور کہا۔ اے اللہ! تجھے معلوم ہے کہ میں نے فلاں سے ایک ہزار دینار اُدھار لیے تو اُس نے مجھ سے ضامن مانگا تھا میں نے کہا کہ اللہ کافی ضامن ہے تو وہ تجھ پر راضی ہو گیا۔ پھر اُس نے گواہ مانگا تو میں نے کہا کہ اللہ کافی گواہ ہے تو وہ تجھ پر راضی ہو گیا۔ میں نے سواری تلاش کرنے کی کوشش کی کہ یہ رقم اُس تک پہنچا دوں لیکن کچھ

www.alahazratnetwork.org

فَرَمٰى بِهَا فِي الْبَحْرِ حَتّٰى وَلَجَتْ فِيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَهُوَ فِيْ ذٰلِكَ يَلْتَمِسُ مَرْكَبًا يَخْرُجُ اِلٰى بَلَدِهٖ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِيْ كَانَ اَسْلَفَهٗ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهٖ فَاِذَا بِالْخَشَبَةِ الَّتِيْ فِيْهَا الْمَالُ فَاَخَذَهَا لِاَهْلِهٖ حَطَبًا فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ فَاَخَذَهَا وَالصَّحِيْفَةَ ثُمَّ قَدِمَ الَّذِيْ كَانَ اَسْلَفَهٗ فَاَتٰى بِالْاَلْفِ دِيْنَارٍ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا زِلْتُ جَاهِدًا فِيْ طَلَبِ مَرْكَبٍ لِاٰتِيَكَ بِمَالِكَ فَمَا وَجَدْتُ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِيْ اَتَيْتُ فِيْهِ قَالَ هَلْ كُنْتَ بَعَثْتَ اِلَيَّ بِشَيْءٍ قَالَ اُخْبِرُكَ لَمْ اَجِدْ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِيْ جِئْتُ فِيْهِ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَدّٰى عَنْكَ الَّذِيْ بَعَثْتَ فِي الْخَشَبَةِ فَانْصَرِفْ بِالْاَلْفِ دِيْنَارٍ رَاشِدًا۔

نہ کر سکا میں انھیں تیرے سپرد کرتا ہوں اور سمندر میں پھینک دی یہاں تک کہ وہ بہہ گئی۔ پھر وہ لوٹ آیا اور سواری کی تلاش کرتا رہا کہ اپنے شہر کو جائے ایک روز قرض خواہ باہر نکلا کہ شاید کوئی جہاز اُس کا مال لے کر آیا ہو تو رقم والی لکڑی ملی جو اُس نے لی کہ گھر والی اس کا ایندھن بنائے گی جب اُسے چیرا تو نقدی اور خط برآمد ہوا۔ پھر قرض لینے والا آیا اور ہزار دینار لایا اور کہا کہ خدا کی قسم میں برابر سواری کی کوشش کرتا رہا کہ تمہارے پاس مال پہنچا دوں لیکن سواری نہ ملی جس سے میں پہلے آ جاتا۔ قرض خواہ نے کہا، کیا آپ نے کوئی چیز میری طرف بھیجی تھی؟ کہا کہ جس سواری سے میں آیا ہوں اس سے پہلے مجھے کوئی سواری نہ ملی۔ کہا کہ جو کچھ تم نے لکڑی کے ذریعے بھیجا وہ اللہ تعالیٰ نے مجھ تک پہنچا دیا۔ پس وہ اپنے ہزار دینار بخوشی واپس لے گیا۔

باب ۴۲۵ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ عَاقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ۔

ارشادِ ربانی، جنھوں نے تم میں سے قسم کھا کر عہد کیا اُن کا حصہ انھیں دے دو۔

۲۱۳۳ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ اِدْرِيْسَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ قَالَ وَرَثَةً وَالَّذِيْنَ عَاقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ قَالَ كَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَرِثُ الْمُهَاجِرُ الْاَنْصَارِيَّ دُوْنَ ذَوِيْ رَحِمِهٖ لِلْاُخُوَّةِ الَّتِيْ اٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ نُسِخَتْ ثُمَّ قَالَ الَّذِيْنَ عَاقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ اِلَّا النَّصْرَ وَالرِّفَادَةَ وَالنَّصِيْحَةَ وَقَدْ ذَهَبَ الْمِيْرَاثُ وَيُوْصٰى لَهٗ۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ اور وَالَّذِيْنَ عَاقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ۔ کے متعلق فرمایا کہ مہاجر جب مدینہ منورہ میں آئے تو مہاجر انصاری کا وارث ہوتا۔ ذی رحم حضرات کے علاوہ اُس مواخات کے باعث جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے درمیان قائم فرمائی تھی۔ جب آیت وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ نازل ہوئی تو وہ بات منسوخ ہو گئی۔ پھر فرمایا اَلَّذِيْنَ عَاقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ۔ تو مدد، تعاون اور خیر خواہی کرنا رہ گیا لیکن میراث کی بات گئی، ہاں اُس کے لیے وصیت کر دی جاتی۔

۲۱۳۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَاٰخَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ۔

حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب عبدالرحمٰن بن عوف آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے اور سعد بن ربیع کے درمیان رشتہ مواخات قائم فرمایا۔

۲۱۳۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ اَبَلَغَكَ اَنَّ

عاصم سے روایت ہے کہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ مجھے آپ سے متعلق یہ بات پہنچی ہے کہ اسلام میں

www.alahazratnetwork.org

النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا حلف فی الاسلام فقال قد حالف النبی صلی اللہ علیہ وسلم بین قریش والانصار فی داری۔

کوئی حلف نہیں ہے۔ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو قریش اور انصار کے درمیان حلف کروایا وہ میرے غریب خانے میں ہوا تھا۔

باب ۱۲۳۳ من تکفل عن میت دینا فلیس له ان یرجع وبه قال الحسن۔

جو کسی میت کے قرض کی ذمہ داری لے تو اُسے پھرنے کا حق نہیں ہے۔ حسن بصری کا یہی قول ہے۔

۲۱۳۶۔ حدثنا ابو عاصم عن یزید بن ابی عبید عن سلمة بن الاکوع ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی بجنازة لیصلی علیها فقال هل علیه من دین قالوا لا فصلی علیه ثم اتی بجنازة اخری فقال هل علیه من دین قالوا نعم قال صلوا علی صاحبکم قال ابو قتادة علی دینه یا رسول اللہ فصلی علیه۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک جنازہ لایا گیا تاکہ اُس پر نماز پڑھی جائے۔ فرمایا کیا اس پر کوئی قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کی نہیں، تو اُس پر نماز پڑھی۔ پھر دوسرا جنازہ لایا گیا تو فرمایا۔ کیا اس پر قرض ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے، ہاں۔ فرمایا کہ اپنے ساتھی پر نماز پڑھو۔ حضرت ابو قتادہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اس کا قرض مجھ پر ہے پس اُس پر نماز پڑھی۔

۲۱۳۷۔ حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا سفیان حدثنا عمرو سمع محمد بن علی عن جابر بن عبد اللہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو قد جاء مال البحرین قد اعطیتك هکذا وهکذا فلم یجیء مال البحرین حتی قبض النبی صلی اللہ علیه وسلم فلما جاء مال البحرین امر ابو بکر فنادی من کان له عند النبی صلی اللہ علیه وسلم عدة او دین فلیاتنا فاتیته فقلت ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال لی کذا وکذا فحثی لی حثیة فعددتها فاذا هی خمس مائة وقال خذ مثلیها۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر بحرین کا مال آگیا تو اس میں سے میں تمہیں اتنا دوں گا۔ ابھی بحرین کا مال آیا نہیں تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔ جب بحرین کا مال آیا تو حضرت ابوبکر نے منادی کرنے کا حکم دیا کہ جس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی وعدہ فرمایا ہو یا جس کا قرض ہو تو ہمارے پاس آئے۔ چنانچہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے ایسا فرمایا تھا۔ آپ نے مجھے مٹھی بھر کر دی۔ میں نے شمار کیے تو پانچ سو تھے۔ فرمایا کہ اتنے ہی اور لے لو۔

باب ۱۲۳۴ جوار ابی بکر فی عهد النبی صلی اللہ علیه وسلم وعقده۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں حضرت ابوبکر کا پناہ دینا اور عہد کرنا۔

۲۱۳۸۔ حدثنا یحیی بن بکیر حدثنا اللیث عن عقیل قال ابن شهاب فاخبرنی عروة بن الزبیر ان عائشة زوج النبی صلی اللہ علیه وسلم قالت لم اعقل ابوی الا وهما یدینان الدین وقال ابو صالح حدثنی عبد اللہ عن یونس عن الزهری قال

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، جب سے میں نے ہوش سنبھالا تو اپنے والدین کو دینِ برحق پر عمل کرتے ہوئے پایا۔ عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں نے ہوش نہیں سنبھالا مگر اپنے والدین کو دینِ برحق پر عمل کرتے ہوئے پایا اور

أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ قَطُّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُونَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا قِبَلَ الْحَبَشَةِ حَتَّى إِذَا بَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُ يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْرَجَنِي قَوْمِي فَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسِيحَ فِي الْأَرْضِ فَأَعْبُدَ رَبِّي قَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ إِنَّ مِثْلَكَ لَا يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ فَإِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ وَأَنَا لَكَ جَارٌ فَارْجِعْ فَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبِلَادِكَ فَارْتَحَلَ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَرَجَعَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فَطَافَ فِي أَشْرَافِ قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ مِثْلُهُ وَلَا يُخْرَجُ أَتُخْرِجُونَ رَجُلًا يَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَيَصِلُ الرَّحِمَ وَيَحْمِلُ الْكَلَّ وَيَقْرِي الضَّيْفَ وَيُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَأَنْفَذَتْ قُرَيْشٌ جِوَارَ ابْنِ الدَّغِنَةِ وَآمَنُوا أَبَا بَكْرٍ وَقَالُوا لِابْنِ الدَّغِنَةِ مُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَلْيُصَلِّ وَلْيَقْرَأْ مَا شَاءَ وَلَا يُؤْذِينَا بِذَلِكَ وَلَا يَسْتَعْلِنْ بِهِ فَإِنَّا قَدْ خَشِينَا أَنْ يَفْتِنَ أَبْنَاءَنَا وَنِسَاءَنَا قَالَ ذَلِكَ ابْنُ الدَّغِنَةِ لِأَبِي بَكْرٍ فَطَفِقَ أَبُو بَكْرٍ يَعْبُدُ رَبَّهُ فِي دَارِهِ وَلَا يَسْتَعْلِنُ بِالصَّلَاةِ وَلَا الْقِرَاءَةِ فِي غَيْرِ دَارِهِ ثُمَّ بَدَا لِأَبِي بَكْرٍ فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ وَبَرَزَ فَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَتَقَصَّفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَأَبْنَاؤُهُمْ يَعْجَبُونَ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً لَا يَمْلِكُ دَمْعَهُ حِينَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَأَفْزَعَ ذَلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَرْسَلُوا إِلَى ابْنِ الدَّغِنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا لَهُ إِنَّا كُنَّا أَجَرْنَا أَبَا بَكْرٍ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ وَإِنَّهُ جَاوَزَ ذَلِكَ فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ وَأَعْلَنَ الصَّلَاةَ وَالْقِرَاءَةَ وَقَدْ خَشِينَا أَنْ يَفْتِنَ أَبْنَاءَنَا وَنِسَاءَنَا فَأْتِهِ فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْتَصِرَ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَعَلَ وَإِنْ

کوئی دن ہم پر ایسا نہیں گزرا مگر اُس کے دونوں کناروں میں سے صبح یا شام کو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لاتے تھے۔ جب مسلمان زیادہ مبتلائے آلام ہوئے تو حضرت ابو بکر ہجرت کے ارادے سے حبشہ کی طرف نکلے، یہاں تک کہ جب برک الغماد کے مقام پر پہنچے تو ابن الدغنہ ملا جو قارہ کا سردار تھا۔ اُس نے کہا کہ اے ابو بکر! کہاں کا ارادہ ہے؟ حضرت ابو بکر نے کہا کہ میری قوم نے مجھے نکال دیا ہے لہٰذا میں زمین میں پھر کر اپنے رب کی عبادت کرنا چاہتا ہوں۔ ابن الدغنہ نے کہا کہ آپ جیسا نہ نکلتا ہے نہ اُسے نکالا جاتا ہے کیونکہ آپ محروم لوگوں کے لیے کماتے، صلہ رحمی کرتے، عاجز کا بوجھ اُٹھاتے، مہمان نوازی کرتے اور مصیبت میں دستگیری کرتے ہیں لہٰذا میں آپ کو پناہ دیتا ہوں۔ آپ لوٹ چلیں اور اپنے شہر میں اپنے رب کی عبادت کریں۔ پس ابن الدغنہ اپنے ساتھ حضرت ابو بکر کو لے آیا اور قریش کے سرداروں کے پاس گیا اور کہا کہ ابو بکر جیسا آدمی نہ نکلتا ہے اور نہ نکالا جاتا ہے۔ کیا آپ ایسے آدمی کو نکالتے ہیں جو ناداروں کے لیے کماتا، صلہ رحمی کرتا، عاجز کا بوجھ اُٹھاتا، مہمان نوازی کرتا اور مصیبت زدہ کی مدد کرتا ہے۔ پس قریش نے ابن الدغنہ کی امان کو برقرار رکھتے ہوئے حضرت ابو بکر کو امان دے دی اور ابن الدغنہ سے کہا کہ ابو بکر سے کہہ دیجیے کہ وہ گھر کے اندر اپنے رب کی عبادت کیا کریں، وہاں جتنی چاہیں نماز پڑھیں اور قرأت کریں اور ان کے ذریعے ہمیں تکلیف نہ پہنچائیں اور یہ کام علانیہ نہ کریں کیونکہ ہمیں ڈر ہے کہ ہمارے بیٹے اور عورتیں فتنے میں پڑ جائیں گے۔ ابن الدغنہ نے ساری بات حضرت ابو بکر سے کہہ دی کہ گھر میں اپنے رب کی عبادت کریں اور علانیہ نماز اور قرأت نہ پڑھیں اور نہ دوسرے گھر میں۔ پھر حضرت ابو بکر نے اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد بنالی اور باہر نکل کر اُس میں نماز پڑھنے اور قرآن مجید کی تلاوت کرنے لگے۔ چنانچہ مشرکوں کی عورتیں اور اُن کے بیٹے تعجب سے اُن کے پاس آ کھڑے ہوتے اور حضرت ابو بکر بہت رونے والے تھے جو قرأت کے وقت اپنے آنسوؤں کو قابو میں نہیں رکھ سکتے تھے۔ سردارانِ قریش ڈرے اور انھوں نے ابن الدغنہ کو بلایا۔ وہ ان کے پاس آیا تو انھوں نے کہا کہ ہم نے ابو بکر کو امان دی تھی کہ وہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کریں لیکن انھوں نے تجاوز کر کے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی ہے اور

www.alahazratnetwork.org

اَبىٰ اِلَّا اَنْ يُّعْلِنَ ذٰلِكَ فَسَلْهُ اَنْ يَّرُدَّ اِلَيْكَ ذِمَّتَكَ فَاِنَّا كَرِهْنَا اَنْ نُّخْفِرَكَ وَلَسْنَا مُقِرِّيْنَ لِاَبِىْ بَكْرٍ الْاِسْتِعْلَانَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَاَتَى ابْنُ الدَّغِنَةِ اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتَ الَّذِىْ عَقَدْتُ لَكَ عَلَيْهِ فَاِمَّا اَنْ تَقْتَصِرَ عَلٰى ذٰلِكَ وَاِمَّا اَنْ تَرُدَّ اِلَىَّ ذِمَّتِىْ فَاِنِّىْ لَا اُحِبُّ اَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ اَنِّىْ اُخْفِرْتُ فِىْ رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهٗ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنِّىْ اَرُدُّ اِلَيْكَ جِوَارَكَ وَاَرْضٰى بِجِوَارِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُرِيْتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ رَاَيْتُ سَبْخَةً ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ وَهُمَا الْحَرَّتَانِ فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِيْنَةِ حِيْنَ ذَكَرَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ بَعْضُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ اِلٰى اَرْضِ الْحَبَشَةِ وَتَجَهَّزَ اَبُوْ بَكْرٍ مُهَاجِرًا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكَ فَاِنِّىْ اَرْجُوْ اَنْ يُّؤْذَنَ لِىْ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ هَلْ تَرْجُوْ ذٰلِكَ بِاَبِىْ اَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ اَبُوْ بَكْرٍ نَفْسَهٗ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَصْحَبَهٗ وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهٗ وَرَقَ السَّمُرِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ۔

علانیہ نماز اور قراءت کرنے لگے ہیں جبکہ ہمیں شبہ ہے کہ مبادا ہمارے بیٹے اور ہماری عورتیں فتنے میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ پس اگر وہ چاہیں تو اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کرنے پر اکتفا کریں اور اگر انکار کریں تو اس کا اعلان کر دیا جائے کہ وہ آپ کا ذمہ واپس کر دیں کیونکہ ہم آپ کا ذمہ توڑنا بھی ناپسند کرتے ہیں اور ابوبکر کو علانیہ عبادت کرنے کی اجازت بھی نہیں دے سکتے۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ ابن الدغنہ نے حضرت ابوبکر کے پاس آ کر کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ میں نے اس شرط پر آپ سے عہد کیا تھا ورنہ آپ میرا ذمہ واپس کر دیں کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ اہل عرب یہ سنیں کہ میں نے ایک آدمی کا ذمہ لیا اور وہ توڑ دیا گیا۔ حضرت ابوبکر نے کہا کہ میں تمہارا ذمہ واپس دیتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری پر خوش ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان دنوں مکہ مکرمہ میں تھے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے تمہاری ہجرت کی جگہ دکھائی گئی ہے جو کھجوروں والی شور زمین ہے دو پہاڑیوں کے درمیان۔ پس جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ کا ذکر کرنے سے پہلے ہجرت کر گئے تھے وہ بھی مدینہ منورہ کو لوٹ آئے، اس کے بعد کہ وہ حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے تھے۔ حضرت ابوبکر نے بھی ہجرت کی تیاری کر لی تھی لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ ٹھہرے رہو کیونکہ مجھے بھی اجازت ملنے کی امید ہے۔ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ میرے ابا جان آپ پر قربان، کیا آپ کو بھی اس کی امید ہے؟ فرمایا ہاں پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ساتھ دینے کے لیے حضرت ابوبکر ٹھہرے رہے اور دو اونٹ جو ان کے پاس تھے انہیں چار ماہ تک سمر کے پتے کھلاتے رہے۔

بَابُ الدَّيْنِ۔

٢١٣٩ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفّٰى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْاَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهٖ فَضْلًا فَاِنْ حُدِّثَ اَنَّهٗ تَرَكَ لِدَيْنِهٖ وَفَاءً صَلّٰى وَاِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِيْنَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْفُتُوْحَ قَالَ اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّىَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَىَّ قَضَاؤُهٗ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ۔

قرض کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی جنازہ لایا جاتا تو آپ پوچھتے کیا اس کے پاس قرض ادا کرنے کے لیے کچھ ہے؟ اگر لوگ ہاں کرتے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھا دیتے ورنہ مسلمانوں سے فرماتے کہ اپنے بھائی پر نماز پڑھو۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو کثرت سے مال دے دیا تو فرمایا کہ میں مسلمانوں کا ان کی جانوں سے بھی زیادہ مالک ہوں۔ پس جو مسلمانوں میں سے فوت ہو جائے اور قرض چھوڑے تو یہ مجھ پر ہے اور جو مال چھوڑے تو وہ اس کے وارثوں کے لیے ہے۔

www.alahazratnetwork.org

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْوَكَالَةِ

بابـ ۱۲۲۹ وَكَالَةُ الشَّرِيْكِ فِي الْقِسْمَةِ وَغَيْرِهَا وَقَدْ أَشْرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فِي هَدْيِهٖ ثُمَّ أَمَرَهٗ بِقِسْمَتِهَا۔

۲۱۴۰۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ ابْنِ أَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِجِلَالِ الْبُدْنِ الَّتِيْ نُحِرَتْ وَبِجُلُوْدِهَا۔

۲۱۴۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلٰى صَحَابَتِهٖ فَبَقِيَ عَتُوْدٌ فَذَكَرَهٗ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ أَنْتَ۔

بابـ ۱۲۳۰ إِذَا وَكَّلَ الْمُسْلِمُ حَرْبِيًّا فِيْ دَارِ الْحَرْبِ أَوْ فِيْ دَارِ الْإِسْلَامِ جَازَ۔

۲۱۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ يُوْسُفُ بْنُ الْمَاجِشُوْنِ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ كَاتَبْتُ أُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ كِتَابًا بِأَنْ يَحْفَظَنِيْ فِيْ صَاغِيَتِيْ بِمَكَّةَ وَأَحْفَظَهٗ فِيْ صَاغِيَتِهٖ بِالْمَدِيْنَةِ فَلَمَّا ذَكَرْتُ الرَّحْمٰنَ قَالَ لَا أَعْرِفُ الرَّحْمٰنَ كَاتِبْنِيْ بِاسْمِكَ الَّذِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَكَاتَبْتُهٗ عَبْدَ عَمْرٍو فَلَمَّا كَانَ فِيْ يَوْمِ بَدْرٍ خَرَجْتُ إِلٰى جَبَلٍ لِأُحْرِزَهٗ حِيْنَ نَامَ النَّاسُ فَأَبْصَرَهٗ بِلَالٌ فَخَرَجَ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى مَجْلِسٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ لَا نَجَوْتُ إِنْ نَجَا أُمَيَّةُ فَخَرَجَ مَعَهٗ فَرِيْقٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فِيْ آثَارِنَا فَلَمَّا خَشِيْتُ أَنْ يَلْحَقُوْنَا خَلَّفْتُ لَهُمْ ابْنَهٗ لِأَشْغَلَهُمْ فَقَتَلُوْهُ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

وکالت کا بیان

تقسیم وغیرہ میں شریک کی وکالت اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ہدی میں حضرت علی کو شریک کیا اور پھر اُنھیں تقسیم کرنے کا حکم دیا۔

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے قربانی کیے ہوئے اونٹ کی جھول خیرات کرنے کا حکم دیا اور اُس کی کھال بھی۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں تقسیم کرنے کے لیے اُنھیں کچھ بکریاں عطا فرمائیں تو بکری کا ایک بچہ باقی رہ گیا۔ اُس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر ہوا تو فرمایا، اُسے ذبح کرلو۔

جب مسلمان کسی حربی کو دارالحرب یا دارالاسلام میں وکیل بنائے تو جائز ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اُمیہ بن خلف کے لیے خط لکھا کہ مکہ مکرمہ میں میرے سامان کی حفاظت کرے اور میں مدینہ منورہ میں اُس کے سامان کی حفاظت کروں۔ جب میں نے لفظ الرحمٰن کا ذکر کیا تو اُس نے کہا کہ میں رحمٰن کو نہیں جانتا، آپ اپنا وہی نام لکھیں جو دورِ جاہلیت میں تھا۔ پس میں نے عبد عمرو لکھا جب غزوۂ بدر کا دن آیا تو میں اُسے بچانے کے لیے پہاڑ کی طرف لے گیا جب کہ لوگ سوئے ہوئے تھے۔ پس حضرت بلال نے اُسے دیکھ لیا۔ پس وہ نکلے اور انصار کی ایک مجلس میں جا کھڑے ہوئے۔ کہا کہ یہ اُمیہ بن خلف ہے اگر یہ بچ گیا تو میں نہیں بچ سکوں گا۔ تو اُن کے ساتھ کچھ انصاری ہمارے نشانات دیکھتے ہوئے نکل کھڑے ہوئے۔ جب مجھے خدشہ ہُوا کہ ہم سے وہ آملیں گے تو میں نے اُس کے بیٹے کو پیچھے چھوڑ دیا تاکہ اُس کے ساتھ مشغول رہیں مگر اُسے قتل کردیا اور ہمیں تلاش کرنے لگے اور

www.alahazratnetwork.org

ثُمَّ يَتْبَعُونَا وَكَانَ رَجُلًا ثَقِيلًا فَلَمَّا أَدْرَكُونَا قُلْتُ لَهُ ابْرُكْ فَبَرَكَ فَأَلْقَيْتُ عَلَيْهِ نَفْسِي لِأَمْنَعَهُ فَتَخَلَّلُوهُ بِالسُّيُوفِ مِنْ تَحْتِي حَتَّى قَتَلُوهُ وَأَصَابَ أَحَدُهُمْ رِجْلِي بِسَيْفِهِ وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ يُرِينَا ذٰلِكَ الْأَثَرَ فِي ظَهْرِ قَدَمِهِ۔

وہ بھاری بھرکم آدمی تھا جب وہ ہم تک پہنچ گئے تو میں نے اُس سے بیٹھنے کے لیے کہا تو وہ بیٹھ گیا اُسے بچانے کے لیے میں اُس کے اُوپر گر گیا۔ اُنھوں نے میرے نیچے سے اُسے تلواریں ماریں اور قتل کر دیا اور تلوار کا ایک زخم میرے پیر میں بھی لگا اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اپنے پیر کی پشت پر وہ نشان ہمیں دکھایا کرتے تھے۔

بَابُ ٣٣١ الْوَكَالَةِ فِي الصَّرْفِ وَالْمِيزَانِ وَقَدْ وَكَّلَ عُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ فِي الصَّرْفِ۔

صرافی اور تول میں کسی کو وکیل بنانا۔ حضرت عمر اور حضرت ابن عمر نے صرافی میں وکیل بنایا تھا۔

٢١٤٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ فَجَاءَهُمْ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ فَقَالَ أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا فَقَالَ إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا وَقَالَ فِي الْمِيزَانِ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو خیبر کا عامل بنایا تو وہ عمدہ کھجوریں لے کر آیا۔ فرمایا کیا خیبر کی سب کھجوریں ایسی ہوتی ہیں؟ عرض گزار ہوا کہ ہم یہ ایک صاع کھجوریں دو صاع کے بدلے اور دو صاع کھجوریں تین صاع کے بدلے لیتے ہیں۔ فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو بلکہ سب کو درہموں کے بدلے بیچ دیا کرو اور پھر اچھی کھجوریں درہموں سے خرید لیا کرو اور فرمایا کہ وزن سے متعلق بھی یہی حکم ہے۔

بَابُ ٣٣٢ إِذَا أَبْصَرَ الرَّاعِي أَوِ الْوَكِيلُ شَاةً تَمُوتُ أَوْ شَيْئًا يَفْسُدُ ذَبَحَ وَأَصْلَحَ مَا يَخَافُ عَلَيْهِ الْفَسَادَ۔

جب چرواہا یا وکیل کسی بکری کو مرتی ہوئی یا کسی چیز کو خراب ہوتی دیکھے تو بگڑنے کے ڈر سے ذبح یا درست کر دے۔

٢١٤٤۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ الْمُعْتَمِرَ أَنْبَأَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُمْ غَنَمٌ تَرْعَى بِسَلْعٍ فَأَبْصَرَتْ جَارِيَةٌ لَنَا بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ فَقَالَ لَهُمْ لَا تَأْكُلُوا حَتَّى أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أُرْسِلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَسْأَلُهُ وَأَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ أَوْ أَرْسَلَ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَيُعْجِبُنِي أَنَّهَا أَمَةٌ وَأَنَّهَا ذَبَحَتْ تَابَعَهُ عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ۔

ابن کعب بن مالک نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ہماری بکریاں سلع کے مقام پر چر رہی تھیں۔ ہماری بکریوں میں سے ہماری لونڈی نے ایک بکری کو قریب المرگ دیکھا تو ایک پتھر توڑ کر اس کے ساتھ ذبح کر ڈالا۔ اُنھوں نے کہا کہ اسے نہ کھاؤ یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھ لوں۔ پس اُنھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھنے کے لیے کسی کو بھیجا اور اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُس کے متعلق پوچھا تو آپ نے اُسے کھا لینے کا حکم فرمایا۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ مجھے لونڈی کے ذبح کرنے پر تعجب ہے۔ عبدہ نے عبید اللہ سے اس کی متابعت کی ہے۔

بَابُ ٣٣٣ وَكَالَةُ الشَّاهِدِ وَالْغَائِبِ جَائِزَةٌ

حاضر یا غائب کی وکالت جائز ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو

وَكَتَبَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِلٰی قَهْرَمَانِهٖ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهُ اَنْ يُزَكِّيَ عَنْ اَهْلِهِ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ۔

نے اپنے وکیل کے لیے لکھا جو موجود نہیں تھا کہ اِن کے گھر کے چھوٹے بڑوں کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کر دے ۔

۲۱۴۵ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنٌّ مِّنَ الْاِبِلِ فَجَاءَهٗ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ اَعْطُوْهُ فَطَلَبُوْا سِنَّهٗ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهٗ اِلَّا سِنًّا فَوْقَهَا فَقَالَ اَعْطُوْهُ فَقَالَ اَوْفَيْتَنِيْ اَوْفَى اللّٰهُ بِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خِيَارَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذمے ایک خاص عمر کا اُونٹ تھا۔ وہ تقاضا کرنے آیا تو آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ اِسے دے دو۔ لوگوں نے تلاش کیا تو اُتنی عمر کا نہ ملا، ہاں اُس سے زائد عمر کا ملا۔ فرمایا کہ یہی دے دو۔ اُس نے کہا کہ آپ نے مجھے پورا حق دیا اللہ تعالیٰ آپ کو پورا دے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو ادا کرنے میں اچھا ہو۔

بَابُ ۱۳۳۴ اَلْوَكَالَةُ فِيْ قَضَاءِ الدُّيُوْنِ۔

قرض کی ادائیگی میں وکیل بنانا

۲۱۴۶ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاضَاهُ فَاَغْلَظَ فَهَمَّ بِهٖ اَصْحَابُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا ثُمَّ قَالَ اَعْطُوْهُ سِنًّا مِّثْلَ سِنِّهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا اَمْثَلَ مِنْ سِنِّهٖ فَقَالَ اَعْطُوْهُ فَاِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ اَحْسَنَكُمْ قَضَاءً۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تقاضا کرنے آیا تو اُس نے سختی کی تو آپ کے اصحاب نے اُسے پیٹنا چاہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اِسے جانے دو کیونکہ قرض خواہ کو کہنے کا حق ہوتا ہے۔ پھر فرمایا کہ اِسے اُتنے ہی سالوں کا اُونٹ دے دو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ اُس سے زیادہ عمر کا تو ہے، فرمایا، وہی دے دو کیونکہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اچھی طرح ادا کرے۔

بَابُ ۱۳۳۵ اِذَا وَهَبَ شَيْئًا لِّوَكِيْلٍ اَوْ شَفِيْعِ قَوْمٍ جَازَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَفْدِ هَوَازِنَ حِيْنَ سَاَلُوْهُ الْمَغَانِمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيْبِيْ لَكُمْ۔

جب کسی قوم کے وکیل یا شفیع کے لیے کوئی چیز ہبہ کی جائے

تو جائز ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہوازن کے وفد سے فرمایا جب انھوں نے غنیمتوں کا سوال کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں اپنا حصّہ دے سکتا ہوں ۔

۲۱۴۷ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَزَعَمَ عُرْوَةُ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِيْنَ جَاءَهٗ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِيْنَ فَسَاَلُوْهُ اَنْ يَّرُدَّ عَلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عروہ نے حضرت مروان بن حکم اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے جب کہ ہوازن کا وفد مسلمان ہو کر آیا ہوا تھا تو انھوں نے اپنا مال اور اپنے قیدی واپس کرنے کا سوال کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ مجھے وہ بات زیادہ پسند ہے جو زیادہ سچی ہو۔ تم دونوں میں سے ایک چیز لے سکتے ہو قیدی یا مال۔ میں تو اُن کا انتظار کرتا

www.alahazratnetwork.org

أحب الحديث إلي أصدقه فاختاروا إحدى الطائفتين إما السبي وإما المال وقد كنت استأنيت بهم وقد كان رسول الله صلى الله عليه وسلم انتظرهم بضع عشرة ليلة حين قفل من الطائف فلما تبين لهم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم غير راد إليهم إلا إحدى الطائفتين قالوا فإنا نختار سبينا فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسلمين فأثنى على الله بما هو أهله ثم قال أما بعد فإن إخوانكم هؤلاء قد جاءونا تائبين وإني قد رأيت أن أرد إليهم سبيهم فمن أحب منكم أن يطيب بذلك فليفعل ومن أحب منكم أن يكون على حظه حتى نعطيه إياه من أول ما يفيء الله علينا فليفعل فقال الناس قد طيبنا ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم لهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنا لا ندري من أذن منكم في ذلك ممن لم يأذن فارجعوا حتى يرفع إلينا عرفاؤكم أمركم فرجع الناس فكلمهم عرفاؤهم ثم رجعوا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخبروه أنهم قد طيبوا وأذنوا۔

باب إذا وكل رجل أن يعطي شيئا ولم يبين كم يعطي فأعطى على ما يتعارفه الناس۔

۲۱۴۸۔ حدثنا المكي بن إبراهيم حدثنا ابن جريج عن عطاء بن أبي رباح وغيره يزيد بعضهم على بعض ولم يبلغه كلهم رجل واحد منهم عن جابر بن عبد الله قال كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فكنت على جمل ثفال إنما هو في آخر القوم فمر بي النبي صلى الله عليه وسلم فقال من هذا قلت جابر بن عبد الله قال ما لك قلت إني على جمل ثفال قال أمعك قضيب قلت نعم قال أعطنيه فأعطيته فضربه فزجره فكان من ذلك المكان من

رہا تھا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کا طائف سے لوٹتے وقت دس دنوں سے زیادہ انتظار کرتے رہے تھے جب اُن پر واضح ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انھیں ایک ہی چیز واپس دیں گے تو انھوں نے کہا کہ ہمارے قیدی دے دیجیے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسلمانوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی جو اُس کی شان کے لائق ہے۔ پھر فرمایا کہ تمہارے یہ بھائی تمہارے پاس توبہ کر کے آئے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ان کے قیدی لوٹا دوں۔ پس جو تم میں سے اپنی خوشی سے دینا چاہے وہ یوں کرے اور جو چاہے اُس کو اُس کا حصہ فے کے مال سے دے دیا جائے گا جو اللہ تعالیٰ ہمیں پہلی دفعہ عطا فرمائے۔ لوگوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاطر دل کی خوشی سے دیتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیں معلوم نہیں کہ کون خوشی سے دے رہا ہے اور کون دیکھا دیکھی۔ تم چلے جاؤ یہاں تک کہ تمہارے سردار آکر ہمیں بتائیں۔ پس لوگ لوٹ گئے اور اپنے سرداروں سے بات کی چنانچہ وہ واپس آئے اور انھوں نے بتایا کہ لوگ خوشی سے اجازت دے رہے ہیں۔

جب کسی کو کچھ دینے کے لیے وکیل بنایا جائے اور نہ بتایا جائے کہ کس قدر دے تو لوگوں کے دستور کے مطابق دے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک سفر کے دوران میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور میں سست رفتار اونٹ پر سوار تھا جو لوگوں سے پیچھے رہ گیا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور فرمایا، کون ہے؟ عرض گزار ہوا کہ میں جابر بن عبداللہ ہوں۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ عرض کی کہ میں سست رفتار اونٹ پر سوار ہوں۔ فرمایا کہ کیا تمہارے پاس چھڑی ہے؟ میں نے کہا، ہاں۔ فرمایا تو مجھے دو۔ میں نے پیش کر دی۔ آپ نے اُسے مارا اور ڈانٹا۔ پس وہ اُس وقت سب لوگوں سے آگے نکل گیا۔ فرمایا کہ یہ میرے ہاتھوں بیچ دو۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ یہ آپ ہی کا ہے۔ فرمایا کہ میرے ہاتھوں بیچ دو اور میں نے اِسے چار سو دینار

www.alahazratnetwork.org

أَوَّلِ الْقَوْمِ قَالَ بِعْنِيهِ فَقُلْتُ بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ بِعْنِيهِ قَالَ أَخَذْتُهُ بِأَرْبَعَةِ دَنَانِيرَ وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ أَخَذْتُ أَرْتَحِلُ قَالَ أَيْنَ تُرِيدُ قُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً قَدْ خَلَا مِنْهَا قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قُلْتُ إِنَّ أَبِي تُوُفِّيَ وَتَرَكَ بَنَاتٍ فَأَرَدْتُ أَنْ أَنْكِحَ امْرَأَةً قَدْ جَرَّبَتْ خَلَا مِنْهَا قَالَ فَذَلِكَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ يَا بِلَالُ اقْضِهِ وَزِدْهُ فَأَعْطَاهُ أَرْبَعَةَ دَنَانِيرَ وَزَادَهُ قِيرَاطًا قَالَ جَابِرٌ لَا تُفَارِقُنِي زِيَادَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُنِ الْقِيرَاطُ يُفَارِقُ جِرَابَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ۔

بَابُ ۱۴۳۷ وَكَالَةُ الْمَرْأَةِ الْإِمَامَ فِي النِّكَاحِ۔

۲۱۴۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ لَكَ مِنْ نَفْسِي فَقَالَ رَجُلٌ زَوِّجْنِيهَا قَالَ قَدْ زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

بَابُ ۱۴۳۸ إِذَا وَكَّلَ رَجُلًا فَتَرَكَ الْوَكِيلُ شَيْئًا۔

فَأَجَازَهُ الْمُوَكِّلُ فَهُوَ جَائِزٌ وَإِنْ أَقْرَضَهُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى جَازَ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَبُو عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَكَّلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ وَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ وَلِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ قَالَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا

میں خرید لیا اور تم مدینہ منورہ تک اسی پر سوار رہو۔ جب ہم مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو میں اپنے مکان کی طرف جانے لگا۔ فرمایا کہاں کا ارادہ ہے؟ عرض گزار ہوا کہ ایک عورت سے شادی کی ہے جو بیوہ تھی۔ فرمایا کہ کنواری لڑکی سے کیوں نہ کی کہ تم سے کھیلتی اور تم اس سے کھیلتے۔ عرض گزار ہوا کہ میرے والد محترم فوت ہو گئے اور کئی بیٹیاں چھوڑی ہیں، لہٰذا میں نے چاہا کہ کسی تجربہ کار اور بیوہ عورت سے شادی کروں۔ فرمایا، یہ بات ہے۔ جب ہم مدینہ پہنچ گئے تو فرمایا اے بلال! کچھ زیادہ دینا۔ پس انہوں نے مجھے چار سو دینار اور کچھ قیراط زیادہ دے۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو زیادہ عطا فرمایا تھا وہ مجھ سے کبھی جدا نہیں ہوتا اور وہ قیراط جابر بن عبداللہ کی تھیلی سے جدا نہیں ہوتے۔

نکاح میں عورت کا حاکم کو وکیل بنانا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ میں نے اپنی جان آپ کے لیے ہبہ کر دی۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجیے۔ فرمایا کہ تمہارے قرآن جاننے کے بدلے میں نے اسے تمہارے نکاح میں دیا۔

جب کسی کو وکیل بنایا جائے اور وکیل کوئی چیز چھوڑ دے لیکن مؤکل اسے اجازت دے تو جائز ہے۔ عثمان بن ہیثم ابو عمرو عوف، محمد بن سیرین حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے زکوٰۃ رمضان کی حفاظت پر مقرر فرمایا۔ پس ایک آنے والا آیا اور اناج میں سے لینے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا خدا کی قسم میں ضرور تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤں گا۔ اس نے کہا کہ میں محتاج ہوں اور میرے بچے ہیں اور مجھے سخت ضرورت ہے۔ پس میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوہریرہ! رات تم نے اپنے قیدی کا کیا کیا؟ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ اس نے سخت حاجت اور بچوں کی شکایت کی تو مجھے ترس آ گیا۔ لہٰذا میں نے اسے چھوڑ دیا۔ فرمایا کہ اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے اور وہ پھر آئے

www.alahazratnetwork.org

فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ سَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ لَا أَعُودُ فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ الثَّالِثَةَ فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا آخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ أَنَّكَ تَزْعُمُ لَا تَعُودُ ثُمَّ تَعُودُ قَالَ دَعْنِي أُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا قُلْتُ مَا هُوَ قَالَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ تَخْتِمَ الْآيَةَ فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبَنَّكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زَعَمَ أَنَّهُ يُعَلِّمُنِي كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهَا فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ مَا هِيَ قُلْتُ قَالَ لِي إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ أَوَّلِهَا حَتَّى تَخْتِمَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَقَالَ لِي لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبَكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ وَكَانُوا أَحْرَصَ شَيْءٍ عَلَى الْخَيْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَا قَالَ ذَاكَ شَيْطَانٌ۔

گا۔ پس میں نے جان لیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمانے کے مطابق ضرور آئے گا۔ چنانچہ وہ پھر آیا اور اناج میں سے لے جانے لگا تو میں نے اُسے پکڑ لیا۔ کہا کہ میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ضرور لے جاؤں گا۔ کہا کہ مجھے چھوڑ دو، میں محتاج اور بال بچے دار ہوں، پھر نہیں آؤں گا۔ پس مجھے ترس آگیا اور میں نے اُسے چھوڑ دیا۔ صبح کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ ابوہریرہ! اپنے قیدی کا کیا کیا؟ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اُس نے سخت حاجت اور بال بچوں کی شکایت کی تو مجھے ترس آگیا اور اُسے چھوڑ دیا۔ فرمایا کہ اُس نے تم سے غلط کہا ہے اور وہ پھر آئے گا۔ پس میں تیسری رات اس کا منتظر رہا تو وہ آکر اناج لینے لگا۔ پس میں نے اُسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے ضرور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کروں گا کیونکہ آج آخری اور تیسری رات ہے، تم ہر دفعہ کہتے رہے کہ اب نہیں آؤں گا مگر آتے رہے۔ کہا کہ مجھے چھوڑ دو، میں آپ کو ایسے الفاظ سکھا دیتا ہوں جو آپ کو نفع دیں گے۔ میں نے کہا وہ کیا ہیں؟ کہا کہ جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو آیۃ الکرسی آخر تک پڑھ لیا کرو تو ساری رات تم اللہ کی حفاظت میں رہو گے اور صبح تک شیطان تمہارے نزدیک نہیں آسکے گا۔ پس میں نے اُسے چھوڑ دیا۔ صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ تم نے اپنے رات کے چور کا کیا بنایا؟ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اُس نے مجھے ایسے کلمے سکھانے کا دعویٰ کیا جو مجھے اللہ کے پاس فائدہ دیں تو میں نے اُسے چھوڑ دیا۔ فرمایا کہ وہ کیا ہیں؟ عرض گزار ہوا۔ اُس نے کہا کہ جب تم بستر پر جاؤ تو اوّل سے آخر تک آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو تو تم برابر اللہ کی حفاظت میں رہو گے اور صبح تک شیطان تمہارے قریب نہیں آسکے گا اور وہ حضرات نیک کاموں کے بڑے حریص تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بات اُس نے سچی کہی ہے جبکہ آپ وہ جھوٹا ہے۔ اے ابوہریرہ! جانتے ہو تین راتوں تک کون تم سے مخاطب ہوتا رہا؟ عرض گزار ہوئے، نہیں۔ فرمایا کہ وہ شیطان تھا۔

ف: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مالِ زکوٰۃ کی نگرانی پر مقرر کیا گیا تو رات کو چور آیا، جس کو انہوں نے پکڑ لیا۔ اُس نے مجبوری ظاہر کی تو انہوں نے چھوڑ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صبح کو خود پوچھا کہ ابوہریرہ! تمہارے رات کے چور

www.alahazratnetwork.org

سکا کیا بنا؟ ـــــ علاوہ بریں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ وہ جھوٹا ہے اور اگلی رات بھی آئے گا۔ تینوں رات آپ اسی طرح پوچھتے رہے اور ہر روز اس کے پیر آنے کی خبر بھی دیتے رہے اور آخری روز بتادیا کہ وہ شیطان تھا ـــــ درحقیقت پروردگار عالم نے اپنے محبوب کو آنکھیں ہی ایسی عطا فرمائی تھیں جن سے کوئی چیز پوشیدہ رہ نہیں سکتی تھی اس اسلامی و ایمانی عقیدے کو ایک دانائے راز نے شعر کے قالب میں ڈھال کر یوں بیان فرمایا ہے۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا!
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

باب ۴۳۹ اِذَا بَاعَ الْوَكِيْلُ شَيْئًا فَاسِدًا فَبَيْعُهٗ مَرْدُوْدٌ۔

۲۱۵۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ هُوَ ابْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيٰى قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الْغَافِرِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ قَالَ جَآءَ بِلَالٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَيْنَ هٰذَا قَالَ بِلَالٌ كَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِيٌّ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِنُطْعِمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ اَوَّهْ اَوَّهْ عَيْنُ الرِّبَا عَيْنُ الرِّبَا لَا تَفْعَلْ وَلٰكِنْ اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَشْتَرِيَ فَبِعِ التَّمْرَ بِبَيْعٍ اٰخَرَ ثُمَّ اشْتَرِهٖ۔

جب وکیل کوئی فاسد چیز فروخت کرے تو اُس کی بیع مردود ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت بلال برنی کھجوریں لے کر حاضر ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ یہ کہاں سے ہیں؟ حضرت بلال عرض گزار ہوئے کہ میرے پاس ردی کھجوریں تھیں تو میں نے وہ دو صاع کے بدلے ایک صاع کے حساب سے بیچ دیں تاکہ یہ آپ کو کھلاؤں۔ اس وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ توبہ توبہ۔ یہ تو بالکل سُود ہے یہ تو بالکل سُود ہے۔ جب تم خریدنے کا ارادہ کرو تو اپنی بیچ دو اور پھر دوسری خرید لو۔

باب ۴۴۰ الْوَكَالَةِ فِي الْوَقْفِ وَنَفَقَتِهٖ وَاَنْ يُّطْعِمَ صَدِيْقًا لَهٗ وَيَاْكُلَ بِالْمَعْرُوْفِ۔

۲۱۵۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ فِيْ صَدَقَةِ عُمَرَ لَيْسَ عَلَى الْوَلِيِّ جُنَاحٌ اَنْ يَّاْكُلَ وَيُوْكِلَ صَدِيْقًا غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ وَهُوَ يَلِيْ صَدَقَةَ عُمَرَ يُهْدِيْ لِلنَّاسِ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ كَانَ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ۔

وقف میں وکالت اور نفقہ میں اور یہ کہ اپنے دوست کو کھلائے تو دستور کے مطابق کھائے۔

عمرو سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مالِ زکوٰۃ کے متعلق فرمایا کہ متولی کے لیے گناہ نہیں ہے جب کہ وہ کھائے اور اپنے دوست کو کھلائے جب کہ اٹھنے والا نہ ہو۔ حضرت عمر کی طرف سے حضرت ابن عمر صدقات کے متولی تھے تو وہ جہاں اُترتے اہلِ مکہ کے لیے تحفے بھیجا کرتے تھے۔

باب ۴۴۱ الْوَكَالَةِ فِي الْحُدُوْدِ۔

۲۱۵۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاغْدُ يَا اُنَيْسُ اِلَى امْرَاَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا۔

حدود میں وکالت کرنا

حضرت زید بن خالد اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اے اُنیس! صبح کو اُس عورت کے پاس جانا۔ اگر وہ اعتراف کرے تو اُسے سنگسار کر دینا۔

www.alahazratnetwork.org

۲۱۵۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ جِيءَ بِالنُّعَيْمَانِ أَوْ بِابْنِ النُّعَيْمَانِ شَارِبًا فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ أَنْ يَضْرِبُوا قَالَ فَكُنْتُ أَنَا فِيمَنْ ضَرَبَهُ فَضَرَبْنَاهُ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِيدِ۔

بَاب ۱۲۲۲ الْوَكَالَةِ فِي الْبُدْنِ وَتَعَاهُدِهَا۔

۲۱۵۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ عَائِشَةُ أَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللَّهُ لَهُ حَتَّى نُحِرَ الْهَدْيُ۔

بَاب ۱۲۲۳ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِوَكِيلِهِ ضَعْهُ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ وَقَالَ الْوَكِيلُ قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ۔

۲۱۵۵ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِينَةِ مَالًا وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ فَلَمَّا نَزَلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ فِي كِتَابِهِ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ شِئْتَ فَقَالَ بَخٍ ذَلِكَ مَالٌ رَائِحٌ ذَلِكَ مَالٌ رَائِحٌ قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِيهَا وَأَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ قَالَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نعیمان یا ابن نعیمان کو شراب کی حالت میں لایا گیا تو جتنے بھی لوگ گھر میں تھے انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اُسے پیٹیں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں بھی مارنے والوں میں تھا۔ ہم نے اُسے جوتیوں اور چھڑیوں سے مارا۔

قربانی کے جانوروں کی وکالت اور اُن کی حفاظت کرنا۔

عمرہ بنت عبدالرحمن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُن سے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہدی کے پٹے قلادے اپنے ہاتھ سے بٹے پھر انہیں اپنے والد محترم کے ساتھ بھیجا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کوئی چیز حرام نہیں ہوئی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں کسی چیز کے قلادے پہنائے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو قربانی ذبح ہونے تک حلال رکھا۔

جب آدمی اپنے وکیل سے کہے کہ جہاں سمجھ اسے خرچ کرو اور وکیل کہے کہ میں نے آپ کی بات سُن لی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ کے اندر حضرت ابوطلحہ سب سے مالدار تھے اور اپنے سارے مال میں انہیں بیرحاء باغ سب سے پسند تھا جو مسجد نبوی کے سامنے تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس میں تشریف لے جاتے اور اس کا عمدہ پانی پیا کرتے تھے جب آیت لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ نازل ہوئی تو حضرت ابوطلحہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے کہ تم ہرگز بھلائی کو نہیں پا سکتے جب تک تم اپنی پیاری چیزوں سے خرچ نہ کرو جبکہ مجھے اپنے تمام مالوں میں بیرحاء سب سے پسند ہے۔ یہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے۔ میں اللہ کے پاس اس کی بھلائی اور ذخیرہ چاہتا ہوں۔ پس یا رسول اللہ! جہاں مرضی ہو اسے خرچ فرمایئے۔ فرمایا کہ بہت خوب یہ مال نفع بخش ہے، یہ مال نفع بخش ہے۔ میں نے سن لیا جو تم نے کہا میرے خیال میں تم اسے اپنے قرابت داروں کو دے دو۔ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! میں یہی کروں گا پس حضرت ابوطلحہ نے اُسے اپنے رشتہ داروں اور چچا زاد بھائیوں

www.alahazratnetwork.org

تَابَعَهُ إِسْمٰعِيلُ عَنْ مَالِكٍ وَقَالَ رَوْحٌ عَنْ مَالِكٍ رَابِحٌ۔

بَابُ ۱۴۴۴ وَكَالَةِ الْأَمِينِ فِي الْخِزَانَةِ وَنَحْوِهَا۔

۲۱۵۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَازِنُ الْأَمِينُ الَّذِي يُنْفِقُ وَرُبَّمَا قَالَ الَّذِي يُعْطِي مَا أُمِرَ بِهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبًا نَفْسُهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

مَا جَاءَ فِي الْحَرْثِ وَالْمُزَارَعَةِ۔

بَابُ ۱۴۴۵ فَضْلِ الزَّرْعِ وَالْغَرْسِ إِذَا أُكِلَ مِنْهُ وَقَوْلِهِ تَعَالٰى أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَحْرُثُونَ ءَأَنْتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا۔

۲۱۵۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ وَقَالَ مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ۱۴۴۶ مَا يُحَذَّرُ مِنْ عَوَاقِبِ الْإِشْتِغَالِ بِآلَةِ الزَّرْعِ أَوْ مُجَاوَزَةِ الْحَدِّ الَّذِي أُمِرَ بِهِ۔

۲۱۵۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الْأَلْهَانِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ وَرَأَى سِكَّةً وَشَيْئًا مِنْ آلَةِ الْحَرْثِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ هٰذَا بَيْتَ قَوْمٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ الذُّلُّ۔

بَابُ ۱۴۴۷ اقْتِنَاءِ الْكَلْبِ لِلْحَرْثِ۔

میں تقسیم کردیا۔ اسمٰعیل نے امام مالک سے اس کی متابعت کی ہے اور روح نے امام مالک سے لفظ رابح روایت کیا ہے

خزانے وغیرہ کی امانت کا کسی کو وکیل بنانا

ـــــ ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خزانچی خرچ کرنے میں امانت دار ہوتا ہے۔ کبھی فرمایا کہ وہی دیتا ہے جو اسے حکم دیا جاتا ہے، پورا، وافر اور دل کی خوشی سے، جس کو دینے کا اُسے حکم دیا جاتا ہے اور وہ بھی خیرات کرنے والوں میں سے ایک ہوتا ہے۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

کھیتی باڑی اور مزارعت کا بیان

زراعت کرنا اور پھل دار درخت لگانے کی فضیلت جب کہ اس سے لوگ کھائیں۔

ارشادِ ربانی ہے، کیا تم نے دیکھے جو تم کھیتی کرتے ہو کیا اسے تم اُگاتے ہو یا ہم اُگاتے ہیں؟ اگر ہم چاہیں تو اُسے بیکار کر دیں۔

قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ ـــــ عبدالرحمٰن بن مبارک، ابو عوانہ، قتادہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو پھل دار درخت لگاتا یا کھیتی باڑی کرتا ہے اور اس میں سے پرندے، انسان اور مویشی کھاتے ہیں تو وہ اُس کی طرف سے صدقہ لکھا جاتا ہے ـــــ مسلم، ابان، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

آلاتِ زراعت اور کھیتی باڑی میں حد سے زیادہ اُلجھ جانا بُرا ہے۔

محمد بن زیاد الہانی سے روایت ہے کہ حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب کہ ہل اور کھیتی باڑی کے دوسرے آلات دیکھے تو فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ یہ کسی گھر میں داخل نہیں ہوتے مگر اُس میں ذلت داخل ہو جاتی ہے۔

کھیت کی نگرانی کے لیے کتا رکھنا

www.alahazratnetwork.org

۲۱۵۹۔ حدثنا معاذ بن فضالة حدثنا هشام عن يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أمسك كلبا فإنه ينقص كل يوم من عمله قيراط إلا كلب حرث أو ماشية قال ابن سيرين وأبو صالح عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم إلا كلب غنم أو حرث أو صيد وقال أبو حازم عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم كلب صيد أو ماشية۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے کتا رکھا اُس کے اعمال میں سے ایک قیراط نیکیاں روزانہ کم ہوتی رہیں گی مگر جب کہ کتا کھیتی باڑی یا مویشیوں کی حفاظت کے لیے رکھا ہو۔ ابن سیرین اور ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کہ کتا بکریوں کھیتی اور شکار کے لیے رکھا ہو۔ ابو حازم نے حضرت ابوہریرہ سے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو کتا شکار یا مویشیوں کے لیے ہو۔

۲۱۶۰۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن يزيد بن خصيفة أن السائب بن يزيد حدثه أنه سمع سفيان بن أبي زهير رجلا من أزد شنوءة وكان من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يقول من اقتنى كلبا لا يغني عنه زرعا ولا ضرعا نقص كل يوم من عمله قيراط قلت أنت سمعت هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إي ورب هذا المسجد۔

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، یزید بن خصیفہ، سائب بن یزید نے حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا جو قبیلہ ازد شنوءہ کے ایک فرد اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے ایک تھے کہ جس نے کتا پالا اور وہ کھیتی باڑی یا مویشیوں کی حفاظت کے لیے نہ ہو تو اُس کے اعمال سے روزانہ ایک قیراط نیکیاں کم ہوتی رہیں گی۔ میں (سائب) عرض گزار ہوا کہ کیا یہ بات آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنی ہے؟ فرمایا، ہاں اس مسجد کے رب کی قسم۔

باب ۳۲۸ استعمال البقر للحراثة۔

بیل کو کھیتی باڑی میں استعمال کرنا۔

۲۱۶۱۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن سعد قال سمعت أبا سلمة عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بينما رجل راكب على بقرة التفتت إليه فقالت لم أخلق لهذا خلقت للحراثة قال آمنت به أنا وأبو بكر وعمر وأخذ الذئب شاة فتبعها الراعي فقال الذئب من لها يوم السبع يوم لا راعي لها غيري قال آمنت به أنا وأبو بكر وعمر قال أبو سلمة وما هما يومئذ في القوم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک آدمی بیل پر سوار تھا کہ بیل نے اُس کی طرف دیکھ کر کہا، مجھے اس لیے پیدا نہیں کیا بلکہ کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ فرمایا کہ میں اس پر یقین رکھتا ہوں نیز ابوبکر و عمر بھی۔ اور ایک بھیڑیے نے بکری پکڑ لی جبکہ چرواہے نے اُس کا پیچھا کیا تو بھیڑیے نے کہا، اُن دنوں انہیں کون چھڑائے گا جب میرے سوا اُن کا کوئی چرواہا نہیں ہوگا۔ فرمایا کہ میں اس پر یقین رکھتا ہوں اور ابوبکر و عمر بھی۔ ابو سلمہ کا بیان ہے کہ وہ دونوں اُس وقت لوگوں میں موجود نہیں تھے۔

باب ۳۲۹ إذا قال اكفني مؤنة النخل أو غيره وتشركني في الثمر۔

جب کوئی کہے کہ تم میرے کھجور کے درختوں میں محنت کرو اور پھلوں میں تم میرے شریک ہو۔

۲۱۶۲۔ حدثنا الحكم بن نافع أخبرنا شعيب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

www.alahazratnetwork.org

حدثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ قال قالت الانصار للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اقسم بیننا وبین اخواننا النخیل قال لا فقالوا تکفونا المؤنۃ ونشرککم فی الثمرۃ قالوا سمعنا واطعنا۔

تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں انصار عرض گزار ہوئے :۔ ہمارے اور ہمارے مہاجر بھائیوں کے درمیان کھجوروں کے درخت تقسیم فرما دیجیے۔ فرمایا نہیں بلکہ یوں کہو کہ محنت آپ کریں اور پھلوں میں آپ ہمارے ساتھ شریک رہیں، عرض گزار ہوئے کہ ہمیں یہ حکم منظور ہے۔

باب ۱۴۵۰ قطع الشجر والنخل وقال انس امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالنخل فقطع۔

درختوں اور کھجوروں کو کاٹنا حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجوروں کو کاٹنے کا حکم فرمایا تو وہ کاٹ دئے گئے۔

۲۱۶۳ - حدثنا موسی بن اسمعیل حدثنا جویریۃ عن نافع عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ حرق نخل بنی النضیر وقطع وھی البویرۃ ولھا یقول حسان ؎ وھان علی سراۃ بنی لؤی حریق بالبویرۃ مستطیر۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے کھجور جلائے اور کاٹے اور یہ بویرہ باغ تھا جس کے متعلق حضرت حسان نے کہا تھا :۔ بنی لوی کے سرداروں پر غالب آنے کو بویرہ کی آگ نے آسان بنا دیا ہے جو پھیلتی جا رہی ہے۔

باب ۱۴۵۱

۲۱۶۴ - حدثنا محمد اخبرنا عبد اللہ اخبرنا یحیی بن سعید عن حنظلۃ بن قیس الانصاری سمع رافع بن خدیج قال کنا اکثر اھل المدینۃ مزدرعا کنا نکری الارض بالناحیۃ منھا مسمی لسید الارض قال مما یصاب ذلک وتسلم الارض ومما یصاب الارض ویسلم ذلک فنھینا واما الذھب والورق فلم یکن یومئذ۔

ٹھیکے پر زمین دینا

حنظلہ بن قیس انصاری نے سُنا کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا :۔ اہل مدینہ میں ہماری زرعی زمین سب سے زیادہ تھی اور ہم اُسے بٹائی پر دیا کرتے تھے، یُوں کہ پیداوار کا ایک حصہ مالک زمین کا ہوگا اور ایک محنت کرنے والے کا کبھی اس حصے پر آفت آ جاتی اور وہ سلامت رہتا اور کبھی اُس زمین پر آفت آتی اور یہ سلامت رہتی، لہٰذا اس سے ہمیں منع کر دیا گیا اور اُن دنوں سونے چاندی سے ٹھیکے پر نہیں دی جاتی تھی۔

باب ۱۴۵۲ المزارعۃ بالشطر ونحوہ وقال قیس بن مسلم عن ابی جعفر قال ما فی المدینۃ اھل بیت ھجرۃ الا یزرعون علی الثلث والربع وزارع علی وسعد بن مالک وعبد اللہ بن مسعود وعمر بن عبد العزیز والقاسم وعروۃ وال ابی بکر وال عمر وال علی وابن سیرین وقال عبد الرحمن بن الاسود کنت اشارک عبد الرحمن بن یزید فی الزرع وعامل عمر الناس علی ان جاء عمر بالبذر من عندہ فلہ الشطر وان جاءوا بالبذر فلھم کذا وقال الحسن لا باس ان تکون الارض لاحدھما

نصف یا کم و بیش بٹائی پر کھیتی کرنا۔ قیس بن مسلم سے روایت ہے کہ ابو جعفر نے فرمایا، مدینہ منورہ میں مہاجرین کا کوئی گھر ایسا نہیں تھا جو تہائی یا چوتھائی پر زراعت نہ کرتا ہو مثلاً حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت سعد بن مالک حضرت عبد اللہ بن مسعود عمر بن عبد العزیز، قاسم، عروہ، خاندان ابوبکر، خاندان عمر، خاندان علی اور ابن سیرین زراعت کرتے۔ عبد الرحمن بن اسود نے کہا کہ میں زراعت کے اندر عبد الرحمن بن یزید کا ساجھی تھا۔ حضرت عمر نے لوگوں سے اس شرط پر معاملہ کیا کہ اگر وہ بیج دیں گے تو نصف پیداوار اُن کی ہوگی اور یہ بیج دیں گے تو نصف ان کا ہوگا۔ حسن کا قول ہے کہ زمین اگر ایک کی ہو اور دونوں اُس پر خرچ کریں اور جو اُس سے پیداوار حاصل ہوا سے دونوں تقسیم کرلیں تو کوئی مضائقہ نہیں اور یہی خیال زہری کا ہے۔ حسن کے

www.alahazratnetwork.org

فَيَتَّفِقَانِ جَمِيعًا فَمَا خَرَجَ فَهُوَ بَيْنَهُمَا وَرَأَى ذٰلِكَ الزُّهْرِيُّ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَأْسَ أَنْ تُجْتَنَى الْقُطْنُ عَلَى النِّصْفِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ وَابْنُ سِيرِينَ وَعَطَاءٌ وَالْحَكَمُ وَالزُّهْرِيُّ وَقَتَادَةُ لَا بَأْسَ أَنْ يُعْطِيَ الثَّوْبَ بِالثُّلُثِ أَوِ الرُّبُعِ وَنَحْوِهِ وَقَالَ مَعْمَرٌ لَا بَأْسَ أَنْ تَكُونَ الْمَاشِيَةُ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى۔

٢١٦٥ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ فَكَانَ يُعْطِي أَزْوَاجَهُ مِائَةَ وَسْقٍ ثَمَانُونَ وَسْقَ تَمْرٍ وَعِشْرُونَ وَسْقَ شَعِيرٍ فَقَسَمَ عُمَرُ خَيْبَرَ فَخَيَّرَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْطِعَ لَهُنَّ مِنَ الْمَاءِ وَالْأَرْضِ أَوْ يُمْضِيَ لَهُنَّ فَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْأَرْضَ وَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْوَسْقَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ اخْتَارَتِ الْأَرْضَ۔

باب ١٢٥٣ إِذَا لَمْ يَشْتَرِطِ السِّنِينَ فِي الْمُزَارَعَةِ۔

٢١٦٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عَامَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ۔

باب ١٢٥٤

٢١٦٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو قُلْتُ لِطَاوُسٍ لَوْ تَرَكْتَ الْمُخَابَرَةَ فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ قَالَ أَيْ عَمْرُو إِنِّي أُعْطِيهِمْ وَأُغْنِيهِمْ وَإِنَّ أَعْلَمَهُمْ أَخْبَرَنِي يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ وَلٰكِنْ قَالَ أَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهِ خَرْجًا مَعْلُومًا۔

نزدیک کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ روئی آدھی لینے کی شرط پر چنی جائے۔ ابراہیم، ابن سیرین، عطا، حکم، زہری اور قتادہ کا قول ہے کہ تہائی یا چوتھائی وغیرہ حصے پر کپڑا دینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ معمر کا قول ہے کہ مدت مقرر کرکے تہائی چوتھائی حصے پر مویشی دینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے خیبر کا نصف پر معاملہ طے کیا جو بھی پھل اور زراعت سے حاصل ہو۔ آپ سو وسق اپنی ازواج مطہرات کو دیا کرتے یعنی اسی وسق کھجوریں اور بیس وسق جو۔ جب حضرت عمر نے خیبر کو تقسیم کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو اختیار دیا کہ انہیں پانی اور زمین کا حصہ دے دیا جائے یا وہی حصہ برقرار رکھا جائے۔ چنانچہ ان میں سے بعض نے زمین پسند کی اور بعض نے سابقہ حصہ جبکہ حضرت عائشہ نے زمین کا حصہ پسند کیا۔

جب مزارعت میں سالوں کی شرط نہ ہو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کا نصف پر معاملہ کیا جو بھی اس میں پھل اور زراعت سے حاصل ہو۔

بٹائی پر زمین دینا

عمرو کا بیان ہے کہ میں نے طاؤس سے کہا کہ کاش آپ بٹائی پر زمین دینا چھوڑ دیتے کیونکہ لوگوں کا خیال ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ فرمایا کہ اے عمرو! میں انہیں دیتا ہوں اور انہیں بے نیاز کر دیتا ہوں جبکہ ان میں سب سے بڑے عالم یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے بتایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں فرمایا بلکہ فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو مفت دے دے یہ اس کے بدلے کچھ مقرر کرکے لینے سے بہتر ہے۔

باب ٢٥٥ المزارعة مع اليهود۔

٢١٦٨۔ حدثنا ابن مقاتل اخبرنا عبد الله اخبرنا عبيد الله عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطى خيبر اليهود على ان يعملوها ويزرعوها ولهم شطر ما خرج منها۔

باب ٢٥٦ ما يكره من الشروط في المزارعة۔

٢١٦٩۔ حدثنا صدقة بن الفضل اخبرنا ابن عيينة عن يحيى سمع حنظلة الزرقي عن رافع قال كنا اكثر اهل المدينة حقلا وكان احدنا يكري ارضه فيقول هذه القطعة لي وهذه لك فربما اخرجت ذه ولم تخرج ذه فنهاهم النبي صلى الله عليه وسلم

باب ٢٥٧ اذا زرع بمال قوم بغير اذنهم وكان في ذلك صلاح لهم۔

٢١٧٠۔ حدثنا ابراهيم بن المنذر حدثنا ابو ضمرة حدثنا موسى بن عقبة عن نافع عن عبد الله بن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بينما ثلاثة نفر يمشون اخذهم المطر فاووا الى غار في جبل فانحطت على فم غارهم صخرة من الجبل فانطبقت عليهم فقال بعضهم لبعض انظروا اعمالا عملتموها صالحة لله فادعوا الله بها لعله يفرجها عنكم قال احدهم اللهم انه كان لي والدان شيخان كبيران ولي صبية صغار كنت ارعى عليهم فاذا رحت عليهم حلبت فبدات بوالدي اسقيهما قبل بني واني استاخرت ذات يوم فلم ات حتى امسيت فوجدتهما ناما فحلبت كما كنت احلب فقمت عند رءوسهما واكره ان اوقظهما واكره ان اسقي الصبية والصبية يتضاغون عند قدمي حتى طلع الفجر فان كنت تعلم اني فعلته ابتغاء وجهك فافرج لنا فرجة نرى منها السماء ففرج الله فراوا السماء وقال الآخر اللهم انها كانت

یہود کے ساتھ مزارعت

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین یہودیوں کو دی کہ وہ اس میں محنت اور کاشتکاری کریں اور پیداوار سے نصف اُن کے لیے ہوگا۔

مزارعت میں جو شرطیں مکروہ ہیں۔

حضرت رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اہل مدینہ میں ہماری کاشت سب سے زیادہ تھی۔ ہم میں سے کوئی اپنی زمین دوسرے کو کرائے پر دیتا تو کہتا کہ یہ ٹکڑا میرا ہوگا اور یہ تمہارا۔ بعض اوقات اس میں پیداوار ہوتی اور اس میں نہ ہوتی پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں منع فرما دیا۔

لوگوں کی اجازت کے بغیر اُن کی زمین میں زراعت کرنا اور اس سے اُن کی بھلائی مقصود ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمی سفر میں جا رہے تھے کہ انھیں بارش نے آلیا انھوں نے ایک غار میں پناہ لی تو پہاڑ سے ایک بڑا سا پتھر اُس غار کے منہ پر آگیا اور اُن کا راستہ بند ہوگیا تو وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اپنے ایسے نیک عمل کو دیکھئے جو آپ نے کیا ہو اور اُس کے ذریعے اللہ سے دعا کیجیے کہ شاید اسے آپ کے سامنے سے ہٹا دے۔ اُن میں سے ایک نے کہا کہ اے اللہ! میرے والدین بہت بوڑھے تھے اور میرے بچے بہت چھوٹے تھے میں اُن کے لیے بکریاں چراتا اور جب انھیں دوہتا تو بچوں سے پہلے والدین کو پلاتا۔ ایک روز مجھے دیر ہوگئی اور رات گئے گھر پہنچا تو وہ دونوں سو چکے تھے میں نے دودھ دوہا اور اُن کے سروں کے پاس کھڑا رہا میں نے انھیں جگانا ناپسند کیا اور اُن سے پہلے بچوں کو پلانا بھی برا لگا جو میرے پیروں کے پاس گڑگڑا رہے تھے یہاں تک کہ فجر طلوع ہوگئی اگر تیرے علم کے مطابق میں نے یہ صرف تیری رضا کے لیے کیا تو اسے اتنا ہٹا دے کہ ہم آسمان کو دیکھ لیں۔ پس اللہ نے اُسے ہٹا دیا اور وہ آسمان دیکھنے لگے۔ دوسرے نے کہا کہ اے اللہ! میرے چچا کی بیٹی تھی جس سے میں بہت محبت کرتا تھا جتنی کوئی مرد کسی عورت سے کر سکتا ہے۔ میں نے

www.alahazratnetwork.org

لِي بِنْتُ عَمٍّ أَحْبَبْتُهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ مِنْهَا فَأَبَتْ حَتَّى أَتَيْتُهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَبَغَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُهَا فَلَمَّا وَقَعْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللهِ اتَّقِ اللهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَقُمْتُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُهُ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً فَفَرَجَ وَقَالَ الثَّالِثُ اللَّهُمَّ إِنِّي اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقٍ مِنْ أَرُزٍّ فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ قَالَ أَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا فَجَاءَنِي فَقَالَ اتَّقِ اللهَ فَقُلْتُ اذْهَبْ إِلَى ذَلِكَ الْبَقَرِ وَرُعَاتِهَا فَخُذْ فَقَالَ اتَّقِ اللهَ وَلَا تَسْتَهْزِئْ بِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ فَخُذْ فَأَخَذَهُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ وَقَالَ ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ فَسَعَيْتُ۔

باب ۱۲۵۸ أَوْقَافِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْضِ الْخَرَاجِ وَمُزَارَعَتِهِمْ وَمُعَامَلَتِهِمْ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ تَصَدَّقْ بِأَصْلِهِ لَا يُبَاعُ وَلَكِنْ يُنْفَقُ ثَمَرُهُ فَتَصَدَّقَ بِهِ۔

۲۱۷۱۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ لَوْلَا آخِرُ الْمُسْلِمِينَ مَا فَتَحْتُ قَرْيَةً إِلَّا قَسَمْتُهَا بَيْنَ أَهْلِهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ۔

باب ۱۲۵۹ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَوَاتًا وَرَأَى ذَلِكَ عَلِيٌّ فِي أَرْضِ الْخَرَابِ بِالْكُوفَةِ مَوَاتٌ وَقَالَ عُمَرُ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ وَيُرْوَى عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِي غَيْرِ حَقِّ مُسْلِمٍ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ فِيهِ حَقٌّ وَيُرْوَى فِيهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۱۷۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

اس سے پھر جانا لیکن اس نے انکار کر دیا جب تک میں اسے سو دینار نہ دوں میں نے کوشش کر کے وہ جمع کیے اور جب اس کی ٹانگوں کے درمیان بیٹھا تو اُس نے کہا، اے اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر اور مُہر کو نہ کھول مگر حق کے ساتھ۔ پس میں کھڑا ہو گیا اگر تیرے علم کے مطابق یہ میں نے صرف تیری رضا کے لیے کیا ہے تو ہمیں راستہ عطا فرما۔ پس کچھ راستہ کھل گیا۔ تیسرے نے کہا کہ اے اللہ میں نے ایک فرق چاولوں کے بدلے ایک آدمی کو مزدوری پر رکھا جب اس نے کام مکمل کر لیا تو مجھ سے کہا کہ مجھے میرا حق دیجیے میں اسے دینے لگا تو وہ منہ موڑ کر چلا گیا۔ میں اُس سے برابر زراعت کرتا رہا یہاں تک کہ گائیں جمع کر لیں اور چرواہے۔ وہ میرے پاس آیا اور کہا، اللہ سے ڈریئے۔ میں نے کہا کہ ان گایوں اور چرواہوں کی طرف جاؤ اور انھیں لے لو۔ کہا اللہ سے ڈریئے اور مجھ سے مذاق نہ کیجیے۔ میں نے کہا کہ میں تم سے مذاق نہیں کرتا بلکہ انھیں لے لو۔ پس اُس نے لے لیے۔ اگر تیرے علم کے مطابق یہ میں نے صرف تیری رضا کے لیے کیا تو باقی بھی اسی طرح ہٹا دے۔ چنانچہ اللہ نے اُسے ہٹا دیا۔ امام ابو عبد اللہ بخاری ابن عقبہ، نافع کی روایت میں لفظ فَسَعَيْتُ ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کے اوقاف، خراجی زمین اور مزارعت وغیرہ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے فرمایا کہ اصل زمین وقف کر دو تاکہ بک نہ سکے اور اس کے پھل کھاتے رہو۔ چنانچہ انھوں نے وہ وقف کر دی۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اگر مجھے اگلے مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا تو ہم جس شہر کو بھی فتح کرتے اس کی زمین اس کے باشندوں میں یوں تقسیم کر دیتے جیسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کو تقسیم فرمایا تھا۔

جس نے بنجر زمین کو آباد کیا۔ حضرت علی نے کوفہ کی خراب زمین کے متعلق یہی حکم دیا تھا۔ حضرت عمر نے حکم دیا تھا کہ جو بنجر زمین کو آباد کرے گا وہ اسی کی ہو گی۔ حضرت عمرو بن عوف سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی مسلمان کا حق نہ ہو اور نہ اس میں کسی ظالمانہ روش کا دخل ہو اور اس بارے میں حضرت جابر نے بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

www.alahazratnetwork.org

عبید اللہ بن ابی جعفر عن محمد بن عبد الرحمن عن عروۃ عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعمر ارضا لیست لاحد فھو احق قال عروۃ قضی بہ عمر فی خلافتہ۔

باب ۱۳۶

۲۱۷۳۔ حدثنا قتیبۃ حدثنا اسمعیل بن جعفر عن موسی بن عقبۃ عن سالم بن عبد اللہ بن عمر عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اری وھو فی معرسہ من ذی الحلیفۃ فی بطن الوادی فقیل لہ انک ببطحاء مبارکۃ فقال موسی وقد اناخ بنا سالم بالمناخ الذی کان عبد اللہ ینیخ بہ یتحری معرس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو اسفل من المسجد الذی ببطن الوادی بینہ وبین الطریق وسط من ذلک۔

۲۱۷۴۔ حدثنا اسحق بن ابراھیم اخبرنا شعیب بن اسحق عن الاوزاعی قال حدثنی یحیی عن عکرمۃ عن ابن عباس عن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اللیلۃ اتانی ات من ربی وھو بالعقیق ان صل فی ھذا الوادی المبارک وقل عمرۃ فی حجۃ۔

باب ۱۳۶ اذا قال رب الارض اقرک ما اقرک اللہ ولم یذکر اجلا معلوما فھما علی تراضیھما۔

۲۱۷۵۔ حدثنا احمد بن المقدام حدثنا فضیل بن سلیمان حدثنا موسی اخبرنا نافع عن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال عبد الرزاق اخبرنا ابن جریج قال حدثنی موسی بن عقبۃ عن نافع عن ابن عمر ان عمر بن الخطاب اجلی الیھود والنصاری من ارض الحجاز وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما ظھر علی خیبر اراد اخراج الیھود منھا وکانت الارض حین ظھر علیھا للہ ولرسولہ صلی اللہ علیہ وسلم وللمسلمین واراد اخراج الیھود منھا فسالت

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے ایسی زمین آباد کی جو کسی کی ملکیت نہ ہو تو وہ اُسی کی ہے۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے اپنے دورِ خلافت میں یہی فیصلہ فرمایا۔

ذوالحلیفہ میں مبارک ترین جگہ

سالم بن عبد اللہ بن عمر نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب دیکھا جب کہ آپ ذوالحلیفہ کی وادی کے درمیان میں نشیبی جگہ پر تھے تو آپ سے کہا گیا کہ آپ مبارک وادی میں ہیں۔ موسیٰ راوی کا بیان ہے کہ سالم نے ہمارے ساتھ اُسی جگہ اونٹنی بٹھائی جہاں حضرت عبد اللہ بٹھایا کرتے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بٹھانے کی جگہ کو خاص طور پر تلاش کیا کرتے جو وادی کے درمیان والی مسجد کے نیچے کی طرف ہے یعنی اُس کے اور راستے کے درمیان میں۔

حضرت ابن عباس نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، رات عقیق کے مقام پر میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا میرے پاس آیا اور کہا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھیے اور فرما دیجیے کہ حج میں عمرہ داخل ہو گیا

جب زمین والا کہے کہ ہم تمہیں اُس وقت تک برقرار رکھیں گے جب تک اللہ چاہے گا۔ اور کوئی مدت مقرر نہ کی تو وہ دونوں کی مرضی تک ہے۔

احمد بن مقدام، فضیل بن سلیمان، موسیٰ، نافع، حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ـــــ عبد الرزاق، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے سرزمین حجاز سے یہود و نصاریٰ کو جلاوطن کر دیا۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب خیبر کو فتح کر لیا تو یہود کو اُس سے نکالنے کا ارادہ فرمایا کیونکہ جب اُس پر اللہ، اُس کے رسول اور مسلمانوں کا غلبہ ہو گیا تو یہود کو اُس سے نکالنا چاہا، یہود نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گزارش کی کہ انھیں زمینوں پر برقرار رکھا جائے کہ وہ اُن میں محنت کریں اور پیداوار کا نصف حصہ پائیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

www.alahazratnetwork.org

الیہودُ رسولَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لیقرہم بہا ان یکفوا عملہا ولہم نصف الثمر فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نقرکم بہا علی ذلک ما شئنا فقروا بہا حتی اجلاہم عمر الی تیماء واریحاء۔

باب ۱۲۶ ما کان من اصحاب النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یواسی بعضہم بعضا فی الزراعۃ والثمرۃ۔

۲۱۷۶۔ حدثنا محمد بن مقاتل اخبرنا عبد اللّٰہ اخبرنا الاوزاعی عن ابی النجاشی مولی رافع بن خدیج سمعت رافع بن خدیج بن رافع عن عمہ ظہیر بن رافع قال ظہیر لقد نہانا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن امر کان بنا رافقا قلت ما قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فہو حق قال دعانی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال ما تصنعون بمحاقلکم قلت نؤاجرہا علی الربع وعلی الاوسق من التمر والشعیر قال لا تفعلوا ازرعوہا او ازرعوہا او امسکوہا قال رافع قلت سمعا وطاعۃ۔

۲۱۷۷۔ حدثنا عبید اللّٰہ بن موسی اخبرنا الاوزاعی عن عطاء عن جابر قال کانوا یزرعونہا بالثلث والربع والنصف فقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم من کانت لہ ارض فلیزرعہا او لیمنحہا فان لم یفعل فلیمسک ارضہ وقال الربیع بن نافع عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من کانت لہ ارض فلیزرعہا او لیمنحہا اخاہ فان ابی فلیمسک ارضہ۔

۲۱۷۸۔ حدثنا قبیصۃ حدثنا سفیان عن عمرو قال ذکرتہ لطاؤس فقال یزرع قال ابن عباس ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لم ینہ عنہ ولکن قال ان یمنح احدکم اخاہ خیر لہ من ان یاخذ شیئا معلوما۔

۲۱۷۹۔ حدثنا سلیمان بن حرب حدثنا حماد

ہم تمہیں جب تک چاہیں برقرار رکھیں گے۔ پس انہیں برقرار رکھا یہاں تک کہ حضرت عمر نے انہیں تیما اور اریحاء کی طرف جلاوطن کر دیا تھا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب ایک دوسرے کی زراعت اور پھلوں میں مدد کیا کرتے تھے۔

رافع بن خدیج بن رافع نے اپنے چچا ظہیر بن رافع سے روایت کی ہے کہ حضرت ظہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ایسے کام سے منع کیا ہے جو ہمارے لیے نفع بخش تھا۔ میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو فرمایا وہ درست ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بلا کر فرمایا کہ تم اپنے کھیتوں کا کیا کرتے ہو؟ میں عرض گزار ہوا کہ ہم انہیں چوتھائی بٹائی پر دیتے ہیں یا چند کھجوروں یا جو کے چند وسق پر۔ فرمایا کہ یوں نہ کرو بلکہ خود کھیتی کرو یا کھیتی کرا دو یا پڑی رہنے دو۔ رافع عرض گزار ہوئے کہ میں نے سنا اور مانا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ تہائی، چوتھائی اور نصف حصے پر کاشتکاری کیا کرتے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس زمین ہو وہ خود کاشت کرے یا دوسرے کو مفت دے۔ اگر ایسا نہ کر سکے تو اپنی زمین کو پڑی رہنے دے۔ ربیع بن نافع نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کے پاس زمین ہو وہ خود کاشتکاری کرے یا اپنے بھائی کو کرنے دے لہٰذا اگر وہ انکار کرے تو پڑی رہنے دے۔

طاؤس سے روایت ہے کہ وہ کاشتکاری کرتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں کیا بلکہ فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو مفت دے یہ کچھ مقررہ چیز لینے سے بہتر ہے۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی زمین کرائے

www.alahazratnetwork.org

عن ایوب عن نافع ان ابن عمر کان یکری مزارعه علی عهد النبی صلی الله علیه وسلم وابی بکر وعمر وعثمان وصدرا من معاویة ثم حدث عن رافع بن خدیج ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن کراء المزارع فذهب ابن عمر الی رافع فذهبت معه فساله فقال نهی النبی صلی الله علیه وسلم عن کراء المزارع فقال ابن عمر قد علمت انا کنا نکری مزارعنا علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم بما علی الاربعاء وبشیء من التبن۔

پر دیا کرتے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر و حضرت عثمان اور حضرت معاویہ کے ابتدائی دور تک۔ پھر اُن سے حضرت رافع بن خدیج کی حدیث بیان کی گئی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کرائے پر زمین دینے سے منع فرمایا ہے۔ پس حضرت ابن عمر حضرت رافع کے پاس گئے اور میں اُن کے ساتھ گیا تو اُن سے پوچھا۔ اُنھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کرائے پر زمین دینے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا، آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہم اپنی زمین کرائے پر دیا کرتے یعنی چوتھائی حصہ اور کچھ گھاس کے بدلے۔

٢١٨٠ - حدثنا یحیی بن بکیر حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شهاب اخبرنی سالم ان عبد الله بن عمر قال کنت اعلم فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الارض تکری ثم خشی عبد الله ان یکون النبی صلی الله علیه وسلم قد احدث فی ذلک شیئا لم یکن یعلمه فترک کراء الارض۔

سالم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں زمین کرائے پر دی جاتی تھی پھر حضرت عبداللہ ڈرے کہ ممکن ہے بعد میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی ایسا حکم دیا ہو جو اُن کے علم میں نہ ہو لہٰذا کرائے پر زمین دینی ترک کر دی۔

باب ١٢٦٣ کراء الارض بالذهب والفضة وقال ابن عباس ان امثل ما انتم صانعون ان تستاجروا الارض البیضاء من السنة الی السنة۔

زمین کو سونے چاندی کے بدلے ٹھیکے پر دینا۔

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ جو تم کرتے ہو اس میں بہتر یہ ہے کہ اپنی خالی زمین کو ایک ایک سال کے لیے دے دیا کرو۔

٢١٨١ - حدثنا عمرو بن خالد حدثنا اللیث عن ربیعة ابن ابی عبد الرحمن عن حنظلة بن قیس عن رافع بن خدیج قال حدثنی عمای انهم کانوا یکرون الارض علی عهد النبی صلی الله علیه وسلم بما ینبت علی الاربعاء او شیء یستثنیه صاحب الارض فنهی النبی صلی الله علیه وسلم عن ذلک فقلت لرافع فکیف هی بالدینار والدرهم فقال رافع لیس بها باس بالدینار والدرهم وقال اللیث وکان الذی نهی عن ذلک ما لو نظر فیه ذو الفهم بالحلال والحرام لم یجیزوه لما فیه من المخاطرة۔

حنظلہ بن قیس نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں زمین کرائے پر دی جاتی تھی کہ زمین کا مالک چوتھائی حصہ یا زمین کا کچھ ٹکڑا مستثنیٰ کر لیتا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع کر دیا۔ حضرت رافع سے کہا گیا کہ یہ دینار و درہم کے بدلے کیسا ہے! پس حضرت رافع نے فرمایا کہ دینار و درہم کے بدلے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ لیث نے فرمایا کہ جس چیز سے منع کیا گیا ہے اگر کوئی حلال و حرام کی سوجھ بوجھ رکھنے والا غور کرے تو اُسے جائز قرار نہیں دے گا کیونکہ اس میں دھوکا ہے۔

باب ١٢٦٤

ایک جنتی کی خواہش کہ وہ کھیتی باڑی کرے۔

٢١٨٢ - حدثنا محمد بن سنان حدثنا فلیح حدثنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ا

حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا يُحَدِّثُ وَعِنْدَهٗ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِسْتَاْذَنَ رَبَّهٗ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ لَهٗ اَلَسْتَ فِيْمَا شِئْتَ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَزْرَعَ قَالَ فَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهٗ وَاسْتِوَاؤُهٗ وَاسْتِحْصَادُهٗ فَكَانَ اَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ دُوْنَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ فَاِنَّهٗ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ وَاللّٰهِ لَا تَجِدُهٗ اِلَّا قُرَشِيًّا اَوْ اَنْصَارِيًّا فَاِنَّهُمْ اَصْحَابُ زَرْعٍ وَاَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِاَصْحَابِ زَرْعٍ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۱۲۶۵ مَا جَاءَ فِي الْغَرْسِ۔

۲۱۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّا كُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ كَانَتْ لَنَا عَجُوْزٌ تَاْخُذُ مِنْ اُصُوْلِ سِلْقٍ لَنَا كُنَّا نَغْرِسُهٗ فِيْ اَرْبِعَائِنَا فَتَجْعَلُهٗ فِيْ قِدْرٍ لَّهَا فَتَجْعَلُ فِيْهِ حَبَّاتٍ مِّنْ شَعِيْرٍ لَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ لَيْسَ فِيْهِ شَحْمٌ وَّلَا وَدَكٌ فَاِذَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ زُرْنَاهَا فَقَرَّبَتْهُ اِلَيْنَا فَكُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ وَمَا كُنَّا نَتَغَدّٰى وَلَا نَقِيْلُ اِلَّا بَعْدَ ذٰلِكَ۔

۲۱۸۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيْثَ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ وَيَقُوْلُوْنَ مَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ لَا يُحَدِّثُوْنَ مِثْلَ اَحَادِيْثِهٖ وَاِنَّ اِخْوَتِيْ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ وَاِنَّ اِخْوَتِيْ مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ اَمْوَالِهِمْ وَكُنْتُ امْرَاً مِّسْكِيْنًا اَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مِلْءِ بَطْنِيْ فَاَحْضُرُ حِيْنَ يَغِيْبُوْنَ وَاَعِيْ حِيْنَ يَنْسَوْنَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیان فرما رہے تھے اور آپ کے پاس ایک دیہاتی تھا کہ اہل جنت میں سے ایک آدمی اپنے رب سے کھیتی باڑی کی اجازت چاہے گا۔ فرمائے گا کہ کیا تو اپنی اس حالت میں خوش نہیں! عرض گزار ہوگا کہ کیوں نہیں لیکن چاہتا ہوں کہ کھیتی باڑی کروں۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ بیج ڈالے گا فصل اگے گی بڑی ہوگی اور کاٹنے کے قابل ہو جائے گی اور پہاڑ کے برابر اناج ہو جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے ابن آدم تجھے کوئی چیز سیر نہیں کر سکتی۔ اعرابی نے کہا کہ خدا کی قسم، وہ کوئی قریشی یا انصاری ہوگا کیونکہ یہی زراعت کرتے ہیں جب کہ ہم تو کاشتکار کرتے ہی نہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے۔

درخت لگانے کا بیان

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جمعہ کے روز خوش ہوتے کیونکہ ایک بوڑھی اماں چقندر کی جڑیں لیا کرتیں جو ہم کیاریوں میں لگایا کرتے تھے۔ پس انہیں ہانڈی میں ڈالتیں اور اس میں جَو کے چند دانے ڈال دیتیں۔ مجھے نہیں معلوم مگر انہوں نے فرمایا کہ اس میں چربی یا چکناہٹ نہ ہوتی۔ جب ہم نماز جمعہ پڑھ لیتے تو ان کی زیارت کرتے وہ ہمیں عنایت فرماتیں۔ پس اس کے باعث ہم جمعہ کے روز خوش ہوتے اور ہم اس کے بعد دوپہر کا کھانا کھاتے اور قیلولہ کیا کرتے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ کہتے کہ ابوہریرہ کثرت سے حدیثیں روایت کرتا ہے حالانکہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے حضور جائے گا جب کہ مہاجرین و انصار اُن کے برابر روایت نہیں کرتے حالانکہ ہمارے مہاجر بھائی بازار میں مشغول رہتے اور میرے انصاری بھائی اپنی زراعت میں مشغول رہتے جب کہ میں مسکین آدمی تھا اور پیٹ بھر جانے پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہتا۔ پس وہ غائب ہوتے تو میں حاضر رہتا اور وہ بھول جاتے تو میں یاد رکھتا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک روز فرمایا کہ تم میں سے جو آدمی اپنا کپڑا پھیلائے رکھے یہاں تک کہ میں اپنی بات پوری کروں پھر اسے اٹھا کر اپنے سینے سے لگائے تو کبھی میری کوئی بات نہیں بھولے

www.alahazratnetwork.org

لن یبسط احد منکم ثوبہ حتی اقضی مقالتی ھذہ ثم یجمعہ الی صدرہ فینسی من مقالتی شیئا ابدا فبسطت نمرۃ لیس علی ثوب غیرھا حتی قضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقالتہ ثم جمعتھا الی صدری فوالذی بعثہ بالحق ما نسیت من مقالتہ تلک الی یومی ھذا واللہ لولا ایتان فی کتاب اللہ ما حدثتکم شیئا ابدا ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینت الی قولہ الرحیم۔

کتاب المساقاۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب ۴۶۶ فی الشرب وقول اللہ تعالی وجعلنا من الماء کل شیء حی افلا یؤمنون وقولہ جل ذکرہ افرءیتم الماء الذی تشربون ءانتم انزلتموہ من المزن ام نحن المنزلون لو نشاء جعلنہ اجاجا فلولا تشکرون الاجاج المر والمزن السحاب۔

باب ۴۶۷ فی الشرب ومن رای صدقۃ الماء وھبتہ ووصیتہ جائزۃ مقسوما کان او غیر مقسوم وقال عثمان قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من یشتری بئر رومۃ فیکون دلوہ فیھا کدلاء المسلمین فاشتراھا عثمان۔

۲۱۸۵۔ حدثنا سعید بن ابی مریم حدثنا ابو غسان قال حدثنی ابو حازم عن سھل بن سعد قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقدح فشرب منہ وعن یمینہ غلام اصغر القوم والاشیاخ عن یسارہ فقال یا غلام اتاذن لی ان اعطیہ الاشیاخ قال ما کنت لاوثر بفضلی منک احدا یا رسول اللہ فاعطاہ ایاہ۔

۲۱۸۶۔ حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الزھری قال حدثنی انس بن مالک انھا حلبت لرسول

گا میں نے اپنی چادر پھیلا دی اور اس کے سوا میرے اوپر کوئی اور کپڑا نہ تھا یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا ارشادِ گرامی مکمل فرمایا۔ پھر میں نے اُسے اکٹھا کر کے اپنے سینے سے لگا لیا۔ پس قسم اُس ذات کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے آپ کے ارشادات میں سے اُس روز سے آج تک کوئی بات نہیں بھولا۔ خدا کی قسم اگر اللہ کی کتاب میں دو آیتیں نہ ہوتیں تو میں آپ سے کبھی کوئی حدیث بیان نہ کرتا یعنی۔ بے شک جو لوگ اُسے چھپاتے ہیں جو ہم نے نازل کیا ہے نشانیوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تا الرحیم۔

پانی پلانے کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

پانی پلانے کا بیان۔ ارشادِ ربانی ہے ؛ اور ہم نے ہر زندہ چیز پانی سے بنائی، کیا وہ اسے نہیں مانتے! اور ارشادِ خداوندی ہے:۔ کیا تم نے وہ پانی نہیں دیکھا جو پیتے ہو کیا تم اسے بادل سے اُتارتے ہو یا ہم اُتارتے ہیں! اگر ہم چاہیں تو اُسے کڑوا بنا دیں تو شکر گزاری کیوں نہیں کرتے۔ اَلْاُجَاجُ کڑوا اور اَلْمُزْنُ بادل۔

پانی پلانا اور جس کے نزدیک پانی کا صدقہ، ہبہ اور وصیت جائز ہے خواہ وہ تقسیم شدہ ہو یا غیر تقسیم شدہ۔ حضرت عثمان سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو بئرِ رومہ کو خریدے اور اُس کا ڈول بھی اُس میں مسلمانوں کے ڈول کی طرح ہو۔ پس حضرت عثمان نے اُسے خرید لیا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا تو آپ نے اُس میں سے نوش فرمایا اور آپ کے دائیں جانب ایک نو عمر لڑکا تھا اور عمر رسیدہ حضرات بائیں طرف تھے۔ فرمایا کہ اے لڑکے! کیا تم اجازت دیتے ہو کہ میں یہ عمر رسیدہ لوگوں کو دے دوں! عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ میں آپ سے بچی ہوئی چیز میں کسی کو ترجیح نہیں دیتا پس آپ نے اُسی کو دے دیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ایک بکری دوہی گئی جو حضرت انس کے گھر میں بندھی رہتی تھی

www.alahazratnetwork.org

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ دَاجِنٌ وَهِيَ فِي دَارِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَشِيبَ لَبَنُهَا بِمَاءٍ مِنَ الْبِئْرِ الَّتِي فِي دَارِ أَنَسٍ فَأَعْطَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ مِنْهُ حَتَّى إِذَا نَزَعَ الْقَدَحَ مِنْ فِيهِ وَعَلَى يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ عُمَرُ وَخَافَ أَنْ يُعْطِيَهُ الْأَعْرَابِيَّ أَعْطِ أَبَا بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عِنْدَكَ فَأَعْطَاهُ الْأَعْرَابِيَّ الَّذِي عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ قَالَ الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ۔

باب ۱۲۶۸ مَنْ قَالَ إِنَّ صَاحِبَ الْمَاءِ أَحَقُّ بِالْمَاءِ حَتَّى يَرْوَى لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُمْنَعُ بِالْمَاءِ۔

۲۱۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَأُ۔

۲۱۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْنَعُوا فَضْلَ الْمَاءِ لِتَمْنَعُوا بِهِ فَضْلَ الْكَلَإِ۔

باب ۱۲۶۹ مَنْ حَفَرَ بِئْرًا فِي مِلْكِهِ لَمْ يَضْمَنْ۔

۲۱۸۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔

باب ۱۲۷۰ الْخُصُومَةِ فِي الْبِئْرِ وَالْقَضَاءِ فِيهَا۔

۲۱۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ هُوَ عَلَيْهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى

اور اُس میں اس کنوئیں کا پانی ملایا گیا جو حضرت انس کے گھر میں تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پیالہ دیا گیا تو آپ نے اُس میں سے نوش فرمایا اور جب پیالہ منہ سے ہٹایا تو بائیں طرف حضرت ابوبکر اور دائیں جانب ایک اعرابی تھا۔ حضرت عمر اس ڈر سے عرض گزار ہوئے کہ مبادا اعرابی کو عطا نہ فرما دیں کہ یا رسول اللہ! حضرت ابوبکر کو دے دیجیے جو آپ کے پاس ہیں۔ آپ نے وہ اعرابی کو دے دیا جو دائیں طرف تھا اور فرمایا کہ دائیں جانب والا زیادہ حق دار ہے۔

جس نے کہا کہ پانی والے کا اُس پر زیادہ حق ہے یہاں تک کہ وہ سیراب کرلے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زائد پانی کو نہ روکا جائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی زائد پانی سے نہ روکے تاکہ اس کے باعث آئندہ گھاس پھونس سے روکنے لگے۔

یحیٰی بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، ابن مسیب اور ابوسلمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ زائد پانی سے نہ روکو تاکہ زائد گھاس سے روکنے لگو۔

جو اپنی زمین میں کنواں کھود دے تو وہ کسی کے گرنے کا ذمہ دار نہیں ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کان میں دبنے والے کا تاوان نہیں، کنوئیں میں گرنے والے کا تاوان نہیں جانور کے مارے ہوئے کا تاوان نہیں اور رکاز میں پانچواں حصہ ہے۔

کنوئیں کے متعلق جھگڑا اور اُس کا فیصلہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو قسم کھائے جس کے ذریعے کسی کا مال ہڑپ کرے اور اُس میں جھوٹا ہو تو اللہ سے ایسے حال میں ملے گا کہ وہ اُس پر ناراض ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، بے شک جو لوگ

www.alahazratnetwork.org

إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا الْآيَةَ فَجَاءَ الْأَشْعَثُ فَقَالَ مَا حَدَّثَكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِيَّ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ كَانَتْ لِي بِئْرٌ فِي أَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِي فَقَالَ لِي شُهُودَكَ قُلْتُ مَا لِي شُهُودٌ قَالَ فَيَمِينُهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ تَصْدِيقًا لَهُ۔

بَاب ۱۴۷۱ إِثْمِ مَنْ مَنَعَ ابْنَ السَّبِيلِ مِنَ الْمَاءِ۔

۲۱۹۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِلدُّنْيَا فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا سَخِطَ وَرَجُلٌ أَقَامَ سِلْعَتَهُ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ وَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ لَقَدْ أُعْطِيتُ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ رَجُلٌ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا۔

بَاب ۱۴۷۲ سَكْرِ الْأَنْهَارِ۔

۲۱۹۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَأَبَى عَلَيْهِ فَاخْتَصَمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ أَسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ إِنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اسْقِ

اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ذریعے حقیر پونجی خریدتے ہیں۔ پس اشعث آئے اور کہا کہ آپ سے ابوعبدالرحمٰن نے اس آیت کے متعلق کیا فرمایا جو میرے متعلق نازل ہوئی تھی میرے چچازاد بھائی کی زمین میں میرا کنواں تھا تو آپ نے مجھ سے فرمایا گواہ لاؤ۔ میں عرض گزار ہوا کہ میرے پاس گواہ نہیں ہے۔ فرمایا تو وہ قسم کھائے گا۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ وہ تو قسم کھا جائے گا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا ذکر کیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی تصدیق میں یہ حکم نازل فرمایا۔

مسافروں کو پانی سے روکنے کا گناہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ قیامت کے روز جن کی طرف اللہ تعالیٰ نگاہِ رحمت نہیں فرمائے گا، نہ انہیں پاک کرے گا اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے۔ ایک وہ جس کے پاس زائد پانی ہو اور وہ مسافروں کو نہ پینے دے دوسرا وہ جو حاکم سے دنیا کی خاطر بیعت کرے، اگر وہ دے تو اُس سے راضی رہے اور اگر نہ دے تو ناراض ہو جائے۔ تیسرا وہ جو اپنے سامان کو عصر کے بعد بیچے اور قسم کھا کر کہے کہ اُس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں مجھے اس چیز کے اتنے روپے دئے جا رہے تھے اور دوسرا آدمی اُسے سچا جان لے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: بے شک جو اللہ کے عہد کے اور اپنی قسموں کو حقیر پونجی کے بدلے بیچتے ہیں۔

نہر کا پانی روکنا

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک انصاری کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت زبیر سے جھگڑا ہو گیا، نہری پانی کے متعلق جس سے کھجور کے درختوں کو پانی دیا کرتے تھے۔ انصاری کا مطالبہ تھا کہ پانی کو حسبِ منشا آنے دیا جائے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جھگڑا پیش ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زبیر سے فرمایا۔ اے زبیر! تم سیراب کر کے اپنے ہمسائے کی طرف پانی چھوڑ دینا۔ انصاری کو غصہ آیا اور کہا کہ وہ آپ کے پھوپھی زاد جو ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کا رنگ بدل گیا پھر فرمایا کہ اے زبیر! خوب سیراب کرنا یہاں تک کہ پانی منڈیروں تک پہنچ جائے۔ حضرت زبیر کا بیان ہے کہ خدا کی قسم میرے خیال میں یہ آیت فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ۔

www.alahazratnetwork.org

يَا زُبَيْرُ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَحْسِبُ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِيْ ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ۔

بَاب ۱۲۷۳ شُرْبِ الْأَعْلٰى قَبْلَ الْأَسْفَلِ۔

۲۱۹۳ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ أَرْسِلْ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ إِنَّهُ ابْنُ عَمَّتِكَ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ يَبْلُغُ الْمَاءُ الْجَدْرَ ثُمَّ أَمْسِكْ فَقَالَ الزُّبَيْرُ فَأَحْسِبُ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِيْ ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ۔

بَاب ۱۲۷۴ شُرْبِ الْأَعْلٰى إِلَى الْكَعْبَيْنِ۔

۲۱۹۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ فِيْ شِرَاجٍ مِّنَ الْحَرَّةِ يَسْقِيْ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ فَأَمَرَهُ بِالْمَعْرُوْفِ ثُمَّ أَرْسِلْ إِلٰى جَارِكَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ آنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْقِ ثُمَّ احْبِسْ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمَاءُ إِلَى الْجَدْرِ وَاسْتَوْعٰى لَهُ حَقَّهُ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللّٰهِ إِنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ أُنْزِلَتْ فِيْ ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ قَالَ لِي ابْنُ شِهَابٍ فَقَدَّرَتِ الْأَنْصَارُ وَالنَّاسُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ ثُمَّ احْبِسْ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ فَكَانَ ذٰلِكَ إِلَى الْكَعْبَيْنِ۔

بَاب ۱۲۷۵ فَضْلِ سَقْيِ الْمَاءِ۔

۲۱۹۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ۔ اسی بارے میں نازل ہوئی ہے۔

بلند زمین کو پست سے پہلے سیراب کرنا۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت زبیر اور ایک انصاری کا جھگڑا ہو گیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ، اے زبیر! سیراب کر کے چھوڑ دینا انصاری نے کہا ، چونکہ وہ آپ کے پھوپھی زاد ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اے زبیر! سیراب کر کے روکے رکھنا یہاں تک کہ پانی منڈیروں تک پہنچ جائے۔ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آیت فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ۔ میرے خیال میں اسی سلسلے میں نازل ہوئی تھی۔

بلند زمین والے کا ٹخنوں تک سیراب کرنا

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ انصار کا ایک آدمی حضرت زبیر سے نہری پانی پر جھگڑ پڑا جس سے کھجوروں کے درختوں کو سیراب کیا جاتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے زبیر! تم دستور کے مطابق سیراب کر کے پھر اپنے ہمسائے کے لیے چھوڑ دو۔ انصاری نے کہا، کیونکہ یہ آپ کے پھوپھی زاد ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور فرمایا کہ سیراب کر کے روک لو یہاں تک کہ پانی منڈیروں کے برابر ہو جائے اور اپنا پورا حق لو۔ حضرت زبیر نے فرمایا کہ خدا کی قسم! یہ آیت ، فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ۔ اسی سلسلے میں نازل فرمائی گئی تھی۔ ابن شہاب نے کہا کہ انصار اور دوسرے لوگوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد، ”سیراب کرو اور پھر روک لو یہاں تک کہ منڈیروں تک ہو جائے“ سے مراد ہے کہ ٹخنوں تک ہو جائے۔

پانی پلانے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ، ایک آدمی جا رہا تھا کہ اسے سخت پیاس لگی۔ وہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَنَزَلَ بِئْرًا فَشَرِبَ مِنْهَا ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا هُوَ بِكَلْبٍ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا مِثْلُ الَّذِي بَلَغَ بِي فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ ثُمَّ رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا قَالَ فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ. تَابَعَهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَالرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ۔

۲۱۹۶ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلٰوةَ الْكُسُوفِ فَقَالَ دَنَتْ مِنِّي النَّارُ حَتّٰى قُلْتُ أَيْ رَبِّ وَأَنَا مَعَهُمْ فَإِذَا امْرَأَةٌ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ تَخْدِشُهَا هِرَّةٌ قَالَ مَا شَأْنُ هٰذِهٖ قَالُوا حَبَسَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ جُوعًا۔

۲۱۹۷ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ حَبَسَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ جُوعًا فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ قَالَ فَقَالَ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ لَا أَنْتِ أَطْعَمْتِهَا وَلَا سَقَيْتِهَا حِينَ حَبَسْتِيهَا وَلَا أَنْتِ أَرْسَلْتِيهَا فَأَكَلَتْ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ۔

باب ۱۴۷۶ مَنْ رَأٰى أَنَّ صَاحِبَ الْحَوْضِ وَالْقِرْبَةِ أَحَقُّ بِمَائِهٖ۔

۲۱۹۸ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ وَعَنْ يَمِينِهٖ غُلَامٌ هُوَ أَحْدَثُ الْقَوْمِ وَالْأَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهٖ قَالَ يَا غُلَامُ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ الْأَشْيَاخَ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِأُوثِرَ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ۔

۲۱۹۹ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

ایک کنوئیں میں اُترا اور اُس سے پانی پیا جب باہر نکلا تو ایک کتّے کو ہانپتے دیکھا جو پیاس سے مٹی چاٹ رہا تھا۔ دل میں کہا کہ اسے بھی اُسی طرح لگی ہوگی جیسے مجھے پیاس لگی تھی۔ اُس نے اپنا موزہ بھرا اور منہ میں لے کر نکلا اور کتّے کو پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کی نیکی قبول کی اور اُسے بخش دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا جانوروں میں بھی ہمیں ثواب ملتا ہے؟ فرمایا کہ ہر جاندار پر ثواب ملتا ہے۔ متابعت کی اس کی حماد بن سلمہ اور ربیع بن مسلم نے محمد بن زیاد سے۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ کسوف پڑھی تو فرمایا۔ دوزخ میرے نزدیک کی گئی تو میں عرض گزار ہوا۔ یا رب! کیا میں اُن کے ساتھ ہوں؟ اسی دوران ایک عورت دیکھی جس کو بلی نوچ رہی تھی میں نے کہا کہ یہ کیوں؟ لوگوں نے کہا کہ اس نے باندھ رکھی تھی یہاں تک کہ بھوکی مر گئی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک عورت عذاب دی گئی کہ اُس نے بلی باندھی ہوئی تھی کہ وہ بھوکی مر گئی تو یہ دوزخ میں داخل کی گئی۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ اسے کھلاتی پلاتی نہ تھی بلکہ باندھے رکھتی اور نہ چھوڑتی کہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیا کرتی۔

جس کے نزدیک حوض اور مشک والا اپنے پانی کا زیادہ مستحق ہے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا۔ آپ نے نوش فرمایا جب کہ دائیں جانب کم عمر لڑکا اور بزرگ بائیں طرف تھے۔ فرمایا۔ اے لڑکے! اگر تم اجازت دو تو میں یہ بڑوں کو دے دوں۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ سے جو حصہ ملے اُس کے متعلق میں کسی کو اپنے اوپر ترجیح نہیں دیتا تو آپ نے اُسی کو دے دیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے

www.alahazratnetwork.org

صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَذُودَنَّ عَنْ حَوْضِي كَمَا تُذَادُ الْغَرِيبَةُ مِنَ الْإِبِلِ عَنِ الْحَوْضِ تَذُودُهُ إِنْ تَسْتَقِيَ.

۲۲۰۰ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ وَكَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللَّهُ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ أَوْ قَالَ لَوْ لَمْ تَغْرِفْ مِنَ الْمَاءِ لَكَانَتْ عَيْنًا مَعِينًا وَأَقْبَلَ جُرْهُمُ فَقَالُوا أَتَأْذَنِينَ أَنْ نَنْزِلَ عِنْدَكِ قَالَتْ نَعَمْ وَلَا حَقَّ لَكُمْ فِي الْمَاءِ قَالُوا نَعَمْ۔

۲۲۰۱ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ رَجُلٌ حَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ لَقَدْ أَعْطَى بِهَا أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَى وَهُوَ كَاذِبٌ وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ فَيَقُولُ اللَّهُ الْيَوْمَ أَمْنَعُكَ فَضْلِي كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَا لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ قَالَ عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ أَبَا صَالِحٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۱۴۷۷

لَا حِمَى إِلَّا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ۔

۲۲۰۲ — حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِمَى إِلَّا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَقَالَ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَى النَّقِيعَ وَأَنَّ عُمَرَ حَمَى الشَّرَفَ وَالرَّبَذَةَ۔

باب ۱۴۷۸ شُرْبِ النَّاسِ وَالدَّوَابِّ مِنَ الْأَنْهَارِ۔

۲۲۰۳ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ

میں اپنے حوض سے بعض لوگوں کو ایسے روکوں گا جیسے اجنبی اونٹوں کو حوض سے روکا جاتا ہے۔ تُذَادُ وَ دَانِ روکے جاتے ہیں۔

عبداللہ بن محمد، عبدالرزاق، معمر، ایوب اور کثیر بن کثیر، سعید بن جبیر

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت اسماعیل کی والدہ ماجدہ پر رحم فرمائے اگر وہ زمزم کو چھوڑ دیتیں یا پانی سے چلو نہ بھرتیں تو وہ ایک بہتا ہوا چشمہ ہوتا۔ جرہم آئے اور کہا، کیا آپ ہمیں اجازت دیتی ہیں کہ آپ کے پاس آباد ہو جائیں۔ فرمایا، ہاں لیکن آپ لوگوں کا پانی پر حق نہیں ہوگا۔ انہوں نے کہا، اچھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تین شخص ایسے ہیں جن سے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ان کی طرف نگاہ رحمت کرے گا۔ ایک وہ آدمی جو اپنی چیز کے متعلق قسم کھائے کہ مجھے اس سے زیادہ قیمت مل رہی تھی اور وہ جھوٹ بول رہا ہو۔ دوسرا وہ آدمی جو عصر کے بعد جھوٹی قسم کھائے تاکہ اپنے مسلمان بھائی کا مال ہڑپ کر سکے۔ تیسرا وہ آدمی جو زائد پانی کو روکے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جیسے تو زائد پانی کو روکتا تھا آج میں تجھ سے اپنا فضل روکتا ہوں حالانکہ وہ تو نے پیدا نہیں کیا تھا۔ علی، سفیان، عمرو، ابوصالح نے اسے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

نہیں ہے کوئی چراگاہ مگر اللہ اور اس کے رسول کی۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ

حضرت ابن عباس، حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، نہیں ہے چراگاہ مگر اللہ اور اس کے رسول کے لیے۔ راوی کا بیان ہے کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بقیع کو چراگاہ بنایا اور حضرت عمر نے شرف اور ربذہ کو۔

آدمیوں اور جانوروں کا نہروں سے پانی پینا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

www.alahazratnetwork.org

بن انس عن زيد بن اسلم عن ابي صالح السمان عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الخيل لرجل اجر ولرجل ستر وعلى رجل وزر فاما الذي له اجر فرجل ربطها في سبيل الله فاطال بها في مرج او روضة فما اصابت في طيلها ذلك فاستنت شرفا له حسنات ولو انه انقطع طيلها فاستنت شرفا او شرفين كانت آثارها وارواثها حسنات له ولو انها مرت بنهر فشربت منه ولم يرد ان يسقي كان ذلك حسنات له فهي لذلك اجر ورجل ربطها تغنيا وتعففا ثم لم ينس حق الله في رقابها ولا ظهورها فهي لذلك ستر ورجل ربطها فخرا ورياء ونواء لاهل الاسلام فهي على ذلك وزر وسئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحمر فقال ما انزل علي فيها شيء الا هذه الاية الجامعة الفاذة فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره ومن يعمل مثقال ذرة شرا يره۔

۲۲۰۴۔ حدثنا اسمعيل حدثنا مالك عن ربيعة بن ابي عبد الرحمن عن يزيد مولى المنبعث عن زيد بن خالد الجهني قال جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فسأله عن اللقطة فقال اعرف عفاصها ووكاءها ثم عرفها سنة فان جاء صاحبها والا فشأنك بها قال فضالة الغنم قال هي لك او لاخيك او للذئب قال فضالة الابل قال ما لك ولها معها سقاؤها وحذاؤها ترد الماء وتأكل الشجر حتى يلقاها ربها۔

باب ۱۴۷۹ بيع الحطب والكلأ۔

۲۲۰۵۔ حدثنا معلى بن اسد حدثنا وهيب عن هشام عن ابيه عن الزبير بن العوام عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لان يأخذ احدكم احبلا فيأخذ حزمة من حطب فيبيع فيكف الله به وجهه خير من ان يسأل الناس اعطي ام منع۔

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گھوڑا ایک آدمی کے لیے اجر ہے، دوسرے کے لیے پردہ اور تیسرے کے لیے بوجھ ہے۔ اجر اس آدمی کے لیے ہے جس نے راہِ خدا میں گھوڑا باندھا پس وہ باغ یا چراگاہ میں اس کی رسی دراز کر دیتا ہے تو رسی کے مطابق جہاں تک وہ چرے گا اتنا ہی مالک کو اجر ملے گا اور اگر وہ رسی توڑ کر ایک دو بلندیاں طے کر جائے تو ہر قدم کے مطابق مالک کو اجر ملے گا اور اگر وہ نہر کے پاس سے گزرے اور پانی پی لے اگرچہ اس کا ارادہ پلانے کا نہ تھا، تب بھی مالک کو ثواب ملے گا۔ دوسرا آدمی اپنے کو مالدار دکھانے اور سوال سے بچنے کے لیے گھوڑا رکھتا ہے اور اس کی گردن اور پیٹھ پر اللہ تعالیٰ کے حق کو نہیں بھولتا تو یہ اس کے لیے پردہ ہے اور جو آدمی فخریہ یا دکھاوے کے لیے یا مسلمانوں کی دشمنی میں گھوڑا رکھے تو یہ اس پر بوجھ ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گدھے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔ اس کے متعلق مجھ پر کوئی چیز نازل نہیں کی گئی مگر اس جامع اور بے مثل آیت کے کہ۔ فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره ومن يعمل مثقال ذرة شرا يره ○

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ اس کی تھیلی اور سربندھن کو پہچان لو پھر ایک سال تک اس کی تشہیر کرو۔ اگر اس کا مالک آجائے تو فبہا ورنہ جو چاہو کرو۔ گم شدہ بکری کے متعلق عرض کی تو فرمایا۔ وہ تمہارے لیے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے ہے۔ گم شدہ اونٹ کے متعلق عرض کی گئی تو فرمایا تمہیں اس سے کیا غرض، اس کا مشکیزہ اور پاپوش اس کے ساتھ ہے، وہ پانی پر جائے گا اور درختوں کے پتے کھائے گا یہاں تک کہ اس کا مالک اسے پا لے گا۔

ایندھن اور سوکھی گھاس کی بیع

حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم میں سے کوئی رسی لے کر لکڑیوں کا گٹھا لائے اور اسے بیچے کہ اللہ اس کی آبرو کو بچائے تو یہ لوگوں سے سوال کرنے کی نسبت بہتر ہے کہ کوئی دے یا نہ دے۔

www.alahazratnetwork.org

۲۲۰۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَحْتَطِبَ أَحَدُكُمْ حُزْمَةً عَلَى ظَهْرِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ أَحَدًا فَيُعْطِيَهُ أَوْ يَمْنَعَهُ۔

۲۲۰۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ أَصَبْتُ شَارِفًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَغْنَمٍ يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ وَأَعْطَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَارِفًا أُخْرَى فَأَنَخْتُهُمَا يَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَحْمِلَ عَلَيْهِمَا إِذْخِرًا لِأَبِيعَهُ وَمَعِي صَائِغٌ مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ فَأَسْتَعِينَ بِهِ عَلَى وَلِيمَةِ فَاطِمَةَ وَحَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَشْرَبُ فِي ذٰلِكَ الْبَيْتِ مَعَهُ قَيْنَةٌ فَقَالَتْ أَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ فَثَارَ إِلَيْهِمَا حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ فَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا ثُمَّ أَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا قُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ وَمِنَ السَّنَامِ قَالَ قَدْ جَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا فَذَهَبَ بِهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عَلِيٌّ فَنَظَرْتُ إِلَى مَنْظَرٍ أَفْظَعَنِي فَأَتَيْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ فَخَرَجَ وَمَعَهُ زَيْدٌ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَدَخَلَ عَلَى حَمْزَةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ حَمْزَةُ بَصَرَهُ وَقَالَ هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِآبَائِي فَرَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَهْقِرُ حَتَّى خَرَجَ عَنْهُمْ وَذٰلِكَ قَبْلَ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ۔

بَابُ ۱۲۸۰ الْقَطَائِعِ۔

۲۲۰۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْطِعَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَتِ

ابو عبید مولیٰ عبدالرحمٰن ابن عوف نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تم میں سے کوئی لکڑیوں کا گٹھا اپنی پیٹھ پر اٹھا کر لائے تو یہ اس کے لیے بہتر ہے کہ کسی سے بھیک مانگے کہ چاہے وہ دے یا نہ دے۔

حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی نے فرمایا مجھے بدر کے مال غنیمت سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک اونٹنی ملی اور ایک اونٹنی مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عنایت فرمائی۔ ایک روز میں نے انہیں ایک انصاری کے دروازے کے پاس بٹھا دیا۔ میرا ارادہ تھا کہ بیچنے کے لیے ان پر اذخر لاؤں اور میرے ساتھ بنی قینقاع کا ایک سنار تھا تاکہ اس سے حضرت فاطمہ کے ولیمہ میں مدد لوں جبکہ حضرت حمزہ اسی گھر میں شراب پی رہے تھے اور ان کے پاس ایک گانے والی تھی۔ اس نے کہا، اے حمزہ! فربہ اونٹنیاں ہیں لو۔ حضرت حمزہ تلوار لے کر ان پر جھپٹے اور ان کے کوہان اور کولہے کاٹ دیے، پھر ان کے کلیجے نکال لیے۔ میں نے ابن شہاب سے کہا کہ کوہانوں کا کیا کیا؟ فرمایا کہ وہ کاٹ دیے گئے۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت علی نے فرمایا، میں نے یہ بہت ہی خوفناک منظر دیکھا۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور ان کے پاس حضرت زید بن حارثہ تھے۔ میں نے آپ کو واقعہ بتایا تو آپ نکلے اور آپ کے ساتھ حضرت زید تھے۔ **آپ حمزہ کے پاس گئے اور ان پر ناراض ہوئے۔ پس حضرت حمزہ نے نگاہیں** اٹھا کر کہا، شاید تم میرے باپ دادا کے غلام ہو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپس لوٹ آئے اور یہ شراب کی حرمت نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔

جاگیریں بخشنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بحرین میں جاگیریں دینے کا ارادہ کیا۔ انصار عرض گزار ہوئے کہ جب تک ہمارے مہاجر بھائیوں کو نہ دی جائیں جیسے ہمیں عطا فرمائی

www.alahazratnetwork.org

الأنصار حتى تقطع لإخواننا من المهاجرين مثل الذي تقطع لنا قال ستروں بعدي أثرة فاصبروا حتى تلقوني۔

باب ۱۲۸۱ كتابة القطائع وقال الليث عن يحيى بن سعيد عن أنس دعا النبي صلى الله عليه وسلم الأنصار ليقطع لهم بالبحرين فقالوا يا رسول الله إن فعلت فاكتب لإخواننا من قريش فلم يكن ذلك عند النبي صلى الله عليه وسلم فقال إنكم سترون بعدي أثرة فاصبروا حتى تلقوني۔

باب ۱۲۸۲ حلب الإبل على الماء۔

۲۲۰۹۔ حدثنا إبراهيم بن المنذر حدثنا محمد بن فليح حدثني أبي عن هلال بن علي عن عبد الرحمن بن أبي عمرة عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من حق الإبل أن تحلب على الماء۔

باب ۱۲۸۳ الرجل يكون له ممر أو شرب في حائط أو في نخل وقال النبي صلى الله عليه وسلم من باع نخلا بعد أن تؤبر فثمرتها للبائع فللبائع الممر والسقي حتى يرفع وكذلك رب العرية۔

۲۲۱۰۔ أخبرنا عبد الله بن يوسف قال حدثنا الليث حدثني ابن شهاب عن سالم بن عبد الله عن أبيه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من ابتاع نخلا بعد أن تؤبر فثمرتها للبائع إلا أن يشترط المبتاع ومن ابتاع عبدا وله مال فماله للذي باعه إلا أن يشترط المبتاع وعن مالك عن نافع عن ابن عمر عن عمر في العبد۔

۲۲۱۱۔ حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفيان عن يحيى بن سعيد عن نافع عن ابن عمر عن زيد بن ثابت قال رخص النبي صلى الله عليه وسلم أن تباع العرايا بخرصها تمرا۔

۲۲۱۲۔ حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا ابن عيينة

ہیں۔ فرمایا کہ میرے بعد تم ترجیح دیکھو گے تو مجھ سے ملنے تک صبر کرنا۔

جاگیریں لکھ کر دینا حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بحرین میں جاگیریں بخشنے کے لیے انصار کو بلایا۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اگر آپ نے یہی کرنا ہے تو ہمارے قریشی بھائیوں کے لیے لکھ دیجیے حالانکہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس نہ تھے۔ فرمایا کہ عنقریب تم میرے بعد ترجیح دیکھو گے۔ تو مجھ سے ملنے تک صبر کرنا۔

اونٹنیوں کو پانی کے قریب دوہنا

ابراہیم بن منذر، محمد بن فلیح، ان کے والد ماجد، ہلال بن علی، عبدالرحمن بن ابوعمرہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اونٹنیوں کا حق ہے کہ انہیں پانی کے پاس دوہا جائے۔

وہ شخص جس کے باغ میں سے گزرگاہ یا پانی پینے کی چیز ہو۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو پیوندکاری کے بعد درخت بیچے تو پھل بیچنے والے کے ہیں نیز گزرگاہ اور چشمہ بھی بیچنے والا کا ہے۔ جب تک وہ ختم نہ ہو اور یہی حکم عریہ میں ہے۔

سالم بن عبداللہ کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے پیوند لگا ہوا کھجور کا درخت فروخت کیا تو پھل فروخت کرنے والے کا ہے مگر جب کہ خریدار شرط کرے اور جس نے غلام خریدا جس کے پاس مال ہے تو وہ مال بیچنے والے کا ہے مگر جب خریدار شرط کرے ——— امام مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عمر سے غلام کے بارے میں اسی طرح روایت کی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرایا میں اندازے سے کھجوریں بیچنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

www.alahazratnetwork.org

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَعَنِ الْمُزَابَنَةِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَاَنْ لَا تُبَاعَ اِلَّا بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ اِلَّا الْعَرَايَا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مخابرہ، محاقلہ، مزابنہ اور صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے کھجوروں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے اور یہ کہ درخت پر لگا ہوا پھل دینار و درہم کے بدلے نہ بیچا جائے ماسوائے عرایا کے۔

۲۲۱۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ مَوْلَى اَبِيْ اَحْمَدَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْ فِيْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ شَكَّ دَاوُدُ فِيْ ذٰلِكَ۔

ابوسفیان مولٰی ابواحمد سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے بیع عرایا میں کھجوروں کو اندازے سے بیچنے کی اجازت دی ہے جب کہ وہ پانچ وسق سے کم یا پانچ وسق ہوں۔ اس میں داؤد راوی کو شک ہے۔

۲۲۱۴۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ اَخْبَرَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنِيْ بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى بَنِيْ حَارِثَةَ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ وَسَهْلَ بْنَ اَبِيْ حَثْمَةَ حَدَّثَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ اِلَّا اَصْحَابَ الْعَرَايَا فَاِنَّهُ اَذِنَ لَهُمْ قَالَ وَقَالَ ابْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنِيْ بُشَيْرٌ مِثْلَهُ۔

بشیر بن یسار مولٰی بنی حارثہ نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالٰی عنہ اور حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مزابنہ یعنی درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کو ٹوٹی ہوئی کھجوروں کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا ہے، ماسوائے عرایا کی صورت کے کہ ان کو اجازت دی ہے۔ ابن اسحاق نے کہا کہ مجھ سے بشیر نے اسی طرح حدیث بیان کی۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

كِتَابٌ

فِي الْاِسْتِقْرَاضِ وَاَدَاءِ الدُّيُوْنِ وَالْحَجْرِ وَالتَّفْلِيْسِ۔

قرض لینے، قرض ادا کرنے، تصرف روکنے اور مفلس ہو جانے کا بیان

بَابُ ۱۴۸۴ مَنِ اشْتَرٰى بِالدَّيْنِ وَلَيْسَ عِنْدَهُ ثَمَنُهُ اَوْ لَيْسَ بِحَضْرَتِهٖ۔

جو کوئی چیز ادھار خریدے خواہ اس کے پاس قیمت نہ ہو یا اس وقت موجود نہ ہو۔

۲۲۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ تَرٰى بَعِيْرَكَ اَتَبِيْعُنِيْهِ قُلْتُ نَعَمْ فَبِعْتُهُ اِيَّاهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ غَدَوْتُ اِلَيْهِ بِالْبَعِيْرِ فَاَعْطَانِيْ ثَمَنَهُ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک ہوا تو فرمایا، کیا تم مناسب سمجھتے ہو کہ اپنا اونٹ میرے ہاتھوں بیچ دو۔ میں نے اقرار کیا اور وہ بیچ دیا۔ جب مدینہ منورہ پہنچا تو صبح کو اونٹ لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے مجھے اس کی قیمت عطا فرمائی۔

۲۲۱۶۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ تَذَاكَرْنَا عِنْدَ اِبْرَاهِيْمَ الرَّهْنَ فِي السَّلَمِ فَقَالَ حَدَّثَنِي الْاَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اعمش سے روایت ہے کہ ہم نے ابراہیم کے پاس سلم میں رہن کا ذکر کیا تو فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کی اسود نے بواسطہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے کسی یہودی سے مدت

www.alahazratnetwork.org

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰی طَعَامًا مِّنْ یَّہُوْدِیٍّ اِلٰی اَجَلٍ وَّرَھَنَہٗ دِرْعًا مِّنْ حَدِیْدٍ۔

باب ۲۸۵ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ یُرِیْدُ اَدَآءَھَا اَوْ اِتْلَافَھَا۔

۲۲۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْاُوَیْسِیُّ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ اَبِی الْغَیْثِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ یُرِیْدُ اَدَآءَھَا اَدَّی اللّٰہُ عَنْہُ وَمَنْ اَخَذَ یُرِیْدُ اِتْلَافَھَا اَتْلَفَہُ اللّٰہُ۔

باب ۲۸۶ اَدَآءِ الدُّیُوْنِ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا وَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰہَ نِعِمَّا یَعِظُکُمْ بِہٖ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ سَمِیْعًا بَصِیْرًا۔

۲۲۱۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبُوْ شِہَابٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَیْدِ بْنِ وَھْبٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَبْصَرَ یَعْنِیْ اُحُدًا قَالَ مَا اُحِبُّ اَنَّہٗ یُحَوَّلُ لِیْ ذَھَبًا یَمْکُثُ عِنْدِیْ مِنْہُ دِیْنَارٌ فَوْقَ ثَلٰثٍ اِلَّا دِیْنَارًا اُرْصِدُہٗ لِدَیْنٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الْاَکْثَرِیْنَ ھُمُ الْاَقَلُّوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَاَشَارَ اَبُوْ شِہَابٍ بَیْنَ یَدَیْہِ وَعَنْ یَّمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ وَقَلِیْلٌ مَّا ھُمْ وَقَالَ مَکَانَکَ وَتَقَدَّمَ غَیْرَ بَعِیْدٍ فَسَمِعْتُ صَوْتًا فَاَرَدْتُّ اَنْ اٰتِیَہٗ ثُمَّ ذَکَرْتُ قَوْلَہٗ مَکَانَکَ حَتّٰی اٰتِیَکَ فَلَمَّا جَآءَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ الَّذِیْ سَمِعْتُ اَوْ قَالَ الصَّوْتُ الَّذِیْ سَمِعْتُ قَالَ وَھَلْ سَمِعْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِکَ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ قُلْتُ وَاِنْ فَعَلَ کَذَا وَکَذَا قَالَ نَعَمْ۔

۲۲۱۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شَبِیْبِ بْنِ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ یُوْنُسَ قَالَ ابْنُ شِہَابٍ حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ

مقرر کرکے غلہ خریدا اور اپنی لوہے کی زرہ اُس کے پاس رہن رکھی۔

جو لوگوں کا مال لے اور نیت ادا کرنا یا ہضم کرنا ہو۔

عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی، سلیمان بن بلال، ثور بن زید، ابوالغیث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو لوگوں کا مال ادا کرنے کے ارادے سے لیتا ہے اللہ اُس سے ادا کرواتا ہے اور جو تلف کرنے کے ارادے سے لے تو اللہ اُس سے تلف کرواتا ہے۔

قرض ادا کرنا۔ ارشادِ ربانی ہے، بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اُن کے مالکوں کے سپرد کرو اور جب تم لوگوں میں فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ کرنا۔ اللہ تمہیں اچھا نصیحت کرنے والا ہے اور بے شک اللہ سنتا دیکھتا ہے (۴، ۵۸)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب آپ نے اُحد پہاڑ کو دیکھا تو فرمایا، میں نہیں چاہتا کہ یہ میرے لیے سونے میں تبدیل ہو جائے سال میں سے ایک دینار بھی میرے پاس تین دن سے زیادہ رہے مگر وہ دینار جو میں قرض ادا کرنے کے لیے رکھ چھوڑوں بے شک زیادہ مال والے زیادہ غریب ہوں گے سوائے اُن کے جو مال کو اس طرح خرچ کرتے رہیں اور ابوشہاب نے اپنے آگے اور دائیں بائیں اشارہ کیا جبکہ ایسے کم ہیں اور فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہنا پھر آگے بڑھے تھوڑی دیر کے بعد ایک آواز سُنی۔ میں نے حاضر ہونے کا ارادہ کیا لیکن آپ کا ارشاد کہ اپنی جگہ رہنا، یاد آگیا۔ جب واپس تشریف لائے تو عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! میں نے ایک آواز سُنی تھی۔ فرمایا، ہاں، میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے تھے اور کہا کہ جو آپ کی اُمت سے فوت ہو اور خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو تو جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا، خواہ وہ ایسے کام بھی کرتا ہو؟ کہا، ہاں۔

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر میرے

www.alahazratnetwork.org

عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا يَسُرُّنِي أَنْ لَا يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثٌ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْءٌ أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ. رَوَاهُ صَالِحٌ وَعُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

بَاب ۱۴۸۷ اِسْتِقْرَاضِ الْإِبِلِ.

۲۲۲۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بِمِنًى يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا تَقَاضَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَغْلَظَ لَهُ فَهَمَّ أَصْحَابُهُ فَقَالَ دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا وَاشْتَرُوا لَهُ بَعِيرًا فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ قَالُوا لَا نَجِدُ إِلَّا أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ قَالَ اشْتَرُوهُ فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ فَإِنَّ خَيْرَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً.

بَاب ۱۴۸۸ حُسْنِ التَّقَاضِي.

۲۲۲۱ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَاتَ رَجُلٌ فَقِيلَ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ قَالَ كُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ فَأَتَجَوَّزُ عَنِ الْمُوسِرِ وَأُخَفِّفُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَغُفِرَ لَهُ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَاب ۱۴۸۹ هَلْ يُعْطِي أَكْبَرَ مِنْ سِنِّهِ.

۲۲۲۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاضَاهُ بَعِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطُوهُ فَقَالُوا مَا نَجِدُ إِلَّا سِنًّا أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَوْفَيْتَنِي أَوْفَاكَ اللهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطُوهُ فَإِنَّ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ أَحْسَنَهُمْ قَضَاءً.

بَاب ۱۴۹۰ حُسْنِ الْقَضَاءِ.

۲۲۲۳ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ

پاس اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا ہو تو مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرے پاس اُس پر تین دن گزر جائیں مگر جو کچھ میں قرض ادا کرنے کے لیے رکھ لوں۔ اسے صالح اور عقیل نے زہری سے روایت کیا ہے۔

اُونٹ قرض لینا

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک شخص نے تقاضا کیا اور آپ سے سختی برتی اور آپ کے اصحاب اُس پر ٹوٹ پڑے۔ فرمایا کہ اسے چھوڑ دو کیونکہ حق والے کو بولنے کا حق ہے۔ اسے اُسی طرح کا اونٹ خرید کر دے دو۔ عرض گزار ہوئے کہ وہ نہیں بلکہ اُس سے بہتر عمر کا ملتا ہے۔ فرمایا کہ وہی خرید کر دے دو کیونکہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اچھی طرح ادا کرے۔

اچھے طریقے سے تقاضا کرنا

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی مر گیا تو اُس سے کہا گیا۔ تُو کیا کہا کرتا تھا؟ عرض گزار ہوا کہ میں لوگوں سے تجارت کرتا تو مالدار سے درگزر کرتا اور تنگ دست کو مہلت دیتا۔ پس اُسے بخش دیا گیا۔ حضرت ابو مسعود نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا ہے۔

کیا بدلے میں زیادہ عمر کا جانور دیا جا سکتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اسے دے دو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہمیں نہیں ملتا مگر اُس سے بہتر عمر کا۔ اُس آدمی نے کہا کہ آپ مجھے پورا دیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کو پورا دے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دے دو کیونکہ اچھا آدمی وہ ہے جو اچھی طرح ادا کرتا ہے۔

احسن طریقے سے قرض ادا کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کا

www.alahazratnetwork.org

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنٌّ مِنَ الْإِبِلِ فَجَاءَهُ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطُوهُ فَطَلَبُوا سِنَّهُ فَلَمْ يَجِدُوا لَهُ إِلَّا سِنًّا فَوْقَهَا فَقَالَ أَعْطُوهُ فَقَالَ أَوْفَيْتَنِي وَفَّى اللهُ بِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً۔

۲۲۲۴۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ مِسْعَرٌ أُرَاهُ ضُحًى فَقَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لِي عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَانِي وَزَادَنِي۔

باب ۱۴۹۱ إِذَا قَضَى دُونَ حَقِّهِ أَوْ حَلَّلَهُ فَهُوَ جَائِزٌ۔

۲۲۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيدًا وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَاشْتَدَّ الْغُرَمَاءُ فِي حُقُوقِهِمْ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُمْ أَنْ يَقْبَلُوا تَمْرَ حَائِطِي وَيُحَلِّلُوا أَبِي فَأَبَوْا فَلَمْ يُعْطِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَائِطِي وَقَالَ سَنَغْدُو عَلَيْكَ فَغَدَا عَلَيْنَا حِينَ أَصْبَحَ فَطَافَ فِي النَّخْلِ وَدَعَا فِي ثَمَرِهَا بِالْبَرَكَةِ فَجَدَدْتُهَا فَقَضَيْتُهُمْ وَبَقِيَ لَنَا مِنْ تَمْرِهَا۔

باب ۱۴۹۲ إِذَا قَاصَّ أَوْ جَازَفَهُ فِي الدَّيْنِ تَمْرًا بِتَمْرٍ أَوْ غَيْرِهِ۔

۲۲۲۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ عَلَيْهِ ثَلَاثِينَ وَسْقًا لِرَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ فَاسْتَنْظَرَهُ جَابِرٌ فَأَبَى أَنْ يُنْظِرَهُ فَكَلَّمَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَشْفَعَ لَهُ إِلَيْهِ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمَ الْيَهُودِيَّ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف ایک خاص عمر کا اُونٹ تھا۔ وہ تقاضا کرنے آیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے دے دو۔ لوگوں نے اُسی عمر کا تلاش کیا لیکن نہ ملا مگر اُس سے زیادہ عمر کا ملا پایا۔ وہی دے دو۔ اُس آدمی نے کہا، آپ مجھے پورا دیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کو پورا حق دے گا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اچھی طرح ادا کرے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسجد میں تھے مسعر نے کہا کہ بوقتِ چاشت فرمایا کہ دو رکعتیں پڑھ لو اور میرا آپ پر قرض تھا، آپ نے ادا فرمایا اور زیادہ دیا۔

جو اُس کے حق سے کم ادا کرے یا قرض خواہ معاف کر دے تو جائز ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میرے والدِ محترم غزوہ اُحد کے روز شہید کر دیے گئے تھے اور اُن کے اُوپر قرض تھا تو قرض خواہوں نے اپنے حقوق میں سختی کی۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ وہ میرے باغ کی کھجوریں لے لیں اور باقی معاف کر دیں، انھوں نے انکار کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں میرا باغ نہ دیا اور فرمایا کہ صبح ہم تمہارے پاس آئیں گے۔ صبح کو آپ ہمارے پاس تشریف لائے، باغ میں پھرے اور اُس کے پھلوں میں برکت کی دعا فرمائی۔ پس میں نے پھل کاٹے تو میں نے اُن کا قرض ادا کر دیا اور ہمارے لیے کھجوریں بچ رہیں۔

جب گفتگو کرے اور قرض کی کھجوروں کے بدلے کھجوریں وغیرہ اُسے دے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے وفات پائی اور ان پر ایک یہودی کا تیس وسق قرض چھوڑا۔ حضرت جابر نے مہلت مانگی تو اس نے مہلت دینے سے انکار کر دیا۔ حضرت جابر بن عبداللہ نے سفارش کرنے کی التماس کی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور یہودی سے بات کی کہ اپنے قرض کے بدلے میں باغ کا پھل لے لو تو اُس نے انکار کر دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باغ میں داخل

www.alahazratnetwork.org

لِيَأْخُذَ ثَمَرَ نَخْلِهِ بِالَّذِي لَهُ فَأَبَى فَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ فَمَشَى فِيهَا ثُمَّ قَالَ لِجَابِرٍ
جُدَّ لَهُ فَأَوْفِ لَهُ الَّذِي لَهُ فَجَدَّهُ بَعْدَ مَا رَجَعَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَوْفَاهُ ثَلَاثِينَ وَسْقًا
وَفَضَلَتْ لَهُ سَبْعَةَ عَشَرَ وَسْقًا فَجَاءَ جَابِرٌ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَهُ بِالَّذِي كَانَ فَوَجَدَهُ
يُصَلِّي الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَخْبَرَهُ بِالْفَضْلِ فَقَالَ أَخْبِرْ
ذٰلِكَ ابْنَ الْخَطَّابِ فَذَهَبَ جَابِرٌ إِلَى عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ
لَهُ عُمَرُ لَقَدْ عَلِمْتُ حِينَ مَشَى فِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُبَارَكَنَّ فِيهَا۔

باب ۱۴۹۳ مَنِ اسْتَعَاذَ مِنَ الدَّيْنِ۔

۲۲۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ
ح وَحَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ
أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلٰوةِ
وَيَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهُ
قَائِلٌ مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مِنَ الْمَغْرَمِ قَالَ
إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ۔

باب ۱۴۹۴ الصَّلٰوةِ عَلَى مَنْ تَرَكَ دَيْنًا۔

۲۲۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ
ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَإِلَيْنَا۔

۲۲۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ
حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ
أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَأَنَا أَوْلَى بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اقْرَءُوا
إِنْ شِئْتُمْ النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَأَيُّمَا
مُؤْمِنٍ مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا فَلْيَرِثْهُ عَصَبَتُهُ مَنْ كَانُوا وَ
مَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَلْيَأْتِنِي فَأَنَا مَوْلَاهُ۔

ہوئے اور چلے پھرے حضرت جابر سے فرمایا کہ کھجوریں اُتار لو۔ پس انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لوٹنے کے بعد کھجوریں توڑیں۔ اُسے پوری تیس وسق ادا کردیں اور سترہ وسق بچ رہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتانے کے لیے حضرت جابر حاضرِ بارگاہ ہوئے تو آپ کو نمازِ عصر پڑھتا ہوا پایا۔ جب فارغ ہوئے تو آپ سے بچنے کا ذکر کیا۔ فرمایا کہ ابن خطاب کو بھی بتادو۔ حضرت جابر حضرت عمر کے پاس گئے اور انھیں بتایا تو حضرت عمر نے اُن سے کہا۔ میں تو اُسی وقت جان گیا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس میں چل پھر رہے تھے کہ اس میں برکت ہوگی۔

جو قرض سے پناہ مانگے

ابوالیمان، شعیب، زہری ــــ اسماعیل، اُن کے بھائی، سلیمان، محمد بن ابوعتیق، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز میں دعا مانگتے ہوئے کہا کرتے۔ اے اللہ! میں گناہوں اور قرض میں پھنسنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ قرض سے اکثر پناہ مانگتے ہیں۔ فرمایا کہ مقروض آدمی بات کرے تو جھوٹ بولتا اور وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرتا ہے۔

مقروض کی نمازِ جنازہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے مال چھوڑا وہ اُس کے وارثوں کے لیے ہے اور جس نے قرض چھوڑا وہ ہمارے اُوپر ہے۔

عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی مومن نہیں مگر میں دنیا اور آخرت میں اُس کا سب سے قریبی ہوں۔ اگر تم چاہو تو یہ پڑھ لو۔ یہ نبی ایمان والوں سے اُن کی جانوں کی نسبت زیادہ قریب ہے (۳۳ : ۶)۔ پس جو مسلمان مر جائے اور مال چھوڑے تو وہ اُس کے عصبہ کا ہے اور جو قرض یا بال بچے چھوڑے تو وہ میرے پاس آئیں کہ اُن کا مددگار میں ہوں۔

www.alahazratnetwork.org

باب ۱۴۹۵ مَطْلُ الْغَنِیِّ ظُلْمٌ۔

۲۲۳۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَخِیْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَطْلُ الْغَنِیِّ ظُلْمٌ۔

باب ۱۴۹۶ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالٌ وَيُذْكَرُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَیُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عُقُوْبَتَهٗ وَعِرْضَهٗ وَقَالَ سُفْيٰنُ عِرْضُهٗ يَقُوْلُ مَطَلْتَنِیْ وَعُقُوْبَتُهُ الْحَبْسُ۔

۲۲۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْیٰی عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَّتَقَاضَاهُ فَاَغْلَظَ لَهٗ فَهَمَّ بِهٖ اَصْحَابُهٗ فَقَالَ دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا۔

باب ۱۴۹۷ اِذَا وَجَدَ مَالَهٗ عِنْدَ مُفْلِسٍ فِی الْبَيْعِ وَالْقَرْضِ وَالْوَدِيْعَةِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ وَقَالَ الْحَسَنُ اِذَا اَفْلَسَ وَتَبَيَّنَ لَمْ يَجُزْ عِتْقُهٗ وَلَا بَيْعُهٗ وَلَا شِرَاؤُهٗ وَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَضٰی عُثْمَانُ مَنِ اقْتَضٰی مِنْ حَقِّهٖ قَبْلَ اَنْ يُّفْلِسَ فَهُوَ لَهٗ وَمَنْ عَرَفَ مَتَاعَهٗ بِعَيْنِهٖ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ۔

۲۲۳۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْیَی بْنُ سَعِيْدٍ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَدْرَكَ مَالَهٗ بِعَيْنِهٖ عِنْدَ رَجُلٍ اَوْ اِنْسَانٍ قَدْ اَفْلَسَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مِنْ غَيْرِهٖ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا الْاِسْنَادُ كُلُّهُمْ كَانُوْا عَلَی الْقَضَاءِ يَحْیَی بْنُ سَعِيْدٍ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ كَانُوْا كُلُّهُمْ عَلَی الْمَدِيْنَةِ۔

مال دار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا ، مال دار آدمی کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔

صاحبِ حق کو تقاضا کرنے کا حق ہے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا ، مال دار کا لیت ولعل کرنا اُس کی سزا اور بے عزتی کو قریب لے آتا ہے ، سفیان کا قول ہے کہ بے عزتی یہ کہنا ہے کہ تم دیر کر رہے ہو اور سزا قید بھی ہو سکتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے تقاضا کرنے آیا اور آپ پر سختی کی تو آپ کے اصحاب اُس پر ٹوٹ پڑے ، فرمایا کہ اسے جانے دو کیونکہ صاحبِ حق کو بولنے کا حق ہے۔

اگر کوئی کسی مفلس کے پاس اپنا مال بیع ، قرض یا امانت کی صورت میں پائے تو وہ اُس کا زیادہ مستحق ہے ، جب دیوالیہ ہو جائے اور مشہور ہو جائے تو اُس کے لیے آزاد کرنا ، بیچنا اور خریدنا جائز نہیں ، سعید بن مسیب کا قول ہے کہ حضرت عثمان نے فیصلہ فرمایا کہ جس نے مفلس ہونے سے پہلے اپنے حق سے لیا تو وہ اُسی کا ہے اور جو اپنے سامان کو اُسی شکل میں پہچان لے تو وہی اُس کا زیادہ مستحق ہے۔

احمد بن یونس ، زُہیر ، یحیٰی بن سعید ، ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم ، عمر بن عبد العزیز ، ابو بکر بن عبد الرحمٰن بن حارث بن ہشام ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا یا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جو اپنے مال کو کسی آدمی یا انسان کے پاس پائے جبکہ وہ دیوالیہ ہو گیا ہو تو دوسرے کی نسبت وہی اُس مال کا زیادہ مستحق ہے ، امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ اِس اسناد والے سارے عہدہ قضا پر رہے جیسے یحیٰی بن سعید اور ابو بکر بن محمد اور عمر بن عبد العزیز اور ابو بکر بن عبد الرحمٰن اور حضرت ابو ہریرہ اور یہ سب مدینہ منورہ پر حاکم ہوئے تھے۔

www.alahazratnetwork.org

باب ۴۹۸ مَنْ اَخَّرَ الْغَرِيْمَ اِلَى الْغَدِ اَوْ نَحْوِهٖ وَلَمْ يَرَ ذٰلِكَ مَطْلًا وَقَالَ جَابِرٌ اشْتَدَّ الْغُرَمَاءُ فِيْ حُقُوْقِهِمْ فِيْ دَيْنِ اَبِيْ فَسَأَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَقْبَلُوْا ثَمَرَ حَائِطِيْ فَاَبَوْا فَلَمْ يُعْطِهِمُ الْحَائِطَ وَلَمْ يَكْسِرْهُ لَهُمْ وَقَالَ سَاَغْدُوْ عَلَيْكَ غَدًا فَغَدَا عَلَيْنَا حِيْنَ اَصْبَحَ فَدَعَا فِيْ ثَمَرِهَا بِالْبَرَكَةِ فَقَضَيْتُهُمْ۔

باب ۴۹۹ مَنْ بَاعَ مَالَ الْمُفْلِسِ اَوِ الْمُعْدِمِ فَقَسَمَهٗ بَيْنَ الْغُرَمَاءِ اَوْ اَعْطَاهُ حَتّٰى يُنْفِقَ عَلٰى نَفْسِهٖ۔

۲۲۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَعْتَقَ رَجُلٌ غُلَامًا لَهٗ عَنْ دُبُرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِيْهِ مِنِّيْ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَاَخَذَ ثَمَنَهٗ فَدَفَعَهٗ اِلَيْهِ۔

باب ۵۰۰ اِذَا اَقْرَضَهٗ اِلٰى اَجَلٍ مُسَمًّى اَوْ اَجَّلَهٗ فِي الْبَيْعِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فِي الْقَرْضِ اِلٰى اَجَلٍ لَا بَاْسَ بِهٖ وَاِنْ اُعْطِيَ اَفْضَلَ مِنْ دَرَاهِمِهٖ مَا لَمْ يَشْتَرِطْ وَقَالَ عَطَاءٌ وَعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ هُوَ اِلٰى اَجَلِهٖ فِي الْقَرْضِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ سَاَلَ بَعْضَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَنْ يُّسْلِفَهٗ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى۔

باب ۵۰۱ الشَّفَاعَةِ فِيْ وَضْعِ الدَّيْنِ۔

۲۲۳۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اُصِيْبَ عَبْدُ اللّٰهِ وَتَرَكَ عِيَالًا وَّدَيْنًا فَطَلَبْتُ اِلٰى اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَشْفَعْتُ بِهٖ عَلَيْهِمْ فَاَبَوْا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٖ عَلَيْهِمْ فَاَبَوْا فَقَالَ صَنِّفْ تَمْرَكَ كُلَّ شَيْءٍ

جو قرض خواہوں سے کل پرسوں کی مہلت لے اور اُس کا مقصد ٹرخانا نہ ہو حضرت جابر سے روایت ہے کہ قرض خواہوں نے اپنا حق لینے میں سختی کی جو اُن کا میرے والد ماجد پر قرض تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے کہا کہ میرے باغ کا پھل قبول کر لیں تو انہوں نے انکار کر دیا۔ آپ نے انہیں باغ نہ دیا اور نہ اُن کے لیے پھل تڑوائے۔ اگلے روز آپ صبح کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے اور اُس کے پھلوں میں برکت کی دعا کی تو میں نے ان کا سارا قرض ادا کر دیا۔

جو مفلس یا دیوالیے کا مال بیچ کر قرض خواہوں میں تقسیم کر دے یا اُسی کو عطا کر دے کہ اپنے اوپر خرچ کرے۔
عطا بن ابی رباح سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک آدمی نے اپنے غلام کو آزاد کر دیا جس کو مدبر کیا ہوا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے مجھ سے کون خریدتا ہے؟ حضرت نعیم بن عبد اللہ نے اُسے خرید لیا تو آپ نے قیمت لے کر اُس شخص کو دے دی۔

معینہ مدت کے وعدے پر قرض دینا یا بیچ کرنا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ مدت مقرر کر کے قرض دینے میں کوئی مضائقہ نہیں اگرچہ زیادہ درہم دئے جائیں مگر شرط نہ کی ہو۔ عطا اور عمرو بن دینار نے فرمایا کہ قرض میں مدت کی پابندی کی جائے۔ لیث، جعفر بن ربیعہ، عبد الرحمن بن ہرمز، حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک آدمی کا ذکر کیا جس نے بنی اسرائیل کے کسی آدمی سے قرض مانگا تو اُس نے مقررہ مدت کے وعدے پر دے دیا۔

قرض میں کمی کرنے کی سفارش کرنا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ شہید کر دئے گئے جنہوں نے بال بچے اور قرض چھوڑا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے سفارش کروائی لیکن قرض خواہ نہ مانے۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا لیکن وہ نہ مانے۔ آپ نے فرمایا کہ ہر قسم کی کھجوروں کی الگ ڈھیری لگانا یعنی عذق بن زید کی الگ ڈھیری، لین کی

www.alahazratnetwork.org

وَمِنْهُ عَلَى حِدَةٍ عَذْقَ ابْنِ زَيْدٍ عَلَى حِدَةٍ وَاللِّينَ عَلَى حِدَةٍ وَالْعَجْوَةَ عَلَى حِدَةٍ ثُمَّ أَحْضِرْهُمْ حَتَّى آتِيَكَ فَفَعَلْتُ ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَقَعَدَ عَلَيْهِ وَكَالَ لِكُلِّ رَجُلٍ حَتَّى اسْتَوْفَى وَبَقِيَ التَّمْرُ كَمَا هُوَ كَأَنَّهُ لَمْ يُمَسَّ وَغَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاضِحٍ لَنَا فَأَزْحَفَ الْجَمَلُ فَتَخَلَّفَ عَلَيَّ فَوَكَزَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَلْفِهِ قَالَ بِعْنِيهِ وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمَّا دَنَوْنَا اسْتَأْذَنْتُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجْتَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا أُصِيبَ عَبْدُ اللّٰهِ وَتَرَكَ جَوَارِيَ صِغَارًا فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا تُعَلِّمُهُنَّ وَتُؤَدِّبُهُنَّ ثُمَّ قَالَ ائْتِ أَهْلَكَ فَقَدِمْتُ فَأَخْبَرْتُ خَالِي بِبَيْعِ الْجَمَلِ فَلَامَنِي فَأَخْبَرْتُهُ بِإِعْيَاءِ الْجَمَلِ وَبِالَّذِي كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَوَكْزِهِ إِيَّاهُ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَوْتُ إِلَيْهِ بِالْجَمَلِ فَأَعْطَانِي ثَمَنَ الْجَمَلِ وَالْجَمَلَ وَسَهْمِي مَعَ الْقَوْمِ۔

باب ۵۰۲ مَا يُنْهَى عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ وَلَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ وَقَالَ أَصَلَوٰتُكَ تَأْمُرُكَ أَنْ نَتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا أَوْ أَنْ نَفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ وَقَالَ وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمْ وَالْحَجْرِ فِي ذٰلِكَ وَمَا يُنْهَى عَنِ الْخِدَاعِ۔

۲۲۳۵ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُخْدَعُ فِي الْبُيُوعِ فَقَالَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُولُهُ۔

۲۲۳۶ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ

الگ اور عجوہ کی الگ۔ پھر انھیں بلا لینا یہاں تک کہ میں آجاؤں۔ میں نے یہی کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور اُن پر بیٹھ گئے۔ پس ہر ایک کو ناپ کر دیں یہاں تک کہ سارا قرض ادا ہو گیا اور جتنی تھیں سب کھجوریں بچ رہیں گویا انھیں ہاتھ ہی نہیں لگایا اور میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پانی بھرنے والے اونٹ پر سوار ہو کر ایک غزوہ میں شریک ہوا۔ اونٹ تھک گیا اور میں پیچھے رہ گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے پیچھے سے چھڑی ماری۔ فرمایا کہ اسے میرے ہاتھوں بیچ دو اور مدینہ منورہ تک اس پر سوار رہنا۔ جب نزدیک پہنچ گئے تو میں نے اجازت مانگی اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میری ابھی شادی ہوئی ہے۔ فرمایا کنواری سے یا بیوہ سے؟ عرض گزار ہوا کہ میرے والد ماجد حضرت عبد اللہ شہید ہو گئے اور چھوٹی بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ میں نے بیوہ سے شادی کی تاکہ وہ انھیں علم و ادب سکھائے۔ پھر فرمایا کہ اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ۔ میں نے اپنے ماموں جان کو اونٹ فروخت کرنے کے متعلق بتایا تو انھوں نے مجھے ملامت کی۔ میں نے انھیں اونٹ کے تھک جانے کے متعلق بتایا اور جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا تھا نیز اُسے چھڑی ماری تھی۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ پہنچ گئے تو اگلی صبح کو میں اونٹ لے کر حاضر بارگاہ ہوا۔ آپ نے مجھے اونٹ کی قیمت اور اونٹ بھی دے دیا اور دیگر مسلمانوں کے ساتھ مجھے حصہ دیا۔

مال ضائع کرنے کی ممانعت۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا اور فسادیوں کے عمل کو درست قرار نہیں دیتا اور کہا: کیا آپ کی نماز آپ کو ایسے کام کا حکم دیتی ہے کہ ہم اُن کی پوجا کریں جن کو ہمارے آباؤ اجداد پوجتے تھے یا ہم اپنے مالوں میں وہ کریں جو ہم چاہیں۔ اور فرمایا: اور بے وقوفوں کو اپنے مال نہ دو اور اس سلسلے میں دھوکا دینے کی ممانعت

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا: مجھے تجارت میں دھوکا دیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جب سودا کرو تو کہہ دیا کرو کہ دھوکا نہ دینا۔ وہ شخص یہی کہہ دیا کرتا۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَمَنْعًا وَّهَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ

باب ۱۰۳۵ اَلْعَبْدُ رَاعٍ فِيْ مَالِ سَيِّدِهٖ وَلَا يَعْمَلُ اِلَّا بِاِذْنِهٖ۔

۲۲۳۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ فَالْاِمَامُ رَاعٍ وَّهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ وَالرَّجُلُ فِيْ اَهْلِهٖ رَاعٍ وَّهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ وَالْمَرْاَةُ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ وَّهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَّعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ فِيْ مَالِ سَيِّدِهٖ رَاعٍ وَّهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ قَالَ فَسَمِعْتُ هٰؤُلَاءِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَحْسِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالرَّجُلُ فِيْ مَالِ اَبِيْهِ رَاعٍ وَّهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ۔

كِتَابٌ فِي الْخُصُوْمَاتِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

باب ۱۰۳۶ مَا يُذْكَرُ فِي الْاَشْخَاصِ وَالْمُلَازَمَةِ وَالْخُصُوْمَةِ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُوْدِ۔

۲۲۳۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ اَخْبَرَنِيْ قَالَ سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَاَ اٰيَةً سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهَا فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَاَتَيْتُ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ قَالَ شُعْبَةُ اَظُنُّهٗ قَالَ لَا تَخْتَلِفُوْا فَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوْا فَهَلَكُوْا

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ، اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا ہے تمہارے اُوپر ماؤں کی نافرمانی بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا اور دینے کی چیزوں نہ دینا نیز ناپسند فرمایا ہے تمہارے لیے قیل وقال زیادہ سوال اور مال کو ضائع کرنا۔

غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور تصرف نہ کرے مگر اُس کی اجازت سے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ، تم میں سے ہر ایک حاکم ہے اور اپنے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ امام حاکم ہے اور وہ اپنے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا اور عورت اپنے خاوند کے گھر میں حاکم ہے اور وہ اپنے ماتحتوں کے متعلق پوچھی جائے گی ، نوکر اپنے آقا کے مال میں حاکم ہے اور وہ ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا ، اُن کا بیان ہے کہ یہ باتیں تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنیں اور میرے خیال میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ، آدمی اپنے باپ کے مال میں حاکم ہے اور اپنے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا پس ہر ایک حاکم ہے اور ہر ایک سے اُس کے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔

جھگڑوں کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

مقروض کو گرفتار کر کے لے جانے کا بیان نیز مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان دشمنی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کوئی آیت پڑھی جبکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُس کے خلاف سُنی تھی ، پس میں نے اُس کا ہاتھ پکڑا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے آیا ، آپ نے فرمایا کہ تم دونوں خوب ہو۔ شعبہ کا بیان ہے کہ میرے خیال میں آپ نے فرمایا کہ اختلاف نہ کرو تم سے پہلے اختلاف کے باعث ہلاک ہو گئے تھے۔

www.alahazratnetwork.org

www.alahazratnetwork.org

٢٢٣٩۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُحَمَّدًا عَلَى الْعٰلَمِينَ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوسٰى عَلَى الْعٰلَمِينَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُونِي عَلٰى مُوسٰى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَأَصْعَقُ مَعَهُمْ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا مُوسٰى بَاطِشٌ جَانِبَ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں میں تُو تُو میں میں ہوئی جن میں سے ایک مسلمان اور دوسرا یہودی تھا۔ مسلمان نے کہا کہ اُس ذات کی قسم، جس نے حضرت محمد کو تمام اہلِ جہان سے ممتاز کیا۔ یہودی نے کہا کہ اُس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ کو تمام اہلِ جہان سے ممتاز کیا۔ اس پر مسلمان نے ہاتھ اُٹھایا اور یہودی کے منہ پر طمانچہ مارا۔ پس یہودی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہُوا اور جو واقعہ اُس کے اور مسلمان کے درمیان ہُوا تھا وہ عرض کیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمان کو بُلایا اور اُس سے بات پوچھی۔ اُس نے عرض کردی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حضرت موسیٰ پر ترجیح نہ دو کیونکہ قیامت کے روز جب لوگ بے ہوش ہوں گے تو میں بھی اُن کے ساتھ بے ہوش ہو جاؤں گا۔ سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا تو حضرت موسیٰ عرش کا پایہ پکڑے ہوں گے۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ بے ہوش ہونے والوں میں مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے یا اُن میں تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ رکھا۔

٢٢٤٠۔ حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ جَاءَ يَهُودِيٌّ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ ضَرَبَ وَجْهِي رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِكَ فَقَالَ مَنْ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالَ ادْعُوهُ فَقَالَ أَضَرَبْتَهُ قَالَ سَمِعْتُهُ بِالسُّوقِ يَحْلِفُ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوسٰى عَلَى الْبَشَرِ قُلْتُ أَيْ خَبِيثُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَتْنِي غَضْبَةٌ ضَرَبْتُ وَجْهَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ فَإِذَا أَنَا بِمُوسٰى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِّنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ أَوْ حُوسِبَ بِصَعْقَةِ الْأُولٰى۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک یہودی حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہُوا۔ اے ابوالقاسم! آپ کے ایک صحابی نے مجھے طمانچہ مارا ہے۔ فرمایا، کس نے؟ عرض کی کہ ایک انصاری نے۔ فرمایا کہ اُسے بلاؤ۔ فرمایا کہ تم نے اِسے مارا؟ عرض کی کہ میں نے اِسے بازار میں قسم کھاتے سُنا کہ اُس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ کو نوعِ بشر میں ممتاز کیا۔ میں نے کہا اے خبیث! کیا محمد مصطفیٰ پر بھی؟ پس مجھے غصہ آیا اور میں نے اس کے منہ پر طمانچہ مارا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، انبیاء کے درمیان امتیاز پیدا نہ کرو کیونکہ لوگ قیامت کے روز بے ہوش ہوں گے۔ پس سب سے پہلے میرے لیے زمین شق ہوگی تو حضرت موسیٰ عرش کا پایہ پکڑے ہوئے ہوں گے۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ بے ہوش ہوئے یا پہلا بے ہوش ہونا حساب میں شمار ہُوا۔

٢٢٤١۔ حَدَّثَنَا مُوسٰى حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ قِيلَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کسی یہودی نے ایک لونڈی کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل دیا۔ اُس سے کہا گیا کہ تیرے ساتھ یہ

www.alahazratnetwork.org

مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِكِ أَفُلَانٌ أَفُلَانٌ حَتّٰى سُمِّيَ الْيَهُوْدِيُّ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا فَأُخِذَ الْيَهُوْدِيُّ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَأْسُهٗ بَيْنَ حَجَرَيْنِ۔

باب ۱۵۰۵ مَنْ رَدَّ أَمْرَ السَّفِيْهِ وَالضَّعِيْفِ الْعَقْلِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ حَجَرَ عَلَيْهِ الْإِمَامُ وَيُذْكَرُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ عَلَى الْمُتَصَدِّقِ قَبْلَ النَّهْيِ ثُمَّ نَهَاهُ وَقَالَ مَالِكٌ إِذَا كَانَ لِرَجُلٍ عَلٰى رَجُلٍ مَالٌ وَلَهٗ عَبْدٌ لَا شَيْءَ لَهٗ غَيْرُهٗ فَأَعْتَقَهٗ لَمْ يَجُزْ عِتْقُهٗ وَمَنْ بَاعَ عَلَى الضَّعِيْفِ وَنَحْوِهٖ فَدَفَعَ ثَمَنَهٗ إِلَيْهِ وَأَمَرَهٗ بِالْإِصْلَاحِ وَالْقِيَامِ بِشَأْنِهٖ فَإِنْ أَفْسَدَ بَعْدُ مَنَعَهٗ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ وَقَالَ لِلَّذِيْ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ وَلَمْ يَأْخُذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۲۴۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ يَقُوْلُهٗ۔

۲۲۴۳۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ عَبْدًا لَهٗ لَيْسَ لَهٗ مَالٌ غَيْرُهٗ فَرَدَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَابْتَاعَهٗ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ۔

باب ۱۵۰۶ كَلَامِ الْخُصُوْمِ بَعْضِهِمْ فِيْ بَعْضٍ۔

۲۲۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ وَهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ قَالَ فَقَالَ الْأَشْعَثُ فِيَّ وَاللّٰهِ كَانَ

کس نے کیا؟ کیا فلاں نے یا فلاں نے؟ جب یہودی کا نام لیا گیا تو اُس نے سر سے اشارہ کیا۔ یہودی پکڑا گیا اور اُس نے اعتراف کر لیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو اُس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچلا گیا۔

جس نے پاگل اور کم عقل کے معاملے کو رد کیا ہو اگرچہ حاکم نے اُسے منع نہ کیا ہو۔ حضرت جابر سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زکوٰۃ دینے والے کا مال واپس دے دیا اور پھر اُسے منع کر دیا۔ امام مالک نے فرمایا کہ ایک آدمی کا دوسرے پر قرض ہو اور مقروض کے پاس ایک غلام کے سوا کچھ نہ ہو تو اُس کو فروخت کرنا جائز نہیں ہے۔ جو کمزور وغیرہ کی کوئی چیز بیچ کر قیمت ادا کرے اور اُسے سنبھالنے اور حفاظت کرنے کا حکم دے۔ اگر وہ منع کرنے کے بعد بھی خراب کرے جب کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مال کو ضائع کرنے سے منع فرمایا ہے اور اُس شخص سے فرمایا جس کو تجارت میں دھوکا دیا جاتا تھا کہ کہہ دیا کرو۔ دھوکا نہ دینا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کا مال نہیں لیا۔

عبداللہ بن دینار نے سنا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ ایک آدمی کو تجارت میں دھوکا دے دیا جاتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا، جب سودا کرو تو کہہ دیا کرو دھوکا نہ دینا۔ چنانچہ وہ یہی کہہ دیا کرتا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے غلام آزاد کیا جس کے سوا اُس کے پاس مال نہ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے واپس لوٹا دیا جس کو نعیم بن نحام نے خرید لیا۔

فریقین کا ایک دوسرے کے متعلق گفتگو کرنا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو قسم کھائے اور اُس میں جھوٹا ہو تاکہ اس کے ذریعے کسی مسلمان کا مال ہڑپ کر جائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا کہ وہ ناراض ہوگا۔ حضرت اشعث کا بیان ہے کہ خدا کی قسم یہ میرے متعلق ہے کیونکہ میری اور ایک یہودی کی زمین تھی اُس نے میرے حق سے انکار کیا تو میں اُسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں

ذلك كان بيني وبين رجل من اليهود أرض فجحدني فقدمته إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ألك بينة قلت لا قال فقال لليهودي احلف قال قلت يا رسول الله إذا يحلف ويذهب بمالي فأنزل الله تعالى إن الذين يشترون بعهد الله وأيمانهم ثمنا قليلا الآية

ے آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس گواہ ہیں عرض کی نہیں۔ چنانچہ یہودی سے فرمایا کہ قسم کھاؤ۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ یہ تو قسم کھا کر میرا مال ہضم کر جائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا۔ بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے دنیاوی پونجی خریدتے ہیں۔ (الآیۃ)

۲۲۲۵۔ حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا عثمان بن عمر أخبرنا يونس عن الزهري عن عبد الله بن كعب بن مالك عن كعب أنه تقاضى ابن أبي حدرد دينا كان له عليه في المسجد فارتفعت أصواتهما حتى سمعها رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في بيته فخرج إليهما حتى كشف سجف حجرته فنادى يا كعب قال لبيك يا رسول الله قال ضع من دينك هذا فأومأ إليه أي الشطر قال لقد فعلت يا رسول الله قال قم فاقضه۔

عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت کعب نے مسجد میں حضرت ابن ابوحدرد سے اپنے قرض کا مطالبہ کیا جو اُن پر تھا تو دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کاشانۂ اقدس سے سنا۔ آپ نکلنے لگے اور حجرے کا پردہ ہٹا کر آواز دی کہ اے کعب! عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ میں حاضر ہوں۔ فرمایا کہ اپنے قرض میں سے آدھا چھوڑ دو۔ یہ اشارے سے بتایا۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ میں نے ایسا کر دیا۔ فرمایا کہ اٹھو اور باقی قرض ادا کر دو۔

۲۲۲۶۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير عن عبد الرحمن بن عبد القاري أنه قال سمعت عمر بن الخطاب يقول سمعت هشام بن حكيم بن حزام يقرأ سورة الفرقان على غير ما أقرؤها وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم أقرأنيها وكدت أن أعجل عليه ثم أمهلته حتى انصرف ثم لببته بردائه فجئت به رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت إني سمعت هذا يقرأ على غير ما أقرأتنيها فقال لي أرسله ثم قال له اقرأ فقرأ فقال هكذا أنزلت ثم قال لي اقرأ فقرأت فقال هكذا أنزلت إن القرآن أنزل على سبعة أحرف فاقرءوا ما تيسر منه۔

عبدالرحمٰن بن عبد القاری سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے ہشام بن حکیم بن حزام سے سورۂ الفرقان اُس کے خلاف سنی جیسے مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پڑھائی تھی۔ قریب تھا کہ میں اُن پر ٹوٹ پڑتا لیکن میں نے انہیں مہلت دی۔ جب وہ نماز پڑھ چکے تو میں اُن کے گلے میں چادر ڈال کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے گیا اور عرض گزار ہوا کہ میں نے انہیں اُس کے خلاف پڑھتے ہوئے سنا جیسے آپ نے مجھے پڑھائی۔ فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو۔ پھر فرمایا کہ پڑھو۔ اُنہوں نے پڑھی فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر مجھ سے فرمایا کہ پڑھو۔ پھر میں نے پڑھی تو فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ بے شک قرآن مجید سات قراءتوں میں نازل ہوا ہے لہٰذا اُسی طریقے پر پڑھو جو تمہارے لیے آسان ہو۔

باب ۵۰۔ إخراج أهل المعاصي والخصوم من البيوت بعد المعرفة وقد أخرج عمر أخت أبي بكر حين ناحت۔

مجرموں اور جھگڑنے والوں کو گھروں سے نکال دینا حضرت عمر نے حضرت ابوبکر کی بہن کو ماتم کرنے پر نکال دیا تھا۔

۲۲۲۷۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا محمد بن عدي

حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

www.alahazratnetwork.org

عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَتُقَامَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰى مَنَازِلِ قَوْمٍ لَّا يَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوةَ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ۔

کہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے ارادہ کیا کہ کسی کو نماز پڑھانے کے لیے کھڑا ہونے کا حکم دوں۔ پھر اُن لوگوں کے گھروں کی طرف جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور انھیں اُن کے اوپر جلا دوں۔

بَاب ۱۵۰۸ دَعْوَى الْوَصِيِّ لِلْمَيِّتِ۔

میت کے وصی کا دعویٰ کرنا

۲۲۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ وَسَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ اخْتَصَمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ابْنِ اَمَةِ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْصَانِيْ اَخِيْ اِذَا قَدِمْتُ اَنْ اَنْظُرَ ابْنَ اَمَةِ زَمْعَةَ فَاَقْبِضَهُ فَاِنَّهُ ابْنِيْ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اَخِيْ وَابْنُ اَمَةِ اَبِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ اَبِيْ فَرَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِيْ مِنْهُ يَا سَوْدَةُ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عبد بن زمعہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص کا زمعہ کی لونڈی کے بیٹے سے متعلق جھگڑا ہُوا۔ حضرت سعد عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! میرے بھائی نے مجھے وصیت کی تھی کہ جب تم مکہ مکرمہ پہنچو اور زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو دیکھو تو اُسے اپنے قبضے میں لے لینا کیونکہ وہ میرا بیٹا ہے۔ حضرت عبد بن زمعہ عرض گزار ہوئے کہ میرا بھائی ہے، میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور میرے باپ کے بستر پر پیدا ہُوا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کی واضح شباہت دیکھی تو فرمایا کہ۔ اے عبد بن زمعہ یہ تمہارا ہے کیونکہ بیٹا بستر والے کا ہے اور اے سودہ! اس سے پردہ کرنا۔

بَاب ۱۵۰۹ التَّوَثُّقِ مِمَّنْ تُخْشٰى مَعَرَّتُهٗ

وَقَيَّدَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِكْرِمَةَ عَلٰى تَعْلِيْمِ الْقُرْاٰنِ وَالسُّنَنِ وَالْفَرَائِضِ۔

جس سے ضرر کا اندیشہ ہو اُسے باندھ کر رکھنا۔

حضرت ابن عباس نے قرآن کی تعلیم اور سُنن و فرائض کے لیے عکرمہ کو مقید رکھا۔

۲۲۴۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ حَنِيْفَةَ يُقَالُ لَهٗ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ سَيِّدُ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوْهُ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ قَالَ عِنْدِيْ يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَالَ اَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ سوار نجد کی جانب روانہ فرمائے۔ وہ بنی حنیفہ کے ایک آدمی کو پکڑ کر لائے جس کو ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا اور جو یمامہ والوں کا سردار تھا۔ چنانچہ اُسے مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ اے ثمامہ تمہارے پاس کیا ہے؟ عرض کی کہ اے محمد! مال ہے۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔ فرمایا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو۔

بَاب ۱۵۱۰ الرَّبْطِ وَالْحَبْسِ فِي الْحَرَمِ وَاشْتَرٰى نَافِعُ بْنُ عَبْدِ الْحَارِثِ دَارًا لِّلسِّجْنِ بِمَكَّةَ مِنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ عَلٰى اَنَّ عُمَرَ اِنْ رَضِيَ فَالْبَيْعُ بَيْعُهٗ وَاِنْ لَّمْ يَرْضَ عُمَرُ فَلِصَفْوَانَ اَرْبَعُمِائَةٍ وَسَجَنَ ابْنُ الزُّبَيْرِ

حرم میں کسی کو باندھنا یا قید کرنا۔

نافع بن عبد الحارث نے مکہ مکرمہ میں ایک گھر جیل خانہ بنانے کے لیے صفوان بن اُمیہ سے ایک گھر خریدا کہ اگر حضرت عمر راضی ہوئے تو سودا رہے گا اور حضرت عمر راضی نہ ہوئے تو چار سو دینار صفوان کے۔ حضرت ابن زبیر نے مکہ معظمہ میں لوگوں کو قید کیا۔

بِمَكَّةَ۔

۲۲۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ۔

سعید بن ابو سعید نے سُنا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ سوار نجد کی جانب بھیجے۔ پس وہ بنی حنیفہ کے ایک شخص کو لے کر آئے جس کو ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا۔ پس اُسے مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا گیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ ۱۵۱۱ الْمُلَازَمَةِ۔

مقروض کا تعاقب کرتے رہنا

۲۲۵۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ وَقَالَ غَيْرُهُ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ لَهُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ الْأَسْلَمِيِّ دَيْنٌ فَلَقِيَهُ فَلَزِمَهُ فَتَكَلَّمَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَمَرَّ بِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا كَعْبُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يَقُولُ النِّصْفَ فَأَخَذَ نِصْفَ مَا عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، جعفر بن ربیعہ، عبدالرحمٰن بن ہرمز، عبداللہ بن کعب بن مالک انصاری سے روایت ہے کہ حضرت کعب بن مالک کا حضرت عبداللہ بن ابو حدرد اسلمی پر قرض تھا۔ اُن سے ملاقات ہوئی تو پیچھے لگ گئے، دونوں کی گفتگو ہوئی یہاں تک کہ آوازیں اونچی ہو گئیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے پاس سے گزرے تو فرمایا۔ اے کعب! اور ہاتھ سے اشارہ کیا گویا نصف کے لیے فرماتے ہیں۔ پس انھوں نے نصف قرضہ لے لیا اور نصف چھوڑ دیا۔

بَابُ ۱۵۱۲ التَّقَاضِي۔

قرض کا تقاضا کرنا۔

۲۲۵۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَرَاهِمُ فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لَا أَقْضِيكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ لَا وَاللّٰهِ لَا أَكْفُرُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يُمِيتَكَ اللّٰهُ ثُمَّ يَبْعَثَكَ قَالَ فَدَعْنِي حَتّٰى أَمُوتَ ثُمَّ أُبْعَثَ فَأُوتٰى مَالًا وَوَلَدًا ثُمَّ أَقْضِيكَ فَنَزَلَتْ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا ۱۰ الْآيَةَ۔

حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دورِ جاہلیت کے اندر میں لوہار کا کام کیا کرتا تھا۔ میرے عاص بن وائل پر کچھ درہم تھے۔ میں اُس کے پاس تقاضا کرنے گیا تو اُس نے کہا، نہیں دوں گا جب تک محمد کا انکار نہ کرو۔ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھے مار کر دوبارہ زندہ کر دے میں تب بھی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار نہیں کروں گا۔ کہا جانے دو یہاں تک کہ مجھے مار کر دوبارہ اُٹھایا جائے تو میں مال اور اولاد دیا جاؤں گا، اُس وقت تمہارا قرض ادا کر دوں گا۔ اُس وقت یہ آیت نازل کی گئی، کیا تم نے وہ شخص دیکھا جس نے ہماری آیتوں کا انکار کیا۔ کہا کہ ضرور میں مال اور اولاد دیا جاؤں گا (۱۹ ،۷۷)۔

www.alahazratnetwork.org

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

كِتَابُ اللُّقَطَةِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

گری پڑی چیز کا بیان

بَابٌ إِذَا أَخْبَرَهُ رَبُّ اللُّقَطَةِ بِالْعَلَامَةِ دَفَعَ إِلَيْهِ

۲۲۵۳ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غَفَلَةَ قَالَ لَقِيتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقَالَ أَخَذْتُ صُرَّةً مِائَةَ دِينَارٍ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ ثَلَاثًا فَقَالَ احْفَظْ وِعَاءَهَا وَعَدَدَهَا وَوِكَاءَهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا فَاسْتَمْتَعْتُ فَلَقِيتُهُ بَعْدُ بِمَكَّةَ فَقَالَ لَا أَدْرِي ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ أَوْ حَوْلًا وَاحِدًا۔

جب مالک صحیح نشانیاں بتا دے تو مال اُسے دے دیا جائے

سُوید بن بشار نے غفلہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے سَو دیناروں کی تھیلی لی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔ فرمایا کہ ایک سال تشہیر کرو۔ میں نے سال بھر تشہیر کی لیکن اُسے پہچاننے والا نہ ملا۔ اسی طرح تیسری دفعہ جب حاضر ہوا تو فرمایا کہ اس کے برتن، گنتی اور سربندھن کو یاد رکھنا۔ اگر ان کا مالک آ جائے تو فبہا ورنہ فائدہ اٹھاؤ۔ میں نے فائدہ اٹھایا۔ اس کے بعد میں ان سے مکہ مکرمہ میں ملا تو فرمایا۔ مجھے معلوم نہیں کہ تین سال یا ایک سال۔

بَابٌ ۵۱۴ ضَالَّةُ الْإِبِلِ

۲۲۵۴ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ رَبِيعَةَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَمَّا يَلْتَقِطُهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ احْفَظْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يُخْبِرُكَ بِهَا وَإِلَّا فَاسْتَنْفِقْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ ضَالَّةُ الْإِبِلِ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ۔

گم شدہ اونٹ

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ سال بھر اس کی تشہیر کرو۔ پھر اس کی تھیلی اور سربندھن کو یاد رکھو اگر کوئی آ کر نشانیاں بتائے تو فبہا ورنہ اُسے خرچ کر لو۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! گم شدہ بکری؟ فرمایا کہ وہ تمہارے لیے ہے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے۔ عرض کی کہ گم شدہ اونٹ؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کا رنگ بدل گیا اور فرمایا۔ تمہیں اس سے کیا واسطہ! اس کا توشہ دان اور مشکیزہ اس کے ساتھ ہے۔ پانی پئے گا اور درخت کھائے گا۔

بَابٌ ۵۱۵ ضَالَّةُ الْغَنَمِ

۲۲۵۵ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمٰنُ عَنْ يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ يَقُولُ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَزَعَمَ أَنَّهُ قَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا

گم شدہ بکری

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس کی تھیلی اور اس کے سربندھن کو پہچان لو پھر سال بھر اس کی تشہیر کرو۔ یزید کہتے ہیں کہ اگر کوئی نہ پہچانے تو پانے والا خرچ کرے اور وہ اس کے

www.alahazratnetwork.org

ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً يَقُولُ يَزِيدُ إِنْ لَمْ تُعْتَرَفْ اسْتَنْفَقَ بِهَا صَاحِبُهَا وَكَانَتْ وَدِيعَةً عِنْدَهُ قَالَ يَحْيَى فَهَذَا الَّذِي لَا أَدْرِي أَفِي حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ أَمْ شَيْءٌ مِنْ عِنْدِهِ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تَرَى فِي ضَالَّةِ الْغَنَمِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ يَزِيدُ وَهِيَ تُعَرَّفُ أَيْضًا ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تَرَى فِي ضَالَّةِ الْإِبِلِ قَالَ فَقَالَ دَعْهَا فَإِنَّ مَعَهَا حِذَاءَهَا وَسِقَاءَهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَجِدَهَا رَبُّهَا۔

پاس امانت ہوگی۔ یحییٰ کا بیان ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث میں ہے یا یحییٰ نے اپنے پاس سے کہا ہے۔ پھر وہ عرض گزار ہوا کہ گم شدہ بکری کا کیا حکم ہے؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تمہارے لیے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے ہے۔ یزید نے کہا کہ اس کی بھی تشہیر کرے۔ پھر عرض گزار ہوا کہ گم شدہ اونٹ کا کیا حکم ہے؟ فرمایا۔ اُسے چھوڑ دو کیونکہ اُس کا توشہ دان اور مشکیزہ اُس کے ساتھ ہے۔ پانی کے پاس جائے گا اور درخت کھائے گا یہاں تک کہ اُس کا مالک اُسے پالے گا۔

باب ۱۵۱۶ إِذَا لَمْ يُوجَدْ صَاحِبُ اللُّقَطَةِ بَعْدَ سَنَةٍ فَهِيَ لِمَنْ وَجَدَهَا۔

جب گرے ہوئے مال والا ایک سال تک نہ ملے تو یہ پانے والے کا ہے۔

۲۲۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَشَأْنَكَ بِهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ اُس کی تھیلی اور سربندھن کو پہچان لو، پھر اُس کی سال بھر تشہیر کرو۔ اگر اُس کا مالک آجائے تو فبہا ورنہ تمہیں اختیار ہے۔ عرض کی کہ گم شدہ بکری؟ فرمایا کہ وہ تمہارے لیے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے ہے۔ عرض کی کہ گم شدہ اونٹ؟ فرمایا کہ تمہیں اُس سے کیا جبکہ اُس کا توشہ دان اور مشکیزہ اُس کے پاس ہے۔ پانی پر گزرے گا، درختوں کے پتے کھائے گا یہاں تک کہ اُس کا مالک اُسے پالے گا۔

باب ۱۵۱۷ إِذَا وَجَدَ خَشَبَةً فِي الْبَحْرِ أَوْ سَوْطًا أَوْ نَحْوَهُ

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ فَخَرَجَ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهِ فَإِذَا هُوَ بِالْخَشَبَةِ فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيفَةَ۔

جب کوئی دریا میں لکڑی یا کوڑا وغیرہ پائے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر فرمایا۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔ وہ باہر نکلا تاکہ دیکھے کہ کوئی جہاز اُس کا مال لے کر آیا ہو۔ اُس نے ایک لکڑی دیکھی تو گھر کے ایندھن کے لیے لے لی۔ جب اُسے پھاڑا تو اپنا مال اور رقعہ پایا۔

باب ۱۵۱۸ إِذَا وَجَدَ تَمْرَةً فِي الطَّرِيقِ۔

جب کوئی راستے میں کھجور پائے۔

www.alahazratnetwork.org

۲۲۵۷- حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفين عن منصور عن طلحة عن انس قال مر النبي صلى الله عليه وسلم بتمرة في الطريق قال لولا اني اخاف ان تكون من الصدقة لاكلتها وقال يحيى حدثنا سفين حدثني منصور وقال زائدة عن منصور عن طلحة حدثنا انس ح وحدثنا محمد بن مقاتل اخبرنا عبد الله اخبرنا معمر عن همام بن منبه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اني لانقلب الى اهلي فاجد التمرة ساقطة على فراشي فارفعها لاكلها ثم اخشى ان تكون صدقة فالقيها۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راستے میں پڑی ہوئی کھجور کے پاس سے گزرے تو فرمایا: اگر مجھے ڈر نہ ہوتا کہ مبادا یہ صدقے کی ہو تو میں اسے کھا لیتا۔ یحییٰ، سفیان، منصور ــــ زائدہ، منصور، طلحہ، حضرت انس ــــ محمد بن مقاتل، عبد اللہ، معمر، ہمام بن منبہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اپنے گھر والوں کی طرف لوٹتا ہوں تو اپنے بستر پر کھجور پڑی ہوئی پاتا ہوں۔ پس اُسے کھانے کے لیے اُٹھا لیتا ہوں۔ پھر ڈرتے ہوئے کہ مبادا صدقہ کی ہو ڈال دیتا ہوں۔

باب ۵۱۹ كيف تعرف لقطة اهل مكة وقال طاؤس عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يلتقط لقطتها الا من عرفها وقال خالد عن عكرمة عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تلتقط لقطتها الا لمعرف وقال احمد بن سعد حدثنا روح حدثنا زكريا حدثنا عمرو بن دينار عن عكرمة عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يعضد عضاهها ولا ينفر صيدها ولا تحل لقطتها الا لمنشد ولا يختلى خلاها فقال عباس يا رسول الله الا الاذخر فقال الا الاذخر۔

اہل مکہ کی گری پڑی چیز کا کس طرح اعلان کیا جائے!

طاؤس نے حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی گری پڑی چیز اٹھائی نہ جائے مگر تشہیر کے لیے۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی گری پڑی چیز نہ اٹھائی جائے مگر تشہیر کرنے کے لیے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا درخت نہ کاٹا جائے اور نہ اس کا شکار بھڑکایا جائے اور نہ اس کی گری پڑی چیز اُٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لیے اور نہ اس کی گھاس کاٹی جائے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اذخر کے سوا۔ فرمایا کہ اچھا اذخر کے سوا۔

۲۲۵۸- حدثنا يحيى بن موسى حدثنا الوليد بن مسلم حدثنا الاوزاعي قال حدثني يحيى بن ابي كثير قال حدثني ابو سلمة بن عبد الرحمن قال حدثني ابو هريرة قال لما فتح الله على رسوله صلى الله عليه وسلم مكة قام في الناس فحمد الله واثنى عليه ثم قال ان الله حبس عن مكة الفيل وسلط عليها رسوله والمؤمنين فانها لا تحل لاحد كان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ پر فتح دی تو آپ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مکہ معظمہ سے ہاتھیوں کو روکا اور اپنے رسول کو اس پر تسلط بخشا اور اہل ایمان کو۔ پس مجھ سے پہلے یہ کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور میرے لیے بھی دن کی ایک ساعت کے لیے حلال ہوا اور میرے بعد کسی کے لیے بھی حلال نہیں ہوگا پس اس کا شکار نہ بھڑکایا جائے اور نہ اس کا کانٹا توڑا جائے اور نہ اس کی گری پڑی چیز حلال ہے

www.alahazratnetwork.org

قَبْلِیْ وَاِنَّهَا اُحِلَّتْ لِیْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِیْ فَلَا یُنَفَّرُ صَیْدُهَا وَلَا یُخْتَلٰی شَوْکُهَا وَلَا تَحِلُّ سَاقِطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ وَمَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِیْلٌ فَهُوَ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ اِمَّا اَنْ یُّفْدٰی وَاِمَّا اَنْ یُّقِیْدَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّا نَجْعَلُهٗ لِقُبُوْرِنَا وَبُیُوْتِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَقَالَ اَبُوْشَاهٍ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْیَمَنِ فَقَالَ اکْتُبُوْا لِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اکْتُبُوْا لِاَبِیْ شَاهٍ قَالَ هٰذِهِ الْخُطْبَةَ الَّتِیْ سَمِعَهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

بَاب ۱۵۲۰ لَا تُحْتَلَبُ مَاشِیَةُ اَحَدٍ بِغَیْرِ اِذْنٍ۔

۲۲۵۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحْلُبَنَّ اَحَدٌ مَّاشِیَةَ امْرِیءٍ بِغَیْرِ اِذْنِهٖ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ تُؤْتٰی مَشْرُبَتُهٗ فَتُکْسَرَ خِزَانَتُهٗ فَیُنْتَقَلَ طَعَامُهٗ فَاِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوْعُ مَوَاشِیْهِمْ اَطْعِمَاتِهِمْ فَلَا یَحْلُبَنَّ اَحَدٌ مَّاشِیَةَ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِهٖ۔

بَاب ۱۵۲۱ اِذَا جَآءَ صَاحِبُ اللُّقَطَةِ بَعْدَ سَنَةٍ رَدَّهَا عَلَیْهِ لِاَنَّهَا وَدِیْعَةٌ عِنْدَهٗ۔

۲۲۶۰ - حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَّبِیْعَةَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ یَّزِیْدَ مَوْلَی الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِیِّ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ قَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِکَآءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَاِنْ جَآءَ رَبُّهَا فَاَدِّهَا اِلَیْهِ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ خُذْهَا فَاِنَّمَا هِیَ لَكَ اَوْ لِاَخِیْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْاِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

مگر اعلان کرنے کے لیے۔ جس کا کوئی آدمی قتل کر دیا جائے تو اُسے دو میں سے ایک کا اختیار ہے۔ فدیہ لے یا بدلہ۔ حضرت عباس عرض گزار ہوئے کہ اذخر کے سوا کیونکہ اسے ہم اپنی قبروں اور گھروں میں استعمال کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اذخر کے سوا۔ اہل یمن سے ابو شاہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے لیے لکھوا دیجیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے ابو شاہ کے لیے لکھ دو۔ میں نے اوزاعی سے کہا کہ یا رسول اللہ میرے لیے لکھوا دیجیے کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا کہ وہ خطبہ جو اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا تھا۔

کسی کا مویشی بغیر اجازت کے نہ دوہا جائے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی کسی کے مویشی کو اُس کی اجازت کے بغیر نہ دوہے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ کوئی تمہارے گودام میں آکر کوٹھے کو توڑ ڈالے اور اناج لے جائے۔ مویشیوں کے تھن اُن کے اناج کے خزانے ہیں۔ لہٰذا کسی کے مویشی کو اُس کی اجازت کے بغیر نہ دوہا جائے۔

جب سال کے بعد گرے پڑے مال کا مالک آئے تو اُسے لوٹائے کیونکہ یہ اُس کے پاس امانت ہے۔

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ سال بھر تک اُس کی تشہیر کرو اور اُس کی تھیلی اور سربندھن کو پہچان لو پھر اُسے خرچ کر لو اگر اُس کا مالک آجائے تو اُسے ادا کر دو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! گم شدہ بکری؟ فرمایا کہ اُسے پکڑ لو کیونکہ وہ تمہارے لیے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے ہے۔ عرض گزار ہُوا کہ یا رسول اللہ! گم شدہ اُونٹ؟ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہوئے یہاں تک کہ رخسار مبارک سرخ ہو گئے یا چہرۂ انور سرخ ہو گیا اور فرمایا۔ تمہیں اُس سے کیا؟ اُس کا توشہ دان اور مشکیزہ اُس کے ساتھ

www.alahazratnetwork.org

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی احْمَرَّتْ وَجْنَتَاہُ اَوِ احْمَرَّ وَجْہُہٗ ثُمَّ قَالَ مَالَکَ وَلَہَا مَعَہَا حِذَاؤُہَا وَسِقَاؤُہَا حَتّٰی یَلْقَاہَا رَبُّہَا۔

باب ۱۵۲۲ ھَلْ یَاْخُذُ اللُّقَطَۃَ وَلَا یَدَعُہَا تَضِیْعُ حَتّٰی لَا یَاْخُذَہَا مَنْ لَّا یَسْتَحِقُّ۔

۲۲۶۱ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ کُہَیْلٍ قَالَ سَمِعْتُ سُوَیْدَ بْنَ غَفَلَۃَ قَالَ کُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ بْنِ رَبِیْعَۃَ وَزَیْدِ بْنِ صُوْحَانَ فِیْ غَزَاۃٍ فَوَجَدْتُ سَوْطًا فَقَالَ لِیْ اَلْقِہٖ قُلْتُ لَا وَلٰکِنْ اِنْ وَجَدْتُ صَاحِبَہٗ وَاِلَّا اسْتَمْتَعْتُ بِہٖ فَلَمَّا رَجَعْنَا حَجَجْنَا فَمَرَرْتُ بِالْمَدِیْنَۃِ فَسَاَلْتُ اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ فَقَالَ وَجَدْتُ صُرَّۃً عَلٰی عَہْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْہَا مِائَۃُ دِیْنَارٍ فَاَتَیْتُ بِہَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَرِّفْہَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُہَا حَوْلًا ثُمَّ اَتَیْتُ فَقَالَ عَرِّفْہَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُہَا حَوْلًا ثُمَّ اَتَیْتُہٗ فَقَالَ عَرِّفْہَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُہَا حَوْلًا ثُمَّ اَتَیْتُہُ الرَّابِعَۃَ فَقَالَ اعْرِفْ عِدَّتَہَا وَوِکَاءَہَا وَوِعَاءَہَا فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُہَا وَاِلَّا اسْتَمْتِعْ بِہَا۔

۲۲۶۲ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ سَلَمَۃَ بِہٰذَا فَقَالَ فَلَقِیْتُہٗ بَعْدُ بِمَکَّۃَ فَقَالَ لَا اَدْرِیْ اَثَلٰثَۃَ اَحْوَالٍ اَوْ حَوْلًا وَّاحِدًا۔

باب ۱۵۲۳ مَنْ عَرَّفَ اللُّقَطَۃَ وَلَمْ یَدْفَعْہَا اِلَی السُّلْطَانِ۔

۲۲۶۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ رَّبِیْعَۃَ عَنْ یَّزِیْدَ مَوْلَی الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ اَعْرَابِیًّا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَۃِ قَالَ عَرِّفْہَا سَنَۃً فَاِنْ جَاءَ اَحَدٌ یُّخْبِرُکَ بِعِفَاصِہَا وَوِکَائِہَا وَاِلَّا فَاسْتَنْفِقْ بِہَا وَسَاَلَہٗ عَنْ ضَالَّۃِ الْاِبِلِ فَتَمَعَّرَ وَجْہُہٗ وَقَالَ مَالَکَ وَلَہَا مَعَہَا سِقَاؤُہَا وَحِذَاؤُہَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَاْکُلُ الشَّجَرَ دَعْہَا حَتّٰی

ہے رہنے دو یہاں تک کہ اُس کا مالک اُسے پالے گا۔

کیا گری پڑی چیز اس لیے اُٹھائی جائے کہ ضائع نہ ہو اور کسی نااہل کے پلّے نہ پڑ جائے۔

سُوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ میں ایک غزوہ میں سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے ساتھ تھا تو مجھے ایک کوڑا ملا۔ مجھ سے کہا کہ اسے ڈال دو۔ میں نے کہا نہیں بلکہ اس کے مالک کو تلاش کروں گا ورنہ خود فائدہ حاصل کروں گا۔ لوٹتے وقت ہم نے حج کیا اور میں مدینہ منورہ سے گزرا تو میں نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا فرمایا۔ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک تھیلی ملی جس میں سو دینار تھے۔ میں انہیں لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا۔ سال بھر تشہیر کرو۔ پس میں نے ایک سال تشہیر کی۔ دوبارہ حاضر ہوا تو فرمایا سال بھر تشہیر کرو۔ میں نے سال بھر تشہیر کی۔ سہ بارہ حاضر ہوا تو فرمایا کہ سال بھر تشہیر کرو۔ چنانچہ سال بھر تشہیر کی۔ پھر چوتھی مرتبہ حاضر ہوا تو فرمایا کہ گنتی معلوم کر لو نیز ان کا برتن اور سربندھن بھی۔ اگر ان کا مالک آ جائے تو فبہا ورنہ فائدہ حاصل کرو۔

شعبہ نے انہی سلمہ سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ اس کے بعد وہ مجھے مکہ مکرمہ میں ملا۔ چنانچہ فرمایا مجھے نہیں معلوم کہ تین سال یا صرف ایک سال۔

جس نے گری پڑی چیز کی خوب تشہیر کی اور وہ حاکم کے سپرد نہ کی۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا فرمایا کہ سال بھر اُس کی تشہیر کرو۔ اگر کوئی آ کر اُس کے برتن اور سربندھن کی پہچان بتلائے تو فبہا ورنہ اُسے خرچ کر لو۔ گم شدہ اُونٹ کے متعلق پوچھا تو چہرہ انور کا رنگ بدل گیا اور فرمایا۔ تمہیں اُس سے کیا؟ اُس کا توشہ دان اور مشکیزہ اُس کے پاس ہے۔ پانی پی جائے گا اور درختوں کے پتے کھائے گا۔ چھوڑے رکھو یہاں تک کہ اس کا مالک اُسے پالے۔

www.alahazratnetwork.org

يَجِدَهَا رَبُّهَا وَسَأَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ فَقَالَ هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ۔

باب ١٥٢٤

٢٢٦٤۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ أَخْبَرَنِي الْبَرَاءُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ ح حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ انْطَلَقْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَاعِي غَنَمٍ يَسُوقُ غَنَمَهُ فَقُلْتُ لِمَنْ أَنْتَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَسَمَّاهُ فَعَرَفْتُهُ فَقُلْتُ هَلْ فِي غَنَمِكَ مِنْ لَبَنٍ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ هَلْ أَنْتَ حَالِبٌ لِي قَالَ نَعَمْ فَأَمَرْتُهُ فَاعْتَقَلَ شَاةً مِنْ غَنَمِهِ ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَنْفُضَ ضَرْعَهَا مِنَ الْغُبَارِ ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَنْفُضَ كَفَّيْهِ فَقَالَ هٰكَذَا ضَرَبَ إِحْدَى كَفَّيْهِ بِالْأُخْرَى فَحَلَبَ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ وَقَدْ جَعَلْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِدَاوَةً عَلَى فَمِهَا خِرْقَةٌ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرَدَ أَسْفَلُهُ فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيتُ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ ١٥٢٥ فِي الْمَظَالِمِ وَالْغَصْبِ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُونَ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ رَافِعِ الْمُقْنِعُ وَالْمُقْمِحُ وَاحِدٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مُهْطِعِينَ مُدِيمِي النَّظَرِ وَيُقَالُ مُسْرِعِينَ لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ يَعْنِي جُوفًا لَا عُقُولَ لَهُمْ وَأَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا رَبَّنَا أَخِّرْنَا إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ نُجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ أَوَلَمْ تَكُونُوا أَقْسَمْتُمْ مِنْ

گم شدہ بکری کے متعلق پوچھا تو فرمایا: وہ تمہارے لیے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے ہے۔

چرواہے سے دودھ مانگنا

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دو سندوں کے ساتھ روایت ہے۔ میں چلا یہاں تک کہ ایک چرواہا اپنی بکریوں کو ہانک رہا تھا۔ میں نے کہا کہ تم کون ہو؟ اُس نے قریش کے ایک آدمی کا نام لیا جس کو میں جانتا تھا کہ اس کا ہے۔ میں نے کہا: کیا تمہاری کوئی بکری دودھ دیتی ہے؟ کہا ہاں۔ میں نے کہا، کیا تم ہمارے لیے دودھ نکال دو گے؟ کہا، ہاں۔ میں نے اُسے تھنوں کو **دھونے اور ہاتھوں کو غبار سے صاف کرنے کا حکم دیا۔ اُس نے ایک ہاتھ** دوسرے پر مارا اور ایک پیالہ دودھ نکالا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاطر ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی جس کا منہ باندھ رکھا تھا۔ میں نے دودھ پر پانی ڈالا یہاں تک کہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا۔ میں لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! نوش فرما لیجئے۔ آپ نے نوش فرمایا کہ میں خوش ہو گیا۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ظلم اور لوٹ کھسوٹ کا بیان

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: اور اللہ کو اُس سے غافل نہ سمجھنا جو ظالم کرتے ہیں۔ بے شک وہ انہیں اُس روز کے لیے مہلت دے رہا ہے جس روز آنکھیں پتھرا جائیں گی، سروں کو جھکائے ہوئے دوڑ رہے ہوں گے۔ اَلْمُقْنِعُ اور اَلْمُقْمِحُ ایک ہی ہیں۔ مجاہد کا قول ہے کہ مُہْطِعِیْنَ سے ٹکٹکی باندھنا مراد ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ تیز دوڑنے والے۔ وہ آنکھیں نہیں جھپکیں گے۔ ھَوَآءٌ وہ جو عقل سے خالی ہوں۔ اور لوگوں کو اُس دن سے ڈراؤ جس روز اُن کے پاس عذاب آئے گا تو ظالم کہیں گے اے ہمارے رب! ہمیں تھوڑی سی دیر کی مہلت دے، ہم تیری دعوت کو قبول کریں گے اور رسولوں کی پیروی کریں گے۔ کیا اس سے پہلے تم نے قسم

www.alahazratnetwork.org

قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ وَّسَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا أَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْأَمْثَالَ وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ۔

کہاں تھی کہ تمہیں زوال نہیں ہوگا اور تم اُن کے گھروں میں رہے جنھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اور تم پر واضح ہو گیا جو ہم نے اُن کے ساتھ کیسا کیا اور تمہارے لیے مثالیں بیان کیں اور انھوں نے اپنے مکر کیے جب کہ سب تدبیریں اللہ کے پاس ہیں اور اگرچہ اُن کے فریبوں سے پہاڑ ٹل جائیں اور یہ گمان نہ کرنا کہ اللہ اُس کے خلاف کرنے والا ہے جو اُس نے اپنے رسولوں سے وعدے کیے۔ بے شک اللہ غالب اور انتقام لینے والا ہے۔

باب ۱۵۲۶ قِصَاصِ الْمَظَالِمِ۔

۲۲۶۵ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ حُبِسُوْا بِقَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيَتَقَاصُّوْنَ مَظَالِمَ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى إِذَا نُقُّوْا وَهُذِّبُوْا أُذِنَ لَهُمْ بِدُخُوْلِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ لَأَحَدُهُمْ بِمَسْكَنِهٖ فِي الْجَنَّةِ أَدَلُّ بِمَنْزِلِهٖ كَانَ فِي الدُّنْيَا وَقَالَ يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ۔

ظلم وستم کا بدلہ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب بعض مومن جہنم سے نجات پائیں گے تو جنت اور دوزخ کے درمیان ایک پُل پر روک لیے جائیں گے اور دنیا میں جو ایک دوسرے پر ظلم وستم کیے ہوں گے اُن کا بدلہ لیا جائے گا جب کہ وہ پاک ہو گئے ہوں گے اور جنت میں داخل ہونے کی اجازت مل گئی ہوگی۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، جنت میں ہر ایک کا گھر اُس کے دنیا والے گھر سے بہتر ہوگا۔ یونس بن محمد، شیبان، قتادہ نے اسے ابو المتوکل سے روایت کیا۔

باب ۱۵۲۷ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ۔

۲۲۶۶ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ أَخْبَرَنِيْ قَتَادَةُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ الْمَازِنِيِّ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِيْ مَعَ ابْنِ عُمَرَ آخِذٌ بِيَدِهٖ إِذْ عَرَضَ رَجُلٌ فَقَالَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّجْوٰى فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهٗ وَيَسْتُرُهٗ فَيَقُوْلُ أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ أَيْ رَبِّ حَتّٰى إِذَا قَرَّرَهٗ بِذُنُوْبِهٖ رَأٰى فِيْ نَفْسِهٖ أَنَّهٗ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى كِتَابَ حَسَنَاتِهٖ وَأَمَّا الْكَافِرُوْنَ وَالْمُنَافِقُوْنَ

ارشادِ خداوندی ہے کہ خبردار ہو جاؤ ظالموں پر خدا کی لعنت ہے۔

صفوان بن محرز مازنی سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ اُن کا ہاتھ پکڑ کر چل رہا تھا تو ایک آدمی اُن کی خدمت میں عرض گزار ہوا، آپ نے سرگوشی کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے؟ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ مومن کو قریب کرے گا اور پردہ ڈال کر چھپالے گا اور فرمائے گا، کیا تو نے فلاں گناہ کیا، عرض کرے گا، ہاں اے رب، یہاں تک کہ سارے گناہوں کا اعتراف کرے گا اور سوچے گا کہ ہلاک ہو گیا۔ فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیری پردہ پوشی کی اور آج تجھے بخش دیا اور اُسے نیکیوں کی کتاب دے دی جائے گی لیکن جو کافر اور منافق ہیں اُن کے متعلق گواہ کہیں گے، یہی لوگ ہیں جنھوں نے اپنے رب پر جھوٹ باندھا تھا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت۔

www.alahazratnetwork.org

فَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِينَ۔

باب ۵۲۸ لَا يَظْلِمُ الْمُسْلِمُ الْمُسْلِمَ وَلَا يُسْلِمُهُ۔

۲۲۶۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

کوئی مسلمان نہ کسی پر ظلم کرے اور نہ اُسے ظالم کے سپرد کرے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اُس پر ظلم کرے اور نہ اُسے ظالم کے حوالے کرے۔ جو اپنے بھائی کی حاجت روائی میں رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی حاجت روائی میں رہتا ہے۔ جو کسی مسلمان سے مصیبت کو دُور کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کی مصیبتوں میں سے اُس کی ایک مصیبت دُور کرے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

باب ۵۲۹ أَعِنْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا۔

۲۲۶۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ وَحُمَيْدٌ الطَّوِيلُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا۔

اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم

عُبیداللہ بن ابوبکر بن انس اور حمید الطویل نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو خواہ ظالم ہو یا مظلوم۔

۲۲۶۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا نَنْصُرُهُ مَظْلُومًا فَكَيْفَ نَنْصُرُهُ ظَالِمًا قَالَ تَأْخُذُ فَوْقَ يَدَيْهِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہم مظلوم کی مدد کریں لیکن ظالم کی مدد کیسے کریں فرمایا کہ اس کے ہاتھ پکڑ لو۔

ف: حدیث ۲۲۶۷ سے ۲۲۷۱ تک چار حدیثیں ایسی ہیں کہ اگر آج بھی ہم ان پر عمل پیرا ہو جائیں تو معاشرے میں ہر طرف ہی سکون و اطمینان کی ہوائیں چلنے لگیں۔ ہر فرد سکون کا سانس لینے لگے اور دنیا میں ہی جنت کی بہاریں محسوس ہونے لگیں ـــــ کسی پر ظلم نہ کرنا ـــــ کسی کو ظالم کے حوالے نہ کرنا ـــــ اپنے مسلمان بھائیوں کی حاجت برآری میں مشغول رہنا ـــــ مسلمان بھائی سے مصیبت کو دُور کرنا ـــــ مسلمان کی عیب پوشی کرنا ـــــ مظلوم کی مدد کرنا ـــــ ظالم کو ظلم سے روکنا ـــــ مسلمان بھائی کی بیمار پرسی کرنا ـــــ جملہ اہل اسلام کو ایک ہی گھر کے افراد کی طرح سمجھ کر سب کا خیر خواہ بن کر رہنا۔ ان میں سے کونسی بات ہے جو ہمارے اندر پائی جاتی ہے؟ جب ہم اخوت و محبت کے سارے اسباق ہی بُھلا بیٹھے تو آخر ہمارا معاشرہ ظلم و جبر، لوٹ کھسوٹ، افراتفری اور نفرت و کدورت کی بھٹی نہ ہوتا تو اور کیا ہوتا۔ خدائے ذوالمنن ہمیں اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

باب ۵۳۰ نَصْرِ الْمَظْلُومِ۔

مظلوم کی مدد

٢٢٧٠ - حدثنا سعيد بن الربيع قال حدثنا شعبة عن الاشعث بن سليم قال سمعت معاوية بن سويد سمعت البراء بن عازب قال امرنا النبي صلى الله عليه وسلم بسبع ونهانا عن سبع فذكر عيادة المريض واتباع الجنائز وتشميت العاطس ورد السلام ونصر المظلوم واجابة الداعي وابرار المقسم ـ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا۔ پس انہوں نے مریض کی عیادت کرنے، جنازے کے پیچھے جانے، چھینکنے والے کو جواب دینے، سلام کا جواب دینے، مظلوم کی مدد کرنے، دعوت کو قبول کرنے اور قسم کو سچی کر دکھانے کا ذکر کیا۔

٢٢٧١ - حدثنا محمد بن العلاء حدثنا ابو اسامة عن بريد عن ابي بردة عن ابي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم قال المؤمن للمؤمن كالبنيان يشد بعضه بعضا وشبك بين اصابعه ـ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، سارے مسلمان ایک دیوار کی طرح ہیں جس کا ایک حصّہ دوسرے کو طاقت پہنچاتا ہے اور آپ نے اپنی انگلیوں میں انگلیاں ڈالیں۔

باب ۵۳۱ الانتصار من الظالم لقوله جل ذكره لا يحب الله الجهر بالسوء من القول الا من ظلم وكان الله سميعا عليما والذين اذا اصابهم البغي هم ينتصرون قال ابراهيم كانوا يكرهون ان يستذلوا فاذا قدروا عفوا ـ

ظالم سے بدلہ لینا جیسا کہ ارشادِ خداوندی ہے۔ اللہ بُری بات کے اعلان کو پسند نہیں کرتا مگر جس پر ظلم کیا گیا ہو اور اللہ سننے اور جاننے والا ہے اور وہ لوگ جب ان پر ظلم کیا جاتا ہے تو بدلہ لیتے ہیں۔ ابراہیم نے کہا کہ اسلاف ذلیل ہونے کو ناپسند کرتے اور جب قابو پاتے تو معاف کر دیتے۔

باب ۵۳۲ عفو المظلوم لقوله تعالى ان تبدوا خيرا او تخفوه او تعفوا عن سوء فان الله كان عفوا قديرا وجزاء سيئة سيئة مثلها فمن عفا واصلح فاجره على الله انه لا يحب الظالمين ولمن انتصر بعد ظلمه فاولئك ما عليهم من سبيل انما السبيل على الذين يظلمون الناس ويبغون في الارض بغير الحق اولئك لهم عذاب اليم ولمن صبر وغفر ان ذلك لمن عزم الامور ومن يضلل الله فما له من ولي من بعده وترى الظالمين لما راوا العذاب يقولون هل الى مرد من سبيل ـ

مظلوم کا معاف کر دینا جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے۔ اگر تم بھلائی کو ظاہر کر دیا اُسے چھپاؤ یا برائی سے درگزر کرو تو اللہ بخشنے والا، قدرت والا ہے اور برائی کا بدلہ اتنی ہی برائی ہے جس نے معاف کیا اور معاملہ درست رکھا تو اُس کا اجر اللہ کے ذمہ کرم پر ہے بے شک اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا اور جس نے ظلم ہونے کے بعد انتقام لیا تو اُس پر کوئی ملامت نہیں۔ ملامت تو اُن پر ہے جو لوگوں پر ظلم کریں اور بغیر حق کے زمین میں بغاوت کریں ایسے لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے اور جس نے صبر کیا اور معاف کر دیا تو یہ بڑی بہادری کا کام ہے اور تُو ظالموں کو دیکھے گا کہ جب عذاب کو دیکھیں گے تو کہیں گے کیا اس کے واپس جانے کا کوئی راستہ ہے۔ (۴۲: ۴۴)

باب ۵۳۳ الظلم ظلمات يوم القيامة ـ

٢٢٧٢ - حدثنا احمد بن يونس حدثنا عبد العزيز الماجشون اخبرنا عبد الله بن دينار عن عبد الله بن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الظلم

ظلم قیامت میں تاریکیوں کے روپ میں ہوگا

احمد بن یونس، عبدالعزیز ماجشون، عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ظلم قیامت کے روز تاریکیوں کی شکل میں ہوگا۔

www.alahazratnetwork.org

ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

باب ۵۳۴ الِاتِّقَاءِ وَالْحَذَرِ مِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ۔

۲۲۷۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحٰقَ الْمَكِّيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ۔

مظلوم کی بد دعا سے ڈرنا اور بچنا

یحیٰی بن موسیٰ، وکیع، زکریا بن اسحاق مکی، یحیٰی بن عبداللہ بن صیفی ابومعبد مولیٰ ابن عباس حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجتے ہوئے فرمایا، مظلوم کی بد دعا سے بچنا کیونکہ اُس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔

باب ۵۳۵ مَنْ كَانَتْ لَهٗ مَظْلِمَةٌ عِنْدَ الرَّجُلِ فَحَلَّلَهَا لَهٗ هَلْ يُبَيِّنُ مَظْلِمَتَهٗ۔

۲۲۷۴۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهٗ مَظْلِمَةٌ لِأَحَدٍ مِنْ عِرْضِهٖ أَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ إِنْ كَانَ لَهٗ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهٖ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهٗ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهٖ فَحُمِلَ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ إِنَّمَا سُمِّيَ الْمَقْبُرِيَّ لِأَنَّهٗ كَانَ نَزَلَ نَاحِيَةَ الْمَقَابِرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَسَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ هُوَ مَوْلَى بَنِي لَيْثٍ وَهُوَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ وَاسْمُ أَبِي سَعِيدٍ كَيْسَانُ۔

جس نے کسی پر ظلم کیا اور مظلوم نے اُسے معاف کر دیا تو کیا اُس ظلم کو بیان کرے!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے کسی کی عزت یا کسی اور چیز پر زیادتی کی ہو تو چاہیے کہ آج ہی معافی حاصل کرے اُس روز سے پہلے جس روز درہم و دینار پلّے نہیں ہوں گے۔ اگر اُس کے پلّے نیک اعمال ہوئے تو ظلم کے برابر اُن میں سے لے جائیں گے اور اگر نیکیاں نہ ہوئیں تو ظلم کے برابر مظلوم کے گناہ اُس پر ڈال دیے جائیں گے۔ امام ابوعبداللہ بخاری کا بیان ہے کہ اسماعیل بن ابی اُویس نے فرمایا کہ مقبری کا یہ نام اس لیے پڑا کہ وہ قبروں کے پاس رہتے تھے۔ امام بخاری نے فرمایا کہ سعید مقبری دراصل بنی لیث کے آزاد کردہ تھے۔ یہ سعید بن ابوسعید ہیں اور اُن کے والد ماجد کا نام سعید کیسان ہے۔

باب ۵۳۶ إِذَا حَلَّلَهٗ مِنْ ظُلْمِهٖ فَلَا رُجُوعَ فِيهِ۔

۲۲۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا قَالَتِ الرَّجُلُ تَكُونُ عِنْدَهُ الْمَرْأَةُ لَيْسَ بِمُسْتَكْثِرٍ مِنْهَا يُرِيدُ أَنْ يُفَارِقَهَا فَتَقُولُ أَجْعَلُكَ مِنْ شَأْنِي فِي حِلٍّ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِي ذٰلِكَ۔

جب کوئی کسی کے ظلم کو معاف کر دے تو اب رجوع نہیں کر سکتا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وَ اِنِ امْرَاَۃٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا۔ کے بارے میں فرمایا کہ جس شخص کے نکاح میں کوئی عورت ہو اور وہ اُس کے پاس زیادہ نہ جائے بلکہ اُسے چھوڑنا چاہتا ہو تو عورت اُس سے کہہ دے کہ میں اپنا حق معاف کرتی ہوں۔ یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی ہے۔

باب ۵۳۷ إِذَا أَذِنَ لَهٗ أَوْ أَحَلَّهٗ وَلَمْ يُبَيِّنْ

جب کوئی کسی کو اجازت یا معافی دے اور واقعہ نہ

www.alahazratnetwork.org

بكسر هو۔

۲۲۷۶۔ حدثنا عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك عن ابي حازم بن دينار عن سهل بن سعد الساعدي عن ابي حازم بن دينار عن سهل بن سعد ان النبي صلى الله عليه وسلم اتي بشراب فشرب منه وعن يمينه غلام وعن يساره الاشياخ فقال للغلام اتاذن لي ان اعطي هؤلاء فقال الغلام لا والله يا رسول الله لا اوثر بنصيبي منك احدا قال فتله رسول الله صلى الله عليه وسلم في يده۔

کسے کہ وہ کمسن تھے؟

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور کی خدمت میں پینے کی کوئی چیز پیش کی گئی تو آپ نے اس میں سے نوش فرمائی۔ آپ کے داہنی جانب ایک لڑکا اور بائیں جانب بزرگ تھے۔ آپ نے لڑکے سے فرمایا کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں انھیں دے دوں! لڑکا عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ خدا کی قسم نہیں میں آپ سے ملنے والے اپنے حصے میں کسی کو بھی اپنے اوپر ترجیح نہیں دوں گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ پیالہ اُس کے ہاتھ میں دے دیا۔

باب ۱۵۳۸ اثم من ظلم شيئا من الارض۔

ظلم کے ساتھ زمین دبا لینے کا گناہ

۲۲۷۷۔ حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري حدثني طلحة بن عبد الله ان عبد الرحمن بن عمرو بن سهل اخبره ان سعيد بن زيد قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم من ظلم من الارض شيئا طوقه من سبع ارضين۔

ابوالیمان، شعیب، زہری، طلحہ بن عبداللہ، عبدالرحمٰن بن عمرو بن سہل، حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا کہ جس نے ظلم سے کچھ زمین دبائی تو اُتنی کا ساتوں زمین تک اُسے طوق پہنایا جائے گا۔

۲۲۷۸۔ حدثنا ابو معمر حدثنا عبد الوارث حدثنا حسين عن يحيى بن ابي كثير قال حدثني محمد بن ابراهيم ان ابا سلمة حدثه انه كانت بينه وبين اناس خصومة فذكر لعائشة فقالت يا ابا سلمة اجتنب الارض فان النبي صلى الله عليه وسلم قال من ظلم قيد شبر من الارض طوقه من سبع ارضين۔

ابومعمر، عبدالوارث، حسین، یحییٰ بن ابوکثیر، محمد بن ابراہیم، ابوسلمہ سے روایت ہے کہ اُن کے اور کچھ لوگوں کے درمیان جھگڑا تھا۔ پس حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ذکر ہوا تو فرمایا۔ اے ابوسلمہ! زمین سے بچو بے شک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے ظلم سے ایک بالشت زمین دبائی تو وہ ساتوں زمین تک اُس کے گلے میں طوق پہنائی جائے گی۔

۲۲۷۹۔ حدثنا ابو معمر حدثنا عبد الوارث حدثنا عبد الله بن المبارك حدثنا موسى بن عقبة عن سالم عن ابيه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من اخذ من الارض شيئا بغير حقه خسف به يوم القيمة الى سبع ارضين قال ابو عبد الله هذا الحديث ليس بخراسان في كتاب ابن المبارك املاه عليهم بالبصرة۔

ابومعمر، عبدالوارث، عبداللہ بن مبارک، موسیٰ بن عقبہ، سالم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے زمین کا کوئی حصہ بغیر حق کے دبایا تو قیامت کے روز اُسے ساتوں زمین تک دھنسایا جائے گا ـــــ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ یہ حدیث حضرت ابن مبارک کی اُس کتاب میں نہیں ہے جو خراسان میں ہے بلکہ اُنھوں نے بصرہ والوں کو لکھوائی تھی۔

باب ۱۵۳۹ اذا اذن انسان لآخر شيئا جاز۔

جب کوئی آدمی دوسرے کو کسی بات کی اجازت دے تو جائز ہے۔

www.alahazratnetwork.org

۲۲۸۰- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَاَصَابَنَا سَنَةٌ فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمُرُّ بِنَا فَيَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْاِقْرَانِ اِلَّا اَنْ يَّسْتَاْذِنَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ اَخَاهُ۔

جبلہ سے روایت ہے کہ ہم بعض اہل عراق کے ساتھ مدینہ منورہ میں تھے تو ہم قحط میں پھنس گئے حضرت ابن زبیر ہمیں کھانے کو کھجوریں دیا کرتے تھے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہمارے پاس سے گزرتے تو فرماتے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو کھجوریں ملانے سے منع فرمایا مگر جبکہ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو اجازت دے۔

۲۲۸۱- حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ شُعَيْبٍ كَانَ لَهٗ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ شُعَيْبٍ اِصْنَعْ لِيْ طَعَامَ خَمْسَةٍ لَعَلِّيْ اَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ وَاَبْصَرَ فِيْ وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوْعَ فَدَعَاهُ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ لَّمْ يُدْعَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا قَدِ اتَّبَعَنَا اَتَاْذَنُ لَهٗ قَالَ نَعَمْ۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابو شعیب نامی ایک انصاری کا غلام گوشت فروش تھا۔ ابو شعیب نے اُس سے کہا کہ پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کرو تاکہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سمیت پانچ حضرات کی دعوت کروں۔ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرے پر بھوک دیکھ کر دعوت کی۔ اُن کے پیچھے ایک بن بلایا آدمی آنے لگا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ ہمارے پیچھے آرہا ہے کیا تم اسے اجازت دیتے ہو! عرض کی ہاں۔

باب ۱۵۲۰ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ۔

ارشادِ خداوندی ہے کہ وہ سخت جھگڑالو ہے۔

۲۲۸۲- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کو سب سے ناپسند وہ ہے جو بہت جھگڑالو ہو۔

باب ۱۵۲۱ اِثْمِ مَنْ خَاصَمَ فِيْ بَاطِلٍ وَّهُوَ يَعْلَمُهٗ۔

جان بوجھ کر ناجائز بات پر جھگڑنے کا گناہ

۲۲۸۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اُمِّ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اُمَّهَا اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سَمِعَ خُصُوْمَةً بِبَابِ حُجْرَتِهٖ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَّاِنَّهٗ يَاْتِيْنِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ فَمَنْ اَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَاَحْسِبُ اَنَّهٗ صَدَقَ فَاَقْضِيْ لَهٗ بِذٰلِكَ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِحَقِّ مُسْلِمٍ اِنَّمَا قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ فَلْيَاْخُذْهَا اَوْ فَلْيَتْرُكْهَا۔

زینب بنت اُم سلمہ سے روایت ہے کہ انھیں اُن کی والدہ ماجدہ یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے حجرے کے دروازے پر جھگڑا سنا تو اُن کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا۔ میں بھی ایک بشر ہوں اور تم اپنے جھگڑے میرے پاس لاتے ہو اور ہو سکتا ہے کہ ایک تم میں سے دوسرے سے بہتر بیان کرنے والا ہو اور میں اُسے سچا شمار کر کے اُس کے حق میں فیصلہ کر دوں۔ تو جس کے لیے میں کسی مسلمان کے حق کو دینے کا فیصلہ کروں وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے۔ پس چاہے اُسے لے یا چھوڑ دے۔

www.alahazratnetwork.org

باب ۱۵۴۲ اِذَا خَاصَمَ فَجَرَ۔

۲۲۸۴۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا اَوْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْ اَرْبَعَةٍ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ۔

باب ۱۵۴۳ قِصَاصُ الْمَظْلُوْمِ اِذَا وَجَدَ مَالَ ظَالِمِهِ وَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ يُقَاصُّهُ وَقَرَاَ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهِ۔

۲۲۸۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِّسِّيْكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ اَنْ اُطْعِمَ مِنَ الَّذِيْ لَهُ عِيَالَنَا فَقَالَ لَا حَرَجَ عَلَيْكِ اَنْ تُطْعِمِيْهِمْ بِالْمَعْرُوْفِ۔

۲۲۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ لَا يَقْرُوْنَا فَمَا تَرٰى فِيْهِ فَقَالَ لَنَا اِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَاَمَرُوْا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِيْ لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوْا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلُوْا فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ لَا يَقْرُوْنَا فَمَا تَرٰى فِيْهِ فَقَالَ لَنَا اِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَاَمَرَ لَكُمْ۔

باب ۱۵۴۴ مَا جَاءَ فِي السَّقَائِفِ وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ فِيْ سَقِيْفَةِ بَنِيْ سَاعِدَةَ۔

۲۲۸۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ وَاَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ عَنْ عُمَرَ قَالَ حِيْنَ تَوَفَّى اللّٰهُ

جب جھگڑے تو بدکلامی کرے

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس میں چار باتیں ہوں وہ منافق ہے یا جس میں چاروں میں سے کوئی ایک خصلت ہو تو اس میں نفاق کا اتنا ہی حصہ ہے، یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے یعنی جب بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے، معاہدہ کرے تو توڑ ڈالے اور جھگڑے تو بدکلامی کرے۔

مظلوم جب ظالم کا مال پائے تو کیا قصاص کے طور پر لے سکتا ہے۔ ابن سیرین نے فرمایا کہ حق کے مطابق لے اور آیت پڑھی، اور اگر تمہیں تکلیف دی گئی ہو تو اتنی ہی تکلیف دو جتنا تمہیں ستایا گیا ہو (۱۶/۱۲۶)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! ابو سفیان بخیل آدمی ہیں، اگر ان کے مال میں سے اپنے بچوں کو کھلاؤں تو کوئی مضائقہ تو نہیں! فرمایا کہ دستور کے مطابق کھلاؤ تو کوئی مضائقہ نہیں۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ آپ ہمیں روانہ فرماتے ہیں تو ہم ایسی قوم کے پاس بھی جا اترتے ہیں جو ہماری مہمان نوازی نہیں کرتے سو اس کے متعلق کیا حکم ہے۔ پس ہم سے فرمایا کہ اگر تم کسی قوم کے پاس اترو تو ان سے مہمان کے حق کے بدلے جو کریں وہ قبول کریں اور اگر ایسا نہ کریں تو ان سے مہمان کا حق وصول کرو۔

سائبانوں کا بیان۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب سقیفہ بنی ساعدہ میں بیٹھے۔

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، امام مالک، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وفات دی تو انصار بنی ساعدہ کے سائبان میں جمع ہو گئے۔

www.alahazratnetwork.org

نبيه صلى الله عليه وسلم إن الأنصار اجتمعوا في سقيفة بني ساعدة فقلت لأبي بكر انطلق بنا فجئناهم في سقيفة بني ساعدة۔

باب ۱۵۳۵ لا يمنع جار جاره أن يغرز خشبة في جداره۔

۲۲۸۸۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن ابن شهاب عن الأعرج عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يمنع جار جاره أن يغرز خشبة في جداره ثم يقول أبو هريرة ما لي أراكم عنها معرضين والله لأرمين بها بين أكتافكم۔

باب ۱۵۳۶ صب الخمر في الطريق۔

۲۲۸۹۔ حدثنا محمد بن عبد الرحيم أبو يحيى أخبرنا عفان حدثنا حماد بن زيد حدثنا ثابت عن أنس كنت ساقي القوم في منزل أبي طلحة وكان خمرهم يومئذ الفضيخ فأمر رسول الله صلى الله عليه وسلم مناديا ينادي ألا إن الخمر قد حرمت قال فقال لي أبو طلحة اخرج فأهرقها فخرجت فهرقتها فجرت في سكك المدينة فقال بعض القوم قد قتل قوم وهي في بطونهم فأنزل الله ليس على الذين آمنوا وعملوا الصالحات جناح فيما طعموا الآية۔

باب ۱۵۳۷ أفنية الدور والجلوس فيها والجلوس على الصعدات

وقالت عائشة فابتنى أبو بكر مسجدا بفناء داره يصلي فيه ويقرأ القرآن فيتقصف عليه نساء المشركين وأبناؤهم يعجبون منه والنبي صلى الله عليه وسلم يومئذ بمكة۔

۲۲۹۰۔ حدثنا معاذ بن فضالة حدثنا أبو عمر حفص بن ميسرة عن زيد بن أسلم عن عطاء بن يسار عن أبي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إياكم والجلوس على الطرقات فقالوا ما لنا

میں نے حضرت ابوبکر سے کہا کہ ہمارے ساتھ چلیے۔ پس ہم اُن کے ساتھ سقیفہ بنی ساعدہ میں گئے۔

ایک ہمسایہ دوسرے کو اپنی دیوار میں کھونٹی گاڑنے سے منع نہ کرے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی ہمسایہ اپنے ہمسائے کو اپنی دیوار میں کھونٹی گاڑنے سے منع نہ کرے۔ پھر حضرت ابوہریرہ فرمایا کرتے۔ میں آپ کو اس سے روگردانی کرتے ہوئے دیکھتا ہوں، لہٰذا اللہ کی قسم، یہ حکم ضرور بتاتا رہوں گا۔

راستے میں شراب بہانا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوطلحہ کے گھر پر لوگوں کو شراب پلا رہا تھا اور ان دنوں وہ کھجور کی پیتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ندا کرنے والے کو یہ منادی کرنے کا حکم دیا، "آگاہ ہو جاؤ کہ شراب حرام قرار دے دی گئی ہے"۔ حضرت ابوطلحہ نے مجھ سے فرمایا کہ باہر جا کر اسے بہا دو۔ پس میں نے وہ بہا دی۔ وہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں بہتی تھی۔ بعض تو یوں کہنے لگے جیسے کوئی قوم قتل کر دی ہو اور یہ اُن کے پیٹوں میں تھی۔ پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ان پر کوئی گناہ نہیں جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے، اس میں جو وہ کھا چکے۔ (۵، ۹۳)۔

گھروں کے صحنوں اور راستوں میں بیٹھنا

حضرت ابوبکر نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنائی جس میں وہ نماز پڑھتے اور قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے۔ مشرکوں کی عورتیں اور بیٹے اُن کے پاس جمع ہو کر خوش ہوتے۔ اُن دنوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تھے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ راستوں میں بیٹھنے سے بچا کرو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اس کے بغیر تو چارہ نہیں کیونکہ ہم اپنی مجلس میں باتیں کرتے اور اُن میں رات گزارتے ہیں۔ فرمایا تو راستے کو اُس کا حق دیا کرو۔

www.alahazratnetwork.org

بُدٌّ إِنَّمَا هِيَ مَجَالِسُنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجَالِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهَا قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

عرض گزار ہوئے کہ راستے کا حق کیا ہے؟ فرمایا کہ نظر نیچی رکھنا، تکلیف دینے سے رُکنا، سلام کا جواب دینا، اچھے کاموں کا حکم دینا اور بُرے کاموں سے روکنا۔

باب ۱۵۲۸ الْآبَارِ عَلَى الطُّرُقِ إِذَا لَمْ يُتَأَذَّ بِهَا۔

۲۲۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ مِنِّي فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ مَاءً فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ لَأَجْرًا فَقَالَ فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ۔

راستے میں کنواں کھودنا جبکہ کسی کو اُس سے تکلیف نہ ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی آدمی کسی راستے میں جا رہا تھا کہ اُسے سخت پیاس لگی اُسے کنواں ملا، اُس میں اُترا، پانی پیا اور باہر نکل آیا۔ دیکھا تو ایک کتا ہانپ رہا ہے جو پیاس کے مارے کیچڑ چاٹ رہا تھا۔ اُس آدمی نے سوچا کہ اس کتے کو بھی پیاس اُسی طرح تنگ کر رہی ہوگی جیسے مجھے کر رہی تھی۔ پس وہ کنوئیں میں اُترا، موزے میں پانی بھرا اور کتے کو پلا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اِسے قبول کیا اور اُسے بخش دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا جانوروں کے ساتھ سلوک پر ہمارے لیے اجر ہے؟ فرمایا کہ ہر جان دار کے ساتھ سلوک کرنے کا اجر ہے۔

ف: انسان کو چاہیے کہ ہر وقت نیکی کرنے میں کوشاں رہے کیونکہ کیا معلوم خدا کو کونسی نیکی پسند آجائے اور اس کے باعث بیڑہ پار ہو جائے نیز حتی الامکان دوسروں پر ترس کھائے، مجبوروں کے کام آئے، بیکس لوگوں کو سہارا دے اور مصیبت میں پھنسے ہوئے افراد کو مصیبت سے نکالنے کی کوشش کرتا رہے تاکہ مجبوری، بیکسی اور مصیبت میں خدا اس کے کام آئے اور اس کے لیے مددگار کھڑے کر دے۔ خاص طور پر قبر اور حشر کی مجبوری و بیکسی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اپنے لیے سہارا پیدا کرے اور اس کی سب سے بہترین صورت یہی ہے کہ آج خدا کے مجبور اور بیکس بندوں کے کام آئے اور اُن کے دُکھ درد دور کرنے میں کوشاں ہے۔

جس کو غم جہاں میں بھی یاد رہے غم بیکساں
میری طرف سے ہنسیں جا کے اُسے سلام دے

باب ۱۵۲۹ إِمَاطَةِ الْأَذَى وَقَالَ هَمَّامٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ۔

تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹانا۔ ہمام نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹانا صدقہ ہے۔

باب ۱۵۳۰ الْغُرْفَةِ وَالْعُلِّيَّةِ الْمُشْرِفَةِ وَغَيْرِ الْمُشْرِفَةِ فِي السُّطُوحِ وَغَيْرِهَا۔

بالاخانوں میں اونچے اور نیچے جھروکے اور روشن دان وغیرہ رکھنا۔

۲۲۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلے پر چڑھے۔

www.alahazratnetwork.org

قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ۔

۲۲۹۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا عَلَى أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللهُ لَهُمَا إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا فَحَجَجْتُ مَعَهُ فَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِالْإِدَاوَةِ فَتَبَرَّزَ حَتَّى جَاءَ فَسَكَبْتُ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَتَوَضَّأَ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ الْمَرْأَتَانِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ لَهُمَا إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللهِ فَقَالَ وَاعَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرُ الْحَدِيثَ يَسُوقُهُ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ وَجَارٌ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ وَهِيَ مِنْ عَوَالِي الْمَدِينَةِ وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَأَنْزِلُ يَوْمًا فَإِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهُ مِنْ خَبَرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْأَمْرِ وَغَيْرِهِ وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَهُ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى الْأَنْصَارِ إِذَا هُمْ قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَأْخُذْنَ مِنْ أَدَبِ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ فَصِحْتُ عَلَى امْرَأَتِي فَرَاجَعَتْنِي فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي فَقَالَتْ وَلِمَ تُنْكِرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ فَوَاللهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهُ وَإِنَّ إِحْدَاهُنَّ لَتَهْجُرُهُ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ فَأَفْزَعَنِي فَقُلْتُ خَابَتْ مَنْ فَعَلَ مِنْهُنَّ بِعَظِيمٍ ثُمَّ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ أَيْ حَفْصَةُ أَتُغَاضِبُ إِحْدَاكُنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ فَقَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ خَابَتْ وَخَسِرَتْ أَفَتَأْمَنُ أَنْ

پھر فرمایا۔ کیا تم دیکھتے ہو جو میں فتنوں کو تمہارے گھروں میں گرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں جیسے بارش برستی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے جستجو تھی کہ حضرت عمر سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُن دو ازواجِ مطہرات کے متعلق پوچھوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اگر تم دونوں نے اللہ سے توبہ نہ کی تو تمہارے دلوں میں کجی پیدا ہو جائے گی (۶۶ : ۴)۔ میں نے اُن کے ساتھ حج کیا۔ وہ راستے سے ہٹے تو میں بھی چھاگل لے کر اُن کے ساتھ ہٹ گیا۔ وہ حاجت سے فارغ ہو کر آئے تو میں نے اُن کے ہاتھوں پر چھاگل سے پانی ڈالا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے امیر المومنین! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات میں سے وہ دو کونسی تھیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اِنْ تَتُوْبَآ اِلَی اللّٰہِ فرمایا ہے؟ فرمایا کہ اے ابن عباس! تم پر تعجب ہے وہ عائشہ اور حفصہ تھیں۔ پھر حضرت عمر متوجہ ہوئے اور حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا: میں اور میرا انصاری ہمسایہ بنی اُمیہ بن زید میں رہتے تھے جو مدینہ منورہ کی اطرافی بستی ہے اور ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں باری باری حاضر ہوا کرتے۔ ایک روز وہ جاتے اور ایک روز میں۔ جب میں جاتا تو اس روز کے تمام حالات اُسے آ بتاتا۔ ہم قریشی لوگ عورتوں پر غالب رہتے تھے۔ جب ہم انصار کے پاس آئے تو وہ ایسے ہیں کہ اُن کی عورتیں اُن پر غالب ہیں۔ ہماری عورتوں نے بھی انصار کی عورتوں کا رنگ پکڑنا شروع کر دیا ہے۔ میں نے اپنی بیوی کو ڈانٹا تو اس نے بھی انصار کی عورتوں کا رنگ پکڑنا شروع کر دیا ہے۔ جواب دیتے ہوئے اُس نے کہا کہ میرا جواب دینا آپ کو ناگوار گزرتا ہے حالانکہ خدا کی قسم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات آپ کو جواب دیتی ہیں اور اُن میں سے ایک تو شام تک سارا دن آپ کو چھوڑے رہی۔ میں گھبرا گیا اور کہا کہ جس نے ایسا کیا وہ تو بڑے نقصان میں ہے۔ پھر میں نے کپڑے پہنے اور حفصہ کے پاس گیا کہا اے حفصہ! کیا تم میں سے کوئی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شام تک سارا دن ناراض رکھتی ہے؟ اُس نے کہا۔ ہاں۔ میں نے کہا، وہ تو نقصان میں پڑ گئی۔ کیا تم اس بات سے بے خوف ہو جس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہوں۔ یوں تم ہلاک

www.alahazratnetwork.org

فيغضب الله لغضب رسوله صلى الله عليه وسلم
فتهلكين لا تستكثري على رسول الله صلى الله عليه
وسلم ولا تراجعيه في شيء ولا تهجريه واسأليني
ما بدا لك ولا يغرنك ان كانت جارتك هي أوضأ
منك وأحب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم يريد
عائشة وكنا تحدثنا ان غسان تنعل النعال لغزونا
فنزل صاحبي يوم نوبته فرجع عشاء فضرب بابي
ضربا شديدا وقال أنائم هو ففزعت فخرجت اليه
وقال حدث امر عظيم قلت ما هو أجاءت غسان
قال لا بل اعظم منه واطول طلق رسول الله صلى الله
عليه وسلم نساءه قال قد خابت حفصة وخسرت
كنت اظن ان هذا يوشك ان يكون فجمعت علي ثيابي
فصليت صلاة الفجر مع النبي صلى الله عليه وسلم
فدخل مشربة له فاعتزل فيها فدخلت على
حفصة فاذا هي تبكي قلت ما يبكيك اولم اكن حذرتك
أطلقكن رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت لا ادري
هو ذا في المشربة فخرجت فجئت المنبر فاذا
حوله رهط يبكي بعضهم فجلست معهم قليلا ثم
غلبني ما اجد فجئت المشربة التي هو فيها فقلت
لغلام له اسود استأذن لعمر فدخل فكلم النبي
صلى الله عليه وسلم ثم خرج فقال ذكرتك له فصمت
فانصرفت حتى جلست مع الرهط الذين عند المنبر
ثم غلبني ما اجد فجئت فذكر مثله فجلست مع الرهط
الذين عند المنبر ثم غلبني ما اجد فجئت الغلام
فقلت استأذن لعمر فذكر مثله فلما وليت منصرفا
فاذا الغلام يدعوني قال اذن لك رسول الله صلى الله
عليه وسلم فدخلت عليه فاذا هو مضطجع على
رمال حصير ليس بينه وبينه فراش قد اثر الرمال
بجنبه متكئ على وسادة من ادم حشوها ليف فسلمت

ہو جاؤ گی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے زیادہ بولتے۔ آپ کو جواب
دیتے اور آپ کو چھوڑنے سے بچو اور جو ضرورت ہو مجھ سے مانگ لیا کرو اور
اپنی ہمسائی کی ریس نہ کرنا کیونکہ وہ تم سے خوبصورت اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کو زیادہ پیاری ہے۔ میری مراد عائشہ تھیں اور ہم باتیں کیا کرتے تھے
کہ ہم سے لڑنے کے لیے غسانی اپنے گھوڑوں کو نعلیں لگوا رہے ہیں۔ پس باری کے
روز میرا ساتھی عشاء کے وقت واپس لوٹا اور زور سے میرا دروازہ پیٹا اور کہا
کیا وہ سو رہے ہیں؟ میں گھبرایا ہوا اس کی طرف چلا۔ کہا بہت بڑی بات ہو گئی
ہے۔ میں نے کہا: کیا ہوا؟ کیا غسانی آ گئے؟ کہا: نہیں بلکہ اس سے بھی بڑی
کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دے
دی ہے۔ میں نے کہا کہ حفصہ تو بڑے گھاٹے میں رہی اور مجھے خدشہ تھا کہ
یہی ہو کر رہے گا۔ میں نے کپڑے پہنے اور فجر کی نماز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی۔ سو آپ اپنے بالا خانے میں داخل ہو گئے جس میں
تنہا رہتے۔ میں حفصہ کے پاس گیا تو وہ رو رہی تھی۔ میں نے کہا: کیوں روتی
ہو؟ کیا میں نے ان باتوں سے بچنے کے لیے نہیں کہا تھا؟ کیا رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طلاق دے دی ہے؟ اس نے کہا: مجھے
تو معلوم نہیں۔ حضور اس وقت بالا خانے میں ہیں۔ میں نکلا اور منبر کے
پاس آیا جس کے گرد کچھ لوگ تھے اور بعض رو رہے تھے۔ میں تھوڑی
دیر ان کے پاس بیٹھا اور پھر مجھ پر غم نے غلبہ کیا تو میں بالا خانے کے
پاس آیا جس میں آپ تھے۔ میں نے ایک حبشی غلام سے کہا کہ عمر کے لیے
اجازت مانگو۔ وہ گیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گفتگو کر کے
واپس آیا اور کہا: میں نے آپ کا ذکر کیا مگر خاموش رہے۔ میں واپس
آ گیا اور منبر کے پاس والے حضرات کے پاس بیٹھ گئے۔ دوبارہ رنج و
الم نے غلبہ کیا تو گیا اور وہی کچھ ہوا۔ پس میں اسی گروہ کے پاس بیٹھ گیا
جو منبر کے پاس تھا۔ پھر افسوس نے مجھ پر غلبہ کیا تو میں سہ بارہ غلام کے
پاس گیا اور کہا کہ عمر کے لیے اجازت مانگو۔ اس نے اسی طرح کہا۔ میں واپس
لوٹا تو غلام مجھے بلا رہا تھا۔ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو
اجازت دے دی ہے۔ میں حاضر بارگاہ ہوا تو آپ ایک چٹائی پر لیٹے
ہوئے تھے۔ آپ کے اور چٹائی کے درمیان کوئی چیز نہ تھی۔ چٹائی کے
نشانات آپ کے جسم اطہر پر تھے۔ چمڑے کے تکیے سے ٹیک لگائی

عليه ثم قلت وانا قائم طلقت نساءك فرفع بصره
الي فقال لا ثم قلت وانا قائم استأنس يا رسول
الله لو رأيتني وكنا معشر قريش نغلب النساء
فلما قدمنا على قوم تغلبهم نساؤهم فذكره فتبسم
النبي صلى الله عليه وسلم ثم قلت لو رأيتني
ودخلت على حفصة فقلت لا يغرنك ان كانت
جارتك هي اوضأ منك واحب الى النبي صلى الله
عليه وسلم يريد عائشة فتبسم اخرى فجلست حين
رأيته تبسم ثم رفعت بصري في بيته فوالله ما
رأيت فيه شيئا يرد البصر غير اهبة ثلاثة فقلت
ادع الله فليوسع على امتك فان فارس والروم
وسع عليهم واعطوا الدنيا وهم لا يعبدون الله
وكان متكئا فقال اوفي شك انت يا ابن الخطاب
اولئك قوم عجلت لهم طيباتهم في الحياة الدنيا فقلت
يا رسول الله استغفر لي فاعتزل النبي صلى
الله عليه وسلم من اجل ذلك الحديث حين
افشته حفصة الى عائشة وكان قد قال ما انا
بداخل عليهن شهرا من شدة موجدته عليهن
حين عاتبه الله فلما مضت تسع وعشرون دخل
على عائشة فبدأ بها فقالت له عائشة انك اقسمت
ان لا تدخل علينا شهرا وانا اصبحنا لتسع وعشرين
ليلة اعدها عدا فقال النبي صلى الله عليه وسلم
الشهر تسع وعشرون وكان ذلك الشهر تسع و
عشرون قالت عائشة فانزلت اية التخيير فبدأ بي
اول امرأة فقال اني ذاكر لك امرا ولا عليك ان
لا تعجلي حتى تستأمري ابويك قالت قد اعلم
ان ابوي لم يكونا يأمراني بفراقك ثم قال ان الله قال
يا ايها النبي صلى الله عليه وسلم قل لازواجك الى قوله
عظيما قلت افي هذا استأمر ابوي فاني اريد الله ورسوله و

ہوئی تھی جس میں کھجور کی چھال تھی۔ میں نے سلام عرض کیا اور پھر
کھڑے کھڑے کہا: آپ نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دے دی
ہے؟ فرمایا، نہیں۔ میں نے مانوس کرنے کے لیے کھڑے کھڑے کہا،
یا رسول اللہ! آپ دیکھتے ہیں کہ ہم قریشی لوگ عورتوں پر غالب رہتے
جب ہم ایسے لوگوں کے پاس آ گئے جن پر اُن کی عورتیں غالب ہیں۔ پھر
باقی بات عرض کی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسکرائے۔ پھر میں
نے عرض کی کاش! آپ ملاحظہ فرماتے کہ میں حفصہ کے پاس گیا اور اُس
سے کہا، تم نازاں نہ ہونا کیونکہ تمہاری ہمسائی تم سے خوب صورت
اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زیادہ پیاری ہے میری مراد عائشہ
تھیں۔ آپ دوبارہ مسکرائے۔ جب میں نے آپ کو تبسم ریز دیکھا تو
بیٹھ گیا۔ میں نے کاشانۂ اقدس میں دیکھا تو خدا کی قسم، بجز تین کھالوں کے سوا کچھ نظر نہ آیا۔ عرض
گزار ہوا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے آپ کی امت پر وسعت فرمائے کیونکہ ایران اور روم کے لیے
وسعت کر دی گئی ہے انہیں دنیا دی گئی ہے حالانکہ وہ اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔ آپ ٹیک لگائے ہوئے
تھے، فرمایا اے ابن خطاب! کیا تمہیں اس میں شک ہے کہ ان کی اچھی چیزوں کا بدلہ دنیا میں
مل گیا ہے۔ عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! میرے لیے دعائے مغفرت کیجیے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم ایک راز کی وجہ سے کنارہ کش ہو گئے تھے جو حفصہ نے عائشہ کو بتا دیا تھا اور شدت غم کے باعث
آپ نے کہا تھا کہ میں ایک مہینہ ان کے پاس نہ جاؤں گا جب کہ اللہ تعالیٰ نے عتاب فرمایا۔ جب
۲۹ روز گزر گئے تو آپ عائشہ کے پاس تشریف لے گئے اور اُن سے ابتدا کی۔ حضرت عائشہ عرض
گزار ہوئیں کہ آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ ایک مہینہ ہمارے پاس تشریف نہیں لائیں گے
حالانکہ میں گنتی رہی ہوں کہ ابھی ۲۹ روز ہوئے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ مہینہ ۳۰ روز کا بھی ہوتا ہے اور یہ مہینہ ۲۹ روز کا ہے۔ حضرت عائشہ
فرماتی ہیں کہ اختیار دینے کی آیت نازل ہوئی تو آپ نے مجھ سے
ابتدا کرتے ہوئے فرمایا۔ میں تم سے ایک بات کہنے لگا ہوں اور
جلدی کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ اپنے والدین سے مشورہ کر لینا۔
وہ فرماتی ہیں۔ میں جانتی تھی کہ میرے والدین مجھے جدائی کے لیے
نہیں کہیں گے۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے نبی! اپنی
بیویوں سے کہہ دو ۔۔۔۔ (۳۳ : ۲۸) عرض گزار ہوئی کہ
اس بارے میں اپنے والدین سے کیا مشورہ کروں جب کہ میں
تو اللہ، اُس کے رسول اور آخرت کے گھر کو اختیار کرنے کا ارادہ

www.alahazratnetwork.org

الدَّارَ الْآخِرَةَ ثُمَّ خَيَّرَ نِسَاءَهُ فَقُلْنَ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ۔

رکھا۔ پھر آپ نے باقی ازواجِ مطہرات کو بھی اختیار دیا اور سب نے حضرت عائشہ کی طرح کہا۔

۲۲۹۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ آلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا وَكَانَتِ انْفَكَّتْ قَدَمُهُ فَجَلَسَ فِي عُلِّيَّةٍ لَهُ فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ قَالَ لَا وَلَكِنِّي آلَيْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا فَمَكَثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ نَزَلَ فَدَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات سے ایک مہینے کا ایلا فرمایا اور آپ کے پیر میں موچ آگئی تھی۔ لہٰذا اپنے بالاخانے میں جا بیٹھے۔ حضرت عمر حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ کیا ازواجِ مطہرات کو طلاق دے دی ہے؟ فرمایا نہیں بلکہ ایک مہینے کا ان سے ایلا کیا ہے۔ پس اُنتیس روز گزار کر اُترے اور اپنی ازواجِ مطہرات کے پاس تشریف لے گئے۔

باب ۱۵۵۱ مَنْ عَقَلَ بَعِيرَهُ عَلَى الْبَلَاطِ أَوْ بَابِ الْمَسْجِدِ۔

جو اپنے اُونٹ کو بلاط یا مسجد کے دروازے پر باندھ دے۔

۲۲۹۵ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ قَالَ أَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَعَقَلْتُ الْجَمَلَ فِي نَاحِيَةِ الْبَلَاطِ فَقُلْتُ هَذَا جَمَلُكَ فَخَرَجَ فَجَعَلَ يُطِيفُ بِالْجَمَلِ قَالَ الثَّمَنُ وَالْجَمَلُ لَكَ۔

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے اور میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُونٹ کو بلاط کے کونے میں باندھ کر عرض گزار ہوا کہ یہ آپ کا اُونٹ ہے۔ آپ اُونٹ کے پاس پھرے اور فرمایا۔ قیمت اور اُونٹ دونوں تمہارے لیے ہیں۔

باب ۱۵۵۲ الْوُقُوفِ وَالْبَوْلِ عِنْدَ سُبَاطَةِ قَوْمٍ۔

کسی قوم کی کوڑی کے پاس ٹھہرنا اور پیشاب کرنا۔

۲۲۹۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ لَقَدْ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا یا فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک قوم کی کوڑی پر آئے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

ف: یہ مضمون بخاری شریف کی اسی جلد کی حدیث ۲۲۲ میں گزر چکا ہے۔ لہٰذا اس کا حاشیہ وہاں ملاحظہ فرمایا جا سکتا ہے۔ دوبارہ یہاں لکھنے کی ضرورت نہیں ہے

باب ۱۵۵۳ مَنْ أَخَذَ الْغُصْنَ وَمَا يُؤْذِي النَّاسَ فِي الطَّرِيقِ فَرَمَى بِهِ۔

جو لوگوں کو تکلیف دینے والی ٹہنی کو لے کر راستے سے دُور پھینک دے۔

۲۲۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ فَأَخَذَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک آدمی کسی راستے پر جا رہا تھا کہ ایک کانٹے دار ٹہنی دیکھی تو اُسے لے لیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے قبول فرمایا اور اُسے بخش دیا۔

باب ۱۵۵۴ إِذَا اخْتَلَفُوا فِي الطَّرِيقِ الْمِيتَاءِ وَهِيَ

جب راستہ عام میں اختلاف پیدا ہو جائے اور وہ

www.alahazratnetwork.org

الرَّحْبَةُ تَكُونُ بَيْنَ الطَّرِيقِ ثُمَّ يُرِيدُ أَهْلُهَا الْبُنْيَانَ فَتُرِكَ مِنْهَا الطَّرِيقُ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ۔

٢٢٩٨۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ خِرِّيتٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَشَاجَرُوا فِي الطَّرِيقِ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ۔

باب ١٥٥٥ النُّهْبٰى بِغَيْرِ إِذْنِ صَاحِبِهِ وَقَالَ عُبَادَةُ بَايَعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا نَنْتَهِبَ۔

٢٢٩٩۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ جَدُّهُ أَبُو أُمِّهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّهْبٰى وَالْمُثْلَةِ۔

٢٣٠٠۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ حِينَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَعَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا النُّهْبَةَ۔

باب ١٥٥٦ كَسْرِ الصَّلِيبِ وَقَتْلِ الْخِنْزِيرِ۔

٢٣٠١۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ۔

باب ١٥٥٧ هَلْ تُكْسَرُ الدِّنَانُ الَّتِي فِيهَا الْخَمْرُ أَوْ تُخَرَّقُ الزِّقَاقُ فَإِنْ كَسَرَ صَنَمًا أَوْ صَلِيبًا أَوْ طُنْبُورًا

جگہ راستے میں پڑتی ہو، مالک وہاں عمارت بنانا چاہیں تو سات گز زمین اُس میں سے راستے کے لیے چھوڑ دیں۔

موسیٰ بن اسماعیل، جریر بن حازم، زُبیر بن خِرّیت، عکرمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا۔ جب راستے کے متعلق جھگڑا ہو جائے تو اس کے لیے سات گز زمین چھوڑ دی جائے۔

مالک کی اجازت کے بغیر لوٹنا۔ حضرت عبادہ سے روایت ہے کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی کہ ہم لوٹ مار نہ کریں گے۔

حضرت عبداللہ بن یزید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو اُن (عدی بن ثابت) کے نانا جان تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غارت گری اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی زانی زنا کرتے وقت مومن نہیں ہوتا اور کوئی شرابی شراب پیتے وقت مومن نہیں ہوتا اور کوئی چور چوری کرتے وقت مومن نہیں ہوتا اور نہ کوئی ڈاکہ ڈالنے والا ایسا ہے کہ لوگ اُس کی طرف نگاہ اُٹھا کر دیکھیں اور وہ مومن ہو۔

— سعید اور ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا سوائے ڈاکہ زنی کے

صلیب کو توڑنا اور خنزیر کو قتل کرنا

سعید بن مسیّب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم میں عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے جو انصاف پسند حاکم ہوں گے، صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے۔ مال اتنا بڑھ جائے گا کہ کوئی اُسے قبول نہیں کرے گا

کیا شراب کے گھڑے توڑ دیے جائیں اور مشک پھاڑ دی جائے؟ اگر کوئی بُت صلیب یا طنبورے کو توڑ دے یا غیر مفید مال

www.alahazratnetwork.org

أَوْ مَا لَا يُنْتَفَعُ بِخَشَبِهِ وَأُتِيَ شُرَيْحٌ فِي طُنْبُورٍ كُسِرَ فَلَمْ يَقْضِ فِيهِ بِشَيْءٍ۔

کو لکڑی سے۔ قاضی شریح کے پاس طنبورے کا ایک مقدمہ لایا گیا تو انھوں نے کوئی فیصلہ نہ کیا۔

۲۳۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نِيرَانًا تُوقَدُ يَوْمَ خَيْبَرَ قَالَ عَلَى مَا تُوقَدُ هٰذِهِ النِّيرَانُ قَالُوا عَلَى الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ قَالَ اكْسِرُوهَا وَأَهْرِقُوهَا قَالُوا أَلَا نُهَرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ اغْسِلُوا۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے خیبر کے روز آگ جلتی ہوئی دیکھی۔ فرمایا کہ یہ کیوں جلائی ہوئی ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ پالتو گدھوں کے گوشت پر فرمایا کہ ہانڈیاں توڑ دو اور اسے بہا دو۔

۲۳۰۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلَاثُمِائَةٍ وَسِتُّونَ نُصُبًا فَجَعَلَ يَطْعَنُهَا بِعُودٍ فِي يَدِهِ وَجَعَلَ يَقُولُ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ الْآيَةَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو خانہ کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ بُت تھے۔ آپ کے ہاتھوں میں ایک لکڑی تھی جس سے انھیں مارتے اور فرماتے جاتے۔ حق آیا اور باطل بھاگ گیا (۱۷: ۸۱)۔

۲۳۰۴۔ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتِ اتَّخَذَتْ عَلَى سَهْوَةٍ لَهَا سِتْرًا فِيهِ تَمَاثِيلُ فَهَتَكَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَتْ مِنْهُ نُمْرُقَتَيْنِ فَكَانَتَا فِي الْبَيْتِ يَجْلِسُ عَلَيْهِمَا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے اپنے حجرے کے سامنے ایک پردہ لٹکایا تھا جو باتصویر تھا۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اُسے پھاڑ دیا۔ پس انھوں نے اس کے دو گدے بنا لیے جو گھر میں رہتے اور آپ اُن پر بیٹھتے۔

بَابُ ۱۵۵۸ مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَالِهِ۔

جو اپنے مال کی حفاظت میں لڑے

۲۳۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ۔

عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ جو اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے

بَابُ ۱۵۵۹ إِذَا كَسَرَ قَصْعَةً أَوْ شَيْئًا لِغَيْرِهِ۔

جب کوئی کسی کا پیالہ یا اور چیز توڑ دے۔

۲۳۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ فَأَرْسَلَتْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ مَعَ خَادِمٍ بِقَصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتْ بِيَدِهَا فَكَسَرَتِ

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اپنی کسی زوجہ مطہرہ کے پاس تھے کہ امہات المؤمنین میں سے دوسری نے خادم کے ہاتھوں پیالہ بھیجا جس میں کھانا تھا۔ پہلی نے ہاتھ مار کر پیالے کو توڑ دیا۔ آپ نے ملا کر اس میں کھانا رکھا اور فرمایا

www.alahazratnetwork.org

القصعة فضمها وجعل فيها الطعام وقال كلوا وحبس الرسول والقصعة حتى فرغوا فدفع القصعة الصحيحة وحبس المكسورة وقال ابن ابي مريم اخبرنا يحيى بن ايوب حدثنا حميد حدثنا انس عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

باب ١٥٦٠ اذا هدم حائطا فليبن مثله۔

٢٣٠٧ - حدثنا مسلم بن ابراهيم حدثنا جرير بن حازم عن محمد بن سيرين عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كان رجل في بني اسرائيل يقال له جريج يصلي فجاءته امه فدعته فابى ان يجيبها فقال اجيبها او اصلي ثم اتته فقالت اللهم لا تمته حتى تريه المومسات وكان جريج يصلي فجاءته فقالت امراة لافتنن جريجا فتعرضت له فكلمته فابى فاتت راعيا فامكنته من نفسها فولدت غلاما فقالت هو من جريج فاتوه وكسروا صومعته فانزلوه وسبوه فتوضا وصلى ثم اتى الغلام فقال من ابوك يا غلام قال الراعي قالوا نبني صومعتك من ذهب قال لا.

كتاب الشركة في الطعام

بسم الله الرحمن الرحيم

باب ١٥٦١ الشركة في الطعام والنهد والعروض وكيف قسمة ما يكال ويوزن مجازفة او قبضة قبضة لما لم ير المسلمون في النهد باسا ان ياكل هذا بعضا وهذا بعضا وكذلك مجازفة الذهب والفضة والقران في التمر۔

٢٣٠٨ - حدثنا عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك عن وهب بن كيسان عن جابر بن عبد الله انه قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثا قبل

لانے والے اور پیالے کو روک لیا جب وہ فارغ ہو گئے تو درست پیالہ بھجوایا اور ٹوٹا ہوا رکھ لیا۔ ابن ابو مریم، یحییٰ بن ایوب، حمید، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

جب کوئی دیوار گرا دے تو اُسی جیسی بنا کر دے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بنی اسرائیل میں ایک آدمی تھا جس کو جریج کہا جاتا تھا وہ نماز پڑھ رہا تھا کہ اُس کی والدہ آئی اور اُسے بلانے لگی اس نے جواب نہ دیا اور جی میں کہا کہ جواب دوں یا نماز پڑھوں۔ وہ پھر آئی اور کہا اے اللہ اسے موت نہ دینا یہاں تک کہ فاحشہ عورت کو دیکھ لے۔ جریج نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک عورت نے کہا۔ جریج کو میں پھنساؤں گی۔ وہ سامنے گئی اور مدعا بیان کیا لیکن اُس نے انکار کر دیا۔ وہ ایک چرواہے کے پاس گئی اور اپنے آپ کو اُس کے سپرد کر دیا پس لڑکا جنا اور کہا کہ وہ جریج کا ہے۔ لوگ آئے تو اس کے عبادت خانے کو توڑ دیا اور اُسے اُتار کر گالی گلوچ کی۔ اُس نے وضو کیا اور نماز پڑھی۔ پھر لڑکے کے پاس آیا اور کہا اے لڑکے تمہارا باپ کون ہے؟ اُس نے کہا۔ چرواہا۔ لوگوں نے کہا کہ ہم آپ کا عبادت خانہ سونے سے بنا دیتے ہیں۔ اُس نے کہا۔ نہیں صرف مٹی سے۔

کھانے میں شرکت کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

کھانے، زادِ راہ اور سامان میں شرکت۔ جو چیزیں ناپی یا تولی جاتی ہیں انہیں کس طرح تقسیم کیا جائے۔ اندازے سے یا مٹھی بھر بھر کے چونکہ مسلمان زادِ راہ میں کوئی مضائقہ نہ سمجھتے ہوں کہ کوئی ایک چیز کو کھائے اور دوسرا دوسری چیز کو یونہی طرح سونے اور چاندی کے اندازے کا حکم ہے اور کھجوروں کو ملانے کا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ساحل کی طرف ایک لشکر بھیجا اور حضرت ابو عبیدہ ابن الجراح کو ان پر امیر مقرر فرمایا۔ وہ تین سو تھے اور میں بھی اُن میں تھا ہم نکلے

السَّاحِلِ فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَهُمْ ثَلٰثُ مِائَةٍ وَّأَنَا فِيهِمْ فَخَرَجْنَا حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ فَنِيَ الزَّادُ فَأَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِأَزْوَادِ ذٰلِكَ الْجَيْشِ فَجُمِعَ ذٰلِكَ كُلُّهُ فَكَانَ مِزْوَدَيْ تَمْرٍ فَكَانَ يُقَوِّتُنَا كُلَّ يَوْمٍ قَلِيلًا قَلِيلًا حَتّٰى فَنِيَ فَلَمْ يَكُنْ يُصِيبُنَا إِلَّا تَمْرَةٌ تَمْرَةٌ فَقُلْتُ وَمَا تُغْنِي تَمْرَةٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِينَ فَنِيَتْ قَالَ ثُمَّ انْتَهَيْنَا إِلَى الْبَحْرِ فَإِذَا حُوتٌ مِّثْلُ الظَّرِبِ فَأَكَلَ مِنْهُ ذٰلِكَ الْجَيْشُ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِضِلَعَيْنِ مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنُصِبَا ثُمَّ أَمَرَ بِرَاحِلَةٍ فَرُحِلَتْ ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَهُمَا فَلَمْ تُصِبْهُمَا۔

یہاں تک کہ راستے ہی میں تھے کہ ہمارا زادِ راہ ختم ہو گیا حضرت ابوعبیدہ نے حکم دیا کہ سب اپنا زادِ راہ جمع کروا دیں۔ پس سارا زادِ راہ مل کر دو تھیلے ہوا ہمیں روزانہ تھوڑا سا کھانے کو ملتا یہاں تک کہ نہ رہی مگر ایک ایک کھجور۔ میں وہب عرض گزار ہوا کہ ایک کھجور سے کیا بنتا ہوگا؟ فرمایا کہ اس کی اہمیت کا ہمیں تب احساس ہوا جب وہ بھی ختم ہو گئی۔ پھر ہم سمندر تک پہنچ گئے تو چھوٹی پہاڑی جتنی ایک مچھلی ملی۔ لشکر نے اس میں اٹھارہ روز تک کھایا پھر حضرت ابوعبیدہ نے اس کی دو پسلیاں کھڑی کرنے کا حکم دیا۔ پھر ایک اونٹ کو گزارنے کا حکم دیا تو وہ ان سے مس ہوئے بغیر گزر گیا۔

٢٣٠٩۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَرْحُومٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ خَفَّتْ أَزْوَادُ الْقَوْمِ وَأَمْلَقُوا فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَحْرِ إِبِلِهِمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَلَقِيَهُمْ عُمَرُ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ مَا بَقَاؤُكُمْ بَعْدَ إِبِلِكُمْ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا بَقَاؤُهُمْ بَعْدَ إِبِلِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادِ فِي النَّاسِ فَيَأْتُونَ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ فَبُسِطَ لِذٰلِكَ نِطَعٌ وَّجَعَلُوهُ عَلَى النِّطَعِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا وَبَرَّكَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَاهُمْ بِأَوْعِيَتِهِمْ فَاحْتَثَى النَّاسُ حَتّٰى فَرَغُوا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ۔

حضرت سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں کے زادِ راہ ختم ہو گئے اور وہ تہی دست ہو گئے تو لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے کہ اپنے اونٹ ذبح کر لیں تو آپ نے انہیں اجازت دے دی۔ انہیں حضرت عمر ملے اور انہیں بتایا تو کہنے لگے کہ اونٹوں کے بغیر کیسے گزارہ کرو گے۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! اپنے اونٹوں کے بعد لوگ کیسے گزر اوقات کریں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں میں منادی کرا دو کہ اپنا بچا ہوا زادِ راہ لے آئیں۔ چنانچہ ایک دسترخوان بچھایا گیا اور اس پر وہ سارا جمع کر دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اس پر دعائے برکت فرمائی۔ پھر لوگوں کو بلایا تو وہ اپنے برتن بھر کر لے گئے اور سارے فارغ ہو گئے۔ آپ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور میں اس کا رسول ہوں۔

٢٣١٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو النَّجَاشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَنَنْحَرُ جَزُورًا فَتُقْسَمُ عَشْرَ قِسَمٍ فَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيجًا قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ۔

ابوالنجاشی سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا۔ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ عصر پڑھتے، پھر اونٹ ذبح کیا جاتا اور اس کا گوشت دس جگہ تقسیم کیا جاتا۔ ہم سورج غروب ہونے سے پہلے اسے پکا کر کھایا کرتے تھے۔

٢٣١١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

www.alahazratnetwork.org

أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَشْعَرِيِّينَ إِذَا أَرْمَلُوا فِي الْغَزْوِ أَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِينَةِ جَمَعُوا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوهُ بَيْنَهُمْ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ فَهُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ۔

باب ۱۵۶۲ مَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ فِي الصَّدَقَةِ۔

۲۳۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ فَرِيضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ۔

باب ۱۵۶۳ قِسْمَةِ الْغَنَمِ۔

۲۳۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ فَأَصَابُوا إِبِلًا وَغَنَمًا قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرَيَاتِ الْقَوْمِ فَعَجِلُوا وَذَبَحُوا وَنَصَبُوا الْقُدُورَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقُدُورِ فَأُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ فَعَدَلَ عَشَرَةً مِنَ الْغَنَمِ بِبَعِيرٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَطَلَبُوهُ فَأَعْيَاهُمْ وَكَانَ فِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيرَةٌ فَأَهْوٰى رَجُلٌ مِنْهُمْ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا فَقَالَ جَدِّي إِنَّا نَرْجُو أَوْ نَخَافُ الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ قَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوهُ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ

علیہ وسلم نے فرمایا، اشعری لوگوں کا جب دورانِ جہاد توشہ ختم ہونے لگے یا مدینہ منورہ میں اُن کا سامان خورد ونوش تھوڑا رہ جاتا ہے تو وہ سارے بچے ہوئے کو ایک کپڑے میں جمع کرتے ہیں اور پھر ایک برتن کے ساتھ آپس میں تقسیم کر لیتے ہیں، پس وہ مجھ سے ہیں اور میں اُن سے ہوں۔

جو مال دو حصے داروں کا ہو تو دونوں زکوٰۃ میں برابر برابر شمار کر لیں۔

ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر نے اُن کے لیے فرض زکوٰۃ لکھ کر بھیجی جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقرر فرمائی ہے۔ فرمایا کہ جو مال دو حصے داروں کا ہو تو دونوں اپنے اپنے حصوں کے مطابق اپنی اپنی زکوٰۃ شمار کر لیں۔

بکریاں تقسیم کرنا

عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج نے اپنے دادا جان سے روایت کی ہے کہ ہم ذوالحلیفہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ لوگوں کو بھوک کا سامنا ہوا تو انھوں نے اونٹ اور بکریاں ذبح کر لیں جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پچھلے لوگوں کے ساتھ تھے۔ انھوں نے جلدی سے ذبح کر کے ہانڈیاں چڑھا دیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو ہانڈیاں اُلٹ دی گئیں۔ پھر مال تقسیم کیا تو دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر شمار کیا۔ ان میں سے ایک اونٹ بھاگ نکلا، لوگوں نے وہ پکڑنا چاہا لیکن عاجز رہے اور ان دونوں کے گھوڑے تھے۔ پس ایک آدمی نے اُسے تیر مارا تو اللہ تعالیٰ نے اُسے ٹھہرا دیا۔ فرمایا کہ ان جانوروں میں بعض جنگلی جانوروں کی طرح ہوتے ہیں جب تم انھیں قابو نہ کر سکو تو ایسا ہی کیا کرو۔ دادا جان نے فرمایا کہ اگلے روز دشمن سے ٹکر ہونے کی توقع اور خدشہ تھا جبکہ ہمارے پاس چھری نہیں تھی۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ کیا ہم بانس کی لکڑی سے ذبح کر سکتے ہیں؟ فرمایا کہ جو چیز خون بہا دے اور اللہ کا نام لیا گیا ہو تو کھالو جبکہ وہ دانت اور ناخن نہ ہو اور میں تمہیں ان کے متعلق بتاتا ہوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔

www.alahazratnetwork.org

أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ.

باب ١٥٦٧ الْقِرَانِ فِي التَّمْرِ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ.

٢٣١٤ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْرِنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ جَمِيعًا حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ.

٢٣١٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فَأَصَابَتْنَا سَنَةٌ فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمُرُّ بِنَا فَيَقُولُ لَا تُقَارِنُوا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقِرَانِ إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ أَخَاهُ.

مشترک کھجوروں میں سے دو دو ملا کر نہ کھائے جب تک اُس کا ساتھی اجازت نہ دے۔

جبلہ بن سحیم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص دو دو کھجوریں ملا کر کھائے جب تک اپنے ساتھی سے اجازت حاصل نہ کرے۔

جبلہ سے روایت ہے کہ ہم مدینہ منورہ میں تھے اور قحط میں مبتلا ہو گئے تو حضرت ابن زبیر ہمیں کھانے کے لیے کھجوریں دیا کرتے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہمارے پاس سے گزرتے تو فرماتے، ملا نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو دو کھجوریں ملا کر کھانے سے منع فرمایا ہے مگر یہ کہ آدمی اپنے بھائی سے اجازت حاصل کر لے۔

---

www.alahazratnetwork.org

دسواں پارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب ۱۵۶۵ تقویم الاشیاء بین الشرکاء بقیمۃ عدل۔

۲۳۱۶۔ حدثنا عمران بن میسرۃ حدثنا عبد الوارث حدثنا ایوب عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعتق شقصا لہ من عبد او شرکا او قال نصیبا وکان لہ ما یبلغ ثمنہ بقیمۃ العدل فھو عتیق والا فقد عتق منہ ما عتق قال لا ادری قولہ عتق منہ ما عتق قول من نافع او فی الحدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

۲۳۱۷۔ حدثنا بشر بن محمد اخبرنا عبد اللہ اخبرنا سعید بن عروبۃ عن قتادۃ عن النضر بن انس عن بشیر بن نھیک عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعتق شقیصا من مملوکہ فعلیہ خلاصہ فی مالہ فان لم یکن لہ مال قوم المملوک قیمۃ عدل ثم استسعی غیر مشقوق علیہ۔

باب ۱۵۶۶ ھل یقرع فی القسمۃ والاستھام فیہ۔

۲۳۱۸۔ حدثنا ابو نعیم حدثنا زکریا قال سمعت عامرا یقول سمعت النعمان بن بشیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مثل القائم علی حدود اللہ والواقع فیھا کمثل قوم استھموا علی سفینۃ فاصاب بعضھم اعلاھا وبعضھم اسفلھا فکان الذین فی اسفلھا اذا استقوا من الماء مروا علی من فوقھم فقالوا لو انا خرقنا فی نصیبنا خرقا ولم نؤذ من فوقنا فان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

چیزوں کو ساجھیوں میں مناسب قیمت کے ساتھ تقسیم کرنا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مشترک غلام سے اپنے ساجھے کا آزاد کیا یا اپنا حصہ آزاد کیا اور اس شخص کے پاس اتنی رقم ہو جو اس کی انصاف سے مقرر کردہ قیمت کے برابر ہو تو آزاد ہے ورنہ وہ اتنا ہی آزاد ہوگا جتنا اس شخص نے آزاد کیا۔ کہا (ایوب راوی نے) کہ مجھے یہ نہیں معلوم کہ "اتنا ہی حصہ آزاد ہوگا جتنا اس شخص نے آزاد کیا" یہ نافع کا قول ہے یا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث کا حصہ ہے۔

بشیر بن نہیک نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے مشترک غلام کو اپنے حصے کا آزاد کر دیا تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اس کے مال میں سے غلام کو پوری آزادی دلائے۔ اگر غلام کے پاس مال نہ ہو تو غلام کی انصاف کے ساتھ قیمت لگائی جائے گی اور مزدوری کروا‌تے ہوئے اسے مشقت میں نہیں پھنسایا جائے گا۔

کیا تقسیم کرنے اور حصہ لینے میں قرعہ اندازی کی جائے۔

عامر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی حدوں کو قائم رکھنے والوں اور توڑنے والوں کی مثال ایسی ہے جیسے کشتی کے سواروں نے اپنا حصہ تقسیم کر لیا۔ بعض کے حصے میں اوپر والا حصہ آیا اور بعض کے حصے میں نیچے والا۔ پس جو لوگ نیچے تھے انہیں پانی لینے کے لیے اوپر والوں کے پاس جانا پڑتا تھا انہوں نے کہا کہ کیوں نہ ہم اپنے حصے میں سوراخ کر لیں اور اوپر والوں کے

www.alahazratnetwork.org

يتركوهم وما ارادوا هلكوا جميعا وان اخذوا على ايديهم نجوا ونجوا جميعا۔

باب ١٥٦٥ شركة اليتيم واهل الميراث۔

٢٣١٩۔ حدثنا عبد العزيز بن عبد الله العامري الاويسي حدثنا ابراهيم بن سعد عن صالح عن ابن شهاب قال اخبرني عروة انه سال عائشة وقال الليث حدثني يونس عن ابن شهاب قال اخبرني عروة بن الزبير انه سال عائشة عن قول الله تعالى وان خفتم الى رباع فقالت يا ابن اختي هي اليتيمة تكون في حجر وليها تشاركه في ماله فيعجبه مالها وجمالها فيريد وليها ان يتزوجها بغير ان يقسط في صداقها فيعطيها مثل ما يعطيها غيره فنهوا ان ينكحوهن الا ان يقسطوا لهن ويبلغوا بهن على سنتهن من الصداق وامروا ان ينكحوا ما طاب لهم من النساء سواهن قال عروة قالت عائشة ثم ان الناس استفتوا رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد هذه الاية فانزل الله ويستفتونك في النساء الى قوله وترغبون ان تنكحوهن والذي ذكر الله انه يتلى عليكم في الكتب الاية الاولى التي قال فيها وان خفتم الا تقسطوا في اليتمى فانكحوا ما طاب لكم من النساء قالت عائشة وقول الله في الاية الاخرى وترغبون ان تنكحوهن يعني هي رغبة احدكم ليتيمته التي تكون في حجره حين تكون قليلة المال والجمال فنهوا ان ينكحوها ما رغبوا في مالها وجمالها من يتمى النساء الا بالقسط من اجل رغبتهم عنهن۔

باب ١٥٦٦ الشركة في الارضين وغيرها۔

٢٣٢٠۔ حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا هشام اخبرنا معمر عن الزهري عن ابي سلمة عن جابر بن عبد الله قال انما جعل النبي صلى الله عليه وسلم

پاس جانے کی زحمت سے بچیں پس اگر وہ انہیں ان کے ارادے کے مطابق چھوڑے رہیں تو سب ہلاک ہو جائیں اور اگر ان کے ہاتھ پکڑ لیں تو بچ جائیں گے۔

یتیم اور اہلِ میراث کی شرکت۔

عبد العزیز بن عبد اللہ عامری اُویسی، ابراہیم بن سعد، صالح ابن شہاب، عروہ نے حضرت عائشہ سے پوچھا۔ لیث، یونس، ابن شہاب عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشادِ خداوندی وَاِنْ خِفْتُمْ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اے بھانجے! یہ اس یتیم لڑکی کے بارے میں ہے جو اپنے ولی کی نگرانی میں ہو اور وہ اس کے مال میں شریک ہو۔ پس اس کے مال اور جمال کے باعث ولی اس سے نکاح کرنا چاہے لیکن انصاف کے ساتھ پورا مہر نہ دینا چاہے جتنا کہ دوسرے لوگ دیتے ہوں۔ پس ان کے ساتھ نکاح کرنے سے منع فرما دیا گیا، ماسوائے اس کے کہ ان کے ساتھ انصاف کیا جائے اور ان کی حیثیت کے مطابق انہیں پورا مہر دیا جائے اور ایسے لوگوں کو حکم دیا گیا کہ ان کے سوا جن عورتوں سے چاہیں نکاح کر لیں۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ اس آیت کے بعد لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ اور یہ جو اللہ تعالیٰ نے يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فرمایا ہے تو یہ اسی پہلی آیت کے متعلق ہے کہ "اگر تم ڈرو کہ یتیم لڑکیوں کے ساتھ انصاف نہ کر سکو گے تو نکاح کرو جن عورتوں سے تم چاہو" اور دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "تم ان کے ساتھ نکاح کرنے کی رغبت رکھتے ہو" یعنی تمہاری رغبت تو یہ ہے کہ اگر کسی کی نگرانی میں یتیم لڑکی ہو جو مال اور جمال میں کم ہو تو اس کے ساتھ نکاح نہیں کرتے۔ لہٰذا ایسی یتیم لڑکیوں کے ساتھ نکاح کرنے سے بھی منع فرما دیا گیا جو مال اور جمال والی ہوں، ماسوائے اس کے کہ انہیں انصاف کے ساتھ پورا مہر دیا جائے۔

زمین وغیرہ میں شرکت۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر زمین میں حقِ شفعہ مقرر فرمایا ہے جب تک تقسیم نہ کی جائے، حدیں قائم نہ کی جائیں اور راستے تبدیل نہ

www.alahazratnetwork.org

الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ صُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ۔

باب ۱۵۶۹ إِذَا اقْتَسَمَ الشُّرَكَاءُ الدُّورَ أَوْ غَيْرَهَا فَلَيْسَ لَهُمْ رُجُوعٌ وَلَا شُفْعَةٌ۔

۲۳۲۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ۔

باب ۱۵۷۰ الِاشْتِرَاكِ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَا يَكُونُ فِيهِ الصَّرْفُ۔

۲۳۲۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ يَعْنِي ابْنَ الْأَسْوَدِ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْمِنْهَالِ عَنِ الصَّرْفِ يَدًا بِيَدٍ فَقَالَ اشْتَرَيْتُ أَنَا وَشَرِيكٌ لِي شَيْئًا يَدًا بِيَدٍ وَنَسِيئَةً فَجَاءَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ فَعَلْتُ أَنَا وَشَرِيكِي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ وَسَأَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَخُذُوهُ وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَذَرُوهُ۔

باب ۱۵۷۱ مُشَارَكَةِ الذِّمِّيِّ وَالْمُشْرِكِينَ فِي الْمُزَارَعَةِ۔

۲۳۲۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ الْيَهُودَ أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا۔

باب ۱۵۷۲ قِسْمَةِ الْغَنَمِ وَالْعَدْلِ فِيهَا۔

۲۳۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا

کر دیے جائیں۔ ورنہ پھر شفعہ نہیں ہوتا۔

جب شرکاء گھر کو تقسیم کر لیں تو لوٹانے اور شفعہ کرنے کا حق نہیں۔

ابو سلمہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر چیز میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا جب تک تقسیم نہ کی جائے، حد بندی نہ کی جائے اور راستے تبدیل نہ کر دیے جائیں ورنہ شفعہ نہیں ہے۔

سونے چاندی میں شرکت اور جو چیز صرف میں آئے۔

سلیمان بن ابو مسلم کا بیان ہے کہ میں نے ابو المنہال سے دست بدست تجارت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اور میرے ایک ساجھی نے ایک چیز دست بدست خریدی اور ایک ادھار تو ہمارے پاس حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے پس ہم نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اور میرے ساجھی حضرت زید بن ارقم نے اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو دست بدست ہو اسے لے لو اور جو ادھار ہو اسے چھوڑ دو۔

کاشتکاری میں ذمیوں اور مشرکوں کی مشارکت۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہودیوں کو خیبر کی زمین عطا فرمائی کہ وہ اس میں کام کریں اور کھیتی باڑی کرتے رہیں جس کے عوض پیداوار کا نصف ان کے لیے ہوگا۔

بکریوں کو تقسیم کرنا اور ان میں انصاف۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں بکریاں عطا فرمائیں کہ انہیں ذبح کر کے صحابہ کرام میں ان کا گوشت تقسیم کر دیا جائے، چنانچہ

www.alahazratnetwork.org

عَلٰی صَحَابَتِہٖ ضَحَایَا فَبَقِیَ عَتُوْدٌ فَذَکَرَہٗ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِہٖ اَنْتَ۔

باب ۱۵۷۳ الشَّرِکَۃِ فِی الطَّعَامِ وَغَیْرِہٖ وَیُذْکَرُ اَنَّ رَجُلًا سَاوَمَ شَیْئًا فَغَمَزَہٗ اٰخَرُ فَرَاٰی عُمَرُ اَنَّ لَہٗ شِرْکَۃً۔

۲۳۲۵۔ اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدٌ عَنْ زُهْرَۃَ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ جَدِّہٖ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ هِشَامٍ وَکَانَ قَدْ اَدْرَکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَهَبَتْ بِہٖ اُمُّہٗ زَیْنَبُ بِنْتُ حُمَیْدٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بَایِعْہُ فَقَالَ هُوَ صَغِیْرٌ فَمَسَحَ رَاْسَہٗ وَدَعَا لَہٗ وَعَنْ زُهْرَۃَ بْنِ مَعْبَدٍ اَنَّہٗ کَانَ یَخْرُجُ بِہٖ جَدُّہٗ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ هِشَامٍ اِلَی السُّوْقِ فَیَشْتَرِی الطَّعَامَ فَیَلْقَاہُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَیْرِ فَیَقُوْلَانِ لَہٗ اَشْرِکْنَا فَاِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَکَ بِالْبَرَکَۃِ فَیَشْرَکُهُمْ فَرُبَّمَا اَصَابَ الرَّاحِلَۃَ کَمَا هِیَ فَیَبْعَثُ بِهَا اِلَی الْمَنْزِلِ۔

باب ۱۵۷۴ الشَّرِکَۃِ فِی الرَّقِیْقِ۔

۲۳۲۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا جُوَیْرِیَۃُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْکًا لَہٗ فِیْ مَمْلُوْکٍ وَجَبَ عَلَیْہِ اَنْ یُّعْتِقَ کُلَّہٗ اِنْ کَانَ لَہٗ مَالٌ قَدْرَ ثَمَنِہٖ یُقَامُ قِیْمَۃَ عَدْلٍ وَیُعْطٰی شُرَکَاؤُہٗ حِصَّتَهُمْ وَیُخَلّٰی سَبِیْلُ الْمُعْتَقِ۔

۲۳۲۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَۃَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِیْرِ بْنِ نَهِیْکٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِقْصًا لَہٗ فِیْ عَبْدٍ اُعْتِقَ کُلُّہٗ اِنْ کَانَ لَہٗ مَالٌ وَاِلَّا یُسْتَسْعَ غَیْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَیْہِ۔

باب ۱۵۷۵ الْاِشْتِرَاکِ فِی الْهَدْیِ وَالْبُدْنِ۔

ایک بچہ بچ رہا تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا پس آپ نے فرمایا کہ اسے تم اپنے لیے ذبح کرلو۔

کھانے وغیرہ میں شرکت۔ منقول ہے کہ ایک آدمی نے سودا کیا تو دوسرے نے اسے آنکھ کا اشارہ کیا۔ حضرت عمر اسے دیکھ کر سمجھ گئے کہ یہ اس کا ساجھی ہے۔

زہرہ بن معبد نے اپنے جدِّ امجد حضرت عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مبارک زمانہ پایا اور ان کی والدۂ ماجدہ حضرت زینب بنت حمید انہیں لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں، پھر عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! اسے بیعت کرلیجیے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ کم سن ہے پھر ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے دُعا کی۔ چنانچہ زہرہ بن معبد کا بیان ہے کہ ان کے جدِّ امجد حضرت عبد اللہ بن ہشام جب انہیں لے کر بازار جاتے اور غلّہ خریدتے تو انہیں حضرت ابن عمر اور حضرت ابن زبیر مل جاتے تو وہ حضرات کہتے کہ ہمیں بھی شریک کرلو کیونکہ ان کے لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے برکت کی دُعا کی تھی پس یہ انہیں شریک کرلیتے تو اکثر اونٹ کا م

لونڈی غلام میں شرکت۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی غلام کو اپنے حصے کا آزاد کرے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اگر اس کے پاس مال ہو تو سارا ہی آزاد کرے یعنی جو اس کی قیمت انصاف کے ساتھ مقرر کی گئی ہو اور ساجھیوں کو ان کے حصے دے کر اس کی غلامی کا راستہ صاف کر دیا جائے (آزاد کر دیا جائے)۔

بشیر بن نہیک نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی غلام کو اپنے حصے کا آزاد کرے تو اگر اس کے پاس ہے تو سارا ہی آزاد کر دے ورنہ اسے مزدوری کے وقت مشقت میں نہ ڈالا جائے۔

قربانی کے جانوروں اور اونٹوں میں شریک ہونا۔

www.alahazratnetwork.org

وَاِذَا اَشْرَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِيْ هَدْيِهٖ بَعْدَ مَآ اَهْدٰى۔

اور جب ایک آدمی دوسرے کا اس وقت شریک ہو جبکہ قربانی کا جانور روانہ کر دیا ہو۔

۲۳۲۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مِّنْ ذِي الْحِجَّةِ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ لَا يَخْلِطُهُمْ شَيْءٌ فَلَمَّا قَدِمْنَا اَمَرَنَا فَجَعَلْنَاهَا عُمْرَةً وَاَنْ نَّحِلَّ اِلٰى نِسَآئِنَا فَفَشَتْ فِيْ ذٰلِكَ الْقَالَةُ قَالَ عَطَآءٌ فَقَالَ جَابِرٌ فَيَرُوْحُ اَحَدُنَا اِلٰى مِنًى وَذَكَرُهٗ يَقْطُرُ مَنِيًّا فَقَالَ جَابِرٌ بِكَفِّهٖ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ اَقْوَامًا يَقُوْلُوْنَ كَذَا وَكَذَا وَاللّٰهِ لَاَنَا اَبَرُّ وَاَتْقٰى لِلّٰهِ مِنْهُمْ وَلَوْ اَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَآ اَهْدَيْتُ وَلَوْلَآ اَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَاَحْلَلْتُ فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هِيَ لَنَا اَوْ لِلْاَبَدِ فَقَالَ لَا بَلْ لِلْاَبَدِ قَالَ وَجَآءَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ اَحَدُهُمَا يَقُوْلُ لَبَّيْكَ بِمَآ اَهَلَّ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْاٰخَرُ لَبَّيْكَ بِحَجَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقِيْمَ عَلٰى اِحْرَامِهٖ وَاَشْرَكَهٗ فِي الْهَدْيِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۴ ذی الحجہ کی صبح کو (مکہ مکرمہ میں) وارد ہوئے اور حج کا احرام باندھا ہوا تھا جبکہ اس کے ساتھ دوسری چیز (عمرہ) کو شامل نہیں کیا تھا جب ہم پہنچ گئے تو ہمیں حکم فرمایا کہ اسے عمرہ بنا لیں اور اپنی عورتوں سے صحبت کر لیں تو صحابۂ کرام میں اس بات پر چرچا ہونے لگا۔ عطاء کا بیان ہے کہ حضرت جابر نے بتایا کہ ہم میں سے بعض تو اس حالت میں منیٰ جائیں گے کہ ان کی شرمگاہوں سے منی ٹپک رہی ہوگی۔ حضرت جابر نے اپنی ہتھیلی کے ساتھ اشارہ کیا جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ بعض لوگ ایسا اور ایسا کہتے ہیں حالانکہ خدا کی قسم میں ان سے زیادہ نیک اور خدا سے زیادہ ڈرنے والا ہوں۔ اگر مجھے اپنے معاملے کا پہلے علم ہوتا جو اب ہوا تو میں قربانی کا جانور نہ بھیجتا اور اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں احرام کھول دیتا۔ حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ رعایت صرف ہمارے لیے ہے؟ فرمایا کہ ہمیشہ کے لیے ہے۔ حضرت جابر نے کہا کہ حضرت علی بن ابو طالب آ گئے ان میں سے ایک نے کہا کہ وہ کہتے ہیں کہ میں اسی کی لبیک کہتا ہوں جس کا رسول اللہ صلی اللہ ...[13]

بَابٌ ١٥٧٦ مَنْ عَدَلَ عَشْرًا مِّنَ الْغَنَمِ بِجَزُوْرٍ فِي الْقَسْمِ۔

جس نے تقسیم کے وقت دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیا۔

۲۳۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَاَصَبْنَا غَنَمًا اَوْ اِبِلًا فَعَجِلَ الْقَوْمُ فَاَغْلَوْا بِهَا الْقُدُوْرَ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِهَا فَاُكْفِئَتْ ثُمَّ عَدَلَ عَشْرًا مِّنَ الْغَنَمِ بِجَزُوْرٍ ثُمَّ اِنَّ بَعِيْرًا نَدَّ وَلَيْسَ فِي الْقَوْمِ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تہامہ کے مقام ذی الحلیفہ میں تھے تو ہمیں غنیمت میں بکریاں ملیں اور اونٹ لوگوں نے عجلت سے کام لیتے ہوئے ہانڈیوں میں ان کا گوشت رکھنے کے لیے چڑھا دیا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ کے حکم سے انہیں انڈیل دیا گیا پھر آپ نے دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر شمار فرمایا۔ چنانچہ ایک اونٹ بھاگ کھڑا ہوا اور لوگوں میں گھوڑا

[13] اور انہیں قربانی میں شریک کر لیا۔

www.alahazratnetwork.org

اِلَّا نُعْجِلُ بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ فَحَبَسَهُ بِسَهْمٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا قَالَ قَالَ جَدِّي يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّا نَرْجُو وَنَخَافُ اَنْ نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى فَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ فَقَالَ اعْجَلْ اَوْ اَرِنْ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ فَكُلُوا لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَاُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ۔

کم ہو تے تھے پس ایک آدمی نے اسے تیر مارا اور تیر کے ساتھ اسے روک لیا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مویشی بھی جنگلی جانوروں کی طرح وحشی ہو جاتے ہیں لہٰذا جس پر تم قابو نہ پا سکو تو اس کے ساتھ ایسا ہی کیا کرو۔ عبایہ بن رفاعہ کا بیان ہے کہ میرے جدِ امجد عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمیں امید اور خدشہ ہے کہ کل ہماری دشمن سے مڈبھیڑ ہوگی لیکن ہمارے پاس چھری نہیں ہے تو کیا ہم بانس کی لکڑی سے ذبح کر سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ جلدی کرو یا دیکھو جو چیز خون بہا دے اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو کھا لو ماسوائے دانت اور ناخن کے، بھی نہیں، تمہیں بتاتا ہوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھریاں ہیں۔

كِتَابُ الرَّهْنِ

رہن کا بیان

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

بَابٌ فِي الرَّهْنِ فِي الْحَضَرِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ۔

حالتِ اقامت میں رہن رکھنا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے اور اگر تم سفر میں ہو اور لکھنے والا نہ پاؤ تو گروی ہو قبضے میں دیا ہوا۔ (سورۃ البقرۃ، آیت ۲۸۳)۔

۲۲۳۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعَهٗ بِشَعِيْرٍ وَمَشَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيْرٍ وَاِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَلَقَدْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَا اَصْبَحَ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا صَاعٌ وَّلَا اَمْسٰى وَاِنَّهُمْ لَتِسْعَةُ اَبْيَاتٍ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی زرہ جو کے بدلے گروی رکھی اور میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جو کی روٹیاں اور متغیر چربی لے کر حاضر ہوا تو میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آج کل آلِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس اناج نہیں ہے ماسوائے ایک صاع کے حالانکہ نو گھر ہیں۔

ف: اس حدیث سے ایک تو یہ بات ثابت ہوئی کہ آلِ محمد میں آپ کی ازواجِ مطہرات سب سے پہلے شامل ہیں۔ دوسری بات یہ بھی مدِ نظر رہے کہ آپ کے نو حجروں میں صرف ایک صاع جو ہونا حقیقی مجبوری کی بنا پر نہیں تھا بلکہ یہ اختیاری معاملہ تھا جو آپ کی سخاوت و قناعت کے باعث تھا ورنہ حقیقی حال تو یہ تھا جیسا کہ آپ نے خود بتا دیا تھا۔ يَا عَائِشَةُ لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِيَ جِبَالُ الذَّهَبِ اے عائشہ! اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلنے لگیں۔ اسی حقیقت کو ایک دانائے راز نے یوں بیان فرمایا ہے:۔

کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

www.alahazratnetwork.org

باب ۱۵۷۸ مَنْ رَهَنَ دِرْعَهُ۔

۲۳۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ تَذَاكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ الرَّهْنَ وَالْقَبِيلَ فِي السَّلَفِ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا إِلٰى أَجَلٍ وَرَهَنَهُ دِرْعَهُ۔

باب ۱۵۷۹ رَهْنُ السِّلَاحِ۔

۲۳۳۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ آذَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَنَا فَأَتَاهُ فَقَالَ أَرَدْنَا أَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ فَقَالَ ارْهَنُونِي نِسَاءَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَرْهَنُكَ نِسَاءَنَا وَأَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ فَارْهَنُونِي أَبْنَاءَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَرْهَنُ أَبْنَاءَنَا فَيُسَبُّ أَحَدُهُمْ فَيُقَالُ رُهِنَ بِوَسْقٍ أَوْ وَسْقَيْنِ هٰذَا عَارٌ عَلَيْنَا وَلٰكِنَّا نَرْهَنُكَ اللَّأْمَةَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي السِّلَاحَ فَوَعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ فَقَتَلُوهُ ثُمَّ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ۔

باب ۱۵۸۰ الرَّهْنُ مَرْكُوبٌ وَمَحْلُوبٌ وَقَالَ مُغِيرَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ تُرْكَبُ الضَّالَّةُ بِقَدْرِ عَلَفِهَا وَتُحْلَبُ بِقَدْرِ عَلَفِهَا وَالرَّهْنُ مِثْلُهُ۔

۲۳۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ الرَّهْنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ وَيُشْرَبُ لَبَنُ الدَّرِّ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا۔

۲۳۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

جس نے اپنی زرہ گروی رکھی۔

اعمش کا بیان ہے کہ ہم نے ابراہیم نخعی کے پاس ذکر کیا کہ اسلاف کا رہن کے بارے میں کیا معمول تھا تو ابراہیم نخعی نے بتایا کہ اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی یہودی سے اناج خریدا اور مقررہ مدت تک اپنی زرہ اس کے پاس گروی رکھی۔

ہتھیار گروی رکھنا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعب بن اشرف کے بارے میں فرمایا کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچائی تھی پس حضرت محمد بن مسلمہ عرض گزار ہوئے کہ یہ خدمت میں انجام دوں گا اور اس کے پاس جا کر ایک دو وسق اناج لینے کا ارادہ ظاہر کروں گا پس انہوں نے اس سے ایک دو وسق اناج ادھار لینے کا ارادہ ظاہر کیا اس نے کہا کہ اپنی عورتوں کو گروی رکھ دو۔ کہا کہ ہم اپنی عورتوں کو کس وجہ سے گروی رکھیں جبکہ عرب کے حسین ترین لوگ آپ ہیں۔ اس نے کہا تو اپنے بیٹوں کو گروی رکھ دو۔ کہا کہ ہم بیٹوں کو کس طرح گروی رکھیں کہ ہر کوئی گالی دے گا کہ ایک دو وسق اناج کے بدلے گروی رکھے گئے یہ تو ہمارے لیے ندامت کا باعث ہوگا ہاں ہم اپنے ہتھیار گروی رکھ دیں گے۔ پس یہ واپس آنے کا وعدہ کر کے چلے آئے اور پھر اسے قتل کر دیا پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کر دیا۔

سواری کا جانور اور دودھ کا جانور گروی رکھنا۔ مغیرہ نے ابراہیم نخعی سے نقل کیا کہ کھوئے ہوئے جانور پر چارے کے حساب سے سواری کی جائے اور چارے کے مطابق دودھ نکالا جائے اور رہن میں بھی یہی حکم ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرہونہ جانور پر خرچ کے مطابق سواری کی جائے گی اور دودھ دینے والے جانور کا دودھ پیا جائے گا جبکہ وہ گروی رکھا ہوا ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جانور پر خرچ کے مطابق سواری

www.alahazratnetwork.org

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرهن يركب بنفقته إذا كان مرهونا ولبن الدر يشرب بنفقته إذا كان مرهونا وعلى الذي يركب ويشرب النفقة۔

باب ۱۵۸۱ الرهن عند اليهود وغيرهم۔

۲۳۳۵۔ حدثنا قتيبة حدثنا جرير عن الأعمش عن إبراهيم عن الأسود عن عائشة قالت اشترى رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من يهودي طعاما ورهنه درعه۔

باب ۱۵۸۲ إذا اختلف الراهن والمرتهن ونحوه المدعى عليه۔

۲۳۳۶۔ حدثنا خلاد بن يحيى حدثنا نافع بن عمر عن ابن أبي مليكة قال كتبت إلى ابن عباس فكتب أن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قضى أن اليمين على المدعى عليه۔

۲۳۳۷۔ حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا جرير عن منصور عن أبي وائل قال قال عبد اللہ من حلف على يمين يستحق بها مالا وهو فيها فاجر لقي اللہ وهو عليه غضبان فأنزل اللہ تصديق ذلك إن الذين يشترون بعهد اللہ وأيمانهم ثمنا قليلا فقرأ إلى عذاب أليم ثم إن الأشعث بن قيس خرج إلينا فقال ما يحدثكم أبو عبد الرحمن قال فحدثناه قال فقال صدق لفي واللہ أنزلت كانت بيني وبين رجل خصومة في بئر فاختصمنا إلى رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاهداك أو يمينه قلت إنه إذا يحلف ولا يبالي فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف على يمين يستحق بها مالا هو فيها فاجر لقي اللہ وهو عليه غضبان فأنزل اللہ تصديق ذلك ثم قرأ هذه الآية إن الذين يشترون بعهد اللہ وأيمانهم

کی جائے گی جبکہ اسے گروی رکھا ہوا ہو اور خرچ کے مطابق جانور کا دودھ پیا جائے گا جبکہ وہ گروی رکھا ہوا ہو لیکن خرچ سواری کرنے اور دودھ پینے والے پر ہے۔

یہود وغیرہ کے پاس رہن رکھنا۔

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے غلہ خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس رہن رکھی۔

جب راہن اور مرتہن میں اختلاف ہو تو مدعیٰ علیہ کی [illegible]۔

نافع بن عمر کا بیان ہے کہ ابن ابی ملیکہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لیے لکھا تو انہوں نے جواباً تحریر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا ہے کہ قسم مدعیٰ علیہ پر ہے۔

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو قسم کھا جائے وہ اپنے مال کا مستحق ہو جاتا ہے اور اگر وہ قسم میں جھوٹا ہو تو اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا پس اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی۔ "وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں" سورۂ آل عمران، آیت ۷۷، پھر اشعث بن قیس ہمارے پاس تشریف لائے اور دریافت کیا کہ ابو عبدالرحمن تم سے کیا فرماتے تھے؟ ابو وائل کا بیان ہے کہ جو انہوں نے فرمایا تھا وہ ہم نے ان سے بیان کر دیا فرمایا کہ حقیقت تو یہ ہے کہ یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی کیونکہ خدا کی قسم ایک آدمی کے ساتھ میرا کنوئیں کے بارے میں جھگڑا تھا ہم نے اپنا جھگڑا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گواہ پیش کرو یا وہ قسم دے گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ وہ تو قسم کھانے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرے گا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قسم کھا جائے وہ مال کا مستحق ہو جاتا ہے اور وہ قسم میں اگر

www.alahazratnetwork.org

ثَمَنًا قَلِيلًا اِلٰى وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔

كِتَابُ الْعِتْقِ

باب ٥٨٣ فِي الْعِتْقِ وَفَضْلِهٖ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى فَكُّ رَقَبَةٍ اَوْ اِطْعَامٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ يَتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ۔

٢٣٣٨۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ مَرْجَانَةَ صَاحِبُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ قَالَ لِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ اَعْتَقَ امْرَاً مُسْلِمًا اسْتَنْقَذَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ مَرْجَانَةَ فَانْطَلَقْتُ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ فَعَمَدَ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ اِلٰى عَبْدٍ لَهٗ قَدْ اَعْطَاهُ بِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَشَرَةَ اٰلَافِ دِرْهَمٍ اَوْ اَلْفَ دِيْنَارٍ فَاَعْتَقَهٗ۔

باب ٥٨٤ اَيُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ۔

٢٣٣٩۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ مُرَاوِحٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِهٖ قُلْتُ فَاَيُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ قَالَ اَعْلَاهَا ثَمَنًا وَاَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَفْعَلْ قَالَ تُعِيْنُ صَانِعًا اَوْ تَصْنَعُ لِاَخْرَقَ قَالَ فَاِنْ لَّمْ اَفْعَلْ قَالَ تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلٰى نَفْسِكَ۔

باب ٥٨٥ مَا يُسْتَحَبُّ بِهٖ مِنَ الْعَتَاقَةِ فِي الْكُسُوْفِ وَالْاٰيَاتِ۔

٢٣٤٠۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ تَابَعَهٗ عَلِيٌّ

جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر ناراض[٢]

آزاد کرنے کا بیان

غلام آزاد کرنے کی فضیلت۔ ارشاد ربانی ہے۔

امام زین العابدین کے مصاحب سعید بن مرجانہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے ہر عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو جہنم سے بچا لیا۔ سعید بن مرجانہ کا بیان ہے کہ پھر میں حضرت علی بن حسین کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے اپنے ایک غلام کو آزاد کرنے کا قصد فرمایا جس کے عبد اللہ بن جعفر انہیں دس ہزار درہم یا ایک ہزار دینار دیتے تھے لیکن انہوں نے اسے آزاد کر دیا۔

کس غلام کا آزاد کرنا افضل ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کونسا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے فرمایا کہ اللہ پر ایمان لانا اور راہ خدا میں جہاد کرنا۔ میں عرض گزار ہوا کہ کونسے غلام کا آزاد کرنا افضل ہے؟ فرمایا کہ جو قیمت میں زیادہ اور مالکوں کا پسندیدہ ہو۔ میں نے عرض کی کہ اگر ایسا نہ کر سکوں؟ فرمایا کہ کسی کاریگر کی مدد کر دو یا کسی بے ہنر کا کام سنوار دو۔ عرض گزار ہوا کہ اگر یہ بھی نہ کر سکوں؟ فرمایا کہ لوگوں کو اپنے شر سے بچا رکھو کیونکہ یہ بھی ایک صدقہ ہے جو تم اپنی جان کے لیے دو گے۔

غلام آزاد کرنا سورج گرہن اور دوسری علامتوں کے وقت مستحب ہے۔

فاطمہ بنت منذر کا بیان ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ اسی طرح علی اور دراوردی نے ہشام سے روایت کی ہے۔

ہوگا پس اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق فرمائی اور پھر یہ آیت تلاوت کی۔ وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں۔ (سورۂ آل عمران، آیت ٧٧)

www.alahazratnetwork.org

عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ عَنْ هِشَامٍ.

۲۳۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَثَّامٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ كُنَّا نُؤْمَرُ عِنْدَ الْخُسُوفِ بِالْعَتَاقَةِ.

بَابُ ۱۵۸۶ إِذَا أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَ اثْنَيْنِ أَوْ أَمَةً بَيْنَ الشُّرَكَاءِ.

۲۳۴۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَ اثْنَيْنِ فَإِنْ كَانَ مُوسِرًا قُوِّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ يُعْتَقُ.

۲۳۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ الْعَبْدُ قِيمَةَ عَدْلٍ فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ.

۲۳۴۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ فَعَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلُّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَهُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ يُقَوَّمُ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ فَأُعْتِقَ مِنْهُ مَا أَعْتَقَ.

۲۳۴۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ اخْتَصَرَهُ.

۲۳۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ أَوْ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ وَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ قِيمَتَهُ بِقِيمَةِ الْعَدْلِ فَهُوَ عَتِيقٌ قَالَ نَافِعٌ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ قَالَ أَيُّوبُ لَا أَدْرِي أَشَيْءٌ قَالَهُ نَافِعٌ أَوْ شَيْءٌ فِي الْحَدِيثِ.

۲۳۴۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مِقْدَامٍ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ

فاطمہ بنت منذر کا بیان ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ چاند گرہن کے وقت ہمیں غلام آزاد کرنے کا حکم دیا جاتا۔

جب دو آدمیوں کے مشترک غلام یا مشترک لونڈی کو آزاد کیا جائے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ایسے غلام کو آزاد کرے جو دو آدمیوں میں مشترک ہو تو اگر وہ گنجائش والا ہے تو منصفانہ قیمت ادا کر کے غلام کو آزاد کر دے۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کسی غلام میں اپنا حصہ آزاد کیا تو اگر اس کے پاس اتنا مال ہو کہ انصاف کے ساتھ غلام کی قیمت مقرر کی جائے تو پیا ادا کر سکے۔ در یں حالت وہ دوسرے شرکاء کو ان کے حصے ادا کر کے اسے آزاد کر دے ورنہ غلام اتنا ہی آزاد ہوگا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی غلام میں سے اتنا آزاد کیا جتنا کہ اس کا حصہ ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اس سارے کو آزاد کرے جبکہ اس کے پاس اتنا مال ہو کہ اس کی واقعی قیمت ادا کر سکے اگر اس کے پاس اتنا مال نہ ہو جس کے ساتھ اس کی منصفانہ قیمت ادا کی جا سکے۔

مسدد و بشر نے عبیداللہ سے اس حدیث کو اختصار کے ساتھ روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مملوک میں اپنا حصہ آزاد کیا یا کسی غلام میں اپنا حصہ اور اس کے پاس اتنا مال ہو جو غلام کی منصفانہ قیمت کو پہنچ جائے تو اسے آزاد کروا دے۔ نافع کا قول ہے کہ ورنہ اسی کا حصہ آزاد ہوگا۔ ایوب راوی کا بیان ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ یا نافع نے کہی ہے یا حدیث میں ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس غلام یا لونڈی کے بارے

www.alahazratnetwork.org

سليمان حدثنا موسى بن عقبة اخبرني نافع عن ابن عمر انه كان يفتي في العبد او الامة يكون بين شركاء فيعتق احدهم نصيبه منه يقول قد وجب عليه عتقه كله اذا كان للذي اعتق من المال ما يبلغ يقوم من ماله قيمة العدل ويدفع الى الشركاء انصباءهم ويخلى سبيل المعتق يخبر ذلك ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم ورواه الليث وابن ابي ذئب وابن اسحق وجويرية ويحيى بن سعيد واسمعيل بن امية عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم مختصرا

میں فتویٰ دیا کرتے جو مشترکہ ہو پھر ایک ان میں سے اپنے حصے کا آزاد کرنا چاہے۔ وہ فرمایا کرتے کہ اس شخص پر واجب ہے کہ اسے کلی آزاد کروائے جبکہ اس کے پاس اتنا مال ہو کہ اس کی منصفانہ قیمت ادا جا سکے اور وہ اپنے مال سے دوسرے شرکاء کو ان کے حصے ادا کر دے اور غلام کو آزاد کر کے اس کا راستہ صاف کر دے۔ حضرت ابن عمر اس کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا کرتے۔ لیث، ابن ذئب اور ابن اسحٰق اور جویریہ اور یحییٰ بن سعید اور اسمٰعیل بن نافع۔ حضرت ابن عمر نے اسے اختصار کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

باب ۱۵۵۴ اذا اعتق نصيبا في عبد وليس له مال استسعي العبد غير مشقوق عليه على نحو الكتابة۔

جب کسی نے غلام کو اپنے حصے کا آزاد کیا۔ اور اس کے پاس مال نہ ہو تو غلام سے کام لیتے وقت مشقت میں نہ پھنسایا جائے بلکہ مکاتبت کی طرح ہو۔

۲۳۴۸۔ حدثنا احمد بن ابي رجاء حدثنا يحيى بن ادم حدثنا جرير بن حازم سمعت قتادة قال حدثني النضر بن انس بن مالك عن بشير بن نهيك عن ابي هريرة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من اعتق شقيصا من عبد ح حدثنا يزيد بن زريع حدثنا سعيد عن قتادة عن النضر بن انس عن بشير بن نهيك عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من اعتق نصيبا او شقيصا في مملوك فخلاصه عليه في ماله ان كان له مال والا قوم عليه فاستسعي به غير مشقوق عليه تابعه حجاج بن حجاج وابان وموسى بن خلف عن قتادة اختصره شعبة۔

احمد بن ابو رجاء، یحییٰ بن آدم، جریر بن حازم، قتادہ، نضر بن انس بن مالک، بشیر بن نہیک، حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے غلام میں سے اپنے حصے کا آزاد کیا۔ یزید بن زریع، سعید، قتادہ، نضر بن انس، بشیر بن نہیک، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی غلام کو اپنے حصے کا آزاد کیا تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اُسے اپنے مال کے ذریعے آزاد کروا دے جبکہ اس کے پاس مال ہو ورنہ اس کی قیمت لگائی جائے گی اور اس سے مزدوری کروائی جائے گی لیکن بامشقت نہیں۔ اسی طرح حجاج بن حجاج اور ابان اور موسیٰ بن خلف نے قتادہ سے روایت کی اور شعبہ نے اسے اختصار کے ساتھ روایت کیا ہے۔

باب ۱۵۵۵ الخطا والنسيان في العتاقة والطلاق ونحوه ولا عتاقة الا لوجه الله وقال النبي صلى الله عليه وسلم لكل امرئ ما نوى ولا نية للناسي والمخطئ۔

آزاد کرنے اور طلاق دینے میں غلطی اور بھول۔ آزاد کرنا صرف رضائے الٰہی کے لیے ہے اور حضور نے فرمایا کہ ہر ایک کو اس کی نیت کا پھل ملے گا جبکہ بھولنے اور غلطی کرنے والے کی کوئی نیت نہیں ہوتی۔

۲۳۴۹۔ حدثنا الحميدي حدثنا سفين حدثنا مسعر عن قتادة عن زرارة بن ابي اوفى عن ابي هريرة

زرارہ بن ابو اوفیٰ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ

www.alahazratnetwork.org

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِي عَنْ أُمَّتِي مَا وَسْوَسَتْ بِهِ صُدُوْرُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَكَلَّمْ۔

۲۳۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ۔

باب ۱۵۸۹ إِذَا قَالَ رَجُلٌ لِعَبْدِهِ هُوَ لِلّٰهِ وَنَوَى الْعِتْقَ وَالْإِشْهَادُ فِي الْعِتْقِ۔

۲۳۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ لَمَّا أَقْبَلَ يُرِيْدُ الْإِسْلَامَ وَمَعَهُ غُلَامُهُ ضَلَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ فَأَقْبَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَأَبُوْ هُرَيْرَةَ جَالِسٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا غُلَامُكَ قَدْ أَتَاكَ فَقَالَ أَمَا إِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّهُ حُرٌّ قَالَ فَهُوَ حِيْنَ يَقُوْلُ ۔

يَا لَيْلَةً مِنْ طُوْلِهَا وَعَنَائِهَا
عَلَى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ

۲۳۵۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فِي الطَّرِيْقِ ۔

يَا لَيْلَةً مِنْ طُوْلِهَا وَعَنَائِهَا
عَلَى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ

قَالَ وَأَبَقَ مِنِّي غُلَامٌ لِي فِي الطَّرِيْقِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْتُ ۔

نے میری خاطر میری امت سے درگزر فرمائی جو ان کے دلوں میں خیالات آتے ہیں جب تک وہ ان کے مطابق عمل یا گفتگو نہ کریں۔

علقمہ بن وقاص لیثی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر آدمی کو نیت کا پھل ملے گا۔ پس جس کی ہجرت اللہ اور رسول کی طرف ہے تو وہ ہجرت اللہ اور رسول کی طرف شمار ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے ہے تو وہ اسی چیز کی طرف ہجرت شمار ہوگی جس کی طرف ہجرت کی۔

جب کوئی اپنے غلام سے کہے کہ وہ اللہ کے لیے ہے
اور آزاد کرنے میں نیت اور گواہوں کا ہونا۔

قیس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب وہ دارالاسلام (مدینہ منورہ) کی جانب روانہ ہوئے تو ان کا غلام ان کے ساتھ تھا راستے میں دونوں ایک دوسرے سے بچھڑ گئے جب اس کے بعد وہ پہنچ گئے تو حضرت ابوہریرہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوہریرہ! تمہارا غلام تمہارے پاس آگیا۔ عرض گزار ہوئے کہ میں حضور کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ یہ آزاد ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ ان دنوں وہ کہا کرتے تھے۔

غم کی شب دراز تھی، از بس تھیں مشکلات
صد شکر، گھر سے کفر کے ہم کو ملی نجات

قیس کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو میں نے (ہجرت کرتے ہوئے) راستے میں کہا۔

غم کی شب دراز تھی، از بس تھیں مشکلات
صد شکر، گھر سے کفر کے ہم کو ملی نجات

فرمایا کہ راستے میں میرا غلام مجھ سے بچھڑ گیا۔ ان کا بیان ہے کہ

www.alahazratnetwork.org

فقال النبي صلى الله عليه وسلم بايعته فبينا انا عنده إذ طلع الغلام فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ابا هريرة هذا غلامك فقلت هو حر لوجه الله فاعتقته لم يقل ابو كريب عن ابي اسامة حر۔

۲۳۵۳- حدثنا شهاب بن عباد حدثنا إبراهيم بن حميد عن إسماعيل عن قيس قال لما اقبل ابو هريرة ومعه غلامه وهو يطلب الإسلام فضل احدهما صاحبه بهذا وقال اما إني اشهدك انه لله

باب ۵۹ ام الولد قال ابو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم من اشراط الساعة ان تلد الأمة ربها۔

۲۳۵۴- حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري قال حدثني عروة بن الزبير ان عائشة قالت إن عتبة بن ابي وقاص عهد إلى اخيه سعد بن ابي وقاص ان يقبض إليه ابن وليدة زمعة قال عتبة إنه ابني فلما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم زمن الفتح اخذ سعد بن وليدة زمعة فاقبل به إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم واقبل معه بعبد بن زمعة فقال سعد يا رسول الله هذا ابن اخي عهد إلي انه ابنه فقال عبد بن زمعة يا رسول الله هذا اخي ابن وليدة زمعة ولد على فراشه فنظر رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى ابن وليدة زمعة فإذا هو اشبه الناس به فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هو لك يا عبد بن زمعة من اجل انه ولد على فراش ابيه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احتجبي منه يا سودة بنت زمعة مما راى من شبهه بعتبة وكانت سودة زوج النبي صلى الله عليه وسلم۔

جب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے بیعت کی تو میں آپ کے پاس ہی تھا کہ غلام نمودار ہوا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اے ابوہریرہ! یہ تمہارا غلام ہے عرض گزار ہوا کہ یہ رضائے الٰہی کے لیے آزاد ہے پس میں نے اسے آزاد کر دیا۔ ابوکریب نے ابواسامہ سے آزاد ہے کا لفظ روایت نہیں کیا۔

قیس بن ابوحازم کا بیان ہے کہ جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہجرت کی اور وہ دارالاسلام پہنچنا چاہتے تھے تو ان کا غلام ساتھ تھا۔ راستے میں وہ دونوں ایک دوسرے سے بچھڑ گئے انہوں نے کہا کہ میں حضور کو گواہ بناتا ہوں کہ وہ اللہ کے لیے (آزاد) ہے۔

اُمِّ ولد کا بیان حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ قیامت کی نشانیوں سے ہے کہ لونڈی اپنے آقا کو جنے گی۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت عتبہ بن ابووقاص نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابووقاص سے عہد لیا کہ زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو اپنی تحویل میں لے لینا۔ حضرت عتبہ نے کہا کہ وہ میرا بیٹا ہے۔ جب زمانہ فتح میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (مکہ مکرمہ میں) جلوہ افروز ہوئے تو حضرت سعد نے زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو اپنی تحویل میں لے لیا اور اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے اور ان کے ساتھ حضرت عبد بن زمعہ بھی حاضر ہوئے۔ چنانچہ حضرت سعد عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے کیونکہ میرے والد زمعہ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور ان کے بستر پر ہی اس کی ولادت ہوئی ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو دیکھا تو وہ تمام لوگوں سے اس (حضرت عتبہ) کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتا تھا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اے عبد بن زمعہ یہ تمہارا ہے کیونکہ تمہارے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اے سودہ بنت زمعہ! تم اس سے پردہ کرنا کیونکہ آپ نے اسے عتبہ کے مشابہ دیکھا تھا اور حضرت سودہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ تھیں۔

گزار ہوئے یارسول اللہ

www.alahazratnetwork.org

باب ۱۵۹۱ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ۔

۲۳۵۵۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَعْتَقَ رَجُلٌ مِّنَّا عَبْدًا لَّهٗ عَنْ دُبُرٍ فَدَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِهٖ فَبَاعَهٗ قَالَ جَابِرٌ مَاتَ الْغُلَامُ عَامَ اَوَّلَ۔

مدبّر کی بیع۔

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم میں سے ایک آدمی نے اپنے غلام کو مدبّر مرنے کے بعد آزاد کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بلا کر فروخت کر دیا وہ غلام پہلے سال ہی مر گیا۔

باب ۱۵۹۲ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ۔

۲۳۵۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِیْنَارٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ۔

ولاء کو بیچنا اور اس کا ہبہ کرنا۔

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ولاء کی بیع اور اسے ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔

۲۳۵۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتَرَیْتُ بَرِیْرَةَ فَاشْتَرَطَ اَهْلُهَا وَلَاءَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْتِقِیْهَا فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْطَی الْوَرِقَ فَاَعْتَقْتُهَا فَدَعَاهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَخَیَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا فَقَالَتْ لَوْ اَعْطَانِیْ كَذَا وَكَذَا مَا ثَبَتُّ عِنْدَهٗ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا۔

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے بریرہ کو خریدا تو اس کے مالکوں نے ولاء کی شرط رکھی پس میں نے اس بات کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے آزاد کر دو کیونکہ ولاء تو اسی کے لیے ہے جس نے قیمت دی۔ چنانچہ میں نے اسے آزاد کر دیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور اس کے خاوند کے بارے میں اسے اختیار دیا وہ عرض گزار ہوئی کہ اگر وہ مجھے اتنا مال بھی دے تب بھی اس کے پاس نہ رہوں اور اس نے بغیر شوہر رہنا پسند کیا۔

باب ۱۵۹۳ اِذَا اُسِرَ اَخُو الرَّجُلِ اَوْ عَمُّهٗ هَلْ یُفَادٰی اِذَا كَانَ مُشْرِكًا وَّقَالَ اَنَسٌ قَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَادَیْتُ نَفْسِیْ وَفَادَیْتُ عَقِیْلًا وَّكَانَ عَلِیٌّ لَّهٗ نَصِیْبٌ فِیْ تِلْكَ الْغَنِیْمَةِ الَّتِیْ اَصَابَ مِنْ اَخِیْهِ عَقِیْلٍ وَّعَمِّهٖ عَبَّاسٍ۔

جب کسی کا بھائی یا چچا قید ہو جائے۔ اگر وہ مشرک ہو تو کیا اس کا فدیہ دیا جا سکتا ہے؟ حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ میں نے اپنا اور عقیل کا فدیہ دیا اور حضرت علی کا اس مال میں حصّہ تھا جو انہیں اپنے بھائی عقیل اور اپنے چچا حضرت عباس سے ملا تھا۔

۲۳۵۸۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُّوْسٰی عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَنَسٌ اَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اسْتَاْذَنُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ائْذَنْ فَلْنَتْرُكْ لِابْنِ اُخْتِنَا

ابن شہاب نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انصار کے کچھ آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ اگر آپ اجازت مرحمت فرمائیں تو ہم اپنے بھانجے عباس کا فدیہ معاف کر دیں؟ آپ نے فرمایا کہ ان کی طرف ایک درہم بھی نہ چھوڑو۔

www.alahazratnetwork.org

عَنَابِ فَدَاءَهُ فَقَالَ لَا تَدَعُونَ مِنْهُ دِرْهَمًا.

باب ۱۵۹۴
عِتْقُ الْمُشْرِكِ

۲۳۵۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ أَعْتَقَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِائَةَ رَقَبَةٍ وَحَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ فَلَمَّا أَسْلَمَ حَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ وَأَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ قَالَ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ أَشْيَاءَ كُنْتُ أَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا يَعْنِي أَتَبَرَّرُ بِهَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ۔

باب ۱۵۹۵
مَنْ مَلَكَ مِنَ الْعَرَبِ رَقِيقًا فَوَهَبَ وَبَاعَ وَجَامَعَ وَفَدٰى وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ وَقَوْلِهِ تَعَالٰى ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا هَلْ يَسْتَوٗنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔

۲۳۶۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَذَكَرَ عُرْوَةُ أَنَّ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ إِنَّ مَعِي مَنْ تَرَوْنَ وَأَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا الْمَالَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِهِمْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا فَإِنَّا نَخْتَارُ

مشرک غلام کو آزاد کرنا۔

ہشام کا بیان ہے کہ مجھے میرے والد ماجد عروہ بن زبیر نے بتایا کہ حضرت حکیم بن حزام نے زمانۂ جاہلیت میں سو غلام آزاد کیے اور سو اونٹ سواری کے لیے دیئے تھے۔ جب یہ حلقہ بگوش اسلام ہوئے تو سو اونٹ خدا کے لیے دیئے اور سو غلام آزاد کیے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ان کے بارے میں ارشاد فرمائیے کہ میں کفر کی حالت کے اندر جو نیک کام کیا کرتا تھا اور ان سے میرا مقصود ثواب حاصل کرنا ہوتا تھا؟ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم نے اسلام قبول کر لیا تو گزشتہ نیکیوں کا ثواب بھی ملے گا۔

جو کسی عربی کا مالک ہو جائے تو اس کو ہبہ کرنے، بیچنے جماع کرنے، فدیہ دینے اور اس کے بچوں کو قید کرنے کا بیان۔ ارشاد ربانی ہے۔ اللہ نے ایک کہاوت بیان فرمائی کہ ایک بندہ ہے دوسرے کی ملک، خود کچھ اختیار نہیں رکھتا اور ایک وہ جسے ہم نے اپنی طرف سے اچھی روزی عطا فرمائی تو وہ اس میں سے خرچ کرتا ہے چھپے اور ظاہر، کیا وہ برابر ہو جائیں گے؟ سب خوبیاں اللہ کو ہیں بلکہ ۲؎

عروہ بن زبیر کو مروان اور حضرت مسور بن مخرمہ نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے جب آپ کی خدمت میں ہوازن کا وفد آیا اور انہوں نے اپنے مال اور قیدیوں کے لوٹانے کا مطالبہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ میرے ساتھیوں کو تم دیکھتے ہو اور مجھے سب سے درست بات بہت ہی پیاری ہے لہٰذا تم مال یا قیدیوں میں سے ایک چیز اختیار کر لو اور میں نے اسی لیے تقسیم میں دیر کی ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا دس سے بھی زیادہ دنوں تک انتظار کیا جبکہ آپ طائف سے بھی لوٹ آئے جب ان لوگوں پر واضح ہو گیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں ایک ہی چیز واپس دیں گے تو وہ عرض گزار ہوئے کہ ہمارے قیدی چھوڑ دیجیے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان قیام فرما ہوئے

۲؎ (پ ۱۴ سورۃ النحل آیت ۷۵)

www.alahazratnetwork.org

سَبْیَنَا فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی النَّاسِ فَاَثْنٰی عَلَی اللّٰہِ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَکُمْ جَآءُوْنَا تَائِبِیْنَ وَاِنِّیْ رَاَیْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَیْھِمْ سَبْیَھُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْکُمْ اَنْ یُّطَیِّبَ ذٰلِکَ فَلْیَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّکُوْنَ عَلٰی حَظِّہٖ حَتّٰی نُعْطِیَہٗ اِیَّاہُ مِنْ اَوَّلِ مَا یُفِیْٓءُ اللّٰہُ عَلَیْنَا فَلْیَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ طَیَّبْنَا ذٰلِکَ قَالَ اِنَّا لَا نَدْرِیْ مَنْ اَذِنَ مِنْکُمْ مِمَّنْ لَّمْ یَاْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰی یَرْفَعَ اِلَیْنَا عُرَفَآؤُکُمْ اَمْرَکُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَکَلَّمَھُمْ عُرَفَآؤُھُمْ ثُمَّ رَجَعُوْٓا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْہُ اَنَّھُمْ طَیَّبُوْا وَاَذِنُوْا فَھٰذَا الَّذِیْ بَلَغَنَا عَنْ سَبْیِ ھَوَازِنَ وَقَالَ اَنَسٌ قَالَ عَبَّاسٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَادَیْتُ نَفْسِیْ وَفَادَیْتُ عَقِیْلًا۔

۲۳۶۱ـ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ کَتَبْتُ اِلٰی نَافِعٍ فَکَتَبَ اِلَیَّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَغَارَ عَلٰی بَنِی الْمُصْطَلِقِ وَھُمْ غَارُّوْنَ وَاَنْعَامُھُمْ تُسْقٰی عَلَی الْمَآءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَھُمْ وَسَبٰی ذَرَارِیَّھُمْ وَاَصَابَ یَوْمَئِذٍ جُوَیْرِیَۃَ حَدَّثَنِیْ بِہٖ عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ عُمَرَ وَکَانَ فِیْ ذٰلِکَ الْجَیْشِ۔

۲۳۶۲ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ رَّبِیْعَۃَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیٰی بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَیْرِیْزٍ قَالَ رَاَیْتُ اَبَا سَعِیْدٍ فَسَاَلْتُہٗ فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَۃِ بَنِی الْمُصْطَلِقِ فَاَصَبْنَا سَبْیًا مِّنْ سَبْیِ الْعَرَبِ فَاشْتَھَیْنَا النِّسَآءَ فَاشْتَدَّتْ عَلَیْنَا الْعُزْبَۃُ وَاَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَسَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عَلَیْکُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا مَا مِنْ نَّسَمَۃٍ کَآئِنَۃٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ اِلَّا وَھِیَ کَآئِنَۃٌ۔

۲۳۶۳ـ حَدَّثَنَا زُھَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ

اور اللہ تعالیٰ کی شایانِ شان حمد و ثنا بیان کر کے فرمایا۔ امّا بعد، تمہارے یہ بھائی تائب ہو کر میرے پاس آئے ہیں۔ میں ان کے قیدی واپس لوٹانے چاہتا ہوں۔ پس جو تم میں سے بطیبِ خاطر آزاد کرنا چاہے تو اسے چاہیے کہ ایسا کر دے اور جو اپنا حصہ رکھنا چاہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ جو ہمیں فئے کا مال سب سے پہلے عطا فرمائے تو ہم اس کی قیمت ادا کر دیں لہٰذا ایسا کرے۔ چنانچہ لوگوں نے بطیبِ خاطر آزاد کرنے کے لیے کہہ دیا۔ فرمایا کہ ہمیں اجازت دینے والوں اور نہ دینے والا کا کوئی پتہ نہیں لگا لہٰذا تم واپس جاؤ اور بتا کر ہمارے پاس اپنے معروف لوگوں کو بھیجو۔ پس لوگ واپس چلے گئے اپنے معروف لوگوں سے گفتگو کی اور وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپ کو بتایا کہ وہ خوشی سے اجازت دے رہے ہیں۔ یہ خبر ہے جو ہوازن کے قیدیوں کے بارے میں ہم تک پہنچی اور حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارش کی

نافع نے ابن عون کے لیے لکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی مصطلق پر حملہ کیا جبکہ وہ غافل تھے اور ان کے جانوروں کو پانی پلایا جا رہا تھا۔ پس ان میں جو لڑنے کے قابل تھے انہیں قتل کر دیا گیا نیز عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیا گیا اور حضرت جویریہ اسی روز حاصل ہوئی تھیں۔ یہ حدیث مجھ سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کی اور وہ اس لشکر میں شامل تھے۔

ابن محیریز کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھ کر ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ بنی مصطلق کے لیے نکلے تو عرب کے چند قیدی ہمارے ہاتھ لگے اور ہمیں عورتوں کی خواہش تھی کیونکہ تجرد کی زندگی نے ہمیں تنگ کر رکھا تھا لہٰذا ہم نے عزل کرنے کا ارادہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا فرمایا کہ اگر ایسا نہ کرو تو کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ جو جان قیامت تک پیدا ہونے والی ہے وہ ضرور پیدا ہو کر رہے گی۔

زہیر بن حرب، جریر، عمارہ بن قعقاع، ابو زرعہ، حضرت

www.alahazratnetwork.org

عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا أَزَالُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ ح وَحَدَّثَنِي ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَعَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا زِلْتُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ مُنْذُ ثَلَاثٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِمْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ أَعْتِقِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ وُلْدِ إِسْمٰعِيلَ۔

ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ میں ہمیشہ بنی تمیم سے محبت کرتا رہوں گا ابن اسلام، جریر بن عبدالحمید، مغیرہ، حارث، ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ ــ عمارہ، ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں بنی تمیم سے تین باتوں کی وجہ سے ہمیشہ محبت کرتا رہوں گا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ وہ میری امت میں دجّال پر سب سے سخت ہیں ان کا بیان ہے کہ ایک دفعہ ان کے صدقات کا مال آیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہماری قوم کے صدقات ہیں اور ان میں سے ایک آدمی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا غلام تھا تو حضور نے فرمایا کہ اس کو آزاد کر دو کیونکہ یہ اولادِ اسمٰعیل ہے۔

بَابُ ۱۵۹۶ فَضْلِ مَنْ أَدَّبَ جَارِيَتَهُ وَعَلَّمَهَا۔

اپنی لونڈی کو ادب سکھانے اور تعلیم دینے کی فضیلت

۲۳۶۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَيْلٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَعَالَهَا فَأَحْسَنَ إِلَيْهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا كَانَ لَهُ أَجْرَانِ۔

ابوبردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس لونڈی ہو اور وہ اس کی اچھے طریقے سے تربیت کرے پھر اسے آزاد کرکے اس سے شادی کرلے تو اس کے لیے دُگنا اجر ہے۔

بَابُ ۱۵۹۷ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبِيدُ إِخْوَانُكُمْ فَأَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَقَوْلِهِ تَعَالٰى وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا ذِي الْقُرْبٰى الْقَرِيبُ وَالْجُنُبُ الْغَرِيبُ الْجَارُ الْجُنُبُ يَعْنِي الصَّاحِبَ فِي السَّفَرِ

حضور نے فرمایا کہ غلام تمہارے بھائی ہیں انہیں وہی

کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور پاس کے ہمسائے اور دور کے ہمسائے اور کروٹ کے ساتھی اور مسافر اور اپنے غلام باندی سے۔ بیشک اللہ کو خوش نہیں آتا کوئی اترانے والا، بڑائی مارنے والا (سورۃ النساء، آیت ۳۶) ذِی الْقُرْبٰی نسبی قرب۔ الْجُنُبِ غریب قریبی ہمسایہ۔ الْجَنْبِ رفیقِ سفر۔

۲۳۶۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْأَحْدَبُ قَالَ سَمِعْتُ الْمَعْرُورَ بْنَ سُوَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ الْغِفَارِيَّ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلٰى غُلَامِهِ حُلَّةٌ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَابَبْتُ رَجُلًا

معرور بن سوید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے جو جوڑا پہنا ہوا تھا ان کے غلام نے بھی اسی طرح کا جوڑا پہن رکھا تھا۔ ان سے اس بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ میں نے ایک شخص کو گالی دی تو اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فَشَكَانِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَيَّرْتَهُ بِأُمِّهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ إِخْوَانَكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَأَعِينُوهُمْ۔

سے میرا شکوہ کیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم نے اسے ماں کی گالی دی ہے پھر فرمایا کہ یہ تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے قبضے میں دیا ہے۔ جس کا کوئی بھائی اس کے قبضے میں ہو تو اسے بھی وہی کھلائے جو خود کھاتا ہو اور اسے بھی وہی پہنائے جو خود پہنتا ہو اور ان سے ایسا مشکل کام نہ لو جو وہ کر نہ سکیں۔ اگر انہیں کسی مشکل کام پر لگاؤ تو خود بھی ان کی مدد کرو۔

ف: غلامی کا دور تو اسلام کی برکت سے ختم ہو چکا۔ اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غلاموں سے متعلق جو تلقین فرمائی ہے وہ آج بھی افسروں اور امیروں کے لیے درس عبرت ہے۔ ماتحتوں، ملازموں اور نوکروں کو گالی دینے سے روکا ہے اور یہ بھی یاد کرایا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ ان کی جگہ تمہیں اور تمہاری جگہ انہیں رکھ دیتا تو غور کرو تم کیا سلوک چاہتے؟ لہٰذا انہیں اپنے بھائی سمجھو۔ انہیں حقیر نہ گردانو۔ جو خود کھاؤ وہی انہیں کھلاؤ اور جو خود پہنو وہی انہیں پہناؤ۔ ان سے زیادہ مشکل کام نہ لو اور اگر ان سے مشکل کام لینا ناگزیر ہو تو خود بھی ان کے ساتھ شامل ہو جاؤ تاکہ کام کا بوجھ بٹ جائے اور اس کام کی شدت کا تمہیں بھی پوری طرح احساس ہو جائے۔ یہ ہے وہ آقائی اور زیردستوں کا خیال جس پر انسانیت ہمیشہ ناز کرتی رہے گی اور آپ کے درس اخوت پر بیساختہ کہنا پڑ جائے گا۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز!

باب ۱۵۹۸ العَبْدِ إِذَا أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَنَصَحَ سَيِّدَهُ۔

جو غلام اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کرے اور اپنے آقا کا خیر خواہ رہے۔

۲۳۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبْدُ إِذَا نَصَحَ سَيِّدَهُ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام اپنے آقا کا خیر خواہ رہے اور اپنے رب کی اچھے طریقے سے عبادت کرتا رہے تو اس کے لیے دگنا اجر ہے۔

۲۳۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَأَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ وَأَيُّمَا عَبْدٍ أَدَّى حَقَّ اللهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ فَلَهُ أَجْرَانِ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کے پاس لونڈی ہو پھر وہ اسے اچھی طرح سے ادب آداب سکھائے اور آزاد کر کے اس کے ساتھ شادی کر لے تو اس کے لیے دگنا اجر ہے اور جو غلام اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرے اور اپنے آقاؤں کا حق بھی، تو اس کے لیے بھی دگنا اجر ہے۔

۲۳۶۸۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

www.alahazratnetwork.org

أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ الصَّالِحِ أَجْرَانِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْحَجُّ وَبِرُّ أُمِّي لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَمُوتَ وَأَنَا مَمْلُوكٌ۔

روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نیک غلام کے لیے دُگنا اجر ہے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا حج کرنا اور والدہ کے ساتھ نیکی کرنا نہ ہوتا تو ایسی حالت میں مرنا پسند کرتا کہ میں غلام ہوتا۔

۲۳۶۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ مَا لِأَحَدِهِمْ يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَيَنْصَحُ لِسَيِّدِهِ۔

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی کیا ہی بات ہے جو اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کرے اور اپنے آقا کی خیر خواہی کرے۔

باب ۱۵۹۹ كَرَاهِيَةِ التَّطَاوُلِ عَلَى الرَّقِيقِ وَقَوْلِهِ عَبْدِي أَوْ أَمَتِي

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَالصّٰلِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ وَقَالَ عَبْدًا مَمْلُوكًا وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ وَقَالَ مِنْ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ وَاذْكُرْنِي عِنْدَ رَبِّكَ سَيِّدِكَ وَمَنْ سَيِّدُكُمْ۔

غلام پر ہاتھ اٹھانا ناپسندیدہ ہے۔ نیز عَبْدِیْ یا اَمَتِیْ کہنے کا بیان اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور اپنے نیک غلاموں اور کنیزوں کا (پ ۱۸ ع ۱۰)۔ ایک بندہ ہے دوسرے کی ملک (پ ۱۴ ع ۱۶) اور دونوں کو عورت کا خاوند دروازے کے پاس ملا (پ ۱۲ ع ۱۴) اور فرمایا ایمان والی کنیزوں سے (پ ۵ ع ۱) اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے سردار کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔ اپنے رب یعنی بادشاہ کے پاس میرا ذکر کرنا

۲۳۷۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَصَحَ الْعَبْدُ سَيِّدَهُ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب غلام اپنے سردار کا خیر خواہ ہے اور اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کرے تو اس کے لیے دُگنا اجر ہے۔

۲۳۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَمْلُوكُ الَّذِي يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَيُؤَدِّي إِلَى سَيِّدِهِ الَّذِي لَهُ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ وَالنَّصِيحَةِ وَالطَّاعَةِ لَهُ أَجْرَانِ۔

ابوبردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ غلام جو اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کرتا ہے اور اس کے آقا کا جو حق ہے اسے اچھی طرح ادا کرتا ہے اور خیر خواہی و فرمانبرداری کرتا ہے تو اس کے لیے دگنا اجر ہے۔

۲۳۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ أَطْعِمْ رَبَّكَ وَضِّئْ رَبَّكَ اسْقِ رَبَّكَ وَلْيَقُلْ سَيِّدِي مَوْلَايَ وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ عَبْدِي أَمَتِي وَلْيَقُلْ فَتَايَ

ہمام بن منبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ اپنے رب کو کھانا کھلا، اپنے رب کو وضو کروا، اپنے رب کو پلا، بلکہ میرا سردار اور میرا آقا کہنا چاہیے اور تم میں سے کوئی عَبْدِیْ یا اَمَتِیْ نہ کہے بلکہ میرا خادم، میری خادمہ اور میرا غلام کہنا

www.alahazratnetwork.org

وَفَتَاتِي وَغُلَامِي۔

۲۳۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ مِنَ الْعَبْدِ فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ قِيمَتَهُ يُقَوَّمُ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ فَأُعْتِقَ مِنْ مَالِهِ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ۔ —— مَا

۲۳۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّكُمْ رَاعٍ فَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ۔

۲۳۷۵۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ بِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ۔

بَاب إِذَا أَتَاهُ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ۔

۲۳۷۶۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَإِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ مَعَهُ فَلْيُنَاوِلْهُ لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ أَوْ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ فَإِنَّهُ وَلِيَ عِلَاجَهُ۔

بَاب الْعَبْدُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَنَسَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَالَ إِلَى السَّيِّدِ۔

۲۳۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ

چاہیئے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کسی غلام سے اپنا حصہ آزاد کرے اور اس کے پاس اتنا مال ہو جو اس کی منصفانہ قیمت کو پہنچ جائے تو وہ اس کے مال سے آزاد کیا جائے گا ورنہ صرف اتنا حصہ ہی آزاد ہوگا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور اس سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا پس حاکم لوگوں کا نگران ہے اور اس سے ان لوگوں کے متعلق پوچھ گچھ ہوگی۔ آدمی اپنے گھر والوں کا نگران ہے اور وہ ان کی طرف سے پوچھا جائے گا عورت اپنے خاوند کے گھر اور اولاد کی نگران ہے اور اس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا اور غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ خبردار ہو جاؤ

…کہ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحتین کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب لونڈی زنا کرائے تو اسے کوڑے مارو، پھر اگر زنا کرائے تو اسے کوڑے مارو پھر زنا کرائے تو اسے کوڑے مارو اور تیسری یا چوتھی دفعہ اسے فروخت کردو خواہ ایک رسی کے بدلے بکے۔

جب کسی کا خادم کھانا لے کر آئے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا خادم اس کے پاس کھانا لے کر آئے تو اگر کسی وجہ سے اسے نہ روک سکے تو اسے ایک دو لقمے دے دینے چاہئیں کیونکہ اس نے مشقت اٹھائی ہے۔

غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور حضور نے مال کی نسبت آقا کی طرف کی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ صلی

www.alahazratnetwork.org

الزهري قال أخبرني سالم بن عبد الله عن عبد الله بن عمر أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كلكم راع ومسئول عن رعيته فالإمام راع وهو مسئول عن رعيته والرجل في أهله راع وهو مسئول عن رعيته والمرأة في بيت زوجها راعية وهي مسئولة عن رعيتها والخادم في مال سيده راع وهو مسئول عن رعيته قال فسمعت هؤلاء من النبي صلى الله عليه وسلم وأحسب النبي صلى الله عليه وسلم قال والرجل في مال أبيه راع ومسئول عن رعيته فكلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته۔

تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور اس سے زیر نگرانی چیزوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ پس امام نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا اور آدمی اپنے اہل وعیال کا نگران ہے اور وہ اپنے ماتحت افراد کے بارے میں پوچھا جائے گا اور خادم اپنے سردار کے مال کا نگران ہے اور وہ اپنی زیر نگرانی چیزوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے یہ ساری بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے اور میرے خیال میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا اور آدمی اپنے باپ کے مال کا نگران ہے اور زیر نگرانی چیزوں کے بارے میں اس سے پوچھا جائے گا پس تم میں سے ہر ایک نگران ہے

باب ۱۶۰۲ إذا ضرب العبد فليجتنب الوجه۔

۲۳۷۸ - حدثنا محمد بن عبيد الله حدثنا ابن وهب قال حدثني مالك بن أنس قال وأخبرني ابن فلان عن سعيد المقبري عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم ح وحدثنا عبد الله بن محمد حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن همام عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا قاتل أحدكم فليجتنب الوجه۔

جب غلام کو مارے تو چہرے پہ مارنے سے اجتناب کرے۔

محمد بن عبید اللہ، ابن وہب، مالک بن انس، ابن فلاں، سعید مقبری، ان کے والد حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ عبد اللہ بن محمد، عبد الرزاق، معمر، ہمام، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنے غلام کے ساتھ لڑ پڑے تو اس کے چہرے پر مارنے سے اجتناب کرنا چاہیے

كتاب المكاتب

بسم الله الرحمن الرحيم

باب ۱۶۰۳ إثم من قذف مملوكه المكاتب ونجومه في كل سنة نجم

وقوله والذين يبتغون الكتاب مما ملكت أيمانكم فكاتبوهم إن علمتم فيهم خيرا وآتوهم من مال الله الذي آتاكم وقال روح عن ابن جريج قلت لعطاء أواجب علي إذا علمت له مالا أن أكاتبه قال ما أراه إلا واجبا وقال عمرو

مکاتبت کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

اپنے مکاتب غلام پر تہمت لگانے کا گناہ۔ مکاتب کی قسطوں کا بیان اور سالانہ ایک قسط ہے۔

ارشاد ربانی ہے "اور تمہارے ہاتھ کی ملک باندی غلاموں میں سے جو یہ چاہیں کہ کچھ مال کمانے کی شرط پر انہیں آزادی لکھ دی جائے تو لکھ دو، اگر ان میں کچھ بھلائی جانو اور اس پر ان کی مدد کرو، اللہ کے اس مال سے جو تم کو دیا" (۲۴/۳۳)۔ روح، ابن جریج نے عطاء سے کہا کہ کیا یہ میرے اوپر واجب ہے کہ غلام کے پاس مال دیکھ کر اسے مکاتب کر دوں؟ فرمایا

www.alahazratnetwork.org

بْنُ دِيْنَارٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ تَأْثُرُهُ عَنْ أَحَدٍ قَالَ لَا ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنَّ مُوسَى بْنَ أَنَسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سِيرِينَ سَأَلَ أَنَسًا الْمُكَاتَبَةَ وَكَانَ كَثِيرَ الْمَالِ فَأَبَى فَانْطَلَقَ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ كَاتِبْهُ فَأَبَى فَضَرَبَهُ بِالدِّرَّةِ وَيَتْلُوا عُمَرُ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا فَكَاتَبَهُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّ بَرِيرَةَ دَخَلَتْ عَلَيْهَا تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا وَعَلَيْهَا خَمْسَةُ أَوَاقٍ نُجِّمَتْ عَلَيْهَا فِي خَمْسِ سِنِينَ فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ وَنَفِسَتْ فِيهَا أَرَأَيْتِ إِنْ عَدَدْتُ لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً أَيَبِيعُكِ أَهْلُكِ فَأُعْتِقَكِ فَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ إِلَى أَهْلِهَا فَعَرَضَتْ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا لَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ لَنَا الْوَلَاءُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيهَا فَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ بَاطِلٌ شَرْطُ اللَّهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ۔

بَابُ ۱۲۰۷ مَا يَجُوزُ مِنْ شُرُوطِ الْمُكَاتَبِ وَمَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فِيهِ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۳۷۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكِ فَإِنْ أَحَبُّوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ بَرِيرَةُ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوا إِنْ شَاءَتْ

کریں را جب ہی سمجھتا ہوں۔ عمرو بن دینار نے عطاء سے کہا کہ کیا آپ اسے کسی سے روایت کرتے ہیں؟ جواب دیا کہ نہیں۔ پھر مجھے بتایا کہ موسیٰ بن انس نے انہیں خبر دی کہ سیرین نے حضرت انس سے مکاتبت کا سوال کیا اور وہ مالدار تھے مگر مکاتبت سے انکار کر دیا تو یہ حضرت عمر کے پاس چلے گئے۔ انہوں نے فرمایا کہ مکاتبت کر لو تو انہوں نے انکار کر دیا پس انہوں نے درّے سے مارا اور یہ آیت تلاوت کی۔ "تو انہیں لکھ دو اگر ان میں کچھ بھلائی جانو" (پ ۱۸ ع ۱۰)۔ پس انہوں نے مکاتبت کر لی۔ لیث، یونس، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ بریرہ ان کے پاس آئی جو اپنی مکاتبت میں ان سے مدد کی طلب گار تھی کیونکہ اس پر پانچ اوقیہ چاندی پانچ قسطوں میں مقرر کی گئی تھی۔ حضرت عائشہ نے اس سے فرمایا کہ اگر میں یکمشت ادا کر دوں تو کیا تمہارے مالک تمہیں بیچ دیں گے؟ تاکہ میں تمہیں آزاد کر دوں اور تمہاری ولاء میرے لیے ہو۔ پس بریرہ اپنے مالکوں کے پاس گئی اور انہیں یہ بات بتائی۔ انہوں نے کہا کہ ولاء ہمارے لیے ہوگی۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے اس بات کا آپ سے ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء تو اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا کہ لوگوں کا کیا حال ہے جبکہ وہ ایسی شرطیں رکھتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں۔

مکاتب سے کیا شرط کرنا جائز ہے۔ اور جو ایسی شرط لگے کہ اللہ کی کتاب میں نہ ہو تو وہ باطل ہے۔ اس بارے میں حضرت ابن عمر نے رسول خدا سے روایت کی ہے۔

عروہ کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ ان کے پاس بریرہ آئی تاکہ اپنی مکاتبت میں ان سے مدد حاصل کرے اور اس نے اپنی کتابت کی۔ قم سے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہ نے اس سے کہا کہ اپنے مالکوں کے پاس جاؤ اگر وہ پسند کریں تو کتابت میں ادا کر دیتی ہوں اور ولاء میرے لیے ہوگی جبکہ میں ایسا کر دوں۔ پس بریرہ نے اپنے مالکوں سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ اگر وہ

[illegible]

www.alahazratnetwork.org

أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونُ وَلَاؤُكِ لَنَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِي فَأَعْتِقِي فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ أُنَاسٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنْ شَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ شَرْطُ اللّٰهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ۔

۲۳۸۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَرَادَتْ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً لِتُعْتِقَهَا فَقَالَ أَهْلُهَا عَلَى أَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

بَاب ۱۶۰۵ اسْتِعَانَةِ الْمُكَاتَبِ وَسُؤَالِهِ النَّاسَ۔

۲۳۸۱ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيرَةُ فَقَالَتْ إِنِّي كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُوقِيَّةٌ فَأَعِينِينِي فَقَالَتْ عَائِشَةُ إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً وَأُعْتِقَكِ فَعَلْتُ وَيَكُونُ وَلَاؤُكِ لِي فَذَهَبَتْ إِلَى أَهْلِهَا فَأَبَوْا ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ عَرَضْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَنِي فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ خُذِيهَا فَأَعْتِقِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ رِجَالٍ مِنْكُمْ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَأَيُّمَا شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ

ثواب کی غرض سے ایسا کرنا چاہتی ہیں تو کر دیں لیکن تیری ولاء ہمارے لیے ہوگی پس انہوں نے اس بات کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء تو اس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرطیں عائد کرتے ہیں کہ اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں اگر ایسی شرط سو دفعہ بھی رکھی جائے تو اس کے لیے لا حاصل ہے کیونکہ اللہ کی شرط زیادہ سچی اور زیادہ مضبوط ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ نے آزاد کرنے کے لیے ایک لونڈی خریدنے کا ارادہ کیا ان کے مالکوں نے کہا کہ اس شرط پر کہ ولاء ہمارے لیے ہوگی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شرط سے تمہارے لیے کوئی رکاوٹ نہیں کیونکہ ولاء اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

مکاتب کا مدد چاہنا اور لوگوں سے سوال کرنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ بریرہ میرے پاس آئی اور کہا کہ میں نے نو اوقیہ چاندی کے بدلے مکاتبت کر لی ہے کہ سالانہ ایک اوقیہ چاندی ادا کی جائے گی۔ پس میری مدد کیجیے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اگر تمہارے مالک پسند کریں تو میں یک مشت ادا کر کے تمہیں آزاد کر دیتی ہوں اور ایسا کرنے پر تمہاری ولاء میرے لیے ہوگی پس وہ اپنے مالکوں کے پاس گئی تو انہوں نے اس بات سے انکار کیا۔ بریرہ نے کہا کہ میں نے یہ بات ان کے سامنے رکھی تو انہوں نے انکار کیا ماسوائے اس شرط کے کہ ولاء ان کے لیے ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا تو مجھ سے دریافت کیا میں نے ساری بات عرض کر دی فرمایا کہ اسے لے کر آزاد کر دو اور ان کی شرط منظور کر لو کیونکہ ولاء تو اس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کر کے فرمایا۔ لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرطیں عائد کرتے ہیں کہ وہ اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں اور جو شرط اللہ کی کتاب میں

بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ فَقَضَاءُ اللّٰهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ أَوْثَقُ مَا بَالُ رِجَالٍ مِنْكُمْ يَقُولُ أَحَدُهُمْ أَعْتِقْ يَا فُلَانُ وَلِيَ الْوَلَاءُ إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

بَابُ ۱۶۰۶ بَيْعُ الْمُكَاتَبِ إِذَا رَضِيَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ هُوَ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ هُوَ عَبْدٌ إِنْ عَاشَ وَإِنْ مَاتَ وَإِنْ جَنَى مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ۔

۲۳۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِينُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَتْ لَهَا إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَصُبَّ لَهُمْ ثَمَنَكِ صَبَّةً وَاحِدَةً فَأُعْتِقَكِ فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ بَرِيرَةُ ذٰلِكَ لِأَهْلِهَا فَقَالُوا لَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ وَلَاؤُكِ لَنَا قَالَ مَالِكٌ قَالَ يَحْيَى فَزَعَمَتْ عَمْرَةُ أَنَّ عَائِشَةَ ذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

بَابُ ۱۶۰۷ إِذَا قَالَ الْمُكَاتَبُ اشْتَرِنِي وَأَعْتِقْنِي فَاشْتَرَاهُ لِذٰلِكَ۔

۲۳۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَيْمَنُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ لِعُتْبَةَ بْنِ أَبِي لَهَبٍ وَمَاتَ وَوَرِثَنِي بَنُوهُ وَإِنَّهُمْ بَاعُونِي مِنِ ابْنِ أَبِي عَمْرٍو فَأَعْتَقَنِي ابْنُ أَبِي عَمْرٍو وَاشْتَرَطَ بَنُو عُتْبَةَ الْوَلَاءَ فَقَالَتْ دَخَلَتْ بَرِيرَةُ وَهِيَ مُكَاتَبَةٌ فَقَالَتِ اشْتَرِينِي وَأَعْتِقِينِي قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ لَا يَبِيعُونِي حَتّٰى يَشْتَرِطُوا وَلَائِي فَقَالَتْ لَا حَاجَةَ لِي بِذٰلِكَ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بَلَغَهُ فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ فَذَكَرَتْ عَائِشَةُ مَا قَالَتْ لَهَا فَقَالَ

نزدیک وہ باطل ہے خواہ وہ سو شرطیں ہوں کیونکہ اللہ کا فیصلہ زیادہ سچا اور اللہ کی شرط زیادہ مضبوط ہے لوگوں کا کیا حال ہے جبکہ تم میں سے کوئی یہ کہتا ہے کہ اے فلاں! تو آزاد کر دے اور ولاء میرے لیے ہوگی حالانکہ

مُکاتَب کی بیع جبکہ وہ راضی ہو۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ غلام کے ذمے جب تک کچھ بھی باقی رہے وہ غلام ہے۔ حضرت زید بن ثابت نے فرمایا کہ جب تک ایک درہم بھی باقی رہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ وہ زندہ ہو یا مردہ، غلام ہے جب تک اس کی طرف کچھ بھی باقی رہے۔

عمرہ بنت عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ سے مدد حاصل کرنے کی غرض سے بریرہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ انہوں نے اس سے فرمایا کہ اگر تمہارے مالک چاہیں تو میں قیمت یکمشت ادا کردوں اور ایسا کرکے تمہیں آزاد کردوں۔ بریرہ نے اس بات کا اپنے مالکوں سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ ولاء ہمارے لیے ہوگی۔ عمرہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے اس بات کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کردو کیونکہ ولاء تو اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

جب مکاتب کسی سے کہے کہ مجھے خرید کر آزاد کردو اور وہ اسی لیے خریدے۔

ایمن نے کہا کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے کہا کہ میں عتبہ بن ابولہب کے پاس تھا۔ وہ مرگیا تو میں اس کے بیٹوں کو وراثت میں ملا۔ انہوں نے مجھے ابن ابی عمرو کے ہاتھوں بیچ دیا تو ابن ابی عمرو نے مجھے آزاد کردیا اور بنو عتبہ نے ولاء کی شرط رکھی تھی۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ بریرہ میرے پاس آئی تھی اور اس نے مکاتبت کی ہوئی تھی تو اس نے کہا کہ مجھے خرید کر آزاد کردو۔ انہوں نے ہاں کرلی۔ اس نے کہا کہ وہ اس وقت تک فروخت نہیں کریں گے جب تک ولاء کی شرط اپنے لیے نہ رکھیں۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھے تو اس بات کی حاجت نہیں ہے۔ یہی بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سن لی یا آپ تک پہنچی تو آپ نے

اشتریها واعتقیها ودعیهم یشترطون ما شاؤا فاشترتها عائشة فاعتقتها واشترط اهلها الولاء فقال النبی صلی الله علیه وسلم الولاء لمن اعتق وان اشترطوا مائة شرط۔

بسم الله الرحمن الرحیم

كتاب الهبة

وفضلها والتحريض عليها۔

۲۳۸۴۔ حدثنا عاصم بن علی حدثنا ابن ابی ذئب عن المقبری عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال یا نساء المسلمات لا تحقرن جارة لجارتها ولو فرسن شاة۔

۲۳۸۵۔ حدثنا عبد العزیز بن عبد الله الاویسی حدثنا ابن ابی حازم عن ابیه عن یزید بن رومان عن عروة عن عائشة انها قالت لعروة ابن اختی ان كنا لننظر الی الهلال ثم الهلال ثلاثة اهلة فی شهرین وما اوقدت فی ابیات رسول الله صلی الله علیه وسلم نار فقلت یا خالة ما كان یعیشكم قالت الاسودان التمر والماء الا انه قد كان لرسول الله صلی الله علیه وسلم جیران من الانصار كانت لهم منائح وكانوا یمنحون رسول الله صلی الله علیه وسلم من البانهم فیسقینا۔

باب ۱۶۰۹ القلیل من الهبة۔

۲۳۸۶۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا ابن ابی عدی عن شعبة عن سلیمان عن ابی حازم عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لو دعیت الی ذراع او كراع لاجبت ولو اهدی الی ذراع او كراع لقبلت۔

باب ۱۶۱۰ من استوهب من اصحابه شیئا وقال ابو سعید قال النبی صلی الله علیه وسلم اضربوا لی معكم سهما۔

حضرت عائشہ سے فرمایا یا حضرت عائشہ نے ذکر کیا جو بریرہ نے بتایا تھا آپ نے فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کر دو اور اس کے مالکوں کو شرط رکھنے دو اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولاء تو اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے اور اس کے خلاف خواہ کوئی سو شرطیں رکھتا پھرے۔

ہبہ کا بیان

ہبہ کرنے کی فضیلت اور اس کی رغبت دلانا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے مسلمان عورتو! کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کو حقیر نہ سمجھے اور اس کے لیے کچھ بھیجے، خواہ وہ بکری کا کھر ہی کیوں نہ ہو۔

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عروہ سے فرمایا۔ اے بھانجے! ہم ایک چاند کا انتظار، پھر دوسرے چاند کا، پھر تیسرے چاند کا اور یوں متواتر دو مہینے گزر جاتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں آگ نہ جلائی جاتی میں عرض گزار ہوا کہ خالہ جان! پھر آپ زندہ کس طرح رہتی تھیں؟ فرمایا دو کالی چیزوں یعنی کھجور اور پانی سے، ماسوائے اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انصاری ہمسائے تھے۔ ان کے پاس چند دودھ والی بکریاں تھیں، چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے اپنی بکریوں کے دودھ سے بھیج دیتے تو آپ ہمیں پلا دیتے۔

تھوڑی چیز ہبہ کرنا۔

ابوحازم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر مجھے ایک دستی یا کھر کے لیے دعوت دی جائے تو میں پسند کروں گا اور اگر بطور ہدیہ میرے لیے دستی یا کھر ہی بھیجا جائے تو میں ضرور قبول کر لوں گا۔

جو اپنے دوستوں سے کوئی چیز مانگے۔ حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا اپنے ساتھ میرا حصہ بھی رکھنا۔

www.alahazratnetwork.org

۲۳۸۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ إِلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَكَانَ لَهَا غُلَامٌ نَجَّارٌ قَالَ لَهَا مُرِي عَبْدَكِ فَلْيَعْمَلْ لَنَا أَعْوَادَ الْمِنْبَرِ فَأَمَرَتْ عَبْدَهَا فَذَهَبَ فَقَطَعَ مِنَ الطَّرْفَاءِ فَصَنَعَ لَهُ مِنْبَرًا فَلَمَّا قَضَاهُ أَرْسَلَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ قَضَاهُ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلِي بِهِ إِلَيَّ فَجَاءُوا بِهِ فَاحْتَمَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ حَيْثُ تَرَوْنَ۔

۲۳۸۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ يَوْمًا جَالِسًا مَعَ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلٍ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازِلٌ أَمَامَنَا وَالْقَوْمُ مُحْرِمُونَ وَأَنَا غَيْرُ مُحْرِمٍ فَأَبْصَرُوا حِمَارًا وَحْشِيًّا وَأَنَا مَشْغُولٌ أَخْصِفُ نَعْلِي فَلَمْ يُؤْذِنُونِي بِهِ وَأَحَبُّوا لَوْ أَنِّي أَبْصَرْتُهُ وَالْتَفَتُّ فَأَبْصَرْتُهُ فَقُمْتُ إِلَى الْفَرَسِ فَأَسْرَجْتُهُ ثُمَّ رَكِبْتُ وَنَسِيتُ السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فَقُلْتُ لَهُمْ نَاوِلُونِي السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فَقَالُوا لَا وَاللّٰهِ لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ فَغَضِبْتُ فَنَزَلْتُ فَأَخَذْتُهُمَا ثُمَّ رَكِبْتُ فَشَدَدْتُ عَلَى الْحِمَارِ فَعَقَرْتُهُ ثُمَّ جِئْتُ بِهِ وَقَدْ مَاتَ فَوَقَعُوا فِيهِ يَأْكُلُونَهُ ثُمَّ إِنَّهُمْ شَكُّوا فِي أَكْلِهِمْ إِيَّاهُ وَهُمْ حُرُمٌ فَرُحْنَا وَخَبَأْتُ الْعَضُدَ مَعِي فَأَدْرَكْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ فَقُلْتُ نَعَمْ فَنَاوَلْتُهُ الْعَضُدَ فَأَكَلَهَا حَتّٰى نَفَّدَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ فَحَدَّثَنِي بِهِ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ۔

بَابُ ١٦ مَنِ اسْتَسْقَى وَقَالَ سَهْلٌ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِنِي۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سہل کے ذریعے ایک مہاجر عورت کے لیے کہلا بھیجا، جس کا غلام بڑھئی کا کام کرتا تھا کہ اپنے غلام سے کہو کہ وہ ہمارے لیے منبر تیار کر دے۔ چنانچہ اس نے اپنے غلام کو حکم دیا تو وہ جنگل کی طرف گیا اور جھاؤ کی لکڑی کاٹ کر آپ کے لیے منبر تیار کر دیا۔ جب وہ بنا چکا تو عورت نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے پیغام بھیجا کہ منبر تیار ہو گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے میرے پاس بھیج دو۔ پس لوگ ...

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض اصحاب کے ساتھ مکہ مکرمہ کے راستے میں ایک منزل پر بیٹھا ہوا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم سے آگے اترے ہوئے تھے اور لوگوں نے احرام باندھا ہوا تھا جبکہ میں غیر محرم تھا۔ پس ہم نے ایک جنگلی گدھا (گورخر) دیکھا اور میں اپنی جوتی گانٹھنے میں مصروف تھا۔ لوگوں نے مجھے اس کے بارے میں کچھ نہ بتایا حالانکہ وہ دل سے چاہتے تھے کہ کہیں میں اسے دیکھ لوں پس میں نے اُدھر توجہ کی تو اسے دیکھ لیا میں اپنے گھوڑے کی طرف کھڑا ہوا، اس پر زین کسی پھر سوار ہو گیا لیکن اپنا کوڑا اور نیزہ بھول گیا پس میں نے ان سے کوڑا اور نیزہ پکڑانے کے لیے کہا انہوں نے جواب دیا کہ خدا کی قسم ہم آپ کی کسی چیز سے مدد نہیں کریں گے چنانچہ مجھے غصہ آیا پس میں اترا اور دونوں چیزیں لے کر سوار ہو گیا۔ پس میں نے گورخر پر حملہ کر کے اسے پچھاڑ دیا۔ پھر ذبح کر کے اسے لے آیا پھر وہ لوگوں کے سامنے رکھ دیا تو وہ کھانے لگے۔ پھر انہیں اس کے کھانے کے بارے میں شک ہوا کیونکہ انہوں نے احرام باندھا ہوا تھا۔ ہم روانہ ہو گئے اور اس کا ایک بازو میں نے اپنے پاس چھپا رکھا تھا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گئے تو ہم نے اس بارے میں دریافت کیا۔ فرمایا کہ کیا تمہارے پاس اس میں سے کچھ ہے؟ میں نے ...

جس نے پانی مانگا۔ حضرت سہل کا بیان ہے کہ حضور نے مجھ سے فرمایا۔ پانی لاؤ۔

www.alahazratnetwork.org

۲۳۸۹- حدثنا خالد بن مخلد حدثنا سليمان بن بلال قال حدثني ابو طوالة اسمه عبد الله بن عبد الرحمن قال سمعت انسا يقول اتانا رسول الله ﷺ في دارنا هذه فاستسقى فحلبنا له شاة لنا ثم شبته من ماء بئرنا هذه فاعطيته وابو بكر عن يساره وعمر تجاهه واعرابي عن يمينه فلما فرغ قال عمر هذا ابو بكر فاعطى الاعرابي ثم قال الايمنون الايمنون الا فيمنوا قال انس فهي سنة ثلث مرات۔

عبد اللہ بن عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے اسی غریب خانے میں جلوہ افروز ہوئے اور پانی مانگا ہم نے آپ کے لیے ایک بکری کو دوہا پھر اس میں اپنے اس کنوئیں کا پانی ملایا اور آپ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ حضرت ابوبکر آپ کے بائیں جانب حضرت عمر سامنے اور ایک اعرابی دائیں جانب تھا جب آپ فارغ ہوئے تو حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یہ حضرت ابوبکر ہیں چنانچہ آپ نے اعرابی کو دیا اور فرمایا کہ دائیں جانب والے ہیں۔ دائیں جانب والوں کو یاد رکھو اس وقت سے یہی طریقہ رائج ہے یہ آپ نے تین دفعہ فرمایا۔

باب ۱۶۱۲ قبول هدية الصيد وقبل النبي صلى الله عليه وسلم من ابي قتادة عضد الصيد۔

شکار کا ہدیہ قبول کرنا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوقتادہ سے شکار کی دستی قبول فرمائی۔

۲۳۹۰- حدثنا سليمان بن حرب حدثنا شعبة عن هشام بن زيد بن انس بن مالك عن انس قال انفجنا ارنبا بمر الظهران فسعى القوم فلغبوا فادركتها فاخذتها فاتيت بها ابا طلحة فذبحها وبعث بها الى رسول الله صلى الله عليه وسلم بوركها او فخذيها قال فخذيها لا شك فيه فقبله قلت واكل منه قال واكل منه ثم قال بعد قبله۔

ہشام بن زید بن انس بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے ایک خرگوش کو مرّ الظہران کے مقام پر بھگایا لوگ اس کے پیچھے دوڑتے دوڑتے تھک گئے تو میں نے اسے پکڑ لیا اور لے کر حضرت ابوطلحہ کی خدمت میں حاضر ہو گیا انہوں نے اسے ذبح کیا اور اس کی سرین یا دونوں رانیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیں ان کا بیان ہے کہ کوئی شک نہیں کہ آپ نے انہیں قبول فرما لیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اس میں سے کھایا؟ فرمایا کہ اس میں سے کھایا اور پھر فرمایا کہ

۲۳۹۱- حدثنا اسمعيل قال حدثني مالك عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود عن عبد الله بن عباس عن الصعب بن جثامة انه اهدى لرسول الله ﷺ حمارا وحشيا وهو بالابواء او بودان فرده عليه فلما راى ما في وجهه قال اما انا لم نرده عليك الا انا حرم۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت صعب بن جثامہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بطور ہدیہ گورخر بھیجا جبکہ آپ ابواء یا ودان کے مقام پر تھے۔ چنانچہ آپ نے اسے واپس لوٹا دیا جب آپ نے ان کے چہرے کی حالت دیکھی تو فرمایا میں اسے تمہارے کبھی نہ لوٹاتا لیکن میں حالت احرام میں ہوں۔

باب ۱۶۱۳ قبول الهدية۔

ہدیہ قبول کرنا۔

۲۳۹۲- حدثنا ابراهيم بن موسى حدثنا عبدة حدثنا هشام عن ابيه عن عائشة ان الناس كانوا

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ لوگ اپنے ہدیے بھیجنے کے لیے حضرت عائشہ کی باری

www.alahazratnetwork.org

يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُونَ بِهَا أَوْ يَبْتَغُونَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۳۹۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ إِيَاسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَهْدَتْ أُمُّ حُفَيْدٍ خَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقِطًا وَسَمْنًا وَأَضُبًّا فَأَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَقِطِ وَالسَّمْنِ وَتَرَكَ الضَّبَّ تَقَذُّرًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا أُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۳۹۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ أَهَدِيَّةٌ أَمْ صَدَقَةٌ فَإِنْ قِيلَ صَدَقَةٌ قَالَ لِأَصْحَابِهِ كُلُوا وَلَمْ يَأْكُلْ وَإِنْ قِيلَ هَدِيَّةٌ ضَرَبَ بِيَدِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ مَعَهُمْ۔

۲۳۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقِيلَ تُصُدِّقَ عَلَى بَرِيرَةَ قَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ۔

۲۳۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ وَأَنَّهُمُ اشْتَرَطُوا وَلَاءَهَا فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيهَا فَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَأُهْدِيَ لَهَا لَحْمٌ فَقِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا تُصُدِّقَ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ وَخُيِّرَتْ قَالَ

کا انتظار کیا کرتے تھے اور اس طرز عمل سے ان کا مقصود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کرنا ہوتا تھا۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس کی خالہ حضرت ام حفید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پنیر، گھی اور گوہ کا ہدیہ بھیجا پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پنیر اور گھی میں سے کھایا اور نفرت کے باعث گوہ کو چھوڑ دیا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اسے (گوہ کو) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دسترخوان پر کھایا گیا اور اگر وہ حرام ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دسترخوان پر نہ کھائی جاتی۔

محمد بن زیاد کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کھانا پیش کیا جاتا تو آپ دریافت فرما لیتے کہ یہ ہدیہ ہے یا صدقہ۔ اگر یہ کہا جاتا کہ صدقہ ہے تو اپنے اصحاب سے فرماتے کہ کھاؤ اور خود تناول نہ فرماتے اور اگر کہا جاتا کہ ہدیہ ہے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ہاتھ بڑھا دیتے اور لوگوں کے ساتھ تناول فرماتے۔

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا اور کہا گیا کہ یہ بریرہ کو صدقہ کے طور پر دیا گیا تھا۔ فرمایا کہ یہ اس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا تو مالکوں نے ولاء کی شرط رکھی پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر ہوا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء تو اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے اور اس (بریرہ) کے لیے گوشت بھیجا گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بریرہ کو صدقے کے بطور دیا گیا ہے لہٰذا اس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے اور عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ اسے اس کے خاوند کے بارے میں اختیار دیا گیا جو آزاد تھا یا غلام

www.alahazratnetwork.org

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ زَوْجُهَا حُرًّا اَوْ عَبْدٌ قَالَ شُعْبَةُ سَاَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَوْجِهَا قَالَ لَا اَدْرِيْ اَحُرٌّ اَمْ عَبْدٌ۔

شعبہ کا بیان ہے کہ میں نے عبدالرحمٰن سے اس کے خاوند کے بارے میں پوچھا فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ وہ آزاد تھا یا غلام۔

٢٣٩٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُو الْحَسَنِ اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالَ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قَالَتْ لَا اِلَّا شَيْءٌ بَعَثَتْ بِهٖ اُمُّ عَطِيَّةَ مِنَ الشَّاةِ الَّتِيْ بَعَثْتَ اِلَيْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ اِنَّهَا بَلَغَتْ مَحِلَّهَا۔

حفصہ بنت سیرین کا بیان ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت عائشہ کے پاس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ عرض کی کہ نہیں ماسوائے اس گوشت کے جو ام عطیہ نے اس ربریرہ کے لیے بطور صدقہ بھیجا ہے۔ فرمایا کہ صدقہ تو اپنی جگہ پر جا پہنچا۔

بَاب ١٦٤٧ مَنْ اَهْدٰى اِلٰى صَاحِبِهٖ وَتَحَرّٰى بَعْضَ نِسَائِهٖ دُوْنَ بَعْضٍ۔

جو اپنے صاحب کے لیے تحفہ بھیجے اور تحفہ بھیجنے میں اس کی خاص بیوی کی باری کا لحاظ رکھے۔

٢٣٩٨۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمِيْ وَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اِنَّ صَوَاحِبِيْ اجْتَمَعْنَ فَذَكَرَتْ لَهٗ فَاَعْرَضَ عَنْهَا۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ لوگ میری باری کے روز اپنے ہدیے بھیجا کرتے۔ حضرت ام سلمہ نے کہا کہ میری سوکنیں جمع ہوئیں اور انہوں نے حضور سے اس بات کا ذکر کیا لیکن آپ نے جواب سے اعراض فرمایا۔

٢٣٩٩۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ نِسَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ حِزْبَيْنِ فَحِزْبٌ فِيْهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِيَّةُ وَسَوْدَةُ وَالْحِزْبُ الْاٰخَرُ اُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ قَدْ عَلِمُوْا حُبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ فَاِذَا كَانَتْ عِنْدَ اَحَدِهِمْ هَدِيَّةٌ يُرِيْدُ اَنْ يُهْدِيَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَّرَهَا حَتّٰى اِذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ بَعَثَ صَاحِبُ الْهَدِيَّةِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ فَكَلَّمَ حِزْبُ اُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَيَقُوْلُ مَنْ اَرَادَ اَنْ يُهْدِيَ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے دو گروہ تھے۔ ایک گروہ حضرت عائشہ، حضرت حفصہ، حضرت صفیہ اور حضرت سودہ پر مشتمل تھا اور دوسرے میں حضرت ام سلمہ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی باقی ازواج مطہرات تھیں جبکہ مسلمانوں کو حضرت عائشہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کا علم تھا۔ جب ان میں سے کسی کے پاس ہدیہ ہوتا اور وہ اسے رسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجنا چاہتا تو اسے رکھ چھوڑتا۔ یہاں تک کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے گھر میں ہوتے تو ہدیہ بھیجنے والا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت عائشہ کے گھر اپنا ہدیہ بھیجتا۔ پس حضرت ام سلمہ کے گروہ نے آپس میں گفتگو کی اور حضرت ام سلمہ سے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کریں کہ حضور لوگوں سے یہ فرما دیں کہ جو

www.alahazratnetwork.org

إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً فَلْيُهْدِهِ
إِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ مِنْ بُيُوتِ نِسَائِهِ فَكَلَّمَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ
بِمَا قُلْنَ فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا فَسَأَلْنَهَا فَقَالَتْ مَا قَالَ
لِي شَيْئًا فَقُلْنَ لَهَا فَكَلِّمِيهِ قَالَتْ فَكَلَّمَتْهُ حِينَ دَارَ
إِلَيْهَا أَيْضًا فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا فَسَأَلْنَهَا فَقَالَتْ مَا قَالَ
لِي شَيْئًا فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِيهِ حَتَّى يُكَلِّمَكِ فَدَارَ إِلَيْهَا
فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَهَا لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّ
الْوَحْيَ لَمْ يَأْتِنِي وَأَنَا فِي ثَوْبِ امْرَأَةٍ إِلَّا عَائِشَةَ
قَالَتْ فَقَالَتْ أَتُوبُ إِلَى اللهِ مِنْ أَذَاكَ
يَا رَسُولَ اللهِ ثُمَّ إِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلْنَ إِلَى رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ إِنَّ نِسَاءَكَ يَنْشُدْنَكَ
اللهَ الْعَدْلَ فِي بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ
أَلَا تُحِبِّينَ مَا أُحِبُّ قَالَتْ بَلَى فَرَجَعَتْ إِلَيْهِنَّ
فَأَخْبَرَتْهُنَّ فَقُلْنَ ارْجِعِي إِلَيْهِ فَأَبَتْ أَنْ تَرْجِعَ
فَأَرْسَلْنَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ فَأَتَتْهُ فَأَغْلَظَتْ وَ
قَالَتْ إِنَّ نِسَاءَكَ يَنْشُدْنَكَ اللهَ الْعَدْلَ فِي بِنْتِ
ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ فَرَفَعَتْ صَوْتَهَا حَتَّى تَنَاوَلَتْ عَائِشَةَ
وَهِيَ قَاعِدَةٌ فَسَبَّتْهَا حَتَّى إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْظُرُ إِلَى عَائِشَةَ هَلْ تَكَلَّمُ قَالَ فَتَكَلَّمَتْ
عَائِشَةُ تَرُدُّ عَلَى زَيْنَبَ حَتَّى أَسْكَتَتْهَا قَالَتْ فَنَظَرَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَائِشَةَ وَقَالَ إِنَّهَا
بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ الْبُخَارِيُّ الْكَلَامُ الْأَخِيرُ قِصَّةُ
فَاطِمَةَ يُذْكَرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَقَالَ أَبُو مَرْوَانَ عَنْ هِشَامٍ
عَنْ عُرْوَةَ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ
وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَرَجُلٍ مِنَ الْمَوَالِي
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ
هِشَامٍ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ پیش کرنا چاہے وہ بھیج دیا کرے اگرچہ آپ اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی کے گھر جلوہ افروز کیوں نہ ہوں۔ پس حضرت امّ سلمہ نے اسی طرح عرض کر دیا جیسا کہ ان سے کہا گیا تھا تو آپ نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا۔ چنانچہ انہوں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے بتا دیا کہ حضور نے مجھ سے کچھ بھی نہیں فرمایا چنانچہ انہوں نے کہا کہ پھر عرض کرنا۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ اپنی باری کے روز انہوں نے پھر بات کی لیکن آپ نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا۔ انہوں نے ان سے پوچھا تو کہا کہ مجھ سے کچھ بھی نہیں کہا انہوں نے کہا کہ پھر عرض کرنا یہاں تک کہ کچھ ارشاد فرمائیں پس جب ان کی باری آئی تو یہ پھر عرض گزار ہوئیں۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ مجھے عائشہ کے بارے میں تکلیف نہ دو کیونکہ میرے پاس وحی نہیں آتی جب میں اپنی کسی بیوی کے کپڑوں میں ہوں سوائے عائشہ کے۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ وہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! میں آپ کو ایذا دینے سے توبہ کرتی ہوں پھر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ کو بلایا اور انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں یہ کہنے کے لیے بھیجا کہ آپ کی ازواج مطہرات خدا کا واسطہ دیتی ہیں کہ ابو بکر کی بیٹی کے بارے میں انصاف فرمائیے چنانچہ انہوں نے عرض کی تو آپ نے فرمایا۔ اے بیٹی! کیا جس سے میں محبت کرتا ہوں تمہیں اس سے محبت نہیں؟ عرض گزار ہوئیں کہ کیوں نہیں۔ پس یہ ان کے پاس واپس گئیں اور انہیں جواب بتا دیا۔ انہوں نے پھر واپس جانے کے لیے کہا تو یہ انکار کر گئیں پھر انہوں نے حضرت زینب بنت جحش کو بھیجا وہ حاضر خدمت ہوئیں اور گرم لہجے میں عرض گزار ہوئیں کہ آپ کی بیویاں اللہ کا واسطہ دے کر عرض کرتی ہیں کہ ابن ابو قحافہ کی بیٹی کے بارے میں انصاف فرمائیے اور ان کی آواز بلند ہو گئی یہاں تک کہ حضرت عائشہ پر برس پڑیں جو وہاں بیٹھی ہوئی تھیں اور انہیں برا بھلا کہا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کی طرف دیکھا کہ یہ کیا کہتی ہیں۔ حضرت عائشہ بھی گویا ہوئیں اور حضرت زینب کو جواب دیا، یہاں تک کہ انہیں خاموش کر دیا گیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا کہ یہ ابو بکر

www.alahazratnetwork.org

وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْ فَاطِمَةُ۔

کی بیٹی ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ کے واقعے میں آخری بات منقول ہے ہشام بن عروہ ایک آدمی، زہری، محمد بن عبدالرحمٰن سے اور ابو مروان، ہشام، عروہ سے روایت ہے کہ لوگ اپنے ہدیے بھیجنے کے لیے حضرت عائشہ کی باری کا انتظار کیا کرتے تھے اور ہشام ایک قرشی، ایک مولیٰ سے زہری، محمد بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس تھی۔ کہ حضرت فاطمہ نے اندر آنے کی اجازت مانگی۔

ف: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بڑی شان ہے یوں تو تمام ازواجِ مطہرات ہی اُمتِ محمدیہ کی ماں ہیں لیکن اُن میں سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہ ہیں جو محبوبِ رب العالمین کی محبوبہ ہیں۔ احادیث مطہرہ کے اندر ان کے بے شمار فضائل وخصائص مذکور ہوئے ہیں جو یہاں بیان نہیں کیے جاسکتے، تبرکاً یہاں چند باتیں اختصار کے ساتھ عرض کرتا ہوں وباللہ التوفیق

۱۔ اِس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت صدیقہ سے متعلق بات کرنے پر ام المؤمنین حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ. مجھے عائشہ کے بارے میں ایذا نہ پہنچاؤ۔

۲۔ مذکورہ ارشاد کی وجہ بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ فَإِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَأْتِنِي وَأَنَا فِي ثَوْبِ امْرَأَةٍ إِلَّا عَائِشَةَ کیونکہ مجھ پر وحی نہیں آتی جب میں اپنی کسی بیوی کے کپڑے میں ہوں ماسوائے عائشہ کے ــــــ گویا جس کو پروردگارِ عالم نے جملہ ازواجِ مطہرات میں امتیازی مقام دے رکھا ہے تو میں اُسے امتیازی مقام کیوں نہ دُوں؟

۳۔ اسی حدیث میں آپ نے حضرت عائشہ کی یہ خوبی بھی بیان فرمائی إِنَّهَا بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ. یعنی یہ ابوبکر کی بیٹی ہے ــــــ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاطر جو جانی ومالی قربانیاں پیش کیں اور رفاقت کا جو حق ادا کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی اِس بات کا پورا پورا احساس تھا لہٰذا صاف صاف فرمادیا کہ یہ میرے یارِ غار کی بیٹی ہے۔

۴۔ یہ حضرت صدیقہ وہی تو ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ حضرت یوسف علیہ السلام پر تہمت لگائی گئی تو اُن کی پاک دامنی کی گواہی ایک بچے نے دی، حضرت مریم پر اُن کی قوم نے تہمت لگائی تو اُن کی پاک دامنی کی شہادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی لیکن جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تہمت لگائی گئی تو پروردگارِ عالم نے سورۂ نور کی اٹھارہ [۱۸] آیتیں نازل کرکے اِن کی پاک دامنی کی خود گواہی دی۔

۵۔ یہی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں جن کے متعلق سرورِ کون ومکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو تہائی دین اپنی ماں حمیرا سے حاصل کرو۔

۶۔ یہی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں جن سے دو ہزار دو سو دس [۲۲۱۰] احادیث مروی ہیں۔ جن میں سے ایک سو چوہتر [۱۷۴] متفق علیہ ہیں۔ چون [۵۴] وہ ہیں جو صرف بخاری شریف میں ہیں۔ اڑسٹھ [۶۸] وہ ہیں جو صرف مسلم شریف میں ہیں اور باقی دیگر کتبِ احادیث میں ہیں۔

۷۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہی ہیں جن کی گود میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔ ان کا مقدس

www.alahazratnetwork.org

ہو ہی قیامت تک آپ کی آرام گاہ بنا۔ وہ اِن کا ہی کا شانۂ اقدس تھا جس میں روضۂ رسول تعمیر ہوا۔ جہاں روزانہ ستر ہزار فرشتے صبح کو اور ستر ہزار فرشتے شام کو باری باری صلوٰۃ و سلام کے پھول نچھاور کرنے آتے رہتے ہیں۔ اِسی روضۂ پاک کے متعلق تو کہا گیا ہے

؎ حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے، کعبے کا کعبہ دیکھو

بابٌ ۱۶۶۰ مَا لَا يُرَدُّ مِنَ الْهَدِيَّةِ۔

۲۴۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَنَاوَلَنِي طِيبًا قَالَ كَانَ أَنَسٌ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ قَالَ وَزَعَمَ أَنَسٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ۔

جو ہدیہ واپس نہ کیا جائے۔

عزرہ بن ثابت انصاری کا بیان ہے کہ میں ثمامہ بن عبد اللہ کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے خوشبو دی اور فرمایا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ خوشبو واپس نہیں کیا کرتے اور حضرت انس کا کہنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوشبو واپس نہیں فرمایا کرتے تھے۔

بابٌ ۱۶۶۱ مَنْ رَأَى الْهِبَةَ الْغَائِبَةَ جَائِزَةً۔

۲۴۰۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ذَكَرَ عُرْوَةُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ قَامَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ جَاءُونَا تَائِبِينَ وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَقَالَ النَّاسُ طَيَّبْنَا لَكَ۔

جو غائب چیز کے ہبہ کرنے کو جائز سمجھے۔

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اور مروان نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جب ہوازن کا وفد حاضر ہوا تو آپ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے پھر اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کی جو اس کے لائق ہے پھر فرمایا۔ اما بعد تمہارے یہ بھائی تمہارے پاس توبہ کر کے آئے ہیں اور میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ ان کے قیدی انہیں واپس دے دوں۔ پس جو تم میں سے بخوشی ایسا کرنا چاہتا ہے تو وہ کر دے اور جو اپنا حصہ باقی رکھنا چاہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سب سے پہلے جو فئ کا مال عطا فرمائے اس میں سے ہم اسے دے دیں۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہم بخوشی آپ کو اجازت دیتے ہیں۔

بابٌ ۱۶۶۲ الْمُكَافَأَةِ فِي الْهِبَةِ۔

۲۴۰۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ عَلَيْهَا لَمْ يَذْكُرْ وَكِيعٌ وَمُحَاضِرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ۔

ہبہ کا بدلہ لینا۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہدیہ کو قبول فرماتے اور اس کا بدلہ دیا کرتے تھے۔ وکیع اور محاضر اسے ہشام، عروہ اور حضرت عائشہ کی سند سے روایت نہیں کرتے۔

www.alahazratnetwork.org

باب ١٦١٨ الهبة للولد وإذا أعطى بعض ولده شيئا لم يجز حتى يعدل بينهم ويعطي الآخرين مثله ولا يشهد عليه وقال النبي صلى الله عليه وسلم اعدلوا بين أولادكم في العطية وهل للوالد أن يرجع في عطيته وما يأكل من مال ولده بالمعروف ولا يتعدى واشترى النبي صلى الله عليه وسلم من عمر بعيرا ثم أعطاه ابن عمر وقال اصنع به ما شئت۔

٢٤٠٣۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن ابن شهاب عن حميد بن عبد الرحمن و محمد بن النعمان بن بشير أنهما حدثاه عن النعمان بن بشير أن أباه أتى به إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال إني نحلت ابني هذا غلاما فقال أكل ولدك نحلت مثله قال لا قال فارجعه۔

باب ١٦١٩ الإشهاد في الهبة۔

٢٤٠٤۔ حدثنا حامد بن عمر حدثنا أبو عوانة عن حصين عن عامر قال سمعت النعمان بن بشير وهو على المنبر يقول أعطاني أبي عطية فقالت عمرة بنت رواحة لا أرضى حتى تشهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال إني أعطيت ابني من عمرة بنت رواحة عطية فأمرتني أن أشهدك يا رسول الله قال أعطيت سائر ولدك مثل هذا قال لا قال فاتقوا الله واعدلوا بين أولادكم فرجع فرد عطيته۔

باب ١٦٢٠ هبة الرجل لامرأته والمرأة لزوجها قال إبراهيم جائزة وقال عمر بن عبد العزيز لا يرجعان واستأذن النبي صلى الله عليه وسلم نساءه أن يمرض في بيت عائشة

بیٹے کے لیے ہبہ کرنا۔ جب کوئی اپنے بیٹے کو کوئی چیز دے تو جائز نہیں یہاں تک کہ بیٹوں میں انصاف کرے اور دوسروں کو بھی اتنا ہی دے اور اس پر کوئی گواہ نہ بنے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی اولاد کے درمیان عطیات میں انصاف کرو اور کیا والدین عطا کر کے واپس لے سکتے ہیں؟ اور اپنی اولاد کے مال سے دستور کے مطابق کھا سکتے ہیں لیکن حد سے تجاوز نہ کیا جائے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے ایک اونٹ خریدا پھر وہ حضرت ابن عمر کو دے کر فرمایا کہ اس کا جو چاہو کرو۔

حمید بن عبد الرحمن اور محمد بن نعمان بن بشیر نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ان کے والد ماجد انہیں لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو غلام دے دیا ہے۔ فرمایا کہ کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو ایسا ہی دیا ہے؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا تو اسے واپس کرو۔

ہبہ میں گواہ بنانا۔

عامر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ منبر پر فرماتے تھے کہ میرے والد ماجد نے مجھے ایک عطیہ دیا۔ پس حضرت عمرہ بنت رواحہ نے کہا کہ میں اس وقت راضی نہیں جب تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گواہ نہ بناؤ۔ یہ عرض گزار ہوئے کہ میں نے اپنے بیٹے کو جو عمرہ بنت رواحہ سے ہے ایک عطیہ دیا ہے یا رسول اللہ! وہ مجھ سے کہتی ہیں کہ آپ کو گواہ بناؤں۔ فرمایا کہ کیا تم نے اپنے تمام بیٹوں کو ایسا ہی دیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ فرمایا تو اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف کرو۔ پس وہ واپس لوٹ آئے اور اپنا عطیہ واپس لے لیا۔

خاوند کا بیوی کو اور بیوی کا خاوند کو ہبہ کرنا۔ ابراہیم نخعی کا جائز ہے اور عمر بن عبد العزیز نے کہا کہ وہ دونوں واپس نہیں لوٹائیں گے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے اجازت طلب فرمائی کہ بحالت مرض کے اندر حضرت عائشہ کے گھر میں

www.alahazratnetwork.org

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِيمَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهِ هَبِي لِي بَعْضَ صَدَاقِكِ أَوْ كُلَّهُ ثُمَّ لَمْ يَمْكُثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى طَلَّقَهَا فَرَجَعَتْ فِيهِ قَالَ يَرُدُّ إِلَيْهَا إِنْ كَانَ خَلَبَهَا وَإِنْ كَانَتْ أَعْطَتْهُ عَنْ طِيبِ نَفْسٍ لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِهِ خَدِيعَةٌ جَازَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ نَفْسًا۔

قیام فرمائیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لوٹانے والا قے کو کھانے والے کی طرح ہے۔ زہری نے اس شخص کے بارے میں کہا جس نے اپنی بیوی سے کہا کہ اپنے مہر کا کچھ حصہ یا سارا مجھے ہبہ کر دو پھر تھوڑے عرصے بعد وہ اسے طلاق دے دیتا ہے تو عورت ہبہ سے پھر جاتی ہے انہوں نے فرمایا کہ اسے پورا مہر دیا جائے گا جبکہ اس نے دھوکا دیا ہو اور اگر اس نے خوشی سے معاف کیا ہو اور خاوند کے دل میں بھی کوئی چالاکی نہ تھی تو جائز ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "پھر اگر وہ دل کی خوشی سے مہر میں سے تمہیں کچھ دے دیں" (پ ۴)۔

۲۴۰۵ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ عَائِشَةُ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ الْأَرْضَ وَكَانَ بَيْنَ الْعَبَّاسِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَذَكَرْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِي وَهَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ۔

عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گرانی گزرنے لگی اور آپ کا مرض بڑھ گیا تو آپ نے حالاتِ مرض کے اندر میرے گھر میں قیام فرمانے کی اجازت طلب کی تو انہوں نے اجازت دے دی پس آپ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لے کر تشریف لائے اور آپ کے پاؤں زمین کے ساتھ لگ رہے تھے اور آپ حضرت عباس اور ایک دوسرے آدمی کے درمیان تھے۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس سے اس کا ذکر کیا جو حضرت عائشہ نے فرمایا تھا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم اس آدمی کا نام جانتے ہو جس کا حضرت عائشہ نے نام لیا۔ میں نے کہا کہ نہیں۔ فرمایا کہ وہ حضرت علی بن ابو طالب تھے۔

۲۴۰۶ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لینے والا کتے کی طرح ہے جو قے کر کے پھر اسے کھا لیتا ہے۔

باب ۱۶۲۱ هِبَةُ الْمَرْأَةِ لِغَيْرِ زَوْجِهَا وَعِتْقُهَا إِذَا كَانَ لَهَا زَوْجٌ فَهُوَ جَائِزٌ إِذَا لَمْ تَكُنْ سَفِيهَةً فَإِذَا كَانَتْ سَفِيهَةً لَمْ يَجُزْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمْ۔

عورت کا شوہر کے ہوتے ہوئے دوسرے کو ہبہ کرنا اور آزاد کرنا۔ یہ جائز ہے جبکہ عورت بے وقوف نہ ہو اگر عورت بے وقوف ہو تو جائز نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور بے وقوفوں کو اپنے مال نہ دو"۔

۲۴۰۷ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا لِي مَالٌ إِلَّا مَا أَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ فَأَتَصَدَّقُ قَالَ

عباد بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! میرے پاس مال نہیں ہے مگر وہی جو مجھے حضرت زبیر نے دیا ہے تو کیا میں اس میں سے خیرات کیا کروں؟ فرمایا کہ خیرات کرو اور روک کر نہ رکھو ورنہ تمہیں دینا بھی

www.alahazratnetwork.org

تصدقي ولا توعي فيوعي عليك۔

۲۴۰۸۔ حدثنا عبيد الله بن سعيد حدثنا عبد الله بن نمير حدثنا هشام بن عروة عن فاطمة عن أسماء أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أنفقي ولا تحصي فيحصي الله عليك ولا توعي فيوعي الله عليك۔

۲۴۰۹۔ حدثنا يحيى بن بكير عن الليث عن يزيد عن بكير عن كريب مولى ابن عباس أن ميمونة بنت الحارث أخبرته أنها أعتقت وليدة ولم تستأذن النبي صلى الله عليه وسلم فلما كان يومها الذي يدور عليها فيه قالت أشعرت يا رسول الله أني أعتقت وليدتي قال أوفعلت قالت نعم قال أما إنك لو أعطيتها أخوالك كان أعظم لأجرك وقال بكر بن مضر عن عمرو عن بكير عن كريب أن ميمونة أعتقت۔

۲۴۱۰۔ حدثنا حبان بن موسى أخبرنا عبد الله أخبرنا يونس عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أراد سفرا أقرع بين نسائه فأيتهن خرج سهمها خرج بها معه وكان يقسم لكل امرأة منهن يومها وليلتها غير أن سودة بنت زمعة وهبت يومها وليلتها لعائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم تبتغي بذلك رضى رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

باب ۱۶۲۲۔ بمن يبدأ بالهدية وقال بكر عن عمرو عن بكير عن كريب مولى ابن عباس أن ميمونة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أعتقت وليدة لها فقال لها لو وصلت بعض أخوالك كان أعظم لأجرك۔

۲۴۱۱۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة عن أبي عمران الجوني عن طلحة بن عبد الله رجل من بني تيم بن مرة عن عائشة قالت قلت

روک لیا جائے گا۔

فاطمہ نے حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خرچ کرو اور گن کر نہ دو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں گن کر دے گا اور ہاتھ نہ روکو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تم سے اپنا ہاتھ روک لے گا۔

کریب مولیٰ ابن عباس کو حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ انہیں نے ایک لونڈی آزاد کی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اجازت نہ لی۔ جب ان کی باری کا دن آیا تو عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! کیا آپ کو معلوم ہے کہ میں نے اپنی لونڈی کو آزاد کر دیا ہے؟ فرمایا کیا تم یہ کام کر چکی ہو؟ عرض گزار ہوئیں کہ ہاں۔ فرمایا کہ اگر تم اسے اپنے ماموں کو دیتیں تو تمہیں بہت زیادہ اجر ملتا۔ بکر بن مضر عمرو، بکیر نے کریب سے روایت کی ہے کہ حضرت میمونہ نے اسے آزاد کر دیا تھا۔

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے کہ آپ کے ساتھ جانے کے لیے کس کا نام نکلتا ہے اور آپ نے ان کے درمیان ایک رات دن کی باری مقرر فرمائی ہوئی تھی، ماسوائے اس کے کہ حضرت سودہ بنت زمعہ نے اپنی باری حضرت عائشہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دی ہوئی تھی اور اس سے ان کا مقصود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضامندی تھی۔

کس سے ہدیہ کی ابتداء کی جائے۔ بکر، عمرو، بکیر، کریب مولیٰ ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت میمونہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی لونڈی آزاد کر دی تو آپ نے ان سے فرمایا کہ اگر تم اپنے کسی ماموں کو دیتیں تو تمہیں بہت زیادہ اجر ملتا۔

بنی تیم بن مرہ کے فرد طلحہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! میری دو پڑوسن ہیں تو میں ان میں سے کس کے لیے ہدیہ بھیجوں؟ فرمایا کہ ان میں سے جس کا دروازہ تمہارے زیادہ قریب ہو۔

www.alahazratnetwork.org

يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي قَالَ إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا۔

باب ۶۲۳ مَنْ لَمْ يَقْبَلِ الْهَدِيَّةَ لِعِلَّةٍ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَ الْهَدِيَّةُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً وَالْيَوْمَ رِشْوَةٌ۔

جو کسی وجہ سے ہدیہ قبول نہ کرے۔ عمر بن عبد العزیز کا بیان ہے کہ ہدیہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں ہدیہ ہوتا تھا اور آج تو رشوت ہے۔

۲۴۱۲ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارَ وَحْشٍ وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهُ قَالَ صَعْبٌ فَلَمَّا عَرَفَ فِي وَجْهِي رَدَّهُ هَدِيَّتِي قَالَ لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ وَلٰكِنَّا حُرُمٌ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس نے حضرت صعب بن جثامہ لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں وحشی گدھے کے گوشت کا ہدیہ پیش کیا جبکہ آپ ابواء یا ودّان کے مقام پر بحالتِ احرام میں تھے تو حضور نے اسے واپس کر دیا حضرت صعب کا بیان ہے کہ ہدیہ واپس ہونے کے باعث جب حضور نے میرے چہرے کی حالت دیکھی تو فرمایا۔ میں تمہارے تحفے کو کبھی رد نہ کرتا لیکن حالتِ احرام میں ہوں۔

۲۴۱۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْأُتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا أُهْدِيَ لِي قَالَ فَهَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ بَيْتِ أُمِّهِ فَيَنْظُرُ يُهْدٰى لَهُ أَمْ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْهُ شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ إِنْ كَانَ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ أَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ بِيَدِهِ حَتّٰى رَأَيْنَا بَيَاضَ إِبْطَيْهِ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثًا۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبیلہ ازد کے ایک شخص کو جسے ابن اُتبیہ کہا جاتا ہے صدقہ وصول کرنے کے لیے عامل بنا کر بھیجا۔ جب وہ واپس لوٹا تو کہا کہ یہ مال آپ کا ہے اور یہ مجھے تحفے میں ملا ہے۔ فرمایا اچھا تم اپنے باپ کے گھر میں بیٹھے رہتے یا اپنی ماں کے گھر میں، پھر دیکھتے کہ تمہیں کوئی تحفہ دیتا ہے یا نہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم میں سے کوئی شخص اس میں سے نہیں لے گا مگر وہ قیامت کے روز اسے اپنی گردن پر اٹھا کر حاضر ہوگا۔ اگر وہ اونٹ ہوا تو بلبلاتا ہوگا۔ گائے ہوئی تو ڈکراتی ہوگی اور بکری ہوئی تو ممیاتی ہوگی پھر اپنا ہاتھ بلند فرمایا یہاں تک کہ ہم نے بغلوں کی سفیدی دیکھ لی اور تین مرتبہ کہا کہ اے اللہ! کیا میں نے تیرا حکم پہنچا دیا؟

باب ۶۲۴ إِذَا وَهَبَ هِبَةً أَوْ وَعَدَ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ أَنْ تَصِلَ إِلَيْهِ وَقَالَ عُبَيْدَةُ إِنْ مَاتَ وَكَانَتْ فُصِلَتِ الْهَدِيَّةُ وَالْمُهْدٰى لَهُ حَيٌّ فَهِيَ لِوَرَثَتِهِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ فُصِلَتْ فَهِيَ لِوَرَثَةِ الَّذِي

جب کوئی ہبہ یا وعدہ کرے اور تحفہ دینے سے پہلے مر جائے عبیدہ کا قول ہے کہ اگر ہبہ کرنے والا مر جائے تو ہدیہ علیحدہ کر دیا جائے گا اور موہوب لہٗ زندہ ہو تو اس کے وارثوں کے لیے ہے اور اگر علیحدہ نہ کیا ہو تو ہبہ کرنے والے کے وارثوں کے لیے ہوگا حسن بصری

www.alahazratnetwork.org

أهدى وقال الحسن أيهما مات قبل فهي لورثة المهدى له إذا قبضها الرسول۔

۲۴۱۴۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفين حدثنا ابن المنكدر سمعت جابرا قال قال لي النبي صلى الله عليه وسلم لو جاء مال البحرين أعطيتك هكذا ثلاثا فلم يقدم حتى توفي النبي صلى الله عليه وسلم فأمر أبو بكر مناديا فنادى من كان له عند النبي صلى الله عليه وسلم عدة أو دين فليأتنا فأتيته فقلت إن النبي صلى الله عليه وسلم وعدني فحثى لي ثلاثا۔

باب ۶۲۵ كيف يقبض العبد والمتاع وقال ابن عمر كنت على بكر صعب فاشتراه النبي صلى الله عليه وسلم وقال هو لك يا عبد الله۔

۲۴۱۵۔ حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا الليث عن ابن أبي مليكة عن المسور بن مخرمة قال قسم رسول الله صلى الله عليه وسلم أقبية ولم يعط مخرمة منها شيئا فقال مخرمة يا بني انطلق بنا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فانطلقت معه فقال ادخل فادعه لي قال فدعوته له فخرج إليه وعليه قباء منها فقال خبأنا هذا لك قال فنظر إليه فقال رضي مخرمة۔

باب ۶۲۶ إذا وهب هبة فقبضها الآخر ولم يقل قبلت۔

۲۴۱۶۔ حدثنا محمد بن محبوب حدثنا عبد الواحد حدثنا معمر عن الزهري عن حميد بن عبد الرحمن عن أبي هريرة قال جاء رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال هلكت فقال وما ذاك قال وقعت بأهلي في رمضان قال تجد رقبة قال لا قال فهل تستطيع أن تصوم شهرين متتابعين قال لا

کا قول ہے کہ دونوں میں سے خواہ کوئی پہلے مر جائے وہ موہوب لہ کے وارثوں کا ہوگا جبکہ قاصد نے اس پر قبضہ کر لیا ہو۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اگر بحرین کا مال آگیا تو میں تمہیں اتنا دوں گا تین مرتبہ فرمایا۔ وہ مال نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات تک نہیں آیا۔ پس حضرت ابوبکر نے ایک منادی کو حکم دیا تو اس نے منادی کی کہ جس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وعدہ فرمایا یا قرض دینا ہو تو وہ ہمارے پاس آجائے پس میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا پس مجھے تین لپ بھر کر دیں۔

غلام اور سامان پر کس طرح قبضہ کیا جائے حضرت ابن عمر کا بیان ہے کہ میں ایک سرکش اونٹ پر سوار تھا تو اس کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خرید لیا اور فرمایا کہ اے عبد اللہ یہ تمہارا ہے۔

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبائیں تقسیم فرمائیں اور ان میں سے حضرت مخرمہ کو کچھ نہ دیا۔ پس حضرت مخرمہ نے فرمایا کہ اے بیٹے! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں میرے ساتھ چلو پس میں ان کے ساتھ گیا۔ فرمایا کہ اندر جا کر حضور کو میرے پاس بلا لاؤ۔ ان کا بیان ہے کہ میں حضور کو بلانے گیا آپ ان کے پاس تشریف لائے اور آپ کے اوپر ان میں سے قبا تھی فرمایا کہ ہم نے تمہارے لیے رکھ چھوڑی تھی راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے اس کی طرف دیکھا تو حضور نے فرمایا مخرمہ راضی ہو گیا۔

کسی نے کوئی چیز ہبہ کی اور دوسرے نے قبضہ کر لیا اور یہ نہ کہا کہ میں نے قبول کی۔

حمید بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ میں ہلاک ہو گیا فرمایا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ عرض کی کہ میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا۔ فرمایا کہ کیا غلام آزاد کر دو گے؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم اتنی استطاعت رکھتے ہو کہ متواتر دو مہینے کے روزے رکھو؟ عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ فرمایا کہ

www.alahazratnetwork.org

قَالَ فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِعَرَقٍ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ اذْهَبْ بِهَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ قَالَ عَلَى أَحْوَجَ مِنَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا قَالَ اذْهَبْ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ۔

باب ۱۶۲۷ إِذَا وَهَبَ دَيْنًا عَلَى رَجُلٍ قَالَ شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ هُوَ جَائِزٌ وَوَهَبَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لِرَجُلٍ دَيْنَهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَيْهِ حَقٌّ فَلْيُعْطِهِ أَوْ لِيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ فَقَالَ جَابِرٌ قُتِلَ أَبِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَسَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُرَمَاءَهُ أَنْ يَقْبَلُوا ثَمَرَ حَائِطِي وَيُحَلِّلُوا أَبِي۔

۲۴۱۷ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيدًا فَاشْتَدَّ الْغُرَمَاءُ فِي حُقُوقِهِمْ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمْتُهُ فَسَأَلَهُمْ أَنْ يَقْبَلُوا ثَمَرَ حَائِطِي وَيُحَلِّلُوا أَبِي فَأَبَوْا فَلَمْ يُعْطِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَائِطِي وَلَمْ يَكْسِرْهُ لَهُمْ وَلَكِنْ قَالَ سَأَغْدُو عَلَيْكَ فَغَدَا عَلَيْنَا حِينَ أَصْبَحَ فَطَافَ فِي النَّخْلِ وَدَعَا فِي ثَمَرِهِ بِالْبَرَكَةِ فَجَدَدْتُهَا فَقَضَيْتُهُمْ حُقُوقَهُمْ وَبَقِيَ لَنَا مِنْ ثَمَرِهَا بَقِيَّةٌ ثُمَّ جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ اسْمَعْ وَهُوَ جَالِسٌ يَا عُمَرُ فَقَالَ أَلَّا يَكُونُ قَدْ عَلِمْنَا أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَاللَّهِ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ۔

باب ۱۶۲۸ هِبَةُ الْوَاحِدِ لِلْجَمَاعَةِ وَقَالَتْ أَسْمَاءُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَابْنِ أَبِي عَتِيقٍ وَرِثْتُ

کیا تمہیں توفیق ہے کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو؟ عرض کی کہ نہیں پس ایک انصاری عرق میں کھجوریں لے کر حاضر بارگاہ ہو گیا۔ عرق کھجوریں ماپنے کا ایک پیمانہ ہوتا تھا فرمایا کہ انہیں لے جاؤ اور خیرات کرو۔ عرض کی کیا رسول اللہ کیا اپنے سے زیادہ ضرورت مندوں کو دوں؟ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ان دونوں سنگستانوں کے درمیان کوئی گھر والے ہم سے زیادہ محتاج نہیں، فرمایا جاؤ اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

جب کوئی اپنا قرضہ کسی کو ہبہ کرے۔ شعبہ نے حکم سے نقل کیا کہ یہ جائز ہے اور حضرت حسن بن علی علیہما السلام نے اپنا قرضہ ہبہ کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس پر کسی کا قرضہ ہو تو ادا کر دے یا معاف کروا لے۔ حضرت جابر کا بیان ہے کہ میرے والد ماجد کو شہید کر دیا گیا اور ان پر قرض تھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرض خواہوں سے دریافت کیا کہ وہ میرے باغ کی کھجوریں قبول کر لیں یا میرے باپ کا قرض معاف کر دیں۔

ابن کعب بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ ان کے والد کو غزوۂ احد میں شہید کر دیا گیا تھا پس قرض خواہوں نے اپنے حقوق کے مطالبے میں سختی سے کام لیا تو میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ ان سے پوچھیے کہ میرے باغ کا پھل (کھجوریں) لے کر میرے والد کا بوجھ ہلکا کر دیں۔ انہوں نے انکار کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں میرا باغ نہ دیا اور نہ ان کے لیے پھل تڑوایا بلکہ فرمایا کہ میں کل تمہارے پاس آؤں گا اگلے روز علی الصبح آپ تشریف لے آئے ایک درخت کے گرد پھرے اور اس کے پھلوں کے لیے دعائے برکت کی پس میں نے انہیں توڑا تو میں نے ان کے حقوق انہیں ادا کر دیئے اور ہمارے لیے بھی کافی کھجوریں بچ رہیں پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ بیٹھے ہوئے تھے تو میں نے یہ بات آپ کو بتا دی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے فرمایا جو وہاں بیٹھے ہوئے تھے کہ اے عمر! سنو۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ ایسا کیوں نہ ہوتا اور ہم جانتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں خدا کی قسم آپ ضرور اللہ کے رسول ہیں۔

ایک چیز چند آدمیوں کو ہبہ کرنا۔ حضرت اسماء نے قاسم بن محمد اور ابن ابی عتیق سے کہا کہ مجھے اپنی بہن حضرت عائشہ سے غابہ

عَنْ أُخْتِي عَائِشَةَ بِالْغَابَةِ وَقَدْ أَعْطَانِي بِهِ مُعَاوِيَةُ مِائَةَ أَلْفٍ فَهُوَ لَكُمَا۔

۲۴۱۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الْأَشْيَاخُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ إِنْ أَذِنْتَ لِي أَعْطَيْتُ هٰؤُلَاءِ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِأُوثِرَ بِنَصِيبِي مِنْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحَدًا فَتَلَّهُ فِي يَدِهِ۔

باب ۱۶۲۹ الْهِبَةِ الْمَقْبُوضَةِ وَغَيْرِ الْمَقْبُوضَةِ وَالْمَقْسُومَةِ وَغَيْرِ الْمَقْسُومَةِ وَقَدْ وَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ لِهَوَازِنَ مَا غَنِمُوا مِنْهُمْ وَهُوَ غَيْرُ مَقْسُومٍ وَقَالَ ثَابِتٌ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابِرٍ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَضَانِي وَزَادَنِي۔

۲۴۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ بِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا فِي سَفَرٍ فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ ائْتِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فَوَزَنَ قَالَ شُعْبَةُ أُرَاهُ فَوَزَنَ لِي فَأَرْجَحَ فَمَا زَالَ مِنْهَا شَيْءٌ حَتَّى أَصَابَهَا أَهْلُ الشَّأْمِ يَوْمَ الْحَرَّةِ۔

۲۴۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ أَشْيَاخٌ فَقَالَ لِلْغُلَامِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هٰؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ لَا وَاللّٰهِ لَا أُوثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا فَتَلَّهُ فِي يَدِهِ۔

۲۴۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى

میں جو ترکہ ملا اور حضرت معاویہ جس کے مجھے ایک لاکھ درہم دیتے تھے وہ تم دونوں کے لیے ہے۔

ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں مشروب پیش کیا گیا تو آپ نے نوش فرمایا جبکہ آپ کے دائیں جانب ایک لڑکا اور بائیں طرف عمر رسیدہ حضرات تھے۔ آپ نے لڑکے سے فرمایا کہ اگر تم مجھے اجازت دو تو انہیں دے دوں۔ وہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں آپ کی عطا کے بارے میں کسی کو اپنی ذات پر ترجیح نہیں دوں گا پس وہ اس کے ہاتھ میں دے دیا۔

مقبوضہ، غیر مقبوضہ، تقسیم شدہ اور غیر تقسیم شدہ چیز کا ہبہ کرنا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو ہوازن کی غنیمت دی اور وہ تقسیم نہیں فرمائی تھی۔ ثابت، مسعر، محارب، حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں مسجد کے اندر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے میرا قرضہ چکا کر مزید مال عطا فرمایا۔

محارب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ سفر کے دوران میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک اونٹ کا سودا کیا جب ہم مدینہ منورہ میں آ گئے تو فرمایا کہ مسجد میں آنا، پھر دو رکعتیں پڑھیں اور قیمت تول دی شعبہ کا بیان ہے کہ میرے خیال میں قیمت تول دی اور مزید عطا فرمایا اس میں سے کچھ حصہ میرے پاس ہمیشہ رہا یہاں تک کہ یوم الحرہ میں اسے اہل شام نے لے لیا۔

ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں مشروب پیش کیا گیا آپ کے بائیں جانب ایک لڑکا اور دائیں جانب عمر رسیدہ حضرات تھے پس آپ نے لڑکے سے فرمایا کہ کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ مشروب انہیں دے دوں؟ لڑکا عرض گزار ہوا کہ خدا کی قسم آپ سے ملنے والے اپنے حصے کے بارے میں کسی کو اپنے اوپر ترجیح نہیں دوں گا پس وہ اس کے ہاتھ میں دے دیا گیا۔

ابوسلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کسی شخص کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرض تھا۔ حضور کے اصحاب اس پر حملہ آور ہونے کو تھے تو آپ نے فرمایا کہ جانے دو کیونکہ حقدار کو

www.alahazratnetwork.org

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دین فہم بہ اصحابہ
فقال دعوہ فان لصاحب الحق مقالا وقال اشتروا
لہ سنا فاعطوھا ایاہ فقالوا انا لا نجد سنا الا سنا
ھی افضل من سنہ قال فاشتروھا فاعطوھا ایاہ
فان من خیرکم احسنکم قضاء۔

باب ۱۶۳ اذا وھب جماعۃ لقوم۔

۲۴۲۲۔ حدثنا یحیی بن بکیر حدثنا اللیث
عن عقیل عن ابن شھاب عن عروۃ ان مروان بن
الحکم والمسور بن مخرمۃ اخبراہ ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال حین جاءہ وفد ھوازن مسلمین فسألوہ
ان یرد الیھم اموالھم وسبیھم فقال لھم معی
من ترون واحب الحدیث الی اصدقہ فاختاروا
احدی الطائفتین اما السبی والمال وقد کنت
استأنیت وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم انتظرھم
بضع عشرۃ لیلۃ حین قفل من الطائف فلما تبین
لھم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیر راد الیھم
الا احدی الطائفتین قالوا فانا نختار سبینا فقام
فی المسلمین فاثنی علی اللہ بما ھو اھلہ ثم قال
اما بعد فان اخوانکم ھؤلاء جاءونا تائبین وانی
رایت ان ارد الیھم سبیھم فمن احب منکم
ان یطیب ذلک فلیفعل ومن احب ان یکون علی
حظہ حتی نعطیہ ایاہ من اول ما یفیء اللہ علینا
فلیفعل فقال الناس طیبنا یا رسول اللہ لھم فقال
لھم انا لا ندری من اذن منکم فیہ ممن لم یاذن
فارجعوا حتی یرفع الینا عرفاؤکم امرکم فرجع الناس
فکلمھم عرفاؤھم ثم رجعوا الی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فاخبروہ انھم طیبوا واذنوا وھذا الذی
بلغنا من سبی ھوازن ھذا آخر قول الزھری
یعنی فھذا الذی بلغنا۔

بولنے کا حق ہے اور فرمایا کہ اتنی ہی عمر کا اسے اونٹ دے دو وہ عرض گزار
ہوئے کہ اتنی عمر کا اونٹ تو نہیں ملتا مگر زیادہ عمر کا ملتا ہے فرمایا کہ وہی
خرید کر اسے دے دو کیونکہ تم میں بہتر آدمی وہ ہے جو اچھی طرح ادا کرتا
ہے۔

جب چند آدمی کوئی چیز کسی قوم کو ہبہ کریں۔

عروہ کا بیان ہے کہ مروان اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں مسلمان
ہو کر جب ہوازن کا وفد حاضر ہوا اور انہوں نے اپنا مال اور اپنے قیدی
لوٹانے کا مطالبہ کیا تو حضور نے فرمایا کہ میرے ساتھیوں کو تم دیکھ رہے
ہو اور مجھے سب سے پسند وہ بات ہے جو زیادہ سچی ہو لہٰذا ایک چیز اختیار
کر لو مال یا قیدی اور اسی لیے میں تمہارا منتظر تھا اور نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا دس روز سے زیادہ انتظار فرمایا یہاں تک کہ
طائف سے لوٹ آئے جب ان پر بخوبی واضح ہو گیا کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم دونوں میں سے ایک ہی چیز لوٹائیں گے تو عرض گزار ہوئے
کہ ہمارے قیدی لوٹا دیجیے پس آپ مسلمانوں میں کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ
کی ثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے پھر فرمایا۔ اما بعد، تمہارے
بھائی ہمارے پاس توبہ کر کے آئے ہیں اور میرا ارادہ ہے کہ ان کے قیدی
انہیں واپس دے دوں پس جو تم میں سے پسند کرے وہ بخوشی ایسا
کر دے اور جو اپنا حصہ رکھنا چاہے تو ہم اسے معاوضہ دے دیں گے
جو بھی سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ہمیں فئے کا مال عطا فرمایا اور وہ
ایسا کرے لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم انہیں آزاد کرنے
پر رضامند ہیں آپ نے ان سے فرمایا کہ ہمیں نہیں معلوم کہ کس نے
اجازت دی اور کس نے نہ دی لہٰذا تم چلے جاؤ اور اس بارے میں ہمارے
اپنے معروف لوگوں کو ہمارے پاس بھیجو۔ لوگ واپس گئے اور اپنے معروف
لوگوں سے گفتگو کی۔ پھر وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئے اور آپ کو بتایا کہ وہ برضا و رغبت اجازت دے رہے
ہیں۔ یہ ہے خبر جو ہوازن کے قیدیوں کے بارے میں ہم تک پہنچی یہ آخری
قول زہری کا ہے یعنی فھذا الذی بلغنا ۔

www.alahazratnetwork.org

باب ۱۶۳۱ مَنْ أُهْدِيَ لَهُ هَدِيَّةٌ وَعِنْدَهُ جُلَسَاؤُهُ فَهُوَ أَحَقُّ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ جُلَسَاءَهُ شُرَكَاؤُهُ وَلَمْ يَصِحَّ۔

۲۴۲۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَخَذَ سِنًّا فَجَاءَ صَاحِبُهُ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ إِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا ثُمَّ قَضَاهُ أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ وَقَالَ أَفْضَلُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً۔

۲۴۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكَانَ عَلَى بَكْرٍ لِعُمَرَ صَعْبٍ فَكَانَ يَتَقَدَّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ أَبُوهُ يَا عَبْدَ اللهِ لَا يَتَقَدَّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيهِ فَقَالَ عُمَرُ هُوَ لَكَ فَاشْتَرَاهُ ثُمَّ قَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللهِ فَاصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ۔

باب ۱۶۳۲ إِذَا وَهَبَ بَعِيرًا لِرَجُلٍ وَهُوَ رَاكِبُهُ فَهُوَ جَائِزٌ وَقَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَكُنْتُ عَلَى بَكْرٍ صَعْبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بِعْنِيهِ فَابْتَاعَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللهِ۔

باب ۱۶۳۳ هَدِيَّةِ مَا يُكْرَهُ لُبْسُهَا۔

۲۴۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حُلَّةً سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَوِ اشْتَرَيْتَهَا فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُهَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ حُلَلٌ فَأَعْطَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً وَقَالَ أَكَسَوْتَنِيهَا وَقُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ

جس کو ہدیہ دیا جائے اور اس کے پاس لوگ بیٹھے ہوں تو حقدار وہی ہے۔ حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ پاس بیٹھنے والے شریک ہوتے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی سے ایک اونٹ قرض لیا قرض خواہ آیا اور اس نے سختی سے تقاضا کیا۔ آپ نے فرمایا کہ حقدار کو بات کرنے کا حق ہے پھر اسے بہتر اونٹ دے کر فرمایا کہ تم میں سے افضل وہ ہے جو بہتر طریقے سے ادا کرتا ہے۔

عمرو بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک سفر میں وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور وہ حضرت عمر کے ایک سرکش اونٹ پر سوار تھے اور وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آگے بڑھ جاتا تھا۔ پس میرے والد محترم نے فرمایا کہ اے عبد اللہ! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تو کوئی بھی آگے نہیں بڑھتا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ یہ مجھے بیچ دو۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یہ آپ ہی کا ہے پس آپ نے اسے خرید لیا پھر فرمایا۔ اے عبد اللہ! یہ تمہارا ہے جو چاہو کرو۔

جب کسی آدمی کو اونٹ ہبہ کیا اور وہ اس پر سوار ہوا تو جائز ہے۔ حمیدی، سفیان، عمرو، حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور میں ایک سرکش اونٹ پر سوار تھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے فرمایا کہ اسے میرے ہاتھوں فروخت کر دو۔ چنانچہ آپ نے اسے خرید لیا پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عبد اللہ! یہ تمہارے لیے ہے۔

وہ ہدیہ جس کا پہننا ناپسند ہو۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا حضرت عمر نے ایک ریشمی حُلّہ مسجد کے دروازے پر بکتا ہوا دیکھا تو عرض گزار ہوئے کہ یا رسول! کاش آپ اسے خرید لیں تاکہ جمعہ اور وفد کے روز پہنا کریں۔ فرمایا کہ انہیں وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو پھر حُلّے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو ان میں سے ایک حُلّہ دیا۔ عرض گزار ہوئے کہ آپ مجھے پہناتے ہیں جبکہ آپ نے حُلّہ عطارد کے بارے میں ایسا فرمایا تھا۔ فرمایا کہ میں نے تمہیں یہ پہننے کے

www.alahazratnetwork.org

إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخًا لَهُ بِمَكَّةَ مُشْرِكًا۔

۲۴۳۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَبُو جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهَا وَجَاءَ عَلِيٌّ فَذَكَرَتْ لَهُ ذَلِكَ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ عَلَى بَابِهَا سِتْرًا مَوْشِيًّا فَقَالَ مَا لِي وَلِلدُّنْيَا فَأَتَاهَا عَلِيٌّ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهَا فَقَالَتْ لِيَأْمُرْنِي فِيهِ بِمَا شَاءَ قَالَ تُرْسِلُ بِهِ إِلَى فُلَانٍ أَهْلِ بَيْتٍ بِهِمْ حَاجَةٌ۔

۲۴۳۷ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَهْدَى إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةَ سِيَرَاءَ فَلَبِسْتُهَا فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَشَقَّقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي۔

باب ۱۶۳۳ قَبُولِ الْهَدِيَّةِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَارَةَ فَدَخَلَ قَرْيَةً فِيهَا مَلِكٌ أَوْ جَبَّارٌ فَقَالَ أَعْطُوهَا آجَرَ وَأُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَهْدَى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ وَكَسَاهُ بُرْدًا وَكَتَبَ لَهُ بِبَحْرِهِمْ۔

۲۴۳۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةُ سُنْدُسٍ وَكَانَ يَنْهَى عَنِ الْحَرِيرِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُكَيْدِرَ دُومَةَ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۴۳۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ

لیے نہیں دیا ہے پس حضرت عمر نے وہ اپنے اس مشرک بھائی کو پہنا دیا جو مکہ میں تھا۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت فاطمہ کے گھر تشریف لے گئے لیکن اندر داخل نہ ہوئے۔ جب حضرت علی آئے تو حضرت فاطمہ نے ان سے ذکر کیا۔ پس انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو فرمایا کہ میں نے اس کے دروازے پر دھاری دار پردہ دیکھا ہے۔ بھلا مجھے دنیا سے کیا سروکار۔ پس حضرت علی آئے اور ان سے اس کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ حضور اس بارے میں جو چاہیں فرما سکتے ہیں۔ حضرت علی نے کہا کہ اسے اہل بیت کے فلاں فرد کے لیے بھیج دیجیے اس کی انہیں زیادہ حاجت ہے۔

زید بن وہب کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری طرف ایک ریشمی حلہ تحفے کے طور پر بھیجا تو میں نے اسے پہن لیا۔ میں نے حضور کے چہرۂ انور پر ناراضگی دیکھی تو اسے پھاڑ کر اپنی قریبی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

مشرکوں کا ہدیہ قبول کرنا۔ حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت سارا کے ساتھ ہجرت کی تو ایسے گاؤں میں داخل ہوئے جہاں کا بادشاہ ظالم و جابر تھا۔ اس نے کہا کہ انہیں ہاجرہ دے دو اور حضور کی خدمت میں بکری کا زہر آلود گوشت پیش کیا گیا۔ ابوحمید کا بیان ہے کہ ایلہ کے بادشاہ نے حضور کے لیے سفید خچر کا تحفہ پیش کیا تو آپ نے اسے چادر عطا فرمائی اور ان کے دریا کا کچھ حصہ اس کے لیے لکھ دیا۔

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں سندس کا جبہ پیش کیا گیا اور آپ ریشم سے منع فرمایا کرتے تھے لوگ اس پر بڑے حیران تھے تو آپ نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے زیادہ خوبصورت ہیں سعید قتادہ نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ دومہ کے اکیدر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفہ بھیجا تھا۔

ہشام بن زید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

www.alahazratnetwork.org

حدثنا خالد بن الحارث حدثنا شعبة عن هشام بن زيد عن انس بن مالك ان يهودية اتت النبي صلى الله عليه وسلم بشاة مسمومة فاكل منها فجيء بها فقيل الا نقتلها قال لا فما زلت اعرفها في لهوات رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

روایت کی ہے کہ ایک یہودی عورت نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بکری کا زہر آلود گوشت پیش کیا تو آپ نے اس میں سے تناول فرمایا پھر اسے لایا گیا اور کہا گیا کہ اس کو قتل کر دیں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تالو میں ہمیشہ اس کا اثر دیکھتا رہا۔

۲۴۳۰۔ حدثنا ابو النعمان حدثنا معتمر بن سليمٰن عن ابي عثمان عن عبد الرحمٰن بن ابي بكر قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم ثلاثين ومائة فقال النبي صلى الله عليه وسلم هل مع احد منكم طعام فاذا مع رجل صاع من طعام او نحوه فعجن ثم جاء رجل مشرك مشعان طويل بغنم يسوقها فقال النبي صلى الله عليه وسلم بيعا ام عطية او قال ام هبة قال بل بيع فاشترى منه شاة فصنعت وامر النبي صلى الله عليه وسلم بسواد البطن ان يشوى وايم الله ما في الثلاثين والمائة الا قد حز النبي صلى الله عليه وسلم له حزة من سواد بطنها ان كان شاهدا اعطاها اياه وان كان غائبا خبا له فجعل منها قصعتين فاكلوا اجمعون فشبعنا ففضلت القصعتان فحملناه على البعير او كما قال۔

ابو عثمان کا بیان ہے کہ حضرت عبد الرحمٰن بن ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم ایک سو تیس افراد نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی کے پاس کھانا ہے؟ ایک آدمی کے پاس صاع کے لگ بھگ آٹا تھا تو وہ گوندھا گیا۔ پھر ایک مشرک بکھرے ہوئے بالوں والا اور دراز قد ریوڑ کو ہانکتا ہوا آگیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے بکری بیچنے یا عطیہ دینے کے لیے پوچھا یا فرمایا کہ ہبہ۔ اس نے کہا نہیں بلکہ بیچتا ہوں تو اس سے ایک بکری خرید لی۔ پھر اسے بنایا گیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کلیجی بھوننے کا حکم فرمایا۔ خدا کی قسم ایک سو تیس افراد میں سے ایک بھی نہ بچا جس کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کلیجی میں سے حصہ نہ دیا ہو۔ اگر کوئی حاضر تھا تو اسے حصہ دے دیا گیا اور جو موجود نہ تھا اس کے لیے حصہ رکھ دیا گیا پھر اسے دو برتنوں میں ڈال لیا۔ پس تمام لوگوں نے شکم سیر ہو کر کھالیا اور دو برتنوں میں گوشت بچ رہا جو ہم نے اونٹ پر لاد لیا یا جو کچھ فرمایا۔

باب ۱۶۳۵ الهدية للمشركين وقول الله تعالى لا ينهاكم الله عن الذين لم يقاتلوكم في الدين ولم يخرجوكم من دياركم ان تبروهم وتقسطوا اليهم۔

مشرکوں کے لیے ہدیہ۔ ارشاد ربانی ہے: "اللہ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین میں نہ لڑے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہ نکالا کہ ان کے ساتھ احسان کرو اور ان سے انصاف کا برتاؤ برتو" (۸/۶۰)۔

۲۴۳۱۔ حدثنا خالد بن مخلد حدثنا سليمان بن بلال قال حدثني عبد الله بن دينار عن ابن عمر قال راى عمر حلة على رجل تباع فقال للنبي صلى الله عليه وسلم ابتع هذه الحلة تلبسها يوم الجمعة واذا جاءك الوفد فقال انما يلبس هذا من لا خلاق

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عمر نے ایک آدمی کو ریشمی حلہ بیچتے ہوئے دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ اس حلے کو خرید کر جمعہ کے روز پہنا کیجیے اور جب وفد آیا کریں۔ فرمایا کہ اسے وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ پھر

www.alahazratnetwork.org

لَهُ فِي الْآخِرَةِ فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا بِحُلَلٍ فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ مِنْهَا بِحُلَّةٍ فَقَالَ عُمَرُ كَيْفَ أَلْبَسُهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ قَالَ إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا تَبِيعُهَا أَوْ تَكْسُوهَا فَأَرْسَلَ بِهَا عُمَرُ إِلَى أَخٍ لَهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ۔

۲۴۳۲ ۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَصِلُ أُمِّي قَالَ نَعَمْ صِلِي أُمَّكِ۔

باب ۱۶۳۱ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَرْجِعَ فِي هِبَتِهِ وَصَدَقَتِهِ۔

۲۴۳۳ ۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَشُعْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ۔

۲۴۳۴ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الَّذِي يَعُودُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَرْجِعُ فِي قَيْئِهِ۔

۲۴۳۵ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ مِنْهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ وَاحِدٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں چند حلے لائے گئے تو آپ نے ان میں سے ایک حلہ حضرت عمر کے لیے بھیج دیا۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ میں اسے کیسے پہنوں جبکہ ان کے بارے میں آپ نے ایسا فرمایا ہے۔ فرمایا کہ میں نے یہ تمہارے پہننے کے لیے نہیں دیا بلکہ اسے فروخت کر دو یا کسی کو پہنا دو۔ پس حضرت عمر نے وہ مکہ مکرمہ میں اپنے

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں میری والدہ میرے پاس آئی جبکہ وہ مشرکہ تھی۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا اور عرض کر دیا کہ وہ اسلام کی طرف راغب ہیں تو کیا میں اپنی والدہ سے صلہ رحمی کروں؟ فرمایا کہ ہاں اپنی والدہ سے صلہ رحمی کرو۔

کسی کے لیے جائز نہیں کہ اپنی ہبہ کی ہوئی چیز اور صدقہ کو واپس لے۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لینے والا اپنی قے کو کھانے والے کی طرح ہے۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بری مثال ہمارے لیے نہیں ہے کہ جو اپنی ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لوٹائے وہ کتے کی طرح ہے جو اپنی قے کو کھا لیتا ہے۔

زید بن اسلم کے والد ماجد نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے ایک آدمی کو راہ خدا میں جہاد کرنے کے لیے گھوڑا دیا تو جس کے وہ پاس تھا اس نے اسے خراب کر دیا پس میں نے ارادہ کیا کہ اس سے خرید لوں اور مجھے خیال تھا کہ وہ سستا بیچنے والا ہے۔ پس میں نے اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو فرمایا کہ اسے نہ خریدو خواہ وہ تمہیں ایک ہی درہم میں دے کیونکہ اپنے صدقے کو واپس لوٹانے

باب ۱۶۳۷

۲۴۳۶ ۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ بَنِي صُهَيْبٍ مَوْلَى بْنِ جُدْعَانَ ادَّعَوْا بَيْتَيْنِ وَحُجْرَةً أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى ذَلِكَ صُهَيْبًا فَقَالَ مَرْوَانُ مَنْ يَشْهَدُ لَكُمَا عَلَى ذَلِكَ قَالُوا ابْنُ عُمَرَ فَدَعَاهُ فَشَهِدَ لَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُهَيْبًا بَيْتَيْنِ وَحُجْرَةً فَقَضَى مَرْوَانُ بِشَهَادَتِهِ لَهُمْ ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب ۱۶۳۸ مَا قِيلَ فِي الْعُمْرَى وَالرُّقْبَى أَعْمَرْتُهُ الدَّارَ فَهِيَ عُمْرَى جَعَلْتُهَا لَهُ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا جَعَلَكُمْ عُمَّارًا ۔

۲۴۳۷ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَى أَنَّهَا لِمَنْ وُهِبَتْ لَهُ ۔

۲۴۳۸ ۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنِي النَّضْرُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَى جَائِزَةٌ وَقَالَ عَطَاءٌ حَدَّثَنِي جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ ۔

باب ۱۶۳۹ مَنِ اسْتَعَارَ مِنَ النَّاسِ الْفَرَسَ ۔

۲۴۳۹ ۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِينَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا مِنْ أَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ الْمَنْدُوبُ فَرَكِبَ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا ۔

باب ۱۶۴۰ الِاسْتِعَارَةِ لِلْعَرُوسِ عِنْدَ الْبِنَاءِ ۔

ہبہ کی گواہی ایک بھی کافی ہے ۔

ابن جریج نے عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ سے روایت کی ہے کہ بنی صہیب مولیٰ ابن جدعان نے دو گھروں اور ایک حجرے کا دعویٰ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ صہیب کو عطا فرمائے تھے پس مروان نے کہا کہ تمہارے اس دعوے کی گواہی کون دیتا ہے انہوں نے کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پس انہیں بلایا گیا تو انہوں نے شہادت دی کہ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صہیب کو دو مکان اور ایک حجرہ عطا فرمایا تھا پس مروان نے ان کی شہادت پر ان لوگوں کے حق میں فیصلہ کر دیا ۔

عمریٰ اور رقبیٰ کے بارے میں اقوال ۔ میں نے تم کو گھر میں عمر بھر کے لیے بسا دیا یہ عمریٰ ہے کہ میں نے اسے اس کے لیے کر دیا اور استعمرکم فیہا یعنی تمہیں زمین میں بسایا ۔

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمریٰ کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ یہ اسی کا ہے جس کو ہبہ کیا گیا ہے ۔

بشیر بن نہیک نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمرہ جائز ہے ۔ عطاء ، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے ۔

جس نے لوگوں سے گھوڑا مستعار لیا ۔

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس کو فرماتے ہوئے سنا کہ مدینہ منورہ میں حملے کا خطرہ محسوس ہوا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو طلحہ سے گھوڑا مستعار لیا جس کو مندوب کہتے تھے اور سوار ہو گئے جب آپ واپس لوٹے تو فرمایا کہ ہم نے تو کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی اور ہم نے تو اسے (گھوڑے کو) دریا کی طرح پایا ہے ۔

دلہن کے لیے زفاف کے موقع پر کوئی چیز ادھار لینا ۔

www.alahazratnetwork.org

٢٤٤٠ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا دِرْعُ قِطْرٍ ثَمَنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ فَقَالَتِ ارْفَعْ بَصَرَكَ إِلَى جَارِيَتِي انْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهَا تُزْهَى أَنْ تَلْبَسَهُ فِي الْبَيْتِ وَقَدْ كَانَ لِي مِنْهُنَّ دِرْعٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ تُقَيَّنُ بِالْمَدِينَةِ إِلَّا أَرْسَلَتْ إِلَيَّ تَسْتَعِيرُهُ.

عبدالواحد بن ایمن نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ انہوں نے قطر کا کرتہ پہنا ہوا تھا جس کی قیمت پانچ درہم تھی انہوں نے فرمایا کہ میری اس لونڈی کو دیکھو کہ یہ مجھے گھر میں ایسا کرتہ پہننے سے منع کرتی ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں میرے پاس ان میں سے کرتا ہوتا تھا۔ جب مدینہ منورہ میں کسی عورت کو آراستہ کرنے کی ضرورت ہوتی تو وہ مجھ سے عارۃً منگوا لیا جاتا تھا۔

بَابُ ١٢٣ فَضْلِ الْمَنِيحَةِ.

دودھ دینے والے جانور کی فضیلت۔

٢٤٤١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْمَنِيحَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً وَالشَّاةُ الصَّفِيُّ تَغْدُو بِإِنَاءٍ وَتَرُوحُ بِإِنَاءٍ.

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیسا اچھا عطیہ ہے دودھ دینے والی صاف اونٹنی اور دودھ دینے والی صاف بکری جو صبح کو برتن بھر دیں اور شام کو بھی برتن بھر دیں۔

٢٤٤٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ وَإِسْمَاعِيلُ عَنْ مَالِكٍ قَالَ نِعْمَ الصَّدَقَةُ.

عبداللہ بن یوسف، اسمٰعیل، مالک کی روایت میں نِعْمَ الصَّدَقَةُ ہے۔

٢٤٤٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْمَدِينَةَ مِنْ مَكَّةَ وَلَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ يَعْنِي شَيْئًا وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ أَهْلَ الْأَرْضِ وَالْعَقَارِ فَقَاسَمَهُمُ الْأَنْصَارُ عَلَى أَنْ يُعْطُوهُمْ ثِمَارَ أَمْوَالِهِمْ كُلَّ عَامٍ وَيَكْفُوهُمُ الْعَمَلَ وَالْمَئُونَةَ وَكَانَتْ أُمُّهُ أُمُّ أَنَسٍ أُمُّ سُلَيْمٍ كَانَتْ أُمَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ فَكَانَتْ أَعْطَتْ أُمُّ أَنَسٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِذَاقًا فَأَعْطَاهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ أَيْمَنَ مَوْلَاتَهُ أُمَّ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِ أَهْلِ خَيْبَرَ فَانْصَرَفَ إِلَى الْمَدِينَةِ رَدَّ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَنَائِحَهُمُ الَّتِي كَانُوا مَنَحُوهُمْ مِنْ ثِمَارِهِمْ فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُمِّهِ عِذَاقَهَا

ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب مہاجرین مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ میں آئے تو ان کے پاس کوئی چیز نہ تھی اور انصار صاحب زمین و جائداد تھے۔ انصار نے اپنی زمین انہیں دے دی کہ سالانہ پھل دیا کریں اور اس میں محنت و مشقت کیا کریں اور حضرت انس کی والدہ ماجدہ ام سلیم جو عبداللہ بن ابو طلحہ کی والدہ بھی ہیں، پس حضرت انس کی والدہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجور کے چند درخت پیش کر رکھے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ ام ایمن کو عطا فرما دیے تھے جو حضرت اسامہ بن زید کی مولاۃ تھیں ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جنگ خیبر سے فارغ ہوئے اور مدینہ منورہ پہنچے تو مہاجرین نے انصار کو ان کی جائیدادیں واپس کر دیں جو انہیں کاشتکاری کے لیے انہوں نے دی تھیں۔ چنانچہ حضرت انس کی والدہ کو بھی

www.alahazratnetwork.org

مَا أَعْطَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ أَيْمَنَ مَكَانَهُنَّ مِنْ حَائِطِهٖ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِيْبٍ أَخْبَرَنَا أَبِيْ عَنْ يُوْنُسَ بِهٰذَا وَقَالَ مَكَانَهُنَّ مِنْ خَالِصِهٖ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درخت واپس کر دیئے اور ام ایمن کو اپنے پاس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے باغ سے چند درخت عطا فرما دیئے احمد بن شبیب، انکے والد، یونس نے اسیطرح روایت کی ہے لیکن اسمیں مَكَانَهُنَّ مِنْ خَالِصِهٖ ہے۔

۲۴۴۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِيْ كَبْشَةَ السَّلُوْلِيِّ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُوْنَ خَصْلَةً أَعْلَاهُنَّ مَنِيْحَةُ الْعَنْزِ مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيْقَ مَوْعُوْدِهَا إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ قَالَ حَسَّانُ فَعَدَدْنَا مَا دُوْنَ مَنِيْحَةِ الْعَنْزِ مِنْ رَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَإِمَاطَةِ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَنَحْوِهٖ فَمَا اسْتَطَعْنَا أَنْ نَبْلُغَ خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً۔

کبشہ سلولی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا چالیس اچھی عادتوں میں سے سب سے اعلیٰ عادت کسی کو دودھ کی بکری دینا ہے اور جو ان عادتوں کے مطابق عمل کرے ثواب کی نیت سے اور وعدہ کرنے والے کو سچا سمجھتے ہوئے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ حضرت حسان کا بیان ہے کہ ہم دودھ والی بکری کو دینے کے علاوہ جن عادتوں کو شمار کر سکے وہ یہ ہیں۔ سلام کا جواب دینا، چھینکنے والے کو جواب دینا، راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا وغیرہ اور ہم پندرہ سے زیادہ خصائل کو شمار نہیں کر سکے۔

۲۴۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَتْ لِرِجَالٍ مِنَّا فُضُوْلُ أَرَضِيْنَ فَقَالُوْا نُؤَاجِرُهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالنِّصْفِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ أَبٰى فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهٗ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِيْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَعِيْدٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهٗ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ الْهِجْرَةَ شَأْنُهَا شَدِيْدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتُعْطِيْ صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَحْلُبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا۔

عطاء کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم میں سے بعض حضرات کے پاس زائد زمینیں تھیں تو انہوں نے کہا کہ ہم انہیں تہائی، چوتھائی اور نصف اجرت پر دیتے ہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جس کے پاس زمین ہے تو اس کو چاہیئے کہ خود کاشت کرے یا اپنے بھائی کو دے دے۔ اگر وہ لینے سے انکار کرے تو اپنی زمین کو روک رکھے ــــ محمد بن یوسف، اوزاعی، زہری، عطاء بن یزید، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ہجرت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا، تیری خرابی ہو، ہجرت کا مرحلہ بڑا دشوار ہے۔ کیا تمہارے پاس کوئی اونٹنی ہے؟ کہا کہ ہاں۔ فرمایا، کیا تو اسے خیرات کرتا ہے؟ کہا، ہاں۔ فرمایا کہ کیا وہ تجھے کچھ دودھ دیتی ہے؟ عرض گزار ہوا کہ ہاں۔ فرمایا کہ اسے پانی پلانے کے وقت دوہتے ہو؟ عرض کی کہ ہاں۔ فرمایا تو دریا کے اس پار اپنا کام کرتے رہو کیونکہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال میں سے ذرا بھی ضائع نہیں کرے گا۔

۲۴۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ

طاؤس کا بیان ہے کہ مجھے سب سے بڑے عالم یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسی زمین کی طرف

قَالَ حَدَّثَنِي أَعْلَمُهُمْ بِذَاكَ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى أَرْضٍ تَهْتَزُّ زَرْعًا فَقَالَ لِمَنْ هٰذِهِ فَقَالُوا اكْتَرَاهَا فُلَانٌ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ لَوْ مَنَحَهَا إِيَّاهُ كَانَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا أَجْرًا مَعْلُومًا۔

باب ۱۱۶۲ إِذَا قَالَ أَخْدَمْتُكَ هٰذِهِ الْجَارِيَةَ عَلَى مَا يَتَعَارَفُ النَّاسُ فَهُوَ جَائِزٌ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ هٰذِهِ عَارِيَةٌ وَإِنْ قَالَ كَسَوْتُكَ هٰذَا الثَّوْبَ فَهُوَ هِبَةٌ۔

۲۴۴۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ بِسَارَةَ فَأَعْطَوْهَا آجَرَ فَرَجَعَتْ فَقَالَتْ أَشَعَرْتَ أَنَّ اللّٰهَ كَبَتَ الْكَافِرَ وَأَخْدَمَ وَلِيدَةً وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْدَمَهَا هَاجَرَ۔

باب ۱۱۶۳ إِذَا حَمَلَ رَجُلٌ عَلَى فَرَسٍ فَهُوَ كَالْعُمْرَى وَالصَّدَقَةِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِيهَا۔

۲۴۴۸۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا يَسْأَلُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ قَالَ عُمَرُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَرَأَيْتُهُ يُبَاعُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الشَّهَادَاتِ

باب ۱۱۶۴ مَا جَاءَ فِي الْبَيِّنَةِ عَلَى الْمُدَّعِي يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوٓا إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ إِلٰٓى أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوهُ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ

نکلے جس میں فصلیں لہلہا رہی تھیں۔ فرمایا کہ یہ کس کی ہے لوگوں نے عرض کی کہ فلاں نے کرائے پر لی ہے۔ فرمایا کہ اگر وہ کسی کو خیرات کر دیتا تو اس کے لیے مقررہ کرایہ لینے سے زیادہ بہتر ہوتا۔

اگر کوئی کہے کہ میں نے دستور کے مطابق خدمت کرنے

کیلئے تجھے یہ لونڈی دی تو جائز ہے۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ عاریت ہے اور اگر کہے کہ میں نے تجھے یہ کپڑا پہنایا تو یہ ہبہ کرنا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت ابراہیم نے حضرت سارہ کے ساتھ ہجرت کی تو اس نے انہیں حضرت ہاجرہ دیں۔ کہا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کافر کو ذلیل کیا اور خدمت کے لئے لونڈی دی۔ ابن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ان کی خدمت کے لیے حضرت ہاجرہ دیں۔

جب کوئی سواری کے لئے گھوڑا دے تو وہ عمریٰ

اور صدقہ کی طرح ہے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ اس میں رجوع کا اختیار ہے۔

زید بن اسلم نے اپنے والد ماجد کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے راہ خدا میں کسی کو سواری کے لئے گھوڑا دیا۔ پس میں نے دیکھا کہ وہ فروخت ہو رہا ہے۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تو فرمایا کہ اسے نہ خریدو اور اپنے صدقے کو واپس نہ لوٹائے۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

گواہی کا بیان

اس بارے میں کہ گواہ پیش کرنا مدعی کا ذمہ ہے

"اے ایمان والو! جب تم ایک مقررہ مدت تک کسی قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لو اور چاہیئے کہ تمہارے درمیان کوئی لکھنے والا ٹھیک

www.alahazratnetwork.org